صحیح مُسلِم شریف
مترجم

مَع

صحیح مسلم شریف مترجم

مع

شرح نووی مختصر مترجم

جلد سوم

۷۴۲۲ احادیثِ صحیحہ پر مشتمل عظیم المرتبت مجموعہ انتخاب
جس میں شامل ہر ایک حدیث کو حجۃ الاسلام امام الاحادیث مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
معیارِ صحیح کی شرائط پر اچھی طرح جانچنے اور پرکھنے کے بعد منتخب فرمایا

مترجم

علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ ○ چوک اردو بازار ○ لاہور

نام کتاب ———— صحیح مُسلم شریف
مع
شرح نووی مع متن مترجم

مترجم ———— علّامہ وحیدُ الزّمان رحمۃ اللہ علیہ

ناشر ———— اسلامی کُتب خانہ

طابع ———— ممتاز احمد

پرنٹر ———— رضا پرنٹرز

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دُور کیا جائے۔ شکریہ!

(ادارہ)

فہرست

جلد : ﴿۳﴾

بسم الله الرحمن الرحيم

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کے مسائل

لغوی تشریح ❀ زکوٰۃ لغت میں بڑھنے اور پاک کرنے کو کہتے ہیں اور زکوٰۃ شرعی سے چونکہ مال کی ترقی اور برکت ہوتی ہے اور دینے والا اس کا گناہوں سے اور رذالت بخل سے پاک ہوجاتا ہے اس لئے اس کو زکوٰۃ کہا اور بعض لوگوں نے کہا اس کا اجر بڑھتا ہے اس لئے زکوٰۃ کہا اور بعض نے کہا زکوٰۃ اپنے دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے یعنی گواہی دیتی ہے اس کے سچے ایمان کی جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اَلصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ** یعنی صدقہ دعویٰ ایمان کی دلیل ہے اور قاضی عیاضؒ نے نقل کیا مازری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ زکوٰۃ شرع میں مواسات کیلئے ہے اور مواسات نہیں ہوتی مگر بڑھتے ہوئے مال میں اسی لئے مال نصاب میں جو نامی یعنی بڑھنے والا ہو جیسے نقد اور کھیتی اور چارپائے ہیں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور اس قسم کے مال میں بالاجماع زکوٰۃ واجب ہے اور اس کے سوا اور مالوں میں اختلاف ہے جیسے عروض وغیرہ میں یعنی سامان خانگی وغیرہ میں۔

۲۲۶۳: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

۲۲۶۳: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا: ''پانچ ٹوکروں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم میں''۔

وسق، صاع اور رطل کی تحقیق

فوائد ❀ نوویؒ نے فرمایا ہے کہ وسق یعنی ٹوکرا ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ہر صاع پانچ رطل اور ثلث رطل کا بغدادی کے حساب سے اور بغداد کے رطل میں کئی قول ہیں سب سے مشہور یہ ہے کہ رطل بغدادی ایک سو اٹھائیس درہم اور چار اسباع ایک درہم کے اور بعض نے ایک سو تیس درہم کہا ہے۔ غرض پانچ وسق اس حساب سے ایک ہزار چھ سو رطل ہوئے اور حافظ ترمذیؒ نے بھی فرمایا ہے کہ صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے اور صاع کوفہ والوں کا آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ تمام ہوا کلام ترمذیؒ کا۔

اوقیہ اور درہم کی تحقیق

مترجم کہتا ہے پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا ہے اور امام نوویؒ نے فرمایا کہ اوقیہ شرعیہ باجماع محدثین وفقہاء و اہل لغت کے چالیس درہم ہے اور یہی اوقیہ حجاز کا ہے اور اصحاب شافعیہ نے باجماع کہا ہے کہ ہر درہم چھ دانق ہے اور دس درہم کے سات مثقال ہوتے ہیں اور مثقال جاہلیت اور اسلام میں یکساں رہا ہے۔

مترجم کہتا ہے اوز پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوتے ہیں اور تولوں کے حساب سے دوسو درہم ساڑھے باون تولے ہیں اور یہ نصاب چاندی کا ہے کہ اس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں۔

٢٢٦٤:عَنْ عَمْرِ وبْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۲۲۶۴:عمرو بن یحییٰ نے اس اسناد سے مثل اس کے روایت کی۔

٢٢٦٥:عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَاَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفِّهٖ بِخَمْسِ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

۲۲۶۵:یحییٰ نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ انگلیوں سے اشارہ فرما کے وہی حدیث فرماتے تھے جو اوپر گزری۔

٢٢٦٦:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

۲۲۶۶:ابوسعید خدریؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور نہ پانچ اونٹ سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ سے کم میں۔''

٢٢٦٧:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَّلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ۔

۲۲۶۷:ابوسعید خدریؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پانچ وسق (یعنی ٹوکرایا گونی) سے کم میں کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور نہ غلہ میں اس سے کم میں زکوٰۃ ہے۔''

٢٢٦٨:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَّ لَافِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَّلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

۲۲۶۸:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''غلہ اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ پانچ وسق تک نہ ہو اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں''۔

تشریح ۞ ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئے اور اس زمانہ میں کہ سن ایک ہزار تین سو۱۳۰۴ھ چار ہے پانچ اوقیہ کے ساڑھے باون روپے کلدار ہوتے ہیں اور تئیس ریال فرانسہ مکہ میں ہوتا ہے اور مغربی ریال ساڑھے بائیس ہوتے ہیں اور سونے کا نصاب بیس دینار ہے اور دینا ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ آنے سے کچھ زیادہ کا ہوتا اور وسق ساٹھ صاع کا اور صاع چار مد کا اور مد دو رطل کا اور رطل آدھ سیر آدھ پاؤ کا اور سیر اسی روپیہ کلدار کا یہ تفصیل روپیہ کی مولانا اسحاق صاحب سے ہے اور باقی عبداللہ سراج محدث مکہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً سے خبر دی اس کی مترجم کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر مکہ نے اللہ رحمت کرے ان پر وقت قرأت مسلم کے۔

٢٢٦٩: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ۔

۲۲۶۹:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٢٧٠:عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ اُمَيَّةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَيَحْيَى بْنِ اٰدَمَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ بَدَلَ

۲۲۷۰:ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس میں تمر کی جگہ ثمر کا لفظ ہے یعنی پھلوں میں زکوٰۃ نہیں جب تک پانچ وسق نہ ہوں۔

التَّمْرِ ثَمَرٍ۔

۲۲۷۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ۔

۲۲۷۱: ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا اور اس میں پانچ اوقیہ ورق سے کم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ نہیں۔

تشریح ﴿ ورق بکسر راء مہملہ چاندی کو کہتے ہیں مضروب ہو خواہ غیر مضروب اور اہل لغت کا اس میں اختلاف ہے کہ اصل اس کی کیا ہے؟ بعض نے کہا ہر چاندی پر استعمال کرتے ہیں اور بعض نے کہا ورق اسی کو بولیں گے جس پر سکہ ہو اور بے سکہ کی چاندی پر مجازاً بول سکتے ہیں اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے اور نصاب سونے کا کسی روایت صحیح میں وارد نہیں ہوا مگر بعض احادیث میں بیس مثقال مروی ہوا ہے اگرچہ وہ روایتیں ضعیف ہیں مگر اس پر اجماع ہو گیا ہے اور امت نے ان روائتوں کو قبول کر لیا ہے اور یہ سب کا اتفاق ہو گیا ہے کہ جانوروں میں اور سونے چاندی میں جب تک پورا سال نہ گزرے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی سوا ان چیزوں کے جن میں عشر لیا جاتا ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعیؒ نے کہ جو چاندی دو سو درہم سے کم ہو اس میں زکوٰۃ نہیں اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے مگر مذہب ان کا بے دلیل ہے اور یہ احادیث ان پر حجت ہیں اور شافعیؒ کا یہ بھی قول ہے کہ دراہم مغشوشہ یعنی کھوٹے روپیوں میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں جب تک ان سے ساڑھے باون تولہ کو نہ پہنچے جو نصاب ہے چاندی کی اور یہ حدیث ان کی مؤید ہے۔ (نوویؒ)

بَابَ مَا فِيْهِ الْعُشْرُ اَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ

باب: عشر اور نصف عشر کا بیان

۲۲۷۲: عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۲۲۷۲: جابرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ”جس میں نہروں سے اور مینہ سے پانی دیا جائے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جو اونٹ لگا کر سینچی جائے اس میں بیسواں حصہ“۔

تشریح ﴿ یہ حکم ہے زراعتوں کا کہ اگر وہ آسمان کے یا ندی کے پانی سے پیدا ہوں، جس میں محنت کم ہوتی ہے تو دسواں حصہ زکوٰۃ ہے ورنہ بیسواں حصہ اور اس پر اتفاق ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ جتنی چیزیں زمین سے نکلتی ہیں جیسے پھل اور غلہ اور پھول وغیرہ سب میں زکوٰۃ ہے سوا گھاس اور لکڑی کے یا خاص چیزوں میں ہے۔ غرض ابوحنیفہؒ کے نزدیک ان سب میں ہے اور جمہور نے بعض میں زکوٰۃ خاص کی ہے جیسے گیہوں اور جو اور جوار اور کھجور اور انگور ہے اور حضرت عمر، علی، عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول ہے کہ سبز ترکاریوں میں زکوٰۃ نہیں اور زمین عثری (ث کے ساتھ) اس کا بھی حکم مینہ سے سینچی ہوئی کا ہے یعنی اس میں بھی عشر دینا ہوتا ہے اور عثری وہ زمین ہے جس میں اوپر سے پانی دینے کی حاجت نہ ہو بلکہ اس کے درخت اپنی جڑوں سے رطوبت زمین کی جذب کریں اور تر و تازہ رہیں۔

بَابُ لَازَكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَفَرَسِهٖ

باب: غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں

۲۲۷۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۲۷۳: ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِىْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ ۔

کے غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں۔

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث اصل ہے اس بات کی کہ ضروری چیزوں میں زکوٰۃ نہیں جیسے گھوڑے غلام ہیں اور یہی قول ہے تمام علماء کا سلف سے خلف تک مگر ابوحنیفہ اور ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر نے اس میں بھی زکوٰۃ واجب کی ہے اور کہا ہے کہ جب گھوڑے نر مادہ ملے ہوں یا صرف مادہ ہوں تو ہر ایک میں ایک دینار زکوٰۃ دے یا نہیں تو اس کی قیمت کر کے ہر دوسو درہم میں پانچ درہم دے مگر ان کی کوئی حجت نہیں اور یہ حدیث صریح ان کے مذہب کو رد کرنے والی ہے۔

٢٢٧٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَمْرٌو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ زُهَيْرٌ يَبْلُغُ بِهٖ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِى عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ۔

٢٢٧٤: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٢٧٥: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

٢٢٧٥: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٢٧٦: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ ۔

٢٢٧٦: ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلام کی زکوٰۃ نہیں مگر صدقہ فطر ہے۔

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا اس سے ثابت ہوا کہ صدقہ فطر غلام کی طرف سے مالک کو دینا ضروری ہے خواہ غلام اپنی خدمت کیلئے ہو خواہ تجارت کیلئے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور جمہور کا یہی مذہب ہے اور اہل کوفہ نے کہا ہے کہ تجارت کے غلاموں میں صدقہ فطر واجب نہیں اور داؤد ظاہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مالک پر صدقہ غلام کا واجب نہیں بلکہ غلام اپنی مزدوری میں سے باجازت مالک کے ادا کر دے اور قاضی عیاض نے ابی ثور سے بھی یہی نقل کیا ہے اور شافعی اور جمہور علماء کا مذہب، مکاتب کیلئے یہ ہے کہ نہ اس پر فطرہ واجب ہے، نہ مالک پر۔ عطاء، مالک، ابی ثور کے نزدیک سب پر واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بھی اسی کے قائل ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مکاتب غلام ہے جب تک کہ اس پر ایک درہم بھی باقی ہے اور مکاتب وہ غلام ہے کہ جس سے اس کے مالک نے کہا ہو کہ اتنا روپیہ مثلاً سو دوسو ہم کو کما کر دیدے تو تو آزاد ہے۔

٢٢٧٧: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَّ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَ اَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَ اَعْتَادَهٗ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ اَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِىَ عَلَىَّ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ

٢٢٧٧: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کو بھیجا اور انہوں نے آکر کہا کہ ابن جمیل، خالد بن ولیدؓ اور عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ان صاحبوں نے زکوٰۃ نہیں دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ابن جمیل تو اس کا بدلہ لیتا ہے کہ وہ محتاج تھا اور اللہ نے اس کو امیر کر دیا اور خالد پر تم زیادتی کرتے ہو اس لئے کہ اس نے تو زرہیں اور ہتھیار تک اللہ کی راہ میں دیدیئے ہیں (یعنی پھر زکوٰۃ کیوں نہ دے گا) اور رہے عباس سو ان کی زکوٰۃ اور اتنی ہی اور میرے ذمہ ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر! چچا

اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ. تو باپ کے برابر ہے۔

تشریح ۞ نوویؒ نے فرمایا ہے کہ انہوں نے خالدؓ سے زکوٰۃ مانگی اس خیال سے کہ شاید وہ تجارت کیلئے ہیں اور زکوٰۃ اس میں واجب ہے اور حضرت نے فرمایا کہ وہ تو جہاد کیلئے ہیں اور ابھی حولان حول نہیں ہوا اور یا یہ مراد ہے کہ جب اس نے مال سارا اللہ کی راہ میں کر دیا ہے تو زکوٰۃ واجبہ کیوں نہ ادا کرے گا اور بعض نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مال تجارت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور جمہور کا مذہب یہی ہے کہ مال تجارت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ نہیں۔ تمام ہوا قول نوویؒ کا اور شوکانیؒ نے الدرر البہیہ میں لکھا ہے کہ اموال تجارت میں زکوٰۃ واجب نہیں اور جناب مولانا مولوی صدیق حسن صاحبؒ نے روضۃ الندیہ میں اس کی شرح میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں اگرچہ تجارت جاری تھی مگر کوئی دلیل جو تجارت کے مال میں زکوٰۃ واجب کرے وارد نہیں ہوئی اور وہ جو ابوداؤد اور دارقطنی اور بزار نے جابر بن سمرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم فرماتے تھے کہ ہم زکوٰۃ دیتے رہیں ان مالوں کی جو بیچنے کیلئے رکھے ہیں تو اس کو ابن حجرؒ نے تلخیص میں کہا ہے کہ اس کی اسناد میں جہالت ہے اور جو حاکم اور دارقطنی نے عمران سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اونٹ میں صدقہ ہے اور بکری میں صدقہ ہے اور بزراء نقطہ دار سے ضعیف ہے حافظ ابن حجرؒ نے اس کو فتح الباری میں ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اس کے سب طرق ضعیف ہیں اور ایک سند کو اس کی کہا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں (یہ کہنا بھی ضعیف ہونے سے خالی نہیں) اور ایسی روایتوں سے حجت قائم نہیں ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہیں ہو سکتی علی الخصوص ایسے امور میں جو نہایت کثرت سے جاری ہوں اور ابن دقیق العید نے کہا ہے کہ مستدرک میں جو یہ حدیث آئی ہے تو اس میں یہ لفظ ہے کہ بُرٌّ میں صدقہ ہے اور بر بے نقطہ کی را سے گیہوں کے معنوں میں ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ دارقطنی نے اس کو نقطہ دار زا سے روایت کیا ہے مگر طرق اس کے ضعیف ہیں اور حاکم نے اگرچہ اس حدیث کی اسناد کی تصحیح کی ہے جیسے کہ محلی شرح منہاج میں ہے مگر جب اس میں احتمال ہو گیا کہ وہ لفظ را سے ہے یا زا نقطہ دار سے تو استدلال کے قابل نہ رہا اور حاکم کے مقابلہ میں حافظ ابن حجرؒ اس کی تضعیف کر رہے ہیں اور ابو ہریرہؓ سے اوپر مروی ہو چکا کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں صدقہ نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی حال میں صدقہ نہیں اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیا ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہونے پر اجماع ہوا ہے، مگر یہ نقل ان کی صحیح نہیں اس لئے کہ اول تو ظاہر یہ جو ایک فرقہ محدثین اسلام کا ہے اس کے وجوب کا انکار کر رہا ہے پھر اجماع اس کے وجوب پر کیوں کر ہو سکتا ہے اور یہ جو خالد کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ان سے تجارت کا مال خیال کر کے زکوٰۃ طلب کی (یعنی جیسے ابھی نووی کے کلام میں اسی فائدہ کے ابتدا میں گزرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہے۔ یہ استدلال بھی صحیح نہیں اس لئے کہ اول تو یہ ثابت نہیں کہ وہ تجارت کا تھا دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرما دیا کہ اس نے اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے اور بعد وقف کے زکوٰۃ نہیں تیسرے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وہ ایسا سخی اور دل والا ہے کہ سب مال اپنا اللہ کی راہ میں دے چکا ہے تو زکوٰۃ کیوں رکھے گا غرض اس سے اموال تجارت میں زکوٰۃ کا وجوب نہیں ثابت ہوتا غرض وجوب زکوٰۃ پر تجارت کے مال میں کوئی دلیل قطعی موجود نہیں اور اصل اشیاء میں براءت ہے جب تک دلیل وجوب کی ثابت نہ ہو اور اجماع کا حجت ہونا اس کے درمیان خود اختلاف ہے کہ حصول المامول اور ارشاد الفحول میں مذکور ہے۔ تمام ہوا کلام مولانا صدیق حسن صاحب کا۔

مترجم کہتا ہے غرض یہ ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ کی فرضیت قطعی نہیں ہے اس لئے اکابر نے تصحیح کی ہے، اس قول کی کہ منکر اس کا کافر نہیں اور یہ موافقت جمہور اگر کوئی ادا کرے تو ثواب سے خالی نہیں مگر امام کو جبراً وصول کرنا نہیں پہنچتا کہ اخذ مال مسلم بغیر حق لازم نہ آئے۔

بَابُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

باب: صدقہ فطر کا بیان

۲۲۷۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ

۲۲۷۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگوں پر ایک صاع کھجور یا

تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

ایک صاع جوفرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد وعورت پر جو مسلمان ہو۔

تشریح ❀ صدقہ فطر جمہور سلف وخلف کے نزدیک فرض ہے اس حدیث کے ظاہر کے رو سے اور بعض اہل عراق اور اصحاب مالک اور بعض اصحاب شافعیؒ نے کہا ہے کہ سنت ہے واجب نہیں۔ اور امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا ہے کہ واجب ہے فرض نہیں اس لیے کہ ان کے مذہب میں واجب اور فرض میں فرق ہے اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے وہ منسوخ ہو گیا جب زکوٰۃ فرض ہوئی اور یہ غلط ہے اور صواب یہ ہے کہ وہ فرض وواجب ہے (کذا قال النووی فی شرح) اور اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وقت وجوب اس کا رمضان کے بعد ہے چنانچہ شافعیؒ کا قول ہے کہ غروب شمس جب ہو پچھلی تاریخ میں رمضان کی اور رات شروع ہو عیدالفطر کی جب واجب ہوتا ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک طلوع فجر سے عید کے واجب ہوتا ہے۔

۲۲۷۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ اَوْ حُرٍّ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ۔

۲۲۷۹: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد پر چھوٹے اور بڑے پر۔

۲۲۸۰: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِیُّ ﷺ صَدَقَۃَ رَمَضَانَ عَلَی الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِہٖ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

۲۲۸۰: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فرض کیا ہر آزاد اور غلام پر اور مذکر ومؤنث پر ایک صاع کھجور یا جو سے۔ حضرت نافع نے کہا کہ پھر لوگوں نے تجویز کر لیا اس کو آدھا صاع گیہوں کے برابر۔

۲۲۸۱: عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَکٰوۃِ الْفِطْرِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعٍ مِنْ شَعِیْرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عَدْلَہٗ مُدَّیْنِ مِنْ حِنْطَۃٍ۔

۲۲۸۱: نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر کا ایک صاع کھجور کا ایک صاع جو کا۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ پھر لوگوں نے تجویز کیا کہ دو مد گیہوں کے قیمت میں اس کے برابر ہوتے ہیں۔

تشریح ❀ جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر لڑکے کی طرف سے بھی دینا چاہئے جیسے اس کے اوپر کی حدیث میں بیان ہو چکا اور ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ جیسے شہر والوں پر اس کا وجوب ہے ویسے ہی گاؤں والوں پر اور جنگلیوں پر اور یہی مذہب ہے مالکؒ ابوحنیفہؒ شافعیؒ احمدؒ جماہیر علماء کا اور عطاء، زہری، ربیعہ اور لیث کا قول ہے کہ سوائے شہر والوں کے اوروں پر نہیں واجب ہوتا اور ان روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل وعیال کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اس پر صدقہ واجب ہے اور یہی قول ہے امام شافعیؒ کا اور ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ جس کو زکوٰۃ لینا روا ہے اس پر صدقہ واجب نہیں اور امام مالکؒ اور ان کے اصحاب میں اختلاف ہے اور ان روایتوں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زوجہ پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ اپنا صدقہ اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہؒ کا اور امام مالکؒ اور شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ شوہر اس کی طرف سے دیوے جیسے عورت کو نفقہ دیتا ہے معلوم ہوا کہ یہ جو فرمایا باب کی پہلی روایت میں کہ جو مسلمان ہو۔ اس سے کافر نکل گئے۔ غرض کسی کا غلام یا بیوی یا لڑکا یا باپ اگر کافر ہو تو اس کی طرف سے صدقہ فطر دینا واجب نہیں اگر چہ نفقہ ان کا واجب ہے اور یہی مذہب ہے امام مالکؒ اور شافعی اور جماہیر علماء کا اور کوفیوں اور اسحٰق اور بعض سلف کا قول یہ ہے کہ غلام کافر کی طرف سے بھی دینا واجب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر آدمی کی طرف سے ایک صاع واجب ہے پھر اگر سوا گیہوں کے اور انگور خشک کے ہو تو بالا جماع ایک

صاع واجب ہے اور اگر گیہوں اور انگور ہو تو مالکؒ اور شافعیؒ اور جمہور کے نزدیک جب بھی صاع ہی واجب ہے اور ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک نصف صاع واجب ہے اور جمہور کی حجت ابوسعیدؓ کی روایت ہے جو آگے آتی ہے کہ اس میں ایک صاع انگور مذکور ہے اور اسی طرح ایک صاع طعام کا اور طعام اہل حجاز کی اصطلاح میں گیہوں کو کہتے ہیں اور صاع کا بیان اس سے اوپر کے باب میں ہو چکا۔

۲۲۸۲ :عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ اَوْ رَجُلٍ اَوِ امْرَءَةٍ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔

۲۲۸۲ :عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کا رمضان کے بعد ہر ایک مسلمان پر آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع کھجور کا یا جو کا۔

۲۲۸۳ :عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ۔

۲۲۸۳ : ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ ہم صدقہ فطر نکالتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) ایک صاع طعام کا (یعنی گیہوں کا) یا ایک صاع جو کا یا کھجور کا یا پنیر کا یا انگور کا۔

۲۲۸٤ :عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ اِذَا كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ اَنْ قَالَ اِنِّىْ اَرٰى اَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَآءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَآ اَزَالُ اُخْرِجُهٗ كَمَا كُنْتُ اُخْرِجُهٗ اَبَدًا مَّا عِشْتُ۔

۲۲۸٤ :ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ فطر ہر چھوٹے، بڑے، آزاد، غلام کی طرف سے ایک صاع گیہوں یا ایک صاع پنیر یا جو یا کھجور یا انگور نکالتے تھے پھر جب حضرت معاویہ حج کو یا عمرہ کو آئے تو لوگوں میں منبر پر وعظ کیا اور اس میں کہا کہ میں جانتا ہوں کہ دو مد (یعنی نصف صاع) شام کے سرخ گیہوں کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کھجور کے (یعنی قیمت میں) سو لوگوں نے اس کو لے لیا اور ابو سعید نے کہا میں تو وہی نکالے جاؤں گا جو نکالتا تھا (یعنی ایک صاع) جب تک جیوں گا (سبحان اللہ یہ اتباع تھا حدیث کا اور نفرت تھی رائے اور قیاس سے)

۲۲۸۵ :عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْنَا عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَ كَبِيْرٍ حُرٍّ وَ مَمْلُوْكٍ مِنْ ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ

۲۲۸۵ :اس حدیث کا ترجمہ بھی وہی ہے جو مذکورہ بالا حدیث کا ہے۔

مُعَاوِيَةُ فَرَأٰى اَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ اَبُو سَعِيْدٍ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اَزَالُ اُخْرِجُهُ كَذٰلِكَ۔

۲۲۸۶:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ الْاَقِطِ وَالتَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ۔

۲۲۸۶:ابوسعیدؓ نے کہا صدقہ فطر ہم دیتے تھے پنیر، کھجور اور جو سے۔

۲۲۸۷:عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَةِ عَدْلَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ اَنْكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّقَالَ لَا اُخْرِجُ فِيْهَآ اِلَّا الَّذِیْ كُنْتُ اُخْرِجُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ اَوْصَاعًامِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًامِنْ اَقِطٍ۔

۲۲۸۷:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصف صاع کھجور کا مقرر کیا ایک صاع گیہوں کے برابر تو ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کیا اور کہا کہ میں تو وہی دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دیتا تھا ایک صاع کھجور یا انگور یا جو یا پنیر۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

باب: عیدالفطر کی نماز ادا کرنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کیا جائے

۲۲۸۸:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

۲۲۸۸:عبداللہ بن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کیا جائے نماز کو نکلنے سے پہلے۔

تشریح: اوپر کی روائتوں پر اعتماد کیا ہے حنفیہ نے کہ نصف صاع حنطہ، صدقہ فطر میں دینا ان کے آگے کافی ہے حسب تجویز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور جمہور اس کے خلاف میں ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ قول صحابیؓ ہے اور ابوسعیدؓ وغیرہ جو مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے حضرت معاویہ کا خلاف کیا اور حضرت ﷺ کے زمانہ کا جو معمول تھا اس کو سند لائے حضرت معاویہؓ کے قول کو کیوں کر ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمانہ مبارک کے معمول پر دوسرے یہ کہ حضرت معاویہؓ نے تصریح کر دی کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب صحابہؓ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول اولیٰ نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اب حدیث اور قیاس دونوں کو دیکھنا چاہیے تو دونوں سے ثابت ہوا ایک صاع کا مشروط ہونا حدیث میں تو آ ہی چکا ہے اور قیاس بھی چاہتا ہے کہ انگور، کھجور کے برابر گیہوں بھی ہے اور مستحب وقت یہی ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے جیسا حدیث میں آ چکا۔

۲۲۸۹:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

۲۲۸۹:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ''صدقہ فطر ادا کر دیا جائے لوگوں کے نماز کو جانے

اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔

سے پہلے''۔

بَابُ اِثْمِ مَانِعِ الزَّکٰوۃِ

۲۲۹۰:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَّا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَآ اِلَّآ اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِیَ عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُكْوٰی بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِیْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا بَرَدَتْ اُعِیْدَتْ لَهٗ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّااِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّآ اِلَی النَّارِ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبَ اِبِلٍ لَّا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا یَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَمَا كَانَتْ لَا یَفْقِدُ مِنْهَافَصِیْلًا وَّاحِدًا تَطَؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهٗ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْ لَاهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرَاهَا فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَالْبَقَرُ وَ الْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّ لَاغَنَمٍ لَّا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَاكَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَّا یَفْقِدُ مِنْهَا شَیْئًالَّیْسَ فِیْهَا عَقْصَآءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُخْرٰهَا فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَی النَّارِ قِیْلَ یَارَسُوْلَ

باب: زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

۲۲۹۰:ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''کوئی چاندی سونے کا مالک ایسا نہیں کہ زکوٰۃ اس کی نہ دیتا ہو مگر وہ قیامت کے دن ایسا ہوگا کہ اس کی چاندی، سونے کے تختے بنائے جائیں گے اور وہ جہنم کی آگ میں گرم کئے جائیں گے پھر اس کا ماتھا اور کروٹیں اس سے داغی جائیں گی اور اس کی پیٹھ اور جب وہ ٹھنڈے ہو جاویں گے پھر گرم کئے جائیں گے پچاس ہزار برس کے دن پھر اس کو یہی عذاب ہوگا یہاں تک کہ فیصلہ ہو اور بندوں کا اور اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کی طرف'' ان سے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے پھر اونٹوں کا کیا حال ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا جو اونٹ والا اپنے اونٹوں کا حق نہیں دیتا اور اس کے حق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دودھ دوہے جس دن ان کو پانی پلا دے (عرب کا معمول تھا کہ تیسرے یا چوتھے دن اونٹوں کو پانی پلانے لے جاتے تھے وہاں مسکین جمع رہتے مالک اونٹوں کے ان کو دودھ دوہ کر پلاتے حالانکہ یہ واجب نہیں ہے مگر آپؐ نے اونٹوں کا ایک حق اس کو بھی قرار دیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا جائے گا ایک برابر زمین پر اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہو کر آئیں گے کہ ان میں سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا اور اس کو اپنے کھروں سے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے پھر جب ان میں کا پہلا جانور روندتا چلا جائے گا پچھلا آ جائے گا۔ یوں یہ عذاب ہوتا رہے گا سارا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہوگا یہاں تک کہ فیصلہ ہو جائے بندوں کا پھر اس کی کچھ راہ نکلے جنت یا دوزخ کی طرف پھر عرض کی اے رسول اللہ کے! اور گائے بکری کا کیا حال ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی گائے بکری والا ایسا نہیں جو اس کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا جائے گا ایک پٹ پر صاف زمین پر اور ان گائے بکریوں میں سب آویں گی کوئی باقی نہ رہے گی اور ایسی ہوں گی کہ ان میں سینگ مڑی ہوئی نہ ہوں گی، نہ بے سینگ کی، نہ سینگ ٹوٹی اور آ کر اس کو ماریں گی۔ اپنے سینگوں سے اور روندیں گی اپنے کھروں سے جب اگلی اس پر سے گزر جائے گی پچھلی پھر آئے گی یہی عذاب ہوگا اس پر پچاس ہزار برس کے دن پھر یہاں تک کہ فیصلہ ہو جائے

اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ وَّ هِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَ هِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَآءً وَ فَخْرًا وَّ نِوَآءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَهٗ وِزْرٌ وَّ اَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَّ اَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَ رَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَمَا. اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَّ كُتِبَ لَهٗ عَدَدُ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ وَّ لَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ وَّلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَّسْقِيَهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ مَاشَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَآ اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةَ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ : ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾

(الزلزلة:۷،۸)

بندوں کا پھر اس کی راہ کی جائے جنت یا دوزخ کی طرف پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گھوڑے؟ آپ ﷺ نے فرمایا گھوڑے تین طرح پر ہیں ایک اپنے مالک پر بار ہے یعنی وبال ہے دوسرا اپنے مالک کا عیب ڈھانپنے والا ہے تیسرا اپنے مالک کا ثواب کا سامان ہے۔ اب اس وبال والے گھوڑے کا حال سنو جو باندھا ہے اس لئے کہ لوگوں کو دکھلائے اور لوگوں میں بڑ مارے اور مسلمانوں سے عداوت کرے سو یہ اپنے مالک کے حق میں وبال ہے اور وہ جو عیب ڈھانپنے والا ہے وہ گھوڑا ہے کہ اس کو اللہ کی راہ میں باندھا ہے (یعنی جہاد کیلئے) اور اس کی سواری میں اللہ کا حق نہیں بھولتا اور نہ اس کے گھاس چارہ میں کمی کرتا ہے تو وہ اس کا عیب ڈھانپنے والا ہے اور جو ثواب کا سامان ہے اس کا کیا کہنا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اللہ کی راہ میں اہل اسلام کی مدد اور حمایت کیلئے کسی چراگاہ یا باغ میں پھر اس نے جو کھایا اس چراگاہ یا باغ سے اس کی گنتی کے موافق نیکیاں اس کے مالک کیلئے لکھی گئیں اور اس کی لید اور پیشاب تک نیکیوں میں لکھا گیا اور جب وہ اپنی لمبی رسی توڑ کر ایک دو ٹیلے پر چڑھ جاتا ہے تو اس کے قدموں اور اس کی لید کی گنتی کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب اس کا مالک کسی ندی پر لے جاتا ہے اور وہ گھوڑا اس میں سے پانی پی لیتا ہے اگر چہ مالک کا پلانے کا ارادہ بھی نہ تھا، تب بھی اس کیلئے ان قطروں کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو اس نے پیئے ہیں (یہ ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے میں ہے پھر جب پانی پلانے کے ارادہ سے لے جائے تو کیا کچھ ثواب نہ پائے گا) پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اور گدھے کا حال فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا گدھوں کے بارہ میں میرے اوپر کوئی حکم نہیں اترا بجز اس آیت کے جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے فَمَنْ يَّعْمَلْ آخر تک یعنی جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھے گا یعنی قیامت کے دن اور جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ بھی اسے دیکھے گا۔

تشریح ﴿﴾ اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اولؔ یہ کہ سزا جنس گناہ سے ہے دوسرؔے یہ کہ جونسی نعمت رب کا حق نہ ادا کیا جائے وہ باعث وبال ہے تیسرؔے واجب ہونا زکوٰۃ کا گائے بیل میں اور یہ روایت اس کے وجوب کی سب روائتوں سے زیادہ صحیح ہے چوتھےؔ استدلال کیا ہے اسی حدیث سے حنفیہ نے کہ گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ واجب ہے اور مذہب ان کا یہ ہے کہ اگر سب گھوڑے نر ہوں تو زکوٰۃ نہیں اور اگر نر و مادہ دونوں ملے ہوئے ہوں یا صرف مادہ ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے اور مالک کو اختیار ہے چاہے ہر گھوڑے کے بدلے ایک دینار دے چاہے ان کی قیمت جوڑ کر چالیسواں حصہ قیمت کا ادا کرے اور امام مالکؒ اور شافعی اور جماہیر علماء کے نزدیک گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں اگلی حدیث کے موافق کہ آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں اور جو حق اس حدیث میں مذکور ہے اس سے اس کی خبر گیری مراد ہے اور کسی دوست کو مانگے دینا۔ پانچویں فضیلت مجاہد کے گھوڑے کی کہ مرد عابد، زاہد، گوشہ نشین، چلہ کش سے ہزار درجہ اس کا گھوڑا افضل ہے۔ چھٹے استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہاد روا نہیں آپ جو حکم فرماتے تھے وحی سے فرماتے تھے اسی لئے گدھوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر کچھ وحی نہیں ہوئی مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجتہاد جائز تھا مگر گدھوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد یہی ٹھہرا کہ ان میں زکوٰۃ فرض نہ کی جائے۔

۲۲۹۱: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ اِلٰى آخِرِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا حَقَّهَا وَذَكَرَ فِيْهِ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَاحِدًا وَقَالَ يُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهٗ وَظَهْرُهٗ۔

۲۲۹۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ کوئی اونٹوں والا نہیں ہے جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو اور نہیں کہا کہ اس کا حق اس سے اور اس میں ذکر کیا کہ ان میں سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا اور کہا کہ داغی جائیں گی اس کے ساتھ اس کی دونوں کروٹیں اور ماتھا اور پیٹھ۔

۲۲۹۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَّا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهٗ اِلَّا اُحْمِيَ عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُجْعَلُ صَفَائِحَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَجَبِيْنُهٗ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ وَمَامِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَّا يُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَآ اِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَاَوْفَرِ مَا كَانَتْ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضٰى عَلَيْهِ اُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلُهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَى النَّارِ وَمَامِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَّايُؤَدِّيْ زَكٰوتَهَا اِلَّا بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْ قَرٍ كَاَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَتَطَئُوْهُ بِاَظْلَافِهَا وَ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَآءُ وَلَا جَلْحَآءُ كُلَّمَا مَضٰى عَلَيْهِ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهٖ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

۲۲۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی صاحب کنز (یعنی خزانہ والا) ایسا نہیں ہے جو زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر گرم کیا جائے گا وہ خزانہ اس کا جہنم کی آگ میں اور اس کے تختے بنائے جائیں گے پھر داغی جائیں گی اُس سے ان کی دونوں کروٹیں اور ماتھا جب تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اتنے بڑے دن میں جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پھر اس کی راہ نکلے جنت کو جانے کی یا دوزخ کو اور جو اونٹ والا ایسا ہو کہ ان کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو وہ لٹایا جائے گا ایک پٹ پر زمین برابر میں اور وہ اونٹ آویں گے فربہ ہو کر جیسے دنیا میں بہت فربہی کے وقت تھے اور وہ اس کو روندیں گے اور جب ان میں کا پچھلا اس پر سے نکل جائے گا اگلا پھر لوٹ آئے گا (یہی صحیح ہے) اور اوپر کی روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب ان میں کا پہلا روندتا چلا جائے گا پچھلا آئے گا یہ راوی کی غلطی ہے اس لیے کہ اس میں معنی صحیح نہیں ہوتے (نووی) یہاں تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اتنے بڑے دن میں جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پھر اس کی راہ نکلے جنت میں جانے کی یا دوزخ میں اور جو بکری والا ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ لٹایا جائے گا ایک پٹ پر برابر زمین اور وہ آویں گی بہت موٹی ہو کر جیسی دنیا میں تھیں اور اس کو روندیں گی اپنے کھروں سے اور کونچیں گی اپنے سینگوں سے' کہ ان میں کوئی سینگ مڑی ہوئی اور بے سینگ والی نہ ہو گی' جب اس پر سے پچھلی گزر جائے گی۔ اگلی پھر آ جائے گی یہی

خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّآ اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِمَّآ اِلَى النَّارِ قَالَ سُهَيْلٌ وَّلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ الْبَقَرَ اَمْ لَا قَالُوْا فَالْخَيْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا اَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَا صِيْهَا قَالَ سُهَيْلٌ اَنَا اَشُكُّ الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ فَلَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ اَجْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيُعِدُّ هَا لَهٗ وَلَا تُغَيِّبُ شَيْئًا فِيْ بُطُوْنِهَا اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرٌ وَّلَوْرَعَا هَا فِيْ مَرْجٍ مَا اَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا اَجْرًا وَّ لَوْ سَقَا هَا مِنْ نَّهْرٍ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تُغَيِّبُهَا فِيْ بُطُوْ نِهَا اَجْرٌ حَتّٰى ذَكَرَ الْاَجْرَ فِيْ اَبْوَا لِهَا وَاَرْوَاثِهَا وَلَوِاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ تَخْطُوْهَآ اَجْرٌ وَّ اَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهٗ سِتْرٌ فَالرَّ جُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَّ لَا يَنْسٰى حَقَّ ظُهُوْرِهَا وَ بُطُوْنِهَا فِيْ عُسْرِهَا وَيُسْرِ هَا وَاَمَّا الَّذِيْ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُ هَا اَشَرًا وَّ بَطَرًا وَبَذَخًا وَّرِيَآءَ النَّاسِ فَذَاكَ الَّذِيْ هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ قَالُوْا فَالْحُمُرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا هٰذِهِ لَاٰيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔

عذاب ہوتا رہے گا' جب تک اللہ فیصلہ کرے اپنے بندوں کا ایسے دن میں جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہے تمہاری زندگی کے حساب سے پھر اس کی راہ نکالی جائے گی جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف۔ سہیل نے کہا مجھے اس میں شک ہے کہ آپ نے فرمایا فرمایا ان میں بہتری ہے قیامت کے دن تک (یعنی جہاد کا بڑا اسامان گھوڑا ہے اور بہتری دین و دنیا کی جہاد میں ہے پھر فرمایا گھوڑے تین قسم میں ہیں ایک تو آدمی کے لئے ثواب ہے دوسرا پردہ ہے (اس کے عیبوں کا) تیسرا وبال وعذاب ہے سو جو ثواب ہے تو وہ اس شخص کے لیے ہے جس نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ میں اور تیار رکھا اسی واسطے (یعنی جہاد کو) سو وہ جو غائب کرتا ہے اپنے پیٹ میں اللہ اس کے مالک کے لیے ثواب لکھتا ہے (یعنی اس کا دانہ چارہ سب موجب ثواب ہے) اور اگر اس کو کسی چراگاہ میں چرایا تو جو کچھ اس نے کھایا اللہ نے اسے ثواب میں لکھا یا جس نہر سے اس نے پانی پلایا اس کے ہر قطرہ پر جو اس نے پیٹ میں اٹھایا ایک ثواب ہے یہاں تک کہ اس کے پیشاب اور لید میں ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیلے پر کود گیا تو ہر قدم پر جو اس نے دھرا ایک ثواب لکھا گیا اور جو مالک کا پردہ ہے وہ اس کا گھوڑا ہے جس نے احسان کرنے کو اور اپنی خوبی کے لیے باندھا اور اس کی سواری کا حق نہ بھولا (یعنی دوستوں کو مانگے دیا کبھی کبھی غرباء کو چڑھا لیا) اور نہ اس کے پیٹ کا (یعنی دانے چارے پانی مصالحے کی خبر رکھے) اس کی تکلیف اور آرام میں اور جو وبال وعذاب ہے وہ اس کا گھوڑا ہے جس سے اترانے اور سرکشی اور شرارت کیلئے اور لوگوں کو دکھانے کیلئے باندھا سو وہ اس پر وبال ہے پھر عرض کی کہ گدھے کا حال فرمایئے اے رسول اللہ کے! فرمایا اللہ نے مجھ پر اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں اتارا مگر یہ آیت جامع بے مثل: فَمَنْ يَّعْمَلْ...... ۔

۲۲۹۳: وَ حَدَّثَنَاہُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۲۲۹۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۹٤: عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَدَلَ عَقْصَآءُ عَضْبَآءُ وَقَالَ فَيُكْوٰى بِهَا

۲۲۹۴: سہیل سے تیسری سند سے یہی روایت آئی ہے اور اس میں عضباء کا لفظ ہے اور پیشانی کے داغ کا ذکر نہیں

جَنْبُهٗ وَظَهْرُهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ جَبِيْنَهٗ۔

۲۲۹۵: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا لَمْ يُؤَدِّ الْمَرْءُ حَقَّ اللّٰهِ اَوِ الصَّدَقَةَ فِىْ اِبِلِهٖ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ۔

۲۲۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی روایت مروی ہے جو سہیل نے اپنے باپ سے اوپر روایت کی۔

۲۲۹۶ : عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِىِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَّا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَآءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَآئِمِهَا وَ اَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَّا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَآ اِلَّا جَآءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَمَا كَانَت وَقَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْ قَرٍ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِقَوَآئِمِهَا وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَّا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا اِلَّا جَآءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرَ مَا كَانَتْ وَ قَعَدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطِحُهٗ بِقُرُوْنِهَا تَطَؤُهٗ بِاَ ظْلَا فِهَا لَيْسَ فِيْهَا جَمَّآءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَّا يَفْعَلُ فِيْهِ حَقَّ اِلَّا جَآءَ كَنْزُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُهٗ فَاتِحًافَاهُ فَاِذَااَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيْهِ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِىْ خَبَأْتَهٗ فَاَنَا عَنْهُ غَنِىٌّ فَاِذَارَاٰى اَنْ لَّا بُدَّ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهٗ فِىْ فِيْهِ فَيَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَّقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدٍ وَّقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَّقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاحَقُّ الْاِبِلِ قَالَ حَلَبُهَا عَلَى الْمَآءِ وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَاِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيْحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِىْ

۲۲۹۶: جابرؓ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو اونٹ والا حق نہ ادا کرے وہ قیامت کے دن آئے گا اور وہ اونٹ بھی بہت سے بہت ہو کر آئیں گے اور مالک ان کا ایک پٹ زمین پر بٹھایا جائے گا اور وہ اس پر اپنے پیروں اور کھروں سے کودیں گے اور جو گائے والا اس کا حق نہ ادا کرے گا وہ قیامت کے دن آویں گی بہت سے بہت اور اس کو بٹھا کر ایک پٹ زمین میں اپنے سینگوں سے کوچیں گی اور پیروں سے روندیں گی اور جو بکری والا اس کا حق ادا نہیں کرتا وہ بھی قیامت کے دن بہت سے بہت ہو کر آویں گی اور اس کو ایک پٹ پر زمین میں بٹھا کر اپنے سینگوں سے کوچیں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی اور ان میں بے سینگ کی کوئی نہ ہوگی اور نہ کوئی سینگ ٹوٹی اور جو خزانہ والا ایسا ہے کہ اس کا حق ادا نہیں کرتا وہ قیامت کے دن آئے گا ایک گنجا اژدہا بن کر (یعنی جس کے زہر کی تیزی سے اس کے خود بال جھڑ جاتے ہیں اور اپنی دم پر اتنا کھڑا ہو جاتا ہے کہ سوار کے سر تک اس کا منہ پہنچ جاتا ہے) اور اس کے پیچھے لگے گا منہ کھول کر جب اس کے پاس آئے گا تو مالک اس سے بھاگے گا اور وہ پکارے گا کہ لے اپنا خزانہ تو نے چھپا رکھا تھا کہ مجھے اسکی حاجت نہیں ہے شاید یہ ندا اللہ کی طرف سے ہوگی پھر جب وہ دیکھے گا مگر یہ بھی نہیں چھوڑتا تو اس کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور وہ اسے ایسا چبائے گا جیسے اونٹ چباتا ہے ابوالزبیر نے کہا ہم نے سنا عبید بن عمیر سے وہ یہی بات کہتے تھے پھر ہم نے جابرؓ سے پوچھا تو وہ بھی بولے مثل عبید بن عمیر کے اور ابوالزبیر نے کہا سنا میں نے عبید بن عمیر سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! اونٹ کا کیا حق ہے فرمایا اس کو پانی پر دوہ لینا (کہ اس میں جانوروں کو آرام ہوتا ہے اور فقیروں کو کچھ دودھ مل جاتا ہے) اور اس کا ڈول مانگے کو دینا (یعنی پانی پلانے کا) اور اس کے نر کو نطفہ لینے کیلئے مانگے دینا اور

سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

اس کو اللہ کی راہ میں سواری میں دینا (یعنی جہاد میں)۔

۲۲۹۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَايُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا اُقْعِدَ لَهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الظِّلْفِ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَامَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ اِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَمَنِيْحَتُهَا وَحَلَبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَايُؤَدِّيْ زَكٰوتَهٗ اِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهٗ حَيْثُمَا ذَهَبَ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَيُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهٖ فَاِذَا رَاٰى اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهُ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

۲۲۹۷: جابر بن عبد اللہؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو اونٹ والا اور گائے والا اور بکری والا اس کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ قیامت کے دن بٹھایا جائے گا ایک پٹ زمین پر اور کھروں والا جانور اس کو اپنے کھروں سے روندے گا اور سینگوں والا اپنے سینگوں سے کونچے گا اس دن کوئی جانور بے سینگ کا نہ ہوگا نہ کوئی سینگ ٹوٹا ہم نے عرض کی اے رسول اللہ کیا ہے حق ان کا؟ فرمایا اس کے نر کو نطفہ کے لیے دینا اور اس کے ڈول کو مانگے دینا اور اس کو دودھ پینے کے لیے مانگے دینا اور جب پانی پلا دیں اس کو دوہ لینا (اونٹوں کو چوتھے پانچویں دن پانی پلانے کو لاتے ہیں اور وہاں فقراء جمع ہوتے ہیں پھر وہاں دوہنے میں بھی جانوروں کو آرام ہوتا ہے اور فقراء کو بھی دودھ مل جاتا ہے) اور اللہ کی راہ میں سواری اور بوجھ لادنے والے کو دینا اور جو صاحب مال اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ مال اس کا قیامت کے دن ایک اژدہا گنجا بن جائے گا اور اپنے مالک کے پیچھے دوڑے گا' جدھر وہ بھاگے گا اور وہ اس سے بھاگے گا' پھر کہا جائیگا کہ یہ وہی مال ہے جس میں تو بخیلی کرتا تھا (یعنی زکوٰۃ نہ دیتا تھا صدقہ فطر نہ ادا کرتا تھا) پھر جب وہ دیکھے گا کہ یہ میرا پیچھا نہ چھوڑے گا تو اس کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور وہ اژدہا اس کا ہاتھ ایسا چباڈالے گا جیسے اونٹ چباتا ہے۔

بَابُ اِرْضَاءِ السُّعَاةِ

باب: زکوٰۃ کے تحصیلداروں کو راضی کرنے کا بیان

۲۲۹۸: عَنْ جَرِيْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰه قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْآ اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَنَا فَيَظْلِمُوْنَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالَ جَرِيْرٌ مَّا صَدَرَ عَنِّيْ مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَ هُوَ عَنِّيْ رَاضٍ۔

۲۲۹۸: جریرؓ نے کہا چند لوگ گاؤں کے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کی بعضے تحصیلدار ہمارے پاس آتے ہیں اور وہ ہم پر زیادتی کرتے ہیں (یعنی جانور اچھے سے اچھا لیتے ہیں حالانکہ متوسط لینا چاہیے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راضی کر دیا کرو اپنے تحصیل داروں کو (یعنی اگرچہ وہ تم پر زیادتی بھی کریں) جریرؓ نے کہا جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تب سے کوئی تحصیل دار میرے پاس سے نہیں گیا مگر خوش ہو کر۔

تشریح: یعنی ان سے نرمی سے بات کرو۔ تکرار نہ کرو۔ جو حق زکوٰۃ ہے اس کو بخوشی ادا کرو اور اس زیادتی سے تحصیلداروں کی وہ زیادتی مراد ہے جس سے فاسق نہ ہو ورنہ درصورت فسق کے وہ قابل عزل ہے اور اس صورت میں حد شرعی سے زیادہ اس کو دینا روا نہیں۔

۲۲۹۹:حَدَّثَنَا اِسۡحٰقُ أَخۡبَرَنَا اَبُوۡ اُسَامَةَ كُلُّهُمۡ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ اَبِی اِسۡمٰعِيۡلَ بِهٰذَا الۡاِسۡنَادِ نَحۡوَهٗ۔

۲۲۹۹:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ تَغۡلِيۡظِ عُقُوۡبَةِ مَنۡ لَّا يُؤَدِّی الزَّكٰوةَ

باب: زکوٰۃ نہ دینے والوں کو سخت سزا دیئے جانے کا بیان

۲۳۰۰:عَنۡ اَبِیۡ ذَرٍّ قَالَ انۡتَهَيۡتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِیۡ ظِلِّ الۡكَعۡبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِیۡ قَالَ هُمُ الۡاَخۡسَرُوۡنَ وَرَبِّ الۡكَعۡبَةِ قَالَ فَجِئۡتُ حَتّٰى جَلَسۡتُ فَلَمۡ اَتَقَارَّ اَنۡ قُمۡتُ فَقُلۡتُ يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ فِدَاكَ اَبِیۡ وَاُمِّیۡ مَنۡ هُمۡ قَالَ هُمُ الۡاَكۡثَرُوۡنَ اَمۡوَالًا اِلَّا مَنۡ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِنۡ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهٖ وَعَنۡ يَّمِيۡنِهٖ وَعَنۡ شِمَالِهٖ وَقَلِيۡلٌ مَاهُمۡ مَامِنۡ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَّا يُؤَدِّیۡ زَكٰوتَهَا اِلَّاجَآءَتۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡظَمَ مَا كَانَتۡ وَ اَسۡمَنَهٗ تَنۡطِحُهٗ بِقُرُوۡنِهَا وَتَطَؤُهٗ بِاَظۡلَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتۡ اُخۡرٰهَا عَادَتۡ عَلَيۡهِ اُوۡلٰهَا حَتّٰى يُقۡضٰى بَيۡنَ النَّاسِ۔

۲۳۰۰:ابوذرؓ نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا۔رب کعبہ کی قسم وہی نقصان والے ہیں تب میں آپؐ کے پاس آیا اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا ہو گیا اور عرض کی اے رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں وہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ بہت مال والے ہیں مگر جس نے خرچ کیا ادھر اور ادھر اور جدھر مناسب ہوا اور دیا آگے سے پیچھے سے اور داہنے سے اور بائیں سے اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں (یعنی جہاں دین کی تائید اور خدا،رسولؐ کی مرضی دیکھے وہاں بے تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ والا گائے والا بکری والا کہ ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا قیامت کے دن آویں گے وہ جانور ان سب دنوں سے موٹے ہو کر اور چربیلے جیسے دنیا میں تھے اور اپنے سینگ سے اس کو کوچیں گے اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے جب پچھلا ان کا گزر جائیگا اگلا پھر اس پر آجائے گا یہی عذاب ہوتا رہے گا جب تک کہ فیصلہ ہو بندوں کا۔

۲۳۰۱:عَنۡ اَبِیۡ ذَرٍّ قَالَ انۡتَهَيۡتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَهُوَجَالِسٌ فِیۡ ظِلِّ الۡكَعۡبَةِ فَذَكَرَ نَحۡوَ حَدِيۡثِ وَكِيۡعٍ غَيۡرَ اَنَّهٗ قَالَ وَالَّذِیۡ نَفۡسِیۡ بِيَدِهٖ مَا عَلَى الۡاَرۡضِ رَجُلٌ يَّمُوۡتُ فَيَدَعُ اِبِلًا اَوۡبَقَرًا اَوغَنَمًا لَّمۡ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا۔

۲۳۰۱:ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہے مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا! قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے جو زمین پر مر جائے اور اونٹ اور گائے اور بکری چھوڑ جائے اور اس کی زکوٰۃ نہ دیوے آگے وہی حدیث بیان کی۔

۲۳۰۲:عَنۡ اَبِیۡ هُرَيۡرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَسُرُّنِیۡ اَنَّ لِیۡ اُحُدًا ذَهَبًا تَاتِیۡ عَلَیَّ ثَالِثَةٌ وَّعِنۡدِیۡ مِنۡهُ دِيۡنَارٌ اِلَّا دِيۡنَارٌ اُرۡصِدُهٗ لِدَيۡنٍ عَلَیَّ۔

۲۳۰۲:ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ آرزو نہیں کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لیے سونا ہو جائے اور تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہے مگر وہ دینار کہ وہ اپنے کسی قرض خواہ کو دینے کے لیے اٹھا رکھوں۔

۲۳۰۳:عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعۡتُ اَبَا

۲۳۰۳:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّدَقَةِ

۲۳۰٤: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ عِشَآءً وَّنَحْنُ نَنْظُرُ اِلٰى اُحُدٍ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنَّ اُحُدًا ذَاكَ عِنْدِيْ ذَهَبٌ اَمْسٰى ثَالِثَةً وَّ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ اِلَّا دِيْنَارًا اَرْصُدُهٗ لِدَيْنٍ اِلَّا اَنْ اَقُوْلَ بِهٖ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا حَثَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهٰكَذَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَهٰكَذَا عَنْ شِمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الْاَكْثَرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا قَالَ يَآ اَبَا ذَرٍّ كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ قَالَ سَمِعْتُ لَغَطًا وَّ سَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَ لَهٗ قَالَ فَهَمَمْتُ اَنْ اَتَّبِعَهٗ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهٗ لَا تَبْرَحْ حَتّٰى اٰتِيَكَ قَالَ فَانْتَظَرْتُهٗ فَلَمَّا جَآءَ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِيْ سَمِعْتُ قَالَ فَقَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ اَتَانِيْ فَقَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَ اِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ ۔

باب: صدقہ کی ترغیب دینا

۲۳۰۴: ابوذرؓ نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا مدینہ کی کنکریلی زمین میں بعد دوپہر کے اور ہم احد کو دیکھ رہے تھے، تب مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے ابوذر! میں نے عرض کی حاضر ہوں اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ یہ احد میرے پاس سونا ہو کر تین دن بھی اس میں سے ایک دینار میرے پاس بچے مگر وہ دینار کہ میں کسی قرض کے سبب سے اٹھا رکھوں اور اگر یہ سونا ہو جائے تو میں اللہ کے بندوں میں یوں بانٹوں اور آپ نے اپنے آگے ایک لپ بھر کر اشارہ کیا اور اسی طرح داہنے اور بائیں اشارہ کیا ابوذرؓ نے کہا پھر ہم چلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کی حاضر ہوں اے رسول اللہ کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بہت مال والے وہی ثواب کم پانے والے ہیں قیامت کے دن (یعنی زہد کے درجات عالیہ سے محروم رہنے والے) مگر جس نے خرچ کیا ادھر ادھر اور جدھر مناسب ہوا آپ نے پھر ایسا ہی اشارہ کیا جیسے پہلے کیا تھا پھر ہم چلے اور آپ نے فرمایا اے ابوذرؓ تم یونہی رہنا جیسے اب ہو (یعنی یہاں سے کہیں جانا نہیں) جب تک کہ میں نہ آؤں پھر آپ چلے گئے یہاں تک کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ پھر میں نے کچھ گنگناہٹ اور آواز سنی اور دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ کو کوئی دشمن ملا ہو اور میں نے ارادہ کیا کہ آپ ﷺ کے پیچھے جاؤں اتنے میں یاد آیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہیں رہنا جب تک میں نہ آؤں تمہارے پاس۔ غرض میں آپ کا منتظر رہا پھر آپ جب تشریف لائے تو میں نے اس آواز کا جو سنی تھی آپؐ سے ذکر کیا آپؐ نے فرمایا کہ وہ جبرئیلؑ تھے (انکے اوپر سلامتی ہو) اور وہ میرے پاس آئے اور انہوں نے فرمایا کہ جو مرے آپ کی امت میں سے اور شریک نہ کیا ہو اس نے اللہ کا کسی چیز کو (یعنی پنجہ، شدہ، جھنڈے، نیزے، گرو چیلے، نبی و بھوت و پری کو) وہ جنت میں جائے گا (یعنی اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد یا انبیاء و اولیاء کی شفاعت یا ارحم الراحمین کی رحمت کاملہ کے

سبب سے بخشے جانے کے بعد) میں نے کہا اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، جبرائیل نے کہا اگر چہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری بھی کی ہو۔

تشریح: اس حدیث میں ترغیب ہے صدقہ پر تمام امور خیر میں اور اشارہ ہے اس طرف کہ کسی امر خیر میں مال کو نہ روکے بلکہ جو بات ترقی ایمان و اسلام اور رفاہ عام کی ہو سب میں بہ دل خوشی مال کو خرچ کرے یہی شکر یہ ہے بہت مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہوائے نفسانی اور تقاضائے شیطانی میں اسراف بے جا کرے اور اس روایت سے اور پر جو روائتیں گزریں ان سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے تاکید کلام کیلئے بھی کھانا درست ہے اور احادیث صحیحہ میں ایسی قسمیں بہت آتی ہیں اور اہل سنت کا ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث سے ثابت ہوا جس کا معتزلہ نے انکار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اصحاب کبائر یعنی جو لوگ کبیرہ گناہوں میں آلودہ ہوئے ہیں اور توحید پر مرے ہیں وہ دوزخ سے نکلیں گے اور جنت میں جائیں گے اگر چہ ایک مدت اپنے گناہوں کی سزا پانے کیلئے دوزخ میں مقیم و معذب رہیں اور خوارج نے بھی اس کا انکار کیا ہے اور معلوم ہوا کہ زنا اور چوری تمام کبائر میں زیادہ بے حیائی کی بات ہے۔

٢٣٠٥: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَحْدَهٗ لَيْسَ مَعَهٗ اِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَكْرَهُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَهٗ اَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ اَمْشِيْ فِيْ ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَبُوْ ذَرٍّ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ سَاعَةً فَقَالَ اِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيْهِ يَمِيْنَهٗ وَشِمَالَهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَ وَرَآءَهٗ وَعَمِلَ فِيْهِ خَيْرًا قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهٗ سَاعَةً فَقَالَ اجْلِسْ هٰهُنَا قَالَ فَاَجْلَسَنِيْ فِيْ قَاعٍ حَوْلَهٗ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِيَ اجْلِسْ هٰهُنَا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى لَا اَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّيْ فَاَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ اِنِّيْ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَّ هُوَ يَقُوْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَ اِنْ زَنٰى قَالَ فَلَمَّا جَاءَ لَمْ اَصْبِرْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَّرْجِعُ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَرَضَ لِيْ فِيْ جَانِبِ الْحَرَّةِ فَقَالَ

۲۳۰۵: ابوذرؓ نے کہا کہ میں نکلا ایک رات اور دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اکیلے جا رہے تھے۔ کوئی آپ کے ساتھ نہیں ہے، تو میں سمجھا کہ آپ ﷺ کو منظور ہے کہ کوئی ساتھ نہ آئے ورنہ صحابہ کب آپ رسول اللہ ﷺ کو اکیلا چھوڑتے تو میں یہ سمجھ کر چاندنی کے سایہ میں چلنے لگا (تاکہ حضرت ان کو نہ دیکھیں) تو آپ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف مڑ کر دیکھا اور فرمایا، یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی ابوذرؓ اللہ مجھ کو آپؐ پر فدا کرے۔ آپؐ نے فرمایا ابوذرؓ آ و پھر آپؐ کے ساتھ میں چلا، تھوڑی دیر اور آپؐ نے فرمایا جو لوگ دنیا میں بہت مال والے ہیں وہ کم درجہ والے ہیں قیامت کے دن مگر جسے اللہ تعالیٰ مال دیوے اور وہ پھونک پر اڑا دے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے اور کرے اس مال سے بہت خوبیاں پھر انہوں نے کہا میں آپ ﷺ کے ساتھ تھوڑی دیر ٹہلتا رہا پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہاں بیٹھو اور مجھے ایک صاف زمین پر بٹھا دیا کہ اس کے گرد کالے پتھر تھے اور مجھ سے فرمایا کہ تم یہیں بیٹھے رہو جب تک میں لوٹ کر آؤں اور آپؐ چلے گئے ان پتھروں میں یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کو نہ دیکھتا تھا اور وہاں بہت دیر تک ٹھہرے رہے، پھر میں نے سنا کہ آپ کہتے چلے آ رہے تھے کہ اگر چوری کرے اور زنا کرے؟ پھر آئے تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں نے کہا اے نبی اللہ کے، اللہ تعالیٰ مجھے آپؐ پر فدا کرے (سبحان اللہ یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زباں زد رہتا تھا) کون تھا ان کالے پتھروں میں۔ میں نے تو کسی کو نہ دیکھا جو آپ ﷺ کو

بَشِّرْ اُمَّتَكَ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَایُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ يَاجِبْرِيْلُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَ اِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى قَالَ نَعَمْ وَ اِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ۔

جواب دیتا آپؐ نے فرمایا جبرائیلؑ تھے کہ وہ میرے آگے آئے ان پتھروں میں اور فرمایا کہ بشارت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا اے جبرائیلؑ اگر چہ وہ چوری کرے اور زنا کرے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے دوبارہ پھر کہا اگر چہ وہ چوری کرے یا زنا کرے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے تیسری بار پھر کہا اگر چہ وہ چوری اور زنا کرے؟ انہوں نے کہا ہاں اگر چہ وہ شراب بھی پیئے۔

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا کہ اس سے شراب کی سخت مذمت معلوم ہوئی کہ گویا ذہن میں جبرئیل اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بہت بڑا گناہ تھا اور چوری اور زنا سے بڑھ کر تھا جب اس کا ذکر کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعجب دور کرنے کو۔

بَابٌ: فِي الْكَنَّازِيْنَ لِلْاَمْوَالِ وَالتَّغْلِيْظِ عَلَيْهِمْ

باب: مال کو خزانہ بنانے والوں کے بارے میں اور ان کو ڈانٹ

۲۳۰۶: عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَبَيْنَا اَنَا فِيْ حَلْقَةٍ فِيْهَا مَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ اَخْشَنُ الثِّيَابِ اَخْشَنُ الْجَسَدِ اَخْشَنُ الْوَجْهِ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِرَضْفٍ يُّحْمٰى عَلَيْهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَيُوْضَعُ عَلٰى حَمَلَةِ ثَدْيِ اَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفَيْهِ وَ يُوْضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيَيْهِ يَتَزَلْزَلُ قَالَ فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُءُوْسَهُمْ فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ اِلَيْهِ شَيْئًا قَالَ فَاَدْبَرَ وَ اتَّبَعْتُهٗ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَارَاَيْتُ هٰؤُلَاءِ اِلَّاكَرِهُوْا مَا قُلْتَ لَهُمْ قَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا اِنَّ خَلِيْلِيْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِيْ فَاَجَبْتُهٗ فَقَالَ اَتَرٰى اُحُدًا فَنَظَرْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَاَنَا اَظُنُّ اَنَّهٗ يَبْعَثُنِيْ فِيْ حَاجَةٍ لَّهٗ فَقُلْتُ اَرَاهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ مِثْلَهٗ ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ كُلَّهٗ اِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ هٰؤُلَاءِ يَجْمَعُوْنَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا قَالَ

۲۳۰۶: احنفؒ نے کہا کہ میں مدینہ میں آیا اور ایک حلقہ میں بیٹھا تھا کہ اس میں قریش کے سردار تھے کہ ایک شخص آیا موٹے کپڑے پہنے ہوئے سخت جسم والا اور سخت چہرہ والا اور ان کے پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ خوشخبری دے مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی جو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس کی چھاتی کی نوک پر رکھا جائے گا یہاں تک کہ شانے کی ہڈی سے پھوٹ نکلے گا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جائے گا تو چھاتیوں کی نوک سے پھوٹ نکلے گا، وہ پتھر ایسا ہی ہلتا ہوا آر پار ہوتا رہے گا کہا راوی نے پھر جھکا لئے لوگوں نے سر اور میں نے ان میں سے کسی کو نہ دیکھا کہ ان کو کچھ جواب دیتا اور پھر وہ پھرے اور میں ان کے پیچھے ہوا (کیوں نہ ہوں یہ طالب حدیث ہیں) یہاں تک کہ ایک کھمبے کے پاس پہنچ گئے اور میں نے کہا کہ میں تو یہی خیال کرتا ہوں ......کہ آپ نے جو کچھ کہا ان کو بہت برا لگا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہیں رکھتے (یعنی دین کی) اور میرے دوست ابوالقاسم ﷺ نے مجھ کو بلایا اور میں گیا اور فرمایا کہ تم ......احد کو دیکھتے ہو میں نے اپنے اوپر کی دھوپ کو دیکھا اور یہ سمجھا کہ شاید آپ ﷺ مجھے اپنے کسی کام کیلئے وہاں بھیجنا چاہتے ہیں اور میں نے عرض کیا کہ ہاں دیکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ اس پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اگر ہو بھی تو میں خرچ کر دوں مگر تین دینار (یعنی تین جن کا اوپر ذکر ہوا کہ قرض کیلئے رکھوں) پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے

قُلْتُ مَالَكَ وِلِاخْوَاتِكَ مِنْ قُرَيْشٍ لَا تَعْتَرِيهِمْ وَتُصِيبُ مِنْهُمْ قَالَ لَا وَرَبِّكَ لَآ اَسْئَلُهُمْ عَنْ دُنْيَا وَلَا اَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِيْنٍ حَتّٰى اَلْحَقَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ۔

ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے پھر میں نے ان سے کہا کہ تمہارا اپنے بھائیوں قریش کے ساتھ کیا حال ہے؟ کہ تم ان کے پاس کسی ضرورت کیلئے نہیں جاتے اور نہ ان سے کچھ لیتے ہو انہوں نے کہا مجھے قسم ہے تمہارے رب کی کہ نہ میں ان سے دنیا مانگوں گا نہ دین میں کچھ پوچھوں گا (اس لئے کہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں) یہاں تک کہ ملوں گا میں اللہ سے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

تشریح: اس حدیث میں تعلیم ہے زہد اور دنیا سے بے رغبتی کی اور تہدید اور تنبیہ ہے مانعان زکوٰۃ کو اور جمہور کے نزدیک کنز جس کی برائی قرآن میں اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ آئی ہے اور اسی طرح اس حدیث میں وہ ہے جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اور جب زکوٰۃ دیدے پھر وہ کنز نہ رہا خواہ وہ زیادہ ہو یا کم اور حضرت ابوذرؓ امیر الزاہدین کا مذہب یہ تھا کہ جو اپنی حاجت ضروری سے زیادہ آدمی رکھ چھوڑے وہ سب کنز ہے، غرض ان کا مذہب مشہور وہی ہے جو جمہور کا مذہب مذکور ہوا۔

۲۳۰۷: عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّ اَبُوْذَرٍ وَّهُوَيَقُوْلُ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوْبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِّنْ قِبَلِ اَقْفَآءِ هِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحّٰى فَقَعَدَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا اَبُوْذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ قُبَيْلُ قَالَ مَاقُلْتُ اِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْعَطَآءِ قَالَ خُذْهُ فَاِنَّ فِيْهِ الْيَوْمَ مَعُوْنَةً فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِيْنِكَ فَدَعْهُ۔

۲۳۰۷: احنف بن قیس نے کہا میں چند لوگوں قریش کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ابوذرؓ آئے اور فرمانے لگے بشارت دو کنز جمع کرنے والوں کو ایسے داغ سے جو ان کے پیٹ پر لگائے جائیں گے اور ان کی کروٹوں سے نکل جائیں گے اور ان کی گدیوں میں لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے نکل آئیں گے پھر وہ کنارے ہو گئے اور میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ ابوذرؓ ہیں اور میں ان کی طرف کھڑا ہوا اور میں نے کہا یہ کیا تھا جو میں نے ابھی سنا کہ آپ ابھی کہہ رہے تھے انہوں نے کہا میں وہ ہی کہہ رہا تھا جو سنا میں نے ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر میں نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں اس عطا میں (یعنی جو مال غنیمت سے امراء مسلمانوں کو دیا کرتے ہیں) انہوں نے فرمایا، تم اس کو لیتے رہو کہ اس میں مدد خرچ ہے پھر جب یہ تمہارے دین کی قیمت ہو جائے تب چھوڑ دینا (یعنی دینے والے تم سے مداہنت فی الدین چاہیں تو نہ لینا)۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَبْشِيْرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلْفِ

باب: سخاوت کی فضیلت کا بیان

۲۳۰۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ

۲۳۰۸: ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے بیٹے آدمؑ کے خرچ کر کہ میں بھی تیرے اوپر خرچ کروں اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات دن کے خرچ

مَلْاٰنُ سَحَّآءُ لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۔ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔

تشریح اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہاتھ ایک چیز ہے بلا کیف کہ اللہ پاک کیلئے ثابت ہے اور اسی سے خرچ فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور تولتا ہے اور دونوں ہاتھ اس کے قرآن سے ثابت ہیں کہ فرماتا ہے لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اور فرماتا ہے بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ اور ان آیتوں سے اور بہت سی حدیثوں سے جن میں دونوں ہاتھ کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ صفت، قدرت کی مغایر ہے ورنہ قدرت کا تثنیہ محال ہے پس تاویل ان کی قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے جہمیہ اور معتزلہ کا چنانچہ تصریح کی اس کی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصیت نامہ میں جو فقہ اکبر مشہور ہے۔

۲۳۰۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِیْ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا يَغِيضُهَا سَحَّاءُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِیْ يَمِيْنِهٖ قَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْاُخْرَى الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ ۔

۲۳۰۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ ''تم لوگوں پر خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا اور فرمایا کہ اللہ کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے کم نہیں ہوتا رات دن کے خرچ کرنے میں بھلا غور تو کرو کہ کیا کچھ خرچ کیا ہوگا۔ جب سے آسمان اور زمین کو بنایا تو اب تک ذرا بھی کم نہیں ہوا جو اس کے سیدھے ہاتھ میں ہے اور عرش اس کا پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں موت ہے اور جس کو چاہتا ہے بلند کرتا ہے جس کو چاہتا ہے پست کرتا ہے۔

تشریح اس حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کے دو ہاتھ ہیں اور تاویل ہاتھ کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہؓ اور تابعینؒ اور تمام سلف صالحینؒ ان پر بغیر تاویل ایمان لاتے رہے اور محالات سے ہے یہ امر کہ تاویل ضرور ہوتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے نہ بیان فرماتے یہاں تک کہ گلزار دنیا سے تشریف لے جاتے اور اصول میں ثابت ہو چکا ہے کہ تاخیر بیان کی اس کے وقت سے جائز نہیں اور یہ بھی محال ہے کہ صحابہؓ کے کان میں لفظ ید کا جس کی اردو ہاتھ ہے پڑتا اور ان کے عقیدوں کے خلاف ہوتا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مراد کو جو حقیقت میں اس لفظ سے مباینت رکھتی ہوتی۔ دریافت نہ کرتے اور سلف صالحین صحابہؓ سے نہ پوچھتے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ تاویل باطل ہے اور بہ تقلید فلاسفہ مسلمانوں میں پھیلی ہے، پس مؤمن کامل کو ضروری ہے کہ ان سب صفات پر جیسے کتاب وسنت میں وارد ہوئے ایمان رکھے اور کیفیت اس کی اللہ کے سپرد کرے۔ یہی طریقہ ہے اسلاف صالحین کا صحابہؓ و تابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اس روایت میں جو لفظ قبض وارد ہوا ہے یہ دو طرح مروی ہوا ایک قاف اور بے کے ساتھ یہی مشہور روایت ہے اور معنی اس کے موت کے ہیں جیسے ترجمہ میں مذکور ہوئے۔ دوسری فاء اور یے کے ساتھ اس کے معنی احسان اور عطاء اور رزق واسع کے ہیں اور بلندی اور پستی سے مراد کشادگی اور تنگی رزق کی ہے۔

بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوْكِ وَاِثْمِ مَنْ ضَيَّعَهُمْ اَوْحَبَسَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ

باب: اہل وعیال پر خرچ کرنے کا بیان

۲۳۱۰: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

۲۳۱۰: ثوبانؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بہتر اشرفی جس

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَ بَدَأَبِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَّجُلٍ يُّنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ صِغَارٍ يُّعِفُّهُمْ اَوْ يَنْفَعُهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَ يُغْنِيْهِمْ ـ

کو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جسے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے (اس لئے کہ بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کا نفقہ فرض ہے جیسے بیوی صغیر اولاد) اور اسی طرح وہ اشرفی جس کو اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے، اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) اور وہ اشرفی جس کو خرچ کرتا ہے اپنے رفیقوں پر، اللہ کی راہ میں اور ابو قلابہ نے کہا شروع کیا عیال سے ۔ کہا ابو قلابہ نے کہ اس سے بڑھ کر کس کا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے یا نفع دے ان کو اللہ پاک اس کے سبب سے اور بے پرواہ کر دے ان کو۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ میں خرچ کرنا ضروری ہے پھر نفقات مستحبہ میں جب واجبات سے فاضل ہو۔

۲۳۱۱:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ فِيْ رَقَبَةٍ وَّ دِيْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَّ دِيْنَارٌ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ اَعْظَمُهَا اَجْرًا الَّذِيْ اَنْفَقْتَهٗ عَلٰى اَهْلِكَ ـ

۲۳۱۱: ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک اشرفی تم نے اللہ کی راہ میں دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی (یا کسی غلام کے آزاد ہونے میں دی) اور ایک مسکین کو دی اور ایک اپنے گھر والوں پر خرچ کی تو ثواب کی رو سے بڑی وہی اشرفی ہے جو اپنے گھر والوں پر خرچ کی۔

۲۳۱۲:عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو. اِذْجَآءَهٗ قَهْرَ مَانٌ لَّهٗ فَدَخَلَ فَقَالَ اَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَعْطِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يَّحْبِسَ عَنْ مَنْ يَّمْلِكُ قُوْتَهٗ ـ

۲۳۱۲: خیثمہؒ نے کہا ہم عبداللہ بن عمروؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا داروغہ آیا اور انہوں نے پوچھا کہ تم نے غلاموں کو خرچ دے دیا؟ اس نے کہا نہیں انہوں نے کہا دیدو، اس لئے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی ''کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جس کو خرچ دیتا ہے اس کا خرچ روک رکھے۔''

بَابُ الْاِبْتِدَاءِ فِي النَّفَقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ اَهْلِهٖ ثُمَّ الْقَرَابَةِ

باب: پہلے اپنی ذات پر، پھر اپنے گھر والوں پر، پھر قرابت والوں پر خرچ کرنے کا بیان

۲۳۱۳:عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ عَبْدًا لَّهٗ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ غَيْرُهٗ قَالَ لَا قَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَآءَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۳۱۳: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک شخص نے ایک غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد (یعنی کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اس کی خبر پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرے پاس اور مال ہے اس کے سوا؟ اس نے کہا نہیں تب آپ ﷺ نے فرمایا کون خریدتا ہے اس کو مجھ سے؟ تو نعیم نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَ هْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ اهلك فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَن ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُوْلُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ۔

اس کو آٹھ سو درہم کو خرید لیا اور درہم حضرت کے پاس لے آئے آپ نے مالک غلام کو دے دیئے اور فرمایا ''پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو پھر اگر بچے تو اپنے گھر والوں پر پھر بچے تو اپنے ناتے والوں پر پھر بچے تو ادھر ادھر اور اشارہ کرتے تھے آپ ﷺ آگے اور داہنے اور بائیں۔

تشریح ۞ نوویؒ نے فرمایا اس حدیث میں کئی فائدے ہیں۔ایک تو مال خرچ کرنے کی ترتیب۔دوسرے جب دو خرچ آن پڑیں تو اس میں سے جس کی تاکید زیادہ ہو اس کو مقدم رکھے تیسرے یہ کہ جب مال ضرورت سے زیادہ ہو تو جمیع انواع خیر میں خرچ کرے نہ ایک نوع خاص میں چوتھا یہ معلوم ہوا کہ بیع مدبر کی روا ہے اور مدبر وہ غلام ہے جس سے مالک کہے کہ میرے بعد تو آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا کہ بیع مدبر کی روا ہے اور امام مالکؒ اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے کہ روا نہیں مگر جبکہ مالک پر قرض ہو اور یہ حدیث صاف ان پر حجت ہے۔

٢٣١٤: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ يُّقَالُ لَهٗ يَعْقُوْبُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

۲۳۱۴: جابرؓ سے دوسری سند مذکور ہے اور اس سے بھی یہی روایت مروی ہوئی۔اتنی بات زیادہ ہے کہ اس مالک کا نام ابو مذکور تھا اور غلام کا یعقوب۔

بَابُ: فَضْلِ النَّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْاَقْرَبِيْنَ وَالزَّوْجِ وَالْاَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانُوْا مُشْرِكِيْنَ

باب: والدین اور دیگر اقربا پر خرچ کرنے کی فضیلت اگرچہ وہ مشرک ہوں

٢٣١٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَّقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ اَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا وَّ كَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحٰى وَ كَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّحَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُو الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بَيْرُحٰى وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ اَرْجُوْا بِرَّهَاوَ ذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ

۲۳۱۵: انسؓ نے کہا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ مدینہ میں بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال ان کا بیرحاء ایک باغ تھا۔مسجد نبوی ﷺ کے آگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جاتے تھے اور اس کا میٹھا پانی پیتے تھے۔انسؓ نے کہا جب یہ آیت اتری کہ نہ پہنچو گے تم نیکی کی حد کو جب تک نہ خرچ کرو گے اپنی محبوب چیزوں کو اللہ کی راہ میں تو ابوطلحہ نے کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ تم نیکی کی حد کو نہ پہنچو گے جب تک اپنے محبوب مال نہ خرچو اور میرے سب مالوں سے زیادہ محبوب بیرحاء ہے اور وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور میں اللہ سے اس کے ثواب کا اور اس کے آخرت میں جمع ہو جانے کا اللہ کے پاس امیدوار ہوں سو اس کو آپ جہاں چاہیں رکھ دیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب یہ تو بڑے نفع کا مال ہے یہ تو بڑے نفع کا مال ہے میں نے سنا جو تم نے

ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ قَد سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَاِنِّیْ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِيْنَ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ ۔

کہا اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دو پھر اس کو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عزیزوں اور چچازاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔

تشریح ❁ نوویؒ نے فرمایا اس سے کئی مسائل ثابت ہوئے اول یہ کہ جائز ہے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور مطرف بن عبداللہ بن شخیر کہتے تھے کہ یہ روا نہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اللہ نے فرمایا اور مضارع کا صیغہ بولنا روا نہیں۔ غرض یہ حدیث ان پر حجت ہے دوسرے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے صدقات اور خیرات میں اہل علم و فضل سے مشورہ لینا جیسے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزوں، قریبوں کو دینا افضل ہے بہ نسبت غیروں کے جب عزیز محتاج ہوں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب قرابت قریبہ کے لوگ نہ ہوں تو قرابت بعیدہ والوں کو دے اس لئے کہ ابوطلحہؓ نے وہ باغ ابی بن کعب اور حسان بن ثابت کو تقسیم کیا اور وہ ان کے ساتویں دادا میں جا کر ملتے ہیں چنانچہ آگے آتا ہے۔

٢٣١٦: عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَرٰى رَبَّنَا يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا فَاُشْهِدُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِیْ بَرِيْحًا لِلّٰهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِیْ قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا فِیْ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ وَّاُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ ۔

۲۳۱۶: انسؓ نے کہا جب آیت مذکور اتری۔ ابوطلحہؓ نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا پالنے والا، رزق دینے والا، ہمارے مال طلب فرماتا ہے۔ (اور ہم کو نہایت فخر کی جگہ ہے کہ شاہنشاہ عالی جاہ بے پروا ادنیٰ غلام سے کوئی شے طلب فرمائے زہے وزہے قسمت) سو میں گواہ کرتا ہوں آپ ﷺ کو اے رسول اللہ کہ میں نے اپنی زمین جس کا نام بیرحاء ہے اللہ کی نذر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”اپنے قرابت والوں کو دے دو سو انہوں نے حسانؓ اور ابی بن کعب کو بانٹ دیا۔“

٢٣١٧: عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ ۔

۲۳۱۷: میمونہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اس کا ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دے دیتیں تو بڑا ثواب ہوتا“۔

تشریح ❁ اور بخاری میں اصیلی کی روایت میں اخواتک وارد ہوا ہے یعنی اگر تم اپنی بہنوں کو دیتیں تو ثواب ہوتا اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں بار ایسا ہی فرمایا اور اس میں ماں کے اقارب کے ساتھ سلوک کرنا ہے کہ ماں کا حق بڑا ہے۔

٢٣١٨: عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهٖ فَاسْاَلْهُ فَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَجْزِیْ عَنِّیْ وَاِلَّا صَرَفْتُهَا اِلٰى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِیْ

۲۳۱۸: زینب عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بی بی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور سے ہو انہوں نے کہا پھر میں عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے شوہر کے پاس آئی اور میں نے کہا تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دیں سو تم جا کر حضرت سے پوچھو کہ اگر میں تم کو دے دوں اور صدقہ ادا ہو جائے تو خیر ورنہ اور کسی کو دے دوں۔ تو عبداللہ رضی اللہ

عَبْدُ اللّٰهِ بَلِ ائْتِيهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِكَ اَتُجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِ هِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَىُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَاَةُ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُالْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ ۔

تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا تم ہی جا کر حضرت سے پوچھو پھر میں آئی اور ایک عورت انصار کی حضرت کے دروازے پر کھڑی تھی اس کا بھی کام یہی تھا جو میرا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب بہت تھا اور بلال نکلے تو ہم نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ان کو خبر دو کہ دو عورتیں دروازے پر پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے شوہروں کو صدقہ دیں تو ادا ہو جائے گا یا نہیں۔ یا ان یتیموں کو دیں جن کو وہ پالتے ہیں اور حضرت کو یہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہیں زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر بلال گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ کون ہیں تو بلالؓ نے عرض کیا کہ ایک عورت ہے انصار کی اور دوسری زینبؓ ہیں آپؐ نے فرمایا کون سی زینبؓ ہیں انہوں نے کہا عبداللہؓ کی بی بی تب فرمایا بلالؓ سے آپ نے کہ ان کو اس میں دگنا ثواب ہے ایک ثواب تو قرابت والوں سے سلوک کرنے کا دوسرا صدقہ کا۔

۲۳۱۹: عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ سَوَآءً قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْمِنْ حُلِيِّكُنَّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِحَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ ۔

۲۳۱۹: زینبؓ سے دوسری سند سے وہی مضمون مروی ہے اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ میں مسجد میں تھی اور حضرت نے مجھے دیکھا اور فرمایا صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور میں سے ہو۔

۲۳۲۰: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِيْ اَجْرٌ فِيْ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ اُنْفِقُ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ نَعَمْ لَكِ فِيْهِمْ اَجْرُمَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ ۔

۲۳۲۰: زینب ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! کیا مجھے ابوسلمہ کے بیٹوں پر خرچ کرنے سے ثواب ہے؟ اور میں ان کو چھوڑنے والی نہیں کہ ادھر ادھر پریشان ہو جائیں اس لیے کہ وہ میرے بیٹے ہیں آپؐ نے فرمایا بیشک جو تم ان پر خرچ کرتی ہو اس میں ثواب ہے۔

تشریح: زینبؓ کی ان سب روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تھا (النوویؒ)

۲۳۲۱: عَنْ عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔

۲۳۲۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٣٢٢: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَآ اَنْفَقَ عَلٰی اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَّهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً ۔

۲۳۲۲: ابو مسعودؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا ''جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گھر والوں پر اور اس میں ثواب کی امید رکھتا ہے تو وہ صدقہ ہے اس کے لیے''۔

٢٣٢٣: عَنْ شُعْبَةَ فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ ۔

۲۳۲۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٣٢٤: عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّیْ قَدِمَتْ عَلَیَّ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَوْرَاهِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ ۔

۲۳۲۴: اسماء ابوبکرؓ کی صاحبزادی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری ماں آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ وہ مشرکہ ہے کیا میں اس سے سلوک اور احسان کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔

٢٣٢٥: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَيْشٍ اِذْعَا هَدَهُمْ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّیْ قَالَ نَعَمْ صِلِیْ اُمَّكِ ۔

۲۳۲۵: اسماءؓ نے عرض کی میری ماں آئی ہے اور مشرکہ ہے جس زمانہ میں کہ آپ نے قریش مکہ سے صلح کی تھی پھر کیا میں اس سے احسان کروں آپؐ نے فرمایا ہاں احسان کرو اپنی ماں سے۔

بَابُ: وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ اِلَيْهِ

باب: میت کے ایصال ثواب کا بیان

٢٣٢٦: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّیَ افْتُلِتَتْ نَفْسَهَاوَلَمْ تُوصِ وَاَظُنُّهَا لَوْتَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَاقَالَ نَعَمْ ۔

۲۳۲۶: حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص آئے اور انہوں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں فوراً مرگئی اور وصیت نہ کرنے پائی۔ اگر بولتی تو صدقہ دیتی تو اگر میں صدقہ دوں اسے ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

تشریح ❁ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کی طرف سے میت کو نفع دیتا ہے اور اس کو باتفاق علمائے اہل سنت کے ثواب پہنچتا ہے اور اسی طرح دعاء کے پہنچنے میں بھی اجماع ہے اور دین کے ادا میں بھی اور ان سب میں نصوص وارد ہوئے ہیں اور ایسے ہی قرض کا بھی اور ایسے ہی حج کے تطوع کا بھی اگر اس نے وصیت کی ہو اور اختلاف ہے روزوں میں جو میت کے ذمہ ہیں اور مذہب راجح اس کا جواز ہے اس لیے کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہو چکا ہے اور اصحاب شافعیہ کے مذہب میں قرأت قرآن کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ وہ بھی پہنچتا ہے اور احمد بن حنبلؒ کا مذہب یہی ہے اور باقی نماز اور تمام عبادتیں اس کا ثواب شافعیہ اور جمہور کے نزدیک نہیں پہنچتا اور امام احمدؒ نے فرمایا ہے کہ سب کا ثواب پہنچتا ہے حج کی طرح سے کذا قال النووی۔ مترجم کہتا ہے کہ ثواب کا وجود جب ہوگا کہ جب وہ مال حلال ہو اور کوئی بدعت اس کے ساتھ مخلوط نہ ہو جیسے سوم چہارم برسی اور ششماہی وغیرہ تاریخوں کا اپنی طرف سے مقرر کرنا یا کھانے کے اقسام اپنی جہالت سے مقرر کرنا کہ بی بی کی صحنک دہی خشکے ہی پر ہو اور نہ کھانے والی اپنی طرف سے مقرر کرنا کہ صحنک کو عورتیں کھائیں مرد نہ کھائیں دو خصمی نہ کھائے۔ شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والے نہ کھائیں چاہے شراب پینے والے کھائیں اور پھر اس میں نیت خالص اللہ کے واسطے ہو نہ یہ کہ برادری میں نام ہو کہ واہ صاحب باوا کا سوم کس دھوم سے کیا اور دادا کے چالیسویں میں خوب حصے بانٹے مصارف صدقات میں خرچ کیا جائے۔ غرض جب یہ امور موجود ہوں گے جب وجود ثواب کا متحقق ہوگا۔ پھر ایصال کا خیال بھی ہو سکتا ہے ورنہ بغیر ان امور کے ثواب ہی نہیں ایصال کا کیا ذکر ہے جیسے وضو نہیں تو نماز کا کیا ذکر۔

۲۳۲۷: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَلَمْ تُوْصِ كَمَا قَالَ ابْنُ بِشْرٍ وَّلَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ الْبَاقُوْنَ۔

۲۳۲۷: ہشام نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی اور ابواسامہ کی روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے وصیت نہیں کی جیسے ابن بشر کی روایت میں ہے اور راویوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلٰى كُلِّ نَوْعٍ مِّنَ الْمَعْرُوْفِ

باب: ہر نیکی صدقہ ہے

۲۳۲۸: عَنْ حُذَيْفَةَ فِيْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ۔

۲۳۲۸: حذیفہؓ نے کہا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''ہر نیکی صدقہ ہے''۔

تشریح: یعنی مثل صدقہ کے ہر نیکی میں ثواب ہے اور کسی نیکی میں بخل نہ کرنا چاہئے۔

۲۳۲۹: عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ وَيُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ يَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِهِمْ قَالَ اَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ اِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَّ فِيْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِيْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنُ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِيْ حَرَامٍ اَكَانَ عَلَيْهِ فِيْهَا وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ۔

۲۳۲۹: ابوالاسود دیلی سے روایت ہے کہ ابوذرؓ نے کہا کہ چند اصحاب، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال والے سب مال لوٹ لے گئے، اس لئے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اپنے زائد مالوں سے آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے بھی تو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور ہر بار لا الٰہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات سکھانا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے میں صدقہ ہے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے (یعنی اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہے) تو کیا اس میں ثواب ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں دیکھو تو اگر اسے حرام میں صرف کرلے تو وبال ہوا کہ نہیں؟ اسی طرح جب حلال میں صرف کرتا ہے تو ثواب ہوتا ہے۔

۲۳۳۰: عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهٗ خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ عَلٰى سِتِّيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ سَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ

۲۳۳۰: حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ سو جس نے اللہ کی بڑائی کی اور اللہ کی حمد کی اور لا الٰہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پتھر لوگوں کی راہ سے

اَوْشَوْكَةً اَوْعَظْمًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْنَهٰى عَنْ مُّنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ السُّلَامٰى فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ وَّ قَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ قَالَ اَبُوْ تَوبَةَ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْسِيْ۔

ہٹا دیا یا کوئی کانٹا یا ہڈی راہ سے ہٹا دی یا اچھی بات سکھائی یا بری بات سے روکا اس تین سو ساٹھ جوڑوں کی گنتی کے برابر وہ اس دن چل رہا ہے اور ہٹ گیا اپنی جان کو لے کر دوزخ سے ابوتوبہ نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ شام کرتا ہے وہ اسی حال میں۔''

۲۳۳۱: عَنْ مُّعَاوِيَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ زَيْدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِمِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَوْاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ وَّقَالَ فَاِنَّهٗ يُمْسِيْ يَوْمَئِذٍ۔

۲۳۳۱: حضرت معاویہ نے بھی روایت کی دوسری اسناد سے اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ اوامر بمعروف کہا یعنی واؤ عطف کی جگہ او کہا کہ وہ اس دن شام کرتا ہے۔

۲۳۳۲: عَنْ عَائِشه تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَعَنْ زَيْدٍ وَّقَالَ فَاِنَّهٗ يَمْشِيْ يَوْمَئِذٍ۔

۲۳۳۲: حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت مروی ہوئی دوسری سند سے۔

تشریح ❁ اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ ثابت ہوا کہ یہ سب دوزخ سے نجات دینے والیاں ہیں۔

۲۳۳۳: عَنْ سَعِيْدِبْنِ اَبِيْ بُرْدَ ةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالَ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يُعِيْنُ ذَاالْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالَ قِيْلَ لَهٗ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ قَالَ يَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ اَوِالْخَيْرِ قَالَ اَرَاَيْتَ اَنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّفَاِنَّهَا صَدَقَةٌ۔

۲۳۳۳: سعید ابن ابوبردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے پھر عرض کی کہ اگر نہ ہو سکے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کمائے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ بھی دے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا حاجت والے کو جو حسرت و افسوس کر رہا ہے مدد کرے پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دستور کی اور نیک بات سکھا دے'' پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو فرمایا ''شر سے باز رہے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے''۔

تشریح ❁ ان سب صدقات سے تطوع مراد ہے نہ صدقہ واجب۔

۲۳۳٤: وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۲۳۳۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۳۳۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ

۲۳۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتیں کیں انہی میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے تو دو آدمیوں میں انصاف کر دینا یہ بھی ایک

الشَّمْسُ قَالَ تَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَّتُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَآبَّتِهٖ فَتَحْمِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْتَرْفَعُ لَهٗ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ قَالَ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَّكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَّتُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ ۔

صدقہ ہے کسی کی مدد کر دینا اتنی بھی کہ اسے سواری پر چڑھا دیا، یا اس کا مال لاد دیا یہ بھی ایک صدقہ ہے اور فرمایا کہ عمدہ بات، یہ بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو وہ مسجد کو جاتے ہوئے رکھتا ہے نماز کیلئے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور تکلیف کی چیز راہ سے ہٹا دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے''۔

بَابُ فِي الْمُنْفِقِ وَالْمُمْسِكِ

باب: سخی اور بخیل کے بارے میں

۲۳۳۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُفِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّ يَقُوْلُ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا ۔

۲۳۳۶: ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس وقت بندے صبح کرتے ہیں، دو فرشتے اترتے ہیں ایک تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کو تباہ کر''۔

تشریح ۞ معلوم ہوا کہ بخیل کو فرشتے بھی کوستے ہیں۔ آدمی نے کوسا تو کیا برا کیا۔

بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ اَنْ لَا يُوْجَدَ مَنْ يَّقْبَلُهَا

باب: صدقہ دینے کی ترغیب پہلے اس سے کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے

۲۳۳۷: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَيُوْشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِيْ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَنِيْ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا وَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَّقْبَلُهَا ۔

۲۳۳۷: حارثہ بن وہبؓ کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ''صدقہ دو کہ قریب ہے کہ ایسا وقت آ جائے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر نکلے گا اور جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا کہ اگر تم کل لاتے تو میں لے لیتا مگر آج تو مجھے حاجت نہیں ہے غرض کوئی نہ ملے گا جو اسے قبول کر لے''۔

تشریح ۞ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ صدقہ دینے میں دیر نہ کرو جو کچھ دینا ہو آج دے لو کل پر مت رکھو اور ڈرانا ہے آخر زمانے کے حال سے کہ اس وقت مال کی کثرت ہوگی اور خزانے زمین کے نکل پڑیں گے اور برکتوں کا مینہ برسے گا اور یہ یاجوج وماجوج کے ہلاک ہونے کے بعد ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کفش برداری اور مہدی علیہ السلام کے دین کی خدمت گزاری سے اس امت کو شرف حاصل ہوگا۔

۲۳۳۸: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَّطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ اَحَدًا يَاْخُذُهَامِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهٗ اَرْبَعُوْنَ

۲۳۳۸: ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اپنے سونے کا صدقہ لے کر پھرے گا اور کوئی نہ ملے گا کہ اس کو قبول کر لے اور ایک ایک آدمی کو دیکھنے والا دیکھے گا کہ اس کے پیچھے چالیس چالیس عورتیں لگی ہوں گی اور پناہ پکڑیں

امْرَاَةً يَّلُذْنَ بِهٖ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ بَرَّادٍ وَتَرَى الرَّجُلَ ۔

گی اس کی مردوں کے کم ہونے سے اور عورتوں کے زیادہ ہونے سے اور ابن براد کی روایت میں ہے کہ دیکھے گا تو''۔

تشریح ❁ اس حدیث میں خبر ہے بڑی بڑی لڑائیوں کی اور نہایت درجہ کثرت سے قتال کی کہ مردان میں کام آئیں گے، عورتیں رہ جائیں گی کہ اپنے سودا سلف کام کاج کیلئے ایک مرد سے زیادہ نہ پائیں گی اور یہ حال وہی دجال ملعون کے بعد ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام رونق افروز دنیا ہوں گے اور پروردگاران کے دیدار فرحت آثار سے ابصار امت مرحومہ کو پرانوار کرے گا اور سونے کی قید اس لئے لگائی کہ جب سونا لینے والا کوئی نہ ہوگا تو چاندی، تانبے یعنی روپے پیسے کو کون پوچھے گا۔

۲۳۳۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتّٰى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّاَنْهَارًا ۔

۲۳۳۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت نہ آئے گی جب تک کہ مال بہت نہ ہو جائے اور بہہ نہ نکلے یہاں تک کہ اپنی زکوٰۃ لے کر آدمی نکلے اور کسی کو نہ پاوے گا جو اس کو قبول کرلے یہاں تک کہ زمین عرب کی چراگاہ اور نہریں ہو جائیں گی۔

تشریح ❁ یعنی قلت سے مردوں کے زمین میں کوئی زراعت نہ کرے اور زمین بنجر پڑ جائے کہ جانوروں کی چرائی کے سوا اور کسی کام کی نہ رہے اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کے سبب سے ہوگا۔

۲۳۴۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُهٗ مِنْهُ صَدَقَةً وَيُدْعٰى اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لَا اَرَبَ لِيْ فِيْهِ ۔

۲۳۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قیامت نہ آئے گی جب تک مال بہت ہو کر بہہ نہ نکلے اور یہاں تک کثرت ہو کہ مال والا سوچے کہ اس کا صدقہ کون لے گا اور آدمی صدقہ لینے کو بلایا جائے تو وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی حاجت نہیں ہے۔

۲۳۴۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهٗ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا ۔

۲۳۴۱: ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو قے کر دے گی جیسے بڑے کھمبے ہوتے ہیں سونے سے اور چاندی سے اور خونی آئے گا اور کہے گا کہ اسی کیلئے میں نے خون کیا تھا اور ناتوں کا کاٹنے والا آئے گا اور کہے گا کہ اسی کیلئے میں نے اپنے ناطے والوں کا حق کاٹ لیا اور چور آئے گا اور کہے گا کہ اسی کے واسطے میرا ہاتھ کاٹا گیا پھر سب کے سب اسے چھوڑ دیں گے اور کوئی اس میں سے کچھ نہ لے گا۔

تشریح ❁ اس حدیث میں یہ خبر ہے کہ قیامت کے قریب زمین اپنے خزانے اگل دے گی اور ہر شخص اس کی برائی بیان کرے گا اور اس کی آفتوں اور بلاؤں کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لے گا۔

بَابُ قَبُوْلِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ وَتَرْبِيَتِهَا

باب: پاک کمائی سے صدقہ کا قبول ہونا اور اس کا پرورش پانا

۲۳۴۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَصَدَّقَ اَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَّلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ اِلَّا اَخَذَهَا الرَّحْمٰنُ بِيَمِيْنِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُوْا فِىْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى تَكُوْنَ اَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّىْ اَحَدُ كُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيْلَهٗ۔

۲۳۴۲: ابوہریرہؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہیں کرتا مگر پاک مال کو (یعنی حلال کو) پھر جب کوئی پاک مال سے صدقہ دیتا ہے تو رحمٰن اپنے داہنے ہاتھ میں اس کو لیتا ہے اگرچہ وہ ایک کھجور بھی ہو (عرب میں اس سے حقیر کوئی شئے نہیں) اور وہ رحمٰن کی ہتھیلی میں بڑھتی رہتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے بچھڑے کو پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو''۔

تشریح ﴿ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے ہاتھ ہیں اور اس میں چیزوں کو لیتا ہے اور پالتا ہے اور پرورش کرتا ہے اور بلا کیف اس پر ایمان لانا ہر مؤمن پر ضروری ہے اور جو کیفیت اس کے وہم میں آئے اس سے اس تعالیٰ شانہ کی ذات و صفات کو منزہ جانے یہی تصدیق انبیاء ہے اور سوا اس کے اور چہ میگوئیاں مقلدان فلاسفہ ملاعنہ کی ہیں۔ نعوذ باللہ منہا۔

۲۳۴۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَتَصَدَّقُ اَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ اِلَّا اَخَذَهَا اللّٰهُ بِيَمِيْنِهٖ فَيُرَبِّيْهَا كَمَا يُرَبِّىْ اَحَدُ كُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ قَلُوْصَهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ اَوْاَعْظَمَ۔

۲۳۴۳: ابوہریرہؓ نے وہی مضمون روایت کیا ہے دوسری سند سے مگر اس میں اونٹ کے بچے کی جگہ جوان اونٹنی مذکور ہے۔

۲۳۴۴: عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِفِىْ حَدِيْثِ رَوْحٍ مِّنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَضَعُهَافِىْ حَقِّهَا وَفِىْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ فَيَضَعُهَا فِىْ مَوْضِعِهَا۔

۲۳۴۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس میں پاک کسب کا ذکر ہے اور یہ زیادہ ہے کہ اس صدقہ کو اپنے حق کی جگہ میں خرچ کرے۔

۲۳۴۵: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ عَنْ سُهَيْلٍ۔

۲۳۴۵: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۳۴۶: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَايَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ: ﴿يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ﴾ (المؤمنون: ۵۱) وَّقَالَ: ﴿يٰاَيُّهَا

۲۳۴۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے لوگو اللہ تعالیٰ پاک ہے (یعنی صفات حدوث اور سمات نقص و زوال سے) اور نہیں قبول کرتا مگر پاک مال کو (یعنی حلال کو) اور اللہ پاک نے مؤمنوں کو وہی حکم کیا جو مرسلین کو حکم کیا اور فرمایا اے رسولو! کھاؤ پاکیزہ چیزیں اور نیک عمل کرو میں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ (البقرۃ: ۱۷۲) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَّمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَّمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَّغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ۔

تمہارے کاموں کو جانتا ہوں اور فرمایا اے! ایمان والو کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تم کو دیں پھر ذکر کیا ایسے مرد کا جو کہ لمبے لمبے سفر کرتا ہے اور گرد و غبار میں بھرا ہے اور پھر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے رب! اے رب حالانکہ کھانا اسکا حرام اور پینا اس کا حرام ہے اور لباس اس کا حرام ہے اور غذا اس کی حرام ہے پھر اس کی دعا کیونکر قبول ہو'۔

تشریح ❁ یہ حدیث بڑی جڑ ہے ایمان و اسلام کی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو کھانا، کپڑا، گھر، مکان سب حلال کمانا ضروری ہے ورنہ اللہ کی مقبولیت سے ہاتھ دھونا چاہیے اور معلوم ہوا کہ حرام خور بھی اللہ کو اوپر ہی جانتے ہیں کہ دعاء میں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں پھر جو اس کے بھی منکر ہیں وہ حرام خوروں سے بھی بدتر ہیں اور حلال خوروں سے بھی بدتر۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ اَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَّاَنَّهَا حِجَابٌ مِّنَ النَّارِ

باب: ایک کھجور یا ایک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے

۲۳۴۷: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَسْتَتِرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

۲۳۴۷: عدیؓ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ''جو کر سکے تم میں سے کہ بچے آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دے کر ہو تو بھی کر گزرے۔''

تشریح ❁ یعنی اس کو بھی حقیر نہ جانے اور خوشی سے بجالائے کہ وہ بھی اگر مقبول ہو جائے تو کافی ہے نجات کے لئے۔

۲۳۴۸: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ زَادَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِيْ عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَّقَالَ اِسْحَاقُ قَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ۔

۲۳۴۸: عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا ''تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنا ہو گی اس طرح کہ اللہ کے اور اس کے بیچ میں کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہوگا اور آدمی داہنی طرف دیکھے گا تو اس کے اگلے پچھلے عمل نظر آئیں گے اور بائیں طرف دیکھے گا۔ تو وہی نظر آئیں گے اور آگے دیکھے گا تو کچھ نہ سوجھے گا سوا دوزخ کے جو اس کے منہ کے سامنے ہو گی۔ سو بچو آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دے کر بھی ہو'' اور دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ اگرچہ ایک پاکیزہ بات بھی کہہ کر ہو۔

تشریح ❁ اس سے معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ بھی سبب نجات کا ہے اور کلمہ طیبہ سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس سے کسی نیک بندہ کا جی خوش ہو اور وہ خوشی مباح یا مستحب ہو اور اس میں ترغیب ہے صدقہ کی اور تعلیم ہے کہ صدقہ قلیل دینے میں آدمی عار نہ کرے اور نہ لینے والا اس سے شرمائے۔

٢٣٤٩: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُوْ كُرَيْبٍ كَأَنَّمَا وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ۔

۲۳۴۹: عدیؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور منہ پھیر لیا اور بہت منہ پھیرا اور فرمایا ''بچو تم دوزخ سے'' پھر منہ پھیرا اور بہت منہ پھیرا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ گویا وہ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پھر فرمایا بچو تم دوزخ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دے کر ہو اور یہ بھی نہ پاوے تو اچھی سی کوئی بات کہہ کر سہی اور ابوکریب کی روایت میں گویا کا لفظ نہیں ہے۔

تشریح: سبحان اللہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور طرز کلام تھا کہ حبیبوں کو کمال خوف و خطر دوزخ کا ہو جائے اور شاید اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سامنے دوزخ کر دی ہو یا یہ بھی کچھ بعید نہیں اس لئے کہ دوزخ اور جنت دونوں موجود ہیں اور جو موجود ہو اس کا دیکھنا محال نہیں ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے بارہا دوزخ اور جنت کی بیداری میں سیر کی ہے۔

٢٣٥٠: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهٖ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

۲۳۵۰: عدیؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور تین بار منہ پھیرا اور فرمایا ''بچو تم آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا دے کر ہو اور اگر وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کہہ کر۔''

٢٣٥١: عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِّنْ مُّضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِّنْ مُّضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَّالْآيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ

۲۳۵۱: منذر بن جریر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ دن کے شروع میں سو کچھ لوگ آئے ننگے پیر ننگے بدن، گلے میں چمڑے کی عبائیں پہنی ہوئیں، اپنی تلواریں لٹکائی ہوئی اکثر بلکہ سب ان میں قبیلہ مضر کے لوگ تھے اور رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک بدل گیا ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر آپ ﷺ اندر آ گئے، پھر باہر آئے (یعنی پریشان ہو گئے سبحان اللہ کیا شفقت تھی اور کیسی ہمدردی تھی) اور بلال کو حکم فرمایا کہ اذان کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا اور یہ آیت پڑھی کہ اے لوگو! ڈرو اللہ سے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے (یہ اس لئے پڑھی کہ معلوم ہو کہ سارے بنی آدم آپس میں بھائی بھائی ہیں) إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا تک پھر سورۂ حشر کی آیت پڑھی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور غور کرو کہ تم نے اپنی جانوں کے لئے کیا بھیج رکھا ہے جو کل کام آئے (پھر تو صدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسی نے اشرفی دی اور کسی نے درہم، کسی نے ایک صاع گیہوں، کسی نے ایک صاع کھجور دینا شروع کئے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا بھی کھجور کا ہو (جب بھی لاؤ) پھر انصار

تَمْرَةٍ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَاوَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔

میں سے ایک شخص توڑا لایا کہ اس کا ہاتھ تھکا جاتا تھا بلکہ تھک گیا تھا (واہ شاباش جوان مرد اللہ ایسی ہی توفیق دے سب مسلمانوں کو) پھر تو لوگوں نے تار باندھ دیا یہاں تک کہ میں نے دو ڈھیر دیکھے کھانے اور کپڑے کے اور یہاں تک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کو میں دیکھتا تھا کہ چمکنے لگا تھا گویا کہ سونے کا ہو گیا تھا، جیسے کندن پھر فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جس نے اسلام میں آ کر نیک بات (یعنی کتاب وسنت کی بات) جاری کی اس کے لئے اپنے عمل کا بھی ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد عمل کریں (اس کی دیکھا دیکھی) ان کا بھی ثواب ہے بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا کچھ ثواب گھٹے اور جس نے اسلام میں آ کر بری چال ڈالی (یعنی جس سے کتاب وسنت نے روکا ہے) اس کے اوپر اس کے عمل کا بھی بار ہے اور ان لوگوں کا بھی جو اس کے بعد عمل کریں بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا بار کچھ گھٹے۔

تشریح ❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی لوگوں کی ہمدردی دیکھ کر ہوئی اور غریبوں کی پرورش اور لوگوں کا خرچ کرنا بے دریغ اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری اور مسلمانوں کی شفقت اپنے بھائیوں پر دیکھ کر اور ایسے مقام میں ہر مسلمان کو شادی مبارک چاہئے اور اس حدیث سے اہل بدعت جن کو مذاق حدیث نہیں ہے اپنی احداثِ بدعات پر استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روایت مخصص ہے کل بدعة ضلالة کی اور مراد اس سے محدثاتِ باطلہ ہیں اور بدع مذمومہ اور غرض ان کے پاس یہ ہے کہ جو بدعات اپنے نفس کے موافق ہوں ان کو اس کلیہ سے خارج کر کے جاری رکھیں حالانکہ یہ استدلال اور تقریر ان کی محض باطل ہے کئی وجوہ سے، اول یہ کہ یہاں حضرت ﷺ نے کسی نئے احداث کا ذکر نہیں کیا جو یہ حدیث احداث کی مخصص ہو۔ ثانیاً یہ کہ صحابہؓ نے اس وقت کوئی نئی بات نہیں کی تھی کہ جس پر آپ نے یہ فرمایا ہو پس اس سے نئی بات مراد لینا محض سباق وسیاق کلام سے منہ موڑنا ہے ثالثاً یہ کہ سن اور سنت کے معنی طریقہ مسلوکہ ہیں لغت میں نہ کہ احداث امر جدید تو اب اس حدیث میں وہی طریقہ مسلوکہ جاری کر دینا مراد ہے نہ یہ کہ کوئی نئی بات نکالنا رابعاً یہ کہ صدہا حدیثوں میں احداث اور بدعت کی برائی ہی برائی ہے پھر اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حسن کیوں فرماتے اور جب یہ بات ثابت ہو چکی تو اب یہ سمجھنا چاہئے کہ جو سنتیں اور مستحبات ایسے ہیں کہ جن پر لوگوں نے التفات اور عمل چھوڑ دیا اس پر جس نے عمل جاری کیا وہ سنت حسنہ کا جاری کرنا ہوا اور اسی طرح جو مکروہات اور محرمات شرعی کے ترویج کرنے لگا وہ قول ثانی میں داخل ہوا اس صورت میں کل محدثة بدعة کی تاویل بھی نہیں کرنی پڑتی اور نہ کلام شارع میں منافات لازم آتی ہے اب باقی رہے وہ امور جو بعد سلف صالحین کے بضرورت جاری ہوئے جیسے کلام اللہ کے اعراب وغیرہ ان کو بدعت کہنا بھی بے ادبی ہے بلکہ ضرورت شرعی ان کو ملحق بالسنة کہنا چاہئے اسی طرح جو امور بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون میں پائے گئے وہ سنت اور جن کا نظیر پایا گیا اور بعینہ نہ پائے گئے وہ ملحق بالسنة کہے جائیں تو نہ منافات کلام شارع میں آتی ہے نہ کسی کلیہ کی تاویل کرنی پڑتی ہے اور نہ خرابیاں لازم آتی ہیں وذلک تحقیق انیق۔

۲۳۵۲: عَنْ مُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ

۲۳۵۲: وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں بس اتنی بات زیادہ ہے کہ پھر آپ

تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَ النَّهَارِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَّفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُعَاذٍ مِّنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ ـ

نے ظہر کی نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا۔

۲۳۵۳: عَنِ الْمُنْذِرِ ابْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ وَسَاقُوا الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَفِيْهِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِنْبَرًا صَغِيْرًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ـ

۲۳۵۳: منذر بن جریر نے وہی روایت کی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی اور چھوٹے منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور اما بعد کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اتارا ہے آخر حدیث تک۔

۲۳۵۴: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰى سُوْءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ ـ

۲۳۵۴: جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چند لوگ گاؤں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہ ان پر کپڑے تھے اون کے، آپ نے ان کا برا حال دیکھا کہ محتاج ہیں پھر ذکر کی ساری حدیث۔

بَابُ الْحَمْلِ بِاُجْرَةٍ يَتَصَدَّقُ بِهَا وَالنَّهْيِ الشَّدِيْدِ عَنْ تَنْقِيْصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِيْلٍ

باب: حَمَّال مزدوروں کو بھی صدقہ کرنا چاہئے اور تھوڑی مقدار میں صدقہ کرنے والوں کی اہانت کرنے کو سختی سے منع فرمایا

۲۳۵۵: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ كُنَّا نُحَامِلُ قَالَ فَتَصَدَّقَ اَبُوْ عَقِيْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ قَالَ وَجَاءَ اِنْسَانٌ بِشَيْءٍ اَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتِ الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ وَلَمْ يَلْفِظْ بِشْرٌ بِالْمُطَّوِّعِيْنَ ـ

۲۳۵۵: ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہم کو حکم ہوا صدقہ کا اور ہم بوجھ ڈھویا کرتے تھے اور صدقہ دیا۔ ابوعقیل نے آدھا صاع (یعنی دو سیر) اور ایک شخص نے کچھ اس سے زیادہ دیا تو منافق کہنے لگے اللہ کو اس کے صدقہ کی کچھ پروا نہیں ہے اور اس دوسرے نے تو صرف دکھانے ہی کو صدقہ دیا ہے پھر یہ آیت اتری کہ جو لوگ طعن کرتے ہیں۔ خوشی سے صدقہ دینے والے مومنوں کو اور ان لوگوں کو جو نہیں پاتے ہیں مگر اپنی مزدوری اور بشر کی روایت میں مطوعین کا لفظ نہیں ہے۔

تشریح: اس حدیث میں صحابہؓ کی سچی اطاعت اور خلوص اور فرمانبرداری معلوم ہوتی ہے کہ باوجود اس تنگی کے کہ سوا مزدوری کے اور کچھ ان کے پاس نہ تھا۔ جب بھی فرمانبرداری اور سخاوت میں سرگرم تھے اور مزدوری کر کے صدقہ دیا کرتے تھے۔ اللہ ان سے راضی ہو۔

٢٣٥٦: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَ كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا۔

۲۳۵۶: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اور اس میں ہے کہ ہم اپنی کمروں پر بوجھ اٹھاتے تھے۔

بَابُ فَضْلِ الْمَنِيْحَةِ

باب: دودھ والا جانور مفت دینے کی فضیلت

٢٣٥٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهٖ اَلَا رَجُلٌ يَّمْنَحُ اَهْلَ بَيْتٍ نَّاقَةً تَغْدُوْا بِعُسٍّ وَّ تَرُوْحُ بِعُسٍّ اِنَّ اَجْرَهَا لَعَظِيْمٌ ۔

۲۳۵۷: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ "بے شک جو کسی گھر والوں کو ایک اونٹنی ایسی دیتا ہے جو صبح اور شام ایک گھڑا بھر دودھ دیتی ہے تو اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

تشریح ۞ یہ ثواب ہے منیحہ کا اور منیحہ عرب میں کہتے ہیں دودھ والے جانور کو چند روز دینا کہ پھر دودھ پی کر پھیر دیں یا بالکل ہی دے ڈالنا کہ پھر نہ پھیرے۔

٢٣٥٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى فَذَكَرَ خِصَالًا وَّقَالَ مَنْ مَّنَحَ مَنِيْحَةً غَدَتْ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبُوْحِهَاوَ غَبُوْقِهَا ۔

۲۳۵۸: ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی باتوں سے منع فرمایا تھا اور فرمایا کہ "جس نے منیحہ دیا، اس کیلئے ایک صدقہ کا ثواب صبح کو ہوا اور ایک شام کو صبح کا صبح کے پینے سے، اور شام کا شام کے دودھ پینے سے۔

بَابُ مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيْلِ

باب: سخی اور بخیل کی مثال

٢٣٥٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُبَّتَانِ اَوْ جُنَّتَانِ مِنْ لَّدُنَّ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ وَقَالَ الْاٰخَرُ فَاِذَا اَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ اَنْ يَّتَصَدَّقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ اَوْ مَرَّتْ وَاِذَآ اَرَادَ الْبَخِيْلُ اَنْ يُّنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَّوْضِعَهَا حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ ۔

۲۳۵۹: ابوہریرہؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی (یہاں راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یہ ہے کہ مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی) مانند اس شخص کی ہے کہ اس کے اوپر دو کرتے ہوں یا دو زرہیں (راوی کو شک ہے مگر دو زرہیں صحیح ہے) ان دونوں کی چھاتی سے گلے تک پھر جب خرچ کرنے والا چاہے اور دوسرے راوی نے کہا کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ دینا چاہے تو وہ زرہ کشادہ ہو جائے اور اس کے سارے بدن پر پھیل جائے (یعنی اسی طرح صدقہ دینے والے کا دل کشادہ ہو جاتا ہے اور جی کھول کر اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے) اور جب بخیل خرچ کرنا چاہے تو وہ زرہ اس پر تنگ ہو جائے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر کس جائے یہاں تک کہ ڈھانپ لے اس کے پوروں تک کو اور مٹا دے اس کے قدموں کے نشان کو جو زمین پر ہوں اور ابوہریرہؓ نے کہا کہ وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا۔

تشریح ۞ یہ فقرہ (یہاں تک کہ ڈھانپ لیوے اس کے پوروں کو اور مٹا دے اس کے نشان قدم کو) یہ سخی کی شان میں ہے کہ اس کی زکوٰۃ اتنی کشادہ

ہو جاتی ہے مگر یہ راوی سے غلطی ہوئی کہ اس نے بخیل کی شان میں ذکر کر دیا اور اس کے بعد کا فقرہ کہ وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا یہ بخیل کی شان میں ہے جیسے اگلی روایت میں اسی طرح مذکور ہے۔

۲۳۶۰ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلَ الْبَخِیْلِ وَ الْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثُدِیِّهِمَا وَتَرَا قِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰی تُغَشِّیَ اَنَا مِلَهٗ وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا قَالَ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِاِصْبَعِهٖ فِیْ جَیْبِهٖ فَلَوْ رَاَیْتَهٗ یُوَسِّعُهَا وَلَا تَوَسَّعُ ۔

۲۳۶۰: ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان فرمائی کہ ''ان کی مثال دو آدمیوں کی سی ہے کہ ان دونوں پر دو زرہیں ہوں لوہے کی کہ ان دونوں کے ہاتھ ان کی چھاتیوں میں بندھے ہوں اور ان کے گلوں میں پھر صدقہ دینے والا جب ارادہ کرے صدقہ دینے کا تو وہ زرہ اس کی کشادہ ہو جائے یہاں تک کہ اس کے پوروں کو ڈھانپ لے اور اس کے ہاتھ بھی کھل جائیں اس کے کشادہ ہونے سے (اور اس کے قدم کے نشان جو زمین پر ہوں اس کو بھی مٹا دے (یعنی سخی کے عیب سخاوت سے ڈھک جاتے ہیں یا گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور وہ زرہ گویا زمین پر لٹکتی ہے کہ اس کے قدموں کے نشانوں کو مٹاتی ہے اور بخیل کا حال ایسا ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے صدقہ کا زرہ اس کی تنگ ہو جاتی ہے اور ہر حلقہ اس کا اپنی جگہ پر پھنس جاتا ہے اور کہا راوی نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے گریبان میں ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے (تاکہ سامعین کے ذہن میں اس کے تنگ ہونے کی تصویر بن جائے) اور اگر تم ان کو دیکھتے تو وہ کہتے کہ کشادہ کرنا چاہتے تھے اور زرہ کشادہ نہ ہوتی تھی۔

تشریح: اس حدیث سے ثابت ہوا کرتا پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بخاری نے یہی باب بنایا ہے کہ گریبان کرتے کا سینہ پر رکھنا چاہئے اس لئے اس قصہ سے ایسا ہی کرتا آپ کا معلوم ہوتا ہے۔

۲۳۶۱ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ اِذَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی تُعَفِّیَ اَثَرَهٗ وَاِذَا هَمَّ الْبَخِیْلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَّصَتْ عَلَیْهِ وَانْضَمَّتْ یَدَاهُ اِلٰی تَرَاقِیْهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ اِلٰی صَاحِبَتِهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ فَیَجْهَدُ اَنْ یُوَسِّعَهَا فَلَا یَسْتَطِیْعُ ۔

۲۳۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی کہ ان پر زرہ ہو لوہے کی پھر جب سخی نے چاہا صدقہ دے زرہ اس کی کشادہ ہو گئی یہاں تک کہ اس کے قدموں کا اثر مٹانے لگی اور جب بخیل نے چاہا کہ صدقہ دے، وہ تنگ ہو گئی اور اس کا ہاتھ اس کے گلے میں پھنس گیا اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقہ میں کس گیا راوی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے پھر وہ کوشش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ نہیں کشادہ ہوتی۔''

بَابُ ثُبُوتِ اَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَاِنْ وَّقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِيْ يَدِفَاسِقٍ وَّنَحْوِهٖ

باب: صدقہ دینے والے کوثواب ہے اگر چہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہنچے

٢٣٦٢: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَّاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِزَانِيَةٍ فَاَ صْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَّاَتَصَدَّ قَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَ صْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى غَنِيٍّ لَاَ تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ وَّ علٰى غَنِيٍّ وَّعَلٰى سَارِقٍ فَاُتِىَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ وَلَعَلَّ السَّارِقُ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهٖ ـ

۲۳۶۲: ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا کہ میں آج کی رات کچھ صدقہ دوں گا اور وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا (یہ صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لے کر نکلا) اور ایک زنا کار عورت کے ہاتھ میں دے دیا پھر صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص زنا کار کے ہاتھ صدقہ دے گیا اس نے کہا یا اللہ تیرے لئے ہیں سب خوبیاں کہ میرا صدقہ زنا کار کو جاپڑا اور پھر اس نے کہا کہ آج اور صدقہ دوں گا پھر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دیدیا اور لوگ صبح کو چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دے گیا اس نے کہا یا اللہ تیرے لئے ہیں سب خوبیاں میرا صدقہ مالدار کے ہاتھ جاپڑا تیسرے دن پھر اس نے کہا کہ میں صدقہ دونگا اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا اور صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا تجھی کو ہیں سب خوبیاں میرا صدقہ زنا کار عورت اور مالدار مرد اور چور کے ہاتھ میں جاپڑا پھر اس کے پاس ایک شخص آیا (یعنی فرشتہ یا نبی اس زمانہ کے علیہ السلام اور اس نے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہو گئے زنا کار عورت کا تو اس نظر سے کہ شاید وہ اس دن زنا سے باز رہی ہو اس لئے کہ پیٹ کیلئے زنا کرتی تھی) رہا غنی اس کا اس لئے قبول ہوا کہ شاید اسے شرم آئے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہیں لاؤ میں بھی دوں اور وہ خرچ کرے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال سے اور چور کا صدقہ اس لئے کہ شاید وہ اس شب کو چوری نہ کرے (اس لئے کہ آج کا خرچ تو آ گیا)۔

تشریح: یہ صدقہ نفل تھا کہ اس میں جس کا کلیجہ تر ہو ثواب ہے مگر زکوٰۃ فرض غنی کو دے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

بَابُ اَجْرِ الْخَازِنِ الْاَمِيْنِ وَالْمَرْاَةِ اِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ

باب: خازن امانتدار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا

بِإِذْنِهِ الصَّرِيْحِ اَوِ الْعُرْفِيِّ

دستور کی راہ سے اجازت ہو صدقہ دے

۲۳۶۳: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْخَازِنَ الْمُسْلِمَ الْاَمِیْنَ الَّذِیْ یُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ یُعْطِیْ مَآاُ مِرَبِہٖ فَیُعْطِیْہِ کَامِلاً مُوَ فَّرًا طَیِّبَۃً بِہٖ نَفْسُہٗ فَیَدْ فَعُہٗ اِلَی الَّذِیْ اُمِرَلَہٗ بِہٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔

۲۳۶۳: ابوموسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو خزانچی مسلمان امانت دار ہو جو خرچ کرتا ہو اور کبھی فرما دیتا ہو جس کا حکم ہوا ہو اور پوری رقم دیتا ہو (یعنی تحریر بٹہ رشوت نہ کاٹتا ہو) اور پوری خیرات دیتا ہوا اپنے دل کی خوشی کے ساتھ اور جس کو حکم ہوا ہو اس کو پہنچائے وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے۔

۲۳۶٤: عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ طَعَامِ بَیْتِہَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَہَا اَجْرُ ھَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِہَا اَجْرُہٗ بِمَا کَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ لَایَنْقُصُ بَعْضُہُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَیْئًا۔

۲۳۶۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب عورت اپنے گھر کے اناج سے خرچ کرے بغیر فساد کے (یعنی جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو ٹکڑا یا سائل کو ایک مٹھی جس میں شوہر کی رضا عادت سے معلوم ہوتی ہے) تو ہوگا اس کو ثواب اس کے خرچ کرنے کا اور شوہر کو اس کے کمانے کا اور خزانچی کو بھی اسی کی مثل کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹے گا (یعنی ہر ایک کو اللہ تعالیٰ ایک ثواب دے گا نہ کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کو شریک کر دے''۔

۲۳٦٥: عَنْ مَنْصُوْرٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ طَعَامِ زَوْجِہَا۔

۲۳۶۵: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ لیکن اس میں ہے کہ اپنے خاوند اناج سے۔

۲۳٦٦: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِہَا غَیْرَ مُفْسِدَۃٍ کَانَ لَہَا اَجْرُھَا وَلَہٗ مِثْلُہٗ بِمَا اکْتَسَبَ وَلَہَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْتَقِصَ مِنْ اُجُوْرِ ھِمْ شَیْئًا۔

۲۳۶۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو ہوگا واسطے عورت کے اجر اس کا اور واسطے خاوند کے مثل اس کے بہ سبب اس کے کمانے کے اور واسطے عورت کے بہ سبب اس کے خرچ کرنے کے اور خزانچی کو بھی مثل اس کی سوا اس بات کے کہ کم کیا جائے اجر ان کے سے کوئی چیز''۔

۲۳٦٧: عَنْ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ وَاَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنْ الْاَعْمَشِ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ۔

۲۳۶۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ مَا اَنْفَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِ مَوْلَاہُ

باب: غلام کا اپنے مالک کے مال سے خرچ کرنا

۲۳٦٨: عَنْ عُمَیْرٍ مَّوْلٰی اَبِی اللَّحْمِ قَالَ کُنْتُ مَمْلُوْکًا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَاَتَصَدَّقُ مِنْ مَّالِ مَوَالِیَّ بِشَیْءٍ قَالَ نَعَمْ وَالْاَجْرُ بَیْنَکُمْ نِصْفَیْنِ۔

۲۳۶۸: عمیر جو غلام آزاد ہیں آبی اللحم کے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ صدقہ دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اور ثواب اس کا تم دونوں کو ہے آدھا آدھا۔

تشریح: آبی اللحم کے معنی گوشت سے انکار رکھنے والا۔ یہ صحابیؓ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نام ان کا عبداللہ تھا یا سلف یا حویرث اور انہوں نے ایام جاہلیت میں قبل اسلام کے ان جانوروں کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جو بتوں کے اوپر چڑھائے جاتے تھے اور یہ حنین میں شہید ہوئے۔لطیفہ سبحان اللہ صحابہ کا کیا حال تھا کہ قبل اسلام بھی ایک فطری تقویٰ رکھتے تھے۔ایک آج کے نام کے مسلمان ہیں کہ سینکڑوں بکرے شیخ سدو کے ہضم کر جاتے ہیں اور ڈکار تک بھی نہیں لیتے۔ اناللہ۔

۲۳۶۹ : عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى اَبِی اللَّحْمِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِیْ مَوْلَایَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَآءَ نِیْ مِسْكِیْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَایَ فَضَرَبَنِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهٗ فَقَالَ یُعْطِیْ طَعَامِیْ بِغَیْرِ اَنْ اٰمُرَهٗ فَقَالَ الْاَجْرُ بَیْنَكُمَا ۔

۲۳۶۹:عمیرؓ نے جو غلام آزاد ہیں آبی اللحم کے، انہوں نے کہا مجھے حکم دیا میرے مالک نے کہ گوشت سکھاؤں اور ایک فقیر آ گیا سو میں نے اسے کھانے کے موافق دے دیا۔اور جب مالک کو خبر ہوئی تو مجھے مارا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا (سبحان اللہ آپ ﷺ امان تھے یتیموں اور بیواؤں اور مظلوموں کے) آپ ﷺ نے ان کو بلایا اور فرمایا اس کو کیوں تم نے مارا؟ انہوں نے عرض کی کہ یہ میرا کھانا میرے بغیر حکم کے دے دیتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا؟ ثواب تم دونوں کو ہے۔

تشریح: غرض اذن دو طرح کا ہے ایک تو زبان سے مالک نے یا شوہر نے کہہ دیا ہو کہ اس سائل کو دے دو یا عادت سے مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سائل اور فقیر کے دینے سے ناراض نہیں ہوتا یہ اذن عرفی ہے غرض جب تک ان دونوں میں سے کسی قسم کا اذن نہ ہو تو اس کے مال میں دوسرے کو خواہ بی بی ہو یا لونڈی، غلام ،تصرف روا نہیں اور عمیرؓ سے جو یہ فعل واقع ہوا تو ان کو خیال ہوا کہ مولیٰ اس سے مانع نہ ہوں گے اسی خیال سے دے دیا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ راضی نہ تھے اس لئے عمیر رضی اللہ عنہ کو اجر ہوا کہ انہوں نے مولیٰ کی رضامندی کے خیال سے کیا تھا اور ثواب دونوں کو ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ ثواب ہے نہ یہ کہ ایک ہی ثواب میں دونوں کا حصہ ہے جیسا ظاہر سے مفہوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے۔

۲۳۷۰ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاتَصُمِ الْمَرْاَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنْ فِیْ بَیْتِهٖ وَهُوَ شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَمَا اَنْفَقَتْ مِنْ كَسْبِهٖ مِنْ غَیْرِ اَمْرِهٖ فَاِنَّ نِصْفَ اَجْرِهٖ لَهٗ ۔

۲۳۷۰:ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور کئی حدیثیں ذکر کیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''کوئی عورت روزہ (نفل) نہ رکھے اور شوہر اس کا حاضر ہو مگر اس کے حکم سے اور نہ اس کے گھر میں کسی (اپنے محرم کو) آنے دے جب وہ حاضر ہو مگر اس کے حکم سے (پھر جب وہ حاضر نہ ہو تو بدرجہ اولیٰ اس کے بغیر حکم اور رضا کے جو پہلے سے معلوم نہ ہو چکی ہو کسی کو آنے نہ دینا چاہئے) اور جو خرچ کرتی ہے اس کی کمائی سے بغیر اس کے حکم (خاص) کے (اگرچہ حکم عرفی موجود ہے) تو اس میں بھی اس کے مرد کو آدھا ثواب ہے (یعنی مرد کو کمانے کا عورت کو دینے کا)۔

تشریح: یعنی نامحرم کو آنے دینا ہی نہ چاہئے اور محرم کو جب شوہر نہ ہو تو آنا جانا منع ہے رہا جب وہ حاضر ہو یعنی گھر میں ہو یا شہر میں ہو اور اس کی مرضی بھی معلوم ہو تو مضائقہ نہیں اور روزہ سے مراد وہ روزہ ہے جس کے دن معین نہیں، جیسے قضا کے روزے یا نفل کے سوا رمضان کے اور یہ نہی روزے سے شافعیہ کے نزدیک نہی تحریمی ہے یعنی جب تک شوہر اجازت نہ دے تو ایسا روزہ حرام ہے اور سبب اس کا یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت یہ حق حاصل ہے

کہ جب چاہے اس سے صحبت کرے اور عورت کو ضروری ہے کہ اس کی فرمانبرداری کرے بغیر تاخیر و تامل کے اور روزہ کے سبب سے اس کار خیر میں خلل واقع ہوتا ہے لہذا بغیر اس کے حکم کے جائز نہیں (سبحان اللہ اس شریعت غراء اور ملت بیضاء میں ہر ایک کے حق کی کیا رعایت ہے واہ، واہ، واہ)

بَابُ فَضْلِ مَنْ ضَمَّ إِلَى الصَّدَقَةِ غَيْرَهَا مِنْ أَنْوَاعِ الْبِرِّ

باب: صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان

٢٣٧١: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَاللَّهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ ۔

۲۳۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے خرچ کیا ایک جوڑا (یعنی دو پیسے یا دو روپیہ یا دو اشرفی) اپنے مال سے اللہ کی راہ میں پکارا جائیگا جنت میں کہ اے بندے اللہ کے یہاں آ تیرے لیے یہاں خیر و خوبی ہے پھر جو نماز کا عاشق ہے وہ نماز کے دروازہ سے پکارا جائیگا اور جو جہاد کا عاشق ہے وہ جہاد کے دروازہ سے اور جو صدقہ کا وہ صدقہ کے دروازہ سے اور جو روزہ کا وہ روزے کے دروازے سے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا، اس کو کیا کام کرنا ضرور ہے؟ کیا کوئی ایسا ہوگا جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا آپؐ نے فرمایا ہاں اور میں (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہو گے۔

تشریح ۞ یوں تو ہر مؤمن سب قسم کی نیکیاں بجالاتا ہے، مگر ہر شخص کی طبیعت میں ایک قسم کی نیکی کا ذوق و شوق زیادہ ہوتا ہے، جیسے بہادر کو جہاد کا، سخی کو صدقہ کا، تو وہ اسی نیکی والوں میں گنا جائے گا اور اس حدیث نے کمر توڑ دی، روافض کی جو طعن کرتے ہیں ابوبکرؓ صدیق پر یعنی یہ صاف نص اور تصریح ہے اس کی کہ خاتمہ آپ کا حسن اور خوبی پر ہوگا اور جنت میں ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہوں گے کہ آپ ادھر سے آویں تو ہم کو فخر ہو۔ پھر جو جنت والوں کے لیے باعث افتخار کو برا جانے وہ آفت نار میں پڑ کر خوار ہو اور ریان کے معنی سیر و آسودہ اور خنک کر دینے والا چونکہ روزہ دار بھوکے پیاسے رہتے ہیں اس لیے وہ دروازہ ان کے لیے خاص ہوا۔

٢٣٧٢: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَ مَعْنَى حَدِيثِهِ۔

۲۳۷۲: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٣٧٣: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ

۲۳۷۳: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے ایک جوڑا خرچ کیا اللہ کی راہ میں بلاتے ہیں اس کو سب خزانچی جنت کے ہر دروازے سے اور کہتے ہیں کہ اے فلانے آ و تو ابوبکر

وَكُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ اَىْ فُلَانِ هَلُمَّ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِىْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ ـ

رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسے شخص پر تو پھر کوئی خرابی نہیں آنے کی یا ایسے شخص کو تو کچھ مشکل نہیں۔آپؐ نے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ تم بھی ان میں ہو گے (یعنی سب دروازوں سے جنت کے پکارے جاؤ گے)۔

۲۳۷۴: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا جْتَمَعْنَ فِىْ امْرِئٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ـ

۲۳۷۴: ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون تم میں سے آج روزہ دار ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا ''میں''۔آپؐ نے فرمایا کون جنازہ کے ساتھ گیا ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا ''میں'' آپؐ نے فرمایا کس نے مسکین کو آج کھانا کھلایا ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا ''میں نے'' فرمایا کون آج مریض کی عیادت کو گیا تھا؟ ابوبکرؓ نے کہا میں۔تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ سب کام ایک شخص میں جمع ہوتے ہیں تو وہ ضرور جنت میں جاتا ہے۔''

تشریح: اس حدیث میں بعض جاہل واعظ جو جمعہ کے دن کی قید لگاتے ہیں وہ محض بے اصل ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْاِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْاِحْصَاءِ

باب: خرچ کرنے کی فضیلت اور گن گن کر رکھنے کی کراہت

۲۳۷۵: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِىْ اَوِانْضَحِىْ اَوِانْفَحِىْ وَلَا تُحْصِىْ فَيُحْصِىَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ـ

۲۳۷۵: اسماءؓ، ابوبکرؓ کی صاحبزادی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سالی نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن کر نہ رکھ ورنہ اللہ بھی تجھے گن کر دے گا (یعنی کم دے گا)۔

تشریح: راوی کو شک ہے کہ انفقی کہا یا اس کے سوا اور لفظ کہا۔

۲۳۷۶: عَنْ اَسْمَآءَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْفَحِىْ اَوِانْضَحِىْ اَوْ اَنْفِقِىْ وَلَا تُحْصِىْ فَيُحْصِىَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِى فَيُوْعِىَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ـ

۲۳۷۶: ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا اتنی بات زیادہ ہے کہ نہ سینت رکھ۔نہیں تو اللہ تجھ پر سینت رکھے گا (یعنی نہ دے گا)۔

۲۳۷۷: عَنْ أَسْمَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ لَهَا نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ ـ

۲۳۷۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۳۷۸: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهَا جَآءَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ لَيْسَ لِىْ شَیْءٌ اِلَّا مَا

۲۳۷۸: اسماءؓ، ابوبکرؓ کی صاحبزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ ہی نہیں مگر جو زبیرؓ میرے کو دیتے ہیں تو کیا مجھے گناہ

اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ ارْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ۔

ہوگا اگر میں اس میں سے کچھ صدقہ دوں ۔ آپؐ نے فرمایا جتنا تم دے سکو، اتنا دو اور سینت کر نہ رکھو نہیں تو اللہ بھی تمہیں نہ دے گا سینت کر رکھے گا۔

تشریح: زبیرؓ کے دینے سے یہ مراد ہے کہ جو ان کے خرچ کو دیتے ہوں کہ اس میں انہیں اختیار ہے یا اذن عرفی ہونا ضروری ہے اور صدقہ دینے کیلئے جیسے ہم اوپر کہہ آئے ہیں۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيْلِ وَلَا تَمْتَنِعُ مِنَ الْقَلِيْلِ لِاحْتِقَارِهٖ

باب: تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اس کو حقیر نہ جاننے کا بیان

۲۳۷۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ ۔

۲۳۷۹: ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''اے مسلمان عورتو! کوئی تم میں سے اپنے ہمسائے کو حقیر نہ جانے اگر چہ ایک بکری کا کھر ہی دے (یعنی نہ لینے والا اس کو حقیر سمجھ کر انکار کرے نہ دینے والا شرمندہ ہو کر دینے سے باز رہے)۔

بَابُ فَضْلِ اِخْفَآءِ الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ کو چھپا کر دینے کی فضیلت

۲۳۸۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ يَمِيْنُهٗ مَاتُنْفِقُ شِمَالُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ۔

۲۳۸۰: ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سات شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا (یعنی عرش کے نیچے) جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا ایک تو حاکم منصف (جو کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کوتوال وغیرہ) دوسرے وہ جوان جو اللہ کی راہ عبادت کے ساتھ بڑھا ہو، تیسرے وہ شخص جو مسجد سے نکلے اور دل اس کا مسجد میں لگا رہے، چوتھے وہ دو شخص کہ محبت کریں آپس میں اللہ کے واسطے اسی کیلئے ملیں اور اسی کیلئے جدا ہوں، پانچویں جو مرد ایسا متقی ہو کہ اسے کوئی عورت حسب ونسب والی مالدار، زنا کیلئے بلائے اور وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں (اور زنا سے باز رہے) چھٹا جو صدقہ دے کہ ایسا چھپا کر کہ داہنے کو نہ خبر ہو کہ بائیں ہاتھ نے خرچ کیا (اور یہ تصحیف ہے صحیح یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ داہنا کیا خرچ کرتا ہے) ساتویں جو اللہ کو اکیلے میں یاد کرے اور اس کے آنسو ٹپک پڑیں (یعنی اللہ کی محبت یا خوف سے)۔

۲۳۸۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ وَرَجُلٌ مُّعَلَّقٌ

۲۳۸۱: ابو ہریرہؓ سے وہی روایت ہے جو دوسری سند سے مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ جو شخص نکلے مسجد سے اور دل اس کا مسجد میں لگا ہو جب تک پھر

بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ ۔

لوٹ کر نہ جائے۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ اَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةُ الصَّحِيْحِ الشَّحِيْحِ

باب: خوش حالی اور تندرستی میں صدقہ کرنے کی فضیلت

۲۳۸۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ فَقَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلَ حَتّٰى اِذَابَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ ۔

۲۳۸۲: ابوہریرہؓ نے کہا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اے رسول اللہ افضل اور ثواب میں بڑا صدقہ کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ دے تو اور تو تندرست ہو اور حریص ہو اور خوف کرتا ہو محتاجی کا اور امید رکھتا ہو امیری کی وہ افضل ہے اور یہاں تک صدقہ دینے میں دیر نہ کرے کہ جب جان حلق میں آ جاوے تو کہنے لگے یہ فلانے کا ہے یہ مال فلانے کو دو اور وہ تو خود اب فلانے کا ہو چکا (یعنی تیرے مرتے ہی وارث لوگ لے لیں گے)۔

تشریح ❁ ایسا صدقہ دینا گویا حلوائی کی دکان پر دادا جی کی فاتحہ۔

۲۳۸۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا فَقَالَ اَمَا وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّاَنَّهٗ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ ۔

۲۳۸۳: ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا، اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا آگاہ ہو قسم ہے تیرے باپ کی باقی حدیث وہی ہے۔

تشریح ❁ اور حدیثوں میں اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہاں جو آپ سے قسم اس کے باپ کی نکل گئی۔ یہ عادت کی راہ سے زبان پر جاری ہوگئی تعمداً اور قصداً نہیں تھی قصداً ایسی قسم کھانا منع ہے۔

۲۳۸٤: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ۔

۲۳۸۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ اس میں ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَاَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَاَنَّ الْيَدَ السُّفْلٰى هِيَ الْاٰخِذَةُ

باب: صدقہ دینا افضل ہے لینا افضل نہیں

٢٣٨٥ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ والسُّفْلٰى السَّائِلَةُ ۔

۲۳۸۵: عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا کہ ''اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے''۔

٢٣٨٦ : عَنْ حَكِيْمُ بْنَ حِزَامٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَّ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَءْ بِمَنْ تَعُوْلُ ۔

۲۳۸۶: حکیم بن حزامؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد صدقہ دینے والا غنی رہے (یعنی یہ نہیں کہ سب مال لٹا کر آپ فقیر ہو بیٹھے) اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور صدقہ پہلے اس کو دے جس کا نان ونفقہ اپنے ذمہ ہے (جیسے لونڈی غلام، نوکر، چاکر)۔

٢٣٨٧ : عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ۔

۲۳۸۷: حکیم بن حزامؓ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو آپ نے دیا میں نے پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا کہ یہ مال ہرا ہرا میٹھا ہے سو جس نے لیا اس کو بغیر مانگے یا لیا دینے والے کی خوشی سے نہ آپ زبردستی تقاضا کر کے اس میں برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کر کے لیا (یعنی سوال کر کے لجاجت کر کے) اس میں برکت نہیں ہوتی اور اسکا حال ایسا ہوتا ہے کہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ عمدہ ہے نیچے کے ہاتھ سے''۔

٢٣٨٨ : عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

۲۳۸۸: ابوامامہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے بیٹے آدم کے تو جو چیز ضرورت سے زیادہ ہو اس کو خرچ کرتا رہے یہ بہتر ہے تیرے لئے اور اگر اس کو بھی روک رکھے جیسے ضرورت کے موافق کو روکتا ہے تو برائی تیرے حق میں اور تجھ پر ملامت نہیں ضروری خرچ کے موافق رکھنے میں اور صدقہ پہلے اس کو دے جس کا خرچہ تیرے ذمہ پر ہو اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْئَلَةِ

باب: سوال کرنے کی ممانعت

۲۳۸۹: عَنْ مُّعَاوِيَةَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَاَحَادِيْثَ اِلَّا حَدِيْثًا كَانَ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيْفُ النَّاسَ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَيَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ فَمَنْ اَعْطَيْتُهٗ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَعْطَيْتُهٗ عَنْ مَسْئَلَةٍ وَّشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ۔

۲۳۸۹: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بچو تم حدیث کی روایت سے مگر وہ حدیثیں جو حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں تھیں، اسی لئے کہ حضرت عمرؓ لوگوں کو ڈرایا کرتے تھے اللہ پاک سے اور سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے اور سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میں ''تو فقط خزانچی ہوں پھر جس کو میں دل کی خوشی سے دوں (یعنی بغیر سوال اور لجاجت سائل کے) تو اس میں اس کو برکت ہوتی ہے اور جس کو میں مانگنے سے اور اس کے ستانے سے دوں اس کا حال ایسا ہے کہ گویا کھاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا۔''

تشریح: حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں ممالک یہود و نصاریٰ کی فتح ہوئی اور روایات اہل کتاب کی لوگوں میں کثرت سے پھیلیں اس لئے آپ نے حکم کیا کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ کی روایات کی طرف رجوع کرو کہ وہ زمانہ ربط وضبط کا تھا اور غیر قوموں سے اختلاط نہ تھا اور بعد ان کے پھر حدیث مدون ہوگئی اور علم من جمیع الوجوہ محفوظ ہوگیا۔

۲۳۹۰: عَنْ مُّعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَ اللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّ اَنَالَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ ۔

۲۳۹۰: حضرت معاویہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''تم سوال میں ہٹ نہ کیا کرو'' اس لئے کہ اللہ کی قسم مجھ سے جو مانگتا ہے کوئی چیز اور اس کے سوال کے سبب سے میرے پاس سے چیز خرچ ہوتی ہے اور میں اس کو برا جانتا ہوں تو اس میں برکت کیونکر ہوگی''۔

۲۳۹۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فِيْ دَارِهٖ بِصَنْعَآءَ فَاَطْعَمَنِيْ مِنْ جَوْزَةٍ فِيْ دَارِهٖ عَنْ اَخِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ۔

۲۳۹۱: عمرو بن دینار نے وہب بن منبہ سے روایت کی اور کہا کہ میں ان کے گھر گیا صنعاء میں اور مجھے انہوں نے اپنے احاطہ کے جوز کھلائے اور ان کے بھائی نے روایت کی کہ میں نے سنا معاویہؓ بن ابی سفیانؓ سے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر روایت بیان کی مثل اس کی جو اوپر گزری۔

۲۳۹۲: عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَآ اَنَا قَاسِمٌ وَّيُعْطِي اللّٰهُ ۔

۲۳۹۲: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے اور روایت کی کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ''جس کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے اور میں بانٹنے والا ہوں اور دیتا تو اللہ ہے''۔

تشریح ❀ اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دین میں سمجھ پیدا ہونے سے بہتر کوئی نہیں کہ اس سے آدمی کی دنیا و آخرت دونوں درست ہو جاتی ہیں۔ پس ہر مسلمان کو اس میں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہوا کہ دینے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی باوجود علومرتبت اور رفع منزلت کے بانٹنے ہی والے ہیں پھر بدہوش حصید کدھر رہے پھر یہ نادان لوگ جو اولیاءؒ انبیاءؑ سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اولاد، جورو مانگتے ہیں محض بے دین اور جاہل ہیں۔

بَابُ الْمِسْكِيْنِ الَّذِیْ لَا يَجِدُ غِنًى وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ

باب: مسکین کون ہے؟

٢٣٩٣ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِیْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ فَتَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوا فَمَا الْمِسْكِيْنُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَايَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَسْاَلُ النَّاسَ شَيْئًا ۔

۲۳۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسکین وہ نہیں جو گھومتا رہتا ہے اور لوگوں کے گرد رہتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور لے کر لوٹ جاتا ہے'' پھر لوگوں نے عرض کی کہ مسکین کون ہے؟ اے رسول اللہ کے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اتنا خرچ نہیں ملتا جو اس کی ضرورت بشری کی کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اسے مسکین جانتے ہیں کہ اس کو صدقہ دیں اور نہ وہ لوگوں سے کچھ مانگتا ہے۔

تشریح ❀ بہت سے اہل وعیال والے غریب و مسلمان ایسے ہی ہیں کہ باوجود محنت و مشقت کے ان کی ضروریات کے موافق نہیں ملتا اور تنگ دست اور قرضدار رہتے ہیں۔ انہیں دینا اور ان کی دل جوئی اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے اولیٰ ہے ہر مالدار کو اس کا خیال ضرور رہے۔

٢٣٩٤ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَ التَّمْرَتَانِ وَلَا اللُّقْمَةَ وَاللُّقْمَتَانِ اِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الْمُتَعَفِّفُ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ لَايَسْاَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا۔

۲۳۹۴: ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دو لقمہ لے کر لوٹ جاتا ہے مسکین وہ ہے جو سوال نہیں کرتا تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتے نہیں لپٹ کر۔

٢٣٩٥ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ۔

۲۳۹۵: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْاَلَةِ لِلنَّاسِ

باب: لوگوں سے سوال کرنے سے کراہت

٢٣٩٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ الْمَسْئَلَةُ بِاَحَدِ كُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَلَيْسَ فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ ۔

۲۳۹۶: عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہمیشہ تم میں کا آدمی مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ سے ملے گا اور اس کے منہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہوگا۔ یعنی حشر میں''۔

تشریح ❀ گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر، عبارت ہے گویا بے آبرو ہونے اور کمزور اور ذلیل ہونے سے یعنی سوال موجب ذلت و بے آبروئی ہے۔

٢٣٩٧: عَنْ أَخِي الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مُزْعَةُ۔

۲۳۹۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اس میں مزعۃ کا لفظ نہیں۔

٢٣٩٨: عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَايَزَالُ الرَّجُلُ يَسْاَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَاْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ ۔

۲۳۹۸: حمزہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن آوے گا اور اس کے منہ پر ایک بوٹی گوشت کی نہ ہوگی۔''

٢٣٩٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْلِيَسْتَكْثِرْ۔

۲۳۹۹: ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ''جو لوگوں سے مانگتا رہتا ہے ان کے مال اپنا مال بڑھانے (یعنی نہ ضرورت اور کفایت کے لیے) تو وہ چنگاریاں مانگتا ہے پھر چاہے کم لے یا زیادہ لے۔''

٢٤٠٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَنْ يَّغْدُوَاَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَتَصَدَّقَ بِهٖ وَيَسْتَغْنِيَ بِهٖ مِنَ النَّاسِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْمَنَعَهٗ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا اَفْضَلُ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ ۔

۲۴۰۰: ابوہریرہؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تھے ''اگر کوئی صبح کو جا کر ایک گٹھا لکڑی کا اپنی پیٹھ پر لادے اور اس سے صدقہ دے اور اپنا کام بھی نکالے کہ لوگوں کا محتاج نہ ہو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگتا پھرے کہ وہ دیں یا نہ دیں اور بلاشبہ اوپر کا ہاتھ افضل ہے نیچے کے ہاتھ سے اور پہلے صدقہ اس کو دے جو تیرے سر روٹی کھاتا ہے۔''

٢٤٠١: عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّغْدُوَ اَحَدُكُمْ فَيَحْطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بَيَانٍ ۔

۲۴۰۱: قیس نے کہا ہم پاس ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آئے تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی قسم اگر کوئی صبح کو جائے اور اپنی پیٹھ پر لکڑیاں لادے اور بیچے۔''
آگے وہی روایت کی جو اوپر گزری۔

٢٤٠٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّحْتَزِمَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَحْمِلَهَا عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ رَجُلًا يُّعْطِيْهِ اَوْيَمْنَعُهٗ۔

۲۴۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر کوئی لکڑی کا گٹھا لادے اپنی پیٹھ پر اور اس کو بیچے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے سوال کرنے سے کسی شخص سے کہ معلوم نہیں کہ وہ دے یا نہ دے۔''

٢٤٠٣: عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَبِيْبُ الْاَمِيْنُ اَمَّا

۲۴۰۳: ابی ادریس خولانی ابومسلم خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ روایت کی مجھ سے ایک دوسرے

هُوَ فَحَبِيْبٌ اِلَيَّ وَاَمَّا هُوَعِنْدِيْ فَاَمِيْنٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَةً اَوْثَمَانِيَةً اَوْسَبْعَةً فَقَالَ اَلَاتُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكُنَّاحَدِيْثَ عَهْدٍ بِبَيْعَةٍ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَبَسَطْنَا اَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَامَ نُبَايِعُكَ قَالَ عَلٰى اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَتُطِيْعُو اللّٰهَ وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَلَاتَسْاَلُوا النَّاسَ شَيْئًا فَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَ اُوْلٰئِكَ النَّفَرِ يَسْقُطُ سَوْطُ اَحَدِهِمْ فَمَا يَسْاَلُ اَحَدًا يُّنَاوِلُهٗ اِيَّاهُ ـ

امانتدار نے بیشک وہ میرے دوست اور میرے نزدیک امانتدار ہیں۔عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے نو یا آٹھ یا سات آدمی اور آپؐ نے فرمایا ''تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے'' اور ہم ان دنوں بیعت کر چکے تھے تو ہم نے عرض کی ہم تو آپ سے بیعت کر چکے ہیں۔پھر آپ نے فرمایا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔پھر ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور عرض کیا کہ ہم تو بیعت اول کر چکے ہیں اب کس بات کی بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا کہ عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور نمازوں کی پنجگانہ اور اللہ کی فرمانبرداری کرو اور ایک بات چپکے سے کہی کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگو تو میں نے ان سے بعضوں کو دیکھا کہ ان کا کوڑا گر پڑتا تھا (یعنی اونٹ پر سے) تو کسی سے سوال نہ کرتے کہ وہ اٹھادے۔

تشریح ۞ یہ کمال ایفائے بیعت تھی اور نہایت درجہ کی پرہیزگاری اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ بہت بڑا درجہ ہے اور ابو مسلم جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ بڑے زاہد ہیں اور کرامات ان کی مشہور ہیں اسلام لائے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اسود عنسی مردود جو دعویٰ نبوت کا کرتا تھا، اس نے ان کو آگ میں ڈال دیا اور وہ نہ جلے پھر لاچار ہو کر ان کو چھوڑ دیا اور وہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے کہ آپ نے وفات فرمائی اور بڑے بڑے صحابہؓ سے ملاقات کی ہے مثل ابو بکر صدیق وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور اس پر اتفاق ہے محدثین اور مورخین اور ارباب سیر کا اور سمعانی نے انساب میں جو نقل کیا ہے کہ وہ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں ایمان لائے یہ غلط ہے باتفاق مورخین وغیرہم کے (النوویؒ)

بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْئَلَةُ

باب: کس شخص کو سوال کرنا جائز ہے

٢٤٠٤: عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَاالصَّدَقَةُ فَنَاْ مُرَلَكَ بِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَاقَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَاتَحِلُّ اِلَّا لِاَ حَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ

۲۴۰۴: قبیصہؓ نے کہا میں قرضدار ہو گیا تھا ایک بڑی رقم کا (یعنی دو قبیلوں کی اصلاح وغیرہ کیلئے یا کسی اور امر خیر کے واسطے) اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے سوال کیا آپؐ نے فرمایا ''تم ٹھہرو کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آئے تو ہم اس میں سے کچھ تم کو دیں'' پھر آپؐ نے فرمایا اے قبیصہ سوال حلال نہیں مگر تین شخصوں کو ایک تو وہ جو قرضدار ہو جائے (کسی امر خیر میں) تو حلال ہو جاتا ہے اس کو سوال یہاں تک کہ مل جائے اس کو اتنا مال کہ

حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَآئِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْقَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَّرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِى الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْقَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَا هُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَاقَبِيْصَةُ سُحْتًا يَّاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا ۔

درست ہو جائے اس کی گذران پھر سوال سے باز رہے دوسرے وہ شخص کہ پہنچی ہو آفت اس کے مال میں کہ ضائع ہو گیا ہو مال اس کا تو حلال ہو جاتا ہے سوال اس کو یہاں تک کہ مل جائے اس کو اتنی رقم کہ درست ہو جائے اس کی گزران راوی کو شک ہے کہ قوام فرمایا یا سداد معنی دونوں کے ایک ہیں تیسرا وہ کہ پہنچا ہو اس کو فاقہ اور تین شخص عقل والوں میں سے اس کی قوم کے گواہی دیں کہ اس کو بیشک فاقہ پہنچا ہے اس کو بھی سوال جائز ہے جب تک کہ اپنی گزران درست ہونے کے موافق نہ پائے اور سوا ان لوگوں کے اے قبیصہؓ! سوال حرام ہے اور سوا ان کے جو سوال کرنے والا ہے وہ حرام کھاتا ہے۔

بَابُ جَوَازِ الْاَخْذِ بِغَيْرِ سُؤَالٍ وَّلَا تَطَلُّعٍ

باب: بغیر خواہش اور سوال کے لینا جائز ہے

٢٤٠٥: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِى الْعَطَآءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّىْ حَتّٰى اَعْطَانِىْ مَرَّةً مَّالًا فَقُلْتُ اَعْطِهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ وَمَاجَآئَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ۔

۲۴۰۵: سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ مال دیا کرتے تھے اور میں کہتا تھا کہ جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اس کو عنایت کیجئے یہاں تک کہ ایک بار مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال دیا اور میں نے عرض کیا کہ جسے مجھ سے زیادہ حاجت ہو اسے عنایت فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو لے لو اور اس مال میں سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آئے اس کو لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ آئے اس کو خیال بھی نہ کرو۔

تشریح ❀ شاید یہ مثل اسی حدیث سے نکلی ہے۔

ع چیزیکہ بے سوال رسد او دادہ خدا ست

اس حدیث سے کمال زہد اور بے رغبتی اور لاطمعی اور ایثار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معلوم ہوتا ہے اور اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ جس کو مال آ جائے اسے قبول کرنا چاہئے یا نہیں اور اس میں تین مذہب ہیں اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہے کہ سوا سلطان کے اور کا مال قبول کرنا مستحب ہے اور جمہور کا بھی قول ہے اور عطیہ سلطان کا سو بعضوں نے اس کو حرام کہا ہے بعضوں نے حلال اور صحیح یہ ہے کہ عطایائے سلطانی میں مال حرام غالب ہے غرض اگر مال حرام غالب ہو تو لینا روا نہیں ورنہ خیر مباح ہے اور ایسا ہے جو ایسے شخص کے پاس مال آئے جو اس کا مستحق نہیں اور اس میں مال حرام غالب نہیں تو لینا روا ہے اگر لینے والے میں کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور بعضوں نے اس مباح کو واجب رکھا ہے خواہ سلطان سے ہو یا اس کے غیر سے اور بعضوں نے مستحب کہا ہے سلطان کے عطیہ کو نہ اور کے۔

٢٤٠٦: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعْطِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ الْعَطَآءَ فَيَقُوْلُ لَهٗ عُمَرُ اَعْطِهٖ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَموَّلْهُ اَوْتَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا جَآئَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا يَسْاَلُ اَحَدًا شَيْئًا وَّلَايَرُدُّ شَيْئًا اُعْطِيَهٗ۔

۲۴۰۶: سالم بن عبداللہ اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر بن خطاب کو کچھ مال دیا کرتے تھے اور وہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ کسی ایسے شخص کو عنایت کیجئے جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو تو ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال لے لو اور اپنے پاس رکھو خواہ صدقہ دے دو اور جو اس قسم کے مال سے تمہارے پاس آئے اور تم نے اس کی خواہش نہ کی ہو اور نہ مانگا ہو تو اس کو لے لیا کرو اور اپنے دل سے خواہش نہ کیا کرو'' سالم نے کہا اسی سبب سے ابن عمرؓ کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور اگر کوئی دیتا تھا تو پھیر نہ دیتے تھے۔

٢٤٠٧: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۴۰۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٤٠٨: عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ خُذْ مَآ اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔

۲۴۰۸: ابن ساعدی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کا عامل کیا، جب میں فارغ ہوا اور صدقہ کا مال ان کو لا کر دے دیا تو مجھے کچھ اجرت لینے کا حکم کیا میں نے کہا میں نے تو اللہ کے واسطے یہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جو دیتا ہوں لے لو ایک بار میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقہ اکٹھا کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی کچھ اجرت دی اور میں نے ایسا ہی کہا جیسے تم نے کہا سو مجھ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بغیر مانگے تمہیں کچھ ملے تو کھاؤ اور صدقہ دو۔

٢٤٠٩: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

۲۴۰۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْحِرْصِ عَلَى الدُّنْيَا

باب: حرص دنیا کی مذمت

٢٤١٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ حُبِّ الْعَيْشِ وَالْمَالِ ۔

۲۴۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بوڑھے کے دل میں جینے اور مال کی حرص جوان ہے۔

تشریح: یہ مصرع اس حدیث کے موافق ہے مرد چوں پیر شود حرص جواں گردد۔

٢٤١١: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طُوْلُ الْحَيَاةِ وَحُبُّ الْمَالِ۔

۲۴۱۱: ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

٢٤١٢: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ۔

۲۴۱۲: ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

٢٤١٣: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ۔

۲۴۱۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٤١٤: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

۲۴۱۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ لَا بْتَغٰى ثَالِثًا

باب: اگر آدم کے بیٹے کے پاس دووادیاں مال کی ہوں تو وہ تیسری چاہے گا

٢٤١٥: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَّا بْتَغٰى وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ ۔

۲۴۱۵: انسؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر آدمی کے دو جنگل ہوں مال کے تو بھی وہ تیسرا ڈھونڈتا رہے اور پیٹ نہیں بھرتا آدمی کا مگر مٹی اور رجوع ہوتا ہے اللہ کا اس پر جو توبہ کرے (یعنی جو دنیا کی حرص سے باز آئے اسے گنج قناعت فرماتا ہے)۔

تشریح ۞ یہ شعر اس حدیث کے موافق ہے ۔

چشم تنگ کور دنیا دار را
یا قناعت پر کند یا خاک گور

٢٤١٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَلَا اَدْرِيْ اَشَيْءٌ اُنْزِلَ اَمْ شَيْءٌ كَانَ يَقُوْلُهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ ۔

۲۴۱۶: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ ﷺ پر یہ بات اتری تھی یا خود فرماتے تھے پھر بیان کی روایت ابوعوانہ کی جو اوپر گزری۔

٢٤١٧: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ اَحَبَّ اَنَّ لَهُ وَادِيًا اٰخَرَ وَلَنْ يَّمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ يَتُوْبُ عَلٰى مَنْ تَابَ ۔

۲۴۱۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ سلم سے روایت کی کہ فرمایا اگر آدمی کا ایک جنگل سونے کا ہو تو بھی آرزو کرے کہ دوسرا ہو اور اس کا منہ نہیں بھرتی مگر مٹی (گور کی) اور اللہ رجوع کرتا ہے اس کی طرف جو توبہ کرے۔

٢٤١٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ مِلْاً وَادِمَالًا لَاَحَبَّ اَنْ يَكُوْنَ اِلَيْهِ مِثْلُهُ وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَاللّٰهُ يَتُوْبُ عَلٰى مَنْ تَابَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا اَدْرِىْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ هُوَ اَمْ لَا وَ فِىْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالَ فَلَا اَدْرِىْ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ ۔

۲۴۱۸: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ''اگر آدمی کا ایک میدان مال سے بھرا ہو تو بھی چاہے گا کہ اسی کے برابر اور ہو اور آدمی کا جی کسی چیز سے نہیں بھرتا سوا مٹی کے اور رجوع ہوتا ہے اللہ کا اس پر جو توبہ کرے ابن عباسؓ نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں اور زہیر کی روایت میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا قرآن میں سے ہے اور ابن عباس کا نام نہیں لیا''۔

٢٤١٩: عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بُعِثَ اَبُوْمُوْسَى الْاَشْعَرِىُّ اِلٰى قُرَّآءِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَءُ وا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ اَنْتُمْ خِيَارُ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَقُرَّآ ؤُهُمْ فَاتْلُوْهُ وَلَايَطُوْلَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُكُمْ كَمَاقَسَتْ قُلُوْبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَاِنَّا كُنَّا نَقْرَءُ سُوْرَةً كُنَّا نُشَبِّهُهَا فِى الطُّوْلِ وَالشِّدَّةِ بِبَرَآءَ ةَ فَاُنْسِيْتُهَا غَيْرَ اَنِّىْ قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْكَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَّا ابْتَغٰى وَادِيًاثَالِثًا وَّلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَكُنَّا نَقْرَؤُ سُوْرَةً كُنَّانُشَبِّهُهَا بِاِحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَاُنْسِيْتُهَا غَيْرَ اَنِّىْ حَفِظْتُ مِنْهَا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ فَتُكْتَبُ شَهَادَةً فِىْ اَعْنَاقِكُمْ فَتُسْاَلُوْنَ عَنْهَايَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

۲۴۱۹: ابوالاسود نے کہا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ نے بصرہ کے قاریوں کو بلوا بھیجا اور وہ سب تین سو قاری ان کے پاس آئے اور انہوں نے قرآن پڑھا اور ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ ''تم بصرہ کے سب لوگوں سے بہتر ہو اور وہاں کے قاری ہو، سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گزر جانے سے سست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں جیسے تم سے اگلوں کے دل سخت ہو گئے'' اور ہم ایک سورت پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سخت وعیدوں میں برات کے برابر تھی پھر میں اسے بھول گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے دو میدان ہوتے ہیں مال کے تب بھی تیسرا ڈھونڈتا رہتا اور آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا مگر مٹی سے اور ہم ایک سورت اور پڑھتے تھے اور اس کو مسبحات میں کی ایک سورت کے برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا مگر اس میں سے یہ آیت یاد ہے اے ایمان والو کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہیں وہ تمہاری گردنوں میں لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اس کا سوال ہوگا تم سے قیامت کے دن۔

تشریح: ان سب حدیثوں میں مذمت ہے دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کے بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اہل دنیا کافران مطلق اند — روز و شب در زق زق و در بق اند

اور بشارت ہے حضرت انسان کو کہ بے مرے ان کا پیٹ نہیں بھرتا، اگرچہ سونے کی اینٹوں سے ان کا گھر بھر جائے۔

بَابُ فَضْلِ الْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

باب: قناعت کی فضیلت

٢٤٢٠: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۲۴۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ۔

علیہ وسلم نے فرمایا ''امیری سامان بہت ہونے سے نہیں ہے بلکہ امیری دل سے ہے''۔

تشریح: یعنی سامانِ دنیا بہت ہے مگر آدمی پر حرص غالب ہے جب بھی امیر نہیں اور دل غنی ہے تو بے مال کے بھی بے پروا ہے۔

بَابُ التَّحْذِيْرِ مِنَ الْاِغْتِرَارِ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا وَمَا يُبْسَطُ مِنْهَا

باب: دنیا کی کشادگی اور زینت پر مغرور مت ہو

۲۴۲۱: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَآ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ اِلَّا مَايُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْخَيْرَ لَايَاْتِىْ اِلَّا بِخَيْرٍ اَوْخَيْرٌ هُوَ اِنَّ كُلَّ مَايُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْيُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثَلَطَتْ اَوْبَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَّتْ فَعَادَتْ فَاَكَلَتْ فَمَنْ يَّاْخُذْ مَالًا بِحَقِّهٖ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ يَّاْخُذْ مَالًا بِغَيْرِ حَقِّهٖ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ ۔

۲۴۲۱: ابو سعیدؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر لوگوں میں وعظ کہا اور فرمایا ''اللہ کی قسم اے لوگو! میں تمہارے لئے کسی اور چیز سے نہیں ڈرتا ہوں مگر اس سے جو اللہ تعالیٰ نکالتا ہے تمہارے لئے دنیا کی زینت تو ایک شخص نے'' عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے؟ (یعنی دنیا کی دولت اور حکومت آنا اور اسلام کی ترقی ہونا تو خیر ہے اس کا نتیجہ برا کیوں کر ہوگا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے تھوڑی دیر بعد پھر فرمایا تم نے کیا کہا (پھر اس کے سوال کو پوچھ لیا کہ کہیں بھول نہ گیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کے ساتھ اس کی سمجھ میں نہ آئے) اس نے عرض کی اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں خیر کا نتیجہ تو خیر ہی ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ بہار کے دنوں میں جو سبزہ اگتا ہے (اور اسے تم خیر بھی جانتے ہو) وہ نہیں مارتا ہے ہیضہ سے اور نہ قریب المرگ کرتا ہے مگر ہرا چرنے والے کو کہ وہ کھا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی کوکھیں پھول جاتی ہیں اور سورج کے سامنے ہو کر پتلا ہگنے لگتا ہے یا موتنے لگتا ہے پھر جگالی کرنے لگتا ہے اور پھر چرنے جاتا ہے (یہاں تک کہ اسی لوٹ پوٹ میں مر جاتا ہے) یہی حال اس مال کا ہے کہ جو اس کو حق کے ساتھ لیتا ہے اس کو برکت ہوتی ہے اور جو ناحق طور پر لیتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے کہ کھا جاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا (جیسے اس ہری چرنے والے کا)۔

۲۴۲۲: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْوَفُ مَآ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مَايُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا قَالُوْا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَرَكَاتُ

۲۴۲۲: وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا کہ ''خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے اور آخر میں فرمایا جس نے اس کو (یعنی مال کو حق کی راہ سے لیا اور راہ حق میں رکھا تو کیا خوب مدد اس سے ملتی ہے (یعنی درجات عالیہ، صدقات و خیرات اور مبرات کے

الْاَرْضِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ قَالَ لَا يَاْتِى الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَاْتِى الْخَيْرُ اِلَّا بِالْخَيْرِ اِنَّ كُلَّ مَآ اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ لْخَضِرِ فَاِنَّهَا تَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ ثُمَّ اجْتَرَّتْ وَبَالَتْ وَثَلَطَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهٗ فِىْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَوَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَايَشْبَعُ ۔

اس کوعنایت ہوتے ہیں)
(باقی مضمون وہی ہے جواوپر گزرا)۔

٢٤٢٣: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهُ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهٗ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِىْ مَايُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ اَوَ يَاْتِى الْخَيْرُ بالشَّرِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ فَقِيْلَ لَهٗ مَاشَاْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلا يُكَلِّمُكَ قَالَ وَرَاَيْنَا اَنَّهٗ يُنْزِلُ عَلَيْهِ فَاَ فَاقَ يَمْسَحُ عَنْهُ الرُّحَضَآءَ وَقَالَ اَنَّ هٰذَا السَّائِلَ وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَايَاْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّوَ اِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ اَوْ يُلِمُّ اِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَاِنَّهَا اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَلَاَتْ خاصِرَتٰهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ وَّ نِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ اَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ اَوْكَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّهٗ مَنْ يَّاْخُذُهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِنَّ كَالَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

٢٤٢٣: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے تھے اور آگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی مضمون فرمایا دنیا کی زینت کا تب ایک شخص نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شر ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے لوگوں نے اس شخص سے کہا تو نے کیوں ایسی بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے تجھ سے بات نہ کی اور ہم کو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اترتی ہے اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسینہ پونچھا اور فرمایا اس سائل نے اچھی بات کہی پھر آپ نے وہی مثال سبزہ چرنے والی کی بیان کی اور فرمایا یہ مال ہرا ہے میٹھا ہے، اور بہت اچھا رفیق ہے اس مسلمان کا جو مسکین کو اور یتیم کو اور مسافر کو دے دیا اور کچھ فرمایا اخیر میں یہ فرمایا کہ وہ مال اس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

تشریح ۞ اس حدیث میں آپ نے اپنی امت مرحومہ کو دنیا کی زینت اور کثرت سے ڈرایا اور ان کو ڈرایا جن کو مال حلال ہاتھ آئے اور راہ حق میں خرچ ہوان ملاعین دنیا کا تو ذکر ہی نہیں جو مال حرام اکٹھا کرتے ہیں اور اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور سائل نے پوچھا کہ خیر کا انجام شر کیونکر ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ ٹھیک ہے مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہیں بلکہ اس میں بندوں کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اس میں مشغول ہوکر ہزاروں، اللہ کو بھول جاتے ہیں اور آپس میں بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہیں پھر اس پر سبزہ کی مثال فرمائی کہ گو بظاہر پانی کا برسنا سبزہ کا ہونا زندگی کا باعث ہے مگر بدپرہیز جانوروں کیلئے وہی ہلاکت کا سبب ہوتا ہے۔

بَابُ فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَالْحَثِّ عَلٰی کُلِّ ذٰلِكَ

باب: صبر وقناعت کی فضیلت

٢٤٢٤: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰی اِذَا نَفِدَ مَاعِنْدَه، قَالَ مَایَکُنْ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَه، عَنْکُمْ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَآ اُعْطِیَ اَحَدٌ مِنْ عَطَآءٍ خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ ۔

٢٤٢٤: ابوسعیدؓ نے کہا چند لوگوں نے انصار کے کچھ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے ان کو دیا۔ انہوں نے پھر مانگا پھر دیا یہاں تک کہ جب تمام ہوگیا جو کچھ آپ کے پاس تھا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوتا ہے تو میں تم سے دریغ نہیں کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ اسے بچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پروار کھے اللہ اس کو بے پروا کر دیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالے اس پر صبر آسان کر دیتا ہے۔ اور کوئی عطائے الٰہی بہتر اور کشادگی والی صبر سے زیادہ نہیں۔

تشریح ۞ اس حدیث میں قناعت اور صبر اور تنگی دنیا پر راضی رہنے کی تعلیم اور ترغیب ہے۔

٢٤٢٥: عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

٢٤٢٥: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ فِی الْکَفَافِ وَالْقَنَاعَةِ

باب: کفاف اور قناعت کے بارے میں

٢٤٢٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا وَّقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَآ اٰتَاهُ۔

٢٤٢٦: عبداللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مراد کو پہنچا اور چھٹکارا پایا اس نے جو اسلام لایا اور موافق ضرورت کے رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی روزی پر قناعت دی۔

٢٤٢٧: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا ۔

٢٤٢٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ محمدؐ کی آل کی روزی موافق ضرورت کے رکھ۔

تشریح ۞ یعنی دنیا کی طوم وتریاق اور ساز وبراق اور حمل اثقال کے تحمل مشاق اور زبردستی کی دھوم دھام اور ہجوم عوام اور ناحق کی زق زق اور اہل معاملات کی بق بق سے محفوظ رکھ اور حدیث سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کے روٹی ملنا فقر اور غنی دونوں سے افضل ہے 'خیر الامور اوسطھا اور قوت اہل لغت کے نزدیک رمق کو کہتے ہیں اور اس سے دنیا کم رکھنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت کرنیکی قوت لایموت پر۔

بَابُ اِعْطَآءِ الْمُؤَلَّفَةِ وَمَنْ يُّخَافُ عَلٰى اِيْمَانِهِ اِنْ لَّمْ يُعْطَ وَاحْتِمَالِ مَنْ سَأَلَ بِجَفَآءٍ لِجَهْلِهِ وَبَيَانِ الْخَوَارِجِ وَاَحْكَامِهِمْ

باب: مؤلفۃ القلوب اور خوارج کا بیان

٢٤٢٨: عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَآءِ كَانَ اَحَقَّ بِهٖ مِنْهُمْ قَالَ اِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِىْ اَنْ يَّسْاَلُوْنِىْ بِالْفُحْشِ اَوْيُبَخِّلُوْنِىْ فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ ۔

۲۴۲۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ صدقہ کا مال تقسیم فرمایا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قسم اللہ کی اس کے مستحق اور لوگ تھے۔ آپؐ نے فرمایا انہوں نے مجھے مجبور کیا دو باتوں میں کہ یا تو مجھ سے بے حیائی سے مانگیں یا میں ان کے آگے بخیل ٹھہروں۔ سو میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔

تشریح ۞ غرض یہ کہ انہوں نے مجھے بہت الحاح سے سوال کیا بہ سبب ضعف ایمان کے اور اگر میں ان کو نہ دیتا تو بخیل کہتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلوں اور سخت دل اور ضعف الایمان لوگوں سے مدارات کرنا ضروری ہے اور اس مصلحت سے ان کو مال دینا روا ہے۔

٢٤٢٩: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ رِدَآءٌ نَجْرَانِىٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِىٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَآئِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً فَنَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ اَثَّرَتْ بِهَاحَاشِيَةُ الرِّدَآءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَامُحَمَّدُ مُرْلِىْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِىْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَلَهٗ بِعَطَآءٍ۔

۲۴۲۹: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپؐ نے ایک نجران (شہر کا نام ہے) کی چادر اوڑھی ہوئی تھی جس کا کنارہ موٹا تھا اور آپ کو ایک گاؤں کا آدمی ملا اور آپ کو چادر سمیت کھینچا بہت زور سے کہ میں نے دیکھا آپ کی گردن کے موہرے پر چادر کا نشان بن گیا اور اس کا حاشیہ گڑ گیا۔ اس کے زور سے کھینچنے کے سبب سے پھر کہا اے محمد حکم کرو میرے لیے اس مال میں سے کچھ دینے کا جو اللہ کا دیا آپ کے پاس ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور ہنسے اور حکم کیا اس کو کچھ دینے کا۔

تشریح ۞ اور اس کی اس گاؤزوری پر کچھ غصہ نہ فرمایا۔ یہ کمال خلق اور حلم تھا آپ کا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاہلوں کی گستاخیوں اور بے ادبیوں پر حلم وصبر و درگزر کرنا اور ان کے سوء ادب کے بدلے میں ان سے احسان کرنا چاہیے اور خوش خلقی سے برتنا چاہیے جیسے آپؐ ہنس دیئے اور اس کو کچھ دلوا بھی دیا اور اس سے ہنسنے کا جواز بھی سمجھا گیا۔

٢٤٣٠: عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِىْ حَدِيْثِ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِّنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ

۲۴۳۰: اسحٰق رضی اللہ عنہ سے بذریعہ انس رضی اللہ عنہ کے وہی روایت مروی ہے اور عکرمہ بن عمار رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ مضمون زیادہ ہے کہ اس اعرابی نے ایسا گھسیٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس اعرابی کے گلے سے لگ گئے اور ہمام کی

جَبْذَةً اِلَيْهِ جَبْذَةً رَّجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ وَ فِيْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ فَجَاذَبَه، حَتّٰى انْشَقَّ الْبُرْدُ وَحَتّٰى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِيْ عُنُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

روایت میں یہ ہے کہ ایسا کھینچا کہ چادر مبارک پھٹ گئی اور کنارہ اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گلے میں رہ گیا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٢٤٣١: عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه، اَنَّه، قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَه، قَالَ ادْخُلْ فَادْعُه، لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُه، لَه، فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ ۔

٢٤٣١: مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تقسیم کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبائیں اور مخرمہ کو کوئی نہ دی، تب مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک۔ سو میں ان کے ساتھ گیا اور انہوں نے کہا تم گھر میں جا کر انہیں بلاؤ میں نے حضرت کو بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اس میں کی ایک قبا اوڑھی اور فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے واسطے رکھ چھوڑی تھی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخرمہ کو دیکھا اور فرمایا۔ مخرمہ خوش ہو گئے۔

٢٤٣٢: عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه، قَالَ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةٌ فَقَالَ لِيْ اَبِيْ مَخْرَمَةُ انْطَلِقْ بِنَا عَلَيْهِ عَسٰى اَنْ يُّعْطِيَنَا مِنْهَا شَيْئًا قَالَ فَقَامَ اَبِيْ عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَه، فَخَرَجَ وَ مَعَه، قَبَاءٌ وَهُوَ يُرِيْهِ مَحَاسِنَه، وَهُوَ يَقُوْلُ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ ۔

٢٤٣٢: مسورؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ قبائیں آئیں اور مجھ سے میرے باپ مخرمہؓ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو شاید ہم کو بھی اس میں سے کچھ دیں غرض میرے باپ دروازے پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آواز پہچانی اور نکلے اور آپ کے پاس ایک قبا تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پھول بوٹوں کی طرف نظر کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔ یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔

تشریح ۞ اس میں سخاوجود و بذل وعطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے اور اپنے تعلق والوں کا خیال رکھنا اور ان کی دل جوئی اور مدارات۔

بَابُ اِعْطَاءِ مَنْ يُّخَافُ عَلٰى اِيْمَانِهٖ

باب: ضعیف الایمان لوگوں کو دینے کا بیان

٢٤٣٣: عَنْ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّه، اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَّ اَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ قَالَ فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا لَّمْ يُعْطِهٖ وَهُوَ اَعْجَبُهُمْ

٢٤٣٣: سعدؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور میں بھی ان میں بیٹھا تھا اور آپ ﷺ نے ایک شخص کو چھوڑ دیا جو میرے نزدیک ان سب سے اچھا تھا سو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو مومن سمجھتا ہوں

اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُه، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْمُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَآ اَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ مُؤْ مِنًا قَالَ اَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِیْ مَااَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَ اللّٰهِ اِنِّی لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ اَوْمُسْلِمًا قَالَ اِنِّیْ لَاُعْطِى الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِی النَّارِ عَلٰی وَجْهِهٖ وَفِیْ حَدِيْثِ الْحُلْوَانِیّ تَكْرِيْرًا لِّقَوْلِ مَرَّتَيْنِ ۔

آپ ﷺ اس کو کیوں نہیں دیتے میں اسے اللہ کی قسم مومن جانتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا شاید مسلم ہو پھر میں تھوڑی دیر چپ رہا اور پھر اس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی غلبہ کیا اور میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ اسے کیوں نہیں دیتے اس کو اللہ کی قسم میں مومن جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا شاید مسلم ہو پھر میں چپ ہو رہا اور پھر اس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی مجھ پر غلبہ کیا اور میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ اسے کیوں نہیں دیتے اللہ کی قسم میں اسے مومن جانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا شاید مسلم ہو۔ پھر تیسری بار میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اکثر ایک کو دیتا ہوں اور دوسرا میرے نزدیک اس سے اچھا ہوتا ہے اس خیال سے کہ اگر میں اسے نہ دونگا تو یہ اوندھے منہ دوزخ میں چلا جائے گا اور حلوانی کی روایت میں وہ قول جو تین بار مروی ہوا دو ہی بار ہے۔

تشریح ❁ اس میں صاف تصریح ہے کہ ضعیف الایمان لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ وہ تکلیف پا کر ایمان سے پھر نہ جائیں اور حالانکہ کامل الایمان ہرگز تکلیف کے خوف سے دین سے پھرنے والے نہیں اور انہیں کو مؤلفۃ القلوب کہتے ہیں۔

٢٤٣٤: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۲۴۳۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٤٣٥: عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سَعْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ هٰذَا يَعْنِیْ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ الَّذِیْ ذَكَرْنَا فَقَالَ فِیْ حَدِيْثِهٖ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ بَيْنَ عُنُقِیْ وَكَتِفِیْ ثُمَّ قَالَ اَقِتَالًا اَیْ سَعْدُ اِنِّیْ لَاُعْطِى الرَّجُلَ۔

۲۴۳۵: محمد بن سعدؓ سے یہی روایت زہری کی مروی ہوئی اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور شانے کے بیچ میں ہاتھ مارا اور فرمایا کیا لڑتے ہو اے سعد پھر آگے وہی بات فرمائی (یہ آپ نے محبت سے فرمایا کہ کیا تم ہم سے لڑتے ہو حالانکہ ان کی کیا مجال تھی جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے۔

بَابُ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَتَصَبُّرِ مَنْ قَوِیَ اِيْمَانُهٗ

باب: قوی الایمان لوگوں کو صبر کی تلقین کا بیان

٢٤٣٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَ نْصَارِ قَالُوْا يَوْمَ حُنَيْنٍ حِيْنَ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ فَآءَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۴۳۶: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چند لوگوں نے انصار کے حنین کے دن کہا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اموال ہوازن میں سے کچھ مال بغیر لڑے بھڑے دلوا دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمیوں کو قریش میں سے سو اونٹ دیئے تو انصار کے لوگ کہنے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِّنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّ يَتْرُ كُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآءِ هِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِمْ فَاَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَآءَ هُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ لَهُ فُقَهَآءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا ذَوُرَأْ يِنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَّيَتْرُ كُنَاوَسُيُوْ فُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ اَفَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَ اللّٰهِ لَمَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِّمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ فَقَالُوْ ابَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا قَالَ فَاِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَ اَثَرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْاحَتّٰى تَلْقَوُاللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنِّيْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوْا سَنَصْبِرُ۔

لگے اللہ اپنے رسول کو بخشے کہ وہ قریش کو دیتے ہیں ہمیں چھوڑ کر اور ہماری تلواریں ابھی تک قریش کا خون ٹپکا رہی ہیں۔ انس بن مالکؓ نے کہا کہ اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی اور آپ ﷺ نے انصار کو بلا بھیجا اور ان کو ایک چمڑے کے خیمے میں جمع کیا پھر جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟ تب ان میں سے سمجھ دار لوگوں نے کہا کہ جو ہم میں فہمیدہ لوگ ہیں یا رسول ﷺ انہوں نے تو کچھ بھی نہیں کہا اور بعضے کم سن لوگ ہم میں کے بولے اللہ بخشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور ہماری تلواریں ان کے خون ابھی تک ٹپکا رہی ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کافر تھے ان کا دل خوش کرنے کو اور تم لوگ خوش نہیں ہوتے اس سے کہ لوگ تو مال لے کر اپنے گھر چلے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر لے جاؤ سو البتہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم جو لے کر گھر جاؤ گے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر گھر جائیں گے (البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن ساری دنیا سے بہتر ہے) پھر سب انصار نے کہا ہاں یا رسول اللہ! ہم راضی ہوئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا آگے تم پر بہت لوگ مقدم کئے جائیں گے (یعنی تمہیں چھوڑ کر اوروں کو دیں گے تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ ملاقات کرو تم اللہ سے اور اس کے رسول سے کہ میں حوض (کوثر) پر ہوں گا انہوں نے کہا اب ہم صبر کریں گے۔ (بعون الله وقوته)۔

تشریح: نوویؒ نے کہا کہ قاضی عیاضؒ نے ذکر کیا کہ اس حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خمس (یعنی پانچواں حصہ) نکالنے کے قبل دیا یا اس کو خمس میں نہیں گنا اور باقی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو خمس میں سے دیا ہے اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کو خمس کا اختیار ہے کہ جس طرح چاہے خرچ کرے اور جن کو چاہے اس میں سے زیادہ دے یا ایک شخص کو اس میں سے بہت کچھ دے دے اور اسی طرح امام کو اختیار ہے کہ خمس کو مصالح مؤمنین میں خرچ کرے اور چاہے تو کسی مالدار کو بہت کچھ دے دے، کسی مصلحت کی نظر سے اور حضرت ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ آگے جو حکام ہوں گے وہ تم کو چھوڑ کر اوروں کے تئیں اموال دنیاوی دیا کریں گے، سو تمہارے لئے ضروری ہے کہ نعماء اخروی پر نظر رکھو اور مجھ سے حوض کوثر پر ملنے کا خیال باندھے رہو اور ابھی سے صبر کی عادت ڈالو۔

۲٤۳۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۲۴۳۷: انس بن مالکؓ سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی

اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَا اَفَآءَ مِنْ اَمْوَالِ هَوَازِنَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَاَمَّا اُنَاسٌ حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ۔

اسی روایت کی مثل جو گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ انس نے کہا پھر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور اناسٌ منا میں منا کا لفظ نہیں کہا باقی مضمون وہی ہے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے زہیر بن حرب نے ان سے یعقوب نے ان سے ابن شہاب کے بھتیجے نے ان سے، ان کے چچا نے ان سے انس بن مالکؓ نے اور روایت کی حدیث مثل اس کے (جو گزری) اور اس میں بھی ہے کہ انس نے کہا پھر ہم صبر نہ کر سکے جیسے روایت یونس کی ہے زہری سے (جو اس کے اوپر گزری)۔

۲۴۳۸: عَنْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالُوْا نَصْبِرُ كَرِوَايَةِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۲۴۳۸: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ اس میں انسؓ کا قول ہے کہ انہوں نے کہا ہم صبر کریں گے۔

۲۴۳۹: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ اَفِيْكُمْ اَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا بْنُ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ فَقَالَ اِنَّ قُرَيْشًا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَّ مُصِيْبَةٍ وَّ اِنِّيْ اَرَدْتُّ اَنْ اُجْبُرَهُمْ وَاَتَاَ لَّفَهُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَاوَ تَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّسَلَكَ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ۔

۲۴۳۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو ایک جگہ جمع کیا اور فرمایا تم میں کوئی غیر ہے؟ انہوں نے کہا نہیں مگر ایک ہماری بہن کا لڑکا آپ نے فرمایا بہن کا لڑکا قوم میں داخل ہے پھر فرمایا قریش نے ابھی جاہلیت کو چھوڑا ہے اور ابھی مصیبت سے نجات پائی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی فریادرسی کروں اور ان کی دلجوئی کروں اور کیا تم خوش نہیں ہوتے ہو کہ لوگ دنیا لے کر چلے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ (باقی رہی میری محبت اور رفاقت تمہارے ساتھ وہ تو ایسی ہے کہ اگر سب لوگ ایک میدان کی راہ لیں اور انصار ایک گھاٹی کی (جو دو پہاڑوں کے بیچ میں ہو) تو میں انصار ہی کی گھاٹی میں جاؤں (اور ان کا ساتھ کبھی نہ چھوڑوں)۔

تشریح: اس حدیث میں فضیلت انصار کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے ساتھ معلوم ہوئی۔

۲۴۴۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ قَسَمَ الْغَنَائِمَ فِيْ قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْ فَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِهِمْ وَ اِنَّ غَنَائِمَنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَجَمَعَهُمْ فَقَالَ مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ قَالُوْا هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ

۲۴۴۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب مکہ فتح ہوا تو غنیمت قریش میں بانٹی گئی اور انصار نے کہا یہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ ہماری تو تلواریں خون بہائیں اور غنیمت یہ لوگ لے جائیں اور یہ خبر حضرت کو پہنچی سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھے تم سے پہنچی ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ ہاں وہی بات ہے جو آپ ﷺ کو پہنچی اور وہ

وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ قَالَ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا وَّ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْشِعْبَ الْاَنْصَارِ۔

لوگ کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے تب آپ نے فرمایا کیا تم کوخوشی نہیں ہوتی کہ اورلوگ دنیا لے کر اپنے گھر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ اور میرا حال تو یہ ہے کہ اگر یہ لوگ ایک میدان کی راہ لیں یا گھاٹی کی اور انصار ایک وادی یا گھاٹی کی تو میں انصار کی وادی میں چلوں یا انہی کی گھاٹی میں۔

۲۴۴۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِذَرَارِيِّهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ الْاٰفٍ وَّمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهٗ قَالَ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَّسَارِهٖ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَ فِي الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَاحَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ تَحُوْزُوْنَهٗ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِيْنَا قَالَ فَقَالَ لَوْسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَاَخَذْتُ شِعْبَ

۲۴۴۱: انسؓ نے کہا جب حنین کا دن ہوا ہوازن اور غطفان اور قبیلوں کے لوگ اپنی اولاد اور جانوروں کو لے کر آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار غازی تھے اور مکہ کے لوگ بھی جن کو طلقاء کہتے ہیں پھر یہ سب ایک بار پیٹھ دے دیئے یہاں تک کہ حضرت اکیلے رہ گئے اور اس دن دو آوازیں دیں کہ ان کے بیچ میں کچھ نہیں کہا پہلے داہنی طرف منہ کیا اور پکارا اے گروہ انصار کے تو انصار نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں اے رسول اللہ کے آپ خوش ہوں کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے بائیں طرف منہ کیا اور پکارا اے گروہ انصار کے تو انہوں نے پھر جواب دیا اور کہا کہ ہم حاضر ہیں اے رسول اللہ کے آپ ﷺ خوش ہوں کہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ ہیں اور آپ ﷺ ایک سفید خچر پر سوار تھے۔ اس دن اور اتر پڑے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں (مقام بندگی سے بڑھ کر کوئی فخر کا مقام نہیں، شیخ اکبر نے اس کی خوب تصریح کی ہے کہ مقام عبدیت خاص ہے انبیاء کے واسطے اور کسی کو اس مقام میں مشارکت نہیں سبحان اللہ، اللہ کا بندہ ہونا کتنی بڑی نعمت ہے کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے ؎

داغ غلامیت کز و پایہ خسر و بلند
صدر ولایت شود بندہ کہ سلطان خرید

اور اس کا رسول اور شکست کھا گئے مشرک لوگ اور آنحضرت ﷺ کو بہت لوٹ کا مال ہاتھ آیا اور آپ ﷺ نے اس کو مہاجرین میں تقسیم کر دیا اور مکہ کے لوگوں میں اور انصار کو اس میں سے کچھ نہ دیا تب انصار نے کہا کہ کٹھن گھڑی میں تو ہم بلائے جاتے ہیں اور لوٹ کا مال اوروں کو دیا جاتا ہے اور آپ ﷺ کو یہ خبر لگی سو آپ ﷺ نے ان کو ایک خیمہ میں اکٹھا کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے یہ کیا بات ہے جو مجھ کو تم سے پہنچی ہے تب وہ چپ ہو

الْاَنْصَارِ قَالَ هِشَامٌ فَقُلْتُ يَااَبَا حَمْزَةَ اَنْتَ شَاهِدٌ ذَاكَ قَالَ وَاَيْنَ اَغِيْبُ عَنْهُ ۔

رہے آپ نے فرمایا اے گروہ انصار کے کیا تم خوش نہیں ہوتے ہو اس پر کہ لوگ دنیا لے کر چلے جائیں گے اور تم محمد ﷺ کو لے جا کر اپنے گھر میں رکھ چھوڑو گے انہوں نے کہا بیشک اے رسول اللہ کے ہم راضی ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اگر لوگ ایک گھاٹی میں چلے اور انصار دوسری میں تو میں انصار کی گھاٹی کی راہ لوں ہشام نے کہا میں نے کہا اے ابوحمزہ تم اس وقت حاضر تھے انہوں نے کہا میں آپ ﷺ کو چھوڑ کر کہاں جاتا؟

۲۴۴۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ افْتَتَحْنَامَكَّةَ ثُمَّ اِنَّا غَزَوْنَا حُنَيْنًا فَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ بِاَحْسَنِ صُفُوْفٍ رَاَيْتُ قَالَ فَصُفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صُفَّتِ الْمُقَاتِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَآءُ مِنْ وَّرَآءِ ذٰلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْغَنَمُ ثُمَّ صُفَّتِ النَّعَمُ قَالَ وَنَحْنُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ قَدْ بَلَغْنَا سِتَّةَ آلَافٍ وَّعَلٰى مُجَنِّبَةِ خَيْلِنَا خَالِدُبْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلْوِي خَلْفَ ظُهُوْرِنَافَلَمْ نَلْبَثْ اَنِ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْاَعْرَابُ وَمَنْ نَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَالَلْمُهَاجِرِيْنَ يَالَلْمُهَاجِرِيْنَ ثُمَّ قَالَ يَالَلْاَنْصَارِ يَالَلْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ هٰذَا حَدِيْثُ عِمِّيَّةٍ قَالَ قُلْنَا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَيْمُ اللّٰهِ مَا اَتَيْنَا هُمْ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَقَبَضْنَا ذٰلِكَ الْمَالَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلَى الطَّآئِفِ فَحَاصَرْنَاهُمْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَكَّةَ قَالَ فَنَزَ لْنَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الرَّجُلَ الْمِائَةَ مِنَ الْاِبِلِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ قَتَادَةَ وَاَبِي التَّيَّاحِ وَهِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ۔

۲۴۴۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم نے مکہ فتح کیا (بعونہ تعالیٰ) پھر جہاد کیا حنین پر اور مشرک خوب صفیں باندھ کر آئے جو میں نے دیکھیں اور پہلے گھوڑوں نے صف باندھی (یعنی سواروں نے) پھر لڑنے والے لوگوں نے پھر عورتوں نے ان کے پیچھے پھر صف باندھی بکریوں نے پھر چار پایوں نے اور ہم بہت لوگ تھے کہ پہنچ گئے تھے چھ ہزار کو (اور یہ راوی کی غلطی ہے حقیقت میں اس دن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت میں گزرا) اور ہماری ایک جانب کے سواروں پر خالد بن ولید رسالدار تھے اور ایک بارگی ہمارے گھوڑے پیٹھ کی طرف جھکنے لگے اور ہم نہ ٹھہرے یہاں تک کہ ننگے ہوئے گھوڑے ہمارے اور گاؤں کے لوگ بھاگنے لگے اور جن لوگوں کو میں جانتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹا کہ ہاں اے مہاجرین ہاں اے مہاجرین! پھر ڈانٹا کہ اے انصار اے انصار اور انس نے کہا یہ حدیث ایک جماعت کی ہے یا کہا یہ حدیث میرے چچاؤں کی ہے پھر ہم نے کہا حاضر ہیں ہم اے رسول اللہ کے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور کہا انسؓ نے اللہ کی قسم کہ ہم پہنچے نہیں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور ہم نے ان سب کا مال لے لیا پھر ہم طائف کی طرف چلے اور ان کو چالیس روز تک گھیرا پھر مکہ لوٹ آئے اور نزول فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ایک ایک کو سو سو اونٹ عطا فرمانے لگے پھر آگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ اور ابوالتیاح اور ہشام بن زید کی اوپر گزری۔

۲۴۴۳: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۲۴۴۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی

عَنْهُ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَّالْاَ قْرَعَ ابْنَ هَابِسٍ كُلَّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ

اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور صفوان اور عیینہ اور اقرع ان سب کو سو سو اونٹ دیئے اور عباس بن مرداس کو کچھ کم کر دیئے تو عباس نے یہ اشعار کہے۔ جو اوپر مذکور ہوئے تب آپ نے ان کے سو اونٹ پورے کر دیئے۔

شِعْرِ اَتَجْعَلُ نَهْبِيْ وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ
بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْاَ قْرَعِ
فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَّلَا حَابِسٌ
يَفُوْقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ
وَمَاكُنْتُ دُوْنَ امْرِئٍ مِنْهُمَا
وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يُرْ فَعِ
قَالَ فَاَتَمَّ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةً۔

آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جس کا نام عبید تھا
عیینہ اور اقرع کے بیچ میں مقرر فرماتے ہیں
حالانکہ عیینہ اور اقرع دونوں
مرداس سے یعنی مجھ سے کسی مجمع میں بڑھ نہیں سکتے
اور میں ان دونوں سے کچھ کم نہیں ہوں
اور آج جس کی بات نیچے ہوگئی وہ پھر اوپر نہ ہوگی
تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ پورے کر دیئے۔

٢٤٤٤: عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فَاَعْطٰى اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ مِّائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَزَادَوَاَعْطٰى عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ مِائَةً ۔

۲۴۴۴: عمر بن سعید بن مسروق نے دوسرے اسناد سے یہی روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم حنین تقسیم کئے اور ابوسفیان کو سو اونٹ دیئے اور حدیث بیان کی مانند اس کی اور اتنی بات زیادہ بیان کی کہ علقمہ بن علاثہ کو سو دیئے۔

٢٤٤٥: عَنْ عُمَرَبْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْفِي الْحَدِيْثِ عَلْقَمَةَ بْنَ عُلَاثَةَ وَلَا صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرِ الشِعْرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ۔

۲۴۴۵: عمر بن سعید سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں علقمہ بن علاثہ اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہیں نہ شعروں کا۔

٢٤٤٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ حُنَيْناً قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَاَعْطٰى الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوْبُهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّ الْاَنْصَارَ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّصِيْبُوْا مَا اَصَابَ النَّاسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْ كُمْ ضُلَّالًا فَهَدَا كُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَا كُمُ اللّٰهُ بِيْ وَمُتَفَرِّ قِيْنَ

۲۴۴۶: عبداللہ بن زیدؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حنین فتح کیا اور غنیمت تقسیم کی اور مؤلفۃ القلوب کو مال دیا تو آپ کو خبر لگی کہ انصار چاہتے ہیں کہ جیسا اور لوگوں کو حصہ ملا ہے ویسا ہی ہم کو بھی ملے تب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد وثناء کی پھر فرمایا ''اے گروہ انصار کے کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا پھر اللہ نے تم کو ہدایت کی میرے سبب سے اور کیا میں نے محتاج نہیں پایا تم کو پھر اللہ نے میرے سبب سے تم کو امیر کیا اور کیا میں نے تم کو متفرق نہیں پایا پھر اللہ نے اکٹھا کر دیا تم کو (انصار میں دو قبیلے بہت بڑے تھے ایک اوس دوسرے خزرج ان میں سو برس سے برابر لڑائی

فَجَمَعَكُمُ اللّٰهُ بِیْ وَ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ فَقَالَ اَلَا تُجِيْبُوْنِیْ فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ فَقَالَ اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ شِئْتُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا كَذَا وَكَذَا وَكَانَ مِنَ الْاَمْرِ كَذَا وَ كَذَا لِاَ شْيَآءَ عَدَّدَهَا زَعَمَ عَمْرٌو وَ اَنْ لَّا يَحْفَظُهَا فَقَالَ اَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّآءِ وَالْاِبِلِ وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رِحَالِكُمْ اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَّ النَّاسُ دِثَارٌ وَّلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِیْ عَلَى الْحَوْضِ ۔

چلی آتی تھی حضرت ﷺ کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے اسے دور کیا) اور وہ کہتے تھے اللہ اور رسول ﷺ کا ان پر بہت احسان ہے (یعنی جو آپ نے کیا وہی حق ہے ہم اس پر راضی ہیں) پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے جواب نہیں دیتے انہوں نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر بہت ہی احسان ہے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا کہو اور کام ایسا ایسا ہو کئی چیزوں کا آپ نے ذکر کیا کہ عمرو کہتے ہیں میں انہیں بھول گیا (تو یہ نہیں ہوسکتا) پھر فرمایا کہ تم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھر جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھر جاؤ پھر فرمایا انصار استر ہیں (یعنی بدن سے ہمارے لگے ہوئے ہیں جیسے استر لگا ہوتا ہے) اور باقی لوگ ابرہ ہیں (یعنی بہ نسبت انصار کے ہم سے دور ہیں جیسے ابرہ بدن سے دور ہوتا ہے) اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں کا ایک آدمی ہوتا اور اگر لوگ ایک میدان اور گھاٹی میں جائیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی میں جاؤں اور میرے بعد لوگ تم کو پیچھے ڈالیں گے (یعنی تم کو نہ دے کر اوروں کو دیں گے) تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ ملنا مجھ سے حوض پر۔

٢٤٤٧ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِّائَةً مِّنَ الْاِبِلِ فِی الْقِسْمَةِ وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى اَنَاسًا مِّنْ اَشْرَافِ لْعَرَبِ وَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِی الْقِسْمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَّا عُدِلَ فِيْهَا وَمَا اُرِيْدَ فِيْهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِنْ لَّمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِیَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ قَالَ قُلْتُ لَا جَرَمَ لَا اَرْفَعُ اِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيْثًا ۔

٢٤٤٧ : عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب حنین کا دن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں کو غنیمت کا مال زیادہ دیا چنانچہ اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیے اور عیینہ کو بھی ایسے ہی اور چند آدمیوں کو سرداران عرب سے ایسا ہی کچھ اور لوگوں سے ان کو مقدم کیا تقسیم میں سو ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ تقسیم ایسی ہے کہ اس میں عدل نہیں ہے اور اس میں اللہ کی رضامندی مقصود نہیں تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی قسم میں اس کی خبر دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ کون عدل کرے گا اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کا عدل نہ کرے پھر فرمایا آپ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کہ ان کو اس سے زیادہ ستایا گیا مگر انہوں نے صبر کیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج سے میں آپ ﷺ کو کسی بات کی خبر نہ دوں گا (اس لئے کہ آپ ﷺ کو اس میں تکلیف ہوتی ہے)۔

٢٤٤٨: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَّا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهٗ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَّاحْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَذْكُرْهُ لَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ قَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ ۔

۲۴۴۸: عبداللہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے کچھ مال بانٹا اور ایک شخص نے کہا یہ تقسیم ایسی ہے کہ اللہ کی رضا مندی اس سے مقصود نہیں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر چپکے سے کہہ دیا اور آپ ؐ بہت غصہ ہوئے اور چہرہ آپ کا لال ہو گیا اور میں نے آرزو کی کہ کاش اس کا ذکر نہ کیا ہوتا تو خوب ہوتا پھر آپ ؐ نے فرمایا موسیٰ کو اس سے زیادہ ستایا گیا اور انہوں نے صبر کیا (حضرت موسیٰ پردہ میں چھپ کر نہاتے تھے جاہلوں نے کہا ان کے انثیین بڑے ہیں ایک بار پتھر پر کپڑے رکھ دیئے وہ لے بھاگا۔ آپ اس کے پیچھے دوڑے لوگوں نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہیں اور جب حضرت ہارونؑ کا انتقال ہوا ان کا جنازہ آسمان پر ملائکہ لے گئے جاہلوں نے کہا انہوں نے ان کو حسد سے مار ڈالا آخر وہ ایک تخت پر آسمان سے ظاہر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ موسیٰؑ نے مجھے نہیں مارا غرض اس طرح ہمیشہ جاہل لوگ انبیاء، علماء کو بدنام کرتے چلے آئے ہیں خدام حدیث اور وارثان علم رسول اللہ ﷺ ہمیشہ صبر کرتے رہے ہیں)۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَوَارِجِ وَصِفَاتِهِمْ

باب: خوارج اور ان کی صفات کا ذکر

٢٤٤٩: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ مُنْصَرَفَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ وَّفِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَكُنْ اَعْدِلُ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَعْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْتُلَ هٰذَا الْمُنَافِقَ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَّتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنِّيْ اَقْتُلُ اَصْحَابِيْ اِنَّ هٰذَا وَ اَصْحَابَهٗ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ۔

۲۴۴۹: جابر بن عبداللہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ جعرانہ میں تھے جب حنین سے لوٹے تھے اور بلالؓ کے کپڑے میں کچھ چاندی تھی اور رسول اللہ ﷺ مٹھی سی لے لے کر بانٹتے تھے اور لوگوں کو دیتے تھے تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا عدل کر و اے محمد ﷺ! آپ ؐ نے فرمایا ”کون عدل کرے گا اگر میں عدل نہ کروں اور تو تو بڑا بدنصیب اور بڑا نقصان والا ہو گیا اگر میں عدل نہ کروں (یعنی تو مجھے نبی سمجھ کر ایمان لایا اور جب میں ظالم ٹھہرا تو تیرا کہاں ٹھکانا لگے گا) اس پر حضرت عمر نے عرض کی کہ مجھے فرمایئے کہ میں اس منافق کو مار ڈالوں اے رسول اللہ کے آپ ؐ نے فرمایا پناہ اللہ کی لوگ کہیں گے کہ میں اپنے رفیقوں کو مارتا ہوں (معلوم ہوا کہ زبان خلق سے بچنا چاہئے) اور یہ شخص اور اس کے یار قرآن کو پڑھیں گے اور قرآن ان کے گلوں سے نہ اترے گا (یعنی دل میں اثر نہ کرے گا) اور قرآن سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے (بعض وقت زور سے تیر مارو تو پار ہو جاتا ہے اور اس میں خون تک نہیں بھرتا)۔

۲۴۵۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

۲۴۵۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

يَقْسِمُ مَغَانِمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

٢٤٥١: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِىْ تُرْبَتِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْاَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيُّ وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيُّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِىْ كِلَابٍ وَّزَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ثُمَّ اَحَدُ بَنِىْ نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوْا تُعْطِىْ صَنَادِيْدَ نَجْدٍ وَّتَدَعُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِنِّىْ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِاَتَاَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِنْ عَصَيْتُهٗ اَيَاْ مَنُنِىْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِىْ قَالَ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَاْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فِىْ قَتْلِهٖ يُرَوْنَ اَنَّهٗ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَاقَوماً يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ حَنَا جِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدْعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَايَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَ قْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ ۔

۲۴۵۱: ابوسعیدؓ نے کہا، حضرت علی نے یمن سے کچھ سونا بھیجا مٹی میں ملا ہوا (یعنی کان سے جیسا نکلا تھا ویسا ہی تھا) رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپؐ نے اسے چار آدمیوں میں بانٹا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری اور ایک شخص بنی نبہان سے اور اس پر قریش بہت جلے اور کہنے لگے کہ آپ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ان کو اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو اتنے میں ایک شخص آیا کہ اس کی داڑھی گھنی تھی، گال پھولے ہوئے تھے آنکھیں گڑھے میں گھسی ہوئی تھیں ماتھا اونچا تھا سر منڈا ہوا تھا اور اس نے آ کر کہا اللہ سے ڈرا ے محمد ﷺ (یہ حلیہ عجیب فتنہ انگیز ہے مجھے دو بار اس شکل والوں سے ایذا پہنچائی گئی ہے اللہ اس صورت سے بچائے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں نافرمانی کرونگا تو پھر اللہ تعالیٰ کی کون اطاعت کرے گا (معلوم ہوا کہ نبی سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین والوں پر امانتدار مقرر فرمایا اور تم لوگ امانتدار نہیں جانتے پھر وہ آدمی پیٹھ موڑ کر چلا گیا اور اس شخص نے اجازت مانگی قوم میں سے اس کے قتل کی لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ خالد بن ولیدؓ تھے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیشک اس کی اصل میں سے ایک قوم ہے کہ وہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور انکے گلوں سے نیچے نہیں اترتا اور اہل اسلام کو قتل کرتے ہیں اور بت پرستوں کو چھوڑ دیتے ہیں (تمام اہل بدعت کا یہی حال دیکھنے میں آتا ہے کہ پنجہ پرست، شدہ پرست، تعزیہ پرست گور پرستوں کے یار غار، بے نمازیوں، ہیجڑوں، بھڑووں، رنڈیوں، زانیوں کے دوستدار، وفادار، فاسقوں، فاجروں، شاربان خمر بائعان مسکرات مغنیات کے جویان رہتے ہیں) اسلام سے ایسا نکل جاتے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے اگر میں ان کو پاتا تو ایسا قتل کرتا جیسے عاد قتل ہوئے ہیں (یعنی جڑ پیڑ سے اڑا دیتا جیسے عاد کو باد نے برباد کیا)۔

تشریح: اس حدیث سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ انہوں نے خوارج کو قتل کیا اور گویا حضرت علیؓ آپ کی آرزو برلائے آگے ان کا بیان مفصل آئے گا۔

٢٤٥٢: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِیْ اَدِيْمٍ مَّقْرُوْظٍ لَّمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ وَّ الْاَقْرَعِ ابْنِ حَابِسٍ وَّ زَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ اِمَّا عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ وَاِمَّا عَامِرُبْنُ الطُّفَيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ كُنَّا نَحْنُ اَحَقُّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَاْمَنُوْنِیْ وَاَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِی السَّمَاءِ يَاْتِيْنِیْ خَبَرُ السَّمَآءِ صَبَاحًا وَّ مَسَآءً قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ مُشَمَّرُ الْاِزَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ وَيْلَكَ اَوَلَسْتُ اَحَقَّ اَهْلِ الْاَرْضِ اَنْ يَّتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ يُصَلِّيْ قَالَ خَالِدٌ وَّكَمْ مِّنْ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ مَالَيْسَ فِیْ قَلْبِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اُنَقِّبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا اَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ قَالَ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ اِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَّتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لَّا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَ هُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ قَالَ اَظُنُّهٗ قَالَ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ ـ

۲۴۵۲: ابوسعید خدریؓ کہتے تھے کہ حضرت علیؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ سونا بھیجا ایک چمڑے میں جو ببول کی چھال سے رنگا ہوا تھا اور مٹی سے بھی جدا نہیں ہوا تھا تو آپؐ نے چار آدمیوں میں بانٹا عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید خیل میں اور چوتھے علقمہ بن علاثہ تھے یا عامر بن طفیل تو ایک شخص نے ایک آپ کے اصحاب میں سے کہا کہ ہم اس کے زیادہ حقدار تھے ان لوگوں سے اور یہ خبر آپ ﷺ کو پہنچی اور آپؐ نے فرمایا کہ تم مجھے امانتدار نہیں جانتے اور میں اس کا امانتدار ہوں جو آسمان کے اوپر ہے (یعنی اللہ تعالیٰ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر ہے نہ کہ جیسا ملاعین جہمیہ جو مفسدانِ دین ہیں خیال کرتے ہیں اور برق وبجلی کی طرح اہل سنت پر کڑکتے ہیں کہ وہ ذات مقدس ہر جگہ ہے معاذ اللہ من ذلک اور یہ ملاعین بیہودہ عقائد جہمیہ کو جان جہان جانتے ہیں اور عقیدہ انبیاء کو وہم وگمان سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر بشر کو محفوظ رکھے) آتی ہے مجھے خبر آسمان کی صبح اور شام پھر ایک شخص کھڑا ہوا جس کی دونوں آنکھیں گھڑے میں گھسی ہوئی تھیں دونوں گال پھولے ہوئے تھے پیشانی ابھری ہوئی تھی سر منڈا ہوا تھا تہ بند اٹھائے ہوئے کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ سے ڈر آپ نے فرمایا خرابی ہے تیری تو کیا سب زمین والوں سے بڑھ کر مستحق نہیں۔ اللہ سے ڈرنے کا (یعنی سب سے زیادہ تو تو ہے مستحق اس سے ڈرنے کا اس لئے کہ اسکے رسول سے بے ادبی کرتا ہے) پھر وہ شخص چلا اور خالد بن ولید نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں اس کی گردن نہ ماروں آپ نے فرمایا نہیں شاید یہ نماز پڑھتا ہو۔ (معلوم ہوا کہ وہ اکثر حاضر باش خدمت مبارک بھی نہ تھا ورنہ ایسی حرکت سرزد نہ ہوتی) خالدؓ نے کہا بہت نماز پڑھنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ آپ اپنی زبان سے وہ باتیں کرتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں ہوا کہ کسی کا دل چیر کر دیکھوں نہ یہ کہ کسی کا پیٹ پھاڑوں پھر آپ نے اس کی طرف دیکھا اور وہ پیٹھ موڑے جا رہا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس کی اصل سے ایسے لوگ نکلیں گے کہ وہ اللہ کی کتاب آسانی سے پڑھیں گے مگر گلے سے نہیں نیچے اترے گی (یہی حال ہے اہل بدعت کا یک شنبہ قرآن پڑھیں گے مگر عقیدہ یہ رکھیں گے کہ قرآن کا ترجمہ

پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے پھر قرآن کا مضمون کیونکر گلے اترے) نکل جائیں گے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے (یعنی تمام اعمال صالحہ خیر و صدقات صلوٰۃ وزکوٰۃ حج وصیام سب کچھ بجالاتے ہیں مگر شرک و بدعت کی شومی سے جو ان کے عقائد (اعمال میں گھسی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہیں جیسے تیر نکل گیا تو اس میں خون بھی نہیں بھرتا) راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر میں ان کو پاؤں تو ثمود کی طرح قتل کروں۔

تشریح ۞ آخر حضرت علیؓ نے وہی کیا جزاہ اللّٰہ عنا خیر الجزا۔ آمین اور زید کو جاہلیت میں زید الخیل کہا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام اسلام میں زید الخیر رکھ دیا۔ اسی لئے بعضے نسخوں میں زید الخیر آیا ہے اور دونوں صحیح ہیں اور روایتوں سے معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے شرع کا حکم ہے کہ وہ قتل کیا جائے اور وہ کافر ہے اور ان روایتوں میں اس کا قتل جو مروی نہیں اس کی وجہ خود حضرت ﷺ نے فرما دی کہ لوگ کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماننے والوں کو قتل کرتے ہیں اور یہ امر لوگوں کے بھاگنے اور نفرت کا سبب ہوگا اور آپ ﷺ نے تمام منافقوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کیا تاکہ اوروں کو الفت ہو اور شاید ان کو بعد چندے ہدایت ہو اور ان روایتوں میں سے کسی میں اجازت مانگنا حضرت عمرؓ کا مروی ہے کسی میں خالدؓ بن ولید کا اور دونوں صحیح ہیں اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ دونوں نے اجازت مانگی ہو اس کے قتل کی اور نوویؒ نے فرمایا ہے کہ قرآن کا گلے سے نہ اترنا مراد اس سے یہ ہے کہ سوا لفظوں کی تلاوت کے اس کے معانی سے ان کو کچھ حصہ نہیں اور یہ قول نوویؒ کا بھی مؤید ہے ہماری تصریح کا جو ہم اوپر کہہ آئے ہیں کہ مراد اس سے وہی ہیں جو ترجمہ قرآنی سے نفور ہیں اور ان حدیثوں سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جو خوارج کو کافر کہتے ہیں۔ قاضی عیاضؒ نے فرمایا ہے کہ مازریؒ نے کہا ہے کہ خوارج کی تکفیر میں علماء کا اختلاف ہے اور یہ مسئلہ نہایت مشکل ہے اسلئے کہ داخل کرنا کافر کا ملت میں اور خارج کرنا مسلمان کا ملت سے نہایت امر دشوار ہے اور ابوبکر باقلانی کے اقوال اس میں مضطرب ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ امر بہت مشکل ہے اس لئے کہ قوم نے ان کے کفر کی تصریح نہیں کی اور سبب اشکال کا یہ ہے کہ مثلاً معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ عالم ہے مگر اسے علم نہیں اور زندہ ہے مگر اس کو حیوٰۃ نہیں اور اس لئے اس کے کفر میں شک پڑ جاتا ہے اس لئے کہ شرع میں یہ بات تو معلوم ہے کہ جو کہے کہ عالم نہیں ہے یا حی نہیں ہے وہ کافر ہے اور یہ بھی حجت قطعی سے معلوم ہو چکا ہے کہ ایک ذات کا عالم ہونا اس طرح پر کہ اسے علم نہ ہو یا حی ہونا اس طرح کہ حیات نہ ہو محال ہے اب ہم اگر یہ کہیں کہ معتزلہ نے جب علم الٰہی کی نفی کی تو اللہ کے عالم ہونے کی نفی کی اور یہ بالا جماع کفر ہے اور اس صورت میں اس کا عالم کہنا مفید نہیں اور اگر یہ کہیں کہ وہ علم کی نفی کرتا ہے اور اللہ کے عالم ہونے کا اقرار کرتا ہے تو وہ کافر نہ ہوا۔ اگرچہ علم کی نفی سے عالم ہونے کی نفی لازم آتی ہے۔ غرض یہی مقام اشکال کا ہے یہ کلام ہے مازریؒ کا اور مذہب شافعیؒ اور جماہیر علماء کا یہ ہے کہ خوارج کی تکفیر نہ کی جائے اور ایسے ہی قدریہ اور معتزلہ ہیں اور تمام اہل ہواء و بدع اور امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ میں گواہی تمام اہل ہوا کی قبول کرتا ہوں مگر خطابیہ کی اور وہ ایک گروہ ہیں رافضیوں میں سے کہ وہ اپنے ہم مذہب کی گواہی جھوٹی دینا جائز جانتے ہیں تمام ہوا مضمون نوویؒ کا ساتھ تقدیم و تاخیر اور ایک نوع اختصار کے اور غنیۃ الطالبین میں جناب مستطاب مولانا شاہ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خطابیہ منسوب ہیں ابی الخطاب کی طرف اور ان کا عقیدہ ہے کہ ہر زمانہ میں ایک نبی ناطق ہوتا ہے ایک صامت یعنی چپ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ناطق تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نبی صامت غرض ان کی گواہی مقبول نہیں۔

۲۴۵۳: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۲۴۵۳: یہ حدیث سابقہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس میں یہ وضاحت ہے کہ

اِلَّا اَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَامَ اِلَيْهِ خَالِدٌ سَيْفُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا فَقَالَ اِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا رَطْبًا وَقَالَ قَالَ عُمَارَةُ حَسِبْتُهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ۔

اس آدمی کو قتل کرنے کی اجازت پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مانگی پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مانگی۔

٢٤٥٤: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ زَيْدُ الْخَيْرِ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ أَوْ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَرِوَايَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَقَالَ اِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ۔

۲۴۵۴: یہ حدیث بھی سابقہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے لیکن اس میں آپ ﷺ کا یہ قول نہیں ہے کہ اگر میں نے ان کو پایا تو میں ان کو قتل کروں گا ثمود کے قتل کرنے کی طرح۔

٢٤٥٥: عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فَسَأَلَاهُ عَنِ الْحَرُوْرِيَّةِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا فَقَالَ لَآ اَدْرِيْ مِنَ الْحَرُوْرِيَّةُ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ فَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ حُلُوْقَهُمْ اَوْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِيْ اِلٰى سَهْمِهِ اِلٰى نَصْلِهِ اِلٰى رِصَافِهِ فَيَتَمَارٰى فِي الْفُوْقَةِ هَلْ عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَيْءٌ۔

۲۴۵۵: ابوسلمہ اور عطاء دونوں، ابوسعید کے پاس آئے اور کہا کہ حروریہ کے باب میں تم نے کچھ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ ﷺ ان کا کچھ ذکر کرتے تھے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ حروریہ کون لوگ ہیں مگر میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے اس امت میں ایک قوم نکلے گی اور یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہو گی غرض وہ ایسے ہوں گے کہ حقیر جانو گے تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے آگے اور قرآن پڑھیں گے کہ ان کے حلقوں سے یا فرمایا گلوں سے نیچے نہ اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے۔ جیسے تیر شکار سے کہ شکاری دیکھتا ہے اپنے تیر کی لکڑی کو اور اس کی پھال کو اور اس کے پر کو اور غور کرتا ہے اس کے کنارہ اخیر کو جو اس کی چٹکیوں میں تھا کہ کہیں اس کی کسی چیز میں کچھ خون بھرا ہے (تو دیکھتا ہے کہ کہیں بھی نہیں بھرا)۔

٢٤٥٦: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلَكَ

۲۴۵۶: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور آپ ﷺ کچھ بانٹ رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا ایک شخص بنی تمیم کا اور اس نے کہا کہ اے رسول اللہ! عدل کرو تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے تیری جب

وَمَنْ يَعْدِلُ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ فِيْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَا مِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُفِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْئٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ الْقِدْحُ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثُدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْمِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ يَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَامَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَوُجِدَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَ ۔

میں عدل نہ کروں گا تو کون کرے گا اور تو بالکل بدنصیب اور محروم ہو گیا اگر میں نے عدل نہ کیا اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن ماروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جانے دو اس لئے کہ اس کے چند یار ہوں گے کہ تم حقیر سمجھو گے اپنی نماز کو ان کی نماز کے آگے اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے آگے قرآن پڑھیں گے کہ گلوں سے نہ اترے گا اسلام سے ایسا نکل جائیں گے کہ جیسے تیر شکار سے کہ دیکھتا ہے تیر انداز اس کے پیکان کو تو اس میں کچھ بھرا نہیں ہے پھر دیکھتا ہے اس کی پیکان کی جڑ کو تو اس میں کچھ نہیں پھر دیکھتا ہے اس کی لکڑی کو تو اس میں بھی کچھ نہیں پھر دیکھتا ہے اس کے پر کو تو اس میں بھی کچھ نہیں اور تیر اس شکار کی بیٹ اور خون سے نکل گیا اور نشانی اس گروہ کی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہے کہ ایک شانہ اس کا عورت کی پستان کا سا ہوگا یا فرمایا جیسے گوشت کا لوتھڑا تھلتھلاتا ہوا اور وہ گروہ اس وقت نکلے گا جب لوگوں میں پھوٹ ہو گی۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے لڑے اور میں آپ کے ساتھ تھا اور آپ نے حکم فرمایا اس کے ڈھونڈنے کا اور وہ ملا اور حضرت علیؓ کے پاس لایا گیا اور میں نے اس کو دیکھا کہ جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی تھا۔

تشریح ۞ ان روایتوں میں رسول اللہؐ کے کئی معجزے واضح ہیں کہ جن کی آپؐ نے پہلے سے خبر دی اور ویسے ہی واقع ہوئے اول یہ کہ آپؐ نے فرمایا پھوٹ کے وقت نکلے گا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ جب حضرت علیؓ کی نزاع تھی اور دونوں تحکیم پر راضی ہوئے جب ایک ہی گروہ دس ہزار کا دونوں لشکروں سے جدا ہو گیا اور دونوں گروہوں کی تکفیر کرنے لگا اور جب حضرت علیؓ نے بشارت دی کہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ اگر تم اس گروہ سے لڑو گے تو ان میں دس بھی نہ بچیں گے اور تم میں کے دس بھی نہ مارے جائیں گے چنانچہ ویسا ہی ہوا پھر آگے روایتوں میں آپ نے فرمایا کہ ان کو قتل وہ فرقہ کرے گا جو حق سے قریب ہوگا۔ یعنی حضرت علیؓ کا فرقہ اور انہوں نے ہی قتل کیا اور ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ حق پر تھے اور جن لوگوں نے ان سے خلاف کیا وہ باغی تھے اور یہ روایتیں حجت ہیں اہل سنت کی اور ان روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امت آپ ﷺ کی آپ ﷺ کے بعد باقی رہے گی اور ان میں شوکت اور قوت ہوگی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ فرقہ مارقہ تشدد کریں گے اور بے موقع کہ جہاں تشدد ضروری نہیں اور ویسا ہی ہوا اور فرمایا کہ ایک مرد ایسا ہوگا اور اس کا حلیہ ایسا ہوگا چنانچہ ویسا ہی نکلا اور یہ بات ایسی ہے کہ کوئی فرلیس یا عقیل! ہرگز ہرگز اپنی فراست اور عقل سے نہیں کہہ سکتا بجز وحی الٰہی کے جو اس میں غور کرے گا اور انصاف سے دیکھے گا تو تصدیق رسالت کرے گا و اللہ الحمد۔

٢٤٥٧: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُوْنُوْنَ فِیْ اُمَّتِهٖ يَخْرُجُوْنَ فِیْ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ سِيْمَا هُمُ التَّحَالُقُ قَالَ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ اَوْمِنْ أَشَرِّ الْخَلْقِ يَقْتُلُهُمْ اَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ اِلَى الْحَقِّ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَثَلًا اَوْقَالَ قَوْلًا الرَّجُلُ يَرْمِی الرَّمِيَّةَ اَوْ قَالَ الْغَرَضَ فَيَنْظُرُ فِی النَّصْلِ فَلَايَرٰى بَصِيْرَةً وَّيَنْظُرُ فِی النَّضِیِّ فَلَايَرٰى بَصِيْرَةً وَّيَنْظُرُ فِی الْفُوْقِ فَلَا يَرٰى بَصِيْرَةً قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّاَنْتُمْ قَتَلْتُمُوْهُمْ يَآ اَهْلَ الْعِرَاقِ ۔

۲۴۵۷: ابوسعیدؓ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ کی امت میں ہوگی اور وہ لوگ نکلیں گے جبکہ لوگوں میں پھوٹ ہوگی اور نشانی ان کی سرمنڈانا ہوگی اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ وہ بدترین خلق ہیں قتل کریں گے ان کو وہ لوگ دونوں گروہوں میں سے جو نزدیک ہوں گے حق کے (اور وہ گروہ حضرت علیؓ کا تھا) اور ان کی ایک مثال آپ نے بیان فرمائی یا ایک بات کہی کہ آدمی جب تیر مارتا ہے شکار کو یا فرمایا نشانہ کو اور نظر کرتا ہے بھال کو تو اس میں کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی لکڑی میں تو کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کرتا ہے تیر کی لکڑی میں چٹکی میں رہتا ہے تو کچھ اثر نہیں پاتا ہے ابوسعید نے کہا اے عراق والو! تم ہی نے تو ان کو قتل کیا ہے (یعنی حضرت علیؓ کے ساتھ ہو کر)۔

٢٤٥٨: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُهَا اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ ۔

۲۴۵۸: ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”ایک فرقہ جدا ہو جائے گا جب مسلمانوں میں پھوٹ ہوگی اور اس کو قتل کرے گا وہ گروہ جو قریب ہوگا دونوں گروہوں میں حق سے“۔

٢٤٥٩: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اُمَّتِیْ فِرْقَتَانِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَّلِیْ قَتْلَهُمْ اَوْلَا هُمْ بِالْحَقِّ ۔

۲۴۵۹: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری امت میں دو گروہ ہو جائیں گے اور ان دونوں میں ایک فرقہ جدا ہو جائے گا اور ان کو قتل کرے گا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا“۔

٢٤٦٠: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ فِیْ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ فَيَلِیْ قَتْلَهُمْ اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ۔

۲۴۶۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر گیا۔

٢٤٦١: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ حَدِيْثٍ ذَكَرَ فِيْهِ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ عَلٰى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ اَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ۔

۲۴۶۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر گیا۔

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قَتْلِ الْخَوَارِجِ

باب: خوارج کے قتل پر ابھارنے کے بارے میں

٢٤٦٢: عَنْ سُوَيْدِبْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۴۶۲: سوید بن غفلہ نے کہا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ”جب میں تم سے روایت کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اگر میں آسمان سے گر پڑوں

فَلَاَنْ اَخِرَّمِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْلَ عَلَیْهِ مَالَمْ یَقُلْ وَاِذَا حَدَّثْتُکُمْ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَیَخْرُجُ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّةِ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَایُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ پر وہ بات باندھوں جو آپ نے نہیں فرمائی اور جب میں تمہارے اور اپنے بیچ میں کچھ بات کروں تو جان لو کہ لڑائی میں حیلہ اور فریب روا ہے اب سنو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی کہ ان کے لوگ کمسن ہوں گے اور کم عقل بات تو سب مخلوقات سے اچھی کہیں گے اور قرآن ایسا پڑھیں گے کہ ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا اور دین سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پھر جب تم ان سے ملو تو ان کو مارو اس لئے کہ ان کے مارنے سے تم کو قیامت کے دن اللہ کے پاس سے ثواب ملے گا۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہؓ کے اپنے مناقشات میں یہ بات نہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھ دیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا بڑا گناہ جانتے تھے اور اپنی ہلاکت کا موجب سمجھتے تھے اسی لئے صحابہؓ نہایت عدول ہیں کہ کوئی ان میں ضعیف نہیں ہے نہ قابل جرح۔

٢٤٦٣: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۲۴۶۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٤٦٤: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَاالْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَایَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ۔

۲۴۶۴: اعمش سے اس سند سے وہی روایت مروی ہے اور اس میں یہ مضمون نہیں ہے کہ وہ دین سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

٢٤٦٥: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ ذَکَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِیْهِمْ رَجُلٌ مُّخْدَجُ الْیَدِاَوْمُوْدَنُ الْیَدِ اَوْ مَثْدُوْنُ الْیَدِ لَوْلَآ اَنْ تَبْطَرُوْا لَحَدَّثْتُکُمْ بِمَا وَعَدَاللّٰهُ الَّذِیْنَ یَقْتُلُوْنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ اِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ اِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ ۔

۲۴۶۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا خوارج کا اور فرمایا کہ ان میں ایک شخص ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا یا پستان زن کے برابر ہوگا اور کہا اگر تم فخر نہ کرو تو میں بیان کروں جس کا وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے قتل کرنے والوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا تم نے سنا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے؟ انہوں نے کہا ہاں قسم ہے رب کعبہ کی ہاں قسم ہے رب کعبہ کی ہاں قسم ہے رب کعبہ کی۔

٢٤٦٦: عَنْ عَلِیٍّ نَحْوَ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ مَرْفُوْعًا۔

۲۴۶۶: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٤٦٧: عَنْ زَیْدِبْنِ وَهْبِ الْجُهَنِیِّ اَنَّهٗ کَانَ فِی الْجَیْشِ الَّذِیْنَ کَانُوْا مَعَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

۲۴۶۷: زید سے روایت ہے کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علیؓ کے ساتھ خوارج پر گیا تھا انہوں نے کہا کہ حضرت علی نے فرمایا اے لوگو!

عَنْهُ الَّذِيْنَ سَارُوْا اِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِيْ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ لَيْسَ قِرَاءَ تُكُمْ اِلٰى قِرَاءَ تِهِمْ بِشَيْءٍ وَّلَا صَلٰوتُكُمْ اِلٰى صَلٰوتِهِمْ بِشَيْءٍ وَّلَا صِيَامُكُمْ اِلٰى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَاتُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِيْنَ يُصِيْبُوْ نَهُمْ مَاقُضِيَ لَهُمْ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ لَاتَّكَلُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاٰيَةُ ذٰلِكَ اَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا لَّهٗ عَضُدٌ وَلَيْسَ لَهٗ ذِرَاعٌ عَلٰى رَاْسِ عَضُدِهٖ مِثْلُ حَلَمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعَرَاتٌ بِيْضٌ فَتَذْهَبُوْنَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَاَهْلِ الشَّامِ وَتَتْرُكُوْنَ هٰؤُلَاءِ يَخْلُفُوْنَكُمْ فِيْ ذَرَارِيِّكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ يَكُوْنُوْا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَاِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَاَغَارُوْا فِيْ سَرْحِ النَّاسِ فَسِيْرُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ قَالَ سَلَمَةُ ابْنُ كُهَيْلٍ فَنَزَّ لَنِيْ زَيْدُبْنُ وَهْبٍ مَّنْزِلًا حَتّٰى قَالَ مَرَرْ نَا عَلٰى قَنْطَرَةٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الرَّاسِبِيُّ فَقَالَ لَهُمْ اَلْقُوا الرِّمَاحَ وَسُلُّوْا سُيُوْفَكُمْ مِنْ جُفُوْنِهَا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّنَاشِدُوْكُمْ كَمَا نَاشَدُوْكُمْ يَوْمَ حَرُوْرَاءَ فَرَجَعُوْا فَوَحَّشُوْا بِرِمَاحِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوْفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ قَالَ وَقُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّمَا اُصِيْبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلْتَمِسُوْا فِيْهِمُ الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ

میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایک قوم نکلے گی میری امت سے کہ قرآن پڑھیں گے ایسا کہ تمہارا پڑھنا ان کے آگے کچھ نہ ہوگا اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے آگے کچھ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ ان کے روزوں کے آگے کچھ ہوگا قرآن پڑھ کر وہ سمجھیں گے کہ ہمارا اس میں فائدہ ہے اور وہ ان کا ضرر ہوگا نماز ان کے گلوں سے نہ اترے گی نکل جائیں گے اسلام سے جیسے تیر شکار سے اگر وہ لشکر جوان پر جائے گا جان لے اس بشارت کو جس کا بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی ﷺ کی زبان مبارک پر تو بھروسا کرے اسی عمل پر (یہ سمجھ لے کہ اب عمل کی حاجت نہیں اتنا ثواب ان کے قتل میں ہے) اور نشانی ان کی یہ ہے کہ ان میں آدمی ہے کہ اس کے شانہ کے سر پر عورت کے سرپستان کی مثل ہے اور اس پر بال ہیں سفید رنگ کے اور حضرت علی نے فرمایا تم جاتے ہو معاویہ کی طرف اہل شام پر اور ان کو چھوڑے جاتے ہو کہ یہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد اور اموال کو ایذا دیں اور میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ یہ وہی قوم ہے اس لئے کہ انہوں نے خون بہایا حرام اور لوٹ لیا مواشی کو لوگوں کے سو ان پر چلو اللہ کا نام لے کر سلمہ بن کہیل نے کہا کہ پھر بیان کیا مجھ سے زید نے ایک ایک منزل کا یہاں تک کہ کہا انہوں نے کہ گزرے ہم ایک پل پر (اور وہ پل تھا دبرخان کا چنانچہ نسائی کی روایت میں وارد ہوا ہے) پھر جب دونوں لشکر ملے اس دن خوارج کا سپہ سالار عبداللہ بن وہب راسبی تھا اور اس نے حکم دیا ان کو کہ اپنے نیزے پھینک دو اور تلواریں میان سے نکال لو اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ لوگ تم پر ویسی بوچھاڑ نہ کریں جیسی حرورا کے دن کی تھی سو وہ پھرے اور اپنے نیزے پھینک دیئے اور تلواریں میان سے نکال لیں اور لوگ ان سے جا ملے اور ان کو اپنے نیزوں سے کونچ لیا اور ایک پھر دوسرا مقتول ہوا اور حضرت علیؓ کے لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے پھر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ڈھونڈو اس میں مخدج کو اور اس کو ڈھونڈا اور نہ پایا پھر حضرت علی خود کھڑے ہوئے اور ان مقتولوں کے پاس گئے جو ایک

فَقَامَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى اَتٰى نَاساً قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَخِّرُوْهُمْ فَوَجَدُوْهُ مِمَّا يَلِى الْاَرْضَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهٗ قَالَ فَقَامَ اِلَيْهِ عَبِيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ يَااَمِيْرَ الْمُوْمِنِيْنَ اَللّٰهِ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِىْ وَاللّٰهِ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ حَتّٰى اسْتَحْلَفَهٗ ثَلَاثًا وَّهُوَ يَحْلِفُ لَهٗ ۔

دوسرے پر پڑے ہوئے تھے اور آپؓ نے فرمایا کہ ان کو ہٹاؤ پھر اس کو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپؓ نے کہا اللہ اکبر پھر فرمایا کہ سچا ہے اللہ تعالیٰ اور پیغام پہنچایا اس کے رسول نے کہا راوی نے کہ پھر کھڑے ہوئے عبیدہ سلمانی اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ آپ نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ ہاں قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہیں معبود ہے کوئی سوا اس کے یہاں تک کہ تین بار اس نے آپ کو قسم دی آپ نے قسم کھائی اس پر کہ سنا ہے میں نے اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

تشریح ۞ یہ قسم دلانا ان کا صرف اس لئے تھا کہ لوگوں کو یقین آ جائے اور اس بشارت سے خوش ہوں اور معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخوبی معلوم ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہو کہ حضرت علیؓ اور ان کے رفیق حق پر ہیں اور وہ اس جنگ میں مثاب ہیں اور برسر صواب۔

٢٤٦٨ : عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْحُرُوْرِيَّةَ لَمَّا خَرَجَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالُوْا لَاحُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ قَالَ عَلِيٌّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ نَاسًا اِنِّىْ لَاَ عْرِفُ صِفَتَهُمْ فِىْ هٰؤُلَاءِ يَقُوْلُوْنَ الْحَقَّ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَجُوْزُ هٰذَا مِنْهُمْ وَ اَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ مِنْ اَبْغَضِ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيْهِ مِنْهُمْ اَسْوَدُ اِحْدٰى يَدَيْهِ طُبْىُ شَاةٍ اَوْ حَلَمَةُ ثَدْيٍ فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ انْظُرُوْا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوْا فَوَاللّٰهِ مَاكَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ مَرَّ تَيْنِ اَوْثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِىْ خَرِبَةٍ فَاَتَوْا بِهٖ حَتّٰى وَضَعُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنَا حَاضِرُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ هِمْ وَقَوْلِ عَلِيٍّ فِيْهِمْ زَادَيُوْنُسُ فِىْ رِوَايَتِهٖ قَالَ

٢٤٦٨: عبید اللہ جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان سے روایت ہے کہ حروریہ جب نکلے اور جب وہ حضرت علیؓ کے ساتھ تھے تو حروریہ نے کہا لَاحُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ یعنی حکم نہیں کسی کا سوا اللہ کے تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق ہے مگر ارادہ ان کا اس سے باطل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا تھا ان گروہ کا کہ میں ان کا حال بخوبی جانتا ہوں اور ان کی نشانیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور وہ اپنی زبانوں سے حق کہتے ہیں مگر وہ اس سے تجاوز نہیں کرتا ہے اور اشارہ کیا عبیدہ نے اپنے حلق کی طرف (یعنی حق بات حلق سے نیچے نہیں اترتی) اور اللہ کی مخلوق میں بڑے دشمن اللہ کے یہی ہیں ان میں ایک شخص اسود ہے کہ ایک ہاتھ اس کا ایسا ہے کہ جیسے چوچے بکری کے یا سر پستان فرمایا پھر جب قتل کیا ان کو علی بن ابو طالب نے تو فرمایا دیکھو پھر دیکھا تو وہ نہ ملا پھر فرمایا انہوں نے کہ پھر جاؤ سو قسم ہے اللہ پاک کی کہ میں نے جھوٹ نہیں کہا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے (یعنی نبی ﷺ نے مجھ سے جھوٹ نہیں فرمایا نہ میں نے تم سے جھوٹ کہا) دو بار یا تین بار یہی کہا پھر پایا اس کو ایک کھنڈر میں اور لائے اس کو یہاں تک کہ رکھ دیا لاشہ اس کا حضرت علی کے آگے اور عبید اللہ نے کہا کہ میں حاضر تھا اس جگہ جب انہوں نے یہ کام کیا اور حضرت علیؓ نے ان کے حق میں یہ فرمایا اور یونس کی روایت

بُكَيْرٌ وَّحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْاَسْوَدَ ۔

میں اتنی بات زیادہ ہے کہ بکیر نے کہا اور روایت کی مجھ سے ایک شخص نے ابن حنین سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے اسود کو۔

بَابُ الْخَوَارِجِ شَرّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ

باب: خوارج کا ساری مخلوق سے بدتر ہونے کا بیان

۲۴۶۹: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ اَوْسَيَكُوْنُ بَعْدِیْ مِنْ اُمَّتِیْ قَوْمٌ يَّقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ لَايُجَاوِزُ حَلَاقِيْمَهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ وَهُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغَفَارِیَّ اَخَاالْحَكَمِ الْغِفَارِیِّ ﷺ قُلْتُ مَا حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرْتُ لَهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۴۶۹: ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعد میرے میری امت سے یا فرمایا اب ہو گی بعد میرے میری امت میں وہ قوم کہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے حلقوں میں سے نیچے نہ اترے گا دین سے وہ ایسا نکل جائیں گے جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آئیں گے وہ دین میں وہ ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔ ابن صامت نے کہا کہ پھر میں ملا رافع بن عمرو غفاری سے جو حکم غفاری کے بھائی ہیں اور میں نے کہا وہ کیا حدیث ہے جو میں نے سنی ہے ابوذر سے ایسے ایسے؟ اور ذکر کی میں نے یہ حدیث تو انہوں نے کہا میں نے سنی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۲۴۷۰: عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ يَّقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوا تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

۲۴۷۰: سہیل نے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے آپ ﷺ خوارج کا اور کہا انہوں نے کہ سنا میں نے آپ ﷺ کو کہ اشارہ کرتے تھے مشرق کی طرف اور فرماتے تھے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں اپنی زبانوں سے مگر وہ اترتا نہیں ہے انکے گلوں سے نکل جاتے ہیں وہ دین سے جیسا نکل جاتا ہے تیر شکار سے۔

۲۴۷۱: وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِیُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ اَقْوَامٌ ۔

۲۴۷۱: اور روایت کی ہم سے یہ ابوکامل نے انہوں نے عبدالواحد سے انہوں نے سلیمان سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا نکلیں گی ان سے کئی قومیں۔

۲۴۷۲: عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتِيْهُ قَوْمٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُءُ وْسُهُمْ ۔

۲۴۷۲: سہیل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک قوم نکلے گی مشرق کی طرف سے سر منڈائے ہوئے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الزَّكٰوةِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَّبَنُوْ الْمُطَّلِبِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ

باب: آپ ﷺ کی اولاد بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب پر زکوٰۃ حرام ہے

٢٤٧٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ اِرْمِ بِهَا اماعَلِمْتَ اَنَّالَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ ـ

۲۴۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حسنؓ بن علیؓ نے ایک کھجور صدقہ کی اپنے منہ میں لے کر ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تھوتھو پھینک دے اس کو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے''۔

تشریح: اس سے معلوم ہوا کہ جس سے بڑوں کو بچنا واجب ہے اس سے چھوٹوں کو بھی بچانا واجب ہے اور یہ ان کے ولیوں کو ضروری ہے اور اس سے تحریم صدقہ کی آپ پر اور آپ ﷺ کی اولاد پر ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب ہیں۔ یہ مذہب ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا اور جو ان کے موافق ہیں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالکؒ اور ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ وہ صرف بنو ہاشم ہیں اور قاضی عیاضؒ نے کہا کہ بعض علماء کے نزدیک سب قریش اس میں داخل ہیں اور مالکیؒ نے کہا وہ اولاد ہیں قصی کی اور دلیل شافعیؒ کی یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ایک ہی ہیں اور آپ نے حصہ ذوی القربیٰ کا انہیں میں تقسیم کیا اور یہ حکم زکوٰۃ مفروضہ کا ہے اور صدقہ تطوع میں امام شافعیؒ کے تین قول ہیں اصح یہ ہے کہ وہ بھی آپ پر حرام ہے اور آپ کی اولاد کو حلال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں پر حرام ہے تیسرا یہ ہے کہ دونوں پر حلال ہے اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے موالی میں بھی شافعیہ کے دو قول ہیں اور صحیح یہی ہے کہ ان پر بھی حرام ہے اس حدیث کی رو سے اور جو ابورافع سے آگے آتی ہے اور دوسرا یہ ہے کہ ان کو حلال ہے اور کوفیوں اور ابوحنیفہؒ کا قول بھی یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ بھی یہی کہتے ہیں اور مالکؒ نے اباحت کا بیان کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے ابن بطال مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف موالی بنی ہاشم میں ہے اور ان کے سوا اوروں کے موالی میں اختلاف نہیں یعنی ان کو حلال ہے بالاجماع اور یہ بات ان کی کچھ نہیں، بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب دونوں کے موالی پر حرام ہے اور ان میں کسی کا فرق نہیں ہے۔(نوویؒ)

٢٤٧٤: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِ سْنَادِ وَقَالَ اَنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ۔

۲۴۷۴: شعبہ سے یہی روایت آتی ہے اور اس میں یہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہم کو صدقہ حلال نہیں۔

٢٤٧٥: عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَا دِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ اَنَّا لَا نَا كُلُ الصَّدَقَةَ ـ

۲۴۷۵: شعبہ سے اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

٢٤٧٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ لَاَنْقَلِبُ اِلَى اَهْلِي فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِي ثُمَّ اَرْفَعُهَا لِاٰكُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا۔

۲۴۷۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں اپنے گھر جاتا ہوں اور اپنے بچھونے پر کھجور پڑی پاتا ہوں اور اٹھاتا ہوں کہ کھاؤں پھر ڈرتا ہوں کہ صدقہ کی نہ ہو اور پھینک دیتا ہوں''۔

تشریح: اب عوام بلکہ خواص میں بھی اس کے خلاف ہو رہا ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ شارعؑ نے طہارت ظاہری میں تخفیف فرمائی کہ جب تک نجاست معلوم نہ ہو تطہیر واجب نہیں بخلاف طہارت لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرف احتمال کافی رکھا اور لوگوں کا قاعدہ اس کے خلاف ہے کہ لقمہ حرام باوجود یقین کے بھی نہ چھوڑیں گے اور طہارت ظاہری میں وہ وساوس پیدا کریں گے کہ معاذ اللہ۔

٢٤٧٧: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّیْ لَاَ نْقَلِبُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰی فِرَاشِیْ ثُمَّ اَرْفَعُهَا لِاٰ كُلَهَا ثُمَّ اَخْشٰی اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِيْهَا ۔

۲۴۷۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٢٤٧٨: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْ لَا اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَاَ كَلْتُهَا ۔

۲۴۷۸: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ ''اگر صدقہ کی نہ ہوتی تو میں کھالیتا''۔

تشریح: نوویؒ نے کہا ان روایتوں سے ورع ثابت ہوا اس لئے کہ یہ کھجور مجرد احتمال سے حرام نہیں ہوتی مگر اس کا ترک ورع کی راہ سے فرمایا اور معلوم ہوا کہ ایسی حقیر کم قیمت چیزیں پڑی ملیں تو ان کی پہچان کروانا ضروری نہیں مگر ان کو استعمال میں لانا درست ہے اور آپ نے صدقہ کے خوف سے چھوڑ دیا اور نہ اس خیال سے کہ لقطہ ہے اور یہ حکم متفق علیہ ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مالک ایسی چیزوں کو نہ ڈھونڈتا ہے نہ اس کے تلف ہونے کا غم کرتا ہے۔

٢٤٧٩: عَنْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِتَمْرَةٍ بِالطَّرِيْقِ فَقَالَ لَوْ لَا اَنْ تَكُوْنَ مِنْ الصَّدَقَةِ لَاَ كَلْتُهَا۔

۲۴۷۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ لیکن اس میں یہ ذکر ہے کہ آپ ﷺ کو یہ کھجور راستے میں پڑی ہوئی ملی۔

٢٤٨٠: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَجَدَ تَمْرَةً فَقَالَ لَوْ لَا اَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَ كَلْتُهَا۔

۲۴۸۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِیِّ عَلَی الصَّدَقَةِ

باب: آل نبی ﷺ کا صدقہ کو استعمال نہ کرنے کا بیان

٢٤٨١: عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا وَاللّٰهِ لَوْبَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ قَالَا لِیْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَاهُ فَاَمَّرَهُمَا عَلٰی هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَاَدَّيَا مَايُؤَدِّیَ النَّاسُ وَاَصَابَا مِمَّايُصِيبُ النَّاسُ

۲۴۸۱: عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ جمع ہوئے ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب اور دونوں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم بھیج دیں ان دونوں لڑکوں کو یعنی مجھ کو اور فضل بن عباس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس اور یہ دونوں جا کر عرض کریں کہ حضرت ﷺ ان کو تحصیلدار بنا دیں زکوٰۃ و صدقات پر اور یہ دونوں حضرت ﷺ کو لا کر ادا کر دیں جیسے اور لوگ ادا کرتے ہیں اور کچھ ان کو مل جائے جیسے اور لوگوں کو ملتا ہے غرض یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ علی بن ابو طالبؓ آئے اور ان کے آگے کھڑے ہوئے اور ان

قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَآءَ عَلِيٌّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَالَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ لَّا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ بِفَاعِلٍ فَانْتَحَاهُ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَاتَصْنَعُ هٰذَا اِلَّا نَفَاسَةً مِّنْكَ عَلَيْنَا فَوَ اللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْسِلُوْهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ عَلِيٌّ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَ هَاحَتّٰى جَآءَ فَاَخَذَ بِاٰذَانِنَا ثُمَّ قَالَ اَخْرِجَا مَاتُصَرِّ رَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ يَوْ مَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَحَدُنَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَاَوْصَلُ النَّاسِ وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَجِئْنَا لِتُؤَ مِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَ دِّيَ اِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّيَ النَّاسُ وَنُصِيْبُ كَمَا يُصِيْبُوْنَ قَالَ فَسَكَتَ طَوِيْلًا حَتّٰى اَرَدْنَا اَنْ نُّكَلِّمَهٗ قَالَ وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تُلْمِعُ عَلَيْنَا مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ اَنْ لَّا تُكَلِّمَاهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَاتَنْبَغِيْ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِنَّمَاهِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ ادْعُوْالِيْ مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْ فَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَجَاءَ اهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ اَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَنْكَحَهٗ وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ اَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِيْ فَاَنْكَحَنِيْ وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ اَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَاوَ كَذَا

دونوں نے حضرت علیؓ سے اس کا ذکر کیا حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مت بھیجو کہ حضرت ﷺ قسم اللہ کی ایسا نہیں کرنے والے (اس لئے کہ آپ کو معلوم تھا کہ زکوۃ سیدوں کو حرام ہے) پس برا کہنے لگے حضرت علی کو ربیعہ بن حارث اور کہا کہ اللہ کی قسم تم ہمارے ساتھ یہ جو کرتے ہو تو حسد سے اور قسم ہے اللہ پاک کی کہ تم نے جو شرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا پایا ہے تو اس کا تو ہم تم سے کچھ حسد نہیں کرتے تب حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اچھا ان دونوں کو روانہ کرو اور ہم دونوں گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ لیٹ رہے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز پڑھ چکے تو ہم دونوں جلدی سے حجرے میں آپ ﷺ سے پہلے جا پہنچے اور کھڑے ہوئے حجرے کے پاس یہاں تک کہ آپ تشریف لائے اور ہم دونوں کے کان پکڑے (یہ شفقت اور ملاعبت تھی آپ کی کہ لڑکے اس سے خوش ہوتے ہیں) اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ ظاہر کرو جو تم دل میں گھڑ کر لائے ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی حجرے میں گئے اور ہم بھی اور اس دن آپ حضرت ام المومنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے پھر ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ تم بولو غرض ایک نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ﷺ سب سے زیادہ صلہ رحم کرنے والے ہیں اور سب سے زیادہ احسان کرنے والے ہیں قرابت والوں سے اور ہم نکاح کو پہنچ گئے ہیں (یعنی جوان ہو گئے ہیں پھر ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ﷺ ہم کو ان زکوتوں پر تحصیلدار بنا دیں کہ ہم بھی آپ کو تحصیل لا دیں جیسے اور لوگ لاتے ہیں اور ہم کو بھی کچھ مل جائے جیسے اوروں کو مل جاتا ہے (تا کہ ہمارے نکاح کا خرچ نکل آئے) پھر حضرت چپ ہو رہے بڑی دیر تک یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ پھر کچھ کہیں اور ام المومنین زینب ﷺ ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تھیں کہ اب کچھ نہ کہو پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ زکوۃ آل محمد کے لائق نہیں یہ تو لوگوں کا میل ہے (شاید یہ مثل یہیں سے ہے کہ روپیہ پیسہ ہاتھوں کی میل ہے) مگر تم میرے پاس محمیہ کو بلا لاؤ (یہ نام تھا آپ ﷺ کے خزانچی کا) اور وہ خمس کے اوپر مقرر تھے اور بلا لاؤ نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو کہا راوی نے کہ پھر یہ دونوں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے محمیہ سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس

قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ يُسَمِّهِ لِيْ۔

لڑکے فضل بن عباس کو بیاہ دو اور نوفل بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے سے بیاہ دو (یعنی مجھ سے) عبدالمطلب بن ربیعہ سے جو راوی حدیث ہیں غرض میرا نکاح کر دیا آپ نے اور محمیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کا مہر خمس سے ادا کر دو اتنا اتنا زہری نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عبداللہ میرے شیخ نے تعداد مہر کی نہیں فرمائی۔

تشریح ﷺ قرآن مجید میں بلوغ کو نکاح فرمایا ہے اِذَابَلَغُو النِّکَاحَ ویسا ہی اس روایت میں بھی ہے اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے کپڑے یا ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہوگا اس لئے کہ لمع لغت میں اسی کو کہتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال سادات کو مطلقاً حرام ہے خواہ کسی خدمت کے عوض میں دیا جائے خواہ یوں دیا جائے غرض آٹھوں اسباب جو قبول زکوٰۃ کے ہیں ان سب میں سے کوئی وجہ ہو ان کو لینا اس کا روا نہیں اور یہی صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بھی اسی کی مؤید ہیں اور بعض لوگوں نے جو اجازت دی ہے اجرت تحصیل میں، وہ ضعیف مذہب ہے بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صریح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور اس مال کو میل جو فرمایا اس میں علت اس کی حرمت کی بیان کر دی اور وہ میل اس لئے ہیں کہ زکوٰۃ کے نکالنے سے ان کا بقیہ مال پاک ہو جاتا ہے جیسے اللہ پاک فرماتا ہے خُذْمِنْ اَمْوَالِهِمْ۔

۲۴۸۲: عَنْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ رَبِيْعَةَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَالْعَبَّاسِ قَالَا لِعَبْدِالْمُطَّلِبِ ابْنِ رَبِيْعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ائْتِيَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّقَالَ فِيْهِ فَاَلْقٰى عَلِيٌّ رِدَآئَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَنَااَبُوْ حَسَنٍ الْقَرْمُ وَاللّٰهِ لَااَرِيْمُ مَكَانِيْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا اَبْنَاۤ كُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِيَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّهَا لَاتَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَالِاٰلِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَقَالَ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ادْعُوَا لِيْ مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْاَخْمَاسِ ۔

۲۴۸۲: حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ نے کہا کہ ان کے باپ ربیعہ اور عباسؓ بن عبدالمطلب دونوں نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضلؓ بن عباسؓ سے کہا کہ تم دونوں جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حدیث بیان کی جیسے اوپر گزری اور اس میں یوں ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنی چادر بچھائی اور لیٹ رہے اور کہا کہ میں باپ ہوں حسنؓ کا اور سید ہوں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اس جگہ سے نہ جاؤں گا جب تک تمہارے بیٹے نہ لوٹیں تمہاری بات کا جواب لے کر۔ جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجی ہے پھر آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا کہ یہ میل ہے لوگوں کی اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جائز نہیں اور فرمایا بلاؤ میرے پاس محمیہ بن جزء کو اور وہ ایک آدمی تھے۔ قبیلہ بنی اسد کے کہ آپ نے ان کو تحصیل دار کیا تھا خمسوں پر۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِبَنِيْ هَاشِمٍ

باب: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر ہدیہ حلال ہے

٢٤٨٣: عَنْ جُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ قَالَتْ لَاوَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ اِلَّاعَظْمٌ مِّنْ شَاةٍ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاتِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا ۔

۲۴۸۳: جویریہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانوں کی ماں نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے اور فرمایا کچھ کھانا ہے تو انہوں نے عرض کی کہ نہیں قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ تعالیٰ کے ہمارے پاس کچھ کھانا نہیں ہے مگر چند ہڈیاں بکری کی جو میری آزاد لونڈی کو صدقہ میں ملی ہیں آپ نے فرمایا لاؤ اس لیے کہ صدقہ تو اپنی جگہ تک پہنچ گیا۔

تشریح ❁ یعنی جب صدقہ جس کو دینا تھا اس تک پہنچ گیا اور اس نے دوسرے کو دے دیا تو اب حرمت اس کی جو سادات پر تھی باقی نہ رہی اس لیے کہ اب وہ ہدیہ ہو گیا اور صدقہ نہ رہا اور اس میں دلیل ہے شافعیؒ اور ان کے موافقین کو کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اب اس کو بیچنا اس کو درست ہو گیا اور اگر کسی ایسے شخص کو ہدیہ دیا۔ جس کو صدقہ لینا درست نہ تھا تو بھی اس کو حلال ہو گیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ بیع اس گوشت کی روا نہیں مگر دلیل ان کی معلوم نہیں اور ظاہراً اس روایت کے خلاف معلوم ہوتا ہے (نوویؒ)

٢٤٨٤: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۴۸۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٤٨٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَهْدَتْ بَرِيْرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَيْهَا فَقَالَ هُوَلَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ ۔

۲۴۸۵: انسؓ نے کہا ہدیہ دیا بریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ گوشت کہ اس کو کسی نے صدقہ دیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیا اور فرمایا ان کو صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ ہے۔

٢٤٨٦: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ اُوْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقِيْلَ هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَلَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ ۔

۲۴۸۶: حضرت عائشہ اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ گائے کا گوشت لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کسی نے کہا یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہؓ کو ملا تھا آپ نے فرمایا ان پر صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ۔

تشریح ❁ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کا گوشت کھایا ہے اور یہ روایت مسلم ہی میں ہے۔

٢٤٨٧: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَتُهْدِيْ لَنَافَذَكَرْتُ

۲۴۸۷: حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ بریرہؓ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اس کو صدقہ دیتے اور وہ ہم کو ہدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسول

ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ ۔

اللہ صلی علیہ وسلم سے اس کا تو آپ نے فرمایا وہ اس پر صدقہ ہے اور تم پر ہدیہ ہے سو تم کھاؤ۔

تشریح ۞ یہاں ایک حکم بیان کیا دوسرا یہ ہے کہ ولاء اسی کو ہے جو آزاد کرے اور لونڈی جب آزاد ہو تو اس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے کا اختیار ہے۔

۲٤۸۸: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

۲۴۸۸: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲٤۸۹: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ ۔

۲۴۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی روایت مروی ہے مگر اس میں یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اس کی طرف سے ہدیہ ہے۔

۲٤۹۰: عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ بَعَثَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثْتُ اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مِنْهَا بِشَيْءٍ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَآئِشَةَ قَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّآ اَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ اِلَيْنَا مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتُمْ بِهَا اِلَيْهَا قَالَ اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

۲۴۹۰: ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا۔ بھیجا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کو صدقہ کی تو میں نے اس میں سے تھوڑا گوشت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھیج دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے انہوں نے عرض کی کہ نہیں مگر نسیبہ نے (یعنی ام عطیہ نے) ہمارے پاس کچھ گوشت بھیجا ہے اس بکری میں سے جو آپ نے ان کے پاس بھیجی تھی آپ نے فرمایا وہ اپنی جگہ پہنچ گئی۔

تشریح ۞ یعنی صدقہ ام عطیہؓ کے واسطے تھا ان کو پہنچ گیا۔ اب تمہارے لیے ہدیہ ہے اب کھاؤ، اور ہمیں کھلاؤ۔

بَابُ قَبُوْلِ النَّبِيِّ الْهَدِيَّةَ وَرَدِّهِ الصَّدَقَةَ

باب: رسول اللہ ﷺ کا ہدیہ قبول کرنا اور صدقہ رد کرنا

۲٤۹۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ فَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ اَكَلَ مِنْهَا وَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا ۔

۲۴۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کھانا آتا پوچھ لیتے اگر ہدیہ ہوتا تو کھاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کھاتے۔

تشریح ۞ یہ پوچھنا آپ ﷺ کا ورع کی راہ سے تھا اور جب تک کہ لوگوں کو خوب معلوم نہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ نہیں کھاتے اور اس سے اصل ماکل و مشارب کا دریافت کرنا روا ہوا۔

بَابُ الدُّعَآءِ لِمَنْ اَتٰى بِصَدَقَتِهٖ

باب: صدقہ لانے والے کو دعا دینے کا بیان

۲٤۹۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ

۲۴۹۲: عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ فَاَتَاهُ اَبِىْ اَبُوْ اَوْفٰى بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِىْ اَوْفٰى ۔

مبارک تھی کہ جب کوئی قوم صدقہ لاتی تھی۔ تو آپؐ ان کے لیے فرماتے تھے یا اللہ رحمت کر ان کے اوپر پھر آئے باپ ابو اوفیٰ صدقہ لے کر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یا اللہ رحمت کر ابو اوفیٰ کی آل پر۔''

تشریح ❁ یہ دعا فرمانا آپ ﷺ کا بموجب اس آیت شریف کے تھا کہ اللہ پاک نے فرمایا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ اور مذہب مشہور علماء کا یہی ہے دعا زکوٰۃ دینے والے کو دینا مستحب ہے اور ظاہر یہ قول ہے کہ واجب ہے اور بعض اصحاب شافعیہ بھی اسی طرف گئے اور جمہور نے کہا ہے کہ یہ امر آیت مبارک کا ہمارے واسطے مستحب ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ کو یمن کی طرف بھیجا زکوٰۃ لینے کو اور ان کو دعا کا حکم نہیں دیا اور جواب اس کا یہ ہے کہ دعا کا حکم ان کو قرآن شریف سے خود معلوم تھا اور جمہور نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ دعا نبی ﷺ کی ان کی تسکین کا باعث تھی بخلاف اوروں کے اور امام شافعیؒ نے دعا میں کہا ہے کہ مستحب ہے کہ یوں کہے اٰجَرَكَ اللّٰهُ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَجَعَلَكَ طَهُوْرًا وَبَارَكَ لَكَ فِيْمَا اَبْقَيْتَ مگر جب تک یہ الفاظ کسی روایت کے ثابت نہ ہوں مجرد قول کسی کا ثبت استحباب نہیں ہوسکتا اور تحصیلدار کا یہ کہنا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فُلَانٍ اس کو جمہور شافعیہ نے مکروہ کہا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عباسؓ اور مالکؒ اور ابن عیینہ کا اور ایک جماعت سلف کا اور ایک جماعت نے اس کو جائز کہا ہے اس حدیث کی رو سے اور جنہوں نے مکروہ کہا ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ غیر انبیاءؑ کے لیے جائز مگر انبیاءؑ کی ذیل میں اس لیے کہ صلوٰۃ لسان سلف میں مخصوص بانبیاء تھی جیسے عزوجل کا لفظ ہے اللہ پاک کے واسطے اور جیسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ محمد ﷺ عزوجل، اگرچہ آپ بھی عزیز وجلیل ہیں اسی طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم اور اگرچہ معنی اس کے بھی صحیح ہیں اور ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے اس میں کہ یہ نہی تنزیہی ہے یا تحریم یا مجرد ادب ہے اور قول اصح اور مشہور یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے بکراہت تنزیہی اس لیے کہ یہ شعار ہے اہل بدع کا اور ان کے شعار سے ہم منع کئے گئے ہیں اور اتفاق ہے اس پر کہ غیر انبیاءؑ کے لیے لفظ صلوٰۃ بشراکت انبیاءؑ جائز ہے جیسے آیا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اور شیخ ابو محمد جوینی اصحاب شافعیہ سے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ سلام بھی بمعنی صلوٰۃ ہے اور اس کو اکیلا استعمال نہ کرے سوا انبیاءؑ کے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ وسلام کو قرین کیا۔ غرض یوں نہ کہنا چاہئے کہ فلاں علیہ السلام نے (مثلاً کہیں کہ عبدالکریم علیہ السلام نے فرمایا) مگر مخاطبہ کے طور سے حی ومیت سے کہنا درست ہے جیسے کہیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ یا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ۔ واللہ اعلم۔ (النوویؒ)

۲۴۹۳: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ صَلِّ عَلَيْهِمْ۔

۲۴۹۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپؐ نے ان پر رحمت کی دعا کی۔

بَابُ اِرْضَاءِ السَّاعِىْ مَالَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا

باب: تحصیلدار زکوٰۃ کو راضی رکھنے کا بیان جب تک وہ مال حرام طلب نہ کرے

۲۴۹۴: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ۔

۲۴۹۴: حضرت جریرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب زکوٰۃ لینے والا تمہارے پاس آئے تو چاہئے کہ راضی جائے۔''

تشریح ❁ مقصود حدیث یہ ہے کہ حاکموں کی اطاعت کرو، ان کو راضی رکھو، بات چیت نشست و برخاست میں ان کو رنج نہ دو کہ اس میں صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اور یہ سب امور جب ہی تک ہیں کہ تم سے جور اور ظلم کی راہ سے طلب نہ کرے کوئی چیز۔

کِتَابُ الصِّیَامِ

ماہِ رمضان کی فضیلت

لُغوی تشریح ۞ صوم اور صیام لغت میں مطلق امساک کے معنی میں ہے اور شرع میں امساک مخصوص ہے زمان مخصوص میں شخص مخصوص کا اس کی شرائط کے ساتھ۔

٢٤٩٥ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَاجَآءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ ۔

۲۴۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب رمضان آتا ہے تو کھل جاتے ہیں دروازے جنت کے اور بند ہو جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور زنجیروں میں کس دیئے جاتے ہیں شیاطین''۔

تشریح ۞ یہ حدیث دلیل ہے ایک بڑے مذہب صحیح کی اور اسی طرف گئے ہیں محققین اور بخاری علیہ الرحمۃ اور وہ یہ ہے کہ فقط رمضان کہنا روا ہے بغیر لفظ شہر کے اور اس میں کراہت نہیں ہے اور اس میں تین مذہب ہیں اول یہ کہ کسی حال میں صرف رمضان کہنا روا نہیں اور یہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ رمضان نام ہے اللہ تعالیٰ کا پس اس کا اطلاق غیر پر بلا قید روا نہیں اور اکثر اصحاب شافعیؒ اور ابن باقلانی کا قول یہ ہے کہ یہاں ایک قرینہ ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اللہ پاک مراد نہیں اور مہینہ مراد ہے پس اس میں کراہت نہیں اور اگر قرینہ نہ ہو تو مکروہ ہے غرض جیسے لوگ کہتے ہیں ہم نے رمضان کا روزہ رکھا رمضان میں قیام شب کیا یہ مکروہ نہیں مگر یہ کہنا کہ رمضان آیا یا رمضان گیا یہ مکروہ ہے اور یہ دوسرا قول ہے اور تیسرا وہی جس طرف بخاریؒ وغیرہ گئے ہیں کہ خواہ قرینہ ہو یا نہ ہو۔ رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور یہی صحیح اور صواب ہے اور اول کے دونوں مذہب فاسد ہیں اور کھلنا اور بند ہونا دروازوں کا اور قید ہو جانا شیاطین کا حقیقت ہے مجاز نہیں۔ یہی مذہب حق ہے۔

٢٤٩٦ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتْ الشَّيَاطِيْنُ۔

۲۴۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب رمضان آتا ہے دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں اور دروازے دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں۔

٢٤٩٧ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهٖ۔

۲۴۹۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ

باب: اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر

وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَاَنَّهٗ اِذَا غُمَّ فِيْ اَوَّلِهٖ اَوْ اٰخِرِهٖ اُكْمِلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا

کریں اور اگر بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کریں

٢٤٩٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ ۔

۲۴۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا۔ رمضان کا اور فرمایا کہ نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ چاند دیکھ لو پھر اگر بدلی ہو جائے تو تیس دن پورے کرو (یعنی خواہ شعبان کے خواہ رمضان کے)۔

٢٤٩٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ عَقَدَ اِبْهَامَهٗ فِي الثَّالِثَةِ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ ثَلَاثِيْنَ ۔

۲۴۹۹: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا رمضان کا اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے (یعنی دس انگلیوں سے) اور فرمایا کہ مہینہ ایسا ہے، ایسا ہے ایسا ہے اور بند کر لیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار (یعنی انتیس دن کا ہوتا ہے) اور فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر پھر اگر تم پر بدلی ہو تو گن لو پورے تیس دن۔

تشریح ۞ یعنی انتیس کو شعبان کی مثلاً ابر ہو تو تیس شعبان کی پوری کر لو بعد اس کے روزہ رکھ لو اور اسی طرح اگر انتیس رمضان کو بدلی ہو اور بہ سبب بدلی کے رویت نہ ہو تو تیس روزے پورے کر لو اور بعد اس کے عید فطر کر لو جمہور نے اس حدیث کے یہی معنی کئے ہیں اور احادیث اور روایات بھی اسی کی مؤید ہیں۔

٢٥٠٠: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا ثَلَاثِيْنَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ ۔

۲۵۰۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٥٠١: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَالَ فَاقْدِرُوْا لَهٗ وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثِيْنَ ۔

۲۵۰۱: حضرت عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ایسا ایسا ایسا اور فرمایا کہ اندازہ کرو اس کا اور تیس کا لفظ نہیں فرمایا۔

٢٥٠٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ ۔

۲۵۰۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ تم چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور افطار کرو۔ پس اگر بادل ہوں تو تیس کی گنتی پوری کر لو۔

٢٥٠٣: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ

۲۵۰۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ۔

٢٥٠٤: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنَّ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهُ۔

۲۵۰۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

٢٥٠٥: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً لَا تَصُوْمُوْا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يُغَمَّ فَإِنَّ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهُ۔

۲۵۰۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ کے ساتھ لَيْلَةً کا لفظ بھی ہے۔

٢٥٠٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ۔

۲۵۰۶: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مہینہ ایسا ایسا ایسا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو کم کر دیا تیسری بار میں (یعنی انتیس کا بھی ہوتا ہے)۔

٢٥٠٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

۲۵۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

تشریح: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انتیس کا رمضان ہونے سے اس کا اجر بھی نہیں گھٹتا اس لئے کہ وہ بھی مہینہ کامل ہے نہ ناقص۔

٢٥٠٨: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَ اوَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ا عَشْرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا۔

۲۵۰۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی الہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مہینہ ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے یعنی دس اور دس اور نو دن کا''۔

٢٥٠٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا صَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا وَنَقَصَ فِي الصَّفْقَةِ الثَّالِثَةِ إِبْهَامَ الْيُمْنٰى أَوِ الْيُسْرٰى۔

۲۵۰۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مہینہ ایسا ایسا ایسا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ مارے دو بار اور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری بار انگوٹھا داہنا یا بایاں کم کر دیا (یعنی بند کر دیا اور اشارہ ہوا انتیس کا)۔

٢٥١٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَكَسَرَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عُقْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ الشَّهْرُ ثَلَاثُوْنَ

۲۵۱۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس کا ہوتا ہے اور شعبہ نے دونوں ہاتھ اپنے ملا کر اشارہ کیا اور تیسری بار میں انگوٹھے کو موڑ لیا۔ عقبہ نے کہا اور میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ مہینہ تیس کا ہوتا ہے اور دونوں

وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔

ہتھیلیوں کو تین بار ملایا۔

۲۵۱۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَانَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ ثَلٰثِيْنَ ۔

۲۵۱۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ اُمی ہیں، نہ لکھتے ہیں، نہ حساب کرتے ہیں۔ مہینہ تو ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے اور تیسری بار میں انگوٹھا بند کرلیا اور مہینہ ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے یعنی تمیں دن پورے ہوتے ہیں۔

تشریح: قربان اس نبی امیؐ پر کہ اپنی امت مرحومہ کو ایسی تعلیم دی کہ تمام جہان کے حساب والے گرد ہیں اور ایک ذرا سی بات کو کس کس طرح سے ان کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ محدثین کو کہ انہوں نے کیسے آپ ﷺ کی تعلیمات اور ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اسانید متعددہ سے اور اسالیب مختلفہ سے جس طرح سے وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور ایسی حفاظت کی کہ کسی امت کو نصیب نہ ہوئی۔ الحمد علیٰ ذٰلك۔

۲۵۱۲: عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرِ الثَّانِي ثَلَاثِيْنَ۔

۲۵۱۲: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ لیکن اس حدیث میں دوسری دفعہ تمیں کی گنتی پوری نہیں۔

۲۵۱۳: عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ النِّصْفِ فَقَالَ لَهٗ مَايُدْرِيْكَ اَنَّ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهِ الْعَشْرِ مَرَّتَيْنِ وَهٰكَذَا فِي الثَّالِثَةِ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ كُلِّهَا وَجَلَسَ اَوْخَنَسَ اِبْهَامَهٗ ۔

۲۵۱۳: حضرت سعد بن عبیدہ نے کہا کہ سنا ابن عمرؓ نے ایک آدمی کو کہ کہتا تھا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہوگیا تو عبداللہؓ نے فرمایا تو نے کیا جانا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہوا۔ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ''مہینہ ایسا ہوتا ہے اور اشارہ کیا اپنی انگلیوں سے دو بار اور ایسا ہی تیسری بار کیا اور سب انگلیوں سے اشارہ کیا اور بند کرلیا یا جھکالیا اپنے انگوٹھے کو''۔

تشریح: یعنی تم نے کیونکر جانا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہوا؟ اس لئے کہ مہینہ کبھی انتیس ہی کا ہوتا ہے پھر جب تک ماہ تمام نہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ انتیس کا ہوا یا تمیں کا، تب تک کیونکر معلوم ہو کہ نصف ماہ کونسی رات کو ہوا۔

۲۵۱۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَارَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلٰثِيْنَ يَوْماً ۔

۲۵۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اس کو دیکھو تب ہی افطار بھی کرو۔ پھر اگر بدلی ہو جائے تو تمیں روزے پورے رکھ لو (پھر اس کے بعد عید کرو)۔

۲۵۱۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا الرُّؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعَدَدَ ۔

۲۵۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا ''نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر اور اگر بدلی ہو جائے تو گنتی پوری کر دو (یعنی تمیں کی)''۔

٢٥١٦: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ يَقُوْلُا قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِيْنَ۔

۲۵۱۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٢٥١٧: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْهِلَالَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ۔

۲۵۱۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ

باب: رمضان کے استقبال کے طور پر ایک ایک دو روزے رکھنے کی ممانعت

٢٥١٨: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّ لَا يَوْمَيْنِ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ ۔

۲۵۱۸: ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''رمضان سے پیشگی ایک دو روزے مت رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ ایک دن میں روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی دن آ گیا تو خیر وہ رکھے اپنے مقررہ دن میں'' (مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور انتیس اور تیس تاریخ میں شعبان کے وہی دن آ گئے تو وہ رکھ لے)۔

٢٥١٩: عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِی كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۲۵۱۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٥٢٠: عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْسَمَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى اَزْوَاجِهٖ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً اَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَدَاَ بِیْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ اَعُدُّ هُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ ۔

۲۵۲۰: زہریؒ نے کہا کہ نبی ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بیبیوںؓ کے پاس نہ آئیں گے ایک ماہ تک زہری نے کہا پھر خبر دی مجھ کو عروہ نے حضرت عائشہؓ کی زبانی کہ انہوں نے فرمایا کہ جب انتیس روز گزرے اور میں گنتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور یہ فخر یہ حضرت عائشہؓ نے ارشاد فرمایا اور اس میں کمال محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے ساتھ ثابت ہوئی) پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپؐ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آئیں گے مہینہ بھر تک اور آپ ﷺ انتیسویں ہی دن تشریف لائے اور میں دن گنتی تھی تو آپؐ نے فرمایا مہینہ انتیس کا بھی تو ہوتا ہے۔

٢٥٢١: عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَزَلَ نِسَآئَهٗ شَهْرًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا

۲۵۲۱: جابر نے کہا کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنارہ کیا اپنی بیبیوں سے ایک مہینہ کو، پھر نکلے ہماری طرف انتیسویں دن سو ہم نے عرض کی کہ آج تو

فِيْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ فَقُلْنَا اِنَّمَا الْيَوْمُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَقَالَ اِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ اِصْبَعاً وَاحِدَةً فِي الْاٰخِرَةِ۔

انتیسواں دن ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مہینہ اتنا بھی ہوتا ہے اور دونوں ہاتھ ملائے تین بار اور بند کر لی ایک انگلی پچھلی بار میں'' (یعنی انتیس کا اشارہ فرمایا)۔

۲۰۲۲: عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَآئَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ اِلَيْنَا صَبَاحَ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّتَيْنِ بِاَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِّنْهَا ۔

۲۵۲۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کنارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایک ماہ کا اور نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتیسویں کی صبح کو سو بعضے لوگوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج تو ہماری انتیسویں دن کی صبح ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے پھر ملائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہاتھ تین بار، دو بار تو سب انگلیوں کے ساتھ اور تیسری بار نو انگلیوں سے۔

۲۰۲۳: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ اَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ اَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ اَوْرَاحَ فَقِيْلَ لَهُ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

۲۵۲۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۰۲٤: عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۲۵۲۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۲٥: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا۔

۲۵۲۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں بیویوں کے پاس نہ آنے کی قسم کھانے کا واقعہ نہیں ہے۔

۲۰۲٦: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا مَرَّةً۔

۲۵۲۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۰۲۷: عَنْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيْثِهِمَا۔

۲۵۲۷: مذکورہ بالا احادیث معناً اس سند سے بھی مروی ہیں۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَاَنَّهُمْ

باب: شہر میں وہیں کی رویت معتبر ہے اور دوسرے

إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهُ لِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ

شہر کی رویت وہاں کام نہیں آتی

٢٥٢٨: عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ فَقَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُاللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ فَقَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَشَكَّ يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى فِي نَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي۔

۲۵۲۸: کریب کو ام الفضل بنت حارث نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیجا شام کو انہوں نے کہا کہ میں گیا شام کو اور ان کا کام نکال دیا اور میں نے چاند دیکھا رمضان کا شام میں جمعہ کی شب کو (یعنی پنج شنبہ کی شام کو) پھر مدینہ آیا آخر ماہ میں اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا مجھ سے اور ذکر کیا چاند کا کہ تم نے کب دیکھا؟ میں نے کہا جمعہ کی شب کو انہوں نے کہا کہ تم نے خود دیکھا میں نے کہا ہاں اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا حضرت معاویہؓ اور لوگوں نے تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم نے تو ہفتہ کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے رکھیں گے۔ یا چاند دیکھ لیں گے تو میں نے کہا، آپ کافی نہیں جانتے دیکھنا معاویہؓ کا اور ان کا روزہ رکھنا؟ آپ نے فرمایا، نہیں ایسا ہی حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ: نَكْتَفِي کہا یا تَكْتَفِي۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہیں ہوتی یعنی جس شہر والے دیکھیں وہ روزہ رکھیں یا افطار کریں اور دوسروں کو ان کی رویت پر اعتماد ضروری نہیں اور یہی مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نوویؒ نے لکھا ہے کہ جہاں تک قصر نہیں ہوتی نماز میں وہیں تک رویت کا بھی اعتبار ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر مطلع متفق ہو تو دوسروں کو بھی اعتبار ضروری ہے اور بعضوں نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہیں اور بعض کا قول ہے کہ رویت ایک جگہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور انہوں نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابن عباسؓ نے اس ایک شخص کی گواہی قبول نہیں کی مگر ظاہر حدیث اس پر دال ہے کہ انہوں نے رویت بعید کا اعتبار نہیں کیا۔ (نوویؒ)

بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهِ وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلَاثُونَ

باب: چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں اور جب بدلی ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو

٢٥٢٩: عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ

۲۵۲۹: ابوالبختری نے کہا کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب بطن نخلہ کو پہنچے (کہ ایک مقام کا نام ہے) تو سب نے چاند دیکھنا شروع کیا اور بعضوں نے دیکھ کر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے (یعنی بڑا ہونے کے سبب سے) اور بعضوں نے

ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْنَا اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ اَىَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ فَقَالَ فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ مَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ ۔

کہا دو رات کا ہے پھر ملے ہم ابن عباسؓ سے اور ان سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا اور کسی نے کہا تین رات کا ہے اور کسی نے کہا دو رات کا ہے تب انہوں نے پوچھا کہ تم نے کون سی رات میں دیکھا؟ تو ہم نے کہا فلاں فلاں رات میں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑھا دیا دیکھنے کیلئے اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا''۔

تشریح: اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہونے کا اعتبار نہیں، جب رویت ہو اسی شب کا ہے خواہ انتیسویں ہو یا تیسویں۔

بَابُ بَيَانِ مَعْنٰى قَوْلِهٖ ﷺ شَهْرَا عِيْدٍ لَّا يَنْقُصَانِ

باب: دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے

۲۵۳۰: عَنْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمَدَّهٗ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

۲۵۳۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے لمبا کر دیا ہے اس کو اس کے دیکھنے کے سبب سے۔ پس اگر بادل ہوں تو تم گنتی کو پورا کرو۔

۲۵۳۱: عَنْ اَبِى بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَ عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ ۔

۲۵۳۱: ابی بکرہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ماہ عیدوں کے ناقص نہیں ہوتے ایک رمضان شریف دوسرا ذی الحجہ۔

تشریح: صحیح اور معتبر معنی تو اس کے یہی ہیں کہ ان دونوں ماہ کا ثواب کسی طرح نہیں گھٹتا، خواہ انتیس کے ہوں، خواہ تیس کے، غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا کہ ایک سال میں دونوں ماہ انتیس کے نہیں ہوتے اگر ایک انتیس کا ہوتا ہے تو دوسرا تیس کا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ دونوں ثواب میں برابر ہیں ایک دوسرے سے کم نہیں یعنی اگر رمضان میں روزے ہیں تو ذی الحجہ میں مناسک حج ہیں اور یہ سب قول ضعیف ہیں صحیح وہی ہے جو اول گزرا۔

۲۵۳۲: عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِى حَدِيْثِ خَالِدٍ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

۲۵۳۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اور خالد کی روایت میں ہے کہ عید کے دو ماہ رمضان اور ذوالحجہ ہیں۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الدُّخُوْلَ فِى الصَّوْمِ يَحْمَلُ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ

باب: روزہ طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے

۲۵۳۳: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ

۲۵۳۳: عدی بن حاتمؓ نے کہا کہ جب یہ آیت اتری: حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ...... یعنی کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ظاہر ہو جائے سفید دھاگہ

الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَ سْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ [البقرة : ۱۸۷] قَالَ لَهٗ عَدِیٌّ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِیْ عِقَالَيْنِ عِقَالًا اَبْيَضَ وَعِقَالًا اَسْوَدَ اَعْرِفُ الَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ وِسَادَتَكَ لَعَرِيْضٌ اِنَّمَا هُوَ سَوَادُ الَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ ۔

کالے دھاگے سے صبح کے تو عدیؓ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ میں اپنے تکیہ کے نیچے دو رسیاں رکھتا ہوں ایک سفید ایک کالی اسی سے میں پہچان لیتا ہوں رات کو دن سے تب آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا تکیہ تو بہت چوڑا ہے (کہ مزاح کی راہ سے فرمایا کہ اتنا چوڑا ہے کہ صبح اسی کے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت میں تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی مراد ہے۔

تشریح ۞ غرض یہ ہے کہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدیؓ کی زبان میں یہ مجاز مستعمل نہ ہوگا اس لئے کہ ان کو دھوکا ہوا ابو عبید نے کہا ہے کہ خیط ابیض سے صبح صادق مراد ہے اور اس آیت سے اور روایت سے معلوم ہوا کہ صبح صادق سے اول شب رات ہے اور اس سے دن کا آغاز ہے۔ غرض صبح صادق اور رات میں کوئی فاصل نہیں اور یہ ہی مذہب صحیح ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علماء کا۔

۲۵۳٤ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ﴾ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَاْ خُذُ خَيْطًا اَبْيَضَ وَخَيْطاً اَسْوَدَ فَيَاْكُلُ حَتّٰى يَسْتَبِيْنَهُمَا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ : ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَبَيَّنَ ذٰلِكَ ۔

۲۵۳۴: سہل بن سعدؓ نے کہا جب یہ آیت اتری: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا...... تو تھے آدمی پکڑتے دو دھاگے سفید اور سیاہ پھر کھاتے صبح کے روشن ہونے تک، یہاں تک اتاری اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ پھر وہ (التباس) ظاہر ہو گیا۔

۲۵۳۵ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ : ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ﴾ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ اَحَدُ هُمْ فِیْ رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْاَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْاَبْيَضَ فَلَا يَزَالُ يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهٗ رِئْيُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَعَلِمُوْا اَنَّمَا يَعْنِیْ بِذٰلِكَ الَّلَيْلَ وَالنَّهَارَ۔

۲۵۳۵: سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب یہ اتری آیت كُلُوْا وَاشْرَبُوْا تو آدمی جب، روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو دھاگے اپنے پیر میں باندھ لیتا ایک سفید دوسرا سیاہ اور کھاتا پیتا رہتا یہاں تک کہ اس کو دیکھنے میں کالے اور سفید کا فرق معلوم ہونے لگتا تب اللہ پاک نے اس کے بعد مِنَ الْفَجْرِ کا لفظ اتارا تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ دھاگوں سے مراد رات اور دن ہے۔

تشریح ۞ ان روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صبح صادق دھاگے کی طرح عرض شرق میں مستطیل ہوتی ہے اور جو عمود کی طرح بلند ہو وہ صبح کاذب ہے اور وہ رات میں داخل ہے۔

۲۵۳٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَا

۲۵۳۶: عبداللہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں (تاکہ تہجد پڑھنے والے کھانے کو جائیں اور سحر سے فارغ ہو

لَا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ۔

جائیں) سوتم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو (اور وہ نابینا تھے جب لوگ کہتے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی جب اذان دیتے)۔

۲۰۳۷: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

۲۵۳۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۰۳۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَّابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَّنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا ۔

۲۵۳۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے، بلال اور ابن مکتومؓ نابینا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتا ہے سوتم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ اذان دیں ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کہا راوی نے کہ یہ دونوں کی اذان میں کچھ دیر بیچ میں نہ ہوتی تھی اتنا ہی خیال تھا کہ یہ اترے وہ چڑھے۔

تشریح ۞ مراد یہ ہے کہ بلالؓ اذان دیتے تھے قبل فجر کے اور انتظار کرتے تھے طلوع فجر کا اور وہیں ٹھہرے ہوئے کچھ پڑھتے رہتے پھر جب اترتے عبداللہ بن ام مکتومؓ کو خبر دیتے کہ تم اذان دو پھر ابن ام مکتومؓ طہارت وغیرہ کر کے چڑھتے اور اذان دیتے طلوع فجر کے قبل۔

۲۰۳۹: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۲۵۳۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۴۰: عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِالْاِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

۲۵۴۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۴۱: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ لَايَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ اَوْقَالَ نِدَآءُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُوْرِهٖ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْقَالَ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ وَقَالَ لَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَوَّبَ يَدَهٗ وَرَفَعَهَا حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَفَرَّجَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ ۔

۲۵۴۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''کوئی باز نہ رہے تم میں سے اپنے سحر کے کھانے سے بلالؓ کی اذان سن کر اس لئے کہ وہ اذان دیتے ہیں رات کو کہ پھر جائے جو نماز پر کھڑا ہے تم میں سے اور جاگ جائے سونے والا اور فرمایا کہ صبح وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور بلند کیا آپؐ نے ہاتھ کو (یعنی جو روشنی نیزہ کی طرح اوپر کو بلند ہوتی ہے وہ صبح صادق نہیں ہے) جب تک کہ ایسی نہ ہو اور کھول دیا آپؐ نے انگلیوں کو (یعنی جب تک کناروں میں فلک پر منتشر نہ ہو وہ صبح صادق نہیں)۔

۲۰۴۲: عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْفَجْرَ لَيْسَ الَّذِيْ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَجَمَعَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ نَكَسَهَا اِلَى الْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الَّذِيْ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَةَ عَلَى الْمُسَبِّحَةِ وَمَدَّ

۲۵۴۲: سلیمان تیمی سے اس اسناد سے مروی ہے وہی روایت جو اوپر گزری مگر اس میں ایسا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ''کہ فجر وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور آپؐ نے سب انگلیوں کو جمع کیا اور ان کو زمین کی طرف جھکایا'' (یعنی جو روشنی اوپر سے نیچے کو آئے وہ صبح صادق نہیں ہے) بلکہ صبح صادق وہ ہے جو ایسی

يَدَيْهِ ـ

ہے اور آپؐ نے کلمہ کی انگلی کلمہ کی انگلی پر رکھی اور دونوں ہاتھوں کو پھیلایا (یعنی اشارہ کیا کہ آسمان کے کناروں میں پھیلے)۔

٢٥٤٣: عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَانْتَهٰى حَدِيْثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهٖ يُنَبِّهُ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعُ قَائِمَكُمْ وَقَالَ اِسْحَاقُ قَالَ جَرِيْرٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا وَلٰكِنْ يَّقُوْلُ هٰكَذَا يَعْنِي الْفَجْرَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيْلِ ـ

۲۵۴۳: سلیمان تیمی سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی اور تمام ہوئی روایت معتمر کی یہیں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا اذان بلالؓ کی اس لئے ہے کہ جگائے تمہارے سوتوں کو اور لوٹے تمہارا تہجد پڑھنے والا اور اسحاق نے کہا کہ جریرؒ نے کہا اپنی حدیث میں اور صبح وہ نہیں جو ایسی ہے (یعنی اونچی) لیکن وہ وہ ہے جو ایسی ہو (یعنی پھیلی ہوئی)۔

٢٥٤٤: عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَغُرَّنَّ اَحَدُكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِّنَ السُّحُوْرِ وَلَاهٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ ـ

۲۵۴۴: سمرہ بیٹے جندب کے کہتے تھے میں نے سنا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے، کوئی بلالؓ کی اذان سے دھوکا کھا کر سحور کھانے سے باز نہ رہے اور نہ یہ سفیدی (جو نیزے کی طرح بلند ہے) صبح ہے بلکہ صبح وہ ہے جو پھیلی ہو۔

٢٥٤٥: عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَّلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُوْدِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ هٰكَذَا ـ

۲۵۴۵: سمرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دھوکا نہ دے تم کو اذان بلال کی اور یہ سفیدی صبح کا ستون جب تک کہ وہ اس طرح چوڑی نہ ہو جائے۔

٢٥٤٦: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْاُفُقِ الْمُسْتَطِيْلُ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ هٰكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِيْ مُعْتَرِضًا ـ

۲۵۴۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ حماد نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اس کی حالت کی طرف اشارہ کیا اور کہا یعنی پھیلی ہوئی۔

٢٥٤٧: عَنْ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ اَوْ قَالَ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ ـ

۲۵۴۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں ہے کہ جب فجر شروع ہو یا جب فجر پھوٹے۔

٢٥٤٨: عَنْ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَقُوْلُا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكَذَا هٰذَا ـ

مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ السُّحُوْرِ وَاسْتِحْبَابِهٖ

باب: سحری کی فضیلت

٢٥٤٩: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۲۵۴۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً ۔

علیہ وسلم نے فرمایا "سحر کھاؤ سحر میں برکت ہے۔

٢٥٥٠: عَنْ عُمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَابَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ ۔

۲۵۵۰: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں سحری کے لقمہ کا فرق ہے"۔

٢٥٥١: عَنْ مُوْسَى بْنِ عُلَيّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۲۵۵۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٥٥٢: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ لَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ خَمْسِيْنَ اٰيَةً ۔

۲۵۵۲: زیدؓ نے کہا سحری کی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پھر کھڑے ہوئے نماز صبح کو میں نے کہا دونوں کے بیچ میں کتنی دیر ہوئی۔ انہوں نے کہا پچاس آیات کے موافق۔

٢٥٥٣: وَحَدَّثَنَا عُمَرٌوا النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۲۵۵۳: مذکورہ بالا حدیث ان سندوں سے بھی مروی ہے۔

٢٥٥٤: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ ۔

۲۵۵۴: سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہمیشہ لوگ خیر پر رہیں گے جب تک افطار جلد کریں گے"۔

٢٥٥٥: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۲۵۵۵: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٥٥٦: عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَاوَ مَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا الَّذِيْ يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ كَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ اَبُو كُرَيْبٍ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى

۲۵۵۶: ابی عطیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں اور مسروق ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے مسلمانوں کی ماں دو شخص اصحاب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر کرتے ہیں تو آپؓ نے پوچھا وہ کون ہیں جو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں تو ہم نے کہا وہ عبداللہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے زیادہ کیا ابو کریب نے اپنے روایت میں کہا کہ دوسرے ابو موسیٰؓ ہیں۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول ہی وقت نماز پڑھنا بھی مسنون ہے اور ہدایت ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی لازم ہے ہر متبع سنت کو۔

۲۵۵۷: عَنْ اَبِیْ عَطِيَّه قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلَى عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَا هُمَا لَا يَأْلُوْا عَنِ الْخَيْرِ اَحَدُ هُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِ فْطَارَ وَالْاٰخَرُيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

۲۵۵۷: مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا صرف اتنا ہی فرق ہے کہ اس میں افطار اور مغرب کی تاخیر و تعجیل مذکور ہوئی ہے۔

بَابُ بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوْجِ النَّهَارِ

باب: روزہ کا وقت تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا بیان

۲۵۵۸: عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْ بَرَ النَّهَارُ وغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ لَمْ يَذْ كُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ ۔

۲۵۵۸: عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات آئی اور دن گیا اور سورج ڈوبا پس روزہ دار نے افطار کیا اور ابن نمیر کی روایت میں فقد کا لفظ نہیں ہے۔

تشریح ۞ یعنی غروب آفتاب کے بعد پھر تاخیر نہ کرے افطار میں جیسے بعضے وسواسی کہتے ہیں کہ ذرا ٹھہرو کیا بیتابی ہے اور کیا بے صبری ہے اور یہ نہیں جانتے کہ افطار اول ہی وقت مسنون ہے اور غروب آفتاب اور رات کا آنا اور دن کا جانا تینوں ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توضیح کیلئے تینوں کو جمع فرمایا اور بعض مقام ایسے ہوتے ہیں کہ غروب آفتاب نہیں معلوم ہوتا ہے تو وہاں کا اندھیرا وقت افطار بتاتا ہے۔

۲۵۵۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَافُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَآءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ

۲۵۵۹: عبداللہؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں رمضان کے مہینے میں پھر جب آفتاب ڈوبا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے فلانے اترو اور ہمارے لئے ستو گھولو، انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ ابھی آپ ﷺ پر دن ہے (یعنی اس صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب غروب کے بعد جو سرخی ہے وہ جاتی ہے جب دن جاتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے) آپ نے پھر فرمایا کہ اترو (یعنی اونٹ پر سے) اور ہمارے لئے ستو گھولو پھر وہ اترے اور ستو گھولے اور آپ ﷺ کے پاس لائے اور آپ ﷺ نے پیئے اور پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ جب سورج ڈوب جائے اس طرف کو (یعنی مغرب میں) اور آ

الصَّائِمُ۔

جائے رات اس طرف (یعنی مشرق سے) پس روزہ کھل چکا صائم کا۔

٢٥٦٠: عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّآئِمُ ۔

۲۵۶۰: عبداللہؓ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام ہونے دیں تو خوب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں فرمایا، ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہ جب رات کو دیکھو کہ ادھر آئی تو افطار کر چکا صائم۔

٢٥٦١: وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي اَوْفَى يَقُوْلُا سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتْ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانٌ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ۔

۲۵۶۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٢٥٦٢: عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادٍ وَّ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهٗ وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا اِلَّا فِيْ رِوَايَةِ هُشَيْمٍ وَّحْدَهٗ ۔

۲۵۶۲: شیبانی نے ابن ابو اوفی سے وہی روایت بیان کی جیسے ابن مسہر اور عباد اور عبدالواحد کی روایتیں اوپر مذکور ہوئیں اور ان میں سے کسی میں یہ نہیں ہے کہ وہ مہینہ رمضان کا تھا (یعنی اس سند میں یہ مذکور نہیں) اور نہ یہ قول ہے کہ جب آئی رات اس طرف سے مگر یہ مذکور صرف ہشیم کی روایت میں ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ

باب: وصال کی ممانعت

٢٥٦٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَآ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰى ۔

۲۵۶۳: عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ''وصال سے (یعنی روزہ پر روزہ رکھنے سے کہ جس کے بیچ میں افطار نہ ہو) تو لوگوں نے عرض کی کہ آپؐ تو وصال کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے (یعنی پروردگار کی طرف سے)

٢٥٦٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِيْ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ

۲۵۶۴: مضمون وہی ہے فقط اتنا فرق ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں وصال کیا اور لوگوں نے بھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو

فَنَهَا هُمْ قِيلَ لَهُ اَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّي اُطْعَمُ وَاُسْقٰى۔

منع فرمایا۔

۲۵۶۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي رَمَضَانَ ۔

۲۵۶۵: ابن عمرؓ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں رمضان کا ذکر نہیں۔

۲۵۶۶: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيُّكُمْ مِّثْلِي اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِيْنَ اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا ۔

۲۵۶۶: ابوہریرہؓ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے تب ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ تو وصال کر لیتے ہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کون ہے میرے برابر میں تو رات کو رہتا ہوں کہ کھلاتا ہے مجھے پروردگار میرا اور پلاتا ہے، پھر لوگ باز نہ رہے (یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی اور انہوں نے اس نہی کو براہ شفقت سمجھا) وصال سے تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ وصال کیا ایک روز پھر دوسرے روز پھر چاند دیکھا گیا اور فرمایا آپ ﷺ نے اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ وصال کرتا اور یہ فرمانا آپ ﷺ کا زجر و توبیخ کی راہ سے تھا جب وہ باز نہ رہے وصال سے۔

تشریح ❀ علماء وصال کی نہی پر متفق ہیں اور وہ روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اس کے کہ بیچ میں کچھ کھائے یا پیئے اور امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب نے تصریح کی ہے اس کی کراہت پر اور صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور ایک قول تنزیہی کا بھی ہے مگر نہی کے جمہور علماء قائل ہیں اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ علماء مختلف ہیں احادیث وصال میں۔ سو بعضوں نے کہا ہے کہ نہی اس سے بہ سبب رحمت اور شفقت کے ہے امت پر اور ایک جماعت نے سلف میں وصال فرمایا ہے پھر جو قادر ہو اس کو مضائقہ نہیں اور ابن وہب اور احمد اور اسحاق نے وصال کا جواز فرمایا ہے سحری تک پھر نقل کی قاضی عیاضؒ نے اکثر لوگوں سے کراہت اس کی اور خطابی وغیرہ نے کہا کہ وصال خصائص میں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حرام ہے امت پر اور جن لوگوں نے جواز کا قول لیا ہے انہوں نے استدلال کیا ہے کہ بعض طرق مسلم میں وارد ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منع فرمایا بہ سبب رحمت کے اور یہ روایت بھی جس کی ذیل میں فائدہ ہے اس کے جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ صحابہؓ کبھی اس کے مرتکب نہ ہوتے بعد نہی کے۔

۲۵۶۷: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلِيْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ ۔

۲۵۶۷: ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو وصال سے تو کسی نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے برابر نہیں ہو میں تو رات کاٹتا ہوں اس لطف میں کہ کھلاتا ہے مجھ کو پروردگار میرا اور پلاتا ہے اور تم اتنے ہی افعال بجا لاؤ جس کی طاقت تم رکھتے ہو۔

۲۵۶۸: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۲۵۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں یہ

بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاكْلَفُوْا مَالَكُمْ بِهٖ طَاقَةٌ ۔

ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہو۔

۲۵۶۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِیْ ذُرْعَةَ ۔

۲۵۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ''وصال سے'' اور باقی وہی مضمون ہے جو عمارہ نے ابوزرعہ سے روایت کیا۔

۲۵۷۰ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ وَجَآءَ رَجُلٌ فَقَامَ اَيْضًا حَتّٰی كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّا خَلْفَهٗ جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِی الصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهٗ فَصَلّٰی صَلٰوةً لَا يُصَلِّيْهَا عِنْدَ نَا قَالَ قُلْنَا لَهٗ حِيْنَ اَصْبَحْنَا اَفَطَنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاكَ الَّذِیْ حَمَلَنِیْ عَلَی الَّذِیْ صَنَعْتُ قَالَ فَاَخَذَ يُوَاصِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَذَاكَ فِیْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَاَخَذَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُوَاصِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَابَالُ رِجَالٍ يُّوَاصِلُوْنَ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِّثْلِیْ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ تَمَادَّلِیَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَّدَعُ الْمُتَمَقُّوْنَ تَعَمُّقَهُمْ ۔

۲۵۷۰: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نماز پڑھتے تھے (یعنی رات کو) سو میں آیا اور آپ ﷺ کے بازو پر کھڑا ہو گیا اور دوسرا شخص آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ ایک جماعت جمع ہو گئی (یعنی دس سے کم) پھر جب آپ نے ہماری سن گن پائی تو نماز ہلکی پڑھنے لگے (سبحان اللہ کیا شفقت تھی امت پر) پھر اپنے گھر تشریف لے گئے اور ایسی نماز پڑھی (یعنی بہت لمبی) کہ ہمارے ساتھ نہ پڑھتے تھے پھر ہم نے صبح کو ذکر کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا خبر ہو گئی تھی رات کو ہماری اقتدا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اسی سبب سے تو میں نے کیا جو کچھ کیا (یعنی نماز ہلکی کی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال کرنے لگے اور وہ دن آخر ماہ کے تھے تو اور لوگ بھی وصال کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ وصال کرتے ہیں تم میری مثل نہیں ہو اللہ کی قسم اگر مہینہ زیادہ ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے۔

۲۵۷۱ : عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِشَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَا صَلْنَا وِصَالًا يَّدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِّثْلِیْ اَوْقَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَيَسْقِيْنِیْ ۔

۲۵۷۱: انسؓ نے کہا وصال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر رمضان میں اور لوگوں نے بھی اور آپ ﷺ کو خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مہینہ لمبا ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ حد سے بڑھنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے (یعنی ہار جاتے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب آپ ﷺ سے ہارے ہوئے ہیں) تم تو میرے برابر نہیں ہو یا فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں (سچ ہے چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک) میں اس طرح رہتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

۲۵۷۲ : عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ

۲۵۷۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا منع کیا لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے وصال سے رحمت کی نظر سے اور عرض کی لوگوں نے کہ آپؐ تو وصال فرماتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں مجھے تو

كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ ۔ کھلاتا ہے رب میرا اور پلاتا ہے (یہاں پر مولفؒ نے بیاض چھوڑ دی ہے)۔

تشریح ۞ زاد المعاد میں ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے وصال کی تحقیق میں پورا کلام کیا ہے کہ زیادہ اس پر ممکن نہیں جس کو مزید تحقیق درکار ہوا سے ملاحظہ فرمائیے۔

بَابُ بَيَانِ اَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰى مَنْ لَّمْ تَحَرَّكْ شَهْوَتُهٗ

باب: روزے کی حالت میں بوسہ لینا جائز ہے بشرطیکہ شہوت نہ ہو

٢٥٧٣ : عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ اِحْدٰى نِسَآئِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضْحَكُ ۔

۲۵۷۳: حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی صاحبہ کا بوسہ لیتے تھے اور آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے بی بی صاحبہ یہ فرماتی تھیں اور ہنستی تھیں۔

٢٥٧٤ : عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَآئِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ

۲۵۷۴: سفیان نے کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن، قاسم کے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا بوسہ لیتے تھے روزے میں؟ تو وہ تھوڑی دیر چپ رہے پھر کہا کہ ہاں۔

٢٥٧٥ : عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُقَبِّلُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَّاَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ۔

۲۵۷۵: حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوسہ لیتے تھے میرا اور وہ روزے سے ہوتے تھے اور کون اپنی شہوت ایسی روک سکتا ہے جیسے آپ ﷺ روکتے تھے۔

٢٥٧٦ : عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَآئِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَآئِمٌ وَّلٰكِنَّهٗ اَمْلَكُكُمْ لِاَرْبِهٖ ۔

۲۵۷۶: حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور وہ روزے سے تھے اور اپنی حاجت کو خوب قابو میں رکھنے والے تھے۔

٢٥٧٧ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ۔

۲۵۷۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٢٥٧٨ : عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَآئِمٌ۔

۲۵۷۸: حضرت ام المؤمنین عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت (یعنی بوس و کنار) کرتے تھے اور وہ روزہ دار ہوتے تھے۔

٢٥٧٩ : عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا لَهَآ اَوَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ اَوْمِنْ اَمْلَكِكُمْ لِاِرْبِهٖ شَكَّ اَبُوْعَاصِمٍ ۔

۲۵۷۹: اسود نے کہا میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے میں مباشرت کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ مگر وہ بہت اپنی حاجت کو روکنے والے تھے۔

۲۵۸۰: عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَسْاَلَانِهَا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۲۵۸۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۵۸۱: عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ ۔

۲۵۸۱: عروہ سے روایت ہے کہ خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے۔

۲۵۸۲: عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۲۵۸۲: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۵۸۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ ۔

۲۵۸۳: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے۔ روزوں کے مہینے میں۔

۲۵۸٤: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

۲۵۸۴: ترجمہ وہی ہے لیکن اس میں رمضان المبارک کا بھی ذکر ہے۔

۲۵۸۵: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

۲۵۸۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۵۸٦: عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهَ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

۲۵۸۶: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۵۸۷: عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۲۵۸۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۵۸۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهٗ ۔

۲۵۸۸: عمر بن ابوسلمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صائم بوسہ لے سکتا ہے؟ تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ام سلمہؓ سے پوچھو۔ ام سلمہؓ نے خبر دی کہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بوسہ لیتے ہیں۔ تب عمر بن ابوسلمہؓ نے عرض کی۔ کہ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کر دیے ہیں تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ ہو میں تم سب میں سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور خوف کرنے والا ہوں۔

تشریح: غرض ان روایتوں سے بوسہ لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جواز اس کا امت کے لیے ثابت ہوا اور ابوداؤد نے جو حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی زبان چوستے تھے۔ اس میں مصدع راوی ضعیف ہے کہ سعدی نے کہا کہ وہ کجرو، طریق سے پھرا ہوا ہے اور اسی طرح محمد بن دینار بھی اس میں ضعیف ہے کہ یحییٰ نے اسے ضعیف کہا ہے اور ابن ماجہ اور احمد نے جو میمونہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس عورت و مرد کو کہ روزہ دار تھے اور انہوں نے بوسہ لیا تو آپ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ان کا کھل گیا تو یہ روایت صحیح نہیں اور اس میں ابو یزید صبنی راوی ہے اور ابو یزید مجہول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلقاً جواز بوسہ کا مذکور ہے کچھ جوان اور بوڑھے کی قید صحیح نہیں ہوئی آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کا فرق کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں اور اس باب میں جو روایت ابوداؤد نے ذکر کی۔ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک شخص نے پوچھا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مباشرت صائم کو روا ہے یا نہیں آپ ﷺ نے اجازت دی اور دوسرے نے پوچھا تو اس کو منع فرمایا پھر جس کو رخصت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جس کو اجازت دی تھی وہ جوان تھا۔اس میں اسرائیل راوی ہے اور اگرچہ اس سے بخاریؒ اور مسلمؒ احتجاج کرتے ہیں مگر اسرائیل اور اعرج کے بیچ میں ابوالعنبس عدوی کوفی ہے اور وہ ایسا شخص ہے کہ اس کی حدیث لینے سے محدثین ساکت ہو گئے اور نام اس کا حارث بن عبید ہے غرض یہ فرق بھی قابل تسلیم نہیں کذافی زادالمعاد۔اور نوویؒ نے فرمایا ہے کہ امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ بوسہ روزے میں لینا حرام نہیں اس شخص کو جس کی شہوت حرکت میں نہ آئے مگر اس کا ترک اولیٰ ہے اور مکروہ نہیں ہے بوسہ ان کے نزدیک اور جس کی شہوت حرکت میں آئے اس کو حرام ہے اور خوف ہو اس کو کہ جماع کر بیٹھے گا اور بعضوں نے اس کے حق میں مکروہ کہا ہے اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ اس کی اباحت کی قائل ہے ایک جماعت صحابہؓ و تابعینؒ سے اور یہی مذہب ہے احمدؒ اور اسحاقؒ اور ابوداؤدؒ کا اور مطلق مکروہ کہا ہے امام مالکؒ نے اور ابن عباسؓ اور ابوحنیفہؒ اور ثوری اور اوزاعی اور شافعیؒ نے کہا ہے جوان کو مکروہ ہے بوڑھے کو مباح اور امام مالکؒ سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور روایت کی ابن وہب نے مالکؒ سے اباحت اس کے صوم نفل میں نہ کہ فرض میں اور اس میں اتفاق ہے کہ بوسے لینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا مگر جب انزال ہو جائے اور احتجاج کیا ہے اس پر اس حدیث سے جو سنن میں مشہور ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا دیکھو تو اگر کوئی کلی کرے اور مراد یہ ہے کہ جیسے کلی مقدمہ ہے پینے کا اور مبطل روزہ کا نہیں، ویسے ہی بوسہ مقدمہ ہے جماع کا اور مبطل روزہ کا نہیں مانتے۔

بَابُ صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ

باب: روزے میں جنبی کو اگر صبح ہو جائے تو روزہ صحیح ہے

۲۵۸۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُصُّ يَقُوْلُ فِیْ قَصَصِهٖ مَنْ اَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِاَبِيْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَاَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا ذَهَبْتَ اِلٰى اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَدَدْتَّ عَلَيْهِ

۲۵۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی روایتوں میں کہتے تھے کہ جس کو فجر ہو جائے حالت جنابت میں وہ روزہ نہ رکھے۔سو میں نے یہ (مقولہ ہے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبدالرحمٰن کا) عبدالرحمٰن سے کہا جو میرے باپ تھے انہوں نے اس کا انکار کیا اور ہم سے دونوں (یعنی ابوبکر اور عبدالرحمٰن) حضرت عائشہ اور ام سلمہؓ کے پاس گئے اور عبدالرحمٰن نے ان سے پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت جنابت میں صبح ہو جاتی تھی اور پھر روزہ رکھتے تھے اور جنابت بغیر احتلام کے ہوتی تھی (اس لیے کہ انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا یعنی صحبت سے بیبیوں کے جنابت ہوتی ہے) کہا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر ہم گئے مروان کے پاس اور عبدالرحمٰن نے ان سے ذکر کیا۔سو مروان نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم ابو ہریرہؓ کے پاس جاؤ اور ان کی بات کا جواب دے دو پھر ہم ابو ہریرہ کے

مَایَقُوْلُ قَالَ فَجِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَبُوْبَكْرٍ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ قَالَ فَذَكَرَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا اَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَاكَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ اِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ اَقَالَتَا فِيْ رَمَضَانَ قَالَ كَذٰلِكَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ۔

پاس آئے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سب باتوں میں حاضر تھا اور ذکر کیا عبدالرحمٰن نے تو ابوہریرہ نے کہا کہ ان دونوں بیبیوں نے یہ فرمایا۔تم سے انہوں نے کہا ہاں۔تو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بیشک وہ اور لوگوں سے زیادہ جانتی ہیں پھر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباس کی طرف کی اور کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ میں کہا کرتے تھے پھر میں نے (یہ مقولہ ہے ابن جریج کا) عبدالملک سے کہا کہ کیا ان دونوں بیبیوں نے رمضان کے روزے کو کہا انہوں نے کہا کہ ایسا فرمایا بیبیوں نے کہ صبح ہوتی تھی آپ ﷺ کو حالت جنابت میں بغیر احتلام کے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ رکھتے تھے۔

تشریح ابوہریرہؓ نے اس قول کی نسبت فضلؓ کی طرف کی الخ یعنی ابوہریرہؓ نے فضلؓ سے روایت کی ہے مرفوعاً کہ جو جنبی ہو اور صبح ہو جائے وہ روزے نہ رکھے اور مذہب صحیح یہی ہے کہ روزہ درست ہے اس لیے کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ مباشرت کرو ان سے اور ڈھونڈو جو لکھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور کھاؤ پیو جب تک کہ ظاہر ہو سفید دھاگہ فجر کا آخر تک پس جب فجر تک مباشرت یعنی جماع جائز ہوا تو خواہ مخواہ طلوع فجر کے بعد غسل ہوگا۔اب رہا جواب فضلؓ کی روایت کا اس کے کئی جواب ہیں اول یہ کہ وہ بات افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو فجر کے طلوع کے بعد نہاتے یہ بیان جواز کے لیے تھا مگر افضل فجر کے قبل ہی نہانا ہے۔دوسرے کہ شاید فضلؓ کی روایت میں جنبی سے وہ شخص مراد ہو جو جماع کر رہا ہے۔کہ بیشک اس کا روزہ نہ ہوگا اب ان میں توفیق ہوگئی اور تعارض بھی نہ رہا اور تیسرے یہ کہ فضل کی روایت منسوخ ہے اور جب کی بات ہے جب جماع شب کو بھی حرام تھی۔پھر جب یہ آیت اتری جو ہم نے اوپر بیان کی تب یہ امر منسوخ ہوگیا ابن منذر نے کہا ہے یہ جواب بہت اچھا ہے (خلاصہ یہ کہ اب صحیح بات یہی ہے کہ جنبی اگر بعد طلوع فجر کے بھی نہائے جب بھی روزہ صحیح ہے اسی پر دال ہے قرآن مجید وحدیث شریف دونوں ،اور یہی مذہب ہے جماہیر صحابہؓ اور تابعینؒ کا اور رجوع کیا اس کی طرف ابوہریرہؓ نے اگرچہ پہلے افساد صوم کے قائل تھے اور یہی حکم ہے حائض اور نفساء کا جب خون ان کا رات سے بند ہو جائے اور بعد طلوع فجر کے غسل کریں کہ روزہ ان کا صحیح ہے)۔

۲۵۹۰: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ ۔

۲۵۹۰: حضرت عائشہ ام المؤمنینؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبح ہو جاتی تھی رمضان میں اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنبی ہوتے تھے بغیر احتلام کے (یعنی صحبت سے جنبی ہوتے تھے نہ کہ احتلام سے کہ اس سے انبیاء پاک ہیں) پھر غسل فرماتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

۲۵۹۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ اَرْسَلَهٗ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا

۲۵۹۱: عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے ان سے بیان کیا کہ مروان نے ان کو بھیجا ام سلمہ کی طرف کہ پوچھیں کہ جو شخص صبح کرے جنابت میں آیا وہ روزہ رکھے یا نہیں؟ انہوں نے

اَيَصُوْمُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَّامِنْ حُلُمٍ ثُمَّ لَايُفْطِرُ وَلَايَقْضِىْ ۔

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت میں صبح کرتے تھے جماع کے سبب سے نہ احتلام سے اور پھر نہ افطار کرتے تھے اور نہ قضا کرتے تھے (یعنی روزہ کو صحیح جانتے تھے)۔

تشریح: اس سے رد ہو گیا وہ قول جو حسن بصری اور نخعی کی طرف منسوب ہے کہ روزہ نفل میں تو یہ امر جائز ہے اور فرض میں روا نہیں اور وہ قول بھی جو سالم بن عبداللہ اور حسن بصری اور حسن بن صالح کی طرف منسوب ہے کہ روزہ تو رکھ لے مگر قضاء بھی کرے غرض اب اختلاف اس مسئلے میں جاتا رہا اور اتفاق ہو گیا اس پر کہ جو جنبی ہو جائے اور صبح کے طلوع کے بعد نہائے روزہ اس کا صحیح ہے خواہ فرض ہو یا نفل اور نہ اس پر قضاء ہے نہ اور کوئی بلا۔

۲۵۹۲: عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا قَالَتَا اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِيْ رَمَضَانَ ثُمَّ يَصُوْمُ ۔

۲۵۹۲: حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ دونوں بیویوں سے رسول اللہ ﷺ کی روایت مذکور ہے کہ دونوں نے فرمایا کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جاتی تھی جنابت کی حالت میں بغیر احتلام کے رمضان میں اور پھر روزہ رکھتے تھے''۔

۲۵۹۳: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيْهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَّرَآءِ الْبَابِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ أَفَاَصُوْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَاتُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَفَرَاللّٰهُ لَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمَكُمْ بِمَآ اَتَّقِىْ ۔

۲۵۹۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا اور حضرت عائشہؓ دروازے کی اوٹ سے سنتی تھیں۔ غرض اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ مجھے نماز کا وقت آجاتا ہے اور میں جنبی ہوتا ہوں کیا میں روزہ رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، مجھے بھی نماز کا وقت آجاتا ہے اور میں جنبی ہوتا ہوں پھر میں روزہ رکھتا ہوں اس نے عرض کی کہ آپ ﷺ اور ہم برابر نہیں ہیں اے رسول اللہ اس لئے کہ اللہ پاک نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں امید رکھتا ہوں کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ ہوں جاننے والا ان چیزوں کا جن سے بچنا ضروری ہے (غرض اس سائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے مگر آپ ﷺ نے فرمادیا کہ یہ حکم مجھ کو تم کو سب کو برابر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت میں تکلیف شرعی سے اور لوازم عبدیت سے باہر نہیں ہو سکتا اور حضرت ﷺ نے فرمایا میں امید رکھتا ہوں یہ کمال عبدیت ہے ورنہ واقع میں حضرت کا مرتبہ ایسا ہی ہے کہ سارے جہاں سے اعلم واتقی ہیں)۔

۲۵۹۴: عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ

۲۵۹۴: سلیمان سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے پوچھا کہ جو شخص صبح کرے جنابت میں وہ روزہ رکھے تو انہوں نے فرمایا کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تھے جنابت میں بغیر احتلام کے اور پھر روزہ رکھتے تھے۔

بَابُ تَغْلِيْظِ تَحْرِيْمِ الْجِمَاعِ فِي نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ

باب: روزہ دار پر رمضان میں دن کو جماع حرام ہے

۲۵۹۵: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَاتُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَاقَالَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنَ قَالَ لَاقَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَاتُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَاقَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا قَالَ اَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

۲۵۹۵: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں ہلاک ہوگیا۔ یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھ کو؟ اس نے عرض کی کہ میں اپنی بیوی پر جا پڑا رمضان میں (یعنی جماع کر بیٹھا) آپؐ نے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کرسکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا دو مہینے کے روزے برابر رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر وہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ حضرت کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا۔ آپؐ نے فرمایا جا اس کو صدقہ دے دے مسکینوں کو اس نے کہا کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی مسکین ہے؟ مدینہ کے دونوں کنکریلی کالے پتھروں والی زمینوں کے بیچ میں کہ ان میں کوئی گھر والا مجھ سے بڑھ کر محتاج نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے (قربانت شوم وفدایت گرم دگر دسرت گروم) یہاں تک کہ آپ ﷺ کی کچلیاں کھل گئیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ لے اس کو اور کھلا اپنے گھر والوں کو۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان کے دنوں میں جماع کرے اور روزہ رمضان توڑ ڈالے جماع سے اس پر کفارہ واجب ہے اور نوویؒ نے فرمایا ہے کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب کا فہ علماء کا جب جماع قصداً واقع ہو جان بوجھ کر اور کفارہ یہی ہے کہ ایک گردن آزاد کرنا جو مؤمن و مسلمان ہو اور سلیم ہو عیوب سے جو محنت اور خدمت میں خلل انداز ہوتی ہو۔ مثلاً لنگڑا لولا نہ ہو۔ پھر اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے برابر پے در پے روزے پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اطعام ساٹھ مساکین کا، ہر مسکین کو ایک سیر کھانا جیسے عربی میں مد ہوتا ہے پھر اگر یہ تینوں کی طاقت نہ ہو تو شافعیؒ کے دو قول ہیں۔ اول یہ کہ اس پر کچھ واجب نہیں اور اگر اس کے بعد طاقت بھی ہو جب بھی اس پر کچھ واجب نہیں اور اس کی دلیل یہی حدیث ہے کہ اس میں جب سائل نے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب تجھے طاقت ہو جب کفارہ ادا کر دینا اور دوسرا قول یہ ہے کہ وقت استطاعت اس پر ادائے کفارہ واجب ہے اور اس کو نوویؒ نے صحیح اور مختار کہا ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آپ ﷺ کے پاس جب ٹوکرا آیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ صدقہ دے حالانکہ پہلے اس کی عدم استطاعت تینوں باتوں میں ظاہر ہو چکی تھی۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ مثل سائر دیون کے وقت استطاعت اس کی ادا ضروری ہے اور کفارہ اس کے ذمہ باقی رہا اور عرق جو حدیث میں وارد ہوا ہے وہ فقہاء کے نزدیک پندرہ صاع کا ہوتا ہے جس کے ساٹھ مد ہوئے پس ہر مسکین کو ایک مد پہنچانا ضروری ہے۔

۲۵۹۶ :عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَّ هُوَ الزِّنْبِيْلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ۔

۲۵۹۶:محمد بن مسلم زہری نے اسی اسناد سے یہی حدیث روایت کی جیسے ابن عیینہ نے روایت کی اور کہا اس میں ایک عرق (یعنی ٹوکرا) اور وہی زنبیل ہے اور اس میں حضرت کی ہنسی کا ذکر نہیں۔

۲۵۹۷ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا وَّقَعَ بِامْرَاَتِهٖ فِيْ رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَاقَالَ وَهَلْ تَسْتَطِيْعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَاقَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً ۔

۲۵۹۷:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک شخص جماع کر بیٹھا رمضان میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تو ایک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا دو مہینے روزے رکھ سکتا ہے اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

تشریح ۞ اس حدیث سے استدلال کیا ہے حنفیہ نے کہ کفارہ رمضان میں کافر غلام آزاد کرنا بھی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ ظہار میں اور مؤمن رقبہ صرف کفارہ قتل میں ضروری ہے۔ اس لئے کہ اس میں ایمان کی شرط منصوص قرآنی ہے مگر جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جمیع کفاروں میں رقبہ مؤمنہ ضروری ہے اس لئے کہ جہاں مطلق رقبہ مذکور ہے اس کو حمل کرتے ہیں رقبہ مؤمنہ پر اسی قید کے لحاظ سے جو قرآن میں کفارہ قتل میں مذکور ہے اور قاعدہ اصول کا یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہیں۔ کذاقال النووی فی شرح مسلم۔

۲۵۹۸ : عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

۲۵۹۸:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۵۹۹ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ رَجُلاً اَفْطَرَفِيْ رَمَضَانَ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً اَوْيَصُوْمَ شَهْرَيْنِ اَوْيُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً ۔

۲۵۹۹:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اس نے روزہ توڑ ڈالا تھا رمضان میں کہ آزاد کرے ایک بردہ یا روزے رکھے دو ماہ یا کھلائے ساٹھ مسکینوں کو۔

۲۶۰۰ :حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

۲۶۰۰:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۶۰۱ :عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَآ اَنَّهَا قَالَتْ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ امْرَ اَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ

۲۶۰۱:حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں جل گیا آپ ﷺ نے فرمایا کیوں؟ اس نے عرض کی کہ میں نے جماع کیا رمضان شریف میں اپنی عورت سے دن کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا صدقہ دے، صدقہ

نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَاعِنْدِیْ شَیْءٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّجْلِسَ فَجَآءَهٗ عَرَقَانِ فِیْهِمَا طَعَامٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِهٖ ۔

دے۔ اس نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ موجود نہیں ہے، اتنے میں آپ ﷺ کے پاس دو گونیاں آئیں کھانے کو (یعنی غلہ یا کھجور کی) آپ ﷺ نے فرمایا لے یہ صدقہ کر دے۔

تشریح ۞ صدقہ دے یعنی وہی ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا جیسا اوپر مذکور ہوا۔ دوسری روایتوں میں اس صدقہ کی تفصیل آ چکی اور جو اس نے کہا کہ میں جل گیا اس سے استعمال مجاز کا روا ہوا۔

۲۶۰۲: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَقُوْلُ اَتٰی رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ وَلَیْسَ فِیْ اَوَّلِ الْحَدِیْثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهٗ نَهَارًا ۔

۲۶۰۲: حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور اس حدیث کو ذکر کیا اخیر تک جیسے اوپر گزری مگر اس کے اول میں صدقہ دے صدقہ دے نہیں ہے اور نہ دن کا لفظ ہے۔

۲۶۰۳: عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ تَقُوْلُ اَتٰی رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ احْتَرَقْتُ احْتَرَقْتُ فَسَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاشَاْنُهٗ فَقَالَ اَصَبْتُ اَهْلِیْ قَالَ تَصَدَّقْ فَقَالَ وَاللّٰهِ یَانَبِیَّ اللّٰهِ مَالِیْ شَیْءٌ وَّمَآ اَقْدِرُ عَلَیْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَیْنَا هُوَ عَلٰی ذٰلِكَ اَقْبَلَ رَجُلٌ یَّسُوْقُ حِمَارًا عَلَیْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْنَ الْمُحْتَرِقُ اٰنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَصَدَّقْ بِهٰذَا فَقَالَ یا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَغَیْرَنَا فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَجِیَاعٌ مَّالَنَا شَیْءٌ قَالَ فَكُلُوْهُ ۔

۲۶۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مسجد میں رمضان میں اور عرض کی یارسول اللہ میں جل گیا میں جل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے اس کا اس نے عرض کی کہ میں نے اپنی بی بی سے صحبت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدقہ دے، اس نے عرض کی کہ قسم اللہ تعالیٰ کی اے نبی اللہ کے میرے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ میں کچھ دے سکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹھ وہ بیٹھ گیا اور وہ اسی حال میں تھا کہ آدمی آیا اور ایک گدھے کو ہانکتا ہوا لایا کہ اس پر کچھ غلہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ جلنے والا کہاں ہے جو ابھی یہاں تھا؟ اور وہ کھڑا ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لے اس کو صدقہ دے۔ اس نے عرض کی کہ کیا میرے سوا اس کا مستحق کوئی اور ہے؟ اللہ کی قسم ہم لوگ بھوکے ہیں اور ہمارے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا لو اسے کھاؤ۔

بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِیْ غَیْرِ مَعْصِیَةٍ اِذَا كَانَ سَفَرُهٗ مَرْحَلَتَیْنِ فَاَكْثَرَ

باب: رمضان میں مسافر کو افطار کی رخصت ہے

۲۶۰۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۲۶۰۴: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے جس سال

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ ثُمَّ اَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُوْنَ الْاَحْدَثَ فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ ـ

مکہ فتح ہوا رمضان میں اور آپ ﷺ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کدید میں پہنچے (نام مقام کا ہے کہ وہاں ایک نہر ہے اور مدینہ سے سات منزل ہے اور وہاں سے مکہ دو منزل رہتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کدید ایک نہر ہے بیالیس میل مکہ سے) تو افطار کیا اور صحابہ کرام کی عادت تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی سے نئی بات جو ہوتی اس کا اتباع کرتے۔

تشریح ❀ علماء کا اختلاف ہے سفر میں روزہ رکھنے میں چنانچہ اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ رمضان میں سفر میں روزہ رکھنا صحیح نہیں اور اگر کسی نے رکھا بھی تو درست نہیں ہوتا اور اس کی قضاء واجب ہے دلیل ان کی ظاہر آیت و حدیث ہے اور حدیث یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ روزہ رکھنے والوں کو آپ ﷺ نے عصاۃ یعنی نافرمان فرمایا اور جماہیر علماء اور جمیع اہل فتویٰ کا قول ہے کہ مسافر کو روزہ روا ہے اور اگر رکھے تو درست ہوتا ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ روزہ افضل ہے یا افطار یا دونوں برابر ہیں پس امام مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی رحمہم اللہ اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ روزہ افضل ہے اس کو جسے طاقت ہو اور بے ضرر رکھ سکے پھر اگر ضرر ہو تو افطار افضل ہے اور دلیل ان کی یہ ہے کہ روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عبداللہ بن رواحہ وغیرہ صحابہؓ نے اور بہت سی روایتوں میں روزہ کا صحابہ رضی اللہ عنہ کا مذکور ہے اور اس لئے بھی روزہ افضل ہے کہ اس سے برات ذمہ فی الحال حاصل ہو جاتی ہے اور سعید بن مسیبؒ اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق وغیرہم کا قول ہے کہ افطار بہرحال افضل ہے اور بعضوں نے ایک قول امام شافعیؒ کا بھی ایسا ہی نقل کیا ہے مگر وہ قول غریب ہے اور ان کی دلیلیں بھی وہی روایات ہیں جو اہل ظاہر کے دلائل ہیں اور دلیل حمزہ بن عمرو اسلمی کی حدیث ہے جو مسلم کے آخر باب میں آتی ہے اور بعض کا قول ہے کہ افطار اور صوم دونوں برابر ہیں اور صحیح قول اکثر لوگوں کا قول ہے۔

۲۶۰۵: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ يَحْيٰى قَالَ سُفْيَانُ لَا اَدْرِيْ مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَيَعْنِي وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِمِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ـ

۲۶۰۵: زہری سے اس اسناد سے مثل اسی کی مروی ہے یحییٰ نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کس کا ہے یعنی اول قول منسوخ ہوتا ہے۔

۲۶۰۶: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ الْفِطْرُ اٰخِرَالْاَمْرَيْنِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ ـ

۲۶۰۶: زہری نے اس اسناد سے کہا کہ روزہ نہ رکھنا اور افطار کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخیر کی بات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخیر ہی بات پر عمل ضروری ہے اور زہری نے کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہویں رمضان کی مکہ میں۔

۲۶۰۷: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوْا يَتَّبِعُوْنَ الْاَحْدَثَ فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ ـ

۲۶۰۷: زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ انہوں نے مثل حدیث لیث روایت کی ہے اور ابن شہاب نے کہا کہ صحابہ حضرت کی نئی نئی بات اختیار کرتے تھے اور نئی بات کو ناسخ اور محکم جانتے (یعنی آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور پھر افطار کیا اور افطار کو ناسخ جانتے ہیں اور روزہ رکھنے کو منسوخ)۔

۲۶۰۸:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَابِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهٗ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ اَفْطَرَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ ۔

۲۶۰۸:عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان میں اور روزہ رکھا یہاں تک کہ عسفان میں پہنچے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک پیالہ منگایا کہ اس میں کوئی پینے کی چیز تھی اور اس کو پیا، دن کو تاکہ سب لوگ آپ ﷺ کو دیکھیں۔ پھر افطار کرتے رہے یہاں تک کہ مکہ میں پہنچے۔ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے جس کا جی چاہے افطار کرے۔

۲۶۰۹:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَانَعِيْبُ عَلٰى مَنْ صَامَ وَلَا عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى السَّفَرِ وَاَفْطَرَ ۔

۲۶۰۹:عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ہم برا نہیں کہتے اس کو جو روزہ رکھے۔ (یعنی سفر میں) اور نہ اس کو جو افطار کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔

تشریح ان روایتوں میں دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور افطار دونوں روا ہیں۔

۲۶۱۰:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ ۔

۲۶۱۰: جابرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا۔ رمضان میں مکہ کی طرف اور روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کراع غمیم تک پہنچے (کراع غمیم مقام کا نام ہے کہ مدینہ سے سات منزل یا زیادہ ہے) اور لوگوں نے روزہ رکھا پھر آپ ﷺ نے ایک پانی کا پیالہ منگایا اس کو بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے ان کی طرف دیکھا پھر آپ نے پی لیا اور لوگوں نے اس کے بعد آپ ﷺ سے عرض کی کہ بعضے لوگ روزہ رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں وہی نافرمان ہیں۔

تشریح شاید اس سے وہ لوگ مراد ہوں جن کو روزہ ضرر کرتا ہے۔

۲۶۱۱:عَنْ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّمَا يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ ۔

۲۶۱۱:جعفر نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اس میں اتنی بات زیادہ کی کہ لوگوں نے آپؐ سے عرض کی لوگوں پر روزہ شاق ہے اور وہ منتظر ہیں کہ آپؐ نے کیا کیا پھر آپؐ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا بعد عصر کے آگے وہی مضمون ہے۔

۲۶۱۲:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَالَهٗ قَالُوْا رَجُلٌ صَآئِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۶۱۲: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ ایک شخص پر لوگوں کی بھیڑ دیکھی اور وہ اس پر سایہ کئے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا۔ لوگوں نے عرض کی کہ ایک روزہ دار ہے آپ ﷺ نے فرمایا سفر میں روزہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّاَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ۔

رکھنا خوب نہیں۔

تشریح: یعنی جب ضرر ہو اور ایسی نوبت پہنچے تو کیا لطف ہے۔

۲۶۱۳: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهِ۔

۲۶۱۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۶۱۴: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَ زَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يَبْلُغُنِيْ عَنْ يَحْيَ ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَزِيْدُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّذِيْ رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَاَلْتُهُ لَمْ يَحْفَظْهُ۔

۲۶۱۴: شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسی کی مروی ہے اور زیادہ کہا شعبہ نے کہ مجھے خبر لگی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہ وہ زیادہ کرتے تھے اس حدیث میں اور اس اسناد میں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی رخصت قبول کرو جو تمہارے لئے دی ہے اور کہا راوی نے پھر جب میں نے ان سے پوچھا تو انہیں یاد نہیں رہا۔

۲۶۱۵: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَّمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَ مِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّآئِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّآئِمِ۔

۲۶۱۵: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سولہویں رمضان کو تو ہم میں سے کوئی روزے سے تھا اور کوئی افطار کئے تھا اور روزہ دار افطار کرنے والے پر عیب نہ کرتا تھا اور نہ افطار کرنے والا روزہ دار پر۔

۲۶۱۶: عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ هَمَّامٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ ابْنِ عَامِرٍ وَّ هِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ فِيْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ اَوْتِسْعَ عَشْرَةَ۔

۲۶۱۶: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس اسناد سے مانند روایت ہمام کے مروی ہے مگر تیمی اور عمر بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارہویں تاریخ اور سعید کی روایت میں بارہویں اور شعبہ کی روایت میں سترویں یا انیسویں مذکور ہے۔

تشریح: بارہویں سے شاید انیسویں تک وہ ممتد ہوا ہو پھر کسی نے اول تاریخ بیان کی کسی نے آخر۔

۲۶۱۷: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّآئِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ اِفْطَارُهُ۔

۲۶۱۷: ابوسعیدؓ نے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان مبارک میں تو نہ روزہ دار کے روزے پر کوئی عیب لگاتا نہ مفطر کے افطار پر۔

تشریح: اس مسلک سے انصاف صحابہؓ کا ظاہر ہے اور یہی سبیل مؤمنین ہے اور یہی مذہب اقرب بدلائل ہے کہ جو چاہے رخصت پر عمل کرے جو طاقت رکھے عزیمت پر اور دین میں حرج نہیں۔

۲۶۱۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ

۲۶۱۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان میں اور کوئی ہم سے روزہ دار ہوتا اور کوئی

فَمِنَّا الصَّآئِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدِ الصَّآئِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَّجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَاِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ وَّيَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَّجَدَ ضُعفًا فَاَ فْطَرَفَاِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ۔

صاحب افطار اور نہ صائم مفطر پر غصہ کرتا اور نہ مفطر صائم پر اور جانتے تھے کہ جس میں قوت ہو وہ روزہ رکھے یہ بھی خوب ہے اور جس میں ضعف ہو وہ افطار کرے یہ بھی خوب ہے۔

۲۶۱۹:عَنْ اَبِىْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَصُوْمُ الصَّآئِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا يَعِيْبُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

۲۶۱۹ : ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا تھا اور افطار کرنے والا افطار اور کوئی کسی پر عیب نہ کرتا تھا۔

۲۶۲۰:عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ صَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّآئِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفطِرُ عَلَى الصَّآئِمِ۔

۲۶۲۰:حمید نے کہا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا روزہ رمضان کو سفر میں تو کہا انہوں نے کہا سفر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان میں تو نہ برا کہا صائم نے مفطر کو نہ مفطر نے صائم کو۔

۲۶۲۱:عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوْ لِىْ اَعِدْ فَقَالَ فَقُلْتُ اِنَّ اَنَساً اَخْبَرَنِىْ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يُسَافِرُوْنَ فَلَا يَعِيْبُ الصَّآئِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَقِيْتُ ابْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ فَاَخْبَرَنِىْ عَنْ عَآئِشَةَ بِمِثْلِهٖ ۔

۲۶۲۱:حمید نے کہا نکلا میں سفر میں اور میں نے روزہ رکھا تو لوگوں نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنی سفر کا روزہ صحیح نہیں ہوا) تو میں نے کہا انسؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ اصحاب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سفر کرتے تھے اور صائم مفطر پر طعنہ نہ کرتا تھا نہ مفطر صائم پر اور پھر ملا میں ابن ابوملیکہ سے اور خبر دی مجھے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل اس کی۔

۲۶۲۲:عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّآئِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَامَنْزِ لًا فِىْ يَوْمٍ حَارٍ اَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ فَمِنَّا مَنْ يَّتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهٖ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُ وْنَ فَضَرَبُوْا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ ۔

۲۶۲۲:انسؓ نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں سو کوئی ہم میں صائم تھا کوئی مفطر اور ایک منزل میں اترے گرمی کے دنوں میں اور سب سے زیادہ سائے میں وہ تھا جس کے پاس چادر تھی اور کتنے تو ایسے تھے کہ ہاتھ ہی سے دھوپ روکے ہوئے تھے اور روزہ دار جتنے تھے سب منزل پر جا کر پڑ رہے اور افطار والوں نے کھڑے ہو کر خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افطار کرنے والے آج بہت سا ثواب لے گئے۔

تشریح ۞ معلوم ہوا سفر میں بھائیوں کی خدمت کرنا بھی بڑا ثواب ہے۔

٢٦٢٣: عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَّاَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ وَعَمِلُوْا وَ ضَعُفَ الصُّوَّامِ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِيْ ذٰلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ۔

۲۶۲۳: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم صائم تھے بعض مفطر پھر کمر خدمت چست باندھی مفطروں نے اور محنت کی اور ضعیف ہو گئے صائم لوگ بعض کاموں سے اس وقت فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آج مفطر لوگ ثواب کما لے گئے۔

٢٦٢٤: عَنْ قَزَعَةَ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ اِنِّي لَا اَسْئَلُكَ عَمَّا يَسْئَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ سَاَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ فَقَالَ اِنَّكُمْ مُصَبِّحُوْا عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَاَفْطِرُوْا وَكَانَتْ عَزْمَةً فَاَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ ۔

۲۶۲۴: قزعہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اوران پر لوگوں کا ہجوم تھا پھر جب بھیڑ چھٹ گئی تو میں نے کہا میں آپؓ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور میں نے ان سے سفر میں روزے کو پوچھا انہوں نے فرمایا ''سفر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ کو اور ہم روزہ دار تھے پھر ایک منزل میں اترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اب دشمن سے قریب ہو گئے اور افطار میں تمہاری قوت بہت زیادہ ہوگی۔ پس رخصت ہوئی افطار کی۔ تب بعضے ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعضے مفطر۔ پھر ہم آگے کی منزل میں اترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم صبح کو اپنے غنیم سے ملنے والے ہو تو افطار تمہاری قوت بڑھا دے گا سو تم سب افطار کرو اور یہ فرمانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قطعی تھا پھر ہم سب لوگوں نے افطار کیا پھر اس کے (یعنی بعد فراغ مقابلہ غنیم) ہم نے اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں۔''

بَابُ التَّخْيِيْرِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ

باب: رمضان میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار کا بیان

٢٦٢٥: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

۲۶۲۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا حمزہ بن عمروؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہے روزہ رکھ چاہے افطار کر۔

٢٦٢٦: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ اَفَاَصُوْمُ

۲۶۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمیؓ نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میں بہت درپے پے روزہ رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی روزے رکھا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہو رکھو

فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ اِنْ شِئْتَ وَاَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ ۔

چاہے نہ رکھو۔

تشریح اس حدیث میں بھی صاف دلالت ہے مذہب جمہور پر کہ خواہ سفر میں روزہ رکھے خواہ نہ رکھے۔

۲۶۲۷: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ اِنِّي رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ۔

۲۶۲۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۶۲۸: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ حَمْزَةَ قَالَ اِنِّي رَجُلٌ اَصُوْمُ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ۔

۲۶۲۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۶۲۹: عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَجِدُبِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَا حَ عَلَيْهِ قَالَ هَارُوْنُ فِي حَدِيْثِهٖ هِيَ رُخْصَةٌ وَّلَمْ يَذْ كُرمِنَ اللّٰهِ ۔

۲۶۲۹: حمزہ اسلمیؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اپنے میں قوت پاتا ہوں روزہ کی سفر میں تو میں اگر روزہ رکھوں تو کیا کچھ گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ رخصت ہے اللہ کی طرف سے سو جس نے اس کو لیا خوب کیا اور جس نے چاہا روزہ رکھنا تو اس پر گناہ نہیں اور ہارون نے اپنی روایت میں اللہ کی طرف سے ذکر نہیں کیا۔

۲۶۳۰: عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيْدٍ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَآئِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَوَاحَةَ ۔

۲۶۳۰: ابو درداءؓ نے کہا نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سخت گرمی میں یہاں تک کہ کوئی ہم میں سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھا۔ گرمی کی سختی سے اور کوئی ہم میں سے روزہ دار نہ تھا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور عبداللہ بن رواحہؓ کے۔

۲۶۳۱: عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فِي يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا اَحَدٌ صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ۔

۲۶۳۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ يَّوْمَ عَرَفَةَ

باب: حاجی عرفات میں عرفہ کے روز روزہ نہ رکھے

۲۶۳۲: عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاساً

۲۶۳۲: ام الفضلؓ حارث کی بیٹی کہتی ہیں کہ ان کے پاس چند لوگوں نے

تَمَارَوْا عِنْدَ هَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَآئِمٌ وَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَآئِمٍ فَارْسَلَتْ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ ۔

تکرار کی عرفہ کے دن عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں کسی نے کہا آپ ﷺ روزہ سے ہیں کسی نے کہا نہیں تب انہوں نے ایک دودھ کا پیالہ آپ ﷺ کی خدمت شریف میں بھیجا اور آپ ﷺ عرفات میں اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے پھر آپ ﷺ نے پی لیا۔

تشریح ۞ نووی نے فرمایا مذہب شافعیؒ کا اور مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور جمہور علماء کا یہی ہے کہ افطار عرفہ میں مستحب ہے حاجی کو اور ابن منذر نے یہی حکایت کیا ہے کہ ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور ابن عمرؓ اور ثوری سے اور کہا ہے ابن زبیرؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزہ رکھتے تھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عثمان بن ابی العاصؓ سے بھی یہی مروی ہے اور اسحاق کا میلان بھی اسی طرف تھا اور عطا جاڑے میں روزہ رکھتے تھے گرمی میں نہیں اور قتادہؒ نے روزے میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھا اگر دعا میں ضعیف نہ ہو اور جمہور نے احتجاج کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افطار سے اور اس سے استدلال کیا ہے جن میں مطلق مذکور ہے کہ عرفہ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور جمہور نے ان حدیثوں سے اس کو مراد لیا ہے جو عرفات میں نہ ہو۔

٢٦٣٣: عَنْ اَبِي النَّضْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ۔

۲۶۳۳: ابوالنضر سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہے مگر اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ﷺ اپنے اونٹ پر وقوف کیے ہوئے تھے اور سند میں یہ ہے کہ روایت ہے عمیرؒ سے جو مولیٰ ہیں ام الفضلؓ کے۔

٢٦٣٤: عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ۔

۲۶۳۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٦٣٥: عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ الْفَضْلِ تَقُوْلُ شَكَّ اُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِقَعْبٍ فِيْهِ لَبَنٌ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ ۔

۲۶۳۵: عمیر، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام الفضلؓ سے سنا لوگوں نے شک کیا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے دن عرفہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزے میں، تب انہوں نے ایک پیالہ دودھ کا بھیج دیا اور آپ ﷺ عرفات میں تھے پھر آپ ﷺ نے پی لیا۔

٢٦٣٦: عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ شَكُّوْا فِي صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ مَيْمُوْنَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ ۔

۲۶۳۶: میمونہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی مسلمانوں کی ماں نے فرمایا کہ لوگوں نے شک کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں عرفہ کے دن (میدان عرفات میں) سو بھیجا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک لوٹا دودھ کا اور آپ ﷺ وقوف کیے ہوئے تھے موقف میں اور آپ ﷺ نے پی لیا اور سب لوگ دیکھتے تھے آپ ﷺ کو۔

تشریح ۞ ان روایتوں سے کئی امور ثابت ہوئے اول مستحب ہونا افطار کا عرفات میں دوسرے مستحب ہونا وقوف کا سواری پر اور یہی صحیح ہے مذہب شافعیؒ میں تیسرے جواز کھڑے ہو کر پینے کا اور سوار ہو کر بھی جو تھے مباح قبول ہدیہ کا آپ ﷺ کے واسطے۔

بَابُ صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

باب: عاشورے کے روزے کا بیان

۲۶۳۷: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فِي الْجَاهِلِيَّتِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ فَلَمَّا هَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَهِ صَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ۔

۲۶۳۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا قریش عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے ایام جاہلیت میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکھا اور اس دن روزے کا حکم فرمایا پھر جب رمضان فرض ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے۔

تشریح: نوویؒ نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ اب عاشورے کا روزہ سنت ہے، واجب نہیں اور اول اسلام میں اس کا کیا حکم تھا اس میں اختلاف ہے یعنی رمضان فرض ہونے سے قبل سو ابوحنیفہ کا قول ہے کہ واجب تھا اور اصحاب شافعیؒ میں اختلاف ہے مشہور قول یہ ہے کہ ہمیشہ سنت تھا کبھی واجب نہیں ہوا مگر استحباب اس کا مؤکد تھا پھر جب رمضان فرض ہوا مستحب رہ گیا مؤکد نہ رہا۔

۲۶۳۸: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَصُوْمُهُ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَتَرَكَ عَاشُوْرَآءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِوَايَةِ جَرِيْرٍ۔

۲۶۳۸: ہشام نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اول حدیث میں یہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورے کا روزہ رکھتے تھے اور آخر میں یہ کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا۔ پھر جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے اور اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ٹھہرایا جیسے جریر کی روایت میں تھا۔

۲۶۳۹: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ مَنْ شَآءَ صَامَهُ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ

۲۶۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عاشورے کا روزہ جاہلیت میں رکھا جاتا تھا پھر جب اسلام آیا تو اب چاہے کوئی رکھے چاہے چھوڑ دے۔

تشریح: جو چاہے رکھے جو چاہے چھوڑ دے اس سے حنفیہ استدلال کرتے ہیں واجب نہ ہونے پر اور شافعیہ استدلال کرتے ہیں مؤکد نہ ہونے پر اور بہرحال اب وہ سنت مستحبہ ہے غیر مؤکدہ۔

۲۶۴۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِصِيَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ۔

۲۶۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرماتے تھے اس کے روزے کا (یعنی عاشورے کا) جب رمضان فرض نہیں ہوا تھا پھر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جس کا جی چاہے وہ عاشورے کا روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۲۶۴۱: عَنْ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِهٖ حَتّٰى فُرِضَ

۲۶۴۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش عاشورے کو روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حکم فرمایا اس کے روزے کا یہاں تک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُفْطِرْهُ ۔

جو چاہے اس میں روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے۔

٢٦٤٢ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَهٗ وَالْمُسْلِمُوْنَ قَبْلَ اَنْ يُّفْتَرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَاشُوْرَآءَ يَوْمٌ مِّنْ اَيَّامِ اللّٰهِ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ ۔

۲۶۴۲:عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشورے کو روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی رکھا اور مسلمان بھی رمضان فرض ہونے سے پہلے رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ عاشوراء اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اس میں روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے۔

٢٦٤٣ :عَنْ اَبُوْ اُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِمِثْلِهٖ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۲۶۴۳:مذکورہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٦٤٤ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْماً يَصُوْمُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَهٗ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ ۔

۲۶۴۴:عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس دن میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جی نہ چاہے جس کا وہ چھوڑ دے۔

٢٦٤٥ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُوْمُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَهٗ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَتْرُكَهٗ فَلْيَتْرُكْهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَايَصُوْمُهٗ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ صِيَامَهٗ ۔

۲۶۴۵:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ عاشورے کا دن ایسا ہے کہ اس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے اور عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روزہ نہیں رکھتے تھے مگر جبکہ موافق پڑ جائے ان دنوں کے جس میں ان کی عادت تھی روزہ رکھنے کی۔

٢٦٤٦ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ سَوَآءً۔

۲۶۴۶:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہی روایت برابر مذکور ہوئی جو اوپر آچکی ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا۔

٢٦٤٧ : عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ

۲۶۴۷:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

اللّٰهِ ﷺ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

٢٦٤٨: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ يَااَبَامُحَمَّدٍ اُدْنُ اِلَى الْغَدَآءِ فَقَالَ اَوَلَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ قَالَ وَهَلْ تَدْرِیْ مَايَوْمُ عَاشُوْرَآءَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ اِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ وَ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ تَرَكَهُ ۔

۲۶۴۸: عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا اشعث بن قیس، عبداللہ کے پاس آئے اور وہ ناشتہ کرتے تھے صبح کو تو کہا انہوں نے کہ اے ابو محمد آ ؤ ناشتہ کرو تو انہوں نے کہا کہ آج کیا عاشورے کا دن نہیں ہے تو عبداللہ نے کہا کہ تم جانتے ہو عاشورے کا دن کیسا ہے تو اشعث نے کہا وہ کیسا دن ہے؟ تو عبداللہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن روزہ رکھتے قبل رمضان فرض ہونے کے پھر جب رمضان کی فرضیت اتری تو آپ ﷺ نے روزہ چھوڑ دیا اور ابو کریب کی روایت میں ہے کہ اس کو چھوڑ دیا۔

٢٦٤٩: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهُ۔

۲۶۴۹: مذکورہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٦٥٠: عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ اَنَّ الْاَ شْعَثَ ابْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَوْمَ عَاشُوْرَ آءَ وَ هُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ يَااَبَامُحَمَّدٍ اُدْنُ فَكُلْ قَالَ اِنِّیْ صَآئِمٌ قَالَ كُنَّا نَصُوْمُهُ ثُمَّ تُرِكَ۔

۲۶۵۰: قیس نے کہا اشعث آئے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ کھانا کھا رہے تھے عاشورے کے دن انہوں نے کہا اے ابو محمد آ ؤ ناشتہ کرو تو انہوں نے کہا میں روزے سے ہوں انہوں نے کہا ہم روزہ رکھتے تھے اس میں پھر چھوڑ دیا گیا۔

٢٦٥١: عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَاْكُلُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ يَااَبَاعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَاِنْ كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ ۔

۲۶۵۱: علقمہ نے کہا کہ اشعث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور وہ عاشوراء کے دن کھانا کھا رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن آج عاشورے کا دن ہے انہوں نے کہا اس کا روزہ رکھا جاتا تھا قبل رمضان کے پھر جب رمضان فرض ہوا وہ چھوڑ دیا گیا تو اگر تم روزے سے نہ ہو تو کھاؤ۔

٢٦٥٢: عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُبِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَا هَدْنَا عِنْدَهٗ ۔

۲۶۵۲: جابر بن سمرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے عاشورے کے روزے کا اور اس کی ترغیب دیتے تھے اور اس کا خیال رکھتے تھے وہ ہمارے لئے پھر جب رمضان فرض ہوا نہ آپ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا اور نہ اس سے منع کیا نہ اس کا خیال رکھا آپ ﷺ نے ہمارے لئے۔

٢٦٥٣:عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ خَطِيبًا بِالْمَدِيْنَةِ يَعْنِی فِیْ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ اَيْنَ عُلَمَآءُ كُمْ يَااَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَقُوْلُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَايَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَلَمْ يَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَاَنَا صَآئِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ ۔

۲۶۵۳:حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا سنا میں نے معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا مدینہ میں اپنی ایک آمد میں جب مدینہ آئے تھے اور دن عاشورے کے خطبہ میں کہا کہ تمہارے علماء کہاں ہیں اے اہل مدینہ؟ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اس دن کو فرماتے تھے کہ یہ عاشورے کا دن ہے اللہ نے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے۔

٢٦٥٤:حَدَّثَنِی اَبُوْ الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِی مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِی هَذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔

۲۶۵۴:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٦٥٥:عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ اِنِّیْ صَآئِمٌ فَمَنْ شَآءَ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِی حَدِيْثِ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ وَّيُوْنُسَ ۔

۲۶۵۵:زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ حضرت معاویہؓ نے یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ آج کے دن کیلئے میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے اور باقی حدیث مالک اور یونس کی انہوں نے بیان نہیں کی۔

٢٦٥٦:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِیْ اَظْهَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِیْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَ نَحْنُ نَصُوْمُهٗ تَعْظِيْمًا لَّهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَاَمَرَ بِصَوْمِهٖ ۔

۲۶۵۶:عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے ہیں اور لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیوں روزہ رکھتے ہو تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا، اس لئے آج ہم روزہ دار ہیں اس کی تعظیم کیلئے (یعنی اللہ پاک کی) تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم تم سے زیادہ دوست ہیں اور قریب ہیں موسیٰ علیہ السلام کے پھر حکم دیا آپ نے اس کے روزے کا۔

٢٦٥٧:عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَاالْاِسْنَادِ وَقَالَ فَسَاَلَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ۔

۲۶۵۷:ابو بشر سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہے مگر اس میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھا یہود سے سبب اس روزے کا۔

٢٦٥٨: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا هَذَا الْيَوْمُ الَّذِیْ

۲۶۵۸:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں اتنا اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکرانہ کا روزہ رکھا اور ہم بھی شکرانہ کا روزہ رکھتے ہیں۔

تَصُومُونَهُ فَقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللّٰهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔

۲۶۵۹: وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ لَمْ يُسَمِّهِ۔

۲۶۵۹: مذکورہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۶۶۰: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ يَوْماً يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَيَتَّخِذُهُ عِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْهُ اَنْتُمْ ۔

۲۶۶۰: ابوموسیٰؓ نے کہا عاشورے کے دن کی تعظیم یہود کرتے تھے اور اس کو عید ٹھہراتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس دن روزہ رکھو۔

۲۶۶۱: عَنْ قَيْسٍ فَذَكَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ فَحَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ اَهْلُ خَيْبَرَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَتَّخِذُوْنَ عِيْداً وَيُلْبِسُوْنَ نِسَاءَ هُمْ فِيْهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ۔

۲۶۶۱: قیس سے اس اسناد سے مروی ہے کہ اس میں یہ مضمون زائد ہے کہ ابواسامہ نے کہا روایت کی مجھ سے صدقہ بن ابوعمران نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق سے انہوں نے ابوموسیٰؓ سے کہ کہا ابوموسیٰ نے خیبر کے یہود روزہ رکھتے تھے عاشورے کے دن اور اس دن عید ٹھہراتے تھے اور اپنی عورتوں کو زیور پہناتے تھے اور ان کو سنوارتے تھے اور سنگارتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ بھی روزہ رکھو۔

تشریح ۞ اوپر کی روایتوں سے معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں بھی روزہ رکھتے عاشورے کا پھر جب مدینہ میں آئے تو یہود کو دیکھا اور رکھنے لگے شاید بیچ میں ترک کر دیا ہو یا یہود کے قول کے موافق وحی اتری ہو یا یہود میں سے جو مسلمان ہوئے ہوں ان کی تصدیق آپ ﷺ نے کی ہو یا بتواتر اس کا علم آپ ﷺ کو ہوا یہود سے اور صرف اخبار احاد سے آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا۔

۲۶۶۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَاعَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْماً يَطْلُبُ فَضْلَهٗ عَلَى الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا اِلَّا هٰذَاالشَّهْرَ يَعْنِيْ رَمَضَانَ ۔

۲۶۶۲: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا گیا عاشورے کا تو انہوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ رکھا ہو کسی دن کا اور دونوں میں سے اسی دن کی بزرگی ڈھونڈنے کو سوا اس دن کے اور کسی ماہ کا سوا ماہ رمضان کے (یعنی دنوں میں عاشورے مہینوں میں رمضان کو بزرگ جانتے ہیں)۔

٢٦٦٣: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔

۲۶۶۳: مذکورہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ اَيُّ يَوْمٍ يُصَامُ فِي عَاشُوْرَاءَ

باب: عاشوراء کا روزہ کس دن رکھا جائے

٢٦٦٤: عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَآءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَهُ اَخْبِرْنِي عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَاَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَآئِمًا قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ قَالَ نَعَمْ ۔

۲۶۶۴: حکم بن اعرج نے کہا میں ابن عباس کے پاس پہنچا اور وہ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ اپنی چادر پر زمزم کے کنارے سو میں نے کہا خبر دیجئے مجھ کو عاشورے کے روزے سے انہوں نے فرمایا جب تم چاند دیکھو محرم کا تو تاریخیں گنتے رہو۔ پھر جب نویں تاریخ ہو اس دن روزہ رکھو میں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں۔

٢٦٦٥: عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَآئَهُ عِنْدَزَ مْزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَآءَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ ۔

۲۶۶۵: حکم بن اعرج نے کہا پوچھا میں نے ابن عباسؓ سے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے زمزم کے پاس عاشورے کے روزے کو پھر بیان کیا روایت مثل روایت حاجب بن عمر کی۔

تشریح ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مذہب یہی ہے کہ عاشوراء نویں تاریخ ہے محرم کی اور ابن عباس سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور لوگوں نے عرض کی کہ اس دن کی تعظیم تو یہود و نصاریٰ کرتے ہیں اگر سال آئندہ آئے گا تو ہم ان شاء اللہ نویں تاریخ روزہ رکھیں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا غرض ان کا مذہب یہی ہے کہ عاشوراء نویں کو ہے اور مشاہیر علمائے سلف و خلف کا مذہب یہ ہے کہ عاشوراء دسویں تاریخ ہے اور یہی قول ہے سعید بن مسیبؒ اور حسن بصریؒ اور احمدؒ اور اسحاق کا اور ظاہر احادیث سے اور یہی مقتضائے لفظ ہے اس لئے کہ عاشوراء عشر سے مشتق ہے اور عشر دس کو کہتے ہیں اور امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب اور احمدؒ اور اسحاقؒ اور دوسرے علماء کا قول ہے کہ نویں اور دسویں دونوں کا روزہ مستحب ہے اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں کا روزہ رکھا تھا اور نویں تاریخ کی نیت کی تھی۔ اتنے میں وفات ہو گئی اور حدیث مسلم میں گزرا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے صیام شہر اللہ محرم ہے اور علماء نے کہا ہے کہ نویں تاریخ کا روزہ ملا لینے سے غرض یہ تھی کہ اکیلے دسویں کے روزے میں یہود کی مشابہت تھی۔

٢٦٦٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوْايَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَاكَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَاْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ

۲۶۶۶: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے جب روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عاشورے کے دن کا اور حکم کیا اس کے روزے کا تو لوگوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کہ یہ دن تو ایسا ہے کہ اس کی تعظیم کرتے ہیں، یہود و نصاریٰ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اگلا سال آوے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم نویں تاریخ کا روزہ رکھیں گے آخر اگلا سال نہ آنے پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات

حَتّٰی تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

پائی۔

٢٦٦٧:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰی قَابِلٍ لَّاَ صُوْمَنَّ التَّاسِعَ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَ یَعْنِیْ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۔

۲۶۶۷:عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں باقی رہا سال آئندہ تک تو روزہ رکھوں گا میں نویں تاریخ کو اور ابوبکر کی روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے کہا مراد اس سے یوم عاشورا ہے۔

بَابُ مَنْ أَكَلَ فِي عَاشُوْرَاءَ فَلْيَكُفَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ

باب: عاشوراء کے دن اگر ابتدائے دن میں کچھ کھالیا ہو تو باقی دن کھانے پینے سے رک جانے کا بیان

٢٦٦٨:عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُّؤَذِّنَ فِی النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ یَصُمْ فَلْیَصُمْ وَمَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْیُتِمَّ صِیَامَهٗ اِلَی الَّیْلِ۔

۲۶۶۸:سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلم قبیلہ سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشورے کے دن اور حکم کیا کہ لوگوں کو پکار دے کہ جس نے روزہ نہ رکھا ہو وہ رکھ لے اور جو کھا چکا ہو وہ اپنا امساک پورا کرے رات تک۔

٢٦٦٩:عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةَ عَاشُوْرَآءَ اِلٰی قُرَی الْاَنْصَارِ الَّتِیْ حَوْلَ الْمَدِیْنَةِ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ وَمَنْ كَانَ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ بَقِیَّةَ یَوْمِهٖ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ نَصُوْمُ وَنُصَوِّمُهٗ صِبْیَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَنَذْهَبُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَاِذَا بَكٰی اَحَدُ هُمْ عَلَی الطَّعَامِ اَعْطَیْنَاهَا اِیَّاهُ عِنْدَ الْاِفْطَارِ ۔

۲۶۶۹:ربیع، معوذ کی بیٹیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کی صبح کو حکم بھیجا انصار کے گاؤں میں مدینہ کے گرد کہ جس نے روزہ رکھا وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن پورا کرے (یعنی اب کچھ نہ کھاوے) پھر اس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے لڑکوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے۔ اگر اللہ چاہتا تھا اور مسجد کو جاتے تھے اور لڑکوں کے لئے گڑیاں بناتے تھے ان کی پھر جب کوئی رونے لگتا تھا تو اس کو وہی کھیلنے کو دے دیتے تھے یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا تھا۔

تشریح: مراد ان دونوں روایتوں کی یہ ہے کہ جو روزہ دار ہو پورا کرے اور جس نے کھالیا ہو وہ اس دن کے آداب سے پھر افطار کے وقت تک کچھ نہ کھاوے جیسے یوم الشک میں جو دن کے شروع میں کچھ کھا چکا ہو اور پھر معلوم ہو جائے کہ یہ دن رمضان کا ہے اس کو بھی شام تک کچھ نہ کھانا چاہئے اور چھوٹے لڑکوں کو اس لئے روزہ رکھوانا ہے کہ عادت پڑے عبادت کی اگرچہ وہ غیر مکلف ہیں۔

٢٦٧٠:عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَاَلْتُ الرُّبَیِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلَهٗ فِیْ قُرَی الْاَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ

۲۶۷۰:خالد بن ذکوان نے پوچھا ربیع، بنت معوذ بن عفراء سے عاشورے کے روزے کو تو انہوں نے کہا کہلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے گاؤں میں اور ذکر کی حدیث مانند بشر کی مگر اس میں اتنا کہا کہ بنا دیتے تھے ہم لڑکوں کیلئے کھلونا اون سے یعنی پشم سے اور

حَدِيْثِ بِشْرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَنَذْ هَبُ بِهٖ مَعَنَا فَاِذَا سَاَلُوْنَا الطَّعَامَ اَعْطَيْنَا هُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِيْهِمْ حَتّٰى يُتِمُّوْا صَوْمَهُمْ ۔

ان کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے پھر جب وہ کھانا مانگتے تو ہم وہی کھلونا ان کو دے دیتے تھے اور وہ ان کو غافل کر دیتا تھا کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے تھے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ صَوْمِ يَوْمَيِ الْعِيْدَيْنِ

باب: یوم الفطر یوم الاضحیٰ کو روزہ رکھنا حرام ہے

۲۶۷۱: عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ مَّوْلٰى ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهٗ قَالَ شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَآءَ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ يَوْمَانِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِّنْ صِيَامِكُمْ وَالْاٰخَرُ يَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُّسُكِكُمْ ۔

۲۶۷۱: ابوعبیدہ مولیٰ ابن ازہر نے کہا کہ حاضر ہوا میں عید میں عمر بن خطابؓ کے ساتھ اور آپؓ آئے اور نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے اور خطبہ پڑھا لوگوں پر اور فرمایا کہ یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں روزہ رکھنے سے اور یہ دن آج کا تمہارے افطار کا ہے بعد رمضان کے اور دوسرا دن ایسا ہے کہ تم اس میں اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

تشریح: روزہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا بالا جماع حرام ہے ہر حال میں، خواہ روزہ نذر کا ہو یا نفل کا یا کفارہ وغیرہ کا اور اگر خاص ان ہی کی طرف تعیین کر کے نذر کرے قصداً تو امام شافعیؒ اور جمہور کے نزدیک نذر اس کی منعقد نہیں ہوتی اور نہ اس کی قضاء لازم ہوتی ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک نذر لازم ہوتی ہے اور قضاء اس کی واجب ہے اور اگر اسی دن روزہ رکھ لے تو نذر پوری ہو جاتی ہے اور یہ تمام ائمہ کے خلاف ہے (کذا قال النووی)

۲۶۷۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ۔

۲۶۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا دو دن کے روزوں سے ایک عید البقرا اور دوسرا عید الفطر میں۔

۲۶۷۳: عَنْ قَزْعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيْثًا فَاَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ اَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَايَصْلُحُ الصِّيَامُ فِیْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَّمَضَانَ ۔

۲۶۷۳: قزعہ نے ابوسعیدؓ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا سنا میں نے ان سے ایک حدیث کو کہ مجھے بہت پسند آئی اور میں نے کہا ان سے کہ کیا تم نے سنا ہے اس کو رسول اللہ ﷺ سے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے اوپر ایسی بات کہوں جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی اور جو میں نے نہیں سنی کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ان کو کہ فرماتے تھے روزہ درست نہیں۔ ان دو دن میں ایک عید الاضحیٰ میں اور دوسرے عید الفطر میں رمضان کی۔

۲۶۷۴: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۶۷۴: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ ۔

وآلہ وسلم نے منع کیا دو دن کے روزوں سے عید فطر اور عید الاضحیٰ کے۔

٢٦٧٥:عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اِنِّىْ نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ يَوْمًا فَوَافَقَ يَوْمَ اَضْحٰى اَوْفِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَآ اَمَرَاللّٰهُ بِوَفَآءِ النَّذْرِ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ ۔

۲۶۷۵:زیاد بن جبیر نے کہا ایک شخص آیا۔ابن عمر رضی اللہ عنہا کے پاس اور کہا میں نے نذر کی ہے کہ ایک دن روزہ رکھوں اور وہ دن موافق ہوا عید الاضحیٰ یا فطر کے تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ پاک نذر پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دن کے روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہیں۔

٢٦٧٦:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى۔

۲۶۷۶:حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید فطر اور عید الاضحیٰ کے روزے سے۔

تشریح ۞ یعنی ابن عمرؓ نے اس کے جواب سے کنارہ کیا اور بیان فرمایا کہ اس میں دلیلیں معارض ہیں اور جو عید کے دن نذر معین کرے اس کی تحقیق اوپر ابھی بیان ہو چکی ہے۔

بَابُ تَحْرِيْمِ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

باب: ایامِ تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

٢٦٧٧:عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ۔

۲۶۷۷:نبیشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔

٢٦٧٨: عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِيْتُ اَبَا الْمَلِيْحِ فَسَاَلْتُهٗ فَحَدَّثَنِىْ بِهٖ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ وَزَادَ فِيْهِ وَذِكْرٍ لِّلّٰهِ۔

۲۶۷۸:مذکورہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

٢٦٧٩:عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ وَاَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادٰى اَنَّهٗ لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّامُؤْمِنٌ وَّاَيَّامُ مِنًى اَيَّامُ اَكْلٍ شُرْبٍ۔

۲۶۷۹:کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور اوس بن حدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام تشریق میں بھیجا کہ پکار دیں کہ جنت میں کوئی نہ جاوے گا سوا مؤمن کے اور منیٰ کے دن کھانے پینے کے ہیں۔

٢٦٨٠:عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ بِهٰذَاالْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَنَادَيَا ۔

۲۶۸۰:ابراہیم سے یہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں یہ ہے کہ ان دونوں نے پکارا۔

بَابُ كَرَاهَةِ اِفْرَادِيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ لَّايُوَافِقُ عَادَتَهٗ

باب: اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت

۲۶۸۱:عَنْ مَحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِبْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ۔

۲۶۸۱:محمد بن عباد نے کہا پوچھا میں نے جابرؓ سے اور وہ طواف کرتے تھے بیت اللہ کا کہ کیا منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اس بیت کے رب کی۔

۲۶۸۲:وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِى عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بِمِثْلِهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۲۶۸۲:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۶۸۳:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّآ اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْيَصُوْمَ بَعْدَهٗ۔

۲۶۸۳:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے اکیلے جمعہ کا۔ مگر آگے اس کے بھی رکھے۔ یا اس کے پیچھے بھی۔

۲۶۸۴:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِىْ وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِىْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ۔

۲۶۸۴:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی خاص نہ کرے جمعہ کی رات کو سب راتوں میں جاگنے اور نماز کے ساتھ اور نہ خاص کرے اس کے دن کو سب دنوں میں روزے کے ساتھ مگر یہ کہ روزہ رکھتا ہو وہ ہمیشہ اور اس میں جمعہ آجائے۔

تشریح: نووی نے فرمایا کہ جمہور اصحاب شافعیؒ کا یہی قول ہے کہ خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر ایسا ہو کہ کسی تاریخ میں وہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور اس دن جمعہ آ گیا تو مضائقہ نہیں اور اسی طرح مثلاً اس نے نذر کی کہ جس دن بیمار اچھا ہوگا روزہ رکھوں گا اور شب جمعہ اچھا ہو گیا تو حرج نہیں یا ایک روزہ اس کے آگے یا ایک پیچھے ملا لیا تو بھی مکروہ نہیں اور امام مالکؒ نے جو موطا میں کہا ہے کہ میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا جو جمعہ کے روزے کو منع کرتا ہو۔ تو شاید ان کو یہ حدیثیں نہ پہنچی ہوں پس وہ معذور ہیں اور ہم کو اتباع حدیث ضروری ہے نہ اتباع کسی امام کا علی الخصوص جب حدیث کے خلاف ہو چنانچہ داؤدی نے جو امام مالکؒ کے شاگردوں میں سے ہیں انہوں نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث ان کو نہیں پہنچی، اگر پہنچتی تو وہ اس کے خلاف کبھی نہ کرتے اور یہی گمان سب اماموں کے ساتھ جو مسائل ان کے حدیث کے خلاف ہیں ورنہ کوئی ان میں جان بوجھ کر مخالفت نہیں کرتا اور امت کو ضروری ہے کہ جب حدیث نبی ﷺ مل جائے پھر کسی کی تقلید نہ کرے یہی سبیل مؤمنین ہے اور یہی طریق منصفین۔ اگرچہ برا مانیں متعصبین اور حکمت اس نہی میں شاید یہ ہو کہ یہ دن دعاء اور ذکر و عبادت اور نہانے اور نہلانے کا ہے اور نماز کو سویرے

جانے کا اس لیے افطار بہتر ہوا کہ یہ وظائف بخوبی ادا ہوں اور یہ دن گویا نظیر ہے عرفہ کے عرفات والوں کے لیے کہ اس دن بھی حاجیوں کو افطار اولیٰ ہے پس اس میں بھی افطار مستحب ہے اور جب ایک دن قبل یا بعد اس کے روزہ رکھ لیا تو یہ روزے گویا کفارہ ہو گئے ان وظیفوں کا جس میں بہ سبب روزے کے قصور ہوا۔ پس کراہت جاتی رہی اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ تخصیص شب جمعہ کی بھی نہ کرے اس شب میں قیام کرے اور نماز پڑھے اور دنوں میں کرے اور معلوم ہوا اس سے صلوٰۃ الرغائب کا بدعت ہونا۔ اللہ تعالیٰ اس کی احداث کرنے والے کو برباد کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہے اور سر سے پا تک ضلالت ہے اور اس میں بہت منکرات و محدثات ہیں اور ایک جماعت نے اماموں کی اس کی مذمت اور قباحت میں تصانیف نفیسہ کی ہیں اور اس کو سراپا فسق و گمراہی اور ضلالت و موجب روسیاہی لکھا ہے اور اس کے مرتکب کو سراپا ضال اور اہل ضلال لکھا ہے۔ انتہی امالی النووی بنوع تغیر۔ مترجم کہتا ہے یہی حکم ہے ان اوراد و ظائف کا جو لوگوں نے احداث کر لیے اور شارع علیہ السلام سے اس کی کوئی سند نہیں جیسے دعائے گنج العرش، درود تاج، درود لکھی اور دعائے سیفی اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب البر اور حزب البحر وغیرہ کہ ان سب سے مؤمن متبع سنت کو اجتناب لازم اور اس کو منجملہ وظائف و اوراد سمجھنا اور عبادۃً ان کی قرأت کرنا اور اس پر امید وار ثواب ہونا گویا اس جملہ کی تصحیح فرمائیں۔

بَابُ بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى : ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ......﴾

باب: آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ کے منسوخ ہونے کا بیان

٢٦٨٥ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ [البقرة : ١٨٤] كَانَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفْطِرَ وَ يَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

۲۶۸۵: سلمہ بن الاکوعؓ نے کہا جب یہ آیت اتری : وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔ یعنی جن لوگوں کو طاقت ہے روزے کی۔ وہ فدیہ دیں ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا تو جو چاہتا تھا افطار کرتا تھا رمضان میں اور فدیہ دے دیتا تھا اور یہی حکم رہا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت اتری اور اس نے آیت کو منسوخ کر دیا یعنی اب روزہ ضرور رکھنا ہوا طاقت والے کو اور فدیہ دینا درست نہیں۔

٢٦٨٦ :عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ فَافْتَدٰى بِطَعَامِ مِسْكِيْنٍ حَتّٰى اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾۔ [البقرة : ١٨٥]

۲۶۸۶: سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں یہ عادت رکھتے تھے کہ جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا افطار کیا اور فدیہ دیا ایک مسکین کا کھانا کھلایا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت اتری۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔

تشریح یعنی اس بعد کی آیت سے وہ فدیہ والی آیت منسوخ ہو گئی اور جمہور کا یہی قول ہے جیسے سلمہؓ کی روایت میں ہے اور ابن عمرؓ اور جمہور کا یہی قول ہے کہ جو طاقت روزہ کی نہ رکھتا ہو بہ سبب بڑھاپے کے وہ فدیہ دیوے اور ایک جماعت کا سلف کے مالکؒ اور ابوثور اور داؤد کا قول ہے کہ فدیہ دینا مطلق منسوخ ہو گیا۔ خواہ بوڑھا ہو یا جوان اور بوڑھا ایسا ہو کہ روزہ کی طاقت نہیں رکھتا اس پر بھی کھانا دینا مسکین کو واجب نہیں اور مالکؒ نے اس کے لیے کھانا دینا مستحب کہا ہے اور قتادہؒ نے کہا یہ رخصت تھی بوڑھے کے لیے جو قدرت روزہ کی رکھتا تھا پھر رخصت منسوخ ہو گئی اور اسی کے

حق میں یہ رخصت باقی رہی جو طاقت نہیں رکھتا اور ابن عباسؓ وغیرہ نے کہا ہے نازل ہوئی ہے یہ آیت فدیہ کی بوڑھے اور بیمار کے لیے جو روزہ نہیں رکھ سکتے اور ان کو فدیہ دینا چاہیے اور اس صورت میں گویا لفظ لا یہاں محذوف ہوگا یعنی وعلی الذین لایطیقونہ فدیہ طعام مسکین اور اس صورت میں آیت محکم ہوگی منسوخ نہ ہوگی۔ مگر مریض جب اچھا ہو جائے تو قضاء کرے مگر بوڑھے پر قضاء واجب نہیں صرف فدیہ کافی ہے اور اکثر علماء کا قول ہے کہ بیمار کا فدیہ دینا ضروری نہیں۔ صرف قضاء اس پر واجب ہے کہ بعد صحت کے قضاء کرے اور زید بن اسلم اور زہری اور مالکؒ نے کہا ہے کہ یہ آیت محکم ہے اور نازل ہوئی ہے مریض کے حق میں جو افطار کرے اور پھر اچھا ہو جائے اور قضاء نہ کرے یہاں تک کہ دوسرا رمضان آ جائے پھر دوسرے رمضان کے روزے رکھ لے اور بعد رمضان کے قضاء بھی کرے اور فدیہ بھی دیوے اور فدیہ ہر روزے کے بدلے ایک مد گیہوں ہے جو قریب ایک سیر کے ہے مگر جو مریض ایسا ہو کہ ایک رمضان میں روزہ قضاء کیا اور بیماری اس کی دوسری رمضان تک برابر رہی تو وہ فدیہ نہ دے صرف قضائے روزہ ہی کافی ہے اور ان سب صورتوں میں یطیقونہ کی ضمیر صوم کی طرف راجع ہے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ضمیر اس کی راجع ہے اطعام کی طرف یعنی جو لوگ اطعام کی طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ دیویں اور روزہ کی طرف راجع نہیں اور ان کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور عام اور جمیع علماء کا قول ہے کہ اطعام ہر روزہ کا ایک مد ہے اور ابوحنیفہؒ نے دو مد کہیں ہیں اور صاحبین کا بھی قول یہی ہے اور اشہب مالکی نے کہا ہے کہ ایک مد اور ثلث مد کا ہے اہل مدینہ کے سوا اور جمہور علماء کا قول ہے کہ وہ مرض جس میں افطار روا ہے۔ ایسا ہونا ضروری ہے کہ روزے سے اس میں مشقت ہو اور بعض نے کہا ہے ہر مریض کو افطار روا ہے کذا قال القاضی عیاض علی ما نقلہ النووی۔

بَابُ جَوَازِ تَأْخِيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ مَالَمْ يَجِئْ رَمَضَانُ اٰخَرُ

باب: ایک رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہونے کا بیان

۲۶۸۷: عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَ يَكُوْنُ عَلَیَّ الصَّوْمُ مِنْ رَّمَضَانَ فَمَآ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَهٗ اِلَّا فِیْ شَعْبَانَ الشُّغْلُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْبِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۶۸۷: ابوسلمہ نے کہا سنا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتی تھیں کہ مجھ پر جو رمضان کے روزے قضاء ہوتے تھے تو میں ان کو قضاء نہ کر سکتی تھی مگر شعبان میں اور وجہ اس کی یہ تھی کہ میں مشغول ہوتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں (اور فرصت نہ پاتی تھی)۔

۲۶۸۸: عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَذٰلِكَ لِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۶۸۸: یحییٰ سے بھی یہی روایت مذکور ہوئی اس سند سے مگر اس میں یہ ہے کہ یہ تاخیر قضائے رمضان کی شعبان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے سبب سے ہے

۲۶۸۹: عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيٰ يَقُوْلُهٗ ۔

۲۶۸۹: یحییٰ سے اس اسناد سے یہی مروی ہوا اور اس میں یحییٰ نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ تاخیر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کے سبب سے ہوتی ہوگی۔

۲۶۹۰: عَنْ يَحْيٰ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِی الْحَدِيْثِ الشُّغْلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۶۹۰: یحییٰ سے بھی یہی روایت مروی ہوئی مگر اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اور مشغولیت کا ذکر نہیں۔

۲۶۹۱: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنْ كَانَتْ اِحْدٰنَا لَتُفْطِرُ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ تَقْضِيَهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَاْتِيَ شَعْبَانُ ۔

۲۶۹۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ہم سے ایک ایسی تھی کہ افطار کرتی تھی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور قضاء نہ کرسکتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ شعبان آجاتا تھا۔

تشریح ❁ یعنی جناب ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمیشہ حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتی تھیں اور مترصد استمتاع رہا کرتی تھیں ہر وقت میں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت بجالاویں اور یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کس وقت ان کا ارادہ فرماتے ہیں اور اجازت روزے کی اس لیے نہ لیتی تھی کہ شاید آپ ﷺ اجازت تو دے دیں مگر پھر آپ کو حاجت ہو اور آپ ﷺ کو اس سے تکلیف گزرے اور یہ کمال ادب تھا آپ ﷺ کا اور کمال رضا جوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور علماء کا اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہیں جب اس کا شوہر گھر میں ہو۔ مگر اس کی اجازت سے اور حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان میں اس لیے فرصت پاتی تھیں کہ آپ ﷺ خود اس میں اکثر روزے رکھتے تھے اور تاخیر قضا کی مدت بھی قریب اختتام پہنچتی تھی اور مذہب امام مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور احمد اور جماہیر سلف وخلف کا یہی ہے کہ قضا رمضان کا پورا کرنا تاخیر کے ساتھ جائز ہے یعنی یہ واجب نہیں کہ اول شوال ہی میں اسے پورا کرے بلکہ پورے سال میں جب چاہے ادا کرے اور اس فرض کو اپنے ذمہ پر سے جب چاہے اتار لے اور ان لوگوں کا قول ہے کہ تاخیر اس کی شعبان سے آگے روا نہیں اس لیے کہ اس کے بعد رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اس میں قضا نہیں ہو سکتی اور داؤد ظاہری کا مذہب ہے کہ عید کے دوسرے ہی روز سے قضاء کے روزے رکھنا ضروری ہے اور روایت ام المومنین حضرت عائشہ کی اللہ راضی ہو ان سے داؤد پر حجت ہے اور جمہور نے کہا ہے البتہ جلدی کرنا قضاء میں مستحب ہے اور جس نے افطار کیا رمضان میں کسی عذر کے سبب اور وہ عذر اس کا مثلاً بیماری یا حیض یا نفاس وغیرہ۔ یہاں تک باقی رہا کہ وہ مر گیا یا مرگئی تو اس پر نہ روزہ ہے نہ فدیہ نہ اس کی طرف سے کوئی دوسرا روزہ رکھے نہ دوسرا فدیہ دیوے اور جو رمضان کی قضاء رکھے تو مستحب ہے کہ پے در پے رکھے اور اگر الگ الگ بھی رکھا تو عند الجمہور جائز ہے اس لیے کہ روزے کا اطلاق اس پر بھی ہے۔

بَابُ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی طرف سے روزے رکھنے کا بیان

۲۶۹۲: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ ۔

۲۶۹۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ جو مر جائے اور اس پر روزے ہوں اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔

۲۶۹۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ بِالْقَضَآءِ ۔

۲۶۹۳: ابن عباس نے کہا ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور اس نے عرض کی میری ماں مرگئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے تھے آپؐ نے فرمایا کہ بھلا دیکھ تو اگر اس کا کچھ قرض ہوتا تو تو ادا کرتی اس نے عرض کی کہ ہاں ۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ کا قرض سب سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

٢٦٩٤:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَ قْضِيْهِ عَنْهَا فَقَالَ لَوْكَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيْعًا وَّنَحْنُ جُلُوْسٌ حِيْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَّذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ۔

۲۶۹۴:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں مرگئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے ہیں ۔کیا میں اس کی قضا رکھوں؟ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہیں اس نے کہا ہاں ادا کرتا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کا قرض تو ضرور ادا کرنا چاہیے اور سلیمان نے کہا کہ حکم اور سلمہ بن کہیل دونوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے جب یہ حدیث بیان کی مسلم نے تو ان دونوں نے کہا، سنا ہم نے مجاہد سے کہ وہ بیان کرتے تھے یہی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔

٢٦٩٥:وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۲۶۹۵:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٦٩٦:عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَاقَالَ اَرَاَيْتِ لَوْكَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهٖ اَكَانَ يُؤَدِّيْ ذٰلِكِ عَنْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُوْمِيْ عَنْ اُمِّكِ۔

۲۶۹۶: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کی یا رسول اللہ! میری ماں مرگئی اور اس پر نذر کا روزہ تھا کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں؟ پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی قرض والی بات بیان فرمائی جو اوپر گزری۔

٢٦٩٧:عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّيْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَاقَالَ صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ حُجِّيْ

۲۶۹۷:بریدہؓ نے کہا ہم بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کی کہ میں نے ایک لونڈی خیرات میں دی تھی اپنی ماں کو اور میری ماں مرگئیں ۔آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا ثواب ہوگیا اور پھر وہ لونڈی تیرے پاس آگئی بہ سبب میراث کے۔اس نے عرض کی یا رسول اللہ میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں روزے رکھوں اسکی طرف سے اس نے عرض کی کہ میری ماں نے حج نہیں

عَنْهَا ۔ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طرف سے حج بھی کرو۔

تشریح ❁ امام شافعیؒ کا ایک قول یہ ہے کہ مستحب ہے ولی میت کو میت کی طرف سے روزہ رکھنا اور جب ولی نے روزہ رکھ لیا تو اطعام مسکین کی کچھ ضرورت نہیں اور میت بری الذمہ ہوگئی اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور اسی قول کو ان اصحاب شافعیؒ نے صحیح اور محقق کہا ہے جو فقہ اور حدیث دونوں کے جامع ہیں اور یہی قول موافق ہے ان حدیثوں کے جو صحیح ہیں اور صریح اس پر دلالت کرتی ہے اور جو حدیث میں آیا ہے کہ جو مر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو اس کی تطبیق اس طرح ہے کہ دونوں امر جائز ہوں اور ولی مختار ہو کہ چاہے اطعام کرے چاہے روزے رکھے اور ولی سے مراد قریب ہے خواہ عصبہ ہو خواہ وارث یا کوئی ہو اور ان روایتوں سے کئی امور معلوم ہوئے:

﴿۱﴾ جواز صوم کا میت کی طرف سے۔

﴿۲﴾ اجنبیہ عورت کی بات سننی ضرورت شرعی میں۔

﴿۳﴾ صحت قیاس کی اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق الٰہی کو حقوق عباد پر یعنی دین پر قیاس کیا اور اس میت کی طرف سے ادائے دین بھی ثابت ہوا اس پر اجماع امت ہے اور ادائے دین اگر غیر قرابت والے کی طرف سے ہو جب بھی روا ہے۔

﴿۴﴾ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو چیز کسی پر صدقہ کرے اور پھر وہ میراث کے سبب سے لوٹ آئے تو اس کا لینا روا ہے بلا کراہت کے بخلاف اس کے کہ چیز کو خریدے کہ یہ منع ہے۔

﴿۵﴾ معلوم ہوا کہ نیابت میت کی حج میں جائز ہے اور اسی طرح نیابت اس کی جو ایسا بیمار ہو کہ امید صحت نہ رکھتا ہو۔

۲۶۹۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ۔

۲۶۹۸: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں دو ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۶۹۹: عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ۔

۲۶۹۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اور اس میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۷۰۰: عَنْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسَى عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ۔

۲۷۰۰: مذکورہ بالا حدیث کی مثل ہی ہے لیکن اس میں دو ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۷۰۱: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَتْ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ صَوْمُ شَهْرٍ۔

۲۷۰۱: مذکورہ بالا حدیث کی مثل ہی ہے لیکن اس میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

بَابُ نَدْبِ لِلصَّآئِمِ اِذَادُعِيَ اِلَى الطَّعَامِ وَلَمْ يُرِدِ الْاِفْطَارَ اَوْشُوْتِمَ اَوْقُوْتِلَ اَنْ

باب: صائم کو دعوت دی جائے اور وہ افطار کا ارادہ نہ رکھتا ہو یا اسے گالی دے جائے یا اس سے لڑا جائے تو اسے یہ

يَقُوْلَ اِنِّىْ صَائِمٌ

کہہ دینا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں

٢٧٠٢ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَادُعِىَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَّهُوَصَآئِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّىْ صَائِمٌ ۔

۲۷۰۲:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب کسی کو بلاویں کھانے کو اور وہ روزے سے ہو تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں''۔

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ لِلصَّائِمِ

باب: روزے دار کو زبان کی حفاظت کرنا چاہئے

٢٧٠٣ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَايَجْهَلْ فَاِنْ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْقَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّىْ صَائِمٌ اِنِّىْ صَائِمٌ۔

۲۷۰۳:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ جو شخص روزے سے ہو وہ فحش نہ بکے اور جہالت نہ کرے اور اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں میں روزے سے ہوں۔

تشریح ❁ یعنی اس کو خبر دیدے کہ میں گالی گلوچ کے لائق نہیں ہوں اور اگر دعوت میں کوئی بلاوے تو یہی عذر روزے کا بیان کر دے پھر اگر وہ نہ مانیں اور بلاوے تو جانا لازم ہے اور کھانا نہ کھاوے اور روزہ اس کے نہ کھانے کا عذر ہے اور جس کو روزہ نہ ہو اس کو کھانے میں کچھ عذر نہیں اور اس کو کھانا لازم ہے اور اصحاب شافعیہ کا یہ بھی قول ہے کہ اگر صاحب خانہ جبر کرے اور روزہ نفل ہو تو افطار کر ڈالنا مستحب ہے اور اگر صوم واجب ہو تو فطر حرام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اظہار عبادات نافلہ کا خواہ صوم ہو یا صلوٰۃ وغیرہ وقت ضرورت کے جائز ہے اور ضرورت اظہار نہ ہو تو اخفاء اس کا مستحب ہے اور اس میں حسن معاشرت اور اصلاح ذات البین اور دل خوشی ہے دوستوں کی اور یہ جو فرمایا کہ جو لڑے اس سے بول دے کہ میں روزے سے ہوں، اس میں اس کا باز رکھنا ہے زیادتی سے اور غالباً وہ چپ ہو جاتا ہے اور گالی گلوچ سے ہر شخص کو بچنا ضروری ہے مگر روزہ دار کو اور بھی زیادہ تاکید ہے اس سے دور رہنے کی۔

بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ

باب: روزے کی فضیلت

٢٧٠٤ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَلِىْ وَاَنَااَجْزِىْ بِهٖ فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ ۔

۲۷۰۴:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر عمل آدمی کا اس کے لیے ہے۔ مگر روزہ کہ وہ خاص میرے واسطے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں اور قسم ہے اس اللہ کی کہ جان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے ہاتھ میں ہے کہ بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے۔

٢٧٠٥ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ ۔

۲۷۰۵:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے۔

تشریح ❁ یعنی بچاتا ہے شہوت وغضب کے فساد سے۔

٢٧٠٦ :عَنْ اَبِىْ صَالِحِ الزَّيَّاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ

۲۷۰۶:ابو صالح زیات سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَسْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْقَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُءٌ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَفَرِحَ بِفِطْرِهِ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ ۔

یوں تو ہر عمل بنی آدم کا اس کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ سپر ہے پھر جب کسی کو روزہ ہو تو اس دن گالیاں نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے پھر اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑنے کو آوے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ محمد کی جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ بیشک بو صائم کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے آگے زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے اور صائم کو دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ایک تو خوش ہوتا ہے وہ اپنے افطار سے دوسرے خوش ہوگا وہ جب ملے گا اپنے پروردگار سے اپنے روزے کے سبب سے۔

۲۷۰۷:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَلِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوْفُ فِيْهِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ ۔

۲۷۰۷:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر عمل آدمی کا دونا ہوتا ہے۔اس طرح کہ ایک نیکی دس تک ہو جاتی ہے یہاں تک کہ سات سو تک بڑھتی ہے اور اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ مگر روزہ سو وہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دیتا ہوں اس لیے کہ بندہ میرا اپنی خواہشیں اور کھانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کے افطار کے وقت دوسری خوشی ملاقات پروردگار کے وقت اور البتہ بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے بوئے مشک سے۔

تشریح ۞ اللہ کے لیے روزہ خاص ہے یعنی اس میں چونکہ ظاہر میں کوئی صورت نہیں ایک امر عامی ہے اس لیے اس میں ریا وسمعہ کو دخل بہت کم ہے اور نفس کو اس میں مطلق حظ نہیں اور گویا تشبیہ ہے ملائکہ کے ساتھ بلکہ رب العالمین کے ساتھ کہ کھانے پینے سے بے پروا ہونا اسی کی شان ہے اور اس سے بڑی عظمت روزے کی معلوم ہوئی اور بو کو اس مشک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا ہے۔جیسے شہیدوں کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی اور قسم فرمائی اللہ پاک کے ہاتھ کی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اور نافی اس کا منکر احادیث ہے اور جہنمی اور اس کا ہاتھ ویسا ہی ہے جیسے اس کی ذات ہے یعنی کیفیت اس کی ذات کی معلوم نہیں اور تاویل اس کی قدرت وغیرہ سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدریہ کا جیسے وصیت کی امام اعظمؒ نے فقہ اکبر میں اور اس تاویل سے ابطال اس کی صفات کا لازم آتا ہے۔غرض مؤمن کو ضروری ہے کہ ہاتھ اور قدم اور ساق وغیرہ جو قرآن وحدیث میں آئے ہیں ان سب کے ظاہر معنی پر ایمان رکھنا اور اس کی کیفیت اللہ کو سونپنا اور بلا تاویل و بلا تعطیل اس پر ایمان لانا بھی سلف کا طریقہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قسم یونہی کھایا کرتے۔پھر کسی روایت میں کسی صحابیؓ سے یہ مروی نہیں کہ انہوں نے پوچھا یا تعجب کیا ہو ہاتھ پر اللہ پاک کے یا آپ ﷺ نے کوئی تاویل اصحاب کو بتلائی ہو یا کسی سلف یا صحابیؓ و تابعینؒ نے کوئی تاویل کی غرض صحابہؓ و تابعینؒ سے ایک حرف بھی اس کی تاویل میں مروی نہیں حالانکہ سب ان آیات واحادیث کو عوام وخواص میں بلا تکلف روایت کرتے چلے آئے ہیں۔پس جو وہ لوگ معنی سمجھتے تھے وہی ٹھیک ہیں اور وہی مراد الٰہی اور مقصود رسالت پناہی ہے۔ورنہ شارع کو ضروری تھا کہ اگر کچھ اور مراد ہوتا تو اس کو بیان فرماتے۔وَمَنِ ادَّعٰى خِلَافَ هٰذَا فَعَلَيْهِ الْبَيَانُ ۔

٢٧٠٨: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّ الصَّوْمَ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ اِنَّ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَيْنِ اِذَآ اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَآ لَقِىَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرِحَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ ۔

۲۷۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں اول جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرے جب ملاقات کرتا ہے اللہ عزوجل سے جب خوش ہوتا ہے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

تشریح: افطار کے وقت یہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تائید اور توفیق سے ایسی عمدہ عبادت نے سرانجام پایا اور نعمائے دنیوی فی الحال حلال ہوئے اور لذائذ اخروی کا امیدوار بنایا اور پروردگار کی ملاقات کے وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جس اجر و ثواب کا وعدہ تھا وہ پورا ہوا۔

٢٧٠٩ : عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ وَهُوَ اَبُوْسِنَانٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ اِذَا لَقِىَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ۔

۲۷۰۹: ضرار سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ملاقات کرے گا اللہ پاک سے اور اللہ تعالیٰ اس کو بدلہ دے گا تو وہ خوش ہوگا۔

٢٧١٠: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ بَابًا يُّقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّآئِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّآئِمُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ مِنْهُ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ ۔

۲۷۱۰: سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے اسے ریان کہتے ہیں (یعنی سیراب کرنے والا) اس میں سے جائیں گے روزہ دار قیامت کے دن اور کوئی ان کے سوا اس میں سے نہ جانے پائے گا اور پکارا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں۔ پھر وہ سب اس میں داخل ہو جائیں گے پھر جب ان میں کا اخیر آدمی بھی داخل ہو جائے گا۔ وہ بند ہو جائے گا اور کوئی اس میں نہ جائے گا۔

بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِمَنْ يُّطِيْقُهٗ بِلَاضَرَرٍ وَّلَاتَفْوِيْتِ حَقٍّ

باب: مجاہد کے روزے کی فضیلت

٢٧١١: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ عَبْدٍ يَّصُوْمُ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَاللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ۔

۲۷۱۱: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو ایک دن روزہ رکھے۔ اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) مگر دور کر دیتا ہے اللہ پاک اس دن کی برکت سے اس کے منہ کو ستر برس کی راہ دوزخ سے۔

تشریح: بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جب ان میں کا اول آدمی داخل ہو جائے گا جب بند ہوگا اور یہ وہم ہے۔ چنانچہ تصریح کی ہے اس کی قاضی عیاضؒ نے (نوویؒ) اور اس میں بڑی فضیلت اور کرامت روزہ کی مذکور ہوئی۔

۲۷۱۲: وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِى الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۲۷۱۲: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۷۱۳: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَا يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ باعَدَاللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۷۱۳: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں دور کرتا ہے اللہ اس کے منہ کو ستر برس کی راہ تک دوزخ سے۔

تشریح ۞ فی سبیل اللہ سے ہر جگہ جہاد مراد ہے اور وہ روزہ اسی کا افضل ہے جو طاقت رکھتا ہو باوجود روزے کے اللہ عزوجل کے کاروبار میں سست نہ ہو۔

بَابُ جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِّنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ

باب: نفلی روزہ کی نیت دن میں زوال سے قبل ہوسکتی ہے

۲۷۱۴: عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَّاعَائِشَةُ هَلْ عِنْدَ كُمْ شَىْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاعِنْدَ نَاشَىْءٌ قَالَ فَاِنِّىْ صَائِمٌ ثُمَّ قَالَتْ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُهْدِيَتْ لَنَاهَدِيَّةٌ اَوْجَآءَ نَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ اَوْجَآءَ نَا زَوْرٌ وَّقَدْ خَبَاْتُ لَكَ شَيْئًاقَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ هَاتِيْهِ فَجِئْتُ بِهٖ فَاَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَّالِهٖ فَاِنْ شَآءَ اَمْضَاهَاوَ اِنْ شَآءَ اَمْسَكَهَا۔

۲۷۱۴: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسلمانوں کی ماں فرماتی ہیں کہ مجھ سے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں روزے سے ہوں پھر آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور ہمارے پاس کچھ حصہ آیا ہدیہ کے طور پر یا آگئے ہمارے پاس کچھ مہمان (کہ ان میں بڑا حصہ اس ہدیہ کا خرچ ہو گیا اور کچھ تھوڑا سا میں نے آپ ﷺ کے لئے چھپا رکھا ہے) پھر آپ ﷺ نے پوچھا وہ کیا ہے میں نے کہا حیس ہے (حیس وہ کھانا ہے کہ کھجور اور گھی اور اقط یعنی سوکھا دہی ملا کر بناتے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا لاؤ پھر میں لائی اور آپ ﷺ نے کھایا پھر فرمایا کہ میں روزے سے تھا۔ صبح کو کہا طلحہ نے میں نے یہ حدیث مجاہد سے بیان کی تو انہوں نے کہا یہ ایسی بات ہے (یعنی نفل روزہ کھول ڈالنا) جیسے کوئی صدقہ نکالے اپنے مال سے تو اس کو اختیار ہے چاہے دے دیوے چاہے پھر رکھ لے۔

۲۷۱۵: عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۷۱۵: حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ ہے؟

وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَ كُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ اِذَنْ صَآئِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْماً اٰخَرَ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِ يَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ ۔

ہم نے کہا کچھ نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو روزے سے ہوں پھر آئے ہمارے پاس دوسرے دن پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ حیس ہمارے پاس آیا ہے ہدیہ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دکھاؤ اور میں صبح سے روزے سے تھا پھر آپ نے کھایا۔

تشریح ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نیت روزہ نفل کی دن کو بھی جائز ہے جب تک زوال شمس نہ ہوا اور یہی مذہب ہے جمہور کا اور ان میں یہ بھی تصریح ہے کہ نفل روزے کا توڑ ڈالنا بھی اور دن کو کھالینا بھی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اور جیسے اس کا شروع کرنا انسان کی خوشی سے تھا ویسے ہی اس کا تمام کرنا بھی اس کے اختیار پر ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت صحابہؓ سے اور احمدؒ اور اسحاق کا اور ان سب لوگوں کے نزدیک اس کا پورا کرنا مستحب ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک توڑنا اس کا جائز نہیں اور توڑنے والا اس کا گناہ گار ہوتا ہے اور حسن بصری اور امام نخعی اور مکحول کا قول ہے کہ قضاء اس کی واجب ہے اس پر جس نے بلا عذر افطار کر ڈالا اور ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ اجماع ہے اس پر کہ جس نے عذر کے سبب کھول ڈالا مثلاً بیماری یا حیض وغیرہ اس پر قضاء نہیں۔

بَابُ اَنَّ اَكَلَ النَّاسِيْ وَشُرْبَهٗ وَ جِمَاعَهٗ لَا يُفَطِّرُ

باب: بھولے سے کھانے پینے اور جماع سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْ مَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ ۔

۲۷۱۶: ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھول کر کھا لیوے یا پی لے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کر لے اس لئے اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلا پلا دیا۔

بَابُ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزوں کا بیان

۲۷۱۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْ مُ شَهْراً مَّعْلُوْماً سِوٰى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللّٰهِ اِنْ صَامَ شَهْرًا مَّعْلُوْماً سِوٰى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ وَلَا اَفْطَرَهٗ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُ ۔

۲۷۱۷: عبداللہ بن شقیقؒ نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے رمضان المبارک کے سوا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کسی ماہ کے پورے روزے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رکھے سوائے رمضان شریف کے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے اور نہ کسی پورے مہینہ پر افطار کیا تھا یہاں تک کہ کوئی دن اس سے روزہ نہ رکھا ہو۔

۲۷۱۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا

۲۷۱۸: عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہؓ سے عرض کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے کسی ماہ کے پورے دنوں کے تو انہوں نے فرمایا ''میں نہیں جانتی کہ آپؐ نے سوا رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ

كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

کوئی ماہ پورا افطار کیا جب تک کہ ایک دو روزہ نہ رکھا ہو اس میں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گزار دنیا سے تشریف لے گئے سلام اللہ تعالیٰ کا اور رحمت ان پر۔

۲۷۱۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَاَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَمَضَانَ ۔

۲۷۱۹: عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ رکھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ ہم کہتے تھے آپ نے خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے ایسا کہ ہم کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت دن افطار کیا، بہت دن افطار کیا اور فرمایا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ پورے ماہ روزہ رکھا ہو کبھی جب سے آپ مدینہ تشریف لائے مگر رمضان کا روزہ۔

۲۷۲۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْاِسْنَادِ هِشَامًا وَّ لَا مُحَمَّدًا ۔

۲۷۲۰: عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں راویوں میں سے۔

۲۷۲۱: عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ ۔

۲۷۲۱: حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہ کریں گے اور افطار یہاں تک کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے ان کو کبھی نہ دیکھا سوا رمضان کے اور کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہ دیکھا۔

۲۷۲۲: عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ اَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرٍ قَطُّ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا ۔

۲۷۲۲: ابوسلمہؓ نے کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کیونکر رکھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ اتنے روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت افطار کیا اور میں نے ان کو جتنا شعبان میں روزے رکھتے دیکھا اتنا اور کسی ماہ میں نہیں دیکھا گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پورے شعبان روزے رکھتے تھے پورے شعبان روزے رکھتے سوائے چند روز کے۔

۲۷۲۳: عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرٍ مِنَ

۲۷۲۳: ابوسلمہؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں سال بھر کے شعبان سے زیادہ

السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُوْلُ خُذُوْامِنَ الْاَعْمَالِ مَاتُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّمَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ يَقُوْلُ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ مَادَا وَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ وَاِنْ قَلَّ ۔

روزے نہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اتنی ہی عبادت کرو جتنی تم کو طاقت ہے کہ اللہ پاک ثواب دینے سے نہیں تھکے گا اور تم عبادت کرتے کرتے تھک جاؤ گے اور فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ پیارا کام اللہ پاک کے نزدیک وہ کام ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۲۷۲۴:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُوْمُ اِذَا صَامَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَاوَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ اِذَا اَفْطَرَ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَاوَ اللّٰهِ لَا يَصُوْمُ ۔

۲۷۲۴:عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی پورے مہینے کے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے اور آپ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب روزہ نہ رکھیں گے۔

تشریح ۞ اس سے بھی معلوم ہوا بارہ ماہ برابر روزے رکھنا خلاف سنت ہے اور اس کو محبوب جاننا بدعت ہے اور آنحضرت کی ہدایت کے خلاف اور یہ قسم کھانا قائل کے بر سبیل عادت ہے اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَايُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِفِيْٓ اَيْمَانِكُمْ یعنی اس میں مواخذہ نہیں۔

۲۷۲۵ : عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ شَهْرًا مُّتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ ۔

۲۷۲۵:شعبہ نے ابی بشر سے بھی روایت کی اس اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ پے درپے کسی ماہ کے روزے نہیں رکھے جب سے مدینہ تشریف لائے باقی مضمون وہی ہے۔

۲۷۲۶:عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَّنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَايُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَايَصُوْمُ۔

۲۷۲۶:عثمان حکیم انصاری کے بیٹے سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن جبیرؒ سے پوچھا رجب کے روزوں سے اور یہ سوال ماہ رجب میں کیا تو سعید نے کہا میں نے سنا ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب روزہ نہ رکھیں گے۔

۲۷۲۷:وَحَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

۲۷۲۷:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۷۲۸:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى يُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ

۲۷۲۸:انس نے کہا رسول اللہ ﷺ یہاں تک روزہ رکھتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ خوب روزے رکھے، خوب روزے رکھے اور یہاں تک افطار کرتے

وَيُفْطِرُ حَتّٰى يُقَالَ قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ ۔

تھے کہ لوگ کہتے تھے خوب افطار کیا، خوب افطار کیا۔

تشریح ان حدیثوں سے کئی باتیں معلوم ہوئیں۔

اول یہ کہ مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ رہے

دوسرے یہ کہ نفل روزے کا کوئی زمانہ معین نہیں ہے جب چاہے رکھ سکتا ہے سوائے رمضان وعیدین اور ایام تشریق کے جن میں منع ہے اور تیسرے یہ کہ شعبان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت اور ایام کے زیادہ روزے رکھتے۔

چوتھے یہ کہ کوئی ماہ سوا رمضان کے پورے روزے سے نہیں سرفراز ہوتا تھا کہ کہیں امت کو وجوب کا شبہ ہو جائے اور مثل رمضان کے فرض ہو جائے یا مشابہت رمضان کی لازم نہ آئے اور صوم رجب کے نہ نہی ثابت ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ استحباب اور تخصیص اور جیسے نفل روزے مستحب ہیں سارے اوقات میں ویسے ہی رجب میں ہے اور سنن ابوداؤد میں اتنا آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مندوب ہیں میرے روزے حرام کے مہینوں کے اور رجب بھی ان میں داخل ہے۔ کذا قال النووی فی شرح مسلم۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ اَوْفَوَّتَ بِهِ حَقًّا اَوْلَمْ يُفْطِرِ الْعِيْدَيْنِ وَالتَّشْرِيْقِ وَبَيَانِ تَفْضِيْلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَّاِفْطَارِ يَوْمٍ

باب: صوم دہر کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت

۲۷۲۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وابْنِ الْعَاصِ قَالَ اُخْبِرَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ لَاَقُوْمَنَّ الَّيْلَ وَلَاَ صُوْمَنَّ النَّهَارَ مَاعِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّكَ لَاتَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صُمْ يَوْماً وَّاَفْطِرْ يَوْ ماً وَّ ذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّىْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ

۲۷۲۹: عبداللہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر لگی کہ میں کہتا ہوں کہ میں ساری رات جاگا کروں گا اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھا کروں گا جب تک جیوں گا۔ (سبحان اللہ کیا شوق تھا عبادت کا اور جوانی میں یہ شوق یہ تاثیر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و خدمت کی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم نے ایسا کہا میں نے عرض کی ہاں کہ یارسول اللہ میں نے ایسا ہی کہا ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکتے اس لئے تم روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور سو بھی رہو اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھ لیا کرو اس لئے کہ ہر نیکی دس گنا لکھی جاتی ہے تو یہ گویا ہمیشہ کے روزے ہوئے (اس لئے کہ تین دہائے تیس ہو گئے) تب میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں اے رسول اللہ کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو پھر میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں یارسول اللہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ روزہ ہے حضرت داؤد علیہ السلام کا

مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْاَيَّامَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ۔

(یعنی ان کی عادت یہی تھی اور یہ سب روزوں سے عمدہ ہے اور معتدل) میں نے پھر عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا ان روزوں سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔ عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں یہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین روزے ہر ماہ میں رکھ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھر بار مال و متاع سے بھی زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے اور یہ فرمانا ان کا ایام پیری میں تھا کہ جب ضعف محسوس ہوا۔

۲۷۳۰: عَنْ يَحْيٰى قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يَزِيْدَ حَتّٰى نَاْتِيَ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهِ رَسُوْلًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَ اِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهٖ مَسْجِدٌ قَالَ فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ اِنْ تَشَاءُ وْا اَنْ تَدْخُلُوْا وَاِنْ تَشَآءُ وْا اَنْ تَقْعُدُوْا هٰهُنَا فَقُلْنَا لَابَلْ نَقْعُدُ هٰهُنَا فَحَدِّثْنَا قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَاَقْرَءُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ فَاِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَيَّ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ لِيْ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلٰى يَانَبِيَّ اللّٰهِ وَلَمْ اُرِدْ بِذٰلِكَ اِلَّاالْخَيْرَ قَالَ فَاِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ كَانَ اَعْبَدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ وَمَاصَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْماً وَّيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَاقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَاْهُ فِيْ كُلِّ

۲۷۳۰: یحییٰ سے روایت ہے کہ میں اور عبداللہ بن یزید دونوں ابوسلمہ کے پاس گئے اور ایک آدمی ان کے پاس بھیجا اور وہ گھر سے نکلے اور ان کے دروازہ پر ایک مسجد تھی کہ جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد میں تھے اور انہوں نے کہا، چاہو گھر چلو چاہو یہاں بیٹھو ہم نے کہا یہیں بیٹھیں گے اور آپ ہم سے حدیثیں بیان فرمائیے انہوں نے کہا روایت کی مجھ سے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا تھا اور ہر شب قرآن پڑھتا تھا (یعنی ساری رات) اور کہا یا تو میرا ذکر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یا آپ ﷺ نے مجھ کو بلا بھیجا غرض میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم کو کیا خبر نہیں لگی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ اور میں اس سے بھلائی چاہتا ہوں (یعنی ریا و سمعہ مقصود نہیں) تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھ لیا کرو میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تم پر اور تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے تم پر اور تمہارے جسم کا بھی حق ہے تم پر تو اس لئے تم داؤدؑ علیہ السلام کا روزہ اختیار کرو جو نبی تھے اللہ تعالیٰ کے اور سب لوگوں سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے والے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن ہر ماہ میں ایک بار ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ اے نبی اللہ تعالیٰ کے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیس روز میں ختم کیا کرو۔ میں نے

عِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَائهُ فِيْ عَشْرٍ قَالَ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَأْهُ فِيْ كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّاوَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ وَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَاتَدْرِيْ لَعَلَّكَ يَطُوْلُ بِكَ عُمُرٌ قَالَ فَصِرْتُ اِلَى الَّذِيْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

عرض کیا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دس روز میں ختم کرو میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سات روز میں ختم کیا کرو اور اس سے زیادہ نہ پڑھو اس لئے کہ اس سے کم میں تدبر اور تفکر قرآن میں ممکن نہیں) اس لئے کہ تمہاری بی بی کا حق بھی ہے تم پر اور تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے تم پر اور تمہارے بدن کا حق ہے تم پر اور میں نے تشدد کیا سو میرے اوپر تشدد ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نہیں جانتے شاید تمہاری عمر دراز ہو (تو اتنا بار تم پر گراں ہوگا اور امور دین میں خلل آئے گا (سبحان اللہ یہ آپ ﷺ کی شفقت اور انجام بینی تھی اور آخر وہی ہوا) کہا عبداللہ نے پھر میں اسی حال کو پہنچا جس کا آپ ﷺ نے مجھ سے ذکر کیا تھا اور جب میں بوڑھا ہوا تو آرزو کی میں نے کہ کاش میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت قبول کر لیتا۔

٢٧٣١: عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْهِ بَعْدَ قَوْلِهٖ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهٗ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قِرَآئَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا وَّلَمْ يَقُلْ وَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلٰكِنْ قَالَ وَاِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔

۲۷۳۱: یحییٰ سے اس اسناد سے بھی روایت مروی ہوئی اور اس میں تین دن کے روزوں کے بعد یہ بات زیادہ ہے کہ ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے اور یہ ثواب میں ہمیشہ کا روزہ ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ عبداللہؓ نے کہا میں نے عرض کی کہ داؤد نبی اللہ کا روزہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا سب دنوں کا آدھا (یعنی وہی ایک دن روزہ ایک دن افطار) اور اس روایت میں قرأت قرآن مجید کا مطلق ذکر نہیں اور ملاقاتیوں کا حق بھی مذکور نہیں اور یہ ہے کہ تمہارے بچہ کا تم پر حق ہے۔

٢٧٣٢: عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِيْ سَبْعٍ وَّ لَاتَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

۲۷۳۲: ابوسلمہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قرآن ختم کرو ہر ماہ میں ایک بار میں نے کہا مجھ میں قوت اور ہے آپ ﷺ نے فرمایا ختم کرو بیس دن میں میں نے کہا اور قوت ہے آپ ﷺ نے فرمایا ختم کرو سات دن میں اور اس سے زیادہ قرأت نہ کرو۔

تشریح ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ ایک شنبہ ختم جو رمضان شریف میں مروج ہے اور حافظوں کو اس پر ناز ہے یہ خلاف سنت اور حقیقت میں بدعت ہے اور اس پر ناز سراپا حماقت ہے۔

۲۷۳۳ :عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وبْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَبْدَاللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ۔

۲۷۳۳: ابوسلمہ راوی ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ ایسا نہ ہو کہ تم فلانے کے مثل ہو جاؤ کہ وہ شخص رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اس نے اٹھنا چھوڑ دیا۔ (یعنی بہت جاگنے سے کہیں دب نہ جاؤ)۔

۲۷۳٤ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وبْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَلَغَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّىْ اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَاُصَلِّىَ اللَّيْلَ فَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَىَّ وَاِمَّا لَقِيْتُهُ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَ لَا تُفْطِرُ وَ تُصَلِّى اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا وَّلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَّلَكَ اَجْرُتِسْعَةٍ قَالَ اِنِّىْ اَجِدُ نِىْ اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُوْمُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًاوَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى قَالَ مَنْ لِّىْ بِهٰذِهٖ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَآءٌ فَلَآاَدْرِىْ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْاَبَدِفَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَلَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَلَاصَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ ۔

۲۷۳۴: عبداللہ بن عمروؓ کہتے تھے کہ نبی ﷺ کو خبر پہنچی کہ میں برابر روزے رکھے جاتا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا ہوں آپؐ نے کسی کو میرے پاس بھیجا یا میں آپ سے ملا آپؐ نے فرمایا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تم برابر روزے رکھتے ہو اور بیچ میں افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو کہ اس لیے کہ تمہاری آنکھوں کا بھی کچھ حصہ ہے اور تمہاری ذات کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بھی سو تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور نماز بھی پڑھو سو بھی رہو اور ہر دسے میں ایک روز روزہ رکھ لیا کرو کہ تم کو اس سے نو دن کا بھی ثواب ملے گا تو میں نے عرض کیا کہ میں اپنے میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں اے نبی اللہ تعالیٰ کے آپؐ نے فرمایا کہ خیر داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو۔ میں نے کہا ان کا روزہ کیا تھا اے نبی اللہ تعالیٰ کے؟ آپؐ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے (یعنی جہاد سے) تو عبداللہؓ نے کہا یہ دشمن سے نہ بھاگنا مجھے کہاں نصیب ہو سکتا ہے اے نبی اللہ تعالیٰ کے (یعنی یہ بڑی قوت و شجاعت کی بات ہے) عطاء نے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ پھر میں نہیں جانتا کہ ہمیشہ روزوں کا ذکر کیوں آیا اور نبیؐ نے اس پر فرمایا کہ جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ ہی نہیں رکھا یعنی مطلق ثواب نہ پایا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا۔

۲۷۳٥ :قَالَ مُسْلِمٌ وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّ اَبَاالْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ اَخْبَرَهٗ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوالْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ ثِقَةٌ عَدْلٌ ۔

۲۷۳۵: مسلمؒ مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے ان سے محمد بن بکر نے ان سے ابن جریج نے اس اسناد سے اور کہا کہ ابوالعباس شاعر نے ان کو خبر دی مسلمؒ نے فرمایا کہ ابوالعباس سائب ابن فروخ اہل مکہ۔ سے ہیں اور ثقہ اور عدل ہیں۔ مترجم کہتا ہے ابوالعباس اوپر کے راوی تھے اس لیے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی توثیق فرمائی۔

۲۷۳٦ :عَنْ حَبِيْبٍ سَمِعَ اَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ

۲۷۳۶: حبیب سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوالعباس سے اور انہوں نے سنا

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو اِنَّكَ لَتَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهِكَتْ لَاصَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى۔

عبداللہ بن عمرؓ سے کہ مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا اے عبداللہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات جاگتے ہو اور تم جب ایسا کرو گے تو آنکھیں بھر بھرا آئیں گی اور ضعیف ہو جائیں گی اور جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے تو روزہ ہی نہیں رکھا اور ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا گویا پورے ماہ کا رکھنا ہے (یعنی ثواب کی راہ سے تو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپؐ نے فرمایا اچھا صوم داؤدی رکھا کرو اور وہ یہ ہے کہ داؤد ایک دن روزہ رکھتے تھے، ایک دن افطار کرتے تھے اور پھر بھی جب دشمن کے آگے ہوتے تو کبھی نہ بھاگتے (یعنی اتنی قوت پر بھی ہمیشہ روزہ نہ رکھتے تھے جیسے تم نے اختیار کیا ہے)۔

۲۷۳۷ :وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نَفِهَتِ النَّفْسُ۔

۲۷۳۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں وَنَهِكَتْ کی جگہ نَفِهَتِ النَّفْسُ ہے یعنی کمزور پڑ جانا۔

۲۷۳۸ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قَالَ اِنِّيْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ لِنَفْسِكَ حَقٌّ وَّلِاَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ۔

۲۷۳۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہیں لگی کہ تم رات بھر جاگتے ہو اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں میں ایسا کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں بھر بھرا آئیں گی اور جان تھک جائے گی اور تمہاری آنکھ اور جان کا بھی آخر تم پر کچھ حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی۔ سو تم جاگو بھی، سوؤ بھی روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔

۲۷۳۹ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَاَحَبَّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا۔

۲۷۳۹: عبداللہ بن عمروؓ نے کہا مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سب قسم کے روزوں سے زیادہ پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کو داؤد کا ہے اور سب سے پیاری نماز اللہ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہے (یعنی رات کی کہ وہ سوتے تھے آدھی رات تک اور جاگتے تھے تہائی حصہ اور پھر سو جاتے تھے یعنی تہجد پڑھ کر، چھٹے حصہ میں رات کے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

۲۷۴۰ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَآ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَكَانَ يَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى

۲۷۴۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ میں پیارا روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے کہ وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے اور سب میں پیاری نماز ان کی نماز ہے کہ وہ آدھی رات تک پہلے سو جاتے تھے اور پھر اٹھتے تھے اور اخیر میں

اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْقُدُ اٰخِرَهٗ فَيَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهٖ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَعَمْرُو بْنُ اَوْسٍ كَانَ يَقُوْلُ يَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهٖ قَالَ نَعَمْ ۔

پھر سو جاتے تھے اور آدھی رات کے بعد جو اٹھتے تو ثلث شب تک نماز پڑھتے ابن جریج راوی نے کہا کہ میں نے پوچھا عمرو بن دینار سے یہ ان کے شیخ ہیں اس روایت میں، کہ کیا عمرو بن اوس نے یہ کہا کہ پھر جاگتے تھے اور نماز پڑھتے تھے تہائی رات تک آدھی رات کے بعد؟ تو انہوں نے کہا کہ ہاں۔

۲۷۴۱ :عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ لِيْ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَحَدَعَشَرَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاصَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ شَطْرُ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَّاِفْطَارُ يَوْمٍ ۔

۲۷۴۱: ابوقلابہ نے کہا مجھے خبر دی ابوالملیح نے کہ میں داخل ہوا تمہارے باپ کے ساتھ عبداللہ بن عمروؓ کے پاس اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے میرے روزوں کا ذکر ہوا کہ آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آپ ﷺ کے لیے تکیہ ڈالا کہ وہ چمڑے کا تھا۔ اس میں کھجور کا کھوجرا بھرا ہوا تھا۔ پھر آپ ﷺ زمین پر بیٹھ گئے اور وہ تکیہ میرے اور آپؐ کے بیچ میں ہو گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو تین روزے ہر ماہ میں کافی نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (یعنی میں ان سے زیادہ قوی ہوں) پھر آپؐ نے فرمایا پانچ سہی۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا سات۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا نو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا گیارہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا داؤدؑ کے روزے کے برابر کوئی روزہ نہیں کہ وہ آدھے ایام روزہ رکھتے تھے اس طرح کہ ایک دن روزہ ہوتا ایک دن افطار ہوتا۔

۲۷۴۲ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ صُمْ يَوْمًا وَّلَكَ اَجْرُ مَابَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ مَابَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَّلَكَ اَجْرُ مَابَقِيَ قَالَ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوٗدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا ۔

۲۷۴۲: عبداللہ بن عمروؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور تم کو دوسرے دنوں کا بھی ثواب ہے تو عبداللہؓ نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت ور ہوں۔ آپؐ نے فرمایا دو دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے۔ انہوں نے پھر کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تین دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا ثواب ہے اور انہوں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ چار دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے انہوں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ سب روزوں سے افضل روزہ رکھ اور وہ اللہ کے نزدیک صوم داؤد علیہ السلام ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

۲۷۴۳ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۲۷۴۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ

عَنهُمَا قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاعَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَیْكَ حَظًّا وَّ لِعَیْنِكَ عَلَیْكَ حَظًّا وَّاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَیْكَ حَظًّا صُمْ وَاَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِیْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ صُمْ یَوْمًا وَّاَفْطِرْ یَوْمًا فَكَانَ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ اَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو دن کو اور ساری رات جاگتے ہو۔ سوایسا نہ کرو اس لیے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حصہ ہے تم۔ روزہ رکھو اور افطار کرو اور روزہ رکھو تین دن ہر ماہ میں سو یہی ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنی ثواب کی رو سے) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے قوت اس سے زیادہ ہے تو فرمایا روزہ رکھو تم داؤد علیہ السلام کا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو تو عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ آخر عمر میں کہتے تھے کہ کاش میں رخصت قبول کرتا تو خوب ہوتا۔

تشریح ۞ ان سب روایتوں سے عبداللہ بن عمروؓ کے کئی امور ثابت ہوئے اور رفق اور نرمی اور شفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی امت مرحومہ پر اور ارشاد ان کی صلاح وخیر کا اور تعلیم وتلقین آپ ﷺ کی ان کے آرام وراحت کے لیے اور کمال اہتمام جناب رسالت مآب ﷺ کا اس باب میں اور روکنا نہایت تعمق اور استغراق سے عبادات شاقہ میں کہ وہ مانع ہو جاتا ہے۔ ادائے حقوق آخرت سے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے جیسے ایمان واسلام سب ادیان میں متوسط ہے اور یہ جو فرمایا آپ ﷺ نے کہ فلاں شخص کے مثل نہ ہو کہ وہ رات کو جاگتا تھا پھر جاگنا چھوڑ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے مذمت کی ہے ان لوگوں کی جو عبادات شاقہ کرتے ہیں اور پھر سے بیزار ہو کر چھوڑ دیتے ہیں جیسے فرمایا رَهْبَانِیَّةَنِ ابْتَدَعُوْهَا الآیة۔

دوسری یہ کہ ان روایتوں میں صوم الدہر کی نہی وارد ہوئی اور ظاہر یہ کا مذہب یہی ہے کہ صوم دہر ممنوع ہے بلحاظ ان ہی روایتوں کے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام منہی عنہ میں یعنی عیدین میں اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے تو روا ہے اور مذہب شافعیؒ کا یہ ہے کہ اگر سب دن روزے رکھے سوا ان پانچ دن کے تو کراہت نہیں ہے بلکہ مستحب ہے مگر شرط یہ ہے کہ اور حقوق میں کمی نہ ہو اور اگر حقوق معاش وغیرہ میں کمی ہو تو مکروہ ہے اور ان کی دلیل حدیث حمزہ بن عمروؓ ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول ﷺ میں برابر روزے رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چاہو تو رکھو اور اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ غرض یہ کہ اگر یہ مکروہ ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیتے علی الخصوص سفر میں اور ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے۔ کہ وہ برابر روزے رکھتے تھے یعنی عمرؓ بن خطاب کے صاحبزادےؓ اور ایسے ہی ابوطلحہؓ اور حضرت عائشہؓ اور اکثر سلف سے مروی ہے اور یہ جو حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ ہی نہیں رکھا۔ اس کے بہت جواب دیئے ہیں اول یہ کہ مراد اس سے وہی شخص ہے جو ان پانچ دنوں میں بھی روزہ رکھے اور یہ جواب حضرت عائشہؓ سے مروی ہے دوسرا جواب یہ ہے کہ مراد اس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق واجبہ میں خلل واقع ہو اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بھی آخر میں نادم ہوئے اور ضعف ان کو بھی لاحق ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانا تھا ان کو ضعف ہو جائے گا پس نہی اس کے ساتھ خاص ہے جس کو ضعف ہو جائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بھی کہ یہ تم سے نہیں ہو سکے گا۔ اس میں اشارہ تھا ان کے عجز کی طرف، باقی رہا ساری رات نماز پڑھنا اس کو نوویؒ نے علی الاطلاق مکروہ لکھا ہے اور اس کو علی العموم علماء نے مکروہ لکھا ہے اس لیے کہ ساری رات جاگنے میں ضرر یقینی ہے بخلاف روزے کے اور جو رات بھر جاگے گا خواہ مخواہ دن کو سوئے گا اور اس میں اور حقوق کا اتلاف ضرور ہو گا اور اگر دن کو بھی مطلق نہ سویا تو موت یقینی ہے اور احادیث میں تصریح ہے صوم داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل صیام ہے اور یہی مذہب ہے متولی کا جو اصحاب شافعی میں سے ہیں کہ ان

کے نزدیک دائمی روزے سے صوم داؤدی افضل ہے اور بعض نے علی الدوام روزہ کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ روایتیں خاص ہیں عبداللہ بن عمرؓو بن عاص کے واسطے۔ مگر احادیث سے قول اول کو ترجیح معلوم ہوتی ہے یعنی صوم داؤدی افضل صیام ہے اور قراءت و ختم قرآن میں صحابہ مختلف تھے۔ بعض ایک ماہ میں ختم کرتے بعض بیس روز میں بعض دس روز میں بعض سات دن میں بعض تین دن میں بعض ایک رات، ایک دن میں، بعض ہر رات میں، بعض ایک رات ایک دن میں، تین ختم فرماتے اور ان کے ناموں کی تفصیل نوویؒ نے بخوبی کی ہے اپنی کتاب آداب القراء میں اور مذہب مختار یہ ہے جس پر دوام ہو سکے وہ اولیٰ ہے اور جس قدر میں نشاط باقی رہے اور دل بیزار نہ ہو اور اگر اس کے ساتھ زیادہ قراءت بھی ہو تو نور علی نور ہے اور عبداللہ بن عمروؓ نے جو قبول کی آرزو رخصت کی اس سے معلوم ہوا کہ عمدہ عبادت وہی ہے جس پر ساری عمر قیام ہو سکے اور یہی منطوق ہے احادیث صحیحہ کا اور یہ جو فرمایا کہ تیری اولاد کا حق ہے تجھ پر اس سے معلوم ہوا کہ باپ کو تعلیم اولاد کی ضروری ہے اگر باپ نہ ہو تو ماں کو تعلیم دینی ضروری ہے اور ان کو اس تعلیم میں اجر ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُوْرَاءَ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

باب: ہر ماہ میں تین روزے کی اور یوم عرفہ کے روزے عاشوراء سوموار اور جمعرات کے روزے کی فضیلت

٢٧٤٤ :عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ ۔

۲۷۴۴: معاذہ عدویہ نے پوچھا حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں پھر پوچھا کن دنوں میں؟ انہوں نے فرمایا کچھ پروانہ کرتے تھے کن ہی دنوں میں بھی رکھ لیتے تھے۔

تشریح: اس سے مستحب ہونا ہر ماہ میں تین روزوں کا ثابت ہوا۔

٢٧٤٥ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْقَالَ لِرَجُلٍ وَّهُوَ يَسْمَعُ يَافُلَانُ اَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ۔

۲۷۴۵: عمران بن حصینؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا یا کسی سے فرمایا اور یہ سنتے تھے غرض آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے فلاں! تم نے اس ماہ کے بیچ میں روزے رکھے؟ انہوں نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر جب تم افطار کرو تو دو روز اور روزہ رکھو۔

٢٧٤٦ :عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَجُلٌ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّارَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا

۲۷۴۶: ابوقتادہؓ نے روایت کی کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کہ آپ کیوں کر رکھتے ہیں روزہ؟ اس پر آپ ﷺ غصہ ہو گئے یعنی اسی لیے کہ یہ سوال بے موقع تھا۔ اس کو لازم تھا کہ یوں پوچھتا کہ میں روزہ کیوں کر رکھوں، پھر جب حضرت عمرؓ نے آپ کا غصہ دیکھا تو عرض کرنے

وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَصِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ۔

لگے ہم راضی ہوئے اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غصہ سے۔ غرض حضرت عمرؓ بار بار ان کلمات کو کہتے یہاں تک کہ غصہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھم گیا پھر حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جو ہمیشہ روزہ رکھے وہ کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ افطار کیا، پھر کہا جو دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے وہ کیسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایسی طاقت کس کو ہے یعنی اگر طاقت ہو تو خوب ہے پھر کہا جو ایک دن روزہ رکھے ایک دن افطار کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ روزہ ہے داؤد علیہ السلام کا پھر کہا جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں آرزو رکھتا ہوں کہ مجھے اتنی طاقت ہو یعنی یہ خوب ہے اگر طاقت ہو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین روزے ہر ماہ میں اور رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک یہ ہمیشہ کا روزہ ہے یعنی ثواب میں اور عرفہ کے دن کا روزہ ایسا ہے کہ میں امیدوار ہوں اللہ پاک سے کہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور عاشورے کے روزہ سے امید رکھتا ہوں ایک سال اگلے کا کفارہ ہو جائے۔

تشریح ۞ اس حدیث سے عرفہ اور عاشورے کے روزے کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ میں تین روزے رکھنے سے معلوم ہوا کہ سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

٢٧٤٧: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهٖ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَاصَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْمَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ وَاِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ

٢٧٤٧: ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ سے کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو پوچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی عرض کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اس میں اتنا زیادہ ہے کہ راضی ہوئے ہم اپنی بیعت سے کہ وہی بیعت ہے اور سوال ہوا صیام الدہر کا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا پھر سوال ہوا دو روزے اور ایک روز افطار سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طاقت کسے ہے پھر سوال ہوا ایک دن روزہ اور دو دن افطار سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش اللہ تعالیٰ ہم

وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَاِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْتَ اَنَّ اللّٰهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَّ اِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ اَخِيْ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُّلِدْتُّ فِيْهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلٰثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانَ اِلٰى رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ رِوَايَةِ شُعْبَةُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَسَكَتْنَا مَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ لِمَانَرَاهُ وَهْمًا ـ

کو ایسی قوت دے۔اور سوال ہوا ایک دن افطار ایک دن روزہ سے تو فرمایا یہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور سوال ہوا دوشنبہ کے روزہ کا تو فرمایا میں اسی دن پیدا ہوا ہوں اور اسی دن نبی ہوا ہوں یا فرمایا اسی دن مجھ پر وحی اتری ہے اور فرمایا رمضان کے روزے اور ہر ماہ تین روزے یہ صوم الدہر ہے اور عرفہ کے روزہ کو پوچھا تو فرمایا کہ ایک سال گزرا ہوا ایک سال آگے آنے والا کا کفارہ ہے اور عاشورے کے روزے کو پوچھا۔تو فرمایا ایک سال گزرے ہوئے کا کفارہ ہے۔مسلم نے فرمایا اسی حدیث میں شعبہ کی روایت میں کہ پوچھا آپ سے دوشنبہ اور پنج شنبہ کے روزے کو تو ہم نے پنج شنبہ کا ذکر نہیں کیا اس لیے کہ اس میں وہم ہے۔

تشریح ۞ اس روایت میں مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے پنج شنبہ کے ذکر کو وہم سمجھا اس لیے ذکر نہیں کیا۔وجہ اس کی یہ ہے کہ دوشنبہ کے سوال میں اگر پنجشنبہ کا بھی ذکر ہو تو آگے جو مذکور ہوتا ہے کہ میں اسی دن نبی پیدا ہوا، اسی دن ہوا، اس کو ربط نہیں رہتا اس لیے کہ یہ سب دوشنبہ ہی کو ہوا ہے اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ ممکن ہے کہ روایت دوشنبہ کی صحیح ہو اور پنجشنبہ کا ذکر بھی اس میں ہو مگر ولادت آپ کی دوشنبہ ہی سے متعلق ہو اور کفارہ گناہوں کا جو حدیث شریف میں مذکور ہے مراد اس سے گناہان صغیرہ ہیں اور اگر گناہان صغیرہ نہیں ہیں تو کبیرہ میں بھی کچھ تخفیف ہوتی ہے اور اگر کبیرہ صغیرہ دونوں نہیں ہیں تو عبادات سے رفع درجات ہوتے ہیں اور تین روزے جو مذکور ہوئے ہر ماہ میں ان کو ایام بیض کہتے ہیں اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و تابعین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایام بیض تیرھویں چودھویں پندرھویں ہیں کہ ان ہی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور بعضوں نے آخر ماہ کہے ہیں اور بعضوں نے تین دن اول کے لئے ہیں ان میں حسن ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بعض اور علماء نے اختیار کیا ہے ایک ماہ میں ہفتہ اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو روزہ رکھے اور دوسرے میں سہ شنبہ اور چہار شنبہ اور پنج شنبہ کو رکھے۔غرض اسی طرح اور بھی اقوال ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کہ ان کیلئے کوئی دن مقرر نہ فرماتے تھے جیسا اوپر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہو چکا ہے۔

٢٧٤٨ :عَنْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

٢٧٤٨:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٧٤٩ :عَنْ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيْهِ الْاِثْنَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيْسَ۔

٢٧٤٩:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی ہے لیکن اس میں سوموار کا ذکر ہے جمعرات کا ذکر نہیں ہے۔

۲۷۵۰ :عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْهِ وُلِدْتُّ وَ فِیْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ ۔

۲۷۵۰: ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا دوشنبہ کے روزہ کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اسی دن پیدا ہوا ہوں اور اسی دن مجھ پر وحی اتری ہے۔

تشریح ۞ سرر کے معنی اوزاعی اور ابوعبید اور جمہور علماء نے آخر ماہ کہے ہیں اس لیے کہ وہ استرار سے مشتق ہے اور استرار چھپانا ہے اور ان دنوں میں قمر چھپ جاتا ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ مراد اس سے مہینے کا بیچ ہے اور ابوداؤد نے اوزاعی سے نقل کیا مراد اس سے اول ماہ ہے اور اس معلوم ہوا کہ جس کو عادت ہو آخر ماہ میں روزے رکھنے کی وہ رمضان کے قبل رکھ سکتا ہے اور جس کو عادت نہ ہو اس کو ایک دو روز پیشگی رمضان سے روزہ منع ہے۔

بَابُ صَوْمِ سُرَرِ شَعْبَانَ

باب: شعبان کے روزوں کا بیان

۲۷۵۱ :عَنْ عِمْرَ انَ بْنِ حُصَیْنٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْلِاٰخَرَ اَصُمْتَ مِنْ سُرَرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ اِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ یَوْمَیْنِ ۔

۲۷۵۱: عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے شعبان کے اول میں کچھ روزے رکھے؟ انہوں نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم افطار کے دن تمام کرلو تو دو روز روزے رکھو۔

تشریح ۞ اس سے محرم کے روزوں کی اور تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی، اور اس سے یہ معلوم بھی ہوا کہ رات کے نفل دن کے نفل سے افضل ہیں اور اسی پر اتفاق ہے علماء کا۔

۲۷۵۲ :عَنْ عِمْرَ انَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَیْئًا قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ مِنْ رَّمَضَانَ فَصُمْ یَوْمَیْنِ مَکَانَهٗ ۔

۲۷۵۲: عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ ”تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے رکھے؟ (یعنی شعبان میں) اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو تو دو روزے رکھ لو۔ اس کے عوض میں“۔

۲۷۵۳ :عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سُرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَیْئًا یَعْنِی شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ لَهٗ اِذَا أَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ یَوْمًا اَوْ یَوْمَیْنِ شُعْبَةُ الَّذِیْ شَكَّ فِیْهِ قَالَ وَأَظُنُّهٗ قَالَ یَوْمَیْنِ۔

۲۷۵۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر کی حدیث میں گزرا مگر اس روایت میں شک ہے کہ ایک دن یا دو دن شعبہ کہتے ہیں کہ مجھے گمان ہے کہ دو دن کہا۔

۲۷۵٤ :عَنْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَانِئٍ ابْنِ اَخِی مُطَرِّفٍ فِی هَذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

۲۷۵۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

باب: محرم کے روزے کی فضیلت

٢٧٥٥ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ ۔

٢٧٥٥: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ افضل سب روزں میں رمضان کے بعد محرم کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے اور بعد نماز فرض کے تہجد کی نماز ہے۔

٢٧٥٦ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهٗ قَالَ سُئِلَ اَیُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ وَاَیُّ الصِّیَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدُ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلَاةِ فِی جَوْفِ اللَّیْلِ وَاَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِیَامُ شَهْرِ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ۔

٢٧٥٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ بعد فرض نماز کے کون سی نماز افضل ہے اور بعد ماہ رمضان کے کون سے روزے افضل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا نماز رات کی اور روزے محرم کے۔

٢٧٥٧ :عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِی ذِكْرِ الصِّیَامِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

٢٧٥٧: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ اَیَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ اتْبَاعًا لِّرَمَضَانَ

باب: شش عید کے روزوں کی فضیلت

٢٧٥٨ :عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِیَامِ الدَّهْرِ ۔

٢٧٥٨: ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو روزے رکھے رمضان کے اور اس کے ساتھ لگائے چھ روزے شوال کے تو اس کو ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

تشریح: اس روایت سے استحباب ان روزوں کا ثابت ہوا اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ اور داؤد اور ان موافقین کا اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک یہ مکروہ ہیں اور مالک رحمۃ اللہ علیہ نے مؤطا میں کہا ہے کہ میں نے کسی اہل علم کو نہیں دیکھا کہ وہ یہ روزے رکھتا ہو اور یہ روایتیں ان پر حجت ہیں اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کسی کا قول نہیں سنا جاتا اور اور شمس کے آگے چراغ جلانا حماقت ہے۔

٢٧٥٩ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِیْدٍ اَخُو یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ۔

٢٧٥٩: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٧٦٠ :وَحَدَّثَنَاه اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا

٢٧٦٠: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی ہے۔

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوْبَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْحَثِّ عَلٰى طَلَبِهَا وَبَيَانِ مَحَلِّهَا

باب: شب قدر کی فضیلت اور اس کے تعین کا ذکر

۲۷۶۱ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

۲۷۶۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ چند اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دکھلایا شب قدر ہفتہ آخر میں (یعنی رمضان کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا خواب میں دیکھتا ہوں کہ موافق و مطابق ہوا آخر رمضان کی سات تاریخوں کے پھر جو اس شب کا تلاش کرنے والا ہو وہ ان ہی تاریخوں میں تلاش کرے۔

۲۷۶۲ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

۲۷۶۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تلاش کرو شب قدر سات راتوں میں آخر کی۔

۲۷۶۳ :عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاٰى رَجُلٌ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاطْلُبُوْهَا فِي الْوِتْرِ مِنْهَا۔

۲۷۶۳: سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک شخص نے شب قدر کو ستائیسویں شب کو دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''میں دیکھتا ہوں'' کہ خواب تمہارا اخیر دہے میں واقع ہوا ہے تو اس کی طاق راتوں میں آخر دہے کی تلاش کرو''۔

۲۷۶۴ :عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّ نَاسًا مِّنْكُمْ قَدْ اُرُوْا اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِيَ نَاسٌ مِّنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ ۔

۲۷۶۴: سالم نے اپنے باپ سے سنا کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چند لوگوں نے تم میں سے شب قدر کو سات تاریخوں میں اول کی دیکھا ہے یعنی خواب میں اور چند لوگوں نے سات تاریخوں میں آخر کی دیکھا ہے۔ سو تم آخر کی دس تاریخوں میں تلاش کرو۔

۲۷۶۵ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاِنْ ضَعُفَ اَحَدُكُمْ اَوْ

۲۷۶۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شب قدر کو آخر کے دہے میں پھر اگر کوئی بودا پن کرے یا عاجز ہو جائے۔ تو سات راتوں میں آخر کی سستی نہ کرے۔

عَجَزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِيْ ۔

٢٧٦٦ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ۔

۲۷۶۶: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے ڈھونڈ ھنے والے کو آخر کی دس تاریخوں میں ڈھونڈ ھنا چاہئے۔

٢٧٦٧ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَيَّنُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ قَالَ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ۔

۲۷۶۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈھو شب قدر کو آخر دہے میں یا فرمایا آخر ہفتہ میں۔

٢٧٦٨ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَيْقَظَنِيْ بَعْضُ اَهْلِيْ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ وَ قَالَ حَرْمَلَةُ فَنَسِيْتُهَا ۔

۲۷۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، مجھے خواب میں شب قدر دکھائی دی پھر کسی میرے گھر والے نے جگا دیا سو میں اس کو بھلا دیا گیا اور حرملہ کی روایت میں ہے کہ اس کو بھول گیا۔

٢٧٦٩ :عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّتِيْ فِيْ وَسْطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ مِنْ حِيْنَ تَمْضِيْ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً وَّيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ يَرْجِعُ اِلٰى مَسْكَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُّجَاوِرُ مَعَهٗ ثُمَّ اِنَّهٗ اَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ بِمَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَالِيْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَبِتْ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَاُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ كُلِّ وِتْرٍ وَّ قَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ مُطِرْنَا لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِيْ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُبْتَلٌّ طِيْنًا

۲۷۶۹: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کرتے تھے۔ مہینے کے بیچ کے دہے میں (یعنی رمضان کے) پھر جب بیس راتیں گزر جاتی تھیں رمضان کی اور اکیسویں آنے کو ہوتی تھی تو اپنے گھر لوٹ آتے تھے۔ اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ معتکف ہوتے تھے وہ بھی لوٹ آتے تھے پھر ایک ماہ میں اسی طرح اعتکاف کیا اور جس رات میں گھر آنے کو تھے خطبہ پڑھا (اور لوگوں کو حکم کیا جو منظور الٰہی تھا فرمایا کہ میں اس عشرہ میں اعتکاف کرتا تھا پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ میں اس عشرہ اخیر میں بھی اعتکاف کروں سو جو میرے ساتھ اعتکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنے معتکف ہی میں رہے (اور گھر نہ جائے) اور میں نے خواب میں اس شب قدر کو دیکھا مگر بھلا دیا گیا سوا سے آخر کی دس راتوں میں ڈھونڈھو ہر طاق رات میں اور میں اپنے کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ سجدہ کر رہا ہوں پانی اور کیچڑ میں (یعنی اس رات کے آخر میں ایسا ہوگا یہ بات خواب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد رہی) پھر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اکیسویں شب کہ ہم پر مینہ برسا اور مسجد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصلی پر ٹپکی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز سے سلام پھیرا کہ آپ

وَّمَآءً ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک منہ میں کیچڑ اور پانی بھرا ہوا تھا۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازی اپنی پیشانی نماز کے اندر نہ پونچھے۔

۲۷۷۰ :عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِیْ فِی وَسْطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْيَثْبُتْ فِیْ مُعْتَكَفِهٖ قَالَ وَجَبِيْنُهٗ مُمْتَلِئٌ طِيْنًا وَّمَآءً ۔

۲۷۷۰: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ ثابت رہے اپنے معتکف میں اور آخر میں کہا کہ پیشانی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیچڑ اور پانی بھرا ہوا تھا۔

۲۷۷۱ :عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلٰى سُدَّتِهَا حَصِيْرٌ قَالَ فَاَخَذَ الْحَصِيْرَ بِيَدِهٖ فَنَحَّاهَا فِیْ نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ اِنِّیْ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِیْ اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهٗ قَالَ وَاِنِّیْ اُرِيْتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَّ اِنِّیْ اَسْجُدُ صَبِيْحَتَهَا فِیْ طِيْنٍ وَّمَآءٍ فَاَصْبَحَ مِنْ لَّيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَدْ قَامَ اِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَاَبْصَرْتُ الطِّيْنَ وَالْمَآءَ فَخَرَجَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَجَبِيْنُهٗ وَرَوْثَةُ اَنْفِهٖ فِيْهِمَا الطِّيْنُ وَالْمَآءُ وَاِذَا هِیَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔

۲۷۷۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعتکاف فرمایا عشرہ اول میں رمضان کے پھر اعتکاف فرمایا عشرہ اوسط میں ایک ترکی قبہ میں (اس سے کفار کی چیزوں کا استعمال روا ہوا) کہ اس کے دروازے پر ایک حصیر لٹکا ہوا تھا (پردہ کیلئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حصیر اپنے ہاتھ سے ہٹایا اور ایک کونے میں قبہ کے کر دیا پھر اپنا سر نکالا اور لوگوں سے باتیں کیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آ گئے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عشرہ اول کا اعتکاف کرتا ہوں اور اس رات کو ڈھونڈھتا تھا پھر میں نے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا پھر میرے پاس کوئی آیا (یعنی فرشتہ) اور مجھ سے کہا گیا کہ وہ عشرہ اخیر میں ہے پھر جو چاہے تم میں سے وہ پھر اعتکاف کرے یعنی عشرہ اخیر میں بھی معتکف رہے پھر لوگ معتکف رہے اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق راتوں میں ہے اور میں اس کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اکیسویں شب کی صبح ہوئی اور اس رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح تک نماز پڑھتے رہے اور رات کو مینہ برسا اور مسجد ٹپکی اور میں نے دیکھا مٹی اور پانی کو پھر جب صبح کی نماز پڑھ کر نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک کے بانسے پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور وہ رات اکیسویں تھی اور عشرہ اخیر کی رات تھی۔

۲۷۷۲ :عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ وَكَانَ لِیْ صَدِيْقًا قُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ

۲۷۷۲: ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہم نے آپس میں ذکر کیا شب قدر کا تو میں ابوسعید خدریؓ کے پاس آیا اور وہ میرے دوست تھے اور میں نے ان سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ کھجور کے باغ میں نہیں

خَمِيْصَةٌ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمِ اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطٰى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَ اِنِّيْ نَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ وَّ اِنِّيْ اُرِيْتُ اَنِّيْ اَسْجُدُ فِيْ مَآءٍ وَّطِيْنٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ قَالَ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَآءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ قَالَ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ جَبْهَتِهٖ۔

چلتے تو وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے نکلے اور میں نے کہا کہ آپ نے کچھ سنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ذکر کرتے ہوں شب قدر کا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیچ کے عشرہ میں رمضان کے اور ہم بیسویں کی صبح کو نکلے (یعنی اعتکاف سے) پھر خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور فرمایا کہ مجھے دکھائی دی شب قدر اور میں بھول گیا اسے یا فرمایا بھلا دیا گیا سو تم اس کو اخیر کی دس تاریخوں میں طاق راتوں میں ڈھونڈو اور فرمایا کہ میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھر جس نے اعتکاف کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو وہ پھر جائے یعنی اپنے معتکف میں اور ہم لوگ پھر معتکف میں آ گئے اور ہم آسمان میں کوئی بدلی کا ٹکڑا تک نہیں دیکھتے تھے کہ اتنے میں ابر آیا اور ہم پر مینہ برسا یہاں تک کہ مسجد کی چھت بہنے لگی اور کھجور کی ڈالیوں سے پٹی ہوئی تھی اور نماز صبح کی تکبیر ہوئی اور میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ سجدہ کرتے ہیں پانی اور کیچڑ میں (یعنی جو خواب میں نے دیکھا تھا وہ صحیح ہوا) یہاں تک کہ دیکھا میں نے اثر کیچڑ کا آپ ﷺ کی پیشانی میں۔

٢٧٧٣ :عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا وَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ انْصَرَفَ وَعَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرُ الطِّيْنِ۔

۲۷۷۳: یحییٰ بن ابو کثیر سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یہ ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب لوٹے یعنی صبح کی نماز سے تو آپ ﷺ کی پیشانی اور ناک کی نوک پر کیچڑ کا اثر تھا۔

٢٧٧٤ :عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ اَنْ تُبَانَ لَهٗ قَالَ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ اَمَرَ بِالْبِنَآءِ فَقُوِّضَ ثُمَّ اُبِيْنَتْ لَهٗ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاَمَرَ بِالْبِنَآءِ فَاُعِيْدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهَا كَانَتْ اُبِيْنَتْ لِيْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَاِنِّيْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا

۲۷۷۴: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اعتکاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ کے عشرہ میں رمضان کے ڈھونڈتے تھے آپ ﷺ شب قدر کو قبل اس کے کہ ظاہر ہو شب قدر آپ ﷺ پر پھر جب عشرہ اوسط کی راتیں گزر گئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ خیمہ کھول ڈالیں پھر آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ وہ اخیر عشرہ میں ہے اور حکم کیا آپ ﷺ نے خیمہ کا کہ پھر لگایا گیا پھر آپ نکلے اور فرمایا اے لوگو! مجھے شب قدر معلوم ہوئی تھی اور میں نکلا تھا کہ تم کو خبر دوں پھر دو شخص آپس میں جھگڑتے ہوئے آئے اور ان کے ساتھ شیطان بھی تھا پھر میں بھول گیا تو اس کو تلاش کرو تم عشرہ اخیر

الشَّيْطٰنُ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَ السَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَاسَعِيْدٍ اِنَّكُمْ اَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ اَجَلْ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَاالتَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ اِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَّعِشْرُوْنَ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَاِذَا مَضٰى ثَلَاثٌ وَّ عِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا السَّابِعَةُ فَاِذَا مَضٰى خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا الْخَامِسَةُ وَ قَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقَّانِ يَخْتَصِمَانِ۔

میں رمضان کے اور ڈھونڈو اس کو نویں اور ساتویں اور پانچویں راتوں میں۔ راوی نے کہا کہ میں نے ابوسعید سے کہا کہ تم گنتی زیادہ جانتے ہو ہم لوگوں سے تو انہوں نے کہا کہ ہاں ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں بہ نسبت تمہارے پھر میں نے پوچھا نویں ساتویں پانچویں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جب اکیسویں گزر جائے تو اس کے بعد جو آئے بائیسویں وہی بائیسویں رات مراد ہے نویں سے اور جب تیئسویں گزر جائے تو اس کے بعد جو رات آئے یعنی چوبیسویں وہی ساتویں سے مراد ہے اور جب پچیسویں گزر جائے تو اس کے بعد جو رات آئے یعنی چھبیسویں وہی مراد ہے پانچویں سے اور خلاد نے يَحْتَقَّانِ کی جگہ يَخْتَصِمَانِ کہا۔

٢٧٧٥ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَاَرَانِيْ صُبْحَتَهَا اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَاِنَّ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ يَقُوْلُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

۲۷۷۵: عبداللہ بن انیس رضی اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دکھائی گئی شب قدر پھر میں بھول گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی صبح کو میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اور راوی نے کہا کہ مینہ برسا ہمارے اوپر تیئسویں شب کو اور نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جب پھرے آپ ﷺ نماز پڑھ کر (یعنی صبح کی) تو آپ ﷺ کی پیشانی اور ناک پر اثر پانی اور کیچڑ کا تھا اور عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیئسویں رات کو شب قدر کہا کرتے تھے۔

٢٧٧٦ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ اِلْتَمِسُوْا وَقَالَ وَكِيْعٌ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ۔

۲۷۷۶: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو شب قدر کو عشرہ اخیر میں رمضان کے۔

٢٧٧٧ :عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرَادَ اَنْ لَّايَتَّكِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّهٗ قَدْعَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَايَسْتَثْنِيْ اِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ فَقُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا

۲۷۷۷: زر بن حبیش کہتے تھے کہ میں نے ابی بن کعب سے پوچھا کہ تمہارے بھائی ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو کہتے ہیں جو سال بھر برابر جاگے وہ شب قدر پاوے تو انہوں نے کہا اللہ رحمت کرے ان پر اس کہنے سے ان کی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک ہی رات پر بھروسہ نہ کر رہیں (بلکہ ہمیشہ عبادت میں مشغول رہیں) اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہے اور وہ عشرہ اخیر میں ہے اور وہ ستائیسویں شب ہے پھر وہ اس پر قسم کھاتے تھے اور انشاء اللہ بھی نہ کہتے تھے (یعنی ایسا اپنی قسم پر یقین تھا) اور کہتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے تو میں نے ان سے کہا کہ تم اے ابومنذر کیوں یہ دعویٰ کرتے ہو؟ انہوں نے کہا

الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا۔

کہ ایک نشانی یا علامت کی وجہ سے جس کی خبر دی ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور وہ یہ ہے کہ اس کی صبح کو آفتاب جو نکلتا ہے تو اس میں شعاع نہیں ہوتی (مگر یہ علامت بعد زوال شب کے ظاہر ہوتی ہے)۔

٢٧٧٨ :عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ أُبَيٌّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْبَرُ عِلْمِي هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ حَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبٌ لِّي عَنْهُ۔

٢٧٧٨: زر نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ابیؓ نے کہا شب قدر کے باب میں ہے کہ قسم ہے اللہ کی میں اسے خوب جانتا ہوں۔ شعبہ نے کہا کہ اکثر روایتیں مجھے ایسی پہنچی ہیں کہ وہ وہی رات تھی جس میں حکم فرمایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاگنے کا اور وہ ستائیسویں شب ہے اور شک کیا شعبہ نے اس بیان میں کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جاگنے کا اس شب میں اور کہا کہ یہ عبارت مجھ سے ایک میرے رفیق نے بیان کی عبدہ سے جو ان کے شیخ ہیں۔

٢٧٧٩ :عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ۔

٢٧٧٩: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ذکر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے شب قدر کا تو آپ ﷺ نے فرمایا کون تم میں سے یاد رکھتا ہے شب قدر؟ اس رات میں ہے کہ طلوع کرتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسے ایک ٹکڑا طشت کا۔

تشریح ۞ شب قدر کو شب قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں اقدار رزقوں کے اور انداز عمروں کے ملائکہ کو لکھ دیئے جاتے ہیں جو سال میں ہونے والے ہیں اور فرشتوں کو معلوم ہو جاتا ہے جو اس سال میں ہونے والا ہے اور اجماع ہے معتبر لوگوں کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امت میں اور اس کے محل میں البتہ اختلاف ہے بعض نے کہا کہ وہ ہر سال میں بدلتی رہتی ہے اور اس صورت میں سب حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور جس حدیث میں جو تاریخ مذکور ہے جائز ہے کہ اس سال میں اسی تاریخ میں واقع ہوئی ہو پس روایتوں میں تعارض نہ رہا اور اسی کے مانند ہے قول امام مالکؒ اور ثوری اور احمد اور اسحٰق کا اور ابوثور وغیرہم کا کہ ان سب نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ میں رمضان کے ادلتی بدلتی رہتی ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ سال بھر میں راتوں میں بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کی رو سے بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ وہ ایک شب معین ہے کہ منتقل نہیں ہوتی اور اس میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ وہ سال بھر میں ایک رات ہے اور یہ قول ہے ابن مسعودؓ اور ابوحنیفہؒ اور صاحبین کا اور دوسرا یہ ہے کہ وہ سارے رمضان میں ہے اور یہ قول ابن عمر کا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا اور تیسرا یہ ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ میں ہے اور پانچواں یہ قول ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ کی راتوں کی طاقت راتوں میں ہے اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ جفت راتوں میں ہے مگر یہ حدیث صحیحہ کے خلاف ہے گو حدیث ابوسعید کی اس کی مشعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ تیسویں ہے اور ایک یہ کہ وہ ستائیسویں اور یہ قول ابن عباسؓ کا ہے اور بعض نے سترھویں اور بعض نے اکیسویں اور تیئسویں میں ڈھونڈنے کو کہا ہے اور یہ قول حضرت علی اور ابن مسعودؓ سے مروی ہوا ہے اور بعض نے تیئسویں کہا ہے اور یہ قول ہے اکثر صحابہؓ وغیرہم کا اور ایک قول ضعیف چوبیسویں کا بھی ہے اور یہ بلال اور ابن عباسؓ اور حسنؒ اور قتادہ کی طرف منسوب ہے اور ایک قول ستائیسویں کا ہے

اور یہ قول ایک جماعت صحابہؓ کا ہے اور بعض نے سترہویں کہا ہے اور وہ زید بن ارقم اور ابن مسعود کی طرف منسوب ہے اور بعض نے انیسویں کہا ہے کہ وہ ابن مسعودؓ سے منقول ہے اور حضرت علیؓ سے بھی اور بعض نے کہا اخیر رات رمضان کی ہے قاضی عیاضؒ نے کہا کہ ایک قول شاذ یہ ہے کہ وہ مرفوع ہوگئی اب باقی نہیں ہے اور یہ قول خطاء ہے اور شعاع سے مراد وہ دھاریاں نورانی ہیں جو آفتاب سے دیکھنے والے کی آنکھ میں ممتد نظر آتی ہیں اور وہ آفتاب میں شب قدر کی صبح کو نہیں ہوتیں یہ ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کردی ہے اور قاضی عیاض نے جو کہا ہے کہ رؤیت شب قدر کی حقیقت ممکن نہیں یہ غلط ہے اس لئے کہ رویت اس کی اخبار صالحین سے ثابت ہے جو بکثرت مروی ہیں اور معتبر تر ان سب اقوال میں فقیر کے نزدیک ستائیسویں رات ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک نکتہ بھی اس بارے میں مروی ہے کہ لیلۃ القدر کا لفظ قرآن میں تین جگہ وارد ہوا ہے سورۂ انزلنا میں اور اس میں نو حرف ہیں پھر نو کو تین بار کہو تو ستائیس ہوتے ہیں اور اس میں اشارہ ہے کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس پر قسم کھاتے تھے۔ چنانچہ روایت ان کی اوپر گزر چکی ہے اور اس کی علامت بھی وہ بیان کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

کِتَابُ الْاِعْتِکَافِ

اعتکاف کا بیان

بَابُ اَعْتِکَافِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا

۲۷۸۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ۔

۲۷۸۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشرہ اخیر میں رمضان کے اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

لُغوی تشریح: لغت میں اعتکاف کے معنی حبس اور مکث اور لزوم کے ہیں اور شرع میں مکث مسلم کا مسجد میں بقصد مخصوصہ اور اعتکاف کو جوار بھی کہتے ہیں۔

۲۷۸۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَّقَدْ اَرَانِیْ عَبْدُ اللّٰہِ الْمَکَانَ الَّذِیْ یَعْتَکِفُ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

۲۷۸۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشرہ اخیر رمضان میں اعتکاف فرماتے نافع نے کہا مجھے مسجد میں وہ جگہ دکھائی عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتکاف کرتے تھے۔

۲۷۸۲: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔

۲۷۸۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۷۸۳: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔

۲۷۸۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۷۸۴: عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُہٗ مِنْ بَعْدِہٖ۔

۲۷۸۴: حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اخیر عشرہ میں رمضان کے اعتکاف فرماتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی بی بی صاحبوں نے اعتکاف فرمایا۔

تشریح: اس حدیث سے استحباب اعتکاف کا ثابت ہوا اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور یہ کہ واجب نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عشرہ اخیر میں رمضان کے متاکد ہے اور مذہب امام شافعی اور ان کے اصحاب کا یہ ہے کہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں بلکہ افطار کی حالت میں اعتکاف روا ہے اور ایک ساعت کا بھی ہوسکتا ہے بلکہ ایک لحظہ کا اور ان کے نزدیک ضابطہ اس کا یہ ہے کہ اتنا ٹھہرنا ہو جتنا رکوع میں طمانیت کے لئے ٹھہرنا ہوتا ہے اور

اس سے کچھ زیادہ ہو پس وہ اعتکاف ہے اور ان کا صحیح مذہب یہی ہے اور یہی قول مشہور ہے پس مسجد میں آنے والے کو لازم ہے کہ جب آئے اور نماز کا انتظار ہو نیت اعتکاف کی کرے تا کہ ثواب پائے پس اگر باہر نکلے تو پھر جب داخل ہو دوبارہ نیت کرے اور نیت سے یہ مراد نہیں کہ زبان سے کچھ کہے کہ یہ تو بدعت ہے اور اگر دنیا کی کوئی بات کرے یا کوئی کام کرے مثلاً سیوے پروئے لکھے تو اعتکاف فاسد نہیں ہوتا اور مالکؒ اور ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے اور اعتکاف مفطر کا صحیح نہیں اور ان لوگوں نے ان ہی روایتوں سے استدلال کیا ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعتکاف رمضان میں مذکور ہے اور شافعیؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اول شوال کا اعتکاف مذکور ہے چنانچہ وہ روایت آگے آتی ہے اور اس کو بخاری اور مسلم دونوں نے ذکر کیا ہے اور استدلال کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایام جہالت میں نذر کی تھی اعتکاف کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو اور اس میں روزہ کا ذکر نہیں ہے۔ غرض ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط صحت اعتکاف نہیں مگر مسجد میں ہونا شرط ہے اس لئے کہ اصحاب وازواج مطہرات سب مساجد میں اعتکاف کرتے رہے حالانکہ اس میں حرج اور مشقت ظاہر ہے اور یہی مذہب ہے امام مالکؒ اور شافعی اور احمد اور ابوداؤد اور جمہور کا کہ سوا مسجد کے جائز نہیں اور ابوحنیفہ کا قول ہے کہ عورت نے جو جگہ نماز کی اپنے گھر میں مقرر کر لی ہے اس میں اعتکاف روا ہے اور مرد کو اپنے گھر میں اس جگہ میں روا نہیں اور امام شافعیؒ کا ایک قول قدیم بھی یہی ہے پھر اس میں اختلاف ہے کہ مسجد عام شرط ہے یا جامع کہ جہاں جمعہ ہوتا ہو امام شافعیؒ اور مالکؒ اور جمہور کا یہ قول ہے کہ ہر مسجد میں جائز ہے اور امام احمدؒ کا قول ہے کہ مسجد جامع ضروری ہے کہ جس میں جمعہ ہوتا ہو اور ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ ایسی مسجد ہو کہ سب نمازیں اس میں ہوتی ہوں اور زہری اور دوسرے لوگوں کا قول ہے کہ جس میں جمعہ ہوتا ہو اور حذیفہ بن الیمان صحابیؓ سے مروی ہے کہ تین مسجدوں کے سوا اعتکاف کہیں درست ہی نہیں ایک مدینہ طیبہ کی مسجد نبویؐ دوسری مسجد اقصیٰ۔ تیسری مسجد الحرام مگر یہ قول شاذ ہے اور اجماع ہے اس پر کہ اعتکاف کی زیادت مدت کی کچھ حد نہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ باجماع امت یہ امر ثابت ہے کہ اعتکاف عبادت ہے اور عبادت خاص ہے حق تعالیٰ کے لیے اور جب مسجد عام میں جائز ہونا اس کا مختلف فیہ ہے حالانکہ وہ اللہ کا گھر ہے پھر قبر پر مشائخوں کے تو بدرجہ اولیٰ ناجائز ہوگا اور چونکہ عبادت ہے اس لیے قبور پر تعظیم میت کے لیے محض شرک ہے اگرچہ نام اس کا بدل ڈالیں اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ اعتکاف کو جوار بھی بولتے ہیں تو مجاور کے اور معتکف کے معنی ایک ہوئے اور مجاور قبور البتہ معتکف قبور ہوا اور یہ شرک ہے معاذ اللہ من ذلک اور اس کو عبادت اور موجب قربت سمجھنے والا اجہل خلق اللہ ہے اور ابعد عباد، شرائع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے اور یہ اس زمانہ میں ایسی بلا عام ہے کہ عوام کالانعام کا تو کیا ذکر ہے خاصان آنام بھی اس سے غافل ہیں و ذالك لجهلهم بالشريعة و حقيقة العبادة۔

٢٧٨٥: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهٗ وَاِنَّهٗ اَمَرَ بِخِبَآئِهٖ فَضُرِبَ لَمَّا اَرَادَ الْاِعْتِكَافَ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَاَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخِبَآئِهَا فَضُرِبَ وَاَمَرَ غَيْرُ هَامِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ بِخِبَآئِهَا فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ نَظَرَ

۲۷۸۵: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ارادہ کرتے اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے اور ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اپنا خیمہ لگانے کا یعنی مسجد میں اور وہ لگا دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ اخیر میں ارادہ کیا رمضان کے پھر زینبؓ نے کہا ان کا بھی خیمہ لگا دیا اور بیبیوںؓ نے کہا ان کے بھی خیمے لگا دیئے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا کہ ان لوگوں نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے (اس

فَإِذَاالْاَخْبِيَةُ فَقَالَ آلْبِرَّ يُرِدْنَ فَامَرَ بِخِبَآئِهٖ فَقُوِّضَ وَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ ۔

میں یعنی بوئے ریا پائی جاتی ہے) اور آپ ﷺ نے اپنے خیمہ کو حکم دیا کہ کھول ڈالا جائے اور اعتکاف ترک کیا رمضان میں یہاں تک کہ پھر عشرہ اول میں شوال کے اعتکاف کیا۔

تشریح ❀ اس حدیث سے امام شافعیؒ نے استدلال کیا ہے کہ روزہ اعتکاف میں شرط نہیں۔نووی نے لفظ یُرِدْنَ کو تُرِدْنَ لکھا ہے جس کے معنی مخاطب کے ہوں گے۔آپ ﷺ نے اپنے خیمہ کو اٹھانے کا حکم دیا۔

۲۷۸۶:عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ اِسْحَاقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ اَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْاَخْبِيَةَ لِلْاِعْتِكَافِ۔

۲۷۸۶: یحییٰ نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے وہی حدیث جو اوپر گزری اور ابن عیینہ اور عمرو بن حارث اور ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور زینب رضی اللہ عنہ کے لگائے گئے تھے۔

تشریح ❀ اس اہتمام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال کیا کہ اس میں شمول نفسانیت کا ہو گیا اور حقانیت نہ رہی بلکہ ایک کے دیکھا دیکھی دوسری کرنے لگی۔اس لئے آپ ﷺ نے اپنا اعتکاف بھی موقوف کیا اور ماہ شوال میں اس کا عوض پورا کیا۔

بَابُ الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ

باب: رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ عبادت کرنی چاہیے

۲۷۸۷:عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَاقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَادَخَلَ الْعَشْرَ اَحْيَى اللَّيْلَ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ ۔

۲۷۸۷: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جہاں عشرہ اخیر رمضان آیا اور آپ ﷺ نے رات بھر جاگنا اور اپنے گھر والوں کو جگانا اور نہایت کوشش کرنا عبادت میں اور کمر ہمت باندھنا شروع کیا۔

تشریح ❀ یعنی اور معمولی عبادتوں سے زیادہ کوشش فرمانے لگے اور ساری رات جاگنے لگے۔اس حدیث سے زیادتی عبادات عشرہ اخیرہ میں ثابت ہوئی اور ساری رات جاگنے کی جو کراہت مذکور ہے مراد اس سے دوام جاگنے کا ہے نہ خاص اس عشرہ میں۔

۲۷۸۸:عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ ۔

۲۷۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اتنی کوشش کرتے عبادت میں۔ جو اور دنوں میں نہ کرتے۔

بَابُ صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

باب: عشرۂ ذی الحجہ کے روزوں کا بیان

۲۷۸۹:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۲۷۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے تو رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ ۔ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی عشرہ ذی الحجہ میں روزے سے نہیں دیکھا۔

۲۷۹۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ ۔

۲۷۹۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی عشرہ میں روزہ نہیں رکھا۔

تشریح ۞ عشرہ سے یہاں نو دن ذی الحجہ کے مراد ہیں اور علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ان دنوں کے روزوں کی کراہت معلوم ہوتی ہے حالانکہ وہ مکروہ نہیں ہیں بلکہ مستحب ہیں چنانچہ نویں تاریخ اس کی عرفہ ہے اور اس کے روزے کی فضیلت میں احادیث اوپر گزر چکی ہیں اور بخاری شریف میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جیسے اعمال صالحہ عشرہ اول میں ذی الحجہ کے افضل ہیں ایسے اور ایام میں نہیں غرض یہ جو فرمودہ ہے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ اس عشرہ میں آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا اس کی تاویل ضروری ہے کہ شاید کسی عارضے یا مرض کی وجہ سے نہیں رکھا یا بطریق وجوب کے نہیں رکھا یا رکھا ہو مگر آپ کو خبر نہیں ہوئی اور اس تاویل پر ایک روایت بھی دلالت کرتی ہے ہلیدہ بن خالد کی کہ وہ اپنی عورت سے اور بعض ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے نویں ذی الحجہ کو اور عاشورہ کے دن کو اور تین دن میں ہر ماہ کے آخر حدیث تک اور روایت کی یہ ابوداؤد نے اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں اور احمد اور نسائی میں یہ مضمون مروی ہوا ہے۔

كِتَابُ الْحَجِّ

حج کے مسائل

لغوی تشریح ۞ حج بفتح ماء مصدر ہے اور فتحہ اور کسرہ دونوں سے اسم ہے اور اصل لغت میں بمعنی قصد ہے اور عمل پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے اور عمرہ کے اصل معنی زیارت ہیں اور حج فرض عین ہے اور ہر مکلّف و مسلم پر جو طاقت رکھتا ہو اس طرف کے زاد اور راحلہ کی اور عمرہ کے وجوب میں علماء کا اختلاف ہے۔ اصح یہ ہے کہ حج و عمرہ انسان کی عمر میں ایک ہی بار واجب ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی نذر کرے۔ پس امام شافعی اور ابو یوسف اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وجوب اس کا مع التراخی ہے مگر جب ایسی حالت پر پہنچ جائے کہ گمان اس کے فوت ہو جائے اگر تاخیر کرے تو اس وقت علی الفور واجب ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور دوسرے فقہاء کا مذہب ہے کہ علی الفور واجب ہوتا ہے۔

بَابُ: مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ لُبْسُهُ وَمَالَا يُبَاحُ

باب: محرم کو حالت احرام میں کون سا لباس پہننا چاہیے؟

۲۷۹۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَّا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ۔

۲۷۹۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے کپڑوں کی قسم سے؟ تو آپؐ نے فرمایا کرتے نہ پہنو، نہ عمامے باندھو، نہ پاجامے پہنو، نہ باران کوٹ اوڑھو، نہ موزے پہنو، مگر جو چپل نہ پائے وہ موزہ پہنے مگر ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ پہنو وہ کپڑے جو زعفران لگی ہو یا ورس میں رنگا ہوا ہو۔

تشریح ۞ اجماع ہے تمام علماء کا کہ ان کپڑوں میں سے کوئی حالت احرام میں پہننا روا نہیں بلکہ حرام ہے اور غرض یہ ہے کہ جو کپڑا ایسا ہو اور سارے بدن کا یا ایک عضو کا جیسے موزہ اور بنیان اور دستانہ یا عمامہ وغیرہ میں اس کو منع فرمایا اور باران کوٹ میں شامل ہو گیا اور وہ کپڑا جو سر کو ڈھانپے جیسے پگڑی وغیرہ یا ٹوپی یا پٹی اور خفاف میں یعنی موزوں میں آ گیا وہ کپڑا جو پیروں کو ڈھانپے جیسے پائتابہ یہاں تک کہ سر میں پٹی باندھنا بھی حرام ہے اور اگر ضرورت ہے مثلاً زخم ہے یا درد سر ہے باندھ لے اور فدیہ دیوے اور یہ سب حکم مردوں کے واسطے ہے بخلاف عورتوں کے کہ ان کو سیا کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا مباح ہے سوا منہ کے کہ اس کا ڈھانپنا حرام ہے، خواہ کسی ڈھانپنے والی چیز سے ہو اور ہاتھوں کے ڈھانپنے میں دستانوں سے اختلاف ہے اور امام شافعیؒ کے بھی اس میں دو قول ہیں۔ اصح یہ ہے کہ حرام ہے اور ورس اور زعفران کو جو منع فرمایا تو اس میں سب خوشبوئیں داخل ہو گئیں اور ورس ایک گھاس ہے خوشبودار یمن میں ہوتی ہے غرض خوشبوئیں سب قسم کی عورت مرد دونوں کو منع ہیں اور مراد اس سے وہ چیزیں جو خاص خوشبو کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ باقی رہے فواکہ اور میوے جیسے ترنج و سیب اور پھول اور شگوفہ ہیں ان کا استعمال حرام نہیں، اس لیے کہ ان سے خوشبو ہی مقصود نہیں ہوتی اور حکمت ان چیزوں سے منع کرنے میں یہ ہے کہ ترفہ اور امارت اور انانیت اور ترک اور تکلف کی بو جاتی رہے اور خشوع اور خضوع اور تذلل اور عجز و نیاز و عبدیت کی خو آ جائے اور یہ امر معین ہو مراقبہ اور مشاہدہ پر اور بچاوے منکرات و محظورات سے اور مذکر ہو موت کا اور کفن پوشی کا اور بعث و قیامت کا کہ اس دن لوگ ننگے سر اور پیر اور ننگے بدن ہوں گے اور اس روایت میں مذکور ہوا کہ جو نعلین نہ پائے وہ موزہ پہن لے اور کاٹ لے اور

ابن عباس کی روایت جو آگے آتی ہے اس میں کاٹنے کا ذکر نہیں اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے کہ نعلین نہ پاوے تو موزہ ویسا ہی پہننا جائز ہے کاٹنا ضروری نہیں اس لیے کہ اس میں اضاعت مال کی ہے اور انہوں نے کہا کہ حدیث ابن عمر کی جس میں کاٹنے کا حکم ہے منسوخ ہے ابن عباس اور جابرؓ کی روایت ہے کہ ان میں کاٹنے کا حکم نہیں اور امام مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کا اور جماہیر علماء کا قول ہے کہ پہننا موزے کا بغیر کاٹے درست نہیں اور حدیث ابن عباسؓ اور جابرؓ کی مطلق ہے اور حدیث ابن عمرؓ کی مقید ہے اور حمل مطلق کا مقید پر ضروری ہے اور زیادت ثقہ کی مقبول ہے اور اضاعت مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو اور جب حکم شارع ہوا تو اب ادا اس کا واجب ہوا پھر یہ بھی مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ جو موزے پہنے اور نعلین نہ پائے اس پر فدیہ ہے یا نہیں۔ سو امام مالکؒ اور شافعیؒ کا قول ہے کہ اس پر کچھ واجب نہیں۔ اگر واجب ہوتا تو آنحضرت ﷺ فرما دیتے اور ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے کہا ہے کہ اس پر فدیہ ہے جیسے بضرورت سر منڈانے میں فدیہ ہے اور ورس زعفران میں سب خوشبوئیں آ گئیں کہ باجماع امت حرام ہیں اس لیے کہ خوشبو جماع کی رغبت دلانے والی ہے کہ اس کے حرام ہونے میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں غرض محرمات احرام سات ہیں۔ لباس سلا ہوا جس کی تفصیل گزر گئی اور خوشبو اور بالوں اور ناخون کا دور کرنا اور سر میں اور ڈاڑھی میں تیل لگانا اور عقد نکاح اور جماع اور ہر طرح کا استمتاع اور منی نکالنا کسی طرح سے ہو اور ساتویں تلف کرنا شکار کا۔

۲۷۹۲: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ مَايَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَّلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّايَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ۔

۲۷۹۲: سالم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ محرم کیا پہنے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کرتا اور عمامہ اور باران کوٹ اور پاجامہ نہ پہنے نہ وہ کپڑا جس میں ورس اور زعفران لگی ہو نہ موزے اور اگر نعلین نہ ہو تو موزے پہنے اور اس کو ٹخنوں تک کاٹ دے (کہ جوتی کی طرح ہو جائے)۔

تشریح ۞ سائل نے پوچھا تھا کہ کیا پہنے آپ نے فرمایا یہ نہ پہنے اس کے سوا جو چاہے پہنے اس میں امت کو آسانی ہے اور دائرہ اباحت کا وسیع رہتا ہے۔

۲۷۹۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا بِزَ عْفَرَانٍ اَوْوَرْسٍ وَّقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ۔

۲۷۹۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا محرم کو کہ زعفران اور ورس کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا کہ جو نعلین نہ پائے وہ موزے پہن لے ٹخنوں سے نیچے سے کاٹ کر۔

۲۷۹۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ السَّرَاوِيْلُ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْاِزَارَ وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِى الْمُحْرِمَ ۔

۲۷۹۴: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دیتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا پاجامہ اس کے لئے ہے جو تہبند نہ پائے اور موزہ اس کے لئے جو نعلین نہ پائے یعنی محرم ہو۔

تشریح ۞ یہی روایت سند ہے امام احمدؒ کی موزہ بے کاٹے پہن لے۔

۲۷۹۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِنَّهٗ

۲۷۹۵: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ۔

۲۷۹۶: عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهُ۔

۲۷۹۶: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں خطبہ دے رہے تھے۔

۲۷۹۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ۔

۲۷۹۷: جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نعلین نہ پاوے موزے پہنے اور جو ازار یعنی تہبند نہ پاوے وہ سراویل یعنی پاجامہ پہنے۔

۲۷۹۸: عَنْ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّ عَلَيْهَا خَلُوْقٌ اَوْقَالَ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَاْمُرُنِي اَنْ اَصْنَعَ فِيْ عُمْرَتِيْ قَالَ وَاُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَّ كَانَ يَعْلٰى يَقُوْلُ وَدِدْتُّ اَنِّيْ اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ لَهٗ غَطِيْطٌ قَالَ وَاَحْسَبُهٗ كَغَطِيْطِ الْبَكْرِ قَالَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اغْسِلْ عَنْكَ اَثَرَ الصُّفْرَةِ اَوْقَالَ اَثَرَ الْخَلُوْقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَااَنْتَ صَانِعٌ فِيْ حَجِّكَ ۔

۲۷۹۸: یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں تھے اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس پر کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی یا کہا کہ کچھ اثر زردی کا تھا اور اس نے عرض کیا کہ آپ ﷺ مجھے عمرے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ اور اتنے میں آپ ﷺ پر وحی اترنے لگی اور آپ ﷺ نے کپڑا اوڑھ لیا اور یعلی کہتے تھے کہ مجھے آرزو تھی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھو جس وقت آپ ﷺ پر وحی اترتی ہو پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ دیکھوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ ﷺ پر وحی اترتی ہو ﷺ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کپڑے کا کونہ اٹھا دیا اور میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہانپتے اور خراٹے لیتے تھے راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا جیسے جوان اونٹ ہانپتا ہو پھر جب آپ سے وحی تمام ہو چکی تو فرمایا کہ کہاں ہے وہ سائل عمرہ کا اور فرمایا دھوڈالو اثر زردی کا اپنے کپڑے وغیرہ سے یا فرمایا اثر خوشبو وغیرہ کا اور اتار ڈالو اپنا کرتہ اور عمرہ میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوشبو محرم کو حرام ہے خواہ حالت احرام میں لگائے یا پہلے کی لگی ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کپڑا محرم کو منع ہے اور یہ بھی کہ اگر کوئی خوشبو بھولے سے یا چوک سے لگالے تو جلد اس کا چھڑانا چاہئے اور جس کے بھول چوک سے خوشبو لگ جائے اس پر کچھ کفارہ نہیں ہے اور یہ مذہب ہے شافعی کا اور یہی قول ہے عطاء اور ثوری اور اسحاق اور داؤد کا اور امام مالک اور ابوحنیفہ اور مزنی اور احمد کی ایک روایت صحیح میں ہے کہ فدیہ اس پر واجب ہے اور صحیح قول مالک کا یہ ہے کہ فدیہ جب واجب ہوتا ہے بھولنے والے پر یا انجان کر خوشبو لگانے والے پر کہ جب بہت دیر تک لگی رہے۔

۲۷۹۹: عَنْ يَعْلٰى قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَّهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَاَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ مُقَطَّعَاتٌ يَعْنِي جُبَّةً وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هٰذَا وَاَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاكُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ اَنْزِعُ عَنِّيْ هٰذِهِ الثِّيَابَ وَاَغْسِلُ عَنِّيْ هٰذَا الْخَلُوْقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعاً فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ۔

۲۷۹۹: یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ میں تھے اور یعلی کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا اور وہ سائل جو آیا تھا کرتا پہنے ہوئے تھا اور اس میں خوشبو لگی ہوئی تھی اور اس نے عرض کیا کہ میں نے احرام باندھا ہے۔عمرہ کا اور اس پر بھی میں خوشبو لگائے ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم حج میں کیا کرتے ہو تو اس نے کہا کہ میں یہ کپڑے اتار ڈالتا ہوں اور یہ خوشبو دھو ڈالتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرہ میں کرو۔

تشریح: معلوم ہوا کہ وہ شخص حج کے ارکان سے واقف تھا تو اس کو اتنا ہی فرما دینا کافی ہوا۔

۲۸۰۰: عَنْ يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيْتَنِيْ اَرٰى نَبِيَّ اللّٰهِ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ عَلَيْهِ مَعَهٗ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَاتَضَمَّخَ بِطِيْبٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِيَدِهٖ اِلٰى يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ تَعَالَ فَجَاءَ يَعْلٰى فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ سَاَلَنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيْءَ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ

۲۸۰۰: یعلیٰؓ ہمیشہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کرتے تھے کہ کبھی میں دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر وحی اترتی ہے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ایک کپڑے کا سایہ کیا گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چند صحابہ تھے کہ ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے کہ ایک شخص آیا ایک کرتا پہنے ہوئے کہ اس میں خوشبو لگی ہوئی تھی اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم کیا ہے؟ اس کے لئے جو احرام باندھے عمرہ کا ایک کرتے میں کہ اس میں خوشبو لگی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف نظر کی تھوڑی دیر اور چپ ہو رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی آئی اور اشارہ کیا حضرت عمرؓ نے اپنے ہاتھ سے یعلیٰؓ کو کہ آؤ اور یعلی آئے اور اپنا سر اندر کپڑے کے ڈالا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا ہے اور آپ لمبے لمبے سانس لے رہے ہیں پھر وہ کیفیت کھل گئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہاں ہے وہ سائل جو مجھ سے عمرہ کا حکم ابھی پوچھتا تھا پھر وہ ڈھونڈا گیا اور اس کو لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

فَانْزِعْهَاثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَاتَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ ۔

خوشبوتو دھوڈالو تین بار (کہ اثر نہ رہے) اور جبہ اتار دے اور باقی وہی کر اپنے عمرہ میں جو حج میں کرتا ہے۔

۲۸۰۱:عَنْ يَّعْلٰى اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَبِا لْجِعِرَّ انَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِرٌ لِحْيَتُهُ وَرَاْسَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَّاَنَاكَمَا تَرٰى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ واغْتَسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ ۔

۲۸۰۱: یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ میں تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے اہلال کیا تھا ساتھ عمرہ کے اور اس کی ڈاڑھی اور سر میں زردی لگی تھی یعنی خوشبو کی اور اس پر ایک کرتا تھا پھر اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے احرام باندھا ہے عمرہ کا اور میں اس حال میں ہوں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے دیکھتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی حکم دیا جو پہلے مذکور ہوا۔

۲۸۰۲:عَنْ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا اَثَرٌ مِنْ خَلُوْقٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ اَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهٗ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ يُظِلُّهٗ فَقُلْتُ لِعُمَرَ اِنِّیْ اُحِبُّ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ اَنْ اُدْخِلَ رَاْسِی مَعَهٗ فِي الثَّوْبِ فَلَمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ خَمَّرَهٗ عُمَرُ بِالثَّوْبِ فَجِئْتُهٗ فَاَدْخَلْتُ رَاْسِي مَعَهٗ فِي الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ فَقَامَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ اَثَرَ الْخَلُوْقِ الَّذِیْ بِكَ وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ۔

۲۸۰۲: اس حدیث کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اوپر کی احادیث میں ہے۔

بَابُ مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ

باب: میقات حج کا بیان

۲۸۰۳:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَاالْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ

۲۸۰۳: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میقات مقرر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مدینہ کیلئے ذوالحلیفہ اور اہل شام کیلئے جحفہ اور اہل نجد کیلئے قرن اور اہل یمن کے لئے یلملم اور یہ سب میقاتیں ان

وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ وَكَذَا فَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا ۔

لوگوں کیلئے بھی ہیں جو ان ملکوں میں رہتے ہیں اور ان کے لئے بھی ہیں جو اور ملکوں سے وہاں آویں جو حج کا ارادہ رکھتے ہوں یا عمرہ کا پھر جو ان میقاتوں کے اندر رہنے والے ہوں یعنی مکہ سے قریب تو وہ وہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ سے اہلال پکاریں۔

تشریح ذوالحلیفہ جو مدینہ والوں کی میقات ہے مکہ سے بہ نسبت اور میقاتوں کے بہت دور ہے اور یہ میقاتیں حد حرم ہیں کہ ان کے اندر شکار کرنا، درختوں کے پتے توڑنا وغیرہ امور منع ہیں اور ذوالحلیفہ مکہ سے نو دس منزل ہے اور مدینہ سے چھ میل پر واقع ہے اور جحفہ اہل شام اور اہل مصر دونوں کی میقات ہے اور اس کو مہیعہ بھی کہتے ہیں اور وہ مکہ سے تین منزل ہے اور یلملم ایک پہاڑ ہے تہامہ کے پہاڑوں سے اور اہل ہند کا میقات وہی ہے کہ جہاز میں احرام باندھ لیتے ہیں جب اس کے مقابل پہنچتے ہیں اور اہل نجد کا میقات قرن منازل ہے اور وہ مکہ سے دو منزل ہے اور یہ سب میقاتوں سے نزدیک ہے مکہ کی طرف اور ذات عرق میقات ہے اہل عراق کی اور وہ آگے آئے گی اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر فرمائی ہے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے مقرر ہوئی ہے اور امام شافعیؒ نے ام میں جو ان کی کتاب ہے تصریح کی ہے توقیت عمرؓ کی اور بخاری میں بھی اسی کی تصریح ہے اور جنہوں نے توقیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زعم کیا ان کی دلیل روایت جابرؓ ہے مگر اس کے مرفوع ہونے میں کلام ہے اور دار قطنی نے اس کی تضعیف بھی کی ہے، اس لئے کہ عراق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں فتح نہیں ہوا تھا مگر یہ تعلیل دار قطنی کی معقول نہیں، اس لئے کہ شام بھی آپ کے وقت میں فتح نہیں ہوا تھا اور اجماع ہے علماء کا کہ یہ مواقیت شرعی ہیں اور امام مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور کا قول ہے کہ اگر کوئی ان سے آگے بڑھ گیا اور آگے بڑھ کر احرام باندھا تو گنہگار ہوا اور اس پر دم لازم آیا اور حج اس کا صحیح ہو گیا اور عطاء اور نخعی کا قول ہے کہ اس پر کچھ واجب نہیں اور سعید بن جبیر نے کہا اس کا حج صحیح نہیں ہوتا اور غرض مواقیت کے مقرر کرنے سے یہی ہے جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اس کو مواقیت سے آگے بڑھنا حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر بڑھا تو دم لازم آئے گا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر پھر میقات تک لوٹ آئے قبل منسک حج بجالانے کے تو اس سے دم ساقط ہو جاتا ہے اور جو حج اور عمرہ کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس پر احرام واجب نہیں دخول مکہ کیلئے صحیح قول شافعیہ کا یہی ہے خواہ وہ ایسی حاجت کیلئے جائے جو مکرر رہوتی ہے جیسے لکڑیاں لے جانا یا گھاس لانا یا ایسی ہو جو مکرر نہ ہو جیسے اور تجارتیں ہیں اور جو میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کر گیا اور ارادہ مکہ جانے کا نہ رکھتا تھا پھر اس کے دل میں آیا کہ احرام باندھ لے تو وہیں سے احرام باندھ لے جہاں پہنچا ہے پھر اگر وہاں احرام نہ باندھا اور آگے بڑھ گیا تو آثم ہوا اور اس پر دم لازم آیا اور اگر وہیں سے احرام باندھا جہاں سے دخول مکہ کا ارادہ کیا تھا تو اس پر دم نہیں ہے اور اس کو میقات تک لوٹنا بھی ضروری نہیں یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا اور احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ اس کو ضروری ہے کہ میقات تک لوٹ کر جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے۔

٢٨٠٤: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَالْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِكُلِّ آتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

۲۸۰۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذَلِكَ فَمَنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

۲۸۰۵:عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِىْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

۲۸۰۵:عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تین میقاتوں کا بیان ویسا ہی کیا اور کہا کہ مجھے پہنچا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل یمن یلملم سے اہلال کریں۔

۲۸۰٦:عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُوالْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِىَ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلُ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَزَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔

۲۸۰٦:عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ اور شام اور نجد والوں کی میقات ویسی ہی روایت کی اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ لوگوں نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا میقات اہل یمن کی یلملم ہے مگر میں نے خود ان سے نہیں سنا۔

۲۸۰۷:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّهِلُّوْا مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلَ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَوَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ ۔

۲۸۰۷:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذی الحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں اور کہا عبداللہؓ نے کہ مجھے خبر لگی کہ یمن والے یلملم سے۔

۲۸۰۸ : عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَسْأَلُ عَنْ الْمُهَلِ فَقَالَ سَمِيْتُهٗ ثُمَّ انْتَهَى فَقَالَ اُرَاهُ يَعْنِى النَّبِىَّ ﷺ۔

۲۸۰۸:حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اس سے سوال کیا گیا احرام باندھنے والے کے بارے میں تو آپ نے کہا میں نے اس سے سنا۔ پھر راوی ابوزبیر خاموش ہو گئے اور کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ اس نے نبی ﷺ سے سنا تھا۔

۲۸۰۹:عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُحِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذُكِرَ لِىْ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

۲۸۰۹:سالم نے اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذوالحلیفہ سے اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے اہلال کریں اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہلال کریں یمن والے یلملم سے۔

۲۸۱۰ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يُسْئَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ اَحْسَبُهٗ رَفَعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَّ مُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ۔

۲۸۱۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہی مواقیت مرفوعاً بیان کئے اور مدینہ کی ایک میقات ذوالحلیفہ کہی۔ دوسری راہ سے جحفہ کہی باقی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتِهَا

باب: لبیک کا بیان

۲۸۱۱ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَقَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَزِيْدُ فِيْهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَ الْخَيْرُ بِيَدِكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ ۔

۲۸۱۱: عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ لبیک پکارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا یہ تھا: لَبَّيْكَ سے لاشریک لک تک یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں، یا اللہ حاضر ہوں میں، تیری خدمت میں، حاضر ہوں میں، کوئی شریک نہیں تیرا، حاضر ہوں میں، بیشک سب تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں اور عبداللہ بن عمرؓ ان میں یہ کلمات زیادہ پڑھتے تھے لبیک سے آخر تک یعنی میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور حاضر ہوں تیری خدمت میں اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی دونوں ہاتھوں میں ہے حاضر ہوں میں تیرے آگے اور رغبت کرتا ہوں میں تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لئے ہے۔

۲۸۱۲ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَااسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ فَقَالَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ قَالُوْا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ هٰذِهٖ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَزِيْدُ مَعَ هٰذَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ والرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ ۔

۲۸۱۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سوار ہوئے اونٹنی پر اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک سیدھی کھڑی ہوگئی تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکار دی پھر وہی لبیک ذکر کی جو اوپر ہو چکی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ یہ لبیک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس میں وہی الفاظ بڑھاتے تھے جو اوپر ہو چکے مگر اس میں لبیک کا لفظ ابتدا میں دوبار تھا اور اس میں تین بار ہے۔

تشریح: اس صیغہ تلبیہ سے صاف معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کے ہاتھ ہیں اور اس کے تثنیہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہونا قدرت کا باطل ہے اور جن لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ تثنیہ اس کا تاکید کے لئے ہے یہ قول ان کا جمیع اہل لغت اور تمام اہل ادب کے خلاف ہے اس لئے کہ تاکید کیلئے لفظ کو مکرر لاتے ہیں یا حروف تاکید بڑھاتے ہیں نہ یہ کہ واحد کو تثنیہ کر دیں غرض ان صفات میں جیسے ہاتھ اور قدم اور ساق اور جہت ہے محدثینؒ اور صحابہؓ اور تابعینؒ اور اسلاف صالحین سب کا مذہب یہی ہے کہ ان پر ایمان لانا اور ان کو ظاہر معنی پر محمول کرنا اور نفی کرنا ان سے تشبیہ و تمثیل کے اور نہ جانا تاویل و تعطیل کی طرف۔

۲۸۱۳: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ۔

۲۸۱۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۸۱٤: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُهِلُّ بِاِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

۲۸۱۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ لبیک پکارتے تھے تلبید کئے ہوئے سر میں اور کہتے تھے لبیک سے آخر تک اور عبداللہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھیں پھر جب ان کی اونٹنی ان کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی مسجد ذوالحلیفہ کے پاس تو انہی کلمات سے آپ ﷺ نے لبیک پکاری اور عبداللہؓ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات لبیک پکارتے تھے اور اس کے بعد یہ کلمات زیادہ کرتے تھے لبیک سے آخر تک اور معنی ان سب کے اوپر گزر گئے۔

رسول اللہ ﷺ کے حج کی کیفیت

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ حج کا کیا تو مدینہ میں ظہر کے بعد خطبہ پڑھا اور احکام حج تعلیم کئے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ دن ہفتہ کا تھا اور ابن حزم نے کہا ہے کہ پنجشنبہ تھا اور اس میں ایک بحث طویل ہے کہ ذکر کی ہے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں پھر آپ نے کنگھی کی اور تیل ڈالا اور تہبند پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر اور عصر کے بیچ میں مدینہ سے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ میں اتر کر عصر کی دو رکعت پڑھیں اور شب کو وہاں رہے اور مغرب اور عشاء اور صبح اور ظہر غرض پانچ نمازیں وہاں ادا کیں اور سب بیبیاںؓ آپ کے ساتھ تھیں اور اس رات آپ ﷺ نے سب سے صحبت کی اور آخر میں ایک غسل جنابت کیا اور جب ارادہ احرام کا کیا تو دوسرا غسل کیا اور ابن حزم نے اس کو ذکر نہیں کیا اور لوگوں سے بھی

سہواً ترک ہوا اور خطمی سے آپ ﷺ نے سر دھویا اور پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی ذریرہ اور وہ ایک خوشبو ہوتی ہے جس میں مشک ہوتا ہے یہاں تک کہ چمک مشک کی آپ ﷺ کی مانگ میں نظر آتی تھی اور ڈاڑھی میں اور اس کو آپ ﷺ نے رہنے دیا اور دھویا نہیں پھر آپ ﷺ نے ازار پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر دو رکعت ادا کی اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی اپنے مصلیٰ ہی پر اور یہیں سے لبیک شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ ﷺ پکارتے تھے، اس لئے جس نے جہاں سے سنا وہیں سے روایت کی مگر ابتدا یہیں سے ہے اور دو رکعت احرام کی آپ ﷺ سے منقول نہیں سوائے ظہر کی دو رکعت کے اور احرام سے پہلے اپنے بدنہ کے گلے میں ہار ڈال دیا اور داہنی طرف سے کوہان چیر دیا جسے اشعار کہتے ہیں اور خون اس سے بہہ چلا اور احرام آپ کا قرآن کا تھا اور یہی صحیح ہے چنانچہ بیس سے اوپر روایتیں اس پر بصراحت دلالت کرتی ہیں۔ (کذا فی زاد المعاد)

۲۸۱۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُوْلُوْنَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَلَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَاوَ هُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ۔

۲۸۱۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مشرکین مکہ کہتے تھے لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خرابی ہو تمہاری یہیں تک رہنے دو (یعنی آگے نہ کہو) اور وہ اس کے آگے کہتے تھے کہ مگر ایک شریک ہے تیرا کہ یا اللہ تو اس کا مالک ہے اور وہ کسی شے کا مالک نہیں غرض یہی کہتے جاتے تھے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جاتے تھے۔

تشریح ❁ غرض اس سے معلوم ہوا کہ مشرکین مکہ بھی اپنے شریکوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا مالک جانتے تھے اور ان کو کسی شے کا مالک نہ جانتے تھے تاہم ان کو پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مشرک کرنے کو اور ابداً آباد دوزخ میں جھونکنے کو کافی تھا۔ پس معلوم ہوا کہ جو اپنا حمایتی اور وکیل اور سفارشی سمجھ کر بھی کسی کی عبادت کرے اور اس کو دور دور سے پکارے تو وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے گو اس کو اللہ کے برابر نہ جانے اور اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک لاشریک لک پر فرماتے تھے کہ یہیں تک رہنے دو اور شریک نہ ٹھہراؤ مگر وہ ملاعنین کب سنتے تھے اور ان حدیثوں سے مشروعیت لبیک کی ثابت ہوئی اور وہ حج اور عمرہ کے لئے ایسا ہے جیسے تکبیر اولیٰ نماز کے لئے اور اس کے وجوب میں اختلاف ہے امام شافعیؒ وغیرہ کا قول ہے کہ یہ سنت ہے اور صحت حج کی شرط نہیں اور اگر اس کو ترک کیا تو حج صحیح ہے اور اس پر دم واجب نہیں مگر فضیلت ترک ہوگئی اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ واجب ہے اور اگر کوئی چھوڑ دے تو دم واجب ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شرط ہے صحت احرام کی اور حج اور احرام بے اس کے صحیح نہیں ہوتا اور امام مالک نے کہا کہ واجب تو نہیں مگر اسکے تارک پر دم لازم آتا ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بہر حال بلند آواز سے لبیک پکارنا مستحب ہے اور مستحب ہے کہ جب پکارے تین بار پکارے اور بیچ میں کچھ کلام نہ کرے اور عورت کو بلند آواز کرنا ضروری نہیں اور تغیر احوال کے وقت لبیک کہنا ضروری ہے جیسے صبح و شام اٹھنا بیٹھنا لیٹنا سوار ہونا اترنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کرتا رہے جب تک کہ یوم النحر یعنی دسویں تاریخ میں رمی جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پکارے جن لوگوں کے نزدیک حلق بھی نسک میں داخل ہے اور عمرہ میں جب تک طواف شروع نہیں کیا اور ہر حالت میں عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ حائض ہو یا جنب یا محدث۔

بَابُ اَمْرِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْاِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ

باب: اہل مدینہ ذوالحلیفہ

مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ — کی مسجد سے احرام باندھیں

٢٨١٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْهَا مَآ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَالْحُلَيْفَةِ۔

۲۸۱۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے کہ یہ بیداء تمہارا وہی مقام ہے جہاں جھوٹ باندھتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک نہیں پکاری مگر مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک سے۔

تشریح: بیداء ایک ٹیلہ ہے ذی الحلیفہ کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ میں اور بیداء اس کو کہتے ہیں جس میں کچھ اثر بیابانیت کا ہو اور ہر ریگستانی زمین کو بیداء کہتے ہیں مگر یہاں وہی مقام خاص مراد ہے غرض عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام یہاں سے باندھا حالانکہ آپ ﷺ نے لبیک مسجد کے پاس سے پکاری بلکہ اپنے مصلے میں سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔

٢٨١٧: عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذَاقِيْلَ لَهُ الْاِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَآءِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِيْنَ قَامَ بِهٖ بَعِيْرُهٗ۔

۲۸۱۷: سالم نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کہا جاتا کہ احرام بیداء سے ہے تو وہ فرماتے کہ وہی بیداء جس پر تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ ﷺ نے تو لبیک پکاری ہے اس درخت کے پاس جہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونٹ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر سیدھا کھڑا ہوا ہے۔

بَابُ الْاِهْلَالِ مِنْ حَيْثُ تَنْبَعِثُ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ

باب: جب اونٹ مکہ کی طرف متوجہ ہو کر اٹھے اس وقت احرام باندھنے کا بیان

٢٨١٨: عَنْ عُبَيْدِبْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًالَّمْ اَرَاَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَاابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَ اَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَمَّا الْاَرْ كَانُ فَاِنِّيْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ

۲۸۱۸: عبید بن جریج نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن میں نے تم کو چار باتیں کرتے دیکھا ہے کہ تمہارے اور یاروں میں سے کسی کو کرتے نہیں دیکھا عبداللہؓ نے فرمایا کہ وہ کیا ہیں اے بیٹے جریج کے! انہوں نے کہا اول تو میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم کعبہ کے کونوں میں سے طواف کے وقت ہاتھ نہیں لگاتے ہو مگر دو کونوں میں جو یمن کی طرف ہیں دوسرے تم نعال سبتی پہنتے ہو تیسرے ڈاڑھی رنگتے ہو زردی سے (یعنی زعفران و ورس وغیرہ سے) چوتھے جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھ کر لبیک پکارتے ہیں اور تم یوم الترویہ یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی لبیک پکارتے ہو پس عبداللہؓ نے جواب دیا کہ سنو ارکان کو تو میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوتے ہوں سوا ان کے جو یمن کی طرف ہیں اور نعال سبتی تو میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ ایسی نعل پہنتے

فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْهَا شَعْرٌ وَّیَتَوَضَّاُ فِیْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْبُغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا وَ اَمَّا الْاِهْلَالُ فَاِنِّیْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُهِلُّ حَتّٰی تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ ۔

تھے جس میں بال نہ ہوں اور اسی میں وضو کرتے تھے (یعنی وضو کر کے گیلے پیر میں اسی کو پہن لیتے تھے) سو میں بھی دوست رکھتا ہوں کہ اسی کو پہنوں رہی زردی تو میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اس سے رنگتے تھے (یعنی بالوں کو یا کپڑوں کو) تو میں دوست رکھتا ہوں کہ اس سے رنگوں اور لبیک سو میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ ﷺ نے لبیک پکاری ہو مگر جب کہ اونٹنی آپ کو سوار کر کے اٹھی (یعنی مسجد ذوالحلیفہ کے پاس)۔

تشریح ۞ امام مالکؒ اور شافعیؒ اور جمہور کا یہ مذہب ہے کہ افضل ہے لبیک پکارنا جب سواری اپنی کھڑی ہو متوجہ ہو کر مکہ کی طرف اور ابوحنیفہ کا مذہب ہے کہ نماز کے بعد لبیک پکارے یعنی قبل سوار ہونے کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصلیٰ ہی سے لبیک شروع کی ہے چنانچہ تصریح اس کی زاد المعاد سے اوپر گزری اور رکنین یمانی سے ایک رکن یمانی مراد ہے اور وہ کونا جس میں حجر اسود نصب کیا ہوا ہے اور تغلیباً ان دونوں کو رکن یمانی بولتے ہیں اور دو رکن اس کے مقابل کے جو حطیم کی جانب ہیں ان کو شامیین بولتے ہیں اور رکن یمانیین دونوں بنائے ابراہیم پر باقی ہیں یعنی اسی نیو پر بنے ہوئے ہیں جو ابراہیم علیہ السلام نے ڈالی تھی بخلاف شامیین کے کہ ادھر سے کعبہ شریفہ چھوٹا کر دیا گیا ہے اور اسی لئے حضرت ﷺ نے اس کو نہیں چھوا اور اب اتفاق ہو گیا ہے فقہاء کا رکن شامین کے نہ چھونے پر اور نعل سبتی وہ ہے جس کا چمڑا دباغت کیا گیا ہو اور بال اس کے دور کر دیئے گئے ہوں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما زرد رنگ سے اپنی داڑھی دھویا کرتے تھے اور ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی داڑھی زعفران اور ورس سے دھوتے تھے جو ایک زرد رنگ کی گھاس ہوتی ہے یمن کی اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سفر حج شروع کیا، جب احرام باندھا اس لئے عبداللہ بن عمرؓ نے قیاس کیا کہ آٹھویں تاریخ لوگ منیٰ کو جاتے ہیں اسی دن سے ابتداء حج ہوتی ہے تو ابتداء احرام بھی اسی دن سے چاہئے نہ اس کے قبل سے اور امام شافعیؒ اور اصحاب ان کے اور بعض اصحاب امام مالکؒ کے اس بارہ میں ابن عمرؓ کے موافق ہیں اور دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ افضل اول ذی الحجہ سے لبیک پکارنا ہے اور باجماع امت دونوں طرح جائز ہے۔

۲۸۱۹: عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَیْنَ حَجٍّ وَّعُمْرَةٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ یَآاَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَاَیْتُ مِنْكَ اَرْبَعَ خِصَالٍ وَّسَاقَ الْحَدِیْثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰی اِلَّافِی قِصَّةِ الْاِ هْلَالِ فَاِنَّهٗ خَالَفَ رِوَایَةَ الْمَقْبُرِیِ فَذَكَرَهٗ بِمَعْنًی سِوٰی ذِكْرِهٖ اِیَّاهُ ۔

۲۸۱۹: عبید بن جریج نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ساتھ دیا حج میں قریب بارہ حج و عمرے کے اور میں نے ان سے اسی چار باتوں کا ذکر کیا اور وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گزرا مگر اہلال کے بارے میں انہوں نے مقبری کے خلاف روایت کی اور مضمون روایت کیا سوا اس مضمون کے جو اوپر گزرا تھا۔

۲۸۲۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ۔

۲۸۲۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب رکاب میں پیر رکھا اور آپ کی اونٹنی اٹھی ذوالحلیفہ میں جب لبیک پکارا۔

۲۸۲۱ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَائِمَةً ۔

۲۸۲۱ :عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خبر دیتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لبیک پکاری جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی۔

۲۸۲۲ :عَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِي بِهٖ قَائِمَةً۔

۲۸۲۲ :ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

باب: ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کا بیان

۲۸۲۳ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَاَهٗ وَصَلّٰى فِي مَسْجِدِهَا۔

۲۸۲۳ :عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب کو ذوالحلیفہ میں رہے حج کے ابتداء میں اور نماز پڑھی اس کی مسجد میں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الطِّيْبِ قُبَيْلَ الْاِحْرَامِ الْبَدَنِ

باب: احرام کے قبل بدن میں خوشبو لگانا جائز ہے

۲۸۲٤ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ ۔

۲۸۲۴ :حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے احرام کے لئے جب احرام باندھا اور اس کے احلال کیلئے قبل طواف افاضہ کے۔

تشریح ۞ اس سے معلوم ہوا مستحب ہونا خوشبو کے استعمال کا قبل احرام کے اور جائز ہوا باقی رہنا اس کی خوشبو اور اثر کا بعد احرام باندھنے کے اور یہ حرام ہے کہ حالت احرام میں ابتدا کرے خوشبو کی یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور خلائق کثیر کا صحابہؓ اور تابعینؒ میں سے اور جماہیر محدثین کا اور فقہاء کا جیسے سعد اور ابن عباس اور ابن زبیر اور معاویہ اور حضرت عائشہ اور ام حبیبہؓ اور ابوحنیفہ اور ثوری اور ابو یوسف اور احمد اور ابوداؤد وغیرہم ہیں اور بعضوں نے اس کا خلاف کیا ہے مگر قوی مذہب یہی ہے اور جو تاویلات کئے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے وہ قوی نہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے احلال کے لئے قبل طواف کے اس سے معلوم ہوا کہ بعد رمی جمرہ عقبہ کے خوشبو کا استعمال مباح ہے اور حلق بھی روا ہے اگر چہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو اور یہ مذہب ہے شافعیؒ اور تمام علماء کا مگر امام مالکؒ نے اس کو مکروہ کہا ہے قبل طواف افاضہ کے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

۲۸۲٥ :عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي لِحُرْمِهٖ حِيْنَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ أَحَلَّ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

۲۸۲۵ :ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

۲۸۲٦ :عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ

۲۸۲۶ :ترجمہ وہی ہے جواوپر گزرا۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

۲۸۲۷: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ وَلِحُرْمِهٖ ۔

۲۸۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احرام کھولنے کے لئے بھی اور باندھنے کے لئے بھی۔

۲۸۲۸: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ ۔

۲۸۲۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی ذریرہ سے (اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے نوویؒ نے لکھا ہے کہ ہند سے آتی ہے) حجۃ الوداع میں احرام اور حل کے لئے۔

۲۸۲۹: عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهٖ قَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ۔

۲۸۲۹: عروہؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ تم نے کون سی خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت؟ تو انہوں نے فرمایا سب سے عمدہ خوشبو (یعنی مشک جیسے آگے آتا ہے)

۲۸۳۰: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَآ اَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ ۔

۲۸۳۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں جس قدر اچھی خوشبو ممکن ہوسکتی تھی لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبل احرام کے پھر احرام باندھتے تھے۔

۲۸۳۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ بِاَطْيَبِ مَاوَجَدْتُّ ۔

۲۸۳۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کے قبل اور ان کے احرام کھولنے کے وقت قبل اس کے کہ وہ طواف افاضہ کریں عمدہ خوشبو جو پائی۔

۲۸۳۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّلٰكِنَّهٗ قَالَ وَ ذَاكَ طِيْبُ اِحْرَامِهٖ ۔

۲۸۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا گویا میں ابھی نظر کر رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں چمک خوشبو کی اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور خلف جو راوی ہیں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے مگر یہ کہا کہ وہ خوشبو تھی ان کے احرام کی (یعنی جو احرام کے قبل لگائی تھی)۔

۲۸۳۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ ۔

۲۸۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں گویا نظر کر رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مانگ میں چمک خوشبو کی اور آپ ﷺ لبیک پکار رہے تھے۔

۲۸۳۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى وَبِيْصِ

۲۸۳۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔

الطِّيْبِ فِي مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُلَبِّي۔

۲۸۳۵:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ۔

۲۸۳۵:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۸۳۶:عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِي مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۲۸۳۶:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں لبیک پکارنے کی بجائے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے۔

۲۸۳۷:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِي مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۲۸۳۷:حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا میں دیکھتی ہوں چمک مشک کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں اور آپ ﷺ احرام میں ہیں۔

۲۸۳۸:عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُّحْرِمَ يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ ثُمَّ أَرٰى وَبِيْصَ الدُّهْنِ فِي رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ۔

۲۸۳۸:حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے احرام کا تو عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتے جو پاتے پھر میں دیکھتی تھی چمک تیل کی آپ ﷺ کے سر اور ڈاڑھی میں احرام باندھنے کے بعد۔

۲۸۳۹:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

۲۸۳۹:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۸۴۰:عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۲۸۴۰:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۸۴۱:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ ۔

۲۸۴۱:حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں خوشبو لگاتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبل احرام کے اور نحر کے دن (یعنی بعد رمی جمرہ عقبہ کے) قبل اس کے کہ آپ ﷺ طواف افاضہ کریں بیت اللہ کا اور اس خوشبو میں مسک ہوتا تھا۔

۲۸۴۲:عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيْبًا لَأَنْ أُطْلٰى بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيْبًا

۲۸۴۲:محمد منتشر کے بیٹے نے کہا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کہ جو شخص خوشبو لگائے اور صبح کو احرام باندھے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں خوب نہیں جانتا کہ صبح کو احرام باندھوں ایسے حال میں کہ خوشبو جھاڑتا ہوں اور اگر میں ڈانبر اپنے اوپر مل لوں تو مجھے اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں خوشبو لگاؤں پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور ان سے یہ سب کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ

لَانْ اُطْلِيَ بِقَطِرَانٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ ثُمَّ طَافَ فِيْ نِسَآئِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے احرام کے قریب اور آپ ﷺ نے اپنی سب بیبیوں سے صحبت کی پھر صبح کو احرام باندھا۔

٢٨٤٣: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا۔

٢٨٤٣: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ ﷺ اپنی بیبیوںؓ پر طواف کرتے تھے (یعنی سب سے صحبت کرتے تھے) پھر صبح کو احرام باندھتے اور خوشبو جھڑتی تھی۔

تشریح ۞ اور قطران ایک کالا روغن ہے جو کشتیوں پر پھیرا جاتا ہے اور اب اسے ڈانبر بولتے ہیں۔ غرض ان سب روایتوں سے بخوبی معلوم ہوا کہ بقا اس خوشبو کی جو قبل احرام لگائی ہو مضر نہیں اور ابتداءً خوشبو نہ لگائے و ذلك المقصود۔

٢٨٤٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ لَاَنْ اُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِيْبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهٖ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَطَافَ فِيْ نِسَآئِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

٢٨٤٤: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ڈانبر لگانے کو زیادہ پسند کرتا ہوں اس بات سے کہ میں خوشبو چھاڑوں صبح کو محرم ہونے کی حالت میں۔ آپ ﷺ نے کہا میں عائشہؓ کے پاس گیا اور ان سے یہ بات پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ ﷺ کو اور آپؐ اپنی بیویوں کے پاس جاتے اور آپ صبح کرتے محرم کی حالت میں۔

بَابُ تَحْرِيْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کیلئے جنگلی شکار کی حرمت

٢٨٤٥: عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَآءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اَنْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَافِيْ وَجْهِيْ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ۔

٢٨٤٥: صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک گدھا جنگلی ہدیہ دیا اور آپ ﷺ ابواء یا ودان میں تھے (کہ نام مقام کا ہے) اور آپ ﷺ نے پھیر دیا جب آپ ﷺ نے دیکھا ان کے چہرہ کا ملال تو فرمایا کہ ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں پھیرا فقط اتنا ہے کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔

٢٨٤٦: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَهْدَيْتُ لَهٗ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهٗ۔

٢٨٤٦: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٨٤٧: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارٍ وَحْشٍ۔

۲۸۴۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٢٨٤٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْ لَا أَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ۔

۲۸۴۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ مگر اس میں ہے کہ اگر ہم احرام باندھے ہوئے نہ ہوتے تو آپ کا ہدیہ قبول کرتے۔

٢٨٤٩: عَنِ الْحَكَمِ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجْلَ حِمَارٍ وَحْشٍ وَفِيْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارٍ وَّحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَّ فِيْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ اُهْدِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقُّ حِمَارٍ وَّحْشٍ فَرَدَّهُ ۔

۲۸۴۹: حکم نے کہا صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حمار وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعبہ نے حکم سے سرین حمار وحش کو اس میں خون ٹپکتا تھا روایت کیا اور شعبہ کی روایت حبیب سے یوں ہے کہ ایک ٹکڑا حمار وحش کا ہدیہ دیا پھر آپ ﷺ نے پھیر دیا۔

٢٨٥٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ زَيْدُبْنُ اَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ اَخْبَرْتَنِيْ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ اُهْدِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ هُدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَّحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ فَقَالَ اِنَّا لَانَاْكُلُهُ اِنَّاحُرُمٌ۔

۲۸۵۰: عبداللہؓ نے کہا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور عبداللہؓ نے ان کو یاد دلا کر کہا کہ تم نے کیونکر خبر دی تھی لحم صید کی جو نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تھا اور آپ ﷺ احرام باندھے ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ہدیہ دیا گیا ایک عضو شکار کے گوشت کا اور آپ ﷺ نے پھیر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

تشریح ۞ اتفاق ہے علماء کا اس پر کہ محرم کو جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ شکار کا مالک ہونا خرید کر بھی حرام ہے اور اسی طرح ہبہ سے اور میراث کی وجہ سے مالک ہونے میں اختلاف ہے باقی رہا گوشت شکار کا اگر محرم نے خود شکار کیا ہے یا اس کیلئے دوسرے نے شکار کیا ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اس کے حکم سے شکار کیا ہو یا بغیر حکم کے پھر اگر کسی حلال نے اپنے لئے شکار کیا ہے اور محرم کو دینے کا ارادہ نہیں کیا پھر محرم کو بھی اس کے گوشت میں سے ہدیہ دے دیا یا بیچ ڈالا تو اس کو حرام نہیں اور یہ مذہب ہے شافعیہ کا اور مالکؒ اور احمد اور داؤد کا اور ابوحنیفہؒ نے کہا ہے جو بے اعانت محرم کے محرم کیلئے شکار کیا جائے وہ حلال ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم پر کسی طرح حلال نہیں برابر ہے کہ اس نے خود شکار کیا ہو یا دوسرے نے اس کے لئے خواہ اپنے لئے کیا ہو غرض بہر طور حرام ہے اور قاضی عیاضؒ نے یہ قول حضرت علی اور ابن عمرؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے اور انہوں نے استدلال کیا ہے اس آیت کے ظاہر سے وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَادُمْتُمْ حُرُمًا کہ انہوں نے کہا ہے کہ مراد صید سے وہ جانور ہے جو بذریعہ شکار ہاتھ آیا ہے غرض وہ بہرحال حرام ہے اور ظاہر حدیث صعب بن جثامہ بھی اسی پر دال ہے کہ آپ نے ان کا ہدیہ واپس فرمایا اور بیان فرمایا کہ ہم لوگ محرم ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ تم نے ہمارے لئے شکار کیا اس لئے ہم واپس کرتے ہیں اور احتجاج کیا ہے امام شافعی اور ان کے موافقین نے ابوقتادہؓ کی روایت سے جو مسلم میں آگے آتی ہے اس لئے کہ ابوقتادہؓ نے جو شکار کیا تھا اور وہ حلال تھے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور محرمین سے بھی فرمایا کہ کھاؤ یہ حلال ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھا تمہارے پاس اس میں کا بچا ہوا کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ ہاں اس کا پیر ہے آپ ﷺ نے اسے لیا اور کھایا اور سنن ابی

داؤد اور ترمذی اور نسائی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ شکار جنگل کا تم کو حلال ہے جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے واسطے شکار نہ کیا گیا ہو اور توفیق صعبؓ اور ابو قتادہؓ کی روایت میں یوں ہے کہ صعبؓ کی روایت اس پر محمول کی جائے کہ اس نے محرموں کیلئے شکار کیا اور ابو قتادہؓ نے اپنے لئے اور اس صورت میں مذہب شافعی بہت صحیح اور قوی ہو گیا اور سب روایتوں میں توفیق بھی ہو گئی اور آیت قرآنی کو حمل کریں خود شکار کرنے پر اور اس پر جو محرم کیلئے شکار کیا گیا ہو اور یہ فرمانا آپ ﷺ کا صعبؓ سے کہ ہم محرم ہیں اس کے منافی نہیں کہ احتمال ہے کہ انہوں نے ﷺ کے لئے شکار کیا ہو (النووی)

۲۸۵۱: عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَیْرُ الْمُحْرِمِ اِذْ بَصُرْتُ بِاَصْحَابِیْ یَتَرَآءَ وْنَ شَیْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَاَسْرَجْتُ فَرَسِیْ وَاَخَذْتُ رُمْحِیْ ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّیْ سَوْطِیْ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ وَكَانُوْا مُحْرِمِیْنَ نَاوِلُوْنِیْ السَّوْطَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ لَانُعِیْنُكَ عَلَیْهِ بِشَیْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهٗ ثُمَّ رَكِبْتُ فَاَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ وَرَآءَ اَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهٗ بِرُمْحٍ فَعَقَرْتُهٗ فَاَتَیْتُ بِهٖ اَصْحَابِیْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَاتَاْكُلُوْهُ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِیْ فَاَدْرَكْتُهٗ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوْهُ۔

۲۸۵۱: ابو محمد غلام آزاد ابو قتادہ کے کہتے ہیں کہ میں نے ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ جب پہنچے ہم قاحہ میں (اور وہ ایک میدان ہے سقیا سے ایک منزل پر اور مدینہ سے تین منزل پر) اور بعض لوگ ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم کہ اتنے میں میں نے اپنے یاروں کو دیکھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں، جب میں نے نظر کی تو ایک گدھا وحشی تھا اور میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھا اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا اور میرا کوڑا گر پڑا اور میں نے اپنے یاروں سے کہا اور وہ محرم تھے کہ میرا کوڑا اٹھا دو۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم تمہاری کچھ مدد نہ کریں گے پھر میں نے اتر کر کوڑا لیا اور سوار ہوا اور اس گدھے تک اس کے پیچھے سے پہنچا اور وہ ٹیلے کے پیچھے تھا پھر اس کو نیزہ مارا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے یاروں کے پاس لایا اور کسی نے کہا کھاؤ اور کسی نے کہا مت کھاؤ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے آگے تھے سو میں نے اپنا گھوڑا بڑھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا اور آپ ﷺ سے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حلال ہے اور کھاؤ۔

۲۸۵۲: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّهٗ مُحْرِمِیْنَ وَهُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا عَلَیْهِ فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَیْهِ فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

۲۸۵۲: ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کسی راہ میں مکہ کے اور وہ چند یاروں کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیچھے رہ گئے اور وہ غیر محرم تھے اور یاران کے محرم پھر ایک وحشی گدھا دیکھا اور اپنے گھوڑے پر چڑھے اور یاروں سے کوڑا مانگا کسی نے نہ دیا نیزہ مانگا کسی نے نہ دیا پھر انہوں نے آپ لے لیا اور گھوڑے کو دوڑایا اور گدھے کو مار لیا اور اصحابؓ میں سے کسی نے کھایا کسی نے نہیں پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

سے پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو ایک خوراک ہے کہ اللہ عزوجل نے تم کو دی۔

۲۸۵۳: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ فِيْ حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ۔

۲۸۵۳: عطاء نے قتادہؓ سے جنگلی گدھے کے بارہ میں وہی مضمون روایت کیا جو ابو النضر سے اس کے اوپر گزرا مگر زید بن اسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے پوچھا کہ اس کے گوشت میں سے کچھ ہے تمہارے پاس۔

۲۸۵٤: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةَ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِهٖ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰى اِذْ نَظَرْتُ فَاِذَآ اَنَا بِحِمَارِ وَّحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهٖ وَخَشِيْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَفِّعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَّ اُسَيِّرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ الَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ لَقِيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهٗ بِتَعْهِنَ وَّ هُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابَكَ يَقْرَءُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَاِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْآ اَنْ يُّقْتَطَعُوْا دُوْنَكَ انْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَدْتُّ وَمَعِيَ مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَوْمِ كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ۔

۲۸۵٤: عبداللہ بن ابی قتادہؓ نے کہا کہ میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے حدیبیہ کے سال اور اصحاب نے احرام باندھا تھا اور انہوں نے نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر لگی کہ دشمن غیقہ میں ہے اور آپ چلے اور ابوقتادہؓ نے کہا کہ میں اپنے یاروں کے ساتھ تھا کہ بعض لوگ میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے اور میں نے جو نظر کی تو میرے آگے ایک وحشی گدھا تھا اور میں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو نیزہ مار کر روک دیا اور اپنے لوگوں سے مدد چاہی اور کسی نے (بسبب احرام کے) میری مدد نہ کی پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا اور خوف ہوا کہ ہم راہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھوٹ نہ جائیں اس لئے میں آپ ﷺ کو ڈھونڈتا چلا اور کبھی اپنے گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی قدم قدم چلاتا کہ ایک آدمی بنی غفار کا ملا۔ اندھیری رات میں اور میں نے اس سے پوچھا کہ تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ملے؟ اس نے کہا کہ میں نے آپ کو تعہن میں چھوڑا ہے (نام ہے ایک مقام کا اور وہ پانی کی ایک نہر ہے سقیا سے تین میل پر اور سقیا ایک گاؤں ہے مدینہ سے تین منزل مکہ کی راہ میں اور وہ سقیا میں دوپہر کو ٹھہرنا چاہتے تھے غرض میں آپ سے ملا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے اصحاب آپ پر سلام اور رحمت بھیجتے ہیں اور ان کو خوف ہے کہ دشمن ان کو آپ ﷺ سے دور کر کے کاٹ نہ ڈالے تو آپ ﷺ ان کا انتظار کریئے سو آپ ﷺ نے ان کا انتظار کیا پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے شکار کیا ہے اور اس میں سے کچھ میرے پاس بچا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں سے کہ کھاؤ اور وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۵۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا وَّخَرَجْنَا مَعَهٗ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ اَبُوْ قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰى تَلْقَوْنِیْ قَالَ فَاَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ اِلَّا اَبَا قَتَادَةَ فَاِنَّهٗ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيْرُوْنَ اِذْ رَاَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلُوْا فَاَكَلُوْا مِنْ لَّحْمِهَا قَالَ فَقَالُوْا اَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ قَالَ فَحَمَلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَحْمِ الْاَتَانِ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا اَحْرَمْنَا وَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَاَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلْنَا فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَابَقِیَ مِنْ لَّحْمِهَا فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَوْ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَیْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِیَ مِنْ لَّحْمِهَا ۔

۲۸۵۵: عبداللہ بن ابوقتادہؓ نے روایت کی اپنے باپ سے کہ انہوں نے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کو اور ہم نکلے آپ ﷺ کے ساتھ اور کہا ابوقتادہؓ نے کہ آپ ﷺ نے اور راہ لی اور اپنے بعض اصحاب سے فرمایا کہ تم ساحل بحر کی راہ لو اور انہیں میں ابوقتادہؓ بھی تھے یہاں تک کہ ملو مجھ سے اور ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی پھر جب پھرے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تو ان لوگوں نے احرام باندھ لیا تمام لوگوں نے سوائے ابوقتادہؓ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندھا، غرض وہ راہ میں چلے جاتے تھے کہ انہوں نے چند وحشی گدھوں کو دیکھا اور ابوقتادہؓ نے ان پر حملہ کیا اور ایک گدھے کی ان میں سے کونچیں کاٹیں اور سب یاران کے اترے اور اس کا گوشت کھایا اور پھر کہا انہوں نے کہ ہم نے گوشت کھایا اور ہم محرم تھے اور باقی گوشت اس کا ساتھ لے لیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم نے احرام باندھ لیا تھا اور ابوقتادہؓ نے احرام نہیں باندھا تھا پھر ہم نے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابوقتادہؓ نے ان پر حملہ کر کے ایک کی کونچیں کاٹیں پھر ہم اترے اور ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اور پھر کہا ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں اور احرام باندھے ہوئے ہیں اور باقی گوشت اس کا ہم لیتے آئے ہیں تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی نے تم میں سے اس کا حکم کیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا تو انہوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو کھاؤ جو گوشت اس کا باقی ہے۔

۲۸۵۶: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ رِوَايَةِ شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا وَفِیْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ اَشَرْتُمْ اَوْ اَعَنْتُمْ اَوْ اَصَدْتُّمْ قَالَ شُعْبَةُ لَا اَدْرِیْ قَالَ اَعَنْتُمْ اَوْ اَصَدْتُّمْ ۔

۲۸۵۶: عثمان بن عبداللہؓ سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی نے اس کے شکار کا حکم کیا کہ اس پر حملہ کیا جاوے یا اس کی طرف اشارہ کیا اور شعبہ کی روایت میں یہ ہے کہ تم نے اشارہ کیا یا مدد کی یا تم نے شکار کیا؟ شعبہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ مدد کی فرمایا یا شکار کیا باقی مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

۲۸۵۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ فَاَهَلُّوْا بِعُمْرَةٍ غَيْرِیْ قَالَ

۲۸۵۷: عبداللہ بن ابوقتادہؓ نے کہا کہ ان کے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں تو اور لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھ لیا سوا میرے اور میں نے

فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَ حْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِیْ وَهُمْ مُّحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْبَاْتُهُ اِنَّ عِنْدَ نَا مِنْ لَّحْمِهٖ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوْهُ وَهُمْ مُّحْرِمُوْنَ ۔

ایک حمار وحشی شکار کیا اور اپنے یاروں کو کھلایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور ان کو خبر دی کہ ہمارے پاس اس کا گوشت بچا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کھاؤ! اور وہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۵۸ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُّحْرِمُوْنَ وَاَبُوْ قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَیْئٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهٗ قَالَ فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَ كَلَهَا ۔

۲۸۵۸ :عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور وہ سب لوگ محرم تھے اور ابوقتادہؓ غیرمحرم اور بیان کی حدیث اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ انہوں نے کہا ہمارے پاس اس کا پیر ہے پھر لیا اس کو آپ ﷺ نے اور کھایا۔

تشریح ۞ غرض ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی غیرمحرم اپنے واسطے شکار کرے اور محرم کا اس میں حکم واشارہ وتائید ونصرت نہ ہو تو اس کا کھانا محرم کو بھی روا ہے جب اس کا گوشت محرم کو ہدیہ دیا جائے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے اور یہی صحیح ہے۔

۲۸۵۹ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ فِیْ نَفَرٍ مُّحْرِمِيْنَ وَاَبُوْقَتَادَةَ مُحِلٌّ وَّاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ قَالَ هَلْ اَشَارَ اِلَيْهِ اِنْسَانٌ مِّنْكُمْ اَوْ اَمَرَهٗ بِشَیْءٍ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُوْهُ ۔

۲۸۵۹ :عبداللہ بن ابوقتادہؓ نے کہا کہ ابوقتادہ چند محرم لوگوں میں تھے اور وہ احرام باندھے ہوئے نہ تھے اور وہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا آیا اشارہ کیا تم میں سے کسی نے اس کی طرف یا حکم کیا کسی طرح کا؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ آپ ﷺ نے فرمایا تو کھاؤ اس کو۔

۲۸۶۰ :عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِیِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِیَ لَهٗ طَيْرٌ وَّ طَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ اَكَلَهٗ وَقَالَ اَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۸۶۰ :عبدالرحمٰن نے کہا کہ ہم طلحہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اور ایک پرندہ شکار کا ان کو ہدیہ دیا گیا (یعنی پکا ہوا) سو بعضوں نے ہم میں سے کھایا اور بعض نے پرہیز کیا پھر جب طلحہ سو رہے تھے جاگے تو ان لوگوں کے موافق ہوئے جنہوں نے کھایا تھا اور کہا انہوں نے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے۔

بَابُ: مَا يُنْدَبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهٖ قَتْلُهٗ مِنَ الدَّوَآبِّ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

باب: حل وحرم میں محرم کون سے جانور مار سکتا ہے

۲۸۶۱ : عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۸۶۱: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی صاحبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِى الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ اَفَرَاَيْتَ الْحَيَّةَ قَالَ تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَهَا ۔

وسلم سے کہ فرماتے تھے چار چیزیں شریر ہیں کہ قتل کی جاتی ہیں حل وحرم میں چیل اور کوا اور چوہا اور کٹ کھنا کتا (راوی نے) کہا کہ میں نے قاسم اپنے شیخ سے پوچھا کہ بھلا فرمائیے سانپ کو تو انہوں نے کہا مارا جائے ذلت سے۔

تشریح ❀ اور بچھو میں بھی حکم آیا ہے غرض یہ چھ چیزیں منصوص ہیں اور جماہیر علماء کا اتفاق ہے ان کے قتل پر حل وحرم واحرام میں اور اتفاق ہے اس پر کہ جو ان کے مثل ہیں معنی میں وہ بھی ان میں داخل ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ معنی کیا ہے۔ امام شافعی کا قول ہے کہ جو چیزیں کھائی نہ جاتی ہوں اور نہ وہ متولد ہیں ماکول وغیرہ سے تو قتل ان کا جائز ہے اور جو موذی نہ ہو اس کا قتل روا نہیں اور کلب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس سے بھی کتا مراد ہے بعضوں نے کہا ہر درندہ مراد ہے حملہ کرنے والا چنانچہ لغت میں ہر درندہ کو کلب عقور کہتے ہیں غرض اوزاعی' ابوحنیفہ اور حسن بن صالح نے کہا کہ اس سے بھی کتا مراد ہے اور بھیڑیئے کو اسی میں داخل کیا ہے اور امام زفر نے صرف بھیڑیا ہی مراد لیا ہے اور جمہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ مراد ہے جیسے چیتا اور شیر اور شرزہ وغیرہ ہے اور یہ قول ہے زید ابن اسلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد وغیرہم کا۔

۲۸٦۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِى الْحِلِّ وَالْحَرَمِ اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا ۔

۲۸۶۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانچ شریر ہیں کہ مارے جائیں حل وحرم میں سانپ اور چیت کبرا کوا اور چوہا اور کٹ کھنا کتا اور چیل۔

۲۸٦۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِى الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَاْرَةُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

۲۸۶۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۲۸٦٤: وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۲۸۶۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۸٦٥: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِى الْحَرَمِ الْفَاْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

۲۸۶۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۸٦٦: عَنِ الزُّهْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقَ فِى الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ۔

۲۸۶۶: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ان کو قتل کرنے کا۔

٢٨٦٧: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ۔

۲۸۶۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٢٨٦٨: عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ۔

۲۸۶۸: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ حالت احرام میں بھی۔

٢٨٦٩: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

۲۸۶۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٢٨٧٠: عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِي اِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَمَرَ اَوْ اُمِرَ اَنْ يَقْتُلَ الْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْغُرَابَ۔

۲۸۷۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے پوچھا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک بی بی صاحبہؓ سے یہی مضمون بیان کیا۔

٢٨٧١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ حَدَّثَتْنِي اِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ وَالْفَأْرَةِ وَالْعَقْرَبِ وَ الْحُدَيَّا وَالْغُرَابِ وَالْحَيَّةِ قَالَ وَفِي الصَّلٰوةِ اَيْضًا۔

۲۸۷۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی آدمی نے پوچھا کہ محرم کون کون سے جانور قتل کر سکتا ہے؟ تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک بی بی صاحبہؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کٹ کھنا کتا اور چوہا اور بچھو اور کوا اور سانپ کے مارنے کیلئے ارشاد فرماتے تھے اور کہا کہ نماز میں بھی (مارے جائیں)۔

٢٨٧٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ

۲۸۷۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

۲۸۷۳: عَنْ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

۲۸۷۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۸۷۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَّلَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَّحْدَهٗ وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ عَلٰى ذٰلِكَ ابْنُ اِسْحَاقَ ۔

۲۸۷۴: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی مضمون مثل حدیث مالک اور ابن جریج کے روایت کیا اور ان راویوں میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ روایت ہے نافع سے وہ راوی ہیں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا ابن عمرؓ نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر ابن جریج نے اکیلے اور ابن جریج کی اتباع کی ہے اس بیان میں ابن اسحاق نے۔

۲۸۷۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسٌ لَّا جُنَاحَ فِيْ قَتْلِ مَاقُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ ۔

۲۸۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کچھ حرج نہیں پانچ جانور کے قتل میں پھر مثل اس کے بیان کیا۔

۲۸۷۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْهِنَّ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيٰى ۔

۲۸۷۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارشاد ہوا کہ پانچ جانور ہیں کہ ان کو جس نے حالت احرام میں مارا اس پر کچھ گناہ نہیں ان کے قتل میں بچھو اور چوہا اور کٹ کھنا کتا اور کوا اور چیل۔

بَابُ: جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا كَانَ بِهٖ اَذًى وَّوُجُوْبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهٖ وَبَيَانَ قَدْرِهَا

باب: عذر کی وجہ سے محرم سر منڈا سکتا ہے

۲۸۷۷: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ قَالَ الْقَوَارِيْرِيُّ قِدْرٍ لِّيْ وَقَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ بُرْمَةٍ لِّيْ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَ اَمُّ رَأْسِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ

۲۸۷۷: کعب بن عجرہؓ نے کہا میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال حدیبیہ میں اور میں اپنی ہانڈی کے نیچے آگ پھونک رہا تھا اور جوئیں میرے منہ پر چلی آتی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے سر کے کیڑوں نے بہت ستایا ہے میں نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا تم سر منڈا دو اور تین روزے رکھو، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک قربانی کروایوب نے کہا مجھے یاد نہیں کہ پہلے کیا چیز فرمائی۔

نُسُكُ نَسِيكَةً قَالَ اَيُّوْبُ فَلَا اَدْرِيْ بِاَيِّ ذٰلِكَ بَدَءَ۔

۲۸۷۸:حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔

۲۸۷۸: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۸۷۹:عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ فِيَّ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْبِهٖ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ﴾ [البقرة : ۱۹۶] قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ ادْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ اَمُّكَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَّ اَظُنُّهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَنِيْ بِفِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ مَّاتَيَسَّرَ۔

۲۸۷۹: کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ آیت : فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْبِهٖ اَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ میرے ہی حق میں اتری اور میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نزدیک آ۔ میں نزدیک آیا۔ پھر فرمایا تم کو تمہاری جوئیں بہت ستاتی ہیں ابن عون نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہاں پھر مجھے حکم فرمایا فدیہ کا روزہ ہو، خواہ صدقہ ہو خواہ قربانی ہو۔

تشریح ۞ یہ آیت پارہ سیقول میں ہے معنی یہ ہیں کہ جو بیمار ہو تم میں سے یا تکلیف ہو اس کے سر میں (اور وہ سر منڈا لے) تو فدیہ اس کا روزے ہیں یا صدقہ یا قربانی اور تفصیل اس کی آگے آئے گی۔

۲۸۸۰:عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهٗ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَ فَفِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْبِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ﴾ [البقرة : ۱۹۶] فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَوْتَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسٰكِيْنَ اَوِانْسُكْ مَاتَيَسَّرَ۔

۲۸۸۰: کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس کھڑے تھے کہ میرے سر میں سے جوئیں گر رہی تھیں اور فرمایا کہ تم کو جوئیں ستاتی ہیں؟ میں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور یہ آیت ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا﴾ میرے حق میں اتری ہے پھر مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین روزے رکھو یا ایک ٹوکرا خیرات کر چھ مساکین کو یا قربانی کرو جو میسر آئے۔

۲۸۸۱:عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّبِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَّالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ هٰذِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلٰثَةُ اٰصُعٍ اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوِانْسُكْ

۲۸۸۱: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر میں سے جوئیں گر رہی ہیں اور فرمایا کہ تم کو جوئیں ستاتی ہیں؟ میں نے کہا آپ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور یہ آیت میرے حق میں اتری پھر مجھ سے آپؐ نے فرمایا تین روزے رکھو یا ایک ٹوکرا خیرات دو یعنی غلہ بھر کر چھ مساکین کو یا قربانی کرو جو میسر ہو۔ ابن ابی نجیح نے کہا کہ یا تو

نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ اَوِاذْبَحْ شَاةً۔

ذبح کر ایک بکری۔

۲۸۸۲ :عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهُ اٰذَاكَ هُوَامُّ رَاْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ احْلِقْ رَاْسَكَ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ۔

۲۸۸۲: کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی مضمون اوپر کا بیان کر کے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا سر منڈا ڈالو اور ایک ٹوکرا غلہ چھ مسکینوں کو بانٹ دو اور ٹوکرا تین صاع کا ہے اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوٰۃ میں گزری) یا تین دن روزے رکھو یا ایک قربانی کرو (ابن ابی نجیح کی روایت میں ہے کہ ایک بکری ذبح کرو۔)

۲۸۸۳ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ فَقَالَ كَعْبٌ نَزَلَتْ فِيَّ كَانَ بِيْ اَذًى مِّنْ رَّاْسِيْ فَحُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَاكُنْتُ اُرٰى اَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَآ اَرٰى اَتَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَافَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة : ١٩٦] قَالَ صَومُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ نِصْفَ صَاعٍ طَعَامًا لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَّهِيَ لَكُمْ عَامَّةً۔

۲۸۸۳: کعب کے پاس عبداللہ بن معقل بیٹھے اور کعب مسجد میں تھے اور یہ آیت بیان کی فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ تو کہا یہ میرے لیے اتری ہے پھر سارا قصہ بیان کیا جوئی بار گزرا آخر میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزے تین دن کے یا کھانا چھ مسکینوں کا ہر مسکین کو نصف صاع پھر کہا کعب نے یہ آیت اتری ہے خاص میرے لئے اور (باعتبار لفظ کے) عام ہے تم سب کیلئے۔

تشریح ❁ قربان ان کے خلوص اور حسن ایمان کے کہ باوجود اس مسکنت اور سادگی کے اللہ پاک جل جلالہ نے ان کی طرف التفات فرمایا اور ان کے لئے بالائے عرش سے فرمان عمیم الاحسان اتارا غرض ان کی جوؤں کا سب کے سر پر احسان ہے۔

ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ نسک سے مراد ایک بکری ہے اور سب روایتیں مقصود میں موافق ہیں اور روہ مقصد یہی ہے کہ سر منڈانے کا محتاج ہو کسی ضرر کے سبب سے مثلاً سر میں جوئیں پڑ جائیں یا اور کوئی مرض ہو حالت احرام میں سو وہ سر منڈا لے اور فدیہ دے یعنی تین روزے رکھے یا تین صاع طعام چھ مسکینوں کو کھلائے اور آیت اور روایت دونوں متفق ہیں اس میں کہ ان تینوں باتوں میں وہ مختار ہے جو آسان ہو اس کو بجا لائے اور علماء سب متفق ہیں اس کے ظاہر پر عمل کرنے میں مگر ابوحنیفہ اور رسفیان ثوری کے کہ ان سے منقول ہے کہ نصف صاع گیہوں میں ہے اور کھجور اور جو وغیرہ میں ایک صاع ہر مسکین کو دینا چاہئے اور یہ خلاف احادیث ہے اور یہ احادیث ان پر حجت ہیں کہ ان میں حضرت ﷺ نے صاف فرما دیا: ثلاثة اصيع من تمر یعنی تین ہیں کھجور کے اور رحسن بصری وغیرہ سے اور اقوال مذکور ہیں مگر سب ان احادیث کی رد سے مردود ہیں۔

۲۸۸٤ :عَنْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ

۲۸۸۴: اس حدیث کا ترجمہ و مفہوم کچھ کمی وبیشی کے ساتھ وہی ہے جو اوپر

ﷺ مُحْرِمًا فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَا الْحَلاَّقَ فَحَلَقَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ قَالَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَصُوْمَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنَيْنِ صَاعٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ خَاصَّةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِنْ رَأْسِهٖ ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً۔

گزرا۔

بَابُ : جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب: محرم کیلئے پچھنے لگانے کا جواز

۲۸۸۵ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۲۸۸۵ :عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگائے مکہ کی راہ میں اور آپ ﷺ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۸۶ :عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَهُوَمُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهٖ۔

۲۸۸۶ :ابن بحینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگائے مکہ کی راہ میں اپنے سر کے بیچ میں اور آپ ﷺ احرام سے تھے۔

تشریح ان روایتوں کے سبب سے اجماع کیا ہے علماء نے پچھنے لگانے کے جواز پر خواہ سر میں لگائے یا اور کہیں جب ضرورت ہو اگرچہ بال ٹوٹ جائیں اور بال ٹوٹنے میں فدیہ ہے اور اگر بال نہ ٹوٹے تو کچھ فدیہ نہیں غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہے اگر بالوں کی جگہ نہیں تو بغیر ضرورت کے بھی ہو تو روا ہے یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور اس میں فدیہ نہیں اور ابن عمرؓ اور مالکؒ سے اس صورت میں کراہت منقول ہے اور یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت ہوگی اور اس حدیث میں ایک قاعدہ ہے مسائل احرام کا کہ سر منڈانا اور کپڑے پہننا اور قتل صید وغیرہ محرمات احرام مباح ہیں بحسب ضرورت و وقت حاجت اور ان سب میں فدیہ واجب ہے۔

بَابُ :جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ

باب :محرم کو آنکھوں کا علاج کرانا جائز ہے

۲۸۸۷ :عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ إِشْتَكٰى عُمَرُبْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمُدْ هُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ

۲۸۸۷ :وہب کے بیٹے نبیہ نے کہا کہ ہم نکلے ابان بن عثمان کے ساتھ اور جب ملل میں پہنچے (نام ہے ایک موضع کا کہ مدینہ سے اٹھائیس میل ہے مکہ کی راہ میں) تو عمر بن عبیداللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں پھر جب روحاء میں آئے بہت درد ہوا تو ابان بن عثمان سے کہلا بھیجا انہوں نے کہا کہ ایلوے کا لیپ کرو اس لیے کہ عثمانؓ نے روایت کی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ جب مرد کی آنکھیں دکھنے لگیں اور وہ احرام باندھے ہوئے ہو تو آپ نے فرمایا کہ

وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَ هُمَا بِالصَّبِرِ۔

ان پر ایلوے کا لیپ کرلے۔

تشریح: اتفاق علماء کا ہے کہ موافق اس حدیث کے لیپ کرنا ایلوے وغیرہ کا جس میں خوشبو نہیں ہے دوا کے روا ہے اور اس میں فدیہ نہیں اور ضرورت ہو خوشبودار دوا کی تو لگاوے اور فدیہ دے اور سرمہ لگانا زینت کے لیے مکروہ ہے شافعی کے نزدیک اور احمد اور اسحٰق اور ایک جماعت نے بالکل منع کیا ہے اور مالک کے اس میں دو قول ہیں اور اس میں فدیہ کے واجب ہونے میں ان کے دو قول ہیں۔

۲۸۸۸: عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَبْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ عَيْنَاهُ فَاَرَادَاَنْ يَكْحُلَهَا فَنَهَاهُ اَبَانُ ابْنُ عُثْمَانَ وَاَمَرَهُ اَنْ يُّضَمِّدَ هُمَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ ۔

۲۸۸۸: نبیہ نے کہا عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھیں اور سرمہ لگانا چاہا تو ابان نے منع کیا اور صبر کے لگانے کو بتایا اور روایت کی عثمان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

بَابُ : جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ

باب: محرم کیلئے بدن اور سر دھونا روا ہے

۲۸۸۹: عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ يَّغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَاَرْسَلَنِي بْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَسْئَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُّهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ اَسْئَالُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُوْ اَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَاَهُ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ يَّصُبُّ اُصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَاوَ اَدْبَرَثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ۔

۲۸۸۹: ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں میں تکرار ہوئی، ابواء میں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا محرم سر دھوئے اور مسور نے کہا نہیں تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے بھیجا۔ ابن عباسؓ نے ابوایوبؓ کے پاس کہ ان سے پوچھیں تو میں نے ان کو پایا کہ وہ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں نہا رہے تھے اور وہ ایک کپڑے کی آڑ میں تھے اور میں نے ان سے سلام علیک کی اور انہوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں عبداللہ ابن حنین ہوں اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ میں پوچھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احرام میں کیونکر سر دھوتے تھے پس ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑے پر رکھے اور سر جھکایا یہاں تک کہ مجھے نظر آیا اور اس آدمی سے کہا جو ان پر پانی ڈالتا تھا کہ ڈالو پھر وہ اپنے سر کو ہلاتے تھے اور اپنے ہاتھ سے ملتے تھے آگے اور پیچھے پھر کہا میں نے ایسے ہی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔

تشریح: اس حدیث میں کئی فوائد ہیں اول محرم کو نہانا جائز ہے دوسرے سر دھونا اس کو روا ہے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹیں تیسرے خبر واحد کا قبول کرنا کہ یہ صحابہ میں مشہور و معروف صحابی تھا چوتھا رجوع کرنا سنت کی طرف جب اختلاف واقع ہو اور ترک کرنا اجتہاد اور قیاس کا خواہ اپنا قیاس ہو خواہ

دوسرے کا اور یہی لازم ہے ساری امت کو اور یہی سبیل مؤمنین ہے صحابہ و تابعین و اسلاف صالحین کی ولو کرہ المقلدون او المتعصبون۔ پانچویں سلام کا جائز ہونا متوضی اور مغتسل پر بخلاف اس کے جو پاخانہ یا پیشاب کرتا ہو چھٹے جائز ہونا استعانت کا وضو و غسل وغیرہ میں ساتویں معلوم ہوا اس سے طریقہ مسئلہ پوچھنے کا کہ جب کسی عالم سے پوچھیں تو یہ پوچھیں کہ کیا ہے اس میں حکم اللہ تعالیٰ کا؟ یا کیا ہے سنت رسول الثقلین ﷺ کی؟ یا کیا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا؟ اور نہ سوال کریں کسی کے قیاس سے اور نہ کسی کی رائے اور اجتہاد سے کہ یہ طریقہ نہیں سلف کا بلکہ شناعت اور ملامت کی ہے اس پر بہت سے اکابر نے صحابہ اور تابعینؒ میں سے اور جھڑکا ہے اور زجر کیا ہے سائلین کو جب پوچھی گئی ان سے رائے ان کی یا قیاس ان کا اور اتفاق کیا ہے علماء نے اس پر کہ محرم کو اپنا سر دھونا واجب ہے جنابت کے وقت اور باقی رہا غسل صرف آرام اور راحت اور تبرید اور استراحت کیلئے اس میں مذہب شافعیہ کا اور جمہور کا جواز ہے بلا کراہت اور جائز ہے شافعیہ کے نزدیک سر دھونا بیری کے پتوں سے یا خطمی سے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹیں اور جب تک بال نہ ٹوٹیں فدیہ نہیں اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور موجب فدیہ ہے مگر یہ روایتیں ان پر حجت ہیں۔

۲۸۹۰:عَنْ زَيْدِبْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَاالْاِ سْنَا دِ وَ قَالَ فَاَمَّرَ اَبُوْ اَيُّوْبَ بِيَدَيْهِ عَلٰى رَاسِهٖ جَمِيعًا عَلٰى جَمِيْعِ رَائِسهٖ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ فَقَالَ الْمِسْوَرَ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَّااُمَارِيْكَ اَبَدًا ۔

۲۸۹۰: زید بن اسلم نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور کہا کہ ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیرے اپنے سارے سر پر آگے اور پیچھے اور مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن عباسؓ سے کہا کہ میں آج سے آپ سے تکرار نہ کروں گا۔

بَابُ : مَايُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ اِذَامَاتَ

باب: محرم مرجائے تو کیا کریں

۲۸۹۱:عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّ كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَاتُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا ۔

۲۸۹۱: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی اونٹ پر سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غسل دو اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے اور کفن اس کو دو کپڑوں میں اسی کے اور سر نہ ڈھانپو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اٹھائے گا لبیک پکارتا ہوا۔

۲۸۹۲:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ قَالَ اَيُّوْبُ فَاَوْقَصَتْهُ اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَوَقَصَتْهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّ كَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَاتُخَمِّرُوْارَاْسَهٗ قَالَ اَيُّوْبُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا وَّ قَالَ عَمْرٌو فَاِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ ۔

۲۸۹۲: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی پر سے گر پڑا۔ ایوب نے کہا کہ گردن ٹوٹ گئی اس کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غسل دو اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے اور کفن دو اس کو دو کپڑوں میں اور خوشبو نہ لگاؤ اور نہ سر ڈھانپو اس کا ایوب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا قیامت کے دن لبیک پکارنے والا اور عمرو نے کہا پکارتا ہوا۔

۲۸۹۳: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلاً كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ نَحْوَمَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ۔

۲۸۹۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۸۹٤: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَّ مِنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّيْ۔

۲۸۹۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۸۹٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا وَّ زَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ۔

۲۸۹۵: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہی مضمون مروی ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ انہوں نے کہا اٹھایا جائے گا قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اور سعید بن جبیر نے اس جگہ کا نام نہیں لیا جہاں وہ گرا تھا۔

تشریح ان سب روایتوں سے مذہب امام شافعی اور احمد اور اسحاق کی تائید ہوتی ہے کہ محرم جب مر جائے اس کو سیا ہوا کپڑا نہ پہنائیں اور نہ سر ڈھانپیں نہ خوشبو لگائیں اور مالک اور اوزاعی نے اور ابوحنیفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اس کا حکم مثل غیر محرم کے ہے اور یہ احادیث ان پر حجت ہیں اور ان کے مذہب کی راہیں اور بیری کے پتوں سے غسل دینے کا استحباب بھی ثابت ہوا اور محرم و غیر محرم اس میں دونوں برابر ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور طاؤس اور عطاء اور مجاہد اور ابن منذر اور دوسرے فقہاء کا اور منع کیا ہے مالک اور دوسرے لوگوں نے اور یہ روایتیں ان کی راد ہیں۔

۲۸۹٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّ سِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهٗ وَلَا رَأْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

۲۸۹۶: وہی مضمون ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا منہ بھی نہ ڈھانپو!

۲۸۹۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّ سِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا۔

۲۸۹۷: وہی مضمون ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس کو خوشبو نہ لگاؤ وہ قیامت کے دن سر میں تلبید کئے ہوئے اٹھے گا (تلبید کسی چیز سے بال جمانے کو کہتے ہیں اس سے تلبید کا استحباب ثابت ہوا)

۲۸۹۸:عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيْرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طِيْبًا وَلَا يُخَمَّرَ رَأْسُهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا۔

۲۸۹۸:ترجمہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔

۲۸۹۹:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَقَعَ مِنْ نَاقَتِهِ فَاَقْعَصَتْهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُغْسَلَ بِمَآءٍ وَّ سِدْرٍ وَّ اَنْ يُّكَفَّنَ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طِيْبًا خَارِجٌ رَأْسُهُ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِيْ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ خَارِجٌ رَأْسُهُ وَ وَجْهُهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا۔

۲۸۹۹:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہی مضمون بیان کیا اور اس میں یہ ہے کہ کفن دو اس کے تئیں دو کپڑوں میں کہ سر باہر نکلا رہے اور خوشبو نہ لگاؤ اور شعبہ نے کہا پھر مجھ سے میرے شیخ نے یوں روایت کی سر اور منہ دونوں باہر نکلے رہیں باقی مضمون وہی ہے۔

۲۹۰۰:عَنْ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاَنْ يَكْشِفُوْا وَجْهَهُ حَسِبْتُهُ قَالَ وَرَأْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُهِلُّ۔

۲۹۰۰:مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کا چہرہ کھلا رکھو لیکن سر کے بارے میں شک ہے۔

۲۹۰۱:عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اغْسِلُوْهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا وَلَا تُغَطُّوْا وَجْهَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّيْ۔

۲۹۰۱:ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ : جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهٖ

باب: محرم کی شروط

۲۹۰۲:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اللّٰهُمَّ

۲۹۰۲:حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ضباعہ بنت زبیر کے پاس اور فرمایا کہ تم نے ارادہ کیا ہے حج کا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اللہ کی اور میں اکثر بیمار ہو جاتی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حج کرو اور شرط کرو اور یوں کہو کہ اے اللہ

مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

احرام کھولنا میرا وہیں ہے جہاں تو مجھے روک دے اور وہ مقداد کے نکاح میں تھیں۔

۲۹۰۳:عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَاَنَا شَاكِیَةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ۔

۲۹۰۳:حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا اس میں ضباعہ نے عرض کی کہ میں حج کا ارادہ کرتی ہوں۔

۲۹۰۴:عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مِثْلَهٗ۔

۲۹۰۴:وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

۲۹۰۵:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ امْرَاَةٌ ثَقِیْلَةٌ وَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ اَهِلِّیْ بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ قَالَ فَاَدْرَكَتْ۔

۲۹۰۵:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے وہی مضمون روایت کیا اس میں ہے کہ میں بھاری بوجھل ہوں اور آخر میں یہ ہے کہ انہوں نے حج پالیا احرام کھولنے کی ضرورت نہیں پڑی۔

۲۹۰۶:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۹۰۶:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ضباعہ رضی اللہ عنہا نے حج کا ارادہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ان کو کہ اپنے احرام جو شرط کرلیں اور انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ویسا ہی کیا۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کو کسی مرض کا دورہ ہوتا ہو اور اس کا خوف ہو جیسے دمہ اور بخار امراض ہیں اس کو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کرلے کہ اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول ڈالوں گا۔ پھر بیماری کے وقت احرام کھول ڈالے اور یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، علیؓ اور ابن مسعودؓ کا اور دوسرے صحابہؓ کا اور تابعین میں سے ایک جماعت کا اور یہی قول ہے احمدؒ اور اسحاقؒ اور ابو ثورؒ کا اور یہی صحیح روایت ہے شافعیؒ سے اور حجت ان سب لوگوں کی یہی حدیث ہے ضباعہؓ کی اور ابو حنیفہؒ اور مالکؒ اور بعض تابعین کا قول ہے کہ اشتراط روا نہیں اور انہوں نے اس حدیث کو یک قضیہ خاصہ میں محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ان کے لئے خاص تھا اور قاضی عیاضؒ وغیرہ بعض لوگوں نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور اصیلی نے کہا ہے کہ اشتراط کے بارے میں کوئی اسناد حدیث صحیح نہیں ہوئی اور نسائی نے کہا ہے کہ کسی نے اس روایت کو مرفوع نہیں کیا سوا معمر کے زہری سے حالانکہ یہ قول قاضی عیاض اور اصیلی کا غلط فاحش ہے اور نوویؒ نے اس کی تغلیط پر تصریح کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے صحیح بخاری میں اور مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور تمام کتب حدیث میں جن پر اعتماد اور اعتبار کیا جاتا ہے اور طرق متعددہ سے باسانید کثیرہ متنوعہ مروی ہوئی صحابہؓ سے اور صرف مسلم ہی نے جن طرق سے بیان کیا ہے وہی اس کی تصحیح و اثبات کو کافی ہیں اور جب حدیث صحیح ہوئی اشتراط روا ہوا اور دعویٰ تخصیص کا بلا دلیل ہے۔

۲۹۰۷: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِضُبَاعَةَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي اَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي وَفِي رِوَايَةِ اِسْحٰقَ أَمَرَ ضُبَاعَةَ۔

۲۹۰۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اسحاق کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ضباعہ کو حکم دیا۔

بَابُ : اِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْاِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضُ

باب: حائضہ اور نفاس والی کے احرام اور غسل کا بیان

۲۹۰۸: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ وَ تُهِلَّ۔

۲۹۰۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا، اسماءؓ بنتِ عمیس کو محمد بن ابوبکرؓ کے پیدا ہونے کا ذوالحلیفہ کے سفر میں، سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو کہ ان سے کہیں کہ نہائیں اور لبیک پکاریں۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نفساء اور حائضہ کا صحیح ہے اور احرام کیلئے انہیں غسل کرنا مستحب ہے اور مذہب شافعیہ اور مذہب مالک اور ابوحنیفہؒ اور جمہور کے نزدیک یہ غسل مستحب ہے اور حسن اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب اور حائض اور نفساء جمیع افعال بجالائیں سوا طواف اور دو رکعت طواف کے، اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دو رکعتیں احرام کی واجب نہیں اور نہ مروی ہوئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تصریح کی ہے اس کی ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج کی بقیہ کیفیت

اور تلبید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کے ساتھ اور غسل بکسر غین وہ چیز ہے جس سے سر دھویا جائے جیسے خطمی وغیرہ اور بالوں کا جمانا ہے کسی لیسدار چیز سے کہ بال پریشان نہ ہوں اور آپ ﷺ نے مصلیٰ ہی پر لبیک پکاری، بعد ظہر کے پھر اونٹنی پر سوار ہوئے اور پھر لبیک پکاری پھر جب بیداء پہنچے لبیک پکاری۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اللہ کی قسم ہے آپ ﷺ نے واجب کیا حج کو اپنے مصلیٰ میں اور اہلال کیا اور جب اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر سیدھی ہوئی جب بھی اہلال کیا جب بیداء کے ٹیلے پر چڑھے جب بھی اہلال کیا اور کبھی آپ ﷺ حج اور عمرے کے ساتھ اہلال فرماتے اور کبھی صرف حج کے ساتھ کہ عمرہ اس کا ایک جز ہے اور اسی وجہ سے یہ قول ثابت ہوا کہ آپ ﷺ قارن تھے اور اسی سبب سے شبہ ہوا کہ آپ ﷺ متمتع تھے اور شبہ ہوا کہ آپ ﷺ نے افراد کیا تھا اور ابن حزم نے کہا کہ یہ سب قبل ظہر کے تھا اور حالانکہ یہ وہم ہے اور صحیح یہی ہے کہ آپ ﷺ قارن تھے اور یہ سب ظہر کے بعد ہوا اور آپ ﷺ نے اہلال ظہر کے بعد کیا اور اس کا کوئی قائل نہیں ہے کہ احرام آپ ﷺ کا ظہر کے قبل تھا اور ابن عمرؓ نے کہا کہ شجرہ کے پاس سے آپ ﷺ نے اہلال شروع کیا جب اونٹ آپ ﷺ کا کھڑا ہوا اور انسؓ نے کہا کہ نماز ظہر آپ ﷺ نے پڑھی اور سوار ہوئے اور دونوں حدیثیں صحیح بخاری میں ہیں اور دونوں روایتوں کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے بعد ظہر کے اہلال کیا اور پھر لبیک سے آواز بلند کی اور آپ ﷺ کی آواز اور صحابہؓ نے سنی اور حکم کیا ان کو بامر اللہ تعالیٰ کہ اپنی آوازیں بلند فرمائیں۔ تلبیہ کے ساتھ اور آپ ﷺ کی سواری حج میں شتر تھا پالان کے ساتھ نہ محمل تھا نہ ہودج، نہ عماری اور زنبیل توشہ کے نیچے بندھی تھی اور محرم کے محمل اور ہودج اور عماری پر سوار ہونے میں اختلاف ہے اور اس کے جواز میں امام احمد کے دو قول ہیں ایک یہ کہ جائز ہے اور یہی مذہب ہے شافعیؒ اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہما کا اور دوسرے یہ کہ منع ہے اور یہ مذہب ہے مالکؒ کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخیّر کیا اپنے اصحاب کو نسک ثلاثہ یعنی افراد و تمتع و قران میں پھر

ترغیب دی جب کہ مکہ کے قریب پہنچے کہ حج کو اور قران کو فسخ کر ڈالیں اور عمرہ بجالا کر احرام کھول ڈالیں جن لوگوں کے پاس ہدی (قربانی) نہیں ہے پھر مروہ کے قریب اس کا حکم حتمی فرمایا اور ذی الحلیفہ میں اسماء بنت عمیس زوجہ ابوبکر صدیقؓ کو وضع حمل ہوا اور محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے تو حکم فرمایا ان کو جو اس باب میں گزرا (زاد المعاد) اور ان کے قصہ سے تین مسئلے معلوم ہوئے اول غسل محرم کا ثانی یہ کہ حائض اپنے احرام کے لئے غسل کرے ثالث یہ کہ احرام صحیح ہے حائض کا پھر جب حضرت چلے اور لبیک پکارتے تھے اور صحابہ لبیک میں جو چاہتے بڑھاتے گھٹاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع نہیں کرتے تھے اور سند فرماتے تھے پھر جب روحاء میں پہنچے وہاں ایک گدھا کونچے کٹا ہوا ملا آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کہ اس کے مارنے والا آئے گا یہاں تک کہ وہ آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ یہ گدھا آپ ﷺ کے اختیار میں ہے آپ ﷺ نے ابوبکرؓ کو حکم کیا کہ اس کو بانٹ دو اس سے ثابت ہوا کہ محرم کو اس شکار کا کھانا حلال ہے جو اس کے واسطے نہ مارا گیا ہو اور صاحب اس کا جس نے اس کو شکار کیا تھا شاید وہ ذی الحلیفہ پر سے نہیں گزرا جیسے ابوقتادہؓ غیر محرم تھے (اور حال ان کا اوپر گزر چکا) اور اس قصہ سے معلوم ہوا کہ ہبہ میں وہبت کہنا ضرور نہیں بلکہ کوئی بھی لفظ ہو ہبہ صحیح ہو جاتا ہے اور معلوم ہوا کہ تقسیم گوشت کی ہڈیوں سمیت اندازہ سے جائز ہے اور معلوم ہوا کہ شکار شکاری کی ملک ہو جاتا ہے جب اس کو بھاگنے سے روک دے اور اسی کی ملک ہو جاتا ہے جس نے روکا ہے زخمی وغیرہ کر کے نہ اس کی ملک جو پائے اور معلوم ہوا کہ گوشت جنگلی گدھے کا حلال ہے اور معلوم ہوا کہ وکیل کرنا تقسیم میں روا ہے اور معلوم ہوا کہ قاسم ایک ہونا چاہئے۔ (زاد المعاد)

۲۹۰۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِیْ حَدِیْثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ حِیْنَ نُفِسَتْ بِذِی الْحُلَیْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَا أَبَا بَکْرٍ فَأَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

۲۹۰۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ بَیَانِ وُجُوْهِ الْاِحْرَامِ

باب: احرام کی قسموں کا بیان

۲۹۱۰: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِیْعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَکَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَّمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَکَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِیْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِیْ وَاَهِلِّیْ بِالْحَجِّ وَدَعِی الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَیْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

۲۹۱۰: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال میں اور لبیک پکاری ہم نے عمرہ کی۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کے پاس ہدی ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کا لبیک پکارے اور بیچ میں احرام نہ کھولے یہاں تک کہ دونوں سے فارغ ہو کر حلال ہووے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پھر جب میں مکہ کو آئی حائض تھی اور نہ طواف کیا بیت اللہ کا نہ صفا مروہ پھری اور اس کی شکایت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے سر کے بال کھول ڈالو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ دو فرماتی ہیں کہ پھر میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج سے فارغ ہوئے بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کے ساتھ تنعیم کی طرف اور میں

اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّیْقِ اِلَى التَّنْعِیْمِ فَاَعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِیْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَانُوْا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

نے وہاں سے عمرہ کیا اور فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے پھر طواف کیا ان لوگوں نے کہ اہلال کیا تھا عمرہ کا بیت اللہ کے گرد اور پھری صفا اور مروہ پر پھر احرام کھول ڈالا پھر طواف کیا دوبارہ۔ اس کے بعد کہ لوٹ کر آئیں منیٰ سے حج کر کے اور جن لوگوں نے کہ حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا (یعنی قارن تھے) انہوں نے ایک ہی طواف کیا (عمرہ و حج دونوں کی طرف سے)۔

تشریح یہ احادیث سب جواز تمتع و افراد و قران پر دال ہیں اور اجماع ہے اس پر کہ تینوں قسمیں حج کی روا ہیں اور وہ نہی جو حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اس کی توضیح آگے آئے گی۔

افراد یہ ہے کہ احرام باندھے صرف حج کا اور اس سے فارغ ہو جائے۔

تمتع یہ ہے کہ احرام باندھے عمرہ کا اشہر حج میں اور اس سے فارغ ہو کر پھر اسی سال حج کرے۔

قران یہ ہے کہ ان دونوں کا احرام ایک ساتھ ہی باندھے۔

اور اسی طرح اگر ایک شخص نے احرام باندھا عمرہ کا اور پھر حج کا احرام باندھ لیا عمرہ کے طواف سے پہلے تو بھی قارن ہو گیا پھر اگر احرام حج کا باندھا اور پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اس کے لئے شافعیؒ کے دو قول ہیں اصح قول ان کا یہ ہے کہ احرام عمرہ کا صحیح نہیں اس کو اور دوسرا قول یہ ہے کہ صحیح ہے اور وہ قارن ہو جاتا ہے بشرطیکہ احرام عمرہ کا احرام حج کھولنے کے قبل باندھے اور ایک قول ہے کہ قبل وقوف عرفات کے باندھے اور ایک قول ہے کہ قبل فعل فرض کے باندھے اور ایک قول ہے کہ قبل طواف قدوم کے باندھے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ ان تینوں میں افضل کون ہے سو شافعی اور مالک کا اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ افضل افراد ہے پھر تمتع پھر قران اور امام احمدؒ اور دوسرے فقہاء کا قول ہے کہ افضل تمتع ہے اور ابو حنیفہ اور دوسروں کا قول ہے کہ افضل قران ہے اور یہ دونوں مذہب آخر کے دوسرا قول ہے شافعیؒ کا اور نوویؒ کے نزدیک صحیح تفصیل افراد کی ہے پھر تمتع کی پھر قران کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ آپ مفرد تھے یا متمتع یا قارن۔

مترجم کہتا ہے کہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ آپ قارن تھے اور قران افضل ہے اور زاد المعاد میں اس کو خوب دلائل قویہ سے ثابت کیا ہے انتہی پھر فرمایا نوویؒ نے اور ہر فرقہ اپنے مذہب کے موافق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو ٹھہراتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ پہلے آپ ﷺ مفرد تھے پھر احرام عمرہ کا بھی باندھ لیا، پیچھے اس کے اور داخل کیا اس کو حج پر اور قارن ہو گئے اس کے بعد نوویؒ نے دلائل تینوں مذہبوں کے ذکر کئے ہیں اور ترجیح دی ہے قول شافعی کو کہ افراد افضل ہے پھر اس کے بعد وجہ اختلاف صحابہؓ بیان کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں واقع ہوا کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اول احرام آپ ﷺ نے افراد کا کیا، اس لئے مفرد کہلائے پھر حکم تمتع کا دیا اس لئے متمتع ہوئے اور اکیلے حج کے احرام کے بعد عمرہ کے تئیں بھی اس میں منضم کیا اس لئے قارن کہلائے غرض حالت ثانیہ آپ ﷺ کی قران ہی تھی اور اس میں اخبار ہے اس وقت کا کہ آپ ﷺ نے حکم دیا اپنے صحابہؓ کو کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالیں جن کے پاس ہدی نہ ہو اور جن کے پاس ہدی تھی وہ قارن رہے اس معنی سے کہ انہوں نے عمرہ کو حج میں ملا لیا اور وہ احرام نہ کھول سکے، اس لئے کہ ان کے ساتھ ہدی تھی اور آپ ﷺ نے اس لئے عمرہ کو حج میں داخل کر دیا کہ اس میں دلجوئی اور تسکین تھی صحابہؓ کی اور اطمینان کا موجب تھا ان کے واسطے اس لئے کہ ان کے نزدیک مدت سے (اشہر حج میں عمرہ بجا لانا بہت برا تھا اور بہ سبب ساتھ ہونے ہدی کے آپ ﷺ کے صحابہؓ کے ساتھ احرام نہیں کھول سکے اور اس عذر کو بیان فرما دیا غرض آپ ﷺ آخر حج میں قارن ہو چکے اور متفق ہو چکے ہیں اس پر علماء کہ جائز ہے ملانا حج کا عمرہ پر اور بعض لوگوں نے بطور شذوذ کے اس میں خلاف کیا ہے اور اس کے

مانع ہوئے ہیں اور کہا ہے کہ ایک احرام دوسرے احرام پر داخل نہیں ہو سکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز میں نہیں مل سکتی اور اختلاف کیا ہے عمرہ کو حج پر ملانے میں اور اس کو اصحاب الرائے نے جائز کہا ہے (یعنی دین میں رائے کو دخل دینے والوں نے اور یہ شرف خاص ہے اہل کوفہ کیلئے) اور یہی قول ہے شافعی کا ان روایتوں کی رو سے اور بعض لوگوں نے اس کو منع کیا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص کیا ہے اس لئے کہ اس وقت عمرہ کی ضرورت تھی اشہر حج میں (مگر نوویؒ نے اس ضرورت کو بیان نہیں کیا) اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ آپ ﷺ متمتع تھے مطلب ان کا یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اشہر حج میں عمرہ سے تمتع یعنی برخورداری پائی اور اس صورت میں تمام حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پہلے تو حج کا احرام باندھا تھا جیسے اکثر رواۃ سے مروی ہے بعد اس کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم کیا کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر لو جیسے اور صحابہؓ کو حکم فرمایا جن کے ساتھ ہدی نہ تھی اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے احرام میں رواۃ نے اختلاف کیا ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حج کا اور اس روایت میں تصریح ہے اس کی کہ جب آپ حائضہ ہو گئیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو اور اس صورت میں سب روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے کہ جس نے حج کے احرام کا کہا اس نے باعتبار اول احرام کے کہا اور جس نے عمرہ کا کہا اس نے باعتبار آخر حال کے اور یہ جو فرمایا کہ اپنا عمرہ چھوڑ دو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اسے باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابھی اس کے افعال میں دیر کرو یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجالانا شروع کر دو اس لئے کہ افعال حج جیسے وقوف عرفات ہے یا رمی جمار ہے یہ حیض کی حالت میں بھی ہو سکتی ہیں بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا فعل ہے اور وہ مسجد کے اندر ہوتا ہے پھر وہ حائضہ سے کیونکر ہو سکتا ہے چنانچہ مؤید ہے اس تاویل کی وہ روایت جو مروی ہے ابن طاؤس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ انہوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور جب آئیں مکہ میں تو قبل طواف کے حائضہ ہو گئیں اور حج کا احرام باندھ لیا اور مناسک حج ادا کئے اور آپ ﷺ نے منیٰ سے لوٹنے کے دن ان سے فرمادیا کہ تم جو اب طواف وسعی کرو گی اس میں حج وعمرہ دونوں کے طواف وسعی ادا ہو جائے گی غرض اس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل ولغو نہیں ہوا اور دوسری روایت میں جو یہ آیا ہے کہ آپ ﷺ نے جب ان کو عبدالرحمٰنؓ کے ساتھ بھیجا تنعیم کو تو فرمایا یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا کہ عمرہ ان کا حج سے جدا ہو جائے جیسے اور امہات المؤمنینؓ وغیرہن کا ہوا یا جیسے ان اصحاب کا ہوا جو اپنے ساتھ ہدی نہ لائے تھے اور انہوں نے حج کو عمرہ کر کے فسخ کر دیا تھا اور پھر احرام کو کھول ڈالا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ میں باندھا غرض ان کا عمرہ الگ ہوا اور حج الگ ہوا تو انہوں نے بھی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ بھی الگ ہو جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تنعیم سے ایک عمرہ لے لو اور یہ اسی عمرہ کی جگہ ہے جو تم نے کیا تھا اور یہ جو کہا کہ جن لوگوں نے حج وعمرہ کو جمع کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج وعمرہ دونوں کی طرف سے اور عمرہ اس کا حج میں مندرج ہو جاتا ہے اور امام شافعیؒ اسی کے قائل ہیں اور یہی منقول ہے ابن عمرؓ اور جابرؓ اور عائشہؓ اور مالکؒ اور احمدؒ اور اسحٰقؒ اور داؤدؒ سے اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ لازم ہے اس کو دو طواف اور دو سعی اور وہ منقول ہے علی بن ابو طالب اور ابن مسعود اور شعبی سے اور نخعی سے (کلہ من النووی بالاختصار)

۲۹۱۱: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّ اَهْدٰى فَلَا يَحِلَّ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهٗ وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ

۲۹۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا جب مکہ آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول ڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ نہ کھولے جب تک قربانی نحر نہ کر لے اور جس نے

فَلْيُتِمَّ حَجَّةً قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ اَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ اُهْلِلْ اِلَّا بِعُمْرَةٍ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَنْقُضَ رَأْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاُهِلَّ بِحَجٍّ وَاَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِيْ بَعَثَ مَعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيَ الَّتِيْ اَدْرَكَنِيَ الْحَجُّ وَلَمْ اَحْلِلْ مِنْهَا۔

حج کا اہلال کیا وہ حج پورا کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے حیض ہو گیا اور میں عرفہ کے دن تک حائض رہی اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوٹی کھول ڈالو کنگھی کرو اور حج کا اہلال کرو عمرہ چھوڑ دو میں نے ایسا ہی کیا جب حج کر چکے تو میرے ساتھ عبدالرحمٰنؓ کو بھیجا کہ میں تنعیم سے عمرہ لاؤں وہ عمرہ جس کو میں نے پورا نہیں کیا تھا اور حج کا احرام باندھ لیا تھا اس کا احرام کھولنے کے قبل۔

تشریح ۞ مطلب اس کا بہت تفصیل کیساتھ اوپر گزر گیا۔

۲۹۱۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ اَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهٖ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ اَصْنَعُ بِحَجَّتِيْ قَالَ انْقُضِيْ رَأْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَمْسِكِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِيْ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ فَاَعْمَرَنِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ مَكَانَ عُمْرَتِيَ الَّتِيْ اَمْسَكْتُ عَنْهَا۔

۲۹۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا نکلے ہم حجۃ الوداع میں اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا اور ہدی نہیں لائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ حج و عمرہ دونوں کا اہلال کرے اور احرام نہ کھولے جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو اور میں حائضہ ہو گئی پھر جب شب عرفہ ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا تو اب حج کیوں کر کروں؟ فرمایا سر کھول ڈالو، کنگھی کرو عمرہ کے افعال سے باز رہو حج کا اہلال کرو۔ پھر جب میں حج کر چکی، عبدالرحمٰن کو حکم فرمایا وہ مجھے پیچھے بٹھا لے گئے یعنی اونٹ پر اور عمرہ کروا لائے اس عمرہ کی جگہ جس کی بجا آوری افعال سے میں باز رہی تھی۔

۲۹۱۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ وَاَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ كُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ۔

۲۹۱۳: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور آپ ﷺ نے فرمایا جو چاہے حج و عمرہ دونوں کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا اہلال کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ اور لوگوں نے بھی اور بعضوں نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعضوں نے فقط عمرہ کا اور میں انہی میں تھی۔

۲۹۱۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ فَلَوْ لَآ اَنِّيْ اَهْدَيْتُ لَآ هْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنْهُمْ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَاَدْرَكَنِيْ يَوْمُ عَرَفَةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَّمْ اَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِيْ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَانْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللّٰهُ حَجَنَا اَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ وَخَرَجَ بِيْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَاوَ لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَاصَدَقَةٌ وَّلَا صَوْمٌ۔

۲۹۱۴: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نکلے ہم حجۃ الوداع میں ہلال ذی الحجہ کے قریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جوارادہ کرے عمرہ کا اہلال کرے اور اگر میں ہدی نہ کرتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا اور میں انہی میں تھی جنہوں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر جب مکہ آئے اور عرفہ کا دن ہوا میں حائضہ ہوگئی اور ابھی میں نے عمرہ سے احرام نہیں کھولا تھا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا اہلال کرو۔ پھر میں نے ایسا ہی کیا پھر جب شب محصب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج پورا کیا میرے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کو بھیجا انہوں نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا اور وہ مجھے تنعیم لے گئے اور میں نے اہلال عمرہ کا کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج اور عمرہ دونوں پورے کئے اور نہ اس میں قربانی واجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ۔

تشریح ۞ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ جانور پر دو آدمی کا بیٹھنا روا ہے اگر جانور کو طاقت ہو اور معلوم ہوا کہ تینوں قسم مناسک کے روا ہیں افراد و تمتع وقران اور اس پر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا اور شب محصب بعد ایام تشریق کے ہے جس رات محصب میں آپ نے شب کاٹی اور منٰی سے کوچ کیا اور تاریخ مدینہ سے چلنے کی اوپر بیان ہو چکی ہے اور یہ جو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ نہ اس میں قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہ مشکل ہے اس لئے کہ قارن اور متمتع دونوں پر قربانی ہے اور تاویل اس کی یہ ہے کہ اس کی قربانی سے مراد وہ قربانی ہے جو بسبب ارتکاب محظورات کے لازم آتی ہے جیسے خوشبو لگا لینا حالت احرام میں یا منہ ڈھانپ لینا یا شکار کرنا یا بال اکھاڑنا یا ناخون لینا وغیرہ ہے غرض مطلب یہ ہے کہ ان وجوہ سے کوئی قربانی لازم نہیں آتی اور یہ تاویل مختار ہے نوویؒ نے اسی پر تصریح کی ہے۔

۲۹۱۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدَةَ۔

۲۹۱۵: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۹۱۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِی الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمَا وَقَالَ فِيْهِ قَالَ عُرْوَةُ فِیْ ذٰلِكَ اِنَّهٗ قَضَى اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِیْ ذٰلِكَ هَدْیٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ۔

۲۹۱۶: اس حدیث کا مضمون وہی ہے جو اوپر حدیث کا بیان ہوا۔ عروہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حج و عمرہ پورا کیا اور حضرت ہشام کی روایت میں ہے کہ اس میں کوئی قربانی، روزہ یا صدقہ واجب نہیں ہوا۔

۲۹۱۷: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

۲۹۱۷: وہی مضمون ہے آخر میں یہ ہے کہ جس نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج و عمرہ دونوں کا انہوں نے احرام نہیں کھولا مگر نحر کا دن ہوا! (یعنی دسویں تاریخ ذوالحجہ کی)۔

۲۹۱۸: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ اَوْ قَرِيْبٍ مِّنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقَالَ اَنَفِسْتِ يَعْنِی الْحَيْضَةَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖ شَیْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِیْ مَا يَقْضِی الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِیْ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَائِهٖ بِالْبَقَرِ۔

۲۹۱۸: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہم نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور خیال نہیں کرتے تھے مگر حج کا (اس لئے کہ عمرہ، ایام حج میں برا جانتے تھے جہالت کے دنوں میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس خیال کو مٹایا) جب سرف میں آئی میں حائضہ ہو گئی اور رونے لگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر پوچھا کیا تم کو حیض ہوا ہے؟ میں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کیلئے اللہ نے لکھ دیا ہے سو اب تم حج کے کام کرو سوا طواف کے کہ وہ غسل کے بعد کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے قربانی کی گائے کی۔

تشریح: اس سے معلوم ہو گیا کہ حائضہ اور نفساء کو جمیع افعال حج سوا طواف کے روا ہیں جیسا اوپر گزر گیا اور سرف ایک مقام ہے مکہ سے قریب کئی میل پر اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمیع عورتوں پر آتا ہے بخلاف اس کے جو قائل ہے کہ یہ بلا بنی اسرائیل سے شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلال بخاری کا صحیح ہے اور معلوم ہوا کہ حائضہ کو غسل مسنون جیسے احرام کا غسل ہے اور معلوم ہوا کہ طواف حائضہ کا صحیح نہیں اور یہ بالاتفاق مسلم ہے مگر اس کی علت میں اختلاف ہے بہ سبب اختلاف اور اشتراط طہارت اور در طواف سوا امام مالکؒ

اور شافعیؒ اور احمدؒ نے کہا ہے کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابوحنیفہؒ نے کہا شرط نہیں ہے اور یہی مذہب ہے داؤد کا غرض جس نے طہارت کو شرط کہا ہے اس کے نزدیک عدم طہارت کے سبب سے طواف حائضہ باطل ہے اور جنہوں نے اسے شرط نہیں کیا انہوں نے کہا کہ طواف سے حائضہ اس لئے روکی گئی ہے کہ اسے مسجد میں ٹھہرنا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا کہ آپ ﷺ نے قربانی کی بیبیوںؓ کی طرف سے اس میں احتمال ہے کہ آپ ﷺ نے پوچھ لیا ہو اس لئے کہ قربانی غیر کی طرف سے بغیر اس کے پوچھے صحیح نہیں ہوتی اور امام مالکؒ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی گائے کی اونٹ سے افضل ہے اور شافعیؒ کے نزدیک اونٹ افضل ہے اس لئے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن اول ساعت میں آئے وہ ایسا ہے جیسے اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس حدیث سے شافعیؒ نے استدلال کیا ہے اور ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ حج عورت پر واجب ہے جب استطاعت راہ کی ہو اور محرم کا ساتھ ہونا یہ بھی استطاعت میں داخل ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور اسی پر اجماع ہے کہ زوج، حج نفل سے زوجہ کو روک سکتا ہے رہا حج فرض تو جمہور کا قول ہے کہ نہیں روک سکتا اور شافعیؒ کے دو قول ہیں ایک جمہور کے موافق اور اصح قول ان کا یہ ہے کہ وہ علی الفور واجب نہیں اور اصحاب شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ عورت کو مستحب تو یہی امر ہے کہ شوہر کے ساتھ حج کرے جیسا احادیث صحیحہ میں وارد ہو چکا ہے اور اب چونکہ زمانہ فتنہ کا ہے لہٰذا اگر اس کے وجوب پر فتویٰ دیا جائے تو بھی شاید بنظر مصلحت بعید نہ ہو۔

٢٩١٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانَذْ كُرُ اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقُلْتُ وَ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي لَمْ اَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ مَالَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَاشَيْءٌ كَتَبَهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَفْعَلِيْ مَايَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اُجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَاَحَلَّ النَّاسُ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ اَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهَرْتُ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَضْتُ قَالَتْ فَاُتِيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَاهٰذَا فَقَالُوْا اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٢٩١٩: عائشہ صدیقہ ام المؤمنین مبراۃ من فوق السماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہیں خیال کرتے تھے ہم مگر حج کا پھر جب سرف میں آئی میں حائضہ ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور میں رو رہی تھی آپ نے سبب پوچھا میں نے عرض کیا کہ کاش اس سال نہ آتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تم کو حیض ہوا میں نے عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بلا تو اللہ پاک نے آدم کی سب بیٹیوں کیلئے لکھی ہے تو اب تم وہی کرو جو حاجی کرتا ہے بجز اس کے کہ طواف نہ کرو بیت اللہ کا جب تک پاک نہ ہو فرماتی تھیں کہ پھر جب ہم مکہ میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے صحابہؓ کو کہ اس احرام کو عمرہ کر ڈالو سو لوگوں نے احرام کھول ڈالا (یعنی عمرہ کر کے) مگر جس کے ساتھ ہدی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہدی تھی اور ابوبکرؓ وعمرؓ اور مالداروں کے ساتھ بھی پھر احرام باندھا انہوں نے (یعنی جنہوں نے کھول ڈالا تھا) جب چلے یعنی حج کو فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ جب دن ہوا نحر کا تو میں پاک ہوئی اور مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سو میں نے طواف افاضہ کیا اور ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا میں نے کہا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیبیوںؓ کی

وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَّ عُمْرَةٍ وَّاَرْجِعُ بِحَجَّةٍ قَالَتْ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْدَفَنِيْ عَلٰى جَمَلِهٖ قَالَتْ فَاِنِّيْ الْاَذْكُرُوَ اَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ اَنْعَسُ فَيُصِيْبُ وَجْهِيْ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ حَتّٰى جِئْنَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَآءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِيْ اعْتَمَرُوْا۔

طرف سے گائے کی ہے پھر جب شب محصب ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ حج اور عمرہ کر کے لوٹتے ہیں اور میں صرف حج کر کے تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کو انہوں نے مجھے اپنے اونٹ پر پیچھے بٹھالیا اور فرماتی ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے اور میں ان دنوں کم سن لڑکی تھی اور اونگھ جاتی تھی اور میرے منہ میں کجاوہ کے پیچھے کی لکڑی لگ جاتی تھی یہاں تک کہ تنعیم پہنچے اور وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام باندھا اس عمرہ کے بدلے میں جو اور لوگوں نے کیا تھا۔

تشریح ۞ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ فقہاء نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے جس کی بناء قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے اور وہ مسئلہ یہ ہے کہ عورت جب احرام باندھے عمرہ کا اور حائضہ ہو جائے اور طواف نہ کر سکے قبل وقوف عرفات۔ کے تو احرام عمرہ کا توڑ دے اور حج مفرد کا اہلال کرے یا حج کو عمرہ میں ملائے اور قارن ہو جائے سو فقہائے کوفہ نے جیسے امام اعظم اور ان کے اصحاب ہیں انہوں نے کہا ہے کہ عمرہ توڑ دے اور حج کو عمرہ میں ملا دے یہ مذہب ہے اہلحدیث کا جیسے امام احمد اور ان کے اتباع ہیں اور کوفیوں نے عروہ کی روایت سے استدلال کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تم اپنے عمرہ کو چھوڑ دو اور چوٹی کھول ڈالو اور اخیر میں فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کا بدلہ ہے اور یہ روایت مع ترجمہ کے اوپر گزر چکی ہے۔ غرض یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ وہ متمتع تھیں اور دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے عمرہ چھوڑ دیا اور احرام حج کا باندھ لیا اور اگر وہ اپنے احرام پر باقی رہتیں تو کنگھی کرنا ان کو روا نہ ہوتا اور اسی لئے جب وہ عمرہ تنعیم سے لائیں تو حضرت ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے عمرہ کا بدلہ ہے پھر اگر عمرہ اول باقی رہتا تو آپ ﷺ یہ کیوں فرماتے کہ یہ اس کا بدلہ ہے بلکہ عمرہ تنعیم ایک عمرہ مستقلہ ہوتا اور اہلحدیث نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اگر تم تامل کر و اس روایت میں اور سب الفاظ و عبارات کو جو اس میں بطریق مختلفہ مروی ہوئے ہیں اس میں غور کرو تو بخوبی واضح ہو جائے کہ وہ قارن تھیں اور انہوں نے عمرہ کو نہیں چھوڑا تھا چنانچہ مسلم کی روایتوں میں اس بات کی تصریح ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طواف تمہارے حج اور عمرے دونوں کو کافی ہے اور انہوں نے عرض کیا کہ میرے دل میں خلجان ہے کہ میں نے جب تک حج نہیں کیا طواف نہیں کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے عبدالرحمٰنؓ سے فرمایا کہ ان کو تنعیم لے جاؤ اور طاؤس کی روایت میں بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ نے منیٰ سے کوچ کے دن فرمایا کہ تمہارے یہ طواف (یعنی طواف افاضہ) حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہوگا۔ غرض یہ نصوص صریحہ دال ہیں کہ وہ قارن تھیں اور حج و عمرہ دونوں کو انہوں نے ادا کیا چنانچہ اوپر تصریح کی ہے کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور دال ہیں یہ نصوص کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور بصراحت دال ہیں کہ انہوں نے عمرہ ترک نہیں کیا اور احرام اس کا باقی ہے مگر اس کے افعال بجالانے میں دیر کی اور یہ جو فرمایا کہ اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو۔ اس میں البتہ اشکال ہے اور اس کے حل میں فقہاء کے چار مسلک ہیں۔

مسلک اول: یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے عمرہ کے ترک کی جیسے حنفیہ کا قول ہے۔

مسلک ثانی: یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اس کی کہ محرم کو اپنی کنگھی کرنا روا ہے اور کنگھی کے منع ہونے پر نہ کوئی دلیل کتاب سے ہے نہ سنت سے نہ اجماع امت سے اور یہ قول ابن حزم وغیرہ کا ہے۔

مسلک ثالث: یہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہنا کہ یہ لفظ فقط عروہ نے بیان کیا ہے اور تمام راویوں کے خلاف کہا ہے اور طاؤس و قاسم و اسود وغیرہم

نے یہ روایت بیان کی ہے مگر کسی نے یہ لفظ نہیں کہا کہ آپ ﷺ نے سر کھولنے اور کنگھی کرنے کو فرمایا ہو اور اس گروہ نے کہا ہے کہ حماد نے زید سے اس نے ہشام سے اس نے اپنے باپ عروہ سے روایت کی کہ عروہ نے کہا مجھ سے کئی شخصوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا عمرہ چھوڑ دو اور سر کھول ڈالو اور کنگھی کرو غرض اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کھولنے کی بات عروہؒ نے خود حضرت عائشہؓ سے نہیں سنی۔

مسلک رابع: یہ ہے کہ عمرہ چھوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اس کو اپنے حال پر رہنے دو اور یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل ترک کر دو اور اس کی دو دلیلیں بڑی پکی ہیں۔ اول یہ فرمانا آپ ﷺ کا طواف افاضہ کے وقت کہ یہ طواف تمہارا تمہارے حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہے اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ بالکل باطل نہیں ہوا دوسرے یہ فرمانا آپ کا کافی ہے كُوْنِیْ فِیْ عُمْرَتِكِ یعنی اپنے عمرہ میں رہو اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا عمرہ تنعیم کو کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ام المؤمنین محبوبہ سید المرسلین ﷺ نے چاہا کہ ایک عمرہ مفرد بجالائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خبر دی کہ طواف تمہارا تمہارے حج وعمرہ دونوں کو کافی ہو گیا اور عمرہ حج میں داخل ہو گیا تو انہوں نے اصرار کیا جیسے اور امہات المؤمنینؓ کا عمرہ ہوا یا ان لوگوں کا جو ہدی نہ لائے تھے کہ ان کے عمرہ کا احرام الگ اور حج کا احرام الگ تھا ایسا ہی میرا بھی ایک عمرہ احرام کے ساتھ ہو جائے پھر جب تنعیم سے عمرہ لائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تم نے چاہا تھا اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پہلے پہل احرام کس کا باندھا تھا اور اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تھا اور یہی صواب ہے اس لئے کہ حدیث صحیح میں آ چکا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ کو تینوں نسک کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی عمرہ ہی کا احرام باندھتا اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ عمرہ رہنے دو اور حج کا احرام باندھو یہ بھی اسی پر دال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ انہوں نے اول احرام حج کا باندھا تھا اور مفردہ تھیں چنانچہ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ روایت کی قاسم بن محمد اور اسود بن یزید اور عروہ، ان سب لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ بات جو دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے احرام حج کا باندھا تھا نہ عمرہ کا پھر دلائل ان کے بیان کئے اور مذہب اول کو ثابت کیا اور آخر میں کہا کہ محرم کو اگرچہ بال اکھاڑنا منع ہے مگر کنگھی کرنا کس نے منع کیا ہے اور کنگھی میں نزاع ہے اور وہ البتہ محل اجتہاد ہے۔ (زاد المعاد)

۲۹۲۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْمَاجِشُوْنِ غَيْرَ اَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ ذِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ اَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا وَلَاقَوْ لُهَا وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ اَنْعَسُ فَيُصِيْبُ وَجْهِيْ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ۔

۲۹۲۰: اس سند سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور مالداروں کے ساتھ بھی تھی پھر ان لوگوں نے اہلال کیا جب چلے اور نہ یہ ذکر ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہو کہ میں کم سن لڑکی تھی اونگھتی تھی اور میرے منہ میں کجاوے کی لکڑی لگ جاتی تھی۔

۲۹۲۱: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افراد کیا حج کا۔

اَفْرَادَ الْحَجِّ ۔

تشریح ❀ حضرت عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو یہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج کا اس کے تین معنی ہو سکتے ہیں ۔اول یہ کہ صرف حج کا اہلال کیا ہو۔دوسرے یہ کہ عمل میں افراد کیا ہو یعنی حج وعمرہ دونوں کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بجالائے ہوں تیسرے یہ کہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرا حج نہیں کیا بخلاف عمرہ کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح معنی افراد حج کے وہی دوسرے معنی ہیں اور یہاں ابن عمرؓ کے قول میں وہی معنی مراد ہیں کہ افعال دونوں کے ایک ہی بار بجالائے اور اس میں سب روایتوں میں توفیق بھی ہو جاتی ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق بھی ہے اس نظر سے کہ آپ اپنی امت پر رفق اور آسانی چاہتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی فرمایا تھا کہ تمہارا یہ طواف (یعنی طواف افاضہ) حج وعمرہ دونوں کو کافی ہے اور اس صورت میں ان روایتوں کی تاویل نہیں کرنی پڑتی جن میں قران وتمتع کی تصریح آئی ہے۔ (زاد المعاد)

۲۹۲۲: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِيْ حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ حَتّٰى نَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَمَعَ رِجَالٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَايُبْكِيْكِ قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ وَمَا لَكِ قُلْتُ لَااُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجِّكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا وَ اِنَّمَا اَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَاكَتَبَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِيْ حَجَّتِيْ حَتّٰى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ فَاِنِّيْ

۲۹۲۲: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لبیک پکارتے ہوئے حج کی حج کے مہینوں میں اوقات و مواضع حج میں (یا ممنوعات شرعیہ حج سے بچتے ہوئے) اور حج کی راتوں میں (مراد اس سے یہ قول ہے اللہ تعالیٰ کا اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ اور امام شافعی اور جماہیر علماء کے نزدیک صحابہ وتابعین سے اور اسلاف صالحین سے حج کے مہینے شوال اور ذیقعدہ اور دس راتیں ہیں ذی الحجہ کی کہ تمام ہوتی ہیں نحر کی رات کی صبح تک یعنی دسویں تاریخ کی صبح تک اور امام مالکؒ سے بھی یہی مروی ہے اور مشہور روایت مالکؒ کی یہ ہے کہ وہ شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ کا سارا مہینہ ہے اور یہی مروی ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور مشہور روایت ان دونوں کی وہی ہے جو ہم نے اوپر جماہیر سے نقل کی) یہاں تک کہ سرف میں اترے اور آپ ﷺ اصحابؓ کی طرف نکلے اور فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کر لے اور جس کے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کرے سو بعض لوگوں نے اس پر عمل کیا اور بعضوں نے نہیں (اس لئے کہ امر وجوب کے طور پر نہ تھا بلکہ استحباب کے طور پر تھا) حالانکہ ان کے ساتھ ہدی نہ تھی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندھے رہے اور نیت حج ہی کی رہی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو ہدی تھی اور ان لوگوں کے ساتھ بھی جن کو طاقت تھی ہدی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ ﷺ نے فرمایا تم روتی کیوں ہو؟ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے جو صحابہؓ سے فرمایا میں نے سنا کہ آپ ﷺ

اَنْتَظِرُ كُمَا هٰهُنَا قَالَتْ خَرَجْنَا فَاَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مَنْزِلِهٖ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ فِيْ اَصْحَابِهٖ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ۔

نے عمرہ کا حکم دیا (اور میں اس کی بجا آوری سے بہ سبب حیض کے مجبور ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا کیوں؟ میں نے عرض کی کہ میں نماز نہیں پڑھتی (یہاں سے معلوم ہوا کہ حیض کو بے نمازی آ گئی بولنا مستحب ہے کہ اس میں حیا اور تہذیب ہے اور یہ اصطلاح گویا اسی حدیث سے نکلی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا نقصان ہے؟ تم حج میں مشغول رہو (یعنی ابھی افعال عمرہ میں تاخیر کرو اگرچہ احرام عمرہ کا ہے) تو اللہ سے امید ہے کہ تم کو وہ بھی عنایت فرما دے اور بات تو یہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر بھی لکھا ہے جو ان سب پر لکھا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ تخصیص حیض اور ابتداء اس کی بنی اسرائیل سے باطل ہے) پھر فرماتی ہیں کہ میں حج میں نکلی اور ہم منیٰ میں اترے اور میں پاک ہوئی اور طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ ﷺ محصب میں اترے اور آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ سے فرمایا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندھے (اس سے استدلال کیا ہے ان لوگوں نے جو قائل ہیں کہ مکہ والا جب عمرہ کرے تو حل میں یعنی حرم سے باہر جا کر احرام باندھے اور روا نہیں ہے کہ حرم ہی سے احرام باندھ لے اور اگر اس نے حرم ہی میں احرام باندھا اور پھر حل میں گیا طواف سے پہلے تو بھی کافی ہے اور اس پر دم واجب نہیں اور اگر حرم میں احرام باندھ کر بھی حل میں نہ نکلا اور طواف وسعی اور حلق کیا تو اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ عمرہ اس کا صحیح نہیں جب تک کہ حل کی طرف نہ نکلے پھر طواف وسعی کرے اور حلق اور دوسرا یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اس کا دم لازم آتا ہے (یعنی ایک بکری) اس لئے کہ اس نے میقات کو ترک کیا اور علماء نے کہا ہے کہ واجب ہے حل کی طرف نکلنا تاکہ نسک اس کا حل وحرم دونوں میں ہو جائے جیسے حاجی دونوں میں جاتا ہے اور عرفات میں وقوف کرتا ہے اور وہ حل میں ہے پھر مکہ میں داخل ہوتا ہے طواف وغیرہ کیلئے یہ تفصیل ہے مذہب شافعیؒ کی اور یہی کہا ہے جمہور علماء نے کہ واجب ہے نکلنا حل کی طرف عمرہ کے احرام کیلئے جدھر سے حل قریب ہو اور امام مالک ہی کا مذہب ہے کہ احرام عمرہ کا تنعیم سے ہے اور معتمرین کی میقات وہی ہے مگر یہ قول شاذ و مردود ہے اور جماہیر کا وہی قول ہے کہ تمام جوانب حل کے برابر ہیں خواہ تنعیم ہو یا اور کوئی) (نوویؒ) اور طواف کرے بیت اللہ کا اور فرمایا آپ نے کہ میں تم دونوں کا منتظر ہوں یہی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہم دونوں نکلے اور میں نے لبیک پکاری اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی اور ہم آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپؐ اسی منزل میں تھے رات میں، پھر آپؐ نے فرمایا کہ تم فارغ ہو گئیں میں نے عرض کی کہ ہاں آپؐ نے اپنے اصحاب میں کوچ پکار دی اور نکلے اور بیت اللہ پر سے گزرے اور طواف کیا (یہ طواف وداع کیا) نماز صبح سے پہلے پھر مدینہ کو چلے۔

تشریح ۞ قولہ اور آپ اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو الخ زاد المعاد میں ہے کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو اختیار دیا نسک ثلاثہ میں پھر جب مکہ کے قریب پہنچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج اور قران کا احرام باندھے ہیں اور ہدی نہیں لائے وہ اس کو فسخ کر دیں عمرہ کے ساتھ پھر مروہ پہنچ کر بطریق وجوب کے ان کو حکم دیا۔

قولہ اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جائے الخ زاد المعاد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں میں ایک بھی ایسا عمرہ نہیں ہے کہ آپ نے مکہ سے باہر نکل کر حل سے عمرہ کا احرام باندھا ہو جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہیں اور آپ کے تمام عمرے وہی تھے جو مکہ میں

باہر سے آنے والے کے ہوتے ہیں (یعنی ان پر قیاس کرنا مکہ والوں کے عمرہ کا جو ساکنان مکہ ہیں اور ان کو حکم دینا کہ حل میں جا کر احرام باندھیں قیاس مع الفارق ہے) اور حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد وحی کے تیرہ برس مکہ میں مقیم رہے مگر ہرگز ان سے یہ مروی نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے اس مدت میں کبھی مکہ سے حل میں جا کر عمرہ کا احرام باندھا اور آپ نے جو عمرہ کیا ہے اور اس کو مشروع ٹھہرایا ہے وہ اس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ میں آئے نہ اس کا جو کہ مکہ میں رہتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندھے اور یہ آپ ﷺ کے زمانے میں کسی نے بھی نہیں کیا سوا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالانکہ ہزاروں صحابہؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور وجہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فعل کی یہ تھی کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ کر حائضہ ہو گئیں اور آپ ﷺ نے حکم کیا عمرہ پر حج کو ملا لو اور وہ قارنہ ہو گئیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جائے گا تو انہیں یہ ملال ہوا کہ اور بیبیاں تو حج اور عمرہ دونوں مستقل (یعنی الگ الگ احرام سے) ادا کر کے جاتی ہیں اس لئے کہ وہ متمتعات تھیں اور ان کو حیض بھی نہیں آیا اور انہوں نے قران بھی نہیں کیا اور میں ایسے عمرہ کے ساتھ جاتی ہوں جو حج کے ضمن میں ہوا ہے اس سے ان کو ملال ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے بھائی کو حکم دیا کہ تنعیم سے عمرہ کرالاؤ کہ ان کا دل خوش ہو جائے اور حالانکہ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے عمرہ کیا اس حج میں نہ اور کسی صحابیؓ نے جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ (انتہی)

غرض اس کلام سے یہ ہے کہ آج کل جو مکہ کے لوگ احرام عمرہ کیلئے حل میں جانا واجب جانتے ہیں اور احرام اس کا مکہ کے اندر نہیں جانتے یہ خلاف ہے اور قصہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے استدلال ان کا باطل ہے اس لئے کہ فعل کو عموم نہیں علی الخصوص جب اس فعل کی ایک علت خاص پائی جائے اور وہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور کلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے لئے علی العموم موجود ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور میقات کے اندر ہو وہ وہیں سے جہاں رہتا ہے لبیک پکارے یہاں تک کہ اہل مکہ مکہ سے اور یہ لفظ حدیث با سانید متعددہ باب المواقیت میں مسلم کے اوپر گزر چکا پس مکی کو احرام عمرہ کیلئے حل میں جانا ضرور نہیں **و ذلك المقود۔**

اور مسک الختام میں ہے کہ صاحب سبل نے کہا ہے کہ اہل مکہ عام ہیں خواہ ساکنان مکہ ہوں یا مجاوران مکہ یا واردان مکہ اور احرام حج کیلئے باندھا ہو یا عمرہ کیلئے اور اس سے معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کیلئے مکہ ہی ہے جیسے حج کی مکہ ہی ہے اور اسی طرح میقات قارن کی بھی مکہ ہی ہے مگر محب طبری نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کسی کو کہ اس نے مکہ کو عمرہ کی میقات کہا ہو اور جواب اس کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود میقات عمرہ کی یہی مکہ ٹھہرایا ہے اسی حدیث کی رو سے (جس کا ٹکڑا ہم مسلم سے ابھی لکھ چکے ہیں) اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا، اے اہل مکہ جو کوئی تم میں سے چاہے کہ عمرہ بجالائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے اور اسکے درمیان میں بطن محسر کو کر لیوے اور یہ بھی کہا کہ جو ارادہ کرے اہل مکہ سے عمرہ کا وہ تنعیم کو جائے اور حرم سے باہر ہو جائے۔ پس یہ آثار موقوفہ ہیں اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہیں ہو سکتے اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تنعیم جانے کی وہی وجہ بیان کی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ پھر کہا اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ عمرہ بغیر حل کے جائے صحیح نہیں اس شخص کیلئے جو مکہ میں رہتا ہے اور جب اس میں یہ احتمال نکل آیا تو وہ اور بھی حدیث مسلم مذکور کے مقابل اور برابر نہیں ہو سکتی اور طاؤس نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ جو لوگ تنعیم سے عمرہ لاتے ہیں وہ ثواب پاتے ہیں یا عذاب لوگوں نے کہا عذاب کیوں پانے لگے انہوں نے کہا بیت اللہ اور اس کا طواف چھوڑ کر چار میل جاتے ہیں اور اس مدت میں دو سو طواف کر سکتے ہیں اور ہر طواف ان کا اس آمد و رفت بے معنی سے افضل و بہتر ہے اگر چہ یہ کلام ان کا تفصیل میں طواف کے ہے عمرہ پر۔

مترجم کہتا ہے کہ تا ہم دلالت کرتا ہے اس آمد و رفت کے بے معنی ہونے اور بلا وجہ لاشے ہونے پر **انتهٰى ماقال المترجم** اور امام احمدؒ نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عمرہ کو مکہ میں طواف سے افضل کہا ہے بعض نے مکہ میں رہنا اور طواف کو افضل کہا ہے اور اصحاب احمدؒ کے نزدیک عمرہ مکے کا جب مکہ سے احرام باندھے تو صحیح ہے مگر اس پر دم لازم آتا ہے اس لئے کہ اس نے میقات سے احرام کو ترک کیا اور صاحب مسک الختام نے کہا کہ واجب کہنا دم کو اس پر بے دلیل ہے **انتهٰى ماقال فى المسك الختام**۔ غرض مترجم حقیر کے نزدیک مختار یہی ہے کہ مکی کو احرام عمرہ مکہ سے

باندھنا بقول رسول معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جائز ہے اور اس کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ حل میں نکلے اور قضیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مثبت وجوب نہیں ہوسکتا اور اگرچہ بڑے بڑے لوگوں نے اس کا خلاف کیا ہے مگر الحق اکبر من هؤلاء۔

٢٩٢٣:عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا وَّمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ ۔

۲۹۲۳: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مؤمنین کی ماں فرماتی ہیں کہ بعض لوگوں نے ہم میں سے اہلال کیا تھا حج مفرد کا اور بعض نے قران کیا تھا اور بعض نے تمتع۔

٢٩٢٤:عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَآءَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَاجَّةً ۔

۲۹۲۴: قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

تشریح: یعنی پہلے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر بوجہ حیض کے عمرہ کو چھوڑ دیا اور حج کا اہلال کیا مکہ سے اور یہ کہنا صحیح ہوگیا کہ وہ حج کو آئی تھیں، اس لئے کہ اگر حیض نہ بھی ہوتا تو عمرہ کے بعد ضرور حج ادا کرتیں جیسے متمتع کو کہہ سکتے ہیں کہ حج کو آیا ہے اگرچہ اول احرام اس کا عمرہ ہی کا ہوتا ہے۔

٢٩٢٥:عَنْ عَمْرَةَ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ وَلَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ حَتّٰى اِذَ دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْیٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقِيْلَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ ۔

۲۹۲۵: عمرہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ فرماتی تھیں ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جب پانچ تاریخیں ذی قعدہ کی باقی رہ گئیں اور ہم خیال حج ہی کا کرتے تھے یہاں تک کہ جب مکہ کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ طواف وسعی کے بعد احرام کھول ڈالے (یعنی حج کو عمرہ کر دے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہمارے پاس نحر کے دن (یعنی دسویں تاریخ) گائے کا گوشت آیا میں نے کہا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کی طرف سے ذبح کیا ہے پھر میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے ذکر کی (یہ قول یحییٰ کا ہے) انہوں نے کہا تم نے خوب برابر جیسے تھی ویسے ہی روایت کی۔

٢٩٢٦:عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۲۹۲۶: حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اس مثل کی حدیث موجود ہے۔

٢٩٢٧:عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِیْ فَاِذَا طَهَرْتِ فَاخْرُجِیْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّیْ مِنْهُ ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَظُنُّهٗ قَالَ غَدًا وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ اَوْ نَفَقَتِكِ۔

۲۹۲۷: حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ لوگ مکہ سے لوٹتے ہیں دو عبادتوں کے ساتھ (یعنی حج اور عمرہ جداگانہ کے ساتھ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ٹھہرو جب تم پاک ہوگی تو تنعیم کو جانا اور لبیک پکارنا اور پھر ہم سے فلاں فلاں مقام میں ملنا گمان کرتا ہوں میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل کے روز اور ثواب تمہارے اس عمرہ کا تمہاری تکلیف یا خرچ کے موافق ہے۔

تشریح ۞ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہاں سے لوٹتے وقت فلاں مقام پر ہم سے ملنا اور اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کے ثواب تکلیف اور مشقت اور نفقہ کے موافق گھٹتے بڑھتے ہیں مگر نفقہ سے وہی نفقہ مراد ہے جو شرع میں منع نہ ہو اور تکلیف وہ جو حد رہبانیت اور بدعت کو نہ پہنچے۔

۲۹۲۸: عَنْ الْقَاسِمِ وَاِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا اَعْرِفُ حَدِيْثَ اَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ اَنَّ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

۲۹۲۸: ابن عون سے روایت ہے کہ ان دونوں کی حدیث مجھ پر غلط ملط ہو گئی۔ حدیث یہ ہے کہ بے شک اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ لوٹتے ہیں دو عبادتوں کے ساتھ۔ آگے وہی حدیث ہے۔

۲۹۲۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْىَ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْىَ وَنِسَآؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّ حَجَّةٍ وَّ اَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ اَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِىْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّىْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا اُرَانِىْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ لَا بَاْسَ انْفِرِىْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَقِيَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَّكَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ مِّنْهَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ مُتَهَبِّطَةٌ وَّ مُتَهَبِّطٌ۔

۲۹۲۹: حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ میں اور سب لوگ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارا حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہ تھا پھر جب سب لوگ مکہ میں آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے غرض ان لوگوں نے کھول ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں ہدی نہیں لائی تھیں سو انہوں نے بھی احرام کھول ڈالا حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض ہوا اور میں نے طواف نہیں کیا پھر جب شب حصبہ ہوئی تو میں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ تو حج و عمرہ کر کے لوٹتے ہیں اور میں صرف حج کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جن راتوں کو ہم مکہ میں آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ نہیں فرمایا اچھا تم اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو اور پھر ہمارے تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے اتنے میں صفیہؓ نے کہا کہ میں خیال کرتی ہوں کہ شاید میں تم سب کو روکوں (یعنی مجھے بھی حیض عارض ہوا اور طواف وداع کے انتظار میں میرے لئے سب کو ٹھہرنا پڑے) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نگوڑی سر منڈی کیا تو نے نحر کے دن طواف نہیں کیا؟ (یعنی طواف افاضہ) انہوں نے عرض کی کیوں نہیں (اور یہ فرمانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بطور روزمرہ عرب کے اور بول چال کے تھا جیسے زبان میں مستعمل ہے نہ بطریق بددعا کے اور نہ اس راہ سے کہ معنی اصلی اس کے مراد ہوں جیسے تربت یداك اور قاتله الله مستعمل ہے اور براہ بے تکلفی اور اختلاط کے تھا اور بی بی صاحبہؓ نے خیال کیا کہ شاید طواف وداع کیلئے ہم کو انتظار کرنا پڑے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ طواف وداع حائضہ کو معاف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کچھ مضائقہ نہیں کوچ کرو حضرت صدیقہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتی ہیں پھر ملے مجھے رسول اللہ ﷺ بلندی پر چڑھتے ہوئے مکہ سے اور
میں اترتی تھی اس پر سے یا میں چڑھتی تھی اور آپ ﷺ اترتے تھے۔

تشریح ❁ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں اور نہ اس کو انتظار طہر کا اس کے لئے ضروری ہے اور نہ اس کا اس کی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور تمام علماء کا کافۃً مگر جو نقل کیا ہے قاضی عیاضؒ نے خلاف بعض سلف کا وہ قول شاذ و مردود ہے انتہی زاد المعاد میں ہمارے شیخ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ عمرہ جو حضرت صدیقہ محبوبہ محبوب خدا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تنعیم سے لائی ہیں اس میں فقہاء امت کے چار مسلک ہیں۔

اول یہ کہ عمرہ صرف ان کے دل خوش کرنے کیلئے تھا اور انہیں تو طواف اور سعی ان کے عمرہ اور حج دونوں کو کافی ہوگئی تھی۔

دوسرے یہ کہ جب وہ حائضہ ہوئیں تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دیں اور حج مفرد بجالائیں پھر حج کے بعد اس کی قضاء کا حکم دیا اور عمرہ تنعیم قضاء تھی عمرہ سابقہ کی اور یہ مسلک ہے ابو حنیفہ اور ان کے اتباع کرنے والوں کا اور اس قول کے موافق یہ عمرہ ان پر واجب تھا اور قول اول کی رو سے جائز اور جو متمتعہ حائضہ ہو جائے اس کا انہیں دونوں قول کے موافق حال ہے کہ یا تو حج کو عمرہ پر ملا کر قارنہ ہو جائے یا عمرہ کو چھوڑ کر مفردہ ہو جائے اور پھر اس کی قضاء کرے۔

تیسرے یہ کہ جب وہ قارنہ ہوگئیں تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجالانا ضروری ہو اس لئے کہ عمرہ قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہیں اور ایک روایت ہے احمدؒ کی دونوں روایتوں میں سے۔

چوتھے یہ کہ وہ مفردہ تھیں اور طواف قدوم سے بہ سبب حیض کے باز رہیں اور افراد ہی بجالائیں یہاں تک کہ پاک ہوئیں اور حج پورا کیا اور یہ عمرہ تنعیم عمرہ اسلام تھا اور یہ مسلک ہے قاضی اسمٰعیل بن اسحٰق وغیرہ کا مالکیہ میں سے اور یہ مسلک مترجم کے نزدیک نہایت ہی ضعیف ہے بہ نسبت اور مسلک کے تنصیص کی ہے اس کے ضعف پر ابن قیمؒ وغیرہ نے انتہی۔

بہر حال اس عمرہ سے اور اس روایت سے جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بڑے بڑے اصول مناسک معلوم ہوئے کہ جزائے خیر دیوے اللہ تعالیٰ ہماری ماں کو اور بلند کرے درجہ ان کا اعلیٰ علیین میں۔

اول یہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونوں کیلئے۔

دوسرے یہ کہ طواف قدوم و وداع ساقط ہو جاتا ہے حائضہ سے اور حال صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا وہ اصل اصیل ہے اس مسئلہ کی۔

تیسرے یہ کہ داخل و شامل کر دینا حج کا عمرہ پر حائضہ کو جائز ہے جیسے طاہر کو جائز ہے اور کیوں نہ ہو کہ وہ زیادہ تر اسکی محتاج ہے اسلئے کہ معذور ہے۔

چوتھے یہ کہ حائضہ سب افعال حج بجالائے سوا طواف کے۔

پانچویں یہ کہ تنعیم حل میں ہے۔

چھٹے یہ کہ دو عمروں کا ایک سال میں بلکہ ایک ماہ میں بجالانا روا ہے۔

ساتویں یہ کہ متمتع جب فوت حج کا خوف رکھتا ہو تو اس کو روا ہے کہ حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہ روایت اس مسئلہ کی اصل ہے۔

آٹھویں یہ کہ مکہ کے عمرہ کیلئے یہ روایت اصل ہے اور جو اس کو مستحب جانتا ہے اس کے ہاتھ میں اس روایت کے سوا اور کوئی دلیل نہیں، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی مکہ سے باہر نکل کر عمرہ نہیں کیا، نہ کسی اور صحابیؓ نے جو آپ ﷺ کے ساتھ تھے سوا جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اور عمرہ مکیہ والوں نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹھہرایا ہے کہ مکی کو حل میں جانا ضرور ہے احرام عمرہ کے لئے حالانکہ اس میں کوئی باہر

جانے کے وجوب پر ہرگز دلالت نہیں اس لئے کہ عمرہ جناب صدیقہ کا یا تو عمرہ قضاء تھا اس عمرہ کے عوض میں جو انہوں نے ترک کیا تھا ان لوگوں کے قول کے موافق جو اس کو واجب کہتے ہیں جیسے ہم نے اوپر تصریح کر دی ہے یا زیارت محض تھی صرف ان کی دلجوئی کیلئے اس کے قول کے موافق جو ان کو قارنہ کہتا ہے حالانکہ طواف اور سعی ان کے دونوں کو کافی ہو چکی تھی (صرح بذلك كلها ابن القيم في زاد المعاد)

۲۹۳۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُلَبِّيْ لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَّ لَا عُمْرَةً وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ۔

۲۹۳۰: حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لبیک پکارتے ہوئے، نہ ارادہ خاص حج کا رکھتے تھے نہ خاص عمرہ کا اور بیان کی راوی نے باقی حدیث مثل روایت منصور کے جو اوپر گزری۔

تشریح ❀ کہا ہمارے محقق زمان شیخ ابن قیم علیہ الرحمۃ والغفر ان نے زاد المعاد میں کہ مطلق احرام باندھنا رسول اللہ کا بلا تعین نسک کے یہ ایک قول ہے امام شافعی کا ان کے دو قولوں میں سے کہ تصریح کی انہوں نے اس کی کتاب اختلاف حدیث میں اس کے بعد مفصل قول شافعی کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب میں جابجا اس پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہیں کہ آپ کا احرام مطلق تھا بغیر تعین نسک کے ان کے اعذار میں سے یہ روایت بھی ہے جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جس کے ذیل میں ہم لکھ رہے ہیں کہ یہی روایت بخاری میں بھی مروی ہوئی ہے اور طاؤس نے بھی اس مضمون کو روایت کیا ہے کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ ﷺ نہ حج کا نام لیتے نہ عمرہ کا اور حکم الٰہی کے منتظر تھے کہ حکم الٰہی صفا اور مروہ کے بیچ میں اترا اور جابر رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے کہ ہم نے عمل کیا جو آپ ﷺ نے کہا غرض ان روایتوں میں کسی نسک کی تعیین نہیں ہے پھر اس کا جواب دیا ہے کہ ان روایتوں میں کوئی ایسی بات مروی نہیں جو ان روایتوں کے مخالف ہو جن میں تعیین آپ ﷺ کے نسک کی مذکور ہے۔ اب سنو کہ روایت طاؤس کی تو مرسل ہے اور وہ معارض نہیں ہو سکتی ان روایات صحیحہ متصل الاسناد کے جو ثبوت تعیین کے باب میں مروی ہو چکی ہیں اور طاؤس کی روایت کا اتصال سند نہ کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ حسن سے اور اگر صحیح بھی ہو تو جس حکم الٰہی کے آپ منتظر تھے وہ میقات سے پیشتر آپ ﷺ کو پہنچا اور آپ ﷺ کے پاس ایک فرشتہ پروردگار عالم کی طرف سے آیا اور اس نے کہا کہ اس وادی مبارک میں نماز ادا کرو اور کہو عمرہ ہے حج میں ملا ہوا غرض یہ حکم الٰہی آپ ﷺ کو قبل احرام کے پہنچ چکا اور آپ ﷺ قران کا احرام باندھ چکے اور طاؤس اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ حکم الٰہی آپ ﷺ پر صفا اور مروہ کے بیچ میں اترا اور یہ حکم اور ہے اس حکم اول کے سوا جو آپ کو وادی عقیق میں اترا تھا (یعنی قبل احرام) اور یہ حکم جو صفا اور مروہ پر اترا یہ فسخ حج کا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ بجالا کر فسخ کر دیں جن کے ساتھ ہدی نہ ہو اور یہیں پر۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر پہلے سے میں جانتا اپنے کام کو جس کو میں نے آخر میں جانا تو ہدی ساتھ نہ لاتا (یعنی آرزو کی احرام کے کھول ڈالنے کی مگر بہ سبب ہدی لانے کے مجبور تھے اور یہ آرزو اس لئے تھی کہ اس میں امت کی آسانی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی دلجوئی اور ان کی موافقت تھی اور یہاں آپ ﷺ نے فسخ حج کا حکم وجوب کے طور پر دیا اور جب صحابہؓ نے تامل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہی کرو جو میں تمہیں حکم دیتا ہوں باقی رہا یہ فرمانا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نہ خیال رکھتے تھے ہم حج کا نہ عمرہ کا یہ اگر محفوظ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ بات احرام سے پہلے تھی اور نہیں تو آپ ﷺ کے کلام میں مخالف ہوگی کہ اور روایات صحیحہ میں آ چکا ہے کہ کچھ لوگوں نے ہم میں سے حج کا کچھ لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور آپ ﷺ نے بھی خود احرام عمرہ کا باندھا تھا اور یہ جو ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم لبیک پکارتے تھے، نہ حج کا خیال تھا، نہ عمرہ کا، یہ بھی احرام سے پہلے تھا اور یہ ان سے کہیں مروی نہیں کہ مکہ تک ہمارا یہی حال تھا کہ یہ محض باطل ہے۔ یقیناً اور جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لبیک سنا ہے اور حج اور عمرہ کا بیان کیا ہے ان کی روایتیں کیوں کر رد کی جائیں گی اور یہ روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے صحیح بھی ہو تو انتہا درجہ اس کا یہ ہوگا کہ ان کو صحابہؓ کا لبیک جو میقات پر ہوا یاد نہ رہا اور مرد بہ نسبت عورتوں کے اس سے زیادہ واقف ہیں (مگر اس کہنے کی ضرورت نہیں اس لئے کہ ہماری ماںؓ نے خود تصریح کر دی ہے کہ بعض ہم سے عمرہ کا احرام باندھے تھے اور بعض حج کا) اور جابر رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہے کہ آپ ﷺ نے توحید کا لبیک پکارا تو اس میں نہ الفاظ لبیک کے مروی ہیں نہ عدم تعیین نسک کے اور روایات اثبات تعیین میں ایک زیادت ہے اور زیادت ثقات کی مقبول ہے انتہی

۲۹۳۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَمَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ قَالَ الْحَكَمُ كَاَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ اَحْسِبُ وَلَوْ اَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلَّ كَمَا حَلُّوْا ۔

۲۹۳۱: ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچویں کو آئے اور میرے پاس تشریف لائے غصہ میں بھرے ہوئے میں نے عرض کی کہ آپؐ کو کس نے غصہ دلایا؟ اے اللہ کے رسولؐ! اس کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں ڈالے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتی ہو کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کا حکم دیا ہے اور وہ اس میں تردد کرتے ہیں حکم نے کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپؐ نے فرمایا گویا وہ تامل کرتے ہیں اور فرمایا کہ اگر میں پہلے سے جانتا ہوتا اپنے کام کو جو میں نے بعد میں جانا تو ہدی کو اپنے ساتھ نہ لاتا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیاء کو علم غیب نہیں) اور یہاں مکہ میں خرید لیتا اور ان لوگوں نے جیسا احرام کھول ڈالا ہے ویسا ہی میں بھی کھول ڈالتا۔

تشریح ❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غصہ اس نظر سے تھا کہ آپ ﷺ کے حکم میں تردد کرنا شیوہ ایمان نہیں اور ایمان داری کی بات یہی ہے کہ امر دین میں آپ ﷺ کا حکم معلوم ہو جائے تو کسی بھی امتی کو اس کو دل سے ماننا اور اسی کو بہتر و افضل جاننا ضروری ہے اور اسی پر عمل کرنا اولیٰ اور انسب ہے اور یہی مضمون ہے اس آیت کا: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اور یہ حکم عام ہے تمام اہل اسلام کو قیامت تک اور تامل اور تردد کی جگہ مجتہدوں اور مولویوں اور درویشوں کی باتیں ہیں جن میں احتمال خطا کا موجود ہے نہ قول و عمل رسول معصوم ﷺ میں جن کا دامن احتمال خطا کی آلائشوں سے پاک ہے اور رسول کی بات کو محل تردد و تامل جاننا نقص ایمان ہے اور زوال ایقان اور شریعت کی بے ادبی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رسول اللہ کے حکم میں ذرا بھی تردد کرے اس کیلئے بددعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنمی کرے دوزخ میں ڈالے روسیاہ کرے روا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بددعا کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو منع نہیں فرمایا یہاں سے مقلدانِ متعصبین کو کوسنا روا ہوا اور ان کا حال بدمآل کھل گیا (نووی) اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ افسوس کرنا کسی امر دین کے فوت ہونے پر روا ہے اور وَلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ میں داخل نہیں اور نہ اس حدیث میں جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی کہ اگر کا لفظ کہنا شیطان کا دروازہ کھولنا ہے اور معلوم ہوا کہ آیت اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی نعمتیں فوت ہونے پر افسوس نہ کرے کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا اور اس تقریر سے حدیثوں میں اور آیت میں مطابقت ہوگئی۔

۲۹۳۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ وَّ لَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِيْ قَوْلِهٖ يَتَرَدَّدُوْنَ ۔

۲۹۳۲: وہی مضمون ہے مگر اس میں حکم راوی کا شک مذکور نہیں تامل کے ذکر میں۔

تشریح ❁ غرض ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی مکہ میں داخل ہوئے اور نو یا دس دن میں پہنچے اور نکلنا آپ ﷺ کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں فلانعیدہ اور ذی طویٰ میں جس کو آبار الزہرا کہتے ہیں اتوار کی شب کو اترے اور صبح کی نماز وہیں ادا کی پھر اتوار کے دن غسل کیا اور مکہ کو چلے اور دن میں اعلائے مکہ سے ثنیۃ العلیا سے جو حجوم کے قریب ہے داخل مکہ ہوئے (ثنیہ ٹیلا علیا بلند اور او پر حجوم میں پہلے حائے حطی ہے پھر جیم ایک مقام کا نام ہے) اور عمروں میں مکہ کی نیچے کی جانب داخل ہوئے اور طبرانی نے کہا کہ جب آپ ﷺ کی نظر بیت اللہ کی طرف

پڑتی تھی دعا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ تَشْرِيفًا وَّتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَّمَهَابَةً پھر جب مسجد میں آئے تحیۃ المسجد نہیں پڑھی اس واسطے کہ المسجد الحرام کی تحیت طواف ہے اور جب حجر اسود کے سامنے آئے اسے استلام کیا۔ (استلام ہاتھ سے یا لکڑی سے چھونا یا بوسہ دینا ہاتھ سے چھوکر ہاتھ کو یا لکڑی سے چھوکر لکڑی کو بوسہ دینا) اور حجر اسود سے رکن یمانی کی طرف نہیں بلکہ باب کعبہ کی طرف گئے اور طواف شروع کیا اور ہاتھ نہیں اٹھائے اور نہ زبان سے طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی جیسے نماز کیلئے کہتے ہیں جیسے عوام الناس سنت کے نہ جاننے والے کرتے ہیں اور یہ امور سب بدعات و منکرات میں سے ہیں۔ (زادالمعاد)

۲۹۳۳: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ اَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّفْرِ يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَاَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ۔

۲۹۳۳: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور آئیں اور طواف نہیں کیا تھا کہ حائضہ ہوگئیں۔ پھر سب مناسک حج کے ادا کئے حج کا احرام باندھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منیٰ سے کوچ کے دن کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جائے گا۔ انہوں نے اس بات سے اپنی خوشی ظاہر نہ کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن کے ساتھ بھیج دیا تنعیم کو کہ بعد حج کے عمرہ لائیں۔

تشریح ۞ اس روایت میں تصریح ہوگئی کہ انہوں نے عمرہ چھوڑا نہیں صرف اس کے اعمال میں بہ سبب حیض کے دیر کی اور معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف وسعی عمرہ و حج دونوں کیلئے کافی ہو جاتی ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ پر حج کو داخل کرنا جائز ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ تنعیم صرف ان کی دل خوشی کیلئے تھا ورنہ طواف دونوں کو کافی تھا۔

۲۹۳٤: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ۔

۲۹۳۴: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حیض ہوا سرف میں اور طہارت کی انہوں نے (یعنی غسل کیا وقوف کیلئے) عرفہ میں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو طواف تمہارا صفا اور مروہ کا حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہے (طواف سے سعی مراد ہے)۔

۲۹۳٥: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَرْجِعُ النَّاسُ بِاَجْرَيْنِ وَاَرْجِعُ بِاَجْرٍ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَّنْطَلِقَ بِهَا اِلَى التَّنْعِيمِ قَالَتْ فَاَرْدَفَنِيْ خَلْفَهُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَرْفَعُ خِمَارِيْ اَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِيْ فَيَضْرِبُ رِجْلِيْ بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرٰى مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ۔

۲۹۳۵: عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی رسول اللہؐ سے کہ یا رسول اللہ لوگ دو ثواب لے کر لوٹتے ہیں اور میں ایک لے کر تو آپؐ نے حکم دیا عبدالرحمٰن کو کہ ان کو لے جاؤ تنعیم تک اور وہ مجھے لے گئے اور اپنے اونٹ پر لے گئے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا اور میں اپنی اوڑھنی سے اپنی گردن کھول دیتی تھی اور عبدالرحمٰن (اس خیال سے کہ بے پردگی کیوں کرتی ہے) میرے پیر پر مارتے تھے، اس ڈھب سے کہ کوئی جانے اونٹ کو مارتے ہیں اور میں ان سے کہتی تھی کہ یہاں تم کسی کو دیکھتے بھی ہو (یعنی یہاں کوئی نہیں ہے اسلئے میں نے اپنا سر کھول دیا ہے) پھر فرماتی ہیں کہ میں نے احرام باندھا عمرے کا اور پھر ہم لوٹ کر آئے اور رسول اللہؐ تک پہنچے اور آپؐ حصبہ میں تھے۔

تشریح ان روایتوں میں ایک طرح کا اختلاف معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لوٹ کر آنا ایک روایت میں تو یوں مذکور ہوا کہ جب وہ آئیں تو حضرت بلندی پر چڑھتے تھے اور یہ اترتی تھیں۔ دوسرے وہ اترتے تھے اور یہ چڑھتی تھیں اور ایک میں یوں ہے کہ جب وہ آئیں تو آپ ﷺ اپنی منزل میں تھے محصب میں اور آپ ﷺ نے اس کے بعد کوچ کا حکم دیا اور پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک میں یہ ہے کہ جب وہ آئیں تو ان کو حصبہ میں پایا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ابھی مذکور ہوا) اور تطبیق اس میں یہ ہے کہ اصل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ایام تشریق کی اخیر راتوں میں ایک شب ان کو عمرہ کی طرف رخصت کیا اور فرمایا کہ ہم یہیں ملیں گے محصب میں اور بعد ان کی روانگی کے آپ ﷺ نے قصد کیا کہ طواف افاضہ سے فارغ ہو جائیں اور حضرت ام المؤمنین آپ سے جب ملیں کہ آپ ﷺ فارغ ہو کر محصب میں آ چکی تھیں اور یہ جو فرمایا ام المؤمنینؓ نے کہ پھر آپ ﷺ نے کوچ کا حکم دیا اس بیان میں تقدیم و تاخیر ہوگئی ہے غرض طواف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ کی روانگی کے بعد تھا اور آپ ﷺ فارغ ہو چکے تھے طواف سے قبل ان کے آنے کے اور اس میں بھی تصریح ہے کہ حضرت عائشہؓ کا دل خوش کرنے کو تنعیم بھیجنا تھا ورنہ طواف ان کا حج و عمرہ دونوں کو کافی تھا۔

۲۹۳۶: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ یُّرْدِفَ عَائِشَةَ فَیُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِیْمِ۔

۲۹۳۶: عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ان کو کہ اپنے پیچھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بٹھا کر لے جائیں اور تنعیم سے عمرہ کرا کے لے آئیں۔

۲۹۳۷: عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْنَا مُهِلِّیْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُّفْرَدٍ وَّ اَقْبَلَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِسَرِفَ عَرَکَتْ حَتّٰی اِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْکَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّحِلَّ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَهٗ هَدْیٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ کُلُّهٗ فَوَاقَعْنَا النِّسَآءَ وَ تَطَیَّبْنَا بِالطِّیْبِ وَلَبِسْنَا ثِیَابَنَا وَلَیْسَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَرَفَةَ اِلَّا اَرْبَعُ لَیَالٍ ثُمَّ اَهْلَلْنَا یَوْمَ التَّرْوِیَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْکِیْ فَقَالَ مَاشَاْنُكِ قَالَتْ شَاْنِیْ اَنِّیْ قَدْحِضْتُ وَقَدْحَلَّ النَّاسُ وَلَمْ اَحِلَّ وَلَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ وَالنَّاسُ یَذْهَبُوْنَ اِلَی الْحَجِّ الْاٰنَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰی بَنَاتِ اٰدَمَ فَاغْتَسِلِیْ ثُمَّ اَهِلِّیْ بِالْحَجِّ

۲۹۳۷: جابرؓ نے کہا کہ آئے ہم احرام باندھے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج مفرد میں (شاید ان کا اور بعض صحابہ کا احرام ایسا ہی ہو اور حضرت تو قارن تھے) اور آئیں جناب عائشہ صدیقہؓ عمرہ کے احرام کے ساتھ یہاں تک کہ جب سرف میں پہنچے تو حضرت عائشہ صدیقہؓ حائضہ ہو گئیں۔ پھر جب ہم مکہ میں آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ جس کے ساتھ ہدی (قربانی) نہ ہو وہ احرام کھول دے ہم نے کہا کیسا حل؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا بالکل حلال ہو جانا تو پھر ہم نے احرام بالکل کھول دیا کہا راوی نے کہ پھر ہم پڑ گئے عورتوں کے پاس (یعنی پھر ہم ان سے جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ میں چار شب کا فرق باقی تھا، پھر ترویہ کے دن (یعنی آٹھویں تاریخ کو ذوالحجہ کی) احرام باندھا یعنی حج کا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے جناب عائشہ صدیقہؓ کے پاس اور ان کو روتے ہوئے پایا۔ پوچھا کیوں کیا حال ہے تمہارا؟ انہوں نے عرض کی کہ میں حائضہ ہو گئی اور لوگ احرام کھول چکے اور میں نے نہ کھولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا اور لوگ اب حج کو چلے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی

فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتّٰى اِذَا طَهَرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيْعًا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَجِدُ فِي نَفْسِيْ اِنِّيْ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ وَذٰلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ۔

سب بیٹیوں پر لکھ دی ہے سو تم غسل کرو (یعنی احرام کیلئے) اور احرام باندھو حج کا اور انہوں نے وہی کیا اور وقوف کیا وقوف کی جگہوں میں یہاں تک کہ جب طاہرہ ہوئیں تو طواف کیا بیت اللہ کا صفا اور مروہ کا اور آپؐ نے فرمایا تمہارا احرام پورا ہو گیا حج اور عمرہ دونوں کا تو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اپنے دل میں ایک بات پاتی ہوں کہ میں نے طواف نہیں کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپؐ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن! ان کو تنعیم میں لے جا کر عمرہ کرا لاؤ اور یہ معاملہ اس شب ہوا جب محصب میں ٹھہرے تھے۔

فوائد ۞ (ل) ان سب روایتوں میں یہ تصریح بخوبی ہو چکی کہ حیض جناب صدیقہؓ کا سرف میں تھا مگر یہ نہیں آیا کہ طہر کہاں ہوا سو مجاہدؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وہ عرفات میں پاک ہوئیں اور عروہؒ نے ان سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آ پہنچا اور وہ حائضہ تھیں اور ابن حزم نے کہا ہے کہ عرفہ میں پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ عرفات میں وقوف کے لئے غسل کیا اور ابھی تک حیض باقی تھا پس ان دونوں روایتوں میں تطبیق ہو گئی پھر عروہ نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں حائضہ تھی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بھی اسی انتہا کو بیان کیا غرض قول محقق یہی ٹھہرا کہ عرفہ تک حیض تھا اور عرفات کے وقوف کیلئے غسل کیا اور یوم النحر میں حیض تمام ہوا اسی کی تصریح کی ہے ابن قیم نے زاد المعاد میں اور یہی صحیح ہے۔

قولہ پھر ترویہ کے دن احرام باندھا۔ یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا کہ جو مکہ میں ہو اور ارادہ حج کرے اسے مستحب ہے کہ ترویہ کے دن احرام باندھے نہ کہ اس کے آگے سے۔

قولہ سو تم غسل کرو الخ یعنی غسل احرام کا کرو۔ معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل احرام کے لیے خواہ عورت حائضہ ہو یا پاک اور یہ حکم ہے ہر مرد و عورت کو اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہو گیا (حج اور عمرہ دونوں کا)۔

فوائد ۞ (ب) اس سے تین مسئلے نکلے۔ اول یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قارنہ تھیں عمرہ کو بالکل چھوڑا نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ قارن کو ایک ہی طواف و سعی کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور جمہور کا اور ابو حنیفہؒ نے اور ایک گروہ نے جن کا تمسک محض رائے ہے اور مخالفت احادیث صحیحہ سے کچھ باک نہیں رکھتے انہوں نے اس کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو دو طواف اور دو سعی کرنا لازم ہے تیسرے یہ کہ سعی صفا اور مروہ کے طواف صحیح کے بعد چاہئے اور طواف سے پہلے نہیں ہو سکتی اس لیے آپ ﷺ نے ام المؤمنین کو جیسا طواف سے بہ سبب حیض کے روکا ویسا ہی سعی سے بھی روکا اور ابتدائے حیض حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہفتہ کا دن تھا سرف میں اور انتہا بھی اس کی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر میں اس لیے کہ عرفہ کے دن حجۃ الوداع میں جمعہ تھا اور تیسری تاریخ ذی الحجہ کو ابتدائے حیض تھی اور دسویں سال میں ہجرت کے یہ حج ہوا یہی ذکر کیا ہے ابن حزم نے کتاب حجۃ الوداع میں۔

۲۹۳۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ اِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

۲۹۳۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اسی مضمون کی جو اوپر بیان ہوا لیکن اس حدیث میں دخل النبی علی عائشة سے اوپر کے الفاظ نہیں ہیں۔

۲۹۳۹ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَآ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا اِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَاَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِّنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عَآئِشَةُ اِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۹۳۹ : جابرؓ نے روایت کی کہ جناب صدیقہؓ نے نبی ﷺ کے حج میں احرام عمرہ کا باندھا تھا اور حدیث روایت ہے مانند حدیث لیث کے اور اتنا زائد بیان کیا کہ رسول ﷺ نرم دل تھے، جب ان سے جناب صدیقہؓ کچھ فرمائش کرتی تھیں تو آپ ﷺ مان لیتے تھے (یہ کمال اخلاق تھا رسول اللہ ﷺ کا کہ اپنی بیبیوں کی خاطرداری فرماتے تھے اور ان کی فرمائشیں پوری کر دیتے تھے جب تک اللہ پاک کی نافرمانی نہ ہو اور جناب صدیقہؓ کی خاطر تو سب سے زیادہ تھی اللہ پاک ان کا درجہ بلند کرے اعلیٰ علیین میں اور ان سے راضی ہو اور ہم کو ان کی کفش برداری میں قبول فرمائے آمین یارب العالمین) غرض بھیج دیا ان کو عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کے ساتھ اور وہ تنعیم سے عمرہ لائیں مطر جو راوی ہیں انہوں نے ابوالزبیر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہؓ حج کرتی تھیں تو ویسا ہی کرتی تھیں جیسا حضرت ﷺ کے ساتھ حج میں کیا تھا۔

۲۹۴۰ :عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النِّسَآءُ وَالْوِلْدَانُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ قَالَ قُلْنَا اَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ قَالَ فَاَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَمَسِسْنَا الطِّيْبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْاَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْتَرِكَ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِّنَّا فِيْ بَدَنَةٍ ۔

۲۹۴۰ : جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کا لبیک پکارتے ہوئے ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے، پھر جب مکہ آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا، جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور حلال ہو جائے ہم نے کہا کیسا حلال ہونا؟ انہوں نے کہا پورا۔ پھر ہم عورتوں کے پاس آئے (یعنی جماع کیا) اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی۔ حج کی لبیک پکاری اور کفایت کر گئی ہم کو سعی صفا اور مروہ کی جو کہ پہلے کی تھی اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شریک ہو جائیں۔ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج چھوٹے نابالغ لڑکے کا بھی درست ہے اور یہی مذہب ہے امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد اور تمام علماء کا صحابہؓ اور تابعین سے اور جو لوگ ان کے بعد ہیں سب قائل ہیں کہ حج اس کا صحیح ہے اور وہ بھی ثواب پاتا ہے اور حج بالغ کے احکام اس پر جاری ہوتے ہیں مگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہیں ہوتا اور جب بالغ ہو تو اس کو حج پھر فرض ہوتا ہے بشرطیکہ زاد راہ کی طاقت ہو جیسے اوروں پر فرض ہوتا ہے اور ابوحنیفہ نے اس مسئلہ میں صریح جمہور علماء کا سلف سے خلف تک خلاف کیا اور صراحۃً خلاف حدیث کہا ہے اور قائل ہوئے ہیں

کہ نہ اس کا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اس میں ثواب ہے اور نہ اس پر احکام حج مرتب ہوتے ہیں اور کہا ہے کہ حج اس کا صرف اس واسطے ہے کہ اسے مشق ہو اور احکام سیکھے اور اس کے محظورات سے بچے حالانکہ یہ قول ایک ادنیٰ بچے کے نزدیک بھی صریح نادانی ہے، اس لیے کہ ہم کہتے ہیں کہ اس مشق کرنے اور احکام شرعیہ سیکھنے میں بھی اس کو ثواب ہے یا نہیں۔ اگر ثواب ہے تو ابوحنیفہؒ کا قول باطل ہو گیا جو اوپر کہا تھا کہ اس میں ثواب نہیں اور اگر فرض کرو کہ ثواب نہیں ہے تو فعل عبث لغو ہے حالانکہ لغو وعبث سے شارع علیہ السلام نے منع کیا ہے اور مؤمنوں کی شان لغو سے بچنا ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ یعنی مؤمن وہ ہیں کہ لغو سے کنارہ کرتے ہیں پھر کیوں لائے صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بچوں کو اور کیوں کیا وہ فعل جو شریعت میں لغو تھا غرض معلوم ہوا اس قول سے اور اکثر مسائل ابوحنیفہؒ، کم مائیگی ان کی علم حدیث میں ظاہر کرتے ہیں ورنہ مخالفت حدیث کی ایسے اکابر سے باوجود علم کے ممکن نہیں اور اسی طرح قائل ہوئے ہیں ابوحنیفہ کہ بچے کی نماز بھی صحیح نہیں اور اس کو حکم نماز کا صرف تعلیم کے لیے ہے اور اس میں بھی ہماری وہی تقریر ہے جو حج میں ہوئی اور یہی حال ہے ان کے نزدیک تمام عبادتوں کا اور نوویؒ نے کہا ہے کہ صواب اور صحیح مذہب اس میں جمہور کا ہے چنانچہ ابن عباسؓ نے روایت کی کہ ایک عورت نے ایک بچے کو اٹھایا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ اس کا حج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ پھر مخالفت حدیث کے جو مذہب یا قول یا فعل ہو مردود و مطرود، دور از مقصود وسراسر نابہبود، خلاف مرضی معبود ہے۔

اور یہ جو فرمایا کہ کفایت کر گیا ہم کو سعی کرنا صفا اور مروہ کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قارن جب پہلے سعی کر چکا تو طواف افاضہ کے بعد اس کو سعی کرنا ضروری نہیں بخلاف متمتع کے کہ اس کو طواف افاضہ کے بعد پھر دوبارہ سعی ضرور ہے۔

اور یہ جو فرمایا کہ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہوگئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گائے اور اونٹ سات آدمیوں کو کافی ہے اور گویا ایک گائے اور ایک اونٹ سات بکریوں کے برابر ہے اور معلوم ہوا کہ شریک ہونا قربانی میں اور ہدی میں روا ہے اور یہی قول ہے امام شافعیؒ اور ان کے موافقین محدثین کا کہ ان کے نزدیک اونٹ میں شریک ہو سکتے ہیں خواہ وہ الگ الگ رہتے ہوں خواہ ایک گھر میں ہوں اور خواہ وہ سب معترض ہوں خواہ متنفل اور خواہ وہ سب تقرب کی نیت سے کرتے ہوں خواہ بعض ان میں کے گوشت کھانے کی نیت سے کرتے ہوں یہی مذہب مروی ہے ابن عمرؓ اور انسؓ سے اور یہی قول ہے احمدؒ کا اور مالکؒ نے کہا اگر وہ ذبح ونحر بطور فرض کے ہو تو سب پر شراکت روا ہے اور بطور نفل کے ہو تو روا نہیں اور ابوحنیفہؒ نے کہا ہے کہ اگر قربت الٰہی کی نیت ہے تو شرکت روا ہے۔ برابر ہے کہ قربت کی نوع میں اختلاف ہو یا اتفاق مگر بہرحال سب قربت چاہتے ہوں اور اگر بعض ان میں کا گوشت کا ارادہ رکھتے ہوں تو شراکت روا نہیں مگر ان سب سے مذہب امام شافعیؒ کا صحیح معلوم ہوتا ہے جب تک عدم جواز پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور برأت اصلیہ، ان کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہے جب تک کوئی دلیل معارض نہ پائی جائے اور صحابہؓ سے بھی یہی منقول ہے۔

۲۹۴۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَحْلَلْنَا اَنْ نُّحْرِمَ اِذَا تَوَجَّهْنَا اِلٰى مِنًى قَالَ فَاَهْلَلْنَا مِنَ الْاَبْطَحِ۔

۲۹۴۱: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا حکم کیا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ہم نے احرام کھول ڈالا کہ جب ہم منیٰ کو چلیں (یعنی آٹھویں تاریخ) تو احرام باندھ لیں تو لبیک پکاری ہم نے حج کی ابطح سے۔

تشریح: ابطح کنکریلی زمین کو بھی کہتے ہیں اور یہاں ابطح سے ایک خاص میدان مراد ہے جو محصب سے قریب ہے اور اس روایت سے شافعیؒ نے استدلال کیا ہے کہ متمتع کو مستحب یہی ہے کہ احرام حج کا آٹھویں تاریخ کو باندھے اور یہی حکم ہے اس کا جو مکہ سے حج کو چلے اور مالکؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ اول ذی الحجہ سے احرام باندھ لے۔

۲۹۴۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا زَادَ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ ابْنِ بَكْرٍ طَوَافَهُ الْاَوَّلَ۔

۲۹۴۲: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ طواف نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کے اصحاب نے صفا اور مروہ میں مگر ایک بار زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت میں کہ وہی طواف اول۔

تشریح ۞ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قارن تھے اور قارن کو ایک ہی بار سعی کافی ہے صفا اور مروہ کی اور جو متمتع ہو اس کو دو سعیاں ضروری ہیں اور اس میں صاف صراحۃً مذہب شافعیؒ کا ہے کہ جو قارن ہو اس کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف افاضہ کے وقت اور یہی مذہب ہے ابن عمرؓ اور جابر بن عبداللہؓ اور جناب عائشہ صدیقہؓ اور طاؤسؒ اور عطاء اور حسن بصریؒ اور مجاہد اور مالکؒ اور ابن ماجشون اور احمدؒ اور اسحاق اور داؤد اور ابن منذر کا اور اسی طرف گئے ابن تیمیہؒ اور ابن قیم اور یہی قوی ہے کہ بہت سی احادیث اس پر دال ہیں اور ایک گروہ نے ان کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو دو طواف اور دو سعیاں ضروری ہیں اور قائل ہیں اس کے شعبی اور نخعی اور جابر بن زید اور عبدالرحمٰن بن اسود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہم اور محکی ہوا ہے یہ قول علیؓ اور ابن مسعودؓ سے اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہیں اور یہ مذہب نصوص۔ صریحہ نبی معصوم کے مخالف ہے اور اسی لیے غربائے احناف کی قسمت میں بھی آیا۔ اِنَّا لِلّٰہ و اِنَّا الیه راجعون۔

۲۹۴۳: عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ نَاسٍ مَّعِيَ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَّحْدَهٗ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَّضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ اَحِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَآءَ قَالَ عَطَآءٌ وَّلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِيَ اِلٰى نِسَآئِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْ لَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تُحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا

۲۹۴۳: عطاء نے کہا سنا میں نے جابر بن عبداللہؓ اور میرے ساتھ کئی شخص تھے کہ انہوں نے کہا کہ لبیک پکاری ہم سب اصحاب محمد ﷺ نے فقط حج کی اور کہا عطاء نے کہ کہا جابرؓ نے پھر آئے نبی ﷺ چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو اور ہم کو حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول ڈالیں۔ عطاء نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ احرام کھول ڈالو اور عورتوں کے پاس جاؤ اور عطاء نے کہا یہ حکم ان کو وجوب کے طور پر نہیں دیا بلکہ احرام کھولنا ان کو جائز کر دیا پھر ہم نے کہا کہ اب عرفہ میں پانچ ہی دن باقی ہیں کہ حکم کیا ہم کو کہ ہم صحبت کریں اپنی عورتوں سے اور عرفات میں جائیں اس طرح سے کہ ہمارے آلتوں سے منی ٹپکتی ہو، کہا عطاء نے کہ جابرؓ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور میں گویا کہ اب دیکھ رہا ہوں ان کے ہاتھ جیسے وہ ہلاتے تھے (یعنی صحابہؓ نے اس عذر کی راہ سے احرام کھولنے میں تامل کیا) تو نبی ﷺ ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی جان چکے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ نیک ہوں (پھر میرے حکم بجالانے میں کیا تامل ہے؟) اور اگر میرے ساتھ میری ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا جیسے تم کھول رہے ہو اور اگر مجھے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا غرض پھر صحابہؓ نے احرام کھول ڈالا اور ہم سب نے آپ ﷺ کی بات سنی اور دل سے

فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَآءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ فَقَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ قَالَ وَاَهْدٰى لَهٗ عَلِيٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ فَقَالَ لِاَبَدٍ۔

مان لی عطاء نے کہا کہ جابرؓ نے کہا کہ پھر آئے حضرت علیؓ (اموال صدقات کی تحصیل لے کر جس کے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجا تھا یمن کی طرف اور حقیقت میں یہ وہاں امیر ہو کر گئے تھے، نہ صدقات کی تحصیل کے لیے اور شاید عاملوں نے ان کے سپرد کر دیے ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیں ورنہ اموال صدقات بنی ہاشم کو لینا روا نہیں) پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام باندھا؟ انہوں نے عرض کی کہ جو اہلال ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی میں نے لبیک میں یہی کہا کہ جو لبیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہی میری ہے یہ وہی بات ہوئی جو نیت امام کی وہی میری تو کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی کرو اور محرم رہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدی لائے حضرت علی اور سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہا کہ یارسول اللہ کیا یہ حکم (یعنی حج کو فسخ کر دینا عمرہ کر کے) ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے یہ امر جائز ہو گیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

تشریح ❁ دوسری روایت میں آیا ہے کہ سراقہ بن جعشم اٹھے اور عرض کی کہ یارسول اللہ کیا یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے واسطے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں۔ دوبارہ یہی فرمایا اور فرمایا کہ بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور نوویؒ نے کہا ہے کہ علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس کے چار معنی کہے ہیں۔ اول اور اصح معنی یہ ہیں اور جمہور بھی اسی کے قائل ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ عمرہ بجالانا حج کے ایام میں جائز ہے قیامت تک (حالانکہ ایام جاہلیت میں ایام حج میں عمرہ کرنے کو بہت برا جانتے تھے) غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور تھا کہ وہ حج کے مہینوں میں عمرے کو ممنوع جانتے تھے۔
دوسرے معنی یہ ہیں کہ قِران روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہ ہے کہ داخل ہو گئے افعال عمرے کے افعال حج میں قیامت تک۔
تیسری تاویل یہ ہے بعض لوگوں کی کہ انہوں نے کہا کہ عمرہ واجب نہیں اور معنی اس کے یہ ہیں کہ عمرہ ساقط ہو گیا اور حج کی فرضیت نے اس کے وجوب کو ساقط کر دیا اور یہ ضعیف بلکہ باطل ہے اور سیاق صاف دلالت کرتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے۔
چوتھے یہ کہ تاویل کی ہے بعض اہل ظاہر نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ فسخ حج کا عمرہ کر کے جائز ہو گیا قیامت تک، اور اس کو نووی نے ضعیف کہا ہے تمام ہوا کلام نوویؒ اور شیخ ابن قیم نے زاد المعاد میں اسی قول کو یعنی چوتھے کو باحسن وجوہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ ان کی تقریر کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے اس فسخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چودہ صحابیوںؓ نے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حفصہؓ اور علیؓ اور فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ اور عبداللہؓ اور ابوسعید خدریؓ اور براء بن عازب اور عبداللہ بن عمرؓ اور انس بن مالکؓ اور ابوموسیٰ اشعریؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور سترہ بنت سعید جہنی اور سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ پھر ان کی روایات صحیحہ حسنہ نقل کی ہیں اور سراقہ بن مالک بن جعشمؓ کی روایت جس میں مذکور ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے نقل کر کے کہا کہ اس لفظ اخیر میں صراحت ہو گئی کہ جو لوگ قائل ہیں کہ یہ خاصہ تھا صحابہ کا۔ ان کا قول باطل ہے اس لیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا کہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور براء بن عازبؓ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان لوگوں پر غصہ بھی فرمایا جو احرام کھولنے میں تامل کرتے تھے اور اس کے بعد کہا کہ یہی مذہب ہے اہل بیت کا اور حبر امت ابن عباس کا اور ان کے یاروں کا اور ابوموسیٰ اشعریؓ اور امام احمد بن حنبلؒ کا اور عبداللہ بن حسن عنبری قاضی بصرہ کا اور اہل ظاہر کا اور سلمہ بن شبیب نے امام احمد حنبل سے کہا کہ آپ کی سب باتیں اچھی ہیں مگر ایک بات انہوں نے کہی۔ وہ کیا سلمہ نے کہا کہ آپ فسخ حج بعمرہ کے قائل ہیں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ اے سلمہ میں تم کو عقل والا جانتا تھا میرے پاس گیارہ حدیثیں صحیح رسول اللہ ﷺ سے موجود ہیں اس بارہ میں میں ان کو تمہارے قول کے سبب سے کیوں کر چھوڑوں۔ پھر ابن قیمؒ نے تین عذر بیان کیے ہیں جو لوگ اس میں پیش کرتے ہیں۔ اول یہ کہ یہ منسوخ ہے۔ دوسرے مخصوص بصحابہؓ ہے۔ تیسرے بعض روایتیں اس کے معارض ہیں۔ پھر ان تینوں کے جوابات تو دیئے ہیں اور بخوبی معنی چہارم کو یعنی جواز فسخ حج بعمرہ کو ثابت کیا ہے اور حق انہیں کے ساتھ ہے اور اہل ظاہر ہی کا مذہب صحیح وموافق روایات ہے (فمن شاء فليرجع اليه ولينظر بعين الانصاف الى زاد المعاد)

۲۹۴۴: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهٖ صُدُوْرُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ بَلَغَهٗ مِنَ السَّمَآءِ اَمْ شَيْءٌ مِّنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَحِلُّوْا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِيْ مَعِيَ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَاَهْلَلْنَا حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَآءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ۔

۲۹۴۴: جابر بن عبداللہؓ نے کہا کہ لبیک پکاری ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کی پھر جب ہم مکہ میں آئے تو آپؐ نے حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں اور اس احرام کو عمرہ کر ڈالیں (یعنی حج کو عمرہ کر کے فسخ کر دیں) اور یہ بات ہم پر گراں گزری اور ہمارے سینے اس سے تنگ ہوئے اور یہ بات حضرت ﷺ کو پہنچی پھر ہم نہیں جانتے کہ آیا ان کو کوئی حکم آسمان سے آیا یا کوئی بات لوگوں سے پہنچی غرض آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! احرام کھول ڈالو اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جو تم نے کیا ہے (یعنی عمرہ کر کے حج کو فسخ کرتا اور احرام کھول ڈالتا) تب تو ہم نے احرام کھول ڈالا یہاں تک کہ صحبت کی ہم نے عورتوں سے اور سب کام کیے جو بے احرام والے کرتے ہیں۔ (یعنی خوشبو لگائی، سیئے ہوئے کپڑے پہنے، جماع کیا) پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی اور مکہ سے ہم نے پیٹھ موڑی (یعنی منیٰ کو چلے) حج کا لبیک پکارا۔

۲۹۴۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهٗ وَقَدْ اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِلُّوْا مِنْ اِحْرَامِكُمْ فَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوْا وَاَقِيْمُوْا حَلَالًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَاَهِلُّوْا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّذِيْ قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً قَالُوْا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً

۲۹۴۵: جابر بن عبداللہ انصاریؓ حج کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جس سال کہ آپؐ کے ساتھ ہدی تھی (یعنی حجۃ الوداع میں اس لیے کہ ہجرت کے بعد آپؐ نے ایک ہی حج کیا ہے) اور بعض لوگوں نے صرف حج مفرد کا احرام باندھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم احرام کھول ڈالو اور طواف کرو بیت اللہ کا اور سعی کرو صفا اور مروہ کی اور بال کم کرا لو اور حلال رہو پھر جب ترویہ کا دن ہو (یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی) تو لبیک پکارو حج کی اور تم جو احرام لے کر آئے ہو اس کو متعہ کر ڈالو (یعنی اگر چہ وہ احرام حج کا ہے مگر عمرہ کر کے کھول لو اور پھر حج کر لینا تو یہ متعہ ہو جائے گا) لوگوں نے عرض کی کہ ہم کیونکر اسے متعہ

وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ قَالَ افْعَلُوْا مَآ اٰمُرُكُمْ بِهٖ فَاِنِّيْ لَوْلَآ اَنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّيْ حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَفَعَلُوْا۔

کریں۔ حالانکہ ہم نے نام لیا ہے حج کا؟ آپؐ نے فرمایا وہی کرو جس کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں اس لیے کہ میں اگر ہدی کو ساتھ نہ لاتا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسا تم کو حکم دیتا ہوں مگر یہ کہ میرا احرام کھل نہیں سکتا جب تک کہ قربانی اپنے محل تک نہ پہنچ لے (یعنی ذبح نہ ہو لے) پھر لوگوں نے کیا۔

تشریح ۞ اس بیان میں مضمون آگے پیچھے ہو گیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ یہ سب گفتگو جو عمرہ کرنے اور احرام کھولنے میں اصحابؓ سے ہوئی وہ عمرے سے پہلے ہی ہوئی جیسا اور روایتوں میں آیا ہے اگرچہ اس کو راوی نے یہاں بعد میں بیان کیا ہے مگر اصل بات وہی ہے کہ یہ گفتگو ابتدا میں ہوئی غرض اس روایت میں تصریح ہے کہ پہلے لوگوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا پھر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور یہی فسخ حج بعمرہ ہے اور اس کی تفصیل اوپر خوب گزری کہ قیامت تک یہ فسخ (خاص) تھا۔ صحابہؓ کے ساتھ اور ان کے بعد کسی کو روا نہیں اور ان کو بھی اس سال کے سوا اور برسوں میں روا نہ رہا اور یہ قول ہے مالکؒ اور شافعیؒ کا اور ابوحنیفہؒ اور جماہیر سلف و خلف کا اور بعض نے کہا ہے کہ قیامت تک اس کا جواز باقی ہے کہ جو احرام حج کا باندھ کر آئے اور ہدی ساتھ نہ لائے وہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندھ لے اور یہ قول ہے امام احمد بن حنبل امیر المحدثین اور ایک گروہ کا اہل ظاہر میں سے اور اسی کو اختیار کیا ہے ابن قیم نے اور یہی مروی ہے چودہ صحابہؓ سے کہ آپ ﷺ نے حکم فسخ دیا اور سراقہ بن جعشم نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اسی سال کے لیے یہ حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں قیامت تک کے لیے ہے اور اسی کی آرزو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مگر بہ سبب سوق ہدی کے لاچار تھے۔

٢٩٤٦: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً وَّنَحِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً۔

۲۹۴۶: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہم کو کہ ہم اس کو عمرہ کر ڈالیں اور احرام کھول لیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قربانی تھی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ نہ کر سکے۔

بَابُ فِي الْمُتْعَةِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج اور عمرہ میں تمتع کے بارے میں

٢٩٤٧: عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَاْمُرُنَا بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهٰى عَنْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ عَلٰى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيْثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِلُّ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَآءَ بِمَاشَآءَ وَاِنَّ الْقُرْاٰنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهٗ فَاَتِمُّوا الْحَجَّ

۲۹۴۷: ابونضرہ نے کہا کہ ابن عباسؓ تو ہم کو حکم کرتے تھے متعہ کا اور ابن زبیرؓ اس سے منع کرتے تھے اور میں نے اس کا ذکر کیا جابرؓ سے تو انہوں نے کہا یہ حدیث تو میرے ہاتھ سے لوگوں میں پھیلی ہے اور ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ۔ پھر جب حضرت عمرؓ خلافت پر قائم ہوئے تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے جو چاہتا تھا حلال کر دیتا تھا جس سبب سے کہ چاہتا تھا اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہ میں اترا ہے تو پورا کرو تم حج اور عمرہ کو اللہ کے واسطے جیسا کہ تم کو اللہ پاک نے حکم دیا ہے اور قطعی اور دائمی ٹھہرا دو ہمیشہ کے لیے نکاح

وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ كَمَآ اَمَرَ كُمُ اللّٰهُ وَابْتُوْا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَآءِ فَلَنْ اُوْتٰى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً اِلٰى اَجَلٍ اِلَّا رَجَمْتُهٗ بِالْحِجَارَةِ ۔

ان عورتوں کا (یعنی جن سے متعہ کیا گیا ہے یعنی ایک مدت معین کی شرط سے نکاح کیا گیا ہے اور) میرے پاس جو آئے گا ایسا کوئی شخص کہ اس نے نکاح کیا ہوگا ایک مدت معین تک تو میں اس کو ضرور پتھر سے ماروں گا۔

۲۹۴۸:عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَافْصِلُوْا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَاِنَّهٗ اَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ ۔

۲۹۴۸: قتادہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا جدا کردو حج کو اپنے عمرے سے اس لیے کہ اس میں حج بھی پورا ہوا اور تمہارا عمرہ بھی پورا ہوا (یعنی ہر ایک کو سفر میں الگ الگ بجالاؤ)۔

۲۹۴۹:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً ۔

۲۹۴۹: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور ہم لبیک پکارتے تھے حج کی اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالیں۔

تشریح ❀ نوویؒ نے کہا مازری سے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے جس متعہ سے منع کیا ہے وہ کیا ہے؟ بعضوں نے کہا مراد اس سے فسخ کرنا حج کا ہے عمرہ کی طرف اور کسی نے کہا اشہر حج میں مطلق عمرہ بجالانا ہے اور پھر اس سال میں حج بھی کرنا اور یہ اس لیے منع فرمایا کہ ترغیب دی آپ نے افراد کی کہ وہ افضل ہے اور چونکہ اب امن ہو گیا ہے راہوں میں تو اولیٰ ہے کہ لوگ ایک ہی سفر میں دونوں نسک نہ بجالائیں۔ نہ اس نظر سے آپ نے منع فرمایا کہ تمتع حج کو باطل جانتے تھے یا اس کی حرمت کے قائل تھے اور قاضی عیاضؒ کا قول ہے کہ ظاہر حدیث جابرؓ اور عمران اور ابوموسیٰؓ کی اس پر دال ہے کہ حضرت عمرؓ نے حج کو فسخ کرنا عمرہ کر کے اسی سے منع فرمایا اور اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر مارتے تھے اور صرف تمتع پر نہیں مارتے تھے اور نہ اس پر کہ کوئی شہر حج میں عمرہ بجالائے اور مارنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس خیال سے تھا کہ وہ اور تمام صحابہؓ یہ خیال کرتے تھے کہ فسخ حج بعمرہ یہ خاص تھا اسی سال کے ساتھ جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کیا ہے۔ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ اس میں اختلاف نہیں کہ جو تمتع اس آیت میں مذکور ہے، فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اس سے یہی مراد ہے کہ اشہر حج میں عمرہ کرے اور حج کے قبل اور پھر اس سال حج بھی کرے اور تمتع میں قران بھی داخل ہے اس لیے کہ اس میں بھی ایک قسم کی برخورداری ہے کہ ایک ہی سفر میں جو اپنے وطن سے نکالا تو دونوں نسک بجالایا اور تمتع میں یہ بھی داخل ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کر کے کھول ڈالے جس کو فسخ حج بعمرہ کہتے ہیں (یعنی یہ تینوں معنی اس آیت میں ہو سکتے ہیں) تمام ہوا کلام قاضی عیاضؒ کا۔ نوویؒ نے کہا میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما غیرہما نے جو منع فرمایا متعہ سے اس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کرے اشہر حج میں اور پھر اسی سال حج بھی کرے اور اس نہی سے نہی تحریم اور بطلان مراد نہیں بلکہ نہی اولویت ہے کہ انہوں نے کہا اولیٰ یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ کرو اور غرض ترغیب دینا تھی افراد کی اور اب اجماع ہو گیا ہے علماء کا افراد اور تمتع اور قران بغیر کراہت کے بلا تامل روا ہیں اور اختلاف اس کے افضل میں ہے کہ اولیٰ کون ہے اور اوپر اس کی بحث ہو چکی ہے باقی رہا حضرت عمرؓ کا متعہ نکاح کو منع فرمانا جو اس میں مذکور ہے تو وہ ایک مدت معین پر نکاح کرنا ہے اور وہ ابتدائے اسلام میں مباح تھا۔ پھر منسوخ ہوا خیبر کے دن۔ پھر مباح ہوا فتح مکہ میں پھر منسوخ ہوا ایام فتح میں اور اس کی حرمت اب تک چلی آتی ہے اور قیامت تک چلی جائے گی اور زمانہ اول میں اس میں کچھ اختلاف تھا (اس لیے کہ روایات حرمت بعض لوگوں کو نہ پہنچی تھیں پھر وہ اختلاف مرتفع ہو گیا اور سب نے اس کی تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اس کی کتاب النکاح میں آئے گی۔ ان شاء

اللہ تعالیٰ) اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں کہا ہے کہ روایت کی اعمش نے فضیل بن عمرو سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن نے عباسؓ سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو عروہ نے کہا کہ منع کیا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم نے متعہ سے تو ابن عباس نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اب یہ لوگ ہلاک ہوں گے میں تو کہتا ہوں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ کہتے ہیں کہ کہا ابوبکرؓ وعمرؓ نے اور عروہ نے ابن عباسؓ سے کہا کہ تم ڈرتے نہیں ہو کہ رخصت دیتے ہو متعہ کی۔ تو ابن عباسؓ نے کہا جا اپنی ماں سے پوچھ اے چھوٹے عروہ تو عروہ نے کہا کہ ابوبکرؓ وعمرؓ نے تو کبھی متعہ نہیں کیا (یعنی تمتع حج کا) ابن عباسؓ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم باز نہ آؤ گے جب تک اللہ تعالیٰ تم کو عذاب نہ کرے گا میں تو تم سے حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تم کہتے ہو کہ ابوبکرؓ وعمرؓ نے یوں کہا۔ تب کہا کہ وہ لوگ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور تم سے زیادہ پیرو سنت تھے اور جواب دیا ہے ابو محمد بن حزم نے عروہ کی بات کا اس طور سے کہ ہم کہتے ہیں عروہ سے کہ ابن عباسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور اسی طرح اابوبکرؓ وعمرؓ کے حال سے بھی تم سے زیادہ واقف تھے اور تم سے بہر حال بہتر تھے اور ان تینوں کے نزدیک تم سے اول تھے اور یہ تینوں ان سے زیادہ قریب تھے بہ نسبت تمہارے کہ اس میں کوئی مسلمان ذرا بھی شک نہیں کر سکتا اور ام المؤمنین عائشہؓ بھی تم سے زیادہ علم والی تھیں اور تم سے زیادہ سچی تھیں۔ پھر ثوری کی سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت بیان کی کہ انہوں نے کہا کون امیر موسم ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا ابن عباسؓ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ سب لوگوں سے زیادہ جاننے والے ہیں حج کے احکام کو اور کہا ابو محمد بن حزم نے کہ اور راویوں نے جو افضل اور اعلم اور اصدق اور اوثق ہیں عروہ سے انہوں نے عروہ کے خلاف بیان کیا ہے۔ پھر بزار کے طریق سے روایت کی ابن عباسؓ سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ابوبکرؓ وعمرؓ نے اور پہلے جس نے اس سے منع کیا وہ معاویہؓ ہیں اور روایت کی عبد الرزاق کے طریق سے ابن عباسؓ سے کہ تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ابوبکرؓ نے یہاں تک کہ وفات پائی اور حضرت عمرؓ نے اور عثمانؓ نے بھی ایسا ہی کیا اور پہلے جس نے اس سے منع کیا وہ معاویہؓ ہیں۔ ابن قیم نے فرمایا کہ یہ حدیث ابن عباسؓ کی جو روایت کی جس میں معاویہؓ کا ذکر ہے اخراج کیا ہے اس کو احمدؒ نے مسند میں اور ترمذی نے اور حسن کہا اس کو۔ پھر ذکر کی گئیں روایتیں حضرت عمرؓ سے جن میں مذکور ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر میں عمرہ کرتا تو حج کرتا اور تمتع کرتا اور ثابت کیا ان کو باسانید معتبرہ متعددہ۔ پھر ذکر کیا جواب ابن تیمیہؒ کا کہ فرمایا انہوں نے کہ حضرت عمرؓ نے البتہ کبھی منع نہیں کیا متعہ سے بلکہ یوں فرمایا کہ پورا حج تمہارا اور پورا عمرہ یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ بجالاؤ، اور اختیار کیا انہوں نے افضل امور کو اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک کو عمرہ اور حج میں سے جدا جدا سفر کے ساتھ ادا کرے کہ اپنے شہر سے چل کر مکہ تک آئے اور یہ قران اور تمتع خاص ہے کہ جو ایک ہی سفر میں دونوں کی ادائی ہو جائے یعنی حج اور عمرہ کی افضل ہے اور تنصیص کی ہے اس کی احمد اور ابوحنیفہ اور مالک اور شافعیؒ نے اور فقہاء نے بھی اور یہ وہی افراد ہے جو بجالائے ہیں ابوبکر اور عمرؓ اور حضرت عمرؓ اسی کو پسند کرتے تھے لوگوں کے لیے اور ایسا ہی کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چنانچہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما یہی تفسیر کرتے تھے اس آیت کی: وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ کی کہ تمام ان کا یہ ہے کہ احرام باندھے ہر ایک کے لیے اپنے گھر سے اور الگ سفر میں بجالائے ہر ایک کو اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ ثواب تمہارا بقدر تمہاری تکلیف کے ہے۔ غرض جب عمرہ کر کے حاجی لوٹ گیا اپنے گھر کو اور پھر وہاں سے احرام باندھ کر آیا اور حج کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینوں سے پیشتر ہوا تو یہ دونوں نسک پورے ہوئے۔ یا عمرہ کیا اس نے قبل اشہر حج کے اور مکہ میں ٹھہر رہا اور حج کیا تو یہ پورا حج وعمرہ ہوا۔ غرض یہ مذہب مختار ہے حضرت عمرؓ کا اور اس میں لوگوں نے غلطیاں کیں کہ انہوں نے متعہ سے منع کیا ہے اور کسی نے سمجھا کہ متعہ فسخ کو منع کرتے ہیں اور کسی نے جانا کہ ترک اولیٰ کی نظر سے منع کرتے ہیں (جیسا نوویؒ کے قول میں اوپر گزرا) اور یہ اس نے خیال کیا جس کے نزدیک افراد افضل ہے اور کسی نے معارضہ کیا روایات نہی کو روایات استحباب پر چنانچہ روایات دونوں قسم کی حضرت عمرؓ سے اوپر گزر چکیں اور کسی نے سمجھا کہ اس مسئلہ میں ان کے دو قول ہیں جیسے اور مسائل میں ان کے دو قول ہیں اور کسی نے نہی کو قول قدیم جانا اور پھر روایات جواز کو رجوع سمجھا جیسے ابن حزم کا مسلک ہے اور کسی نے ان کے منع کو ان کی رائے خیال کیا جیسے مروی ہے اسود بن یزید سے کہ میں اور حضرت عمرؓ وقوف میں تھے عرفات کے کہ انہوں نے ایک

شخص کو دیکھا خوب بالوں میں کنگھی کئے ہوئے اور خوشبو آتی ہوئی اس سے تو فرمایا کہ تو محرم ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ محرم کی یہی شکل ہوتی ہے؟ اس کے بال پریشان خاک آلود چہرہ ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں متمتع تھا اور میری بیوی میرے ساتھ ہے اور میں نے آج ہی احرام باندھا ہے یہیں سے۔ تو حکم فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ کوئی تمتع نہ کرے (الحدیث) اور اس سے واضح ہوا کہ یہ ایک رائے تھی ان کی۔ ابن حزم نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب کو اپنی سب بیبیوں سے جماع کیا اور پھر صبح کو احرام باندھا اور اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ جماع حلال ہے احرام کے ایک لحظہ پیشتر بھی۔ غرض یہ رائے حضرت عمرؓ کی مخالف ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کلام ابن قیم کا ایسا ہی ہے۔ بنوع اختصار وبزیادة قليلة۔

بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۵۰: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَاَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ فَقُلْتُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى رَاْسِيْ فَنَزَعَ زِرِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّيَ الْاَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَلْ عَمَّا شِئْتَ فَسَاَلْتُهٗ وَهُوَ اَعْمٰى وَحَضَرَوَقْتُ الصَّلٰوةِ فَقَامَ فِيْ نِسَاجَةٍ مُّلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلٰى مَنْكِبِهٖ رَجَعَ طَرَفَاهَا اِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَآءُهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلّٰى بِنَا فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَّاْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهٖ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اَتَيْنَاذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ

باب: نبی ﷺ کے حج کا بیان

۲۹۵۰: جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم جابر بن عبد اللہؓ کے گھر گئے اور انہوں نے سب لوگوں کو پوچھا یہاں تک کہ جب میری باری آئی تو میں نے کہا کہ میں محمد بن علی ہوں۔ امام حسین کا پوتا۔ سو انہوں نے میری طرف (شفقت سے) ہاتھ بڑھایا اور میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے اوپر کی گھنڈی کھولی پھر نیچے کی گھنڈی کھولی (یعنی شلوکے وغیرہ کی) اور پھر اپنی ہتھیلی رکھی میرے سینے پر دونوں چھاتیوں کے بیچ میں اور میں ان دنوں جوان لڑکا تھا پھر کہا شاباش خوش رہو۔ اے میرے بھتیجے اور پوچھو مجھ سے جو چاہو۔ پھر میں نے ان سے پوچھا اور وہ نابینا تھے اور اتنے میں نماز کا وقت آ گیا اور وہ کھڑے ہوئے ایک چادر اوڑھ کر کہ جب اس کے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر رکھتے تھے تو وہ نیچے گر جاتے تھے اس چادر کے چھوٹے ہونے کے سبب سے اور ان کی چادر بڑی تپائی پر رکھی تھی۔ پھر نماز پڑھائی انہوں نے ہم کو (یعنی امامت کی) اور میں نے کہا کہ خبر دیجئے مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج سے (یعنی حجۃ الوداع سے) تو جابرؓ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا نو کا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نو برس تک مدینہ منورہ میں رہے اور حج نہیں کیا، پھر لوگوں میں پکارا گیا دسویں سال کہ رسول اللہ ﷺ حج کو جانے والے ہیں، پھر جمع ہو گئے مدینہ میں بہت سے لوگ اور سب چاہتے تھے کہ پیروی کریں رسول اللہ ﷺ کی اور ویسا ہی کام کریں (حج کرنے میں) جیسے آپ ﷺ کریں غرض ہم لوگ سب آپ ﷺ کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچے اور وہاں اسماء بنت عمیس جنیں اور محمد، ابوبکرؓ کے بیٹے پیدا ہوئے اور انہوں نے حضرتؐ سے کہلا بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ غسل کر لو اور

عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِىْ وَاسْتَثْفِرِىْ بِثَوْبٍ وَّاَحْرِمِىْ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَآءِ نَظَرْتُ اِلٰى مَدِّ بَصَرِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَّاكِبٍ وَّمَاشٍ وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَعَنْ يَّسَارِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَمِنْ خَلْفِهٖ مِثْلُ ذٰلِكَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهٗ وَمَا عَمِلَ مِنْ شَىْءٍ عَمِلْنَا بِهٖ فَاَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِىْ يُهِلُّوْنَ بِهٖ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِّنْهُ وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهٗ قَالَ جَابِرٌ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَسْنَا نَنْوِىْ اِلَّا الْحَجَّةَ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهٗ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ : ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة : ۱۱۵] فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ اَبِىْ يَقُوْلُ وَلَا اَعْلَمُهٗ ذَكَرَهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِى الرَّكْعَتَيْنِ : ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا

لنگوٹ باندھ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندھ لو پھر رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت پڑھیں مسجد میں اور سوار ہوئے قصواء اونٹنی پر یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کو لے کر وہ سیدھی ہوئی بیداء پر (وہ ایک مقام ہے مثل ٹیلہ کے) تو میں نے دیکھا آگے کی طرف جہاں تک کہ میری نظر گئی کہ سوار اور پیادے ہی نظر آتے تھے اور اپنے داہنی طرف بھی ایسی ہی بھیڑ تھی اور بائیں طرف بھی ایسی ہی بھیڑ تھی اور پیچھے بھی ایسی ہی اور رسول اللہ ﷺ ہمارے بیچ میں تھے اور آپ ﷺ پر قرآن شریف اترتا جاتا تھا اور آپ ﷺ اس حقیقت کو خوب جانتے تھے اور جو کام آپ ﷺ نے کیا وہی ہم نے بھی کیا، پھر آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ لبیک پکاری اور کہا لبیک سے لاشریک لک تک اور معنی اس کے اوپر ہو چکے ہیں اور لوگوں نے بھی یہی لبیک پکاری جو اب لوگ پکارتے نہیں (یعنی حضرت ﷺ کی لبیک میں کچھ لفظ بڑھا کر پکارے اور آپ ﷺ نے ان کو روکا نہیں) اور آپ ﷺ لبیک ہی پکارتے رہے اور جابرؓ نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہیں رکھتے اور عمرہ کو پہچانتے ہی نہ تھے (بلکہ ایام حج میں عمرہ بجالانا ایام جاہلیت سے برا جانتے تھے) یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ میں آئے آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ نے چھوا رکن کو (یعنی حجر اسود کو) اور طواف میں تین بار اچھل اچھل کر چھوٹے چھوٹے ڈگ رکھ کے شانے اچھال اچھال کر چلے اور چار بار عادت کے موافق چلے پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى یعنی مقرر کرو مقام ابراہیمؑ کو نماز کی جگہ اور مقام کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ میں کیا پھر میرے باپ کہتے تھے اور میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ذکر کیا ہو مگر نبی ﷺ ہی سے ذکر کیا ہوگا کہ آپ ﷺ نے پڑھیں دو رکعتیں اور ان میں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکافرون پڑھا۔ پھر لوٹ کر گئے، آپ ﷺ حجر اسود کے پاس اور اس کو بوسہ دیا اور نکلے اس دروازہ سے جو صفا کی طرف ہے پھر جب صفا کے قریب پہنچے (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبہ کے دروازے سے بیس پچیس قدم پر ہے) تو یہ آیت پڑھی: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (یعنی صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں) اور فرمایا آپ ﷺ نے کہ ہم شروع کرتے ہیں جس سے شروع کیا اللہ تعالیٰ نے اور آپ ﷺ صفا پر

قَرَاَ : ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ [البقرة : ۱۵۸] اَبْدَءُ بِمَابَدَءَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ثُمَّ دَعَابَيْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى اِذَا صَعِدَ تَامَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْ وَةِ فَقَالَ لَوْ اَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَااسْتَدْ بَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَ لْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَ بَدٍ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَاحِدَةً فِي الْاُخْرٰى وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَابَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا وَاكْتَحَلَتْ فَاَنْكَرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ اَمَرَنِيْ بِهٰذَا قَالَ فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ لِلَّذِيْ صَنَعَتْ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ فَاَخْبَرْتُهٗ اَنِّيْ اَنْكَرْتُ

چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی اور اس کی بڑائی کی (یعنی لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا لا الٰہ الا اللہ سے ہزم الاحزاب وحدہ، تک) یعنی کوئی معبود لائق عبادت کے نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے وہ پورا کیا اس نے اپنا وعدہ (یعنی دین کے پھیلانے کا اور اپنے نبی ﷺ کی مدد کا) اور مدد کی اس نے اپنے غلام کی (یعنی محمد رسول اللہ ﷺ) کی اور شکست دی اس نے اکیلے سب لشکروں کو پھر اس کے بعد دعا کی پھر ایسا ہی کہا پھر دعا کی غرض تین بار ایسا ہی کیا پھر اترے اور مروہ کی طرف چلے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کے قدم میدان کے بیچ میں اترے تو دوڑے یہاں تک کہ مروہ پر پہنچے پھر مروہ پر بھی ویسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر کیا تھا یعنی وہ کلمات کہے اور دعا کی قبلہ رخ کھڑے ہو کر یہاں تک کہ جب طواف تمام ہوا مروہ پر (یعنی سات شوط ہو چکے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا اپنا کام جو بعد معلوم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا (اور مکہ ہی میں خرید لیتا) اور اپنے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالتا تو اب تم میں سے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے (یعنی طواف و سعی تو ہو چکی اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے) اور اس کو عمرہ کر لے پھر سراقہ بن مالک بن جعشم کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ حج کو عمرہ کر ڈالنا ہمارے اسی سال کے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کے لیے اس کی اجازت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے اجازت ہے اور ہمیشہ کیلئے ہے اور حضرت علیؓ یمن سے نبی ﷺ کے اونٹ لے کر آئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ ان میں ہیں جنہوں نے احرام کھول ڈالا اور رنگین کپڑے پہنے ہوئی ہیں اور سرمہ لگائے ہوئی ہیں تو حضرت علیؓ نے برا مانا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے باپ نے حکم فرمایا اس کا۔ پھر راوی نے کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق میں فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا غصہ کرتا ہوا حضرت فاطمہ پر اس کے احرام کے کھولنے کے سبب سے جو انہوں نے کیا تھا پوچھنے کو رسول اللہ ﷺ سے اسی بات کو جو اس نے ذکر کی اور آپ ﷺ کو خبر دی میں نے کہ میں نے برا جانا اس کو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ نے سچ کہا سچ کہا (یعنی میں نے ہی ان کو احرام کھولنے کا حکم دیا ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے

ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُهِلُّ بِمَآ اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ مَعِىَ الْهَدْىَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْىِ الَّذِىْ قَدِمَ بِهٖ عَلِىٌّ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِىْ اَتٰى بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْىٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِىْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَآ اَلَا كُلُّ شَىْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَىَّ مَوْضُوْعٌ وَّدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَّ اِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِىْ بَنِىْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَّرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَّ

کیا کہا جب حج کا قصد کیا؟ تو میں نے عرض کی کہ میں نے کہا یا اللہ میں اہلال کرتا ہوں اس کا جس کا اہلال کیا ہے تیرے رسول ﷺ نے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے ساتھ ہدی ہے (اس لیے میں نے احرام نہیں کھولا) اب تم بھی احرام نہ کھولو کہا جابرؓ نے کہ پھر وہ اونٹ جو حضرت علی یمن سے لائے تھے اور جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھ لائے سب مل کر ۱۰۰ اونٹ ہو گئے کہا جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جن کے ساتھ قربانی تھی (کہ وہ محرم ہی رہے) پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی) تو سب لوگ منیٰ کو چلے اور حج کی لبیک پکاری اور رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر (پانچ نمازیں) پڑھیں۔ پھر تھوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم فرمایا۔ آپ ﷺ نے اس خیمہ کا جو بالوں کا بنا ہوا تھا کہ لگایا جائے نمرہ میں (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور رسول اللہ ﷺ چلے اور قریش یقین کرتے تھے کہ آپ ﷺ المشعر الحرام میں وقوف کریں گے جیسے سب قریش کے لوگوں کی عادت تھی ایام جاہلیت میں اور آپ وہاں سے آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ عرفات پہنچے اور آپ ﷺ نے خیمہ اپنا نمرہ میں لگایا اور اس میں اترے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا قصواء اونٹنی کسی گئی اور آپ ﷺ وادی کے بیچ میں پہنچے اور آپ ﷺ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور فرمایا کہ تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت ہے، اس مہینے کے اندر اس شہر کے اندر اور ہر چیز زمانہ جاہلیت کی میرے دونوں پیروں کے نیچے رکھ دی گئی (یعنی ان چیزوں کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہو گئے اور پہلا وہ خون جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کیے دیتا ہوں۔ ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتا تھا بنی سعد میں اور اس کو ہذیل نے قتل کر ڈالا (غرض میں اس کا بدلہ نہیں لیتا) اور اسی طرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا گیا۔ (یعنی کوئی اس وقت کا چڑھا سود نہ لیوے) اور پہلے جو سود کہ ہم اپنے یہاں کے سود میں سے چھوڑ دیتے (اور طلب نہیں کرتے) عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے اس لیے کہ وہ سب معاف کر دیا گیا اور تم لوگ اب ڈرو

اَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَّ لَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَالَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَآئِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْبَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهٗ وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَآءِ الزِّمَامَ حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهٖ وَيَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اَيُّهَا النَّاسُ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ كُلَّمَآ اَتٰى حَبْلًا مِّنَ الْحِبَالِ اَرْخٰى لَهَا قَلِيْلًا حَتّٰى تَصْعَدَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّ اِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اللہ سے کہ عورتوں پر زیادتی نہ کرو اس لیے کہ ان کو تم نے اللہ پاک کی امان سے لیا ہے اور حلال کیا ہے تم نے ان کے ستر کو اللہ تعالیٰ کے کلمہ سے اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں (یعنی تمہارے گھر میں) جس کا آنا تم کو ناگوار ہو۔ پھر اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسا مارو کہ ان کو سخت چوٹ نہ لگے (یعنی ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹے کوئی عضو ضائع نہ ہو۔ حسن صورت میں فرق نہ آئے کہ تمہاری کھیتی اجڑ جائے) اور ان کا حق تمہارے اوپر اتنا ہے کہ روٹی ان کی اور کپڑا ان کا دستور کے موافق تمہارے ذمہ ہے اور تمہارے درمیان چھوڑے جاتا ہوں میں ایسی چیز کہ اگر تم اسے مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے سوال ہو گا (قیامت میں) اور میرا حال پوچھا جائے گا پھر تم کیا کہو گے؟ تو ان سب نے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ ﷺ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی پھر آپ ﷺ نے اشارہ کیا اپنی انگشت شہادت (کلمہ کی انگلی) سے کہ آپ ﷺ اسے آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور لوگوں کی طرف جھکاتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ گواہ رہو یا اللہ گواہ رہو یا اللہ گواہ رہو تین بار یہی فرمایا اور یونہی اشارہ کیا پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی نماز پڑھی اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑھی اور ان دونوں کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا۔ (یعنی سنت وغیرہ) پھر سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ آئے کھڑے ہونے کی جگہ میں۔ پھر اونٹنی کا پیٹ کر دیا پتھروں کی طرف اور پگڈنڈی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کھڑے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تھوڑی تھوڑی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیہ ڈوب گئی اور اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور لوٹے اور مہار قصواء کی اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ سر اس کا کجاوہ کے آگے مورک میں لگ گیا تھا (مورک وہ جگہ ہے جہاں سوار بعض وقت تھک کر اپنا پیر جو لٹکا ہوا رہتا ہے اس جگہ رکھتا ہے اور آپ ﷺ سیدھے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کہ اے لوگو! رساں رساں چلو آرام سے اور جب کسی ریت کی ڈھیری پر آجاتے (جہاں بھیڑ کم پاتے) تو ذرا مہار ڈھیلی کر دیتے یہاں تک کہ اونٹنی چڑھ جاتی آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب اور عشاء پڑھی ایک اذان سے (جو مغرب سے پہلے کہی) اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَّ اِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ اَبْيَضَ وَسِيْمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ ظُعُنٌ يَّجْرِيْنَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهٗ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ فَصَرَفَ وَجْهَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ يَنْظُرُ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُّكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَحَرَمَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ

تکبیروں سے اور ان دونوں فرضوں کے بیچ میں نفل کچھ نہیں پڑھے (یعنی سنت وغیرہ نہیں پڑھی) پھر آپ ﷺ لیٹ رہے یہاں تک کہ صبح برآمد ہوئی پھر فجر کی نماز ادا کی (سبحان اللہ کیسے کیسے خادم ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہ رات دن، آپ ﷺ کے سونے بیٹھنے، اٹھنے جاگنے کھانے پینے پر نظر ہے اور ہر فعل مبارک کی یادداشت وحفاظت ہے اللہ تعالیٰ رحمت کرے ان پر) جب فجر خوب ظاہر ہوگئی اذان اور تکبیر کے ساتھ نماز پڑھی پھر قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ المشعر الحرام میں آئے اور وہاں قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الٰہ الا اللہ کہا اور اس کی توحید پکاری اور وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ روشنی ہوگئی بخوبی اور لوٹے آپؐ وہاں سے قبل طلوع آفتاب کے اور فضل بن عباسؓ کو اپنے پیچھے بٹھالیا اور فضل ایک نوجوان اچھے بالوں والا گورا چٹا خوبصورت جوان تھا۔ پھر جب آپؐ چلے تو ایک گروہ عورتوں کا ایسا چلا جاتا تھا کہ ایک ایک اونٹ پر ایک عورت سوار تھی اور سب چلی جاتی تھیں اور فضل ان کی طرف دیکھنے لگے سو رسول اللہ ﷺ نے فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا (اور زبان سے کچھ نہ فرمایا سبحان اللہ یہ اخلاق کی بات تھی اور نہی عن المنکر کس خوبی سے ادا کیا) اور فضل نے منہ اپنا دوسری طرف پھیر لیا اور دیکھنے لگے (یہ ان کے کمال اطمینان کی وجہ تھی رسول اللہؐ کے اخلاق پر) تو رسول اللہؐ نے پھر اپنا ہاتھ ادھر پھیر کر ان کے منہ پر رکھ دیا تو فضل پھر دوسری طرف منہ پھیر کر پھر دیکھنے لگے یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچے تب اونٹنی کو ذرا چلایا اور بیچ کی راہ لی جو جمرہ کبریٰ پر جانکلی ہے یہاں تک کہ اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے (اور اسی کو جمرہ عقبہ کہتے ہیں) اور سات کنکریاں اس کو ماریں ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے ایسی کنکریاں جو چٹکی سے ماری جاتی ہیں (اور دانہ باقلا کے برابر ہوں) اور وادی کے بیچ میں کھڑے ہو کر ماریں (کہ منیٰ اور عرفات اور مزدلفہ داہنی طرف اور ماہ بائیں طرف رہا) پھر نحر کی جگہ آئے اور تریسٹھ اونٹ اپنے دست مبارک سے نحر کیے (قربان دست وبازویت شوم) باقی حضرت علیؓ کو دیئے کہ انہوں نے نحر کیے اور شریک کیا آپؐ نے ان کو اپنی ہدی میں پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا لیں اور ایک ہانڈی میں ڈالا اور پکایا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اور حضرت علیؓ نے

انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔

دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور اس کا شوربا پیا پھر سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر مکہ میں پڑھی اور بنی عبدالمطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا پانی بھرو اے اولاد عبدالمطلب کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ بھیڑ کر کے تمہیں پانی نہ بھرنے دیں گے تو میں بھی تمہارا شریک ہو کر پانی بھرتا (یعنی جب آپؐ بھرتے سنت ہو جاتا تو پھر ساری امت بھرنے لگتی اور ان کی سقایت جاتی رہتی پھر ان لوگوں نے ایک ڈول آپؐ کو دیا اور آپؐ نے اس میں سے پیا۔

تشریح ﴿﴾ اس حدیث میں بڑے بڑے فائدے ہیں اور بہت قواعد اسلام ہیں اور یہ حدیث مسلم کی اکیلی حدیثوں سے ہے کہ بخاری میں نہیں ہے اور ابوداؤد نے مثل مسلم کے روایت کی ہے اور ابوبکر بن منذر نے ایک کتاب تصنیف کی ہے فقط اس کے فائدوں میں اور اس سے ڈیڑھ سو سے اوپر مسئلے نکالے ہیں اور اگر کوئی غور کرے تو اس سے بھی زیادہ پائے اور اب اتنے ٹکڑے میں جو فوائد ہیں جن پر تنبیہ کی احتیاج ہے۔ ہم ان کو ذکر کرتے ہیں۔

اول یہ کہ (جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہم جابر بن عبداللہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے سب لوگوں کو پوچھا) جب لوگ ملاقات کو آویں تو ہر ایک کی خاطر کی جائے اس کے مرتبے کے موافق جیسا حضرت صدیقہؓ سے مروی ہے کہ خیال رکھو لوگوں کے مرتبے کا۔

دوسرے (میں نے کہا میں محمد بن علی امام حسینؓ کا پوتا ہوں سو انہوں نے میری طرف شفقت سے ہاتھ بڑھایا) اس میں تعظیم اور خاطر داری ہے اہل بیت کی جیسے حضرت جابرؓ نے دلجوئی کی محمد بن علیؓ کی جو پوتے ہیں حضرت امام حسینؓ کے۔

تیسرے جابرؓ نے ان سے فرمایا مرحبا خوش رہو اور شاباش۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو آئے اس کے دل خوشی کی کچھ بات کہنا۔

چوتھے نرمی اور اخلاق اور انس دینا اپنے ملاقاتیوں کو اور ان کو محبت سے جرأت دینا کہ کچھ پوچھیں اور خوف نہ کریں، اسی لیے حضرت جابرؓ نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھا پھر فرمایا کہ پوچھو۔

پانچویں صاحب زادہ صاحب محمد نے جو یہ کہا کہ میں ان دنوں جوان تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وجہ ان سے زیادہ محبت کرنے کی اور دلجوئی کی یہی تھی کہ وہ صغیر السن اور چھوٹے تھے اور بوڑھوں کے ساتھ یہ بات کہ سینہ پر ہاتھ رکھنا ضروری نہیں اور یہ خاطر داری سبب ہو گی ان کو حدیث کا مطلب یاد رکھنے کا۔

چھٹے وہ یعنی جابرؓ نابینا تھے اتنے میں نماز کا وقت آ گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ امامت اندھے کی روا ہے اور اس کے جائز ہونے میں اختلاف نہیں مگر افضل ہونے میں تین قول ہیں شافعیہ کے ایک یہ کہ امام ہونا اندھے کا آنکھ والے سے افضل ہے اس لیے کہ اس کی نگاہ کہیں نہیں پڑتی اور خیال نہیں بٹتا۔

دوسرے یہ کہ آنکھ والا افضل ہے اس لیے وہ ناپاکیوں سے خوب بچ سکتا ہے۔

تیسرے یہ کہ دونوں برابر ہیں اور یہی قول صحیح تر ہے اور یہی منصوص ہے امام شافعیؒ سے۔

ساتویں یہ کہ گھر والے کا امام ہونا افضل ہے گو نابینا بھی ہو۔

آٹھویں یہ کہ (وہ کھڑے ہوئے ایک چادر اوڑھ کر) نماز جائز ہے ایک کپڑے سے اگرچہ اور کپڑے بھی موجود ہوں جیسے ان کی بڑی چادر دھری تھی۔

نویں تپائی وغیرہ کا گھر میں رہنا جائز ہے۔ پھر نماز پڑھائی۔ پکار دیا تاکہ لوگ تیاری کریں حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکھ لیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں اور وصیتیں خوب یاد کریں اور لوگوں کو پہنچاویں اور دعوت اسلام کی اور شوکت ایمان کی خوب ظاہر ہو جائے۔

دسویں اس سے معلوم ہوا کہ امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگوں کو آگاہ کر دے کہ اس کی سواری کے لیے تیار ہو جائیں۔

گیارہویں معلوم ہوا کہ سب لوگوں نے احرام حج کا باندھا۔ اسی لیے جابرؓ نے کہا کہ ہر شخص نے وہی کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ ہدی نہیں لائے تھے ان کو فسخ حج بعمرہ کا حکم فرمایا تو لوگوں نے تامل کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ کرنا پڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر کیا کہ میرے ساتھ ہدی ہے ورنہ میں بھی احرام کھول ڈالتا اور معلوم ہوا کہ علیؓ اور ابوموسیٰؓ نے بھی احرام حج ہی کا باندھا تھا جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احرام تھا۔ انتہی۔

غرض ''ہم لوگ'' سے سوار ہوئے قصواء اونٹنی پر'' تک اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ۔

بارھویں بات یہ ہے کہ مستحب ہے غسل احرام کا اس عورت کو بھی جو حائضہ ہو یا نفاس والی۔

تیرھویں نفاس والی عورت کو مستحب ہے لنگوٹ باندھنا کچھ کپڑا اندام نہانی پر رکھ کے اور اس میں اختلاف نہیں۔

چودھویں معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھی اور نووی نے ان کو مستحب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذہب ہے کافہ علماء کا کہ احرام کے وقت دو رکعت مستحب ہے سو حسن بصریؒ وغیرہ کے اور جو لوگ استحباب کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو اس پر کچھ دم وغیرہ لازم نہیں آتا نہ وہ گنہگار رہتا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہو گئی اور جن وقتوں میں نماز منع ہے اگر اس وقت احرام باندھے تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑھے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ پڑھ لے اور حسن بصریؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ ان دو رکعتوں کا پڑھنا کسی نماز فرض کے بعد مستحب ہے، کہ نہیں تو نہیں اور ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ حدیث ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی دو رکعت پڑھیں اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی اور یہ نماز ظہر کی فرض تھی اور احرام کی دو رکعتیں پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں ثابت نہیں۔ سوا فرض ظہر کے اور جابرؓ کی روایت سے بھی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھیں۔ پس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتیں ہوں اور احرام کی نہ ہوں چنانچہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ میں دو۔ پس یہ رکعتیں ظہر ہی کی تھیں اور قول ابن قیمؒ کا قوی معلوم ہوتا ہے غرض جنہوں نے سب روایتوں میں غور نہیں کیا انہوں نے سمجھا کہ یہ احرام کی تھیں اور قصواء آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام تھا۔

(یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر سے وہی ہم نے بھی کیا تک) قولہ سوار اور پیادے اس سے۔

پندرہواں مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ حج میں سوار اور پیادہ دونوں طرح جانا روا ہے اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہے اور دلائل کتاب وسنت اس میں موجود ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ (پارہ ۱۷ سورہ حج) اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ افضل کیا ہے۔ سو امام شافعی اور مالکؒ اور جمہور کا قول ہے کہ سواری پر جانا افضل ہے اس لیے کہ اس میں پیروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اس لیے بھی کہ اس میں مناسک کا ادا کرنا آسان ہے اور اس لیے بھی کہ اس میں خرچ زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہوا تنا ہی ثواب زیادہ ہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور داؤد کا قول ہے کہ پیدل جانا افضل ہے کہ اس میں مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹھیک نہیں اس لیے کہ مشقت مطلوب نہیں بلکہ پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلوب ہے۔

سولہواں یہ مسئلہ ہے کہ یہ جو کہا کہ ان پر قرآن اترتا تھا، اس سے ثابت ہوگیا کہ جو عمل ان کی طرف سے روایت ہو اسی کو اختیار کرنا ضروری ہے اور وہی دین ہے نہ وہ قول و فعل جو رائے سے نکالا گیا ہو کہ وہ ہرگز قابل اخذ نہیں نہ وہ دین ہوسکتا ہے۔

یعنی جن صحابہؓ نے آپ ﷺ کی لبیک پر کچھ زیادہ کئے تو آپ ﷺ نے منع نہیں کیا۔ اس سے۔

سترہواں مسئلہ معلوم ہوگیا کہ لبیک میں زیادتی آپ ﷺ نے منظور کی اور یہ جو کہا کہ توحید کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ مشرک لوگ جو شرک کی باتیں بڑھاتے تھے ان کو حضرت نے نکال دیا اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ فقط اتنا ہی لبیک کہنا جتنا حضرت سے ثابت ہے مستحب ہے اور یہی قول ہے امام مالکؒ اور شافعیؒ کا۔

یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ سے جو صفا کی طرف ہے تک اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے چنانچہ۔

اٹھارہواں یہ ہے کہ طواف قدوم میں آپ ﷺ نے تین بار رمل کیا اور چار بار بدستور متعارف چلے اس سے ثابت ہوا کہ طواف قدوم سنت ہے اور اس پر ساری امت کا اتفاق ہے۔

انیسواں یہ کہ طواف سات پھیرے ہے۔

بیسواں یہ کہ رمل تین پھیروں میں اول کے سنت ہے اور رمل اچھل کر چلنے کو کہتے ہیں اور ہر پھیرے کو شوط کہتے ہیں اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک طواف میں خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سوا حج اور عمرہ کے جو طواف ہو اس میں رمل سنت نہیں اور جلدی چلنا بھی ایک میں سنت ہے دوسرے طواف میں نہیں اور اس میں شافعیؒ کے دو قول مشہور ہیں اصح قول یہ ہے کہ جلدی چلنا اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہے ورنہ نہیں اور یہ صورت طواف قدوم اور طواف افاضہ میں ہوسکتی ہے کہ ان دونوں کے بعد سعی ہوسکتی ہے اور طواف وداع میں نہیں ہوسکتی اور دوسرا قول یہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم میں خواہ اس کے بعد سعی کا ارادہ ہو یا نہ ہو اور اسی طرح طواف عمرہ میں جلدی اس لیے کہ عمرہ میں اس کے بعد کوئی طواف نہیں اور اسی طرح سنت ہے اضطباع۔

اکیسواں مسئلہ اضطباع یہ ہے کہ چادر بیچ داہنی بغل کے نیچے ڈال دے اور دونوں سرے ایک آگے سے ایک پیچھے سے لے کر بائیں کندھے پر ڈال دے اور دایاں کندھا کھلا رہے کہ اس میں ایک بہادری پائی جاتی ہے اور یہ اضطباع بھی اسی طواف میں سنت ہے جس میں رمل سنت ہے اور اصل رمل کی یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ قضاء میں مکہ کو تشریف لائے تو مشرکان مکہ نے کہا کہ ان کو مدینہ کے تپ نے دبلا کر دیا اور یہ سست ہوگئے۔ سو آپ ﷺ نے یاروں کو حکم دیا کہ اس طرح طواف کریں کہ کافروں پر رعب ہو جائے اور بہادری اور قوت مسلمانوں کی ان پر ظاہر ہو اور بعد اس علت دور ہو جانے کے بھی یہ حکم حجۃ الوداع میں باقی رہا، اب وہ قیامت تک سنت ہوگیا بخلاف حصہ مولفۃ القلوب کے کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت تھا اب نہ رہا۔

بائیسواں مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے آ کر دو رکعت طواف کی ادا کرے اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت اور شافعیہ کے اس میں تین قول ہیں۔ اول اور سب سے صحیح اور پکا یہ ہے کہ یہ سنت ہے۔

تیئیسواں مسئلہ یہ ہے کہ طواف کی رکعتوں میں پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ احد پڑھنا سنت ہے۔

چوبیسواں مسئلہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ طواف قدوم کے بعد سنت ہے کہ جب دو رکعتوں سے فارغ ہو تو پھر حجر اسود کو چھوئے اور باب الصفا سے نکلے اور اسی پر اتفاق ہے کہ یہ چھونا واجب نہیں اور اگر نہ چھوئے تو کچھ دم لازم نہیں آتا اور یہی قول ہے امام شافعیؒ کا۔

پچیسواں مسئلہ یہ ہے کہ اس روایت میں قل ہو اللہ پہلے مذکور ہے اور قل یا ایہا الکافرون بعد میں تو معلوم ہوا کہ پہلی رکعت میں قل ہو اللہ پڑھے اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور اس سے ثابت ہوا کہ مقدم مؤخر سورتیں پڑھنا روا ہے اگرچہ بعض جہال اس میں تعجب کریں اور بعض روائتوں میں اس کے برعکس بھی آیا ہے جیسے ہم نے تیئسویں مسئلہ میں لکھا ہے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں فرمایا کہ طواف قدوم میں اختلاف ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیدل کیا یا سواری پر اور جابرؓ کی یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ طواف قدوم پیدل کیا اور جن روائتوں میں حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اس سے شاید طواف افاضہ ہوا اور ابن حزم نے جو صفا اور مروہ کے طواف میں کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اونٹ پر اور تین بار دوڑایا اور چار بار آہستہ چلے یہ ان کی غلطی ہے حقیقت میں یہ دوڑنا تین بار اور چار بار آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ میں واقع ہوا ہے نہ سعی بین الصفا والمروہ میں پھر کہا ہے کہ صفا اور مروہ میں ہر بار بطن وادی (یعنی بیچ کے نشیب کی جگہ میں جہاں اب دو سبز کھمبے کھڑے کر دیئے ہیں) میں دوڑنا مسنون ہے اور باقی راہ میں آہستہ چلنا اور کہا ہے کہ میں نے اپنے استاد شیخ ابن تیمیہ قدس اللہ روحہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ یہ ابن حزمؒ کی بھول ہے اور یہ بھول ایسی ہے جیسے کسی نے کہا ہے کہ حضرت چودہ بار پھرے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور وہ یہ سمجھا کہ شائد آنے اور جانے دونوں کو ملا کر ایک سعی کہتے ہیں اور ایسے ہی سات مرتبہ کرنا چاہئے حالانکہ یہ صریح غلط ہے اس لئے کہ اگر ایسا ہوتا تو سعی صفا پر تمام ہوتی جہاں سے شروع ہوتی تھی اور یہ بخوبی ثابت ہے کہ آپ نے سعی مروہ پر ختم کی اور صفا سے شروع کی۔

(پھر جب صفا کے قریب پہنچے سے طواف تمام ہوا مروہ پر تک) اس سے بہت مناسک معلوم ہوئے چنانچہ۔

چھبیسواں مسئلہ یہ ہے کہ سعی صفا سے شروع کرنی چاہئے اور یہی قول ہے شافعی اور مالکؒ اور جمہور کا نسائی میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم فرمایا کہ شروع کرو وہیں سے جہاں سے شروع کیا ہے اللہ نے اور اسناد اس کی صحیح ہے۔

ستائیسواں مسئلہ یہ ہے کہ صفا اور مروہ پر چڑھنا چاہئے اور اس چڑھنے میں اختلاف ہے۔ جمہور شافعیہ نے کہا ہے کہ چڑھنا سنت ہے نہ شرط ہے نہ واجب ہے اور اگر کوئی اس پر نہ چڑھا تو سعی صحیح ہوگئی مگر فضیلت فوت ہوئی۔ ابوحفص بن وکیل شافعی کا قول ہے کہ سعی صحیح نہیں ہوئی' صواب وہی قول اول ہے مگر ضرور ہے کہ صفا کی دوڑ میں ایڑیاں لگا کر سعی شروع کرے اور مروہ کی دوڑ میں پیر کی انگلیاں لگا کر تمام کرے کہ سعی ناقص نہ ہو۔

اٹھائیسواں مسئلہ یہ ہے کہ مستحب ہے کہ اتنا چڑھے کہ کعبہ دکھائی دے اگر ممکن ہو ورنہ خیر۔

انتیسواں یہ ہے کہ مستحب ہے بلکہ مسنون ہے کہ صفا پر کھڑا ہو اور وہی ادعیات پڑھے اور دعا کرے قبلہ رخ ہو کر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے اور بعض نے کہا تین بار ذکر اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا میں اشارہ ہے کہ جنگ احزاب میں تمام قبائل عرب مدینہ پر چڑھ آئے تھے اللہ نے انکو بھگا دیا اور یہ جنگ جس کو خندق کہتے ہیں چوتھے سال ہجرت کے یا پانچویں سال میں ماہ شوال میں واقع ہوئی۔

تیسواں یہ کہ وادی کے بیچ میں دوڑنا مستحب ہے باقی چلنا حسب عادت اور اس دوڑنے کو سعی کہتے ہیں، اور ہر بار میں جب وادی کے بیچ میں پہنچے دوڑ کر چلے اور اگر کسی نے اس کو ترک کیا تو فضیلت فوت ہوئی یہ مذہب ہے شافعیؒ کا اور ان کے موافقین کا اور امام مالکؒ نے کہا ہے کہ جو خوب نہ دوڑا اس پر دوبارہ اعادہ واجب ہے اور ایک دوسری روایت بھی ان سے آئی ہے۔

اکتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ مروہ پہنچ کر بھی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفا پر کی ہے اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے اور وہاں سے پھر صفا پر آنا دوسرا پھیرا ہے۔ ایسے ہی سات پھیرے چاہئیں اور یہی مذہب ہے جمہور سلف وخلف کا صرف دو شخصوں نے غلطی اور خطاء سے ہمارا اخلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ صفا سے جانا اور پھر صفا پر آ جانا یہ ایک پھیرا ہوا غرض ایسے ہی سات پھیرے کہ جمہور کے حساب سے چودہ پھیرے ہوتے ہیں ضروری ہیں اور یہ قول ان کا حدیث سے مردود ہو گیا ہے اس لئے کہ اس صورت میں سعی صفا پر تمام ہوتی اور اس میں مذکور ہے کہ مروہ پر تمام ہوئی اور وہ دو شخص ابن بنت شافعی اور ابوبکر صیرفی ہیں اصحاب شافعیہ سے اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور ابن قیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاد المعاد میں ان صاحبوں کے قول کو خطا کہا ہے۔

قولہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا الٰی جن کے ساتھ قربانی تھی اس سے معلوم ہو گیا کہ انبیاء کو علم غیب نہیں ہوتا جب تک اللہ پاک کسی بات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام صحیح کے نہ دے جب تک بات معلوم کر لینا ان کا کام نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپؐ نے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتھ نہ ہوتی تو احرام حج کا عمرہ کر کے فسخ کر ڈالتا کہ اس میں آسانی اور سہولت ہے امت کیلئے اور آپ ﷺ کی عادت تھی کہ جب اختیار دیا جاتا آپ کو دو باتوں

میں تو اسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اب اس سے باطل ہو گیا قول ان لوگوں کا جو حج کے فسخ کے قائل نہیں عمرہ کر کے اور بڑی تائید ہوئی مذہب ظاہریہ کی جو فسخ حج بعمرہ کے قائل ہیں اور اس کے مانعین دو عذر پیش کرتے ہیں۔

اول یہ کہ جب صحابہؓ میں اختلاف ہوا اس کے جواز و عدم جواز میں تو احتیاط یہی ہے کہ فسخ نہ کرے اور اس کا جواب تو اتنا ہی کافی ہے کہ احتیاط جب ہوتی ترک فسخ میں کہ سنت رسول الثقلین ہم پر ظاہر نہ ہوتی اور جب آپ ﷺ کی سنت ظاہر ہو گئی اور آپ ﷺ نے قیامت تک کے لئے فرما دیا سراقہ بن جعشمؓ کے جواب میں تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ ترک سنت میں اور۔

دوسرا عذر یہ کیا ہے کہ آپ نے صحابہ کو فسخ حج کا حکم اس لئے دیا کہ معلوم ہو جائے ان لوگوں کو کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اس لئے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عمرہ حج کے مہینوں میں ممنوع جانتے تھے اور یہ عذر اس سے بھی زیادہ لغو ہے اور اس کا جواب اول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے تین عمرے کر چکے تھے اور وہ تینوں ذیقعدہ کے مہینے میں ہوئے تھے اور ذیقعدہ حج کے مہینوں میں سے ہے تو اب امر ممنوع کے بجالانے کی جس کو منع کرتے ہو کیا ضرورت رہی۔

دوسرے یہ ہے کہ صحیحین میں روایات متعددہ میں یہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ نے میقات پر اجازت دی کہ جو چاہے عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج کا جو چاہے حج و عمرہ دونوں کا پھر اسی سے معلوم ہو گیا کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہو گیا اب فسخ کی کیا ضرورت رہی۔

تیسرے یہ کہ آپ ﷺ نے بخوبی تصریح کر دی اور صاف فرما دیا کہ جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول ڈالے اور جس کے پاس ہدی ہے وہ محرم رہے اور آپ ﷺ نے یہی آرزو کی اگر میں ہدی نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا غرض دونوں قسم کے محرموں میں آپ ﷺ نے فرق کیا تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ احرام ہرگز مانع فسخ نہیں بلکہ ہدی کا ساتھ لانا مانع فسخ ہے اور تم جو علت فسخ کی بیان کرتے ہو (یعنی تاکہ صحابہ کو معلوم ہو جائے کہ ایام حج میں عمرہ درست ہے) یہ ہر محرم میں پائی جاتی ہے اور ایسی نہیں ہے کہ ایک محرم میں پائی جائے اور دوسرے میں نہ پائی جائے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو فارق ٹھہرایا کہ جو لایا ہے وہ فسخ نہ کرے اور جو نہیں لایا ہے وہ فسخ کر دے اور اگر وہ علت ہوتی جو تم نے کہی ہے تو سب کو فسخ کا حکم دیا جاتا غرض اسی طرح کے گیارہ جواب مانعین فسخ کو علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد میں دیئے ہیں (**فمن اراد الزیادۃ فلیرجع الیہ**) اور یہ جو مذکور ہوا یعنی علم غیب نہ ہونا۔

تینتیسواں مسئلہ ہے اس حدیث کا اور جواز فسخ حج۔

چونتیسواں اور یہ جو ہے کہ حضرت علیؓ نے برا مانا الخ اس سے معلوم ہوا کہ خاوند اپنی بیوی کو خلاف شرع کام پر ڈانٹ پلا سکتا ہے اگرچہ وہ پیغمبر زادی ہو پھر اوروں کا تو کیا ذکر ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہی خیال ہوا پھر جب حضرت کی اجازت معلوم ہو گئی چپ ہو گئے۔

پینتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ کی لبیک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یوں احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلاں شخص کا احرام ہو تو یہ روا ہے۔

چھتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ انہوں نے بال کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کتروانا بھی روا ہے گو منڈانا سر کا افضل ہے مردوں کو مگر صحابہؓ نے یہاں افضل پر اس لئے عمل نہ کیا کہ اگر منڈاتے تو حج کے وقت مطلق بال نہ رہتے اسلئے یہاں تقصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا۔

پھر جب ترویہ کا دن ہوا تو دونوں (ظہر و عصر) کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا اس سے کئی مسائل معلوم ہوئے چنانچہ مع مسائل سابقہ۔

سینتیسواں مسئلہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے حج کیلئے آٹھویں تاریخ منیٰ کا ارادہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جو مکہ میں ہو وہ آٹھویں تاریخ احرام باندھے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور ان کے موافقین کا کہ ان کے نزدیک افضل یہی ہے اسی حدیث کی رو سے۔

اڑتیسواں یہ کہ سنت یہی ہے کہ آٹھویں تاریخ سے پہلے منیٰ نہ جائے اور امام مالکؒ نے پہلے اس سے جانے کو مکروہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے جائے۔

انتالیسواں اور یہ جو فرمایا کہ آپ ﷺ بھی سوار ہوئے اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہ میں سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسے اور راہوں میں حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے اور امام نوویؒ نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعیؒ کا ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے۔

چالیسواں یہ کہ منیٰ میں یہ پانچ نمازیں پڑھنا مسنون ہیں جیسے حضرت نے پڑھیں۔

اکتالیسواں یہ کہ منیٰ میں اس شب یعنی نویں رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کچھ رکن نہیں نہ واجب ہے اور اگر کسی نے اس کو چھوڑ دیا تو اس پر دم واجب نہیں ہوتا اور اس پر اجماع ہے۔

بیالیسواں یہ کہ جو کہا جب آفتاب نکل آیا اس سے ثابت ہوا کہ منیٰ سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو اور یہ سنت ہے باتفاق۔

تینتالیسواں یہ کہ نمرہ میں اترنا مستحب ہے کہ سنت یہ ہے کہ عرفات میں داخل نہ ہوں جب تک آفتاب ڈھل نہ جائے پھر جب آفتاب ڈھل جائے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں پھر عرفات میں داخل ہوں اس لئے نمرہ میں اترنا مسنون ہوا پھر جس کا خیمہ ہو لگایا جاوے اور زوال سے قبل غسل کریں وقوف عرفات کے لئے پھر جب زوال ہو جائے امام لوگوں کے ساتھ مسجد ابراہیمؑ میں جاوے اور وہاں دو چھوٹے چھوٹے خطبے پڑھے اور دوسرا خطبہ بہت چھوٹا ہو۔ پھر اس کے بعد ظہر اور عصر دونوں کو جمع کر کے ادا کرے پھر نماز سے فارغ ہو کر موقف میں جائے۔

چوالیسواں مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ محرم کو خیمہ میں یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے۔

پینتالیسواں خیموں کا رکھنا روا ہے بالوں کے ہوں خواہ اور کسی چیز کے اور نمرہ ایک موضع ہے عرفات کی بغل میں اور عرفات میں داخل نہیں قولہ، قریش یقین کرتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تھے کہ عرب لوگ عرفات میں جا کر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ میں کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے گھر والے ہیں ہم حرم سے باہر نہ جائیں گے اور مزدلفہ، حرم میں ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات میں جا کر وقوف کیا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ یعنی پھر لوٹو وہاں سے جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں یعنی عرفات سے۔

چھیالیسواں قولہ یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ عرفات میں داخل ہونا قبل صلوٰۃ ظہر وعصر کے خلاف سنت ہے۔

قولہ آپ ﷺ وادی کے بیچ میں پہنچے الخ یہ وادی عرنہ ہے جس میں عین کو پیش راکوز بر اس کے بعد نون ہے اور عرنہ عرفات میں داخل نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اور تمام علماء کا یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہیں کہ عرفات میں ہے۔

سینتالیسواں قولہ، پھر خطبہ پڑھا الخ اس سے مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ خطبہ یہاں مستحب ہے امام کو عرفہ کے دن اور یہ باتفاق امت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور خلاف کیا ہے اس میں مالکیہ نے اور مذہب شافعیؒ کا یہ ہے کہ حج میں چار خطبے سنت ہیں۔

ایک تو ساتویں تاریخ ذی الحجہ کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے' دوسرے یہی جو مذکور ہوا عرنہ میں عرفات کے دن' تیسرے یوم النحر میں یعنی دسویں تاریخ' چوتھے کوچ کے دن منیٰ سے جس کو یوم نحر اول کہتے ہیں اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنی بارہویں تاریخ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ یہ سب جگہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرفات کے دن کہ اس میں دو ہیں اور اسی طرح یہ سب خطبے بعد نماز ظہر کے ہیں مگر خطبہ عرفات کہ وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ میں احکام ضروری کی تعلیم کرنا ضرور ہے۔

قولہ اور تمہارے خون اور اموال الخ اس میں بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب کو اس دن کی حرمت اور اس ماہ کی حرمت اور اس شہر مکہ کی حرمت بخوبی معلوم تھی ویسے ہی ایک دوسرے کو مارنا، مال لوٹنا، ایذا دینا اس کو آپ ﷺ نے حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا۔

اڑتالیسواں مسئلہ یہ کہ نظیر دینا اور مثال بیان کرنا اور تشبیہ دینا درست ہے جیسے آپ ﷺ نے یہاں مال و جان کی حرمت کی تشبیہ دی۔

قولہ ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے پیروں کے نیچے ہے الخ اس سے مقصود یہ ہے کہ بیع و شراء اور معاملات ایسے کہ جن میں ابھی قبضہ نہیں اور خون ایسے جن کا قصاص نہیں لیا گیا اور سود جو وصول نہیں کیا گیا اس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہئے اور یہ سب باطل اور لغو ہو گیا اور ابن ربیعہ کا نام محققوں نے لکھا ہے کہ ایاس تھا بیٹا ربیعہ کا وہ بیٹا حارث کا وہ بیٹا عبدالمطلب کا اور بعض نے اس کا نام حارثہ کہا ہے اور یہ لڑکا چھوٹا تھا اور گھروں میں گھٹنوں کے بل چلتا تھا اور بنی سعد اور بنی لیث کے بیچ میں لڑائی ہوئی اور اس کے ایک پتھر لگا اور مر گیا یہ قول ہے زبیر بن بکار کا۔

انچاسواں اور یہ جو فرمایا ڈرو اللہ سے عورتوں پر الخ اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اور اخلاق اور محبت اور نرمی سے زندگی بسر کرنا ضرور ہے اور اس بارہ میں بہت احادیث آئی ہیں اور بہت ڈرایا ہے آپ ﷺ نے ان کی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو عورتوں کے ساتھ اچھی طرح رہتا ہے اور امام نوویؒ کی اس بارہ میں ایک کتاب ہے ریاض الصالحین اور یہ جو فرمایا حلال کیا ہے تم نے ان کے ستر کو الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْتَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ اس حکم رب تعالیٰ سے ان کی فروج تم پر حلال ہوئی ہیں تو اس کا خیال رکھو کہ انہیں تکلیف نہ دو اور ان کے حقوق تلف نہ کرو یا اس سے مراد کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے کیونکہ مسلمان عورت غیر مسلمان مرد کو جائز نہیں یا مراد اس سے آیت فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ یا مراد کلمہ سے ایجاب و قبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے بتایا ہے اور یہ جو فرمایا تمہارے بچھونے پر الخ اس سے زنا مراد نہیں اس لئے کہ اس میں تو رجم ہے یعنی پتھراؤ کر کے مار ڈالنا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی غیر کیساتھ تخلیہ نہ کریں یا کسی کو گھر میں نہ آنے دیں جب تک کہ اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بی بی کے محارم میں سے ہو غرض بغیر اجازت شوہر کے کسی کو گھر میں آنے نہ دینا چاہئے پھر خواہ اجازت زبان سے پائی جائے خواہ عرف و عادت سے۔

پچاسواں یہ مسئلہ ہے کہ عورت کو مارنا تنبیہ اور تادیب کیلئے جائز ہے مگر ایسی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید نہ پہنچ جائے اور اگر ایسی مار ماری جو درست ہے یعنی اس میں ضرر شدید نہ تھا اور اتفاق سے وہ مر گئی تو اس پر (یعنی زوج پر) دیت ہے اور زوج کے عاقلہ پر اس کی ادا واجب ہے اور زوج اپنے مال سے کفارہ دے۔

اکیاون قولہ، روٹی ان کی الخ معلوم ہوا کہ خرچ عورت کا اور کھلانا پلانا اور کپڑا دستور کے موافق زوج پر واجب ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس میں اختلاف نہیں۔

باون وصیت کی آپ ﷺ نے قرآن کے تمسک پر اور فرمایا کہ جب تک اس کو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے اور حد بیان کی اس کے تمسک تک معلوم ہوا کہ جس نے قرآن چھوڑ دیا یعنی اس کے اوامر پر عمل نہ کیا نواہی سے نہ بچا، قصص سے عبرت نہ پکڑی خبروں کی تصدیق نہ کی، وعدوں کی امید نہ رکھی، وعیدوں سے خوف نہ کیا، صفات باری پر یقین نہ لایا وہ گمراہ ہوا۔ یہ اس کا حال ہے جو قرآن کے معانی اور مطالب کو جانتا ہے اور عمل نہیں کرتا ہے پھر اس کا حال پوچھتے ہو جو کم بخت قل ھو اللہ کے معنے بھی نہیں جانتا اور اس بدبخت شقی ازلی کا کیا ذکر ہے جو مردود ملعون یہ خیال رکھتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے یا کہتا ہے کہ بے فقہ کے قرآن پڑھنے سے گمراہ ہو جاتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ بے فقہ جانے حدیث پر چلنے سے گمراہ ہو جاتا ہے غرض یہ سب شعبے ہیں ضلالت و گمراہی کے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ہر مسلمان کو بچائے۔

ترپن مسئلے یوں پورے ہوئے کہ آپ ﷺ نے خبر دی کہ تم سے سوال ہو گا میرے حال سے یہ خبر دی آپ نے قیامت کے سوال سے کہ ہر امت سے ہو گا اور ہر نبی ﷺ سے اور روبکاری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قرآن شریف اور روبکاری حضرت نوح علیہ السلام کی حدیث میں اسی جنس سے ہے۔

چون مسئلے یوں پورے ہوئے کہ آپؐ نے اشارہ کیا آسمان کی طرف اور کہا یا اللہ الی آخرہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک جل جلالہ و جل شانہ اپنی ذات مقدس سے عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسی لئے آپ ﷺ نے اشارہ حسی کیا اس کی طرف اور باطل

ہوا مذہب حیثیان امت گرفتاران جہمیت کا جو قائل ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سب جگہ ہے یا زعم کرتے ہیں کہ جیسے عرش پر ہے ویسے ہی فرش پر ہے یا مدعی ہیں کہ جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تھا صحابہ کا جو سرور انبیاء کا تھا اس لئے کہ اگر ایک صحابی کا خیال بھی اس کے موافق نہ ہوتا تو وہ برق کی طرح چمک کر حضرت ﷺ سے سوال کرتا اور آپ ﷺ کے جواب یا صواب میں اپنی صلاح دین و دنیا جانتا اور آپؐ کے قول کے ذی شان کو جان جہاں اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجماع صحابہ کا جیسے عرفات میں تھا کبھی کا ہے کو ہوا ہے غرض اس حدیث نے اطفال جہمیہ کو یتیم کر دیا اور افراخ فلاسفہ کو بے مادر و پدر ثابت ہوا کہ ایک اعرابی بھی اس پر متعجب نہ ہوا اور کسی بدوی نے اس پر کچھ سوال نہ کیا تو اب جو ذی علم و ذی فہم اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ پرلے سرے کا گنوار اور حد درجہ کا گندہ ناتراش کج فہم و بد قماش بدعقیدہ و بدمعاش ہے۔

پچپن مسئلے یوں پورے ہوئے کہ آپ ﷺ نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ جمع یہاں جائز ہے اور مشروع ہے مگر اس کے سبب میں اختلاف ہے کسی نے کہا سبب اس کا بجا آوری نسک ہے اور یہ مذہب ابوحنیفہؒ اور بعض اصحاب شافعیؒ کا ہے اور اکثر شافعیہ نے کہا سبب اس کا سفر ہے اور ان لوگوں کا قول ہے کہ جو وہیں رہتا ہو یا مکہ میں ہو کہ وہ دو منزل سے کم ہے تو اس کا جمع روا نہیں جیسے قصر روا نہیں۔

چھپن مسئلے یوں پورے ہوئے کہ جو شخص جمع کرے دو نمازوں کو تو اس کو لازم ہے کہ ترتیب سے پڑھے یعنی ظہر عصر اور پہلی نماز کیلئے اذان اور اقامت اور دوسری کیلئے فقط اقامت کہے اور ان کے بیچ میں کچھ نہ پڑھے اور اس میں شافعیہ کا اتفاق ہے اور یہی صحیح ہے۔

پھر سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی آخر الحدیث اب مسائل سنو۔

ستاون قولہ، پھر آئے کھڑے ہونے کی جگہ۔ ستاون مسئلے یوں پورے ہوئے کہ مستحب ہے جب نماز سے فارغ ہو تو جلد موقف میں آجائے۔

اٹھاون یوں ہوئے کہ وقوف سواری پر افضل ہے اور اس حدیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس میں شوافع کے تین قول ہیں اصح ان میں یہی ہے کہ سواری پر افضل ہے اور دوسرا یہ کہ بے سواری کے افضل ہے تیسرا یہ کہ دونوں برابر ہیں مگر سواری پر فعل نبی ﷺ ہے اور بے سواری کے تقریر اور فعل تقریر سے افضل ہے پس قول اوّل بہتر ہے۔

انسٹھ یوں ہوئے کہ ان پتھروں کے پاس افضل ہے وقوف کرنا اور وہ پتھر بچھے ہوئے ہیں جبل رحمت کے دامن میں اور جبل رحمت زمین عرفات کے بیچ میں واقع ہے غرض موقف مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جبل رحمت پر چڑھنا موجب قربت ہے اور بعض نادان سمجھتے ہیں کہ بے اس کے چڑھے وقوف صحیح نہیں وہ بے وقوف ہیں اور جبل رحمت پر چڑھنے کو اولیٰ جاننا مفت کی زحمت ہے بلکہ تمام عرفات کا میدان موقف ہے اور مستحب اور افضل وہی موقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ساٹھ مسئلے یوں پورے ہوئے کہ معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف منہ کرنا وقوف کے وقت مستحب ہے۔

اکسٹھ یوں پورے ہوئے کہ وقوف مغرب تک چاہئے کہ آفتاب بخوبی ڈوب جائے اور اس کے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے پھر اگر کوئی قبل غروب کے بھی چلا گیا تو وقوف اور حج تو اس کا پورا ہو گیا مگر اس پر دم آتا ہے وجوب کی راہ سے یا استحباب کے طور پر سے اور اس میں شافعیؒ کے دو قول ہیں صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہے اور دوسرا یہ ہے کہ دم واجب ہے اور بنا اس کی اس پر ہے کہ آیا وقوف کرنے والے پر رات اور دن دونوں کو جمع کرنا واجب ہے اور بنا اس کی صحیح تر قول یہی ہے کہ سنت ہے رہا وقت کا تو وہ عرفہ کے دن زوال شمس سے دوسرے دن کے طلوع فجر تک ہے یعنی یوم النحر کی فجر تک غرض جو اس وقت میں وہاں ٹھہر گیا تھوڑی دیر بھی اس کا وقوف ہو گیا اور حج اس کو مل گیا ورنہ فوت ہو گیا یہ مذہب ہے امام شافعیؒ اور جماہیر علماء کا اور امام مالکؒ کا قول ہے کہ صرف دن میں وقوف صحیح نہیں بلکہ کچھ رات بھی شامل ہونا ضرور ہے اور اگر فقط رات پر اکتفا کی تو صحیح ہو گیا اور اگر فقط دن پر اکتفا کی تو وقوف صحیح نہیں ہوا اور امام احمدؒ نے کہا ہے کہ وقوف کا وقت عرفہ کی فجر سے شروع ہوتا ہے اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ اصل وقوف بہت بڑا رکن ہے حج کا وہ اگر فوت ہو گیا تو حج فوت ہو گیا اور بے اس کے حج صحیح نہیں ہوتا۔

باسٹھ قولہ اور اسامہؓ کو پیچھے بٹھایا اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ایک جانور پر دو آدمی کا بیٹھنا درست ہے اگر جانور طاقت رکھتا ہو اور اس باب میں بہت روائتیں آئی ہیں۔

قولہ سر اس کا کجاوہ کے آگے مورک میں لگ گیا مورک وہ جگہ ہے جو کجاوہ کے آگے ہوتی ہے اور کبھی سوار جب تھک جاتا ہے اور پیر لٹکے لٹکے سن ہو جاتے ہیں تو اٹھا کر وہاں رکھ لیتا ہے اور وہاں ایک چمڑا لگا ہوتا ہے اور اس سے ثابت ہو گیا ایک اور مسئلہ کہ پورے ہوئے اس سے۔

تریسٹھ مسئلہ کہ سوار کو ضروری ہوا کہ پیدلوں کے ساتھ نرمی کرے اور ان کے بیچ میں سواری دوڑا دے نہیں کہ ان میں بھاگڑ پڑے اور کھڑ بڑ ہوئے یا ہل چل مچے اس لئے آپ ﷺ مہار کھینچے رہے۔

چونسٹھ پورے ہوئے کہ ثابت ہوا جب عرفات سے لوٹے تو آہستہ آہستہ رساں رساں چلے جلدی چلنے کی حاجت نہیں کہ خلاف سنت ہے۔

قولہ آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور مزدلفہ مشہور جگہ ہے حد اس کی مشہور ہے اور عرفات سے تین کوس ہے اور مزدلفہ سے منیٰ تین کوس ہے اور منیٰ سے مکہ تین کوس ہے اور وہ حرم میں داخل ہے اور اس سے ثابت ہوئے مسائل کہ۔

پینسٹھ یوں پورے ہوئے کہ شب کو آپ ﷺ وہاں رہے اور شب کو وہاں رہنا حنفیہ کے نزدیک واجب ہے اور امام احمدؒ کے نزدیک بھی اور بعض شافعیہ کا بھی یہی قول ہے اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے۔

چھیاسٹھ یوں پورے ہوئے کہ آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء ایک اذان اور دو اقامت سے پڑھیں جیسے ظہر اور عصر عرفات میں پڑھی تھیں اور یہ مذہب ہے شافعیؒ اور زفرؒ کا اور دوسرے اماموں کا اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ ہے کہ عشاء میں اقامت ضرور نہیں اس لئے کہ وہ اپنے وقت پر ہے بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ غیر وقت میں تھی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے اور۔

سرسٹھ مسئلے یوں پورے ہوئے کہ سنت یہی ہے کہ عرفات سے جب لوٹے تو مغرب میں دیر کرے اور عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھے اور یہ جمع تاخیر ہے اور اس پر اجماع ہے تمام امت کا کہ یہاں جمع تاخیر ضرور ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ سبب اس کا کیا ہے ابوحنیفہؒ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ سبب نسک کے ہے اور جائز ہے یہ جمع اہل مکہ اور اہل مزدلفہ کو بھی اور اہل منیٰ کو بھی اور لوگوں کو بھی اور صحیح یہ ہے کہ یہ جمع بہ سبب سفر کے ہے اور اسی مسافر کو روا ہے جو مسافت قصر کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ دو منزل ہیں اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ جائز ہے جمع ہر سفر میں گو چھوٹا ہی سفر ہو یہ مضمون ہے نوویؒ کا شرح مسلم میں اور عالمگیر میں ہے کہ جمع مزدلفہ کیلئے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہیں بخلاف جمع عرفہ کے کذا فی المصفی اور نوویؒ نے کہا ہے کہ اگر کسی نے ارض عرفات میں یا راہ میں مزدلفہ کے مغرب پڑھ لی اور جمع نہ کی ساتھ عشاء کے تو روا ہے مگر خلاف افضل ہے اور بات یہ ہے کہ یہ ثابت نہیں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہر طور اطاعت ان کی واجب ہے امت پر اور یہی مذہب ہے صحابہؓ اور تابعینؒ کا اور اوزاعی اور ابو یوسف اور اشہب کا بھی قول یہی ہے اور اصحاب حدیث کا بھی کہ اگر الگ الگ اپنے اپنے وقت میں ادا کی تو بھی روا ہے۔ ابوحنیفہ وغیرہ کوفیوں نے کہا ہے کہ ضرور ہے کہ مزدلفہ میں جمع کرے اور اس سے پہلے کہیں روا نہیں اور امام مالکؒ نے بھی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے روا نہیں مگر جس کو یا جس کی سواری کو کچھ عذر ہو جائے مگر اس کو بھی ضرور ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے اور۔

اڑسٹھ مسئلے یوں پورے ہوئے کہ ان دونوں کے بیچ میں ثابت ہوا کہ سنت نہ پڑھے مگر اس میں اختلاف ہے کہ یہ نہ پڑھنا سنت کا شرط ہے جمع کی یا نہیں اصحاب شافعیہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ شرط نہیں بلکہ سنت مستحبہ ہے اور بعض اصحاب شافعیہ نے کہا ہے شرط ہے۔ قولہ اس کے بعد جو مذکور ہے کہ پھر آپ ﷺ لیٹ رہے اور۔

انہتر مسئلے یوں پورے ہوئے کہ رات کو وہاں رہنا واجب ہے یا سنت ہے صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو وہاں نہ رہا تو حج اس کا صحیح ہو گیا اور گناہ گار ہوا مگر اس پر دم واجب ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کے ترک میں گناہ نہیں اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہاں ٹھہرنا رات کو مستحب ہے اور ایک جماعت کا قول ہے کہ وہ رکن ہے اور بغیر اسکے حج صحیح ہی نہیں ہوتا جیسے بغیر وقوف عرفات کے حج صحیح نہیں ہوتا اور یہ قول ہے امام شافعیؒ

کے نواسے کا اور ابوبکر بن محمد بن اسحاق بن خزیمہ کا اور علقمہ اور اسود اور شعبی اور نخعی اور حسن بصری کا اور۔

ستریوں ہوئے کہ مزدلفہ میں نماز سویرے پڑھنا چاہئے صبح کی اس لئے کہ آج مناسک بہت ہیں۔

اکہتریوں ہوئے کہ صبح کی نماز میں اذان اور اقامت دونوں مسنون ہیں اور اسی طرح نمازوں میں مسافر کی اور اس میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں بھی اذان دلوائی جیسے حضر میں دلواتے تھے قولہ پھر چلے یہاں تک کہ المشعر الحرام میں آئے اور اس سے۔

بہتر مسئلے یوں پورے ہوئے کہ معلوم ہوا کہ یہاں وقوف بھی سواری پر افضل ہے پیدل سے جیسا اوپر بھی گزرا اور اس سے معلوم ہوا کہ المشعر الحرام وہی قزح ہے اور جماہیر مفسرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ المشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے اور۔

تہتریوں پورے ہوئے کہ معلوم ہوا یہاں بھی وقوف کرنا مناسک حج میں داخل ہے اور اس میں کچھ اختلاف نہیں مگر اختلاف اس میں ہے کہ یہاں سے کب چلے سو ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابوحنیفہؒ اور شافعی اور جماہیر علماء کا قول ہے کہ یہاں کھڑا دعا کرتا رہے اور ذکر میں مشغول رہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جائے جیسے اس حدیث میں ہے اور امام مالکؒ نے کہا ہے کہ یہاں سے روشنی ہونے سے قبل چل دے۔

چوہتر قولہ فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورتوں سے آنکھ بند کرنا چاہئے پچھتر مسئلہ کہ معلوم ہوا جو قدرت رکھے گناہ سے روکنے کی اپنے ہاتھ سے تو روک دے اپنے ہاتھ سے اسی لئے آپ ﷺ نے ہاتھ رکھ دیا۔

قولہ بطن محسر میں پہنچے محسر اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ فیل، اصحاب فیل کا وہاں رک گیا تھا اور روکنے کو عربی میں حسر کہتے ہیں۔

چھہتر قولہ تب اونٹنی کو ذرا چلایا اس سے پورے ہوئے چھہتر مسئلے کہ صحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ بطن محسر سے جلدی گزرنا چاہئے اور یہ سب سنت ہے اس مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے پٹہ تک ہے یا ڈھیلا پہنچنے کی مسافت تک۔

ستتر قولہ بیچ کی راہ لی اس سے پورے ستتر مسئلے ہوئے کہ معلوم ہوا لوٹتے وقت عرفات سے اس راہ سے منیٰ میں داخل ہونا سنت ہے اور یہ اس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ ﷺ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ ﷺ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلتے وقت ثنیۃ السفلیٰ کی اور عیدین میں بھی آپ ایک راہ سے جاتے دوسرے سے آتے یا استسقاء میں چادر الٹتے غرض یہ سب گویا بطور تفاول کے ہوا۔

اٹھتر قولہ جمرہ عقبہ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب مزدلفہ سے آوے تو منیٰ میں پہنچ کر پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرلے اور اس سے پہلے کچھ نہ کرے اور یہ رمی اس کی منے میں اترنے سے پہلے ہو غرض اس رمی سے فارغ ہو کر پھر اترے۔

اناسی۔ قولہ اور سات کنکریاں الخ اس سے معلوم ہوا کہ سات کنکریاں ماریں دانہ باقلا کے برابر اس سے بڑے نہ چھوٹے اور اگر اس سے بڑے چھوٹے ہوں تب بھی کافی ہیں مگر پتھر ہوں اور امام شافعیؒ اور جمہور کے نزدیک سرمہ اور ہڑتال اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست نہیں۔ اسی طرح جن چیزوں کو حجر نہیں کہتے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اجزائے ارض میں جو چیز ہو درست ہے اور پورے ہوئے اس سے۔

اسی۔ مسئلے یعنی معلوم ہوا کہ ہر کنکری پر تکبیر کہے یعنی اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ ایک ایک کنکری الگ مارے اور یہی ثابت ہے احادیث سے اور بطن وادی میں کھڑا ہو جیسے ہم اوپر تصریح کر چکے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یوم النحر میں یہی رمی جمرہ عقبہ مشروع ہے اور کچھ نہیں اور اس پر اجماع ہے تمام مسلمانوں کا اور یہ رمی نسک میں داخل ہے باجماع مسلمین اور مذہب شافعیہ کا ہے کہ یہ واجب ہے رکن نہیں پھر اگر کسی نے چھوڑ دی یہاں تک کہ ایام رمی نکل گئے تو گنہگار ہوا اور اس پر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور مالکؒ نے کہا ہے حج فاسد ہو گیا اور واجب ہیں سات کنکریاں کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو چھ کافی نہیں ہوتیں۔

قولہ پھر نحر کی جگہ میں آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہدی بہت لانا مستحب ہے کہ آپ کے سو اونٹ ہدی تھے اور پورے ہوئے۔

اکیاسی۔ مسئلے یعنی ثابت ہوا کہ مستحب ہے ذبح کرنا ہدی کا اپنے ہاتھ سے اور نیابت بھی جائز ہے بالا جماع جب نائب مسلمان ہو اور پورے ہوئے اس سے۔

بیاسی۔ مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ مستحب ہے جلدی ذبح کرنا ہدایا کا اگرچہ بہت ہوں اور ذبح سب کا یوم النحر میں مستحب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تریسٹھ اونٹ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کئے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ لائے تھے وہ ان کو ذبح کیلئے دیئے جو وہ یمن سے لائے تھے غرض یہ سب پورے سو ہو گئے۔

تراسی۔ مسئلہ پھر فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا الخ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ ہر قربانی میں سے کچھ کھانا سنت ہے اور چونکہ ہر ایک میں سے کھانا مشکل تھا تو آپ نے یہ ترکیب کی اور اس کے سنت ہونے پر سب علماء کا اتفاق ہے۔

چوراسی۔ مسئلہ قولہ اور طواف افاضہ کیا الخ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا باجماع مسلمین اور اول اس کا شب نحر کے نصف سے ہے شافعیہ کے نزدیک اور افضل وقت رمی جمرہ عقبہ کے بعد ہے اور ذبح ہدی اور حلق کے پیچھے اور اس میں دن چڑھ جاتا ہے یوم النحر کا اور سارے دن میں نحر کے جب چاہے بجالائے بلاکراہت اور یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر کرنا یوم تشریق سے زیادہ تر مکروہ ہے اور آخر وقت اس کا جب تک آدمی زندہ ہے مگر شرط یہ ہے کہ بعد وقوف عرفات کے ہو اور اگر وقوف عرفات سے پہلے کرے تو روا نہیں اور تمام علماء کا اتفاق ہے کہ طواف افاضہ میں نہ رمل ہے نہ اضطباع ہے اور اگر کسی نے طواف وداع کی نیت سے طواف کیا اور طواف افاضہ اس کے ذمہ تھا تو یہ طواف افاضہ کی جگہ ہو گیا اور اس میں نص ہے شافعی کا جیسے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ بہ نیت قضا یا بارادہ حج بجالائے تو وہ حج اسلام کی جگہ ہو جاتا ہے اور ابوحنیفہ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سے صحیح نہیں ہوتا اور اس طواف افاضہ کو طواف الزیارت اور طواف الصدر اور طواف الفرض اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور اس سے پورا ہوا۔

پچاسی۔ مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ پانی بھرنا اور پلانا بڑی فضیلت ہے کہ آرزو کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مگر اس خوف سے کہ بنی عبدالمطلب کی خدمت چھن جائے بجانہ لائے اور معلوم ہوا اس سے کہ بعض مستحبات کا ترک کسی مصلحت سے روا ہے اور پورا ہوا اس سے۔

چھیاسی۔ مسئلہ کہ ثابت ہوئی فضیلت زمزم کے پینے کی اور بہت روائتیں اس بارے میں آئی ہیں اور یہ ایک مشہور کنواں ہے بیت اللہ شریف سے اڑتیس ہاتھ پر اور ماء زمزم سے مشتق ہے کہ آب کثیر کو کہتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنوؤں سے بہتر زمزم ہے اور سب سے بدتر برہوت تمام ہوئی شرح اس حدیث کی اور ہم نے اختصار کیا اس کی شرح میں ورنہ بہت فوائد ہیں اس کے والحمد اللہ علیٰ اتمامہ

۲۹۵۱: عَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرَبْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ حَاتِمِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ وَزَادَفِي الْحَدِيْثِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ اَبُوْسَيَّارَةَ عَلٰى حِمَارٍ عُرْيٍ فَلَمَّا اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ اَنَّهٗ

۲۹۵۱: جعفر بن محمد نے کہا میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج کا حال پوچھا اور انہوں نے بیان کی حدیث جیسے حاتم بن اسمٰعیل نے بیان کی تھی اور اس میں اتنا زیادہ کیا کہ عرب کا قاعدہ تھا (یعنی ایام جاہلیت میں) کہ ابوسیارہ (ایک شخص کی کنیت ہے) ان کو مزدلفہ سے لوٹا لاتا تھا (اور عرفات کو لے جاتا تھا) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ سے آگے بڑھے تو قریش نے یقین کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم المشعر الحرام میں ٹھہریں گے اور وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی منزل ہو گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ وَيَكُوْنُ مَنْزِلُهُ ثُمَّ فَاَ جَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ حَتّٰى اَتٰى بِعَرَفَاتٍ فَنَزَلَ ۔

وہاں سے بھی آگے بڑھ گئے اور اس سے کچھ تعرض نہ کیا یہاں تک کہ عرفات پہنچے (یعنی قریب عرفات) اور وہاں اترے۔

تشریح ﴿﴾ یعنی قریش نے خیال کیا کہ آپ مزدلفہ میں وقوف کریں گے جیسے وہ بے وقوف ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے حضرت اس سے بڑھ کر عرفات کے قریب اترے اور بعد زوال عرفات میں وقوف کیا جیسے اوپر گزرا۔

بَابُ :مَا جَاءَ اَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ

باب: اس بیان میں کہ عرفات سارا ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے

۲۹۵۲ :عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَابِرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا وَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

۲۹۵۲: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی حدیث میں یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے یہاں نحر کیا اور منیٰ ساری نحر کی جگہ ہے تو تم اپنے اترنے کی جگہ میں نحر کرو اور میں نے یہاں وقوف کیا اور عرفہ سارا وقوف کی جگہ ہے اور المشعر الحرام اور مزدلفہ سب وقوف کی جگہ ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا۔"

تشریح ﴿﴾ یہ کمال نرمی اور آسانی کیلئے امت کی فرمادیا ورنہ ہر شخص کو تکلیف ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقف اور منحر میں وہ بھیڑ بھاڑ ہوتی کہ اونٹ کے عوض میں آدمی قربان ہوجاتے۔

۲۹۵۳ :عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا ۔

۲۹۵۳: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی میں یوں مروی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں آئے حجر اسود کو چوما اور تین پھیروں میں رمل کیا اور چار میں عادت کے موافق چلے۔

تشریح ﴿﴾ بیان ان سب کا مفصل اوپر گزرا۔

بَابُ : فِي الْوُقُوْفِ وَقَوْلِ تَعَالٰى ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ

باب: وقوف کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں کہ جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں تم بھی لوٹو

۲۹۵٤ :عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَّمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ وَ كَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةِ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَاثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ

۲۹۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ ان کی چال پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور اپنے کو حمس نام رکھتے تھے (ابوالہیثم نے کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور ان کی اولاد کا اور کنانہ اور جدیلہ قیس کا اس لئے کہ حمس رکھتے تھے اپنے دین میں یعنی تشدد اور سختی کرتے تھے) اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے پھر جب اسلام آیا اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آویں اور وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں اور یہی مطلب ہے اس آیت کا ثُمَّ

النَّاسُ ﴾۔ [البقرة : ۱۹۹]

اَفِيضُوْا یعنی لوٹو وہیں سے جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں۔

۲۹۵۵: عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً اِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ عُرَاةً اِلَّا اَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا فَيُعْطِيَ الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَآءُ النِّسَآءَ وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَبْلُغُوْنَ عَرَفَاتٍ قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ الْحُمْسُ هُمُ الَّذِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُفِيْضُوْنَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَكَانَ الْحُمْسُ يُفِيْضُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ يَقُوْلُوْنَ لَانُفِيْضُ اِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ رَجَعُوْا اِلٰى عَرفَاتٍ۔

۲۹۵۵: ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عرب طواف کرتے تھے بیت اللہ کا ننگے مگر حمس اور حمس قریش ہیں اور ان کی اولاد غرض لوگ ننگے طواف کرتے تھے مگر جب کہ قریش ان کو کپڑے دے دیتے تھے سو مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تھیں اور حمس مزدلفہ سے باہر نہ جاتے اور سب لوگ عرفات تک جاتے۔ ہشام نے کہا میرے باپ نے مجھے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وہی مضمون فرمایا جو ابھی او پر گزرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب آیت مذکور اتری تو سب عرفات جانے لگے۔

۲۹۵٦: عَنْ مُحَمَّدِبْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا اِلٰى فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَّعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَالَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَانُهٗ هٰهُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّمِنَ الْحُمْسِ۔

۲۹۵٦: جبیر بن مطعم نے کہا کہ میرا ایک اونٹ کھو گیا اور اس کی تلاش کو نکلا عرفہ کے دن تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں عرفات میں تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو حمس کے لوگ ہیں ان کو کیا ہوا جو یہاں تک آ گئے (یعنی قریش تو مزدلفہ سے آگے نہیں آتے تھے) اور قریش حمس میں شمار کئے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نہ جاتے تھے)

بَابُ : جَوَازِ تَعْلِيْقِ الْاِحْرَامِ وَهُوَ اَنْ يُّحْرِمَ بِاِحْرَامٍ كَاِحْرَامِ فُلَانٍ

باب: ایک شخص اپنے احرام میں کہے کہ جو فلاں شخص کا احرام ہے وہی میرا بھی ہے اس کے جائز ہونے کا بیان

تشریح ۞ جیسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تھا کہ جو احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو وہی میرا بھی ہے اور آپ نے اسے جائز رکھا۔

۲۹۵۷: عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَآءِ فَقَالَ لِىْ اَحَجَجْتَ

۲۹۵۷: ابو موسیٰؓ نے کہا کہ میں آیا رسول اللہؐ کے پاس اور آپؐ اونٹ بٹھائے ہوئے بطحائے مکہ میں تھے اور مجھ سے فرمایا کہ تم نے حج کی نیت کی؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا احرام باندھا؟ میں نے عرض کی کہ

تُ نَعَمْ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ
لَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
دْ اَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
حِلَّ قَالَ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ
تُ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِيْ ثُمَّ
لَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَكُنْتُ اُفْتِيْ بِهِ النَّاسَ حَتّٰى
انَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ
رَجُلٌ يَا اَبَا مُوْسٰى اَوْ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ
وَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ
بِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقَالَ يَاَيُّهَا
نَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِيْرَ
مُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهٖ فَاْتَمُّوْا قَالَ فَقَدِمَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ
قَالَ اِنْ نَّاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّ كِتَابَ
للّٰهِ يَاْمُرُ بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
للّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ
حِلَّهٗ۔

میں نے کہا لبیک مانند لبیک رسول اللہ ﷺ کے آپ ﷺ نے فرمایا کیا خوب کیا اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مروہ کا اور احرام کھول ڈالو اس لئے کہ ان کے ساتھ ہدی تو تھی ہی نہیں پھر میں نے طواف کیا بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا اور قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر کی جوئیں دیکھ دیں، پھر میں نے حج کی لبیک پکاری اور میں لوگوں کو بھی فتویٰ دیتا تھا (کہ جو حج کو آئے بے ہدی کے وہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندھ لے) یہاں تک کہ جب خلافت ہوئی عمرؓ کی تو ایک شخص نے مجھ سے کہا اے ابوموسیٰ یا کہا اے عبداللہ بن قیس تم اپنے بعض فتوے کو روک رکھو اس لئے کہ تم کو معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین نے کون سی نئی بات نکالی نسک میں تمہارے پیچھے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ خلفاء کی بات کو بھی احداث جانتے تھے اور نو پیدا خیال کرتے تھے اور سنت میں داخل نہ جانتے تھے اسی وجہ سے حضرت عمرؓ نے بھی جماعت تراویح جس کو آپ نے مقرر فرمایا تھا: نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِه فرمایا اور یہ نہ کہا: نعمت: نِعْمَتِ السُّنَّةِ هٰذِه حالانکہ اصل تراویح کی سنت سے ثابت تھی بلکہ اصل جماعت کی بھی ثابت تھی مگر صرف دوام اس پر حضرتؐ نے نہیں کیا تھا اور دوام کا حکم حضرت عمرؓ نے دیا اتنے سے تغیر کو جو ان کی جانب سے تھا آپ کو پسند نہ آیا کہ اس کو سنت میں داخل کریں۔ سبحان اللہ کیا ادب تھا صحابہ کو جناب رسالت مآب کا اور اسی سے معلوم ہوا کہ قول صحابیؓ حجت نہیں ورنہ خلفاء کی بات کو احداث نہ کہتے) تب ابوموسیٰ نے کہا اے لوگو! جن کو میں نے فتویٰ دیا ہے (یعنی احرام کھولنے کا) تو وہ تامل کریں اس لئے کہ امیر المؤمنین آنے والے ہیں سو تم ان کی پیروی کرو کہا راوی نے پھر آئے حضرت عمر اور میں نے ان سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر چلیں تو وہ حکم فرماتی ہے پورا حج وعمرہ بجا لانیکا اور اگر رسول اللہ کی سنت پر چلیں تو رسول اللہؐ نے احرام نہیں کھولا جب تک قربانی نہ پہنچ گئی اپنی جگہ پر۔

شریح ۞ اور جس کے پاس قربانی ہو ہی نہیں غرض حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کا خیال کیا اور
قول کا خیال کیا کہ آپ ﷺ نے تمام صحابہ میں حکم دیا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو احرام کھول ڈالے اور بعض شارحانِ حدیث نے اس کی تاویل کی
ہے یہ کہ منع کرنا آپ ﷺ کا اخذ بالاولی کے طریق سے تھا کہ خواہش آپ ﷺ کی یہ تھی کہ لوگ حج کو الگ سفر میں اور عمرہ کو الگ سفر میں بجا لائیں

اور اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تھے گو وہ خیال کیسا ہی ہو۔

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور بیان کی ہم سے یہی روایت عبیداللہ بن معاذ نے ان سے معاذ ان کے باپ نے ان سے شعبہ نے اس اسناد سے مانند اس کے۔

۲۹۵۸:وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۹۵۸: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۹۵۹:عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَآءِ فَقَالَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ قَوْمِيْ فَمَشَطَتْنِيْ وَغَسَلَتْ رَاْسِيْ فَكُنْتُ اُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَاِمَارَةِ عُمَرَ فَاِنِّي الْقَائِمُ بِالْمَوْسِمِ اِذْجَآءَ نِيْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ شَاْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهٰذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهٖ فَاْتَمُّوْا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَحْدَثْتَ فِيْ شَاْنِ النُّسُكِ قَالَ اِنْ نَّاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ : ﴿وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ [البقرة : ۱۹۹] وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَاِنَّ النَّبِيَّ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ۔

۲۹۵۹: ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی کنکریلی زمین میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے (یعنی وہاں منزل کی ہوئی تھی) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کیا اہلال کیا تم نے؟ میں نے عرض کی جو اہلال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قربانی ساتھ لائے ہو؟ میں نے کہا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے احرام کھول ڈالو اور میں نے طواف کیا ویسا ہی پھر میں ایک عورت کے پاس آیا اپنی قوم کی اس نے میرے سر میں کنگھی کر دی اور میرا سر دھویا غرض میں لوگوں کو یہی فتویٰ دینے لگا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

تشریح ❁ غرض یہ ہے کہ منع کرنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بطور حرمت کے نہیں تھا کہ فسخ احرام کو جانتے ہوں یا تمتع کو باطل خیال کرتے ہوں بلکہ اس منع کرنے کی علت خود آگے کی روایت میں آتی ہے۔

۲۹۶۰:عَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِيْ حَجَّ فِيْهِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ

۲۹۶۰: ابوموسیٰ رضی کا اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کو بھیجا تھا اور میں اس سال آیا جس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کیا آگے وہی

لِلّٰهِ ﷺ يَاأَبَامُوسٰى كَيْفَ قُلْتَ حِيْنَ اَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ اِهْلَالاً كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلْ سُقْتَ هَدْيًافَقُلْتُ لَاقَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ ۔

مطلب ہے جواوپر مذکور ہوا۔

۲۹۶۱ :عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُفْتِيْ بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَآاَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَهٗ بَعْدُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهٗ وَاَصْحَابُهٗ لٰكِنْ كَرِهْتُ اَنْ يَظَلُّوْا مُعْرِسِيْنَ بِهِنَّ فِي الْاَرَاكِ ثُمَّ يَرُوْحُوْنَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُرُؤُسُهُمْ ۔

۲۹۶۱ :ابوموسیٰؓ فتویٰ دیتے تھے متعہ کا جیسا اوپر گزرا کہ حج کو عمرہ کر کے فسخ کرڈالنا اور پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندھنا تو ایک شخص نے کہا تم اپنے بعض فتوے کو روک رکھو اس لیے کہ تم کو معلوم نہیں کہ امیرالمومنین نے کونسی نئی بات نکالی نسک میں ۔ پھر وہ ملے حضرت عمرؓ سے اوران سے پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ نبیؐ نے متعہ کیا ہے اوران کے اصحاب نے ایام حج میں مطلق عمرہ بجالانے کو اور پھر اس سال حج کرنے کو بھی متعہ کہتے ہیں ۔ مگر میں جو منع کرتا ہوں تو اس لیے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ ہم لوگ عورتوں کے ساتھ شب باشی پیلو کے درختوں میں کریں پھر حج کو جائیں کہ ان کے سر میں سے پانی ٹپکتا ہو (اور اس حال میں عرفات کو جائیں)۔

تشریح ❁ یہ عذر بیان کر دیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ آپ کو پسند آیا کہ لوگ عرفات میں مانند اور حاجیوں کے گرد آلود ہوں اور حجاج کی خوبی گویا یہی ہے کہ سر پریشان اور خشوع ان میں ظاہر ہو اور مسکنت کے سامان ان پر نمودار ہوں ، نہ راحت و آرام کی علامتیں ان پر ظاہر ہوں اور امر ظاہر ہے کہ یہ علت حدیث مرفوع منصوص کے مقابلہ میں کچھ نہیں اس لیے کہ احرام سے ایک لحظہ پیشتر بھی سب طرح کی زینت حلال ہے اور عورتوں سے جماع وغیرہ درست ہے اور خوشبو لگانا روا ہے۔ غرض حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول معارض حدیث مرفوع کے نہیں ہوسکتا نہ آپ کو معارضہ منظور تھا صرف اپنی ایک رائے کی بات کہی اور جس کا جی چاہے اس کو قبول کرے چاہے نہ کرے۔

بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ

باب: تمتع کے جائز ہونے کا بیان

۲۹۶۲ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَاْمُرُبِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا كُنَّا خَآئِفِيْنَ۔

۲۹۶۲ :عبداللہ بن شقیق نے کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کیا تمتع سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کا حکم کرتے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ کہا تب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ جانتے ہیں کہ ہم نے متعہ کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (یعنی تمتع حج کا) تو انہوں نے کہا کہ ہاں مگر ہم اس وقت ڈرتے تھے۔

تشریح ✿ یعنی صرف منع کرنا حضرت عثمانؓ کا بھی تنزیہاً تھا نہ تحریماً اور یہ فرمانا ان کا کہ ہم ڈرتے تھے مراد اس سے عمرہ قضاء ہے جو قبل فتح ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ بھی ذیقعدہ میں تھا لہٰذا اس پر بھی تمتع کا اطلاق صحیح ہے۔ مسلم نے کہا اور بیان کی مجھ سے یہی روایت یحییٰ بن حارثی نے ان سے خالد نے یعنی ابن الحارث نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مثل اسی کے۔

۲۹۶۳: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۲۹۶۳: شعبہؓ سے بھی اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۹۶٤: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِیٌّ وَّعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ فَکَانَ عُثْمَانُ یَنْهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ اَوِ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِیٌّ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَاتُرِیْدُ اِلٰی اَمْرٍ قَدْ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَنْهٰی عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا مِنْكَ قَالَ اِنِّیْ لَآاَسْتَطِیْعُ اَنْ اَدَعَكَ فَلَمَّآ اَنْ رَّاٰی عَلِیٌّ ذٰلِكَ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِیْعًا۔

۲۹۶۴: سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ دونوں عسفان (کہ نام ہے ایک مقام کا) میں جمع ہوئے اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعہ سے منع کرتے تھے (یعنی ایام حج میں کہ وہ تمتع ہے) تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا ارادہ ہے تمہارا اس کام کے ساتھ جو خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے اور تم اس سے منع کرتے ہو؟ تو عثمان نے کہا تم ہمیں چھوڑ دو ہمارے حال پر۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حال دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا لبیک پکارا۔

۲۹٦٥: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کَانَتِ الْمُتْعَةُ فِی الْحَجِّ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً۔

۲۹۶۵: ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا تمتع حج کا خاص تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم لیے۔

تشریح ✿ یہ اثر معارض نہیں ہوسکتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے کہ آپ ﷺ نے سراقہ بن جعشمؓ سے فرمادیا کہ تمتع ہمیشہ کے لیے جائز ہے۔

۲۹٦٦: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَتْ لَنَا رُخْصَةً یَّعْنِی الْمُتْعَةَ فِی الْحَجِّ ۔

۲۹۶۶: ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تمتع حج میں ہمارے ہی لیے خاص تھا۔

۲۹٦٧: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَاتَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ اِلَّا لَنَا خَاصَّةً یَّعْنِیْ مُتْعَةَ النِّسَآءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ ۔

۲۹۶۷: ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا دو متعے ایسے ہیں کہ ہمارے لیے خاص تھے۔ یعنی متعہ عورتوں کا یعنی نکاح کرنا ایک وقت مقرر تک اور متعہ حج کا۔

تشریح ✿ یعنی ایام حج میں عمرہ بجالانا یا احرام حج کو عمرہ کر کے فسخ کردینا اور پھر حج کرنا اور متعۂ حج کی خصوصیت محض ان کی رائے ہے مخالف نصوص محمدیہ۔ پس حجت نہیں ہوسکتا۔

۲۹٦٨: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ قَالَ اَتَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیَّ وَاِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیَّ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَهُمُّ اَنْ اَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ النَّخْعِیُّ لٰکِنْ اَبُوْكَ لَمْ یَکُنْ لِّیَهُمَّ بِذٰلِكَ

۲۹۶۸: عبدالرحمٰن بن ابوالشعثاء نے کہا کہ آیا میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے پاس اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جمع کروں حج اور عمرہ دونوں کو اس سال میں سو ابراہیم نخعی نے کہا کہ تمہارے والد تو کبھی ایسا ارادہ نہ کرتے تھے اور قتیبہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بیان

قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ مَرَّ بِاَبِيْ ذَرٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُوْنَكُمْ ۔

نے ان سے ابراہیم تیمی نے ان سے ان کے باپ نے کہ وہ ابوذر کے ساتھ ربذہ کو گئے اور ان سے حج وعمرہ جمع کرنے کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم لوگوں کے لیے خاص تھا اور تمہارے واسطے نہیں ہے یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا اوروں کو روا نہیں۔

تشریح ۞ اور یہ ابوذرؓ کی رائے اور تجویز ہے اور راوی کی روایت حجت ہے اور رائے حجت نہیں اور دلائل جواز فسخ حج بعمرہ ہم اوپر چونتیسویں مسئلہ کے ذیل میں بیان کر آئے ہیں۔

۲۹۶۹ :عَنِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعْدَ ابْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَا هَا وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِيْ بُيُوْتَ مَكَّةَ ۔

۲۹۶۹ :فزاری نے روایت کی کہ سعید نے کہا کہ روایت کی مجھ سے مروان نے جو فرزند ہیں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ خبر دی ہم کو سلیمان تیمی نے غنیم بن قیس سے کہ انہوں نے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا متعہ کو تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے متعہ کیا ہے اور معاویہ اس دن کافر تھے مکہ کے گھروں میں۔

تشریح ۞ کافر ہونے کے دو معنی ہیں اول یہ کہ عرب کہتا ہے اکتفر الرجل کوئی شخص گاؤں میں رہے اس لیے کہ کفور گاؤں کو کہتے ہیں۔ غرض اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ حضرت معاویہؓ مکہ میں تھے اور ہم نے متعہ کیا۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ وہ ابھی ایمان نہ لائے تھے اور دین جاہلیت پر تھے اور یہی معنی صحیح ہیں کہ قاضی عیاض وغیرہ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور مراد متعہ سے عمرۃ القضاء ہے جو ساتویں سال ہجرت کر کے ہوا اور حضرت معاویہؓ آٹھویں سال میں جب مکہ فتح ہوا ہے تب ایمان لائے ہیں اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ بعد عمرہ قضاء کے ساتویں ہی سال میں ایمان لائے مگر قول اول ان کے اسلام کے باب میں صحیح ہے اور باقی عمرے جو عمرۃ القضاء کے بعد ہوئے اس میں تو حضرت معاویہؓ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور دولت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے۔ (نوویؒ)

کہا مسلم نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے سلیمان تیمی نے اسی اسناد سے اور ان کی روایت میں ہے یعنی معاویہؓ اور کہا روایت کی ہم سے عمرو ناقد نے ان سے ابواحمد زبیری نے ان سے سفیان نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے شعبہ ان سب نے سلیمان سے اسی اسناد سے مثل ان دونوں روایتوں کے سفیان کی روایت میں **المتعة فی الحج** زیادہ ہے یعنی یہ سوال مذکور حج کے متعہ کا تھا۔

۲۹۷۰ :عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ يَعْنِيْ مُعَاوِيَةَ۔

۲۹۷۰ :مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۹۷۱ :عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ۔

۲۹۷۱ :اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے اور سفیان کی روایت میں حج میں تمتع کے الفاظ ہیں۔

۲۹۷۲ :عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنِّيْ لَاُحَدِّثُكَ

۲۹۷۲ :مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تم سے آج ایک حدیث بیان کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو آج کے بعد

بِالْحَدِيْثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْمَرَ طَائِفَةً مِّنْ اَهْلِهٖ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ اٰيَةٌ تَنْسَخُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ ارْتَاٰى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدَ مَاشَآءَ اَنْ يَّرْتَئِيَ ۔

اس کا نفع دے اور جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے ایک گروہ کو عمرہ کروایا عشرہ ذی الحجہ میں اور پھر اس پر کوئی آیت نہ اتری کہ اس کو منسوخ کرتی اور نہ ان دنوں میں عمرہ سے منع فرمایا یہاں تک کہ دنیا سے چلے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جس کا جو جی چاہے، اپنی رائے سے کہا کرے۔

۲۹۷۳: عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ ارْتَاٰى رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَاشَآءَ يَعْنِيْ عُمَرَ ۔

۲۹۷۳: جریری سے اسی سند سے یہی حدیث مروی ہے اور ابن حاتم کی روایت میں یہ ہے کہ پھر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔

تشریح ان روایتوں سے عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقصود یہ ہے کہ عمرہ لانا ایام حج میں اور اسی کو تمتع کہتے ہیں جائز اور روا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر انہوں نے انکار کیا کہ وہ اپنی رائے سے منع کرتے تھے حالانکہ قرآن شریف سے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان سے اس کا جواز معلوم ہوا اس مقام میں غور کرنا چاہیے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باوجود یہ کہ خلیفہ خاص ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مسند خلافت راشدہ کے زینت بخش ہیں مگر ان کی رائے بھی جب حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم معصوم کے خلاف ہوئی تو سلف نے ان پر انکار کیا پھر اماموں کی بات جب رسول معصوم کی حدیث کے خلاف ہو تو کیوں نہ قابل انکار و ردو طرد ہوگی اور منع کرنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کا متعہ سے اس نظر سے نہ تھا کہ متعہ روا ہی نہیں بلکہ صرف اس خیال سے کہ افراد کو متعہ پر ترجیح ہے پھر بھی ان کی رائے پر انکار کیا اور یہاں برادرانِ احناف اعدائے انصاف کا یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کے مقابل میں اماموں کی حلت و حرمت درپیش کی جاتی ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے یہی انہی کی بات لی جاتی ہے افسوس صد افسوس۔

۲۹۷۴: عَنْ مُّطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَكَ بِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ قُرْاٰنٌ يُحَرِّمُهٗ وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ حَتّٰى اكْتَوَيْتُ فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ ۔

۲۹۷۴: مطرف نے کہا کہ مجھ سے عمران بن حصین نے کہا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کروں شاید اللہ عزوجل تم کو فائدہ بخشے اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج اور عمرہ جمع کیا اور پھر اس سے منع نہ فرمایا یہاں تک کہ انتقال فرمایا اور نہ اس میں کوئی قرآن کی آیت اتری جس سے ان کا جمع کرنا حرام ہوتا اور ہمیشہ میرے لیے سلام فرمایا جاتا تھا جب تک میں نے داغ نہیں لیا تھا پھر جب داغ لیا تو سلام موقوف ہو گیا پھر میں نے داغ لینا چھوڑ دیا تو پھر سلام ہونے لگا مجھ سے۔

تشریح یعنی مطلب یہ ہے کہ عمران بن حصین صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرض بواسیر تھا اور فرشتے اس پر سلام کیا کرتے تھے، جب تک انہوں نے داغ نہیں لیا اور نہایت تکلیف بیماری سے اٹھاتے تھے۔ اخیر میں جب داغ لیا تو فرشتوں نے سلام موقوف کر دیا جب چھوڑ دیا اور داغ لینے سے باز آئے پھر فرشتے سلام کرنے لگے (نووی شرح مسلم)

۲۹۷۵: وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ

۲۹۷۵: مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ۔

۲۹۷۶: عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ بِاَحَادِيْثَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِيْ فَاِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّيْ وَاِنْ مُتُّ فَحَدِّثْ بِهَآ اِنْ شِئْتَ اِنَّهٗ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ وَاعْلَمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَّعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهَا كِتَابُ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِيْهَا بِرَاْيِهٖ مَاشَآءَ ۔

۲۹۷۶: مطرف نے کہا مجھے پیغام بھیج کر عمران بن حصینؓ نے بلا بھیجا اس بیماری میں جس میں ان کی وفات ہوئی تھی اور کہا میں تم سے کئی حدیثیں بیان کرتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ میرے بعد تم کو اس سے نفع دیوے پھر اگر میں جیتا رہا (یعنی اس مرض سے اچھا ہو کر) تو تم اس کو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور پوشیدہ رکھنا اور اگر میں مر گیا تو چاہنا تو بیان کرنا اول بات یہ ہے کہ مجھ پر سلام کیا گیا (یعنی فرشتوں کا) دوسرے یہ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا (یعنی ایام حج میں) اور پھر اس میں نہ تو قرآن اُترا اور نہ آپ ﷺ نے اس جمع سے منع فرمایا اور اس شخص نے جو چاہا سو اپنی رائے سے کہہ دیا (یعنی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے)۔

تشریح: اس روایت سے معلوم ہوا کہ رائے کسی کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے مقدم نہیں ہو سکتی اور معلوم ہوا کہ کلام فرشتوں کا غیر نبی بھی سن سکتا ہے۔

۲۹۷۷: عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ اعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْهَا رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَا شَاءَ۔

۲۹۷۷: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جان لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کیا پھر نہ تو اس بارے میں قرآن اترا اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ایک شخص نے اس بارے میں اپنی رائے سے جو جی چاہا کہہ دیا۔

۲۹۷۸: عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ فِيْهَا بِرَاْيِهٖ مَاشَآءَ ۔

۲۹۷۸: مطرف سے مروی ہے کہ عمران نے ان سے کہا کہ متعہ کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور نہ اترا اس میں قرآن (یعنی اس سے نہی میں) پھر فلاں شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا اور کہا امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجھ سے حجاج بن شاعر نے ان سے عبید اللہ بن عبد المجید نے ان سے اسمٰعیل بن مسلم نے ان سے محمد بن واسع نے ان سے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر نے ان سے عمران بن حصینؓ نے یہی حدیث کہ متعہ کیا نبی ﷺ نے اور متعہ کیا ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ۔

۲۹۷۹: وَحَدَّثَنِيْهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا

۲۹۷۹: یہ حدیث اس سند سے بھی چند الفاظ کے اختلاف سے مروی ہے۔

عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ تَمَتَّعَ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ.

۲۹۸۰: عَنْ اَبِىْ رَجَآءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُتْعَةِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِىْ مُتْعَةَ الْحَجِّ وَاَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ اٰيَةٌ تَنْسَخُ اٰيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ بَعْدُ مَاشَآءَ.

۲۹۸۰: وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم نے روایت کی کہ مجھ سے محمد بن حاتم نے ان سے یحییٰ نے ان سے عمران قصیر نے ان سے ابورجاء نے ان سے عمران بن حصین نے مثل اسی روایت کے مگر اتنا فرق ہے کہ انہوں نے کہا کہ کیا ہم نے یہ (یعنی متعہ حج کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور یہ نہیں کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا یعنی جیسے اوپر کی روایت میں حکم کا ذکر تھا ویسا اس میں نہیں۔

۲۹۸۱: عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ وَاَمَرَنَا بِهَا.

۲۹۸۱: ابورجاء عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے وایت کرتے ہیں کہ اسی طرح سوائے اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح کیا اور ''اَمَرَنَا'' کے الفاظ نہیں بولے۔

بَابُ : وُجُوْبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ

باب: متمتع پر قربانی واجب ہے

۲۹۸۲: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْىَ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْىَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهٗ لَايَحِلُّ مِنْ شَىْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِىَ حَجَّهٗ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ

۲۹۸۲: سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج میں ملا کر اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع میں آپ نے لبیک پکاری عمرہ کی پھر لبیک پکاری حج کی اور اسی طرح لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لبیک پکاری عمرہ اور حج کے ساتھ اور لوگوں میں کسی کے پاس قربانی تھی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھ لایا تھا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں پہنچے لوگوں سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے حالت احرام میں دور رہا ہے جب تک اپنے حج سے فارغ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ میں سعی کر کے اپنے بال کتر ڈالے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کی لبیک پکارے یعنی آٹھویں تاریخ اور چاہیے

مِّنكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيُحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِفَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَارَجَعَ اِلَى اَهْلِهٖ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَالْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَهَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَافَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ ۔

کہ بعد حج کے قربانی کرے پھر جس کو قربانی میسر نہ ہوتو وہ تین روزے رکھے حج میں اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر پہنچے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ میں آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پھر تین بار کود کود کر شانہ اچھال کر طواف بیت اللہ کیا (یعنی جسے رمل کہتے ہیں) اور چار بار چل کر طواف کیا (جیسے عادت کے موافق چلتے ہیں) پھر دو رکعت پڑھیں جب طواف سے فارغ ہو چکے اور دو رکعت مقام ابراہیم کے پاس ادا کیں پھر سلام پھیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوئے اور صفا اور مروہ کے بیچ میں سات بار طواف کیا اور پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا ان چیزوں میں سے جن کو بہ سبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہاں تک کہ حج سے بالکل فارغ ہو گئے اور قربانی اپنی ذبح کی یوم النحر یعنی دسویں تاریخ میں اور پھر مکہ کو لوٹ آئے اور طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا پھر ہر چیز کو اپنے اوپر حلال کر لیا جن کو احرام کیا تھا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے انہوں نے بھی ویسا ہی کیا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔

تشریح ۞ قولہ متعہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا اور قاضی عیاضؒ کا یہی قول ہے اور لغت کی رو سے یہ بھی تمتع ہوا اور یہی لوگوں کے متعہ سے بھی مراد ہے کہ پہلے انہوں نے احرام حج کا باندھا پھر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا پھر حج کیا مکہ سے احرام باندھ کر یہی لغت کی رو سے متعہ اور تمتع ہوا۔ قولہ اپنے بال کتروائے الخ اس سے معلوم ہوا کہ بال کترانا یا منڈانا بھی مناسک حج میں داخل ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علماء کا اور صحیح مذہب شافعیہ کا اور ان کو مناسک حج نہ جاننا ضعیف مذہب ہے اور اگرچہ حلق یعنی منڈانا بالوں کا افضل ہے مگر یہاں آپ ﷺ نے کترانے کا حکم اس لیے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہو ورنہ بال نہ رہتے اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے الخ مراد اس سے قربانی تمتع کی ہے کہ متمتع پر واجب ہے اور اس کے وجوب کے شروط کتب فقہ میں مذکور ہیں قولہ جس کو قربانی میسر نہ ہو تین روزے رکھے یہ تین روزے اولیٰ ہیں کہ عرفہ سے بیشتر رکھ لے اور حج کا احرام باندھنے کے بعد جب عمرہ سے فارغ ہو جائے اور اگر عمرہ کے اور احرام حج کے قبل رکھے تو یہی کافی ہیں مذہب صحیح کے رو سے اور اگر احرام عمرہ کے بعد قبل فراغ عمرہ کے رکھے تو صحیح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہیں اور اصحاب مالکؒ کا قول بھی ایسا ہی ہے اور ثوری اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک کافی ہے اور اگر عید اور ایام تشریق سب گزر گئے تو ان کی قضاء شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ اب وہ روزے تین رکھ سکتا ہے بلکہ اس کی قربانی دینا ضرور ہے اگر طاقت ہو باقی رہے سات روزے وہ وطن میں جا کر رکھے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب ہے اور اس میں رمل بھی تین بار کرنا مستحب ہے اور رمل کے معنی اس حدیث میں اوپر گزر چکے اور معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے (نووی شرح مسلم) اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجھ سے عبدالملک بن شعیب نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ان کے دادا نے ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمتع سے (یعنی باعتبار تمتع لغوی کے) جو حج میں عمرہ ملا کر کیا اور لوگوں کے تمتع سے جیسی خبر دی مجھے سالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمتع سے۔

۲۹۸۳:عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ اِلَى الْعُمْرَةِ وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِیْ اَخْبَرَنِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۹۸۳: یہ حدیث چند الفاظ کے اختلاف سے اس سند کے ساتھ بھی آئی ہے۔

بَابُ : بَيَانِ اَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ اِلَّا فِيْ وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ

باب: قارن، مفرد کے احرام کے وقت اپنا احرام کھولے

۲۹۸٤ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ لَبَّدْتُّ رَاْسِيْ وَقَلَّدْتُّ هَدْيِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ ۔

۲۹۸۴: عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حفصہؓ نے عرض کی اے رسول اللہ تعالیٰ کے لوگوں نے اپنا احرام کھول ڈالا اور آپ ﷺ نے عمرہ فرما کے احرام کیوں نہیں کھولا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلوں میں ہار ڈالے ہیں سو میں احرام نہ کھولوں گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلوں کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن نمیر نے ان سے خالد بن مخلد نے ان سے مالک نے ان سے نافع نے ان سے ابن عمرؓ نے ان سے حفصہؓ نے کہ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کیا سبب ہے کہ آپ ﷺ نے احرام نہ کھولا مانند اوپر کی روایت کے۔

۲۹۸٥:عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ بِنَحْوِهِ۔

۲۹۸۵: اُم المؤمنین حفصہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا سبب ہے کہ آپ ؐ نے احرام نہ کھولا مانند اوپر کی روایت کے۔

۲۹۸٦:عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّیْ قَلَّدْتُّ هَدْيِيْ وَلَبَّدْتُّ رَاْسِيْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ ۔

۲۹۸۶: حضرت حفصہؓ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں احرام نہ کھولوں گا جب تک حج کا احرام نہ کھولوں اور کہا مسلمؒ نے کہ روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان سے ابوسامہ نے ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے ان سے ابن عمرؓ نے کہ حفصہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ اور روایت کی مثل حدیث مالکؒ کے اور اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں احرام نہ کھولوں گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کرلوں۔

۲۹۸۷:عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ۔

۲۹۸۷: مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۹۸۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ لنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَهُ اَنْ يَّحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ مَايَمْنَعُكَ اَنْ تَحِلَّ فَقَالَ اِنِّيْ لَبَّدْتُّ رَاسِيْ وَقَلَّدْتُّ هَدْيِيْ فَلَآ اَحِلُّ حَتّٰى اَنْحَرَ هَدْيِيْ ۔

۲۹۸۸: عبداللہ، حضرت عمرؓ کے لخت جگر نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حفصہؓ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا اپنی بیبیوں کو کہ احرام کھول ڈالیں۔ حجۃ الوداع کے سال تو میں بی بی حفصہؓ نے عرض کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوکون روکتا ہے احرام کھولنے سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈالا ہے سو میں احرام نہ کھولوں گا۔ جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کرلوں۔

تشریح: نوویؒ نے فرمایا کہ ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قارن تھے اور قارن جب تک کہ وقوف اور رمی سے فارغ نہ ہو جب تک احرام نہیں کھول سکتا اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تلبید کرنا یعنی بالوں کو کسی لیس دار چیز سے جیسے گوند یا السی وغیرہ سے جما لینا مستحب ہے اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا بھی مستحب ہے اور یہ دونوں باتفاق مسنون ہیں۔

بَابُ: جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْاِحْصَارِ

باب: حاجی بوقت احصار احرام کھول سکتا ہے

۲۹۸۹: عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَّقَالَ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّسَارَ حَتّٰى اِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَآءِ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا جَآءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهٖ سَبْعًا وَّ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَّمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَاٰى اَنَّهٗ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَاَهْدٰى ۔

۲۹۸۹: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نکلے ایام فتنہ میں عمرے کو اور کہا اگر میں روکا گیا بیت اللہ سے تو ویسا ہی کریں گے جیسا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں کیا تھا پھر نکلے عمرہ کا احرام کر کے گئے یہاں تک کہ بیداء پہنچے (جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لبیک اکثر صحابہؓ نے سنی تھی حجۃ الوداع میں) اپنے یاروں سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونوں سے اہلال کر سکتے ہیں تو میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر حج بھی عمرہ کے ساتھ واجب کرلیا اور چلے یہاں تک کہ بیت اللہ پہنچے اور وہاں سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا اور اسی کو کافی سمجھا اور قربانی کی۔

تشریح: قولہ جیسا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا الخ یعنی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ کے سال میں کافروں کی شرارت سے روکے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھول ڈالا ویسے ہی اگر ہم روکے جائیں تو راہ میں احرام کھول ڈالیں گے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج وعمرہ دونوں کے لیے کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور جمہور کا اور خلاف کیا ہے اس حدیث کا اور جمہور کا ابوحنیفہؒ نے اور ایک گروہ نے اور کہا ہے دو طواف اور دو سعی ضرور ہیں۔

۲۹۹۰: عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ

۲۹۹۰: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عبداللہ اور سالم بن عبداللہ ان

بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ يُّحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْ جَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى ذَاالْحُلَيْفَةِ فَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ اِنْ خُلِّيَ سَبِيْلِيْ قَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَآءِ قَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْحَجِّ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَّعَ عُمْرَتِيْ فَانْطَلَقَ حَتّٰى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى اَحَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ۔

دونوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا جن دنوں حجاج بن یوسف ظالم، ابن زبیرؓ سے لڑنے آیا تھا کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کیا ضرر ہے اس لیے کہ ہم کو خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں لڑائی ہو اور آپ بیت اللہ نہ جا سکیں تو انہوں نے کہا اگر میں نہ جا سکوں تو ویسا ہی کروں گا جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے جب کفار قریش نے آپ ﷺ کو روک لیا تھا بیت اللہ سے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا پھر عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ گواہ رہو میں نے عمرہ اپنے اوپر واجب کیا اور چلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچے اور عمرہ کی لبیک پکاری پھر کہا اگر میری راہ کھل گئی تو میں عمرہ بجالاؤں گا اور اگر میرے اور بیت اللہ میں کوئی حائل ہو گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا پھر یہ آیت پڑھی کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ یعنی تم کو اچھی پیروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پھر چلے یہاں تک کہ جب بیداء کی پیٹھ پر پہنچے تو کہا کہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ اگر میں اپنے عمرہ سے روکا گیا تو حج سے بھی روکا جاؤں گا میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج بھی اپنے عمرہ کے ساتھ واجب کیا پھر چلے یہاں تک کہ قدید سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کی بیت اللہ اور صفا مروہ کی اور احرام نہ کھولا یہاں تک کہ حج سے فارغ ہوئے اور قربانی کے دن دونوں سے احرام کھولا۔

۲۹۹۱: عَنْ نَّافِعٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا الْحَجَّ حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔

۲۹۹۱: نافع سے وہی قصہ مذکور ہے مگر اخیر میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ کہتے تھے کہ جو حج و عمرہ جمع کرے اس کو ایک طواف کافی ہے اور احرام نہ کھولے یہاں تک کہ دونوں سے فارغ ہو کر احرام کھولے۔

۲۹۹۲: عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ

۲۹۹۲: نافع سے وہی مضمون مروی ہوا جو کئی بار اوپر گزرا اتنی بات زیادہ ہے کہ جب ابن عمرؓ مکہ میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکارتے تھے اور

كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَّاِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ قَالَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَآءِ قَالَ مَاشَاْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اشْهَدُوْا فَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَّعَ عُمْرَتِيْ وَاَهْدٰى هَدْيًا اِشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک ہی بار طواف کیا اور نہ قربانی کی اور نہ سر منڈایا نہ بال کترائے اور نہ کسی چیز کو حلال کیا جن کو احرام کے سبب سے حرام کیا تھا۔ یہاں تک کہ نحر کا دن ہوا (یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کی) اور قربانی کی اور سر منڈایا اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کو وہی طواف اول کافی ہو گیا اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ ایسا ہی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

تشریح: کہا مسلمؒ نے اور روایت کی ہم سے ابوالربیع زہرانی اور ابو کامل نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے حماد نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے زہیر نے جو فرزند ہیں، حرب، کے انہوں نے کہا روایت کی مجھ سے اسمٰعیل نے اور حماد اور اسمٰعیل ان دونوں نے روایت کی ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے سارا یہی قصہ جو مذکور ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر فقط حدیث کے شروع میں کیا جب لوگوں نے ابن عمرؓ سے کہا تھا کہ کہیں لوگ آپ کو روکیں نہیں تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر روکیں تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے جیسے لیث کی روایت میں اوپر گزر چکا۔

۲۹۹۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ ﷺ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ حِيْنَ قِيْلَ لَهٗ يَصُدُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ قَالَ اِذَنْ اَفْعَلَ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ آخِرِ الْحَدِيْثِ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ۔

۲۹۹۳: ابن عمرؓ سے یہ قصہ اسی طرح بیان کیا گیا ہے کہ آپ نے سوائے حدیث کے آغاز کے نبی اکرم ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔ جب ان سے کہا گیا کہ لوگ آپ ﷺ کو بیت اللہ سے روک دیں گے تو آپؐ نے فرمایا کہ تب میں وہی کروں گا جو نبی اکرمؐ نے کیا اور حدیث کے آخر میں یہ نہیں کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح کیا۔

بَابُ : فِي الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ

باب: افراد اور قران کا بیان

٢٩٩٤: عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي رِوَايَةِ يَحْيٰى قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا ـ

۲۹۹۴: عبداللہ، عمر بن خطابؓ کے فرزند سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا لبیک پکاری ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اکیلے حج کی اور ابن عون کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکیلے حج کی لبیک پکاری۔

٢٩٩٥: عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا قَالَ بَكْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبّٰى بِالْحَجِّ وَحْدَهٗ فَلَقِيْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُهٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اَنَسٌ مَّا تَعُدُّوْنَا اِلَّا صِبْيَانًا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا۔

۲۹۹۵: انسؓ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ لبیک پکارتے تھے حج اور عمرہ کی دونوں کی بکر نے کہا کہ میں نے یہی حدیث ابن عمرؓ سے بیان کی تو انہوں نے کہا فقط حج کی لبیک پکاری سو میں انسؓ سے ملا اور ان سے کہا کہ ابن عمرؓ تو یوں کہتے ہیں۔ انسؓ نے کہا کہ تم لوگ ہم کو بچہ جانتے ہو میں نے بخوبی سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے لبیک ہے عمرہ کی اور حج کی۔

٢٩٩٦: عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ اِلٰى اَنَسٍ فَاَخْبَرْتُهٗ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَاَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا۔

۲۹۹۶: مضمون وہی ہے صرف الفاظ میں یہ فرق ہے کہ انسؓ نے فرمایا گویا ہم بچے تھے (یعنی سمجھے نہیں)۔

تشریح: تطبیق ان سب روایتوں میں یہی ہے کہ اول آپ ﷺ نے احرام حج مفرد کا باندھا تھا پھر عمرہ بھی ملا لیا اور آپ ﷺ قارن ہو گئے اور یہی مذہب صحیح اور مختار ہے محدثین محققین کا کہ آپ ﷺ اول مفرد تھے پھر قارن ہوئے اور روایت ابن عمر میں ابتدائے احرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تھے اور روایت انسؓ میں آخر کا کہ آپ ﷺ قارن تھے۔

بَابُ : مَا يَلْزَمُ مَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ

باب: طواف قدوم اور اس کے بعد سعی مستحب ہے

٢٩٩٧: عَنْ وَبَرَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ اَيَصْلُحُ لِيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اٰتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَاتَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَاْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۲۹۹۷: وبرہ نے کہا کہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات میں جانے کے درست ہے؟ ابن عمرؓ نے کہا کہ ہاں اس نے کہا ابن عباس تو کہتے ہیں کہ جب تک عرفات میں نہ جائے تب تک طواف نہ کرے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات میں جانے سے پہلے تو رسول اللہ کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا

عَنْهُمَا فَقَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ تَاْخُذَ اَوْبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ـ

اگر سچا ہے تو۔

تشریح ابن عمرؓ کے قول سے طواف قدوم حاجی کیلئے ثابت ہوا اور قبل عرفات میں وقوف کرنے کے مشروع ہے اور یہی قول ہے تمام علماء کا سوا ابن عباسؓ کے اور سب علماء نے کہا ہے کہ یہ طواف قدوم سنت ہے اور واجب نہیں مگر بعض اصحاب شافعیہ اس کے وجوب کے قائل ہیں کہ اگر کوئی چھوڑ دے تو قربانی دے اور مشہور یہی ہے کہ وہ سنت ہے اور اس کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہیں اور وقوف عرفات تک کسی نے نہ کیا تو فوت ہو گیا اور بعد وقوف کے اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدوم نہ ہوا اور قدوم کے معنی آنے کے ہیں حاجی آتے ہی یہ طواف کرتا ہے اس لئے اسے طواف قدوم کہتے ہیں اور جس نے کہ بعد وقوف عرفات کے طواف قدوم کی نیت سے طواف کیا تو طواف افاضہ ادا ہو گیا اور نیت لغو ہوئی اور طواف افاضہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہو گیا نیت جب بھی لغو ٹھہری اور طواف قدوم کے بہت نام ہیں طواف قادم اور طواف ورود اور طواف دار اور طواف تحیہ اور عمرہ میں طواف قدوم نہیں بلکہ عمرہ میں جو طواف کرے گا وہ اس کا رکن ہے اگرچہ قدوم کی نیت سے بھی کرے بلکہ نیت اس کی لغو ہو جائے گی اور رکن ادا ہو جائے گا جیسے کسی پر حج واجب ہوا اور نفل کی نیت سے حج کرے تو واجب ادا ہو جائے گا نیت بے کار ہو جائے گی اور یہ جو فرمایا ابن عمرؓ نے کہ اگر تو سچا ہو یعنی اگر تو ایمان میں سچا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یقین سچے طور سے رکھتا ہے تو رسول اللہ کا قول شریف ہوتے ہوئے کسی کے قول کی طرف التفات بھی نہ کر ابن عباسؓ ہوں یا ان کے باپ عباسؓ کیوں نہ ہوں اس سے معلوم ہوا کہ رسول معصوم کا قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر چلنا خواہ امام ہو یا مجتہد یا اور کوئی پیر و مرشد یہ سچوں کا کام نہیں ہے بلکہ جھوٹے بے ایمانوں کا کام ہے جن کو رسول اللہ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہیں ہے (نووی)

۲۹۹۸: عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ اَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ اَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهٗ وَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِنْهُ رَاَيْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا قَالَ فَاَيُّنَا اَوْ اَيُّكُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ اَحَقُّ اَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ـ

۲۹۹۸: وبرہ نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ میں طواف کروں بیت اللہ کا اور میں نے حج کا احرام باندھا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ طواف سے تم کو کون روک سکتا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے فلانے کے فرزند کو دیکھا (یعنی ابن عباس کو) کہ وہ اس کو مکروہ جانتے ہیں اور آپ ان سے زیادہ ہمارے پیارے ہیں اور میں ان کو دیکھتا ہوں کہ دنیا نے ان کو غافل کر دیا ہے تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم میں اور تم میں کون ایسا ہے جس کو دنیا نے غافل نہیں کیا۔ پھر کہا ابن عمرؓ نے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ میں سعی کی اور سنت اللہ کی اور رسول ﷺ کی بہتر ہے تابعداری کیلئے فلانے کی سنت سے اگر تو سچا ایماندار ہے۔

تشریح ابن عمرؓ نے یہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جسے دنیا نے غافل نہیں کیا یہ ان کا زہد اور تقویٰ تھا اور کسر نفس کی راہ سے فرمایا۔

بَابُ : بَيَانِ اَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَّايَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَاَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَّا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُوْمِ وَكَذٰلِكَ الْقَارِنَ

باب: معتمر کا احرام سعی کے قبل اور حاجی اور قارن کا طواف قدوم سے نہیں کھلتا

٢٩٩٩:عَنْ عَمْرِوبْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَعَنْ رَّجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِي امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَاوَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَّ قَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

٢٩٩٩:عمرو بن دینار نے کہا کہ ہم نے پوچھا ابن عمرؓ سے کہ ایک شخص عمرہ لایا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے بیچ میں نہیں پھرا۔ کیا وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی دو رکعت اور صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کی سات بار اور تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی خوب ہے۔

تشریح ۞ مراد اس سے یہ ہے کہ احرام آپ ﷺ کا نہیں کھلا، جب تک کہ آپ ﷺ عمرہ میں سعی سے بھی فارغ نہ ہوئے اور تم کو یہی متابعت ان کی ضرور ہے غرض جب تک عمرہ میں صفا اور مروہ کی سعی نہ کرے تب تک احرام نہیں کھل سکتا اور وہ شخص اپنی بی بی سے صحبت وغیرہ نہیں کر سکتا اور جتنے امور احرام میں حرام ہوئے ہیں کوئی اس کو حلال نہیں اور یہ قول جیسا ابن عمرؓ کا ہے یہی مذہب ہے تمام علماء کا مگر قاضی عیاضؒ نے جو ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور اسحق بن راہویہ سے کہ ان دونوں نے کہا کہ بعد طواف کے احرام کھل جاتا ہے اور یہ مذہب ضعیف اور مخالف سنت ہے کہا امام مسلمؒ نے کہ اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے اور ابوالربیع نے حماد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے ان کو خبر دی محمد بن بکر نے ان کو ابن جریجؒ نے ان سب کو روایت پہنچی ہے عمرو بن دینار سے ان کو ابن عمرؓ سے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل ابن عیینہ کی روایت کے (یعنی جو اوپر گزری)۔

٣٠٠٠:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

٣٠٠٠:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٠٠١:عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهٗ سَلْ لِّيْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّجُلٍ يُّهِلُّ بِالْحَجِّ فَاِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَيَحِلُّ اَمْ لَا فَاِنْ قَالَ لَكَ لَايَحِلُّ فَقُلْ لَهٗ اِنَّ رَجُلًا يَّقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَايَحِلُّ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِيَ الرَّجُلُ فَسَاَلَنِيْ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ فَقُلْ لَهٗ فَاِنَّ رَجُلًا

٣٠٠١:محمد سے جو فرزند ہیں عبدالرحمٰن کے روایت ہے کہ ایک شخص نے عراق والوں سے ان سے کہا کہ عروہ بن زبیرؓ سے میرے لئے یہ پوچھ دو کہ جو شخص لبیک پکارے حج کی اور طواف کر چکے بیت اللہ کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہیں؟ (یعنی احرام اس کا کھل گیا یا نہیں؟) پھر اگر وہ تم سے کہیں کہ نہیں حلال ہوا تو ان سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا۔ محمد نے کہا کہ پھر میں نے عروہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوا وہ شخص جس نے لبیک حج کی پکاری ہے جب تک کہ حج پورا نہ کرے میں نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو انہوں نے فرمایا بہت برا کہتا ہے پھر وہ عراقی مجھے ملا اور مجھ سے پوچھا تو

كَانَ يُخْبِرُ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَمَاشَانُ اَسْمَآءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ لَاَدْرِىْ قَالَ فَمَا بَالُهُ لَايَاْتِيْنِىْ بِنَفْسِهٖ يَسْاَلُنِىْ اَظُنُّهُ عِرَاقِيًّا قُلْتُ لَآ اَدْرِىْ قَالَ فَاِنَّهٗ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْنِىْ عَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَآ اَنَّهٗ اَوَّلُ شَىْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلُ شَىْءٍ بَدَاَبِهِ الطَّوَافُ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ ثُمَّ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَاَيْتُهٗ اَوَّلُ شَىْءٍ بَدَاَبِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِى الزُّبَيْرِبْنِ الْعَوَّامِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ اَوَّلُ شَىْءٍ بَدَاَبِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ ثُمَّ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهٗ ثُمَّ اٰخِرُ مَنْ رَاَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَّهٰذَاابْنُ عُمَرَ عِنْدَ هُمْ اَفَلَا يَسْئَلُوْنَهٗ وَلَآ اَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَاكَانُوْا يَبْدَءُوْنَ بِشَىْءٍ حِيْنَ يَضَعُوْنَ اَقْدَا مَهُمْ اَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّوْنَ وَقَدْ رَاَيْتُ اُمِّىْ وَخَالَتِىْ حِيْنَ تَقْدَمَانِ لَايَبْدَاٰنِ بِشَىْءٍ اَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوْفَانِ بِهٖ ثُمَّ لَاتَحِلَّانِ وَقَدْ اَخْبَرَتْنِىْ اُمِّىْ اَنَّهَا اَقْبَلَتْ هِىَ وَاُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى

میں نے اس سے بیان کر دیا (یعنی جواب عروہ کا) تو اس نے کہا کہ ان سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا اور اسماء اور زبیر نے بھی دونوں نے ایسا کیوں کیا۔ محمد نے کہا میں پھر عروہ کے پاس گیا اور ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے میں نے کہا میں اس کا حال نہیں جانتا انہوں نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آ کر کیوں نہیں پوچھ لیتا میں اس کو عراق والا جانتا ہوں میں نے کہا میں نہیں جانتا (اس وقت تک شاید ان کو بھی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد میں معلوم ہوا ہو) تب عروہ نے کہا کہ اس نے جھوٹ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حج کیا تو اس کی خبر دی مجھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ پہلے پہل جو آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو وضو کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا (اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور امت کا اجماع ہے کہ وضو طواف کیلئے مشروع ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ واجب ہے یا شرط صحت طواف کی امام مالکؒ اور شافعی اور جمہور اور امام احمدؒ کا قول ہے کہ شرط ہے یعنی بغیر وضو طواف صحیح نہیں اور ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط نہیں اور جمہور کی دلیل یہی حدیث ہے اور ابن عباسؓ کا قول یہی اس کی دلیل ہے جو ترمذیؒ وغیرہ نے روایت کی ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں کلام روا کر دیا اور اگر چہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہے اور قول ابن عباسؓ کا ہی ہے مگر جب قول صحابی مشہور ہو جائے اور کوئی اس پر انکار نہ کرے تو حجت ہے علی الخصوص جب فعل نبی بھی اس پر دال ہو پھر اس کی حجت ہونے میں کیا مقال ہے، پھر حج کیا حضرت ابوبکرؓ نے اور انہوں نے بھی پہلے طواف کیا۔ بیت اللہ کا اور نہ تھا کچھ سوا اس کے (یہاں پر جو متن میں لم یکن عیرہ ہے اور آگے بھی کئی جگہ یہی لفظ آیا ہے اس کو قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ کاتب کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ لم یکن عمرۃ یعنی پھر ابوبکرؓ نے طواف کر کے اپنے حج کو عمرہ نہیں کر ڈالا کہ عمرہ کر کے احرام کھول دیتے ہوں اور حج کا احرام پھر دوبارہ مکہ سے باندھتے ہوں جیسا مذہب ہے بعض کا اور یہی قول ہے ابن قیم کا اور دلائل اس کے ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور اس سائل کا بھی مذہب یہی تھا اور نوویؒ نے فرمایا ہے کہ غیرہ کا لفظ غلط نہیں ہے بلکہ لفظ اور معنی دونوں صحیح ہیں یعنی لم یکن غیرہ تشدید یاء ہے یعنی پھر طواف کر کے

عَنْهُمْ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ ۔

حضرت ابوبکر نے اس کو بدل نہیں ڈالا کہ حج کو عمرہ کر دیا ہو یا قران کر دیا ہو؛ پھر عمرؓ نے بھی اس کی مثل کیا پھر حج کیا عثمان نے اور ان کو بھی میں نے دیکھا کہ پہلے طواف بیت اللہ کیا اور اس کو بدلا نہیں پھر معاویہ اور عبداللہ بن عمرؓ نے بھی پھر حج کیا میں نے اپنے باپ زبیرؓ کے ساتھ سو انہوں نے بھی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پھر اس کو بدلا نہیں پھر میں نے مہاجرین اور انصار کو بھی یہی کرتے دیکھا پھر میں نے سب کے اخیر میں جس کو ایسا کرتے دیکھا وہ ابن عمر ہیں کہ انہوں نے بھی حج کو عمرہ کر کے توڑ نہیں ڈالا اور ابن عمر تو ان کے پاس موجود ہیں یہ لوگ ان سے کیوں نہیں پوچھ لیتے اور اسی طرح جتنے لوگ گزر چکے ہیں سب لوگ جب مکہ میں قدم رکھتے تھے تو پہلے طواف کرتے تھے بیت اللہ کا اور پھر احرام نہیں کھولتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم سے احرام نہیں کھلتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم میں داخل ہو تو پہلے طواف کرے۔ تحیۃ المسجد نہ پڑھے اور یہ سب باتیں متفق علیہ ہیں) اور میں نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکھا کہ جب یہ تشریف لاتیں" (یعنی جب تک حج اور عمرہ سے فارغ نہ ہو لیتیں) اور میری ماں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ آئیں اور ان کی بہن (یعنی حضرت عائشہؓ اور زبیرؓ اور فلانے فلانے عمرہ لے کر پھر جب حجر اسود کو چھوا حلال ہو گئیں (یعنی بعد اتمام طواف اور سعی کے) اور اس عراقی نے جو کہا جھوٹ کہا اس مسئلہ میں)۔

تشریح ❁ یہ جو کہا کہ مجھے میری ماں نے خبر دی ہے وہ آئیں اور ان کی بہن وغیرہ اور حجر اسود کو چھوا اور حلال ہوئیں اور مراد ان چھونے والوں سے حضرت عائشہؓ کے سوا اور لوگ ہیں اس لئے کہ یہ ان دنوں حائضہ تھیں اور انہوں نے طواف تو بعد وقوف عرفات کے کیا ہے حجۃ الوداع میں اور اسی طرح جو قول اسماء کا آگے کی روایت میں آئے گا اور اس سے بھی ان کے سوا اور لوگ ہیں اور قاضی عیاضؒ کا یہی قول ہے اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہ ان لوگوں کا عمرہ تھا جو حج سے فسخ کر کے عمرہ کر دیا اور حضرت کے حال کا استثناء اس لئے نہیں کیا کہ قصہ ان کا مشہور تھا اور پھر یہی احتمال ہے کہ شاید یہ حال اس عمرہ کا ہو جو جناب عائشہ صدیقہ تنعیم سے لائیں تھیں اور جس نے یہ خیال کیا کہ یہ قصہ حجۃ الوداع کے سوا اور وقت کا تھا اس نے خطا کی اس لئے کہ حدیث میں تصریح ہے کہ یہ بیان حجۃ الوداع کا ہے اور جو یہ فرمایا کہ جب حجر اسود کو چھوا حلال ہو گئیں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ قبل سعی کے حلال ہو گئیں بلکہ مراد یہی ہے کہ جب حجر اسود کو چھوا اور طواف اور سعی تمام کی اور حلق اور قصر سے فارغ ہوئے حلال ہوئے اور یہ مضمون اس عبارت میں مقدر ہے اس لئے کہ اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ قبل طواف تمام ہونے کے حلال نہیں ہوتا اور جمہور کا مذہب ہے کہ طواف کے بعد سعی بھی ضرور ہے اور راوی نے اس تفسیر کو بہ سبب شہرت کے چھوڑ دیا اگرچہ بعض سلف سے منقول ہے کہ سعی واجب نہیں اور اس کے قائلین کو اس حدیث سے حجت نہیں ہو سکتی اس لئے کہ یہ حدیث بالا جماع مؤول ہے۔

(نووی)

٣٠٠٢: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِیْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیَقُمْ عَلٰی اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ یَكُنْ مَّعَهٗ

٣٠٠٢: اسماء ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ہم احرام باندھ کر نکلے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے ساتھ نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور میرے ساتھ ہدی نہ تھی سو میں نے احرام کھول ڈالا اور زبیر کے ساتھ ہدی

هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَحَلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِيَابِيْ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ اِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ قُوْمِيْ عَنِّيْ فَقُلْتُ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ۔

تھی (یہ ان کے شوہر تھے) سو انہوں نے احرام نہ کھولا اسماء کہتی ہیں کہ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور زبیر کے پاس جا بیٹھی تو انہوں نے کہا کہ تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ (اس لئے کہ میں احرام میں ہوں) اور یہ احتیاط اور تقویٰ کی بات ہے کہ شاید بی بی کی طرف مائل ہوں اور شہوت سے چھیڑ چھاڑ ہو) تو میں نے ان سے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے اوپر کود پڑوں گی۔ (یہ انہوں نے ظرافت سے کہا کہ مرد ہو کر عورتوں سے کیا ڈرتے ہو؟)

٣٠٠٣: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِيْ عَنِّيْ اسْتَرْخِيْ عَنِّيْ فَقُلْتُ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ۔

۳۰۰۳: اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ جب اسماء کپڑے بدل کر زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس آئیں تو انہوں نے فرمایا تم مجھ سے دور ہو جاؤ تم مجھ سے دور ہو جاؤ تو انہوں نے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تم پر کود پڑوں گی۔

٣٠٠٤: عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَ يَسْمَعُ اَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَآئِبِ قَلِيْلٌ ظَهْرُنَا قَلِيْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِيْ عَآئِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَّفُلَانٌ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُوْنُ فِيْ رِوَايَتِهٖ اِنَّ مَوْلٰى اَسْمَآءَ وَلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ۔

۳۰۰۴: ابوالاسود سے روایت ہے کہ عبداللہ نے جو کہ مولیٰ ہیں اسماءؓ بنت ابوبکرؓ کے ان سے بیان کیا کہ اسماء ہمیشہ جب حجون کے اوپر گزرتیں (حجون بفتح قریب مکہ کی بلندی کی طرف اور جب جانے والا محصب پر چڑھتا ہے تو وہ داہنی طرف پڑتا ہے) فرماتیں کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ ہم ان کے ساتھ یہاں اترے ہیں اور ہمارے پاس ان دنوں بوجھ کم تھے اور سواریاں تھوڑی تھیں اور توشہ قلیل تھا (یعنی عرب کی سادگی اور دنیا سے آزادگی تھی) اور میں نے اور میری بہن جناب عائشہ صدیقہؓ نے اور زبیرؓ نے اور فلاں فلاں شخصوں نے عمرہ کیا تھا پھر جب ہم نے بیت اللہ کو چھوا (یعنی طواف اور سعی پوری کی) تو حلال ہو گئے پھر تیسرے پہر کو حج کا احرام باندھا اور ہارون نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت کی اسماءؓ کے مولیٰ نے اور ان کا نام عبداللہ نہیں لیا۔

بَابٌ : فِيْ مُتْعَةِ الْحَجِّ

باب: حج تمتع کے بارے میں

٣٠٠٥: عَنْ مُسْلِمِ الْقُرِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِيْهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَنْهٰى عَنْهَا فَقَالَ هٰذِهٖ اُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُحَدِّثُ اَنَّ

۳۰۰۵: مسلم قری نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے حج کے تمتع کو پوچھا تو انہوں نے اجازت دی اور ابن زبیرؓ اس سے منع کرتے تھے تو ابن عباس نے فرمایا کہ یہ ابن زبیر کی ماں موجود ہیں کہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے [illegible]

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْهَا فَاذْ خُلُوْا عَلَيْهَا فَاسْئَلُوْ هَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَآءُ فَقَالَتْ قَدْرَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا ـ

لوگ ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہا انہوں نے کہ پھر ہم ان کے پاس گئے اور ان کو دیکھا کہ وہ ایک فربہ عورت ہیں اور نابینا سو انہوں نے کہا کہ بے شک اجازت دی ہے تمتع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۔

۳۰۰۶:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَاَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَفِيْ حَدِيْثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَ اَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَّا اَدْرِيْ مُتْعَةُ الْحَجِّ اَوْ مُتْعَةُ النِّسَآءِ ـ

۳۰۰۶: شعبہ نے اسی اسناد سے یہی مضمون روایت کیا اور عبدالرحمٰن کی روایت میں صرف متعہ کا لفظ ہے اور متعہ حج مذکور نہیں اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ شعبہ نے کہا کہ مسلم نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ متعہ حج کا ہے یا متعہ عورتوں کا۔

تشریح ۞ مگر اوپر کی روایت میں صاف تصریح آ چکی ہے کہ ابن عباسؓ سے انہوں نے متعہ حج کا پوچھا تھا اور آگے روایت میں بھی متعہ حج کا ہی بیان ہے۔ مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث ابراہیم بن دینار نے ان سے روح نے کہا مسلم علیہ رحمۃ اللہ نے روایت کی ہم سے ابوداؤد دمبارکی نے ان سے ابوشہاب نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے محمد بن مثنی نے ان سے یحییٰ بن کثیر نے ان سب نے روایت کی شعبہ سے اسی اسناد سے مگر روح اور یحییٰ بن کثیر دونوں نے مجھ سے کہا جیسا کہ نضر نے کہا تھا (یعنی اوپر کی روایت میں کہ اہلال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا) اور ابوشہاب کی روایت میں یہ ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے اور ان سب راویوں کی روایت میں یہ مضمون ہے کہ آپ ﷺ نے نماز صبح کی بطحاء میں پڑھی۔ سوا جہضمی کی روایت کے کہ اس میں اس کا ذکر نہیں۔

۳۰۰۷:عَنْ مُسْلِمِ نِ الْقُرِّيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَّاَهَلَّ اَصْحَابُهٗ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَامَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ اَصْحَابِهٖ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِمَّنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ ـ

۳۰۰۷: مسلم نے ابن عباسؓ سے سنا کہ کہتے تھے کہ لبیک پکاری نبی ﷺ نے عمرہ کے بعد احرام نہیں کھولا اور نہ ان لوگوں نے جو قربانی لائے تھے اور باقی لوگوں نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور طلحہ بن عبیداللہ ان میں تھے جو قربانی لائے تھے سو انہوں نے احرام نہیں کھولا۔ مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن بشار نے ان سے محمد نے یعنی ابن جعفر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مگر اس میں یہ ہے کہ طلحہ بن عبیداللہ ان لوگوں میں تھے جو قربانی نہیں لائے تھے اور ایک اور شخص بھی انہی میں تھے سو ان دونوں نے احرام کھول ڈالا۔

۳۰۰۸:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَاَحَلَّا ـ

۳۰۰۸: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ طلحہ بن عبیداللہ اور ایک شخص جن کے پاس قربانی نہیں تھی وہ دونوں حلال ہو گئے۔

بَابُ : جَوَازِ الْعُمْرَةِ

باب: حج کے مہینوں میں عمرہ

فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ — کے جائز ہونے کا بیان

۳۰۰۹:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَ يَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْاَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُهٗ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُّهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهٗ۔

۳۰۰۹: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ لوگ جاہلیت میں (یعنی اسلام کے زمانہ سے پہلے) حج کے دنوں میں عمرہ لانے کو زمین کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے مہینہ کو صفر کر دیا کرتے تھے (یعنی اس لئے کہ تین مہینہ برابر ماہ حرام کے جو آتے ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم تو وہ گھبرا جاتے اور لوٹ پوٹ نہ کر سکتے اس لئے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہ صفر کو لکھ دیا اور خوب لوٹ پاٹ کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کی طرح اس کا ادب کیا (اور یہی نسئی تھی جس کو قرآن میں اللہ تعالیٰ مشرکوں کی عادت فرماتا ہے) کہتے تھے جب اونٹوں کی پیٹھیں اچھی ہو جائیں (یعنی جو سفر حج کے سبب سے لگ گئی ہیں اور زخمی ہو گئیں ہیں اور راستوں سے حاجیوں کے اونٹوں کے نشان قدم مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ تمام ہو جائے تب عمرہ جائز ہے عمرہ کرنے والے کو پھر جب رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ چوتھی ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے ان کو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بنا دیں (جیسے مذہب ابن قیم وغیرہ کا ہے کہ اوپر بدلائل گزر چکا) سو یہ لوگوں کو بڑی انوکھی بات لگی اور عرض کی یا رسول اللہ! ہم کیسے حلال ہوں! (یعنی پورے یا ادھورے کہ بعض چیز سے بچتے رہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ پورے حلال ہو) یعنی کسی چیز سے پرہیز کی ضرورت نہیں۔

۳۰۱۰:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِاَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَآءَ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً۔

۳۰۱۰: عبداللہ عباسؓ کے فرزند فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لبیک پکاری حج کی پھر جب چار تاریخیں گزریں ذی الحجہ کی اور آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی پھر جب نماز صبح سے فارغ ہوئے فرمایا جس کا جی چاہے اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالے۔

۳۰۱۱:عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرٌ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ وَاَمَّا اَبُوْ شِهَابٍ فَفِيْ رِوَايَتِهٖ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُهِلُّ بِالْحَجِّ

۳۰۱۱: چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

وَفِى حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ خَلَا الْجَهْضَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْهُ.

٣٠١٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ لِاَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَهُمْ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْ هَا عُمْرَةً۔

۳۰۱۲: عبداللہ، عباسؓ کے فرزند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی مکہ میں آئے لبیک پکارتے ہوئے حج کی سو آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ اس کو عمرہ کر ڈالو۔

٣٠١٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِذِیْ طُوًى وَّقَدِمَ لِاَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُّحَوِّلُوْا اِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْىُ۔

۳۰۱۳: عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی ذی طویٰ میں (وہ ایک وادی ہے مکہ کے قریب) اور مکہ میں صبح آئے آپ ﷺ جب تاریخ چوتھی گزر چکی ذی الحجہ کی اور اپنے یاروں کو حکم فرمایا کہ اپنے حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالیں۔ مگر جن کے پاس قربانی ہو۔

٣٠١٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْىُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِى الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۳۰۱۴: عبداللہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ جس سے ہم نے نفع لیا سو جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ اسی طرح حج کا احرام عمرہ کر کے کھول ڈالے اس لئے کہ عمرہ حج کے دنوں میں روا ہو گیا قیامت تک۔

تشریح: روا ہو گیا اس سے اہل جاہلیت کا قول جو حج کے دنوں میں عمرہ کو برا جانتے تھے۔

٣٠١٥: عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِىْ نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِىْ بِهَا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ فَاَتَانِىْ اٰتٍ فِىْ مَنَامِىْ فَقَالَ عُمْرَةٌ مُّتَقَبَّلَةٌ وَّحَجٌّ مَّبْرُوْرٌ قَالَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِىْ رَاَيْتُ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُنَّةُ اَبِى الْقَاسِمِ۔

۳۰۱۵: شعبہ نے ابوجمرہ ضبعی سے سنا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے تمتع کیا اور لوگوں نے مجھے منع کیا میں ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے پوچھا سو انہوں نے مجھے حکم دیا اور پھر میں بیت اللہ کے پاس جا کر سو رہا اور خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول ہے اور حج بھی مقبول ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خواب بیان کیا کہا سب بزرگی اللہ کو ہے سب بزرگی اللہ کو ہے یہ سنت ہے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (یعنی پھر کیوں نہ قبول ہو)

بَابُ: اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَتَقْلِيْدِهٖ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: قربانی کی کوہان چیرنے اور اس کے گلے میں ہار ڈالنے کا بیان

٣٠١٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

۳۰۱۶: ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی ذوالحلیفہ

قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِی الْحُلَیْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَةٍ فَاَشْعَرَهَا فِیْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَی الْبَیْدَآءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

میں اور اپنی اونٹنی کو منگایا (یعنی قربانی کی) اور اس کی کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا یعنی ایک زخم لگا دیا اور خون کو صاف کر دیا اور اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار لٹکا دیا (یہ تقلید ہوئی) پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب اونٹنی آپ ﷺ کو لے کر بیداء پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے لبیک پکاری (یعنی اگرچہ نماز کے بعد بھی لبیک کہہ چکے مگر یہاں بھی پکاری)۔

تشریح ۞ یہ کونچا دے دینا قربانی کے جانور کو اس لئے ہے کہ پہچانا جائے کہ یہ جانور قربانی کا ہے تاکہ کوئی اس کو ایذا نہ دے اور لوٹے نہیں اور یہ مستحب ہے انہی روایتوں کے رو سے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو جو بدعت کہا ہے یہ قول ان کا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے شاید ان کو یہ احادیث نہیں پہنچیں اور اسی کو اشعار کہتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے جو اس کو مثلہ کہا ہے وہ قول بھی لغو ہے اس لئے کہ یہ مثلہ نہیں بلکہ مانند فصد و حجامت کے ہے یا مانند ختان اور داغ کے اس اشعار کی جگہ تمام علمائے سلف وخلف کے نزدیک داہنی جانب ہے کوہاں نشتر کی اور امام مالکؒ نے کہا ہے کہ بائیں جانب ہے اور اس روایت میں ان کا رد ہے اور بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا مسنون ہے نزدیک شافعیہ کے اور نزدیک تمام علماء سلف وخلف کے سوا امام مالک علیہ الرحمۃ کے کہ وہ اس کے قائل نہیں ہیں اور شاید ان کو یہ احادیث صحیحہ نہیں پہنچیں حالانکہ احادیث صحیحہ اس باب میں بہت ہیں اور وہ حجت ہیں اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول حجت نہیں اور اس پر اتفاق ہے کہ بکری کو یا دنبہ کو اشعار ضرور نہیں اس لئے کہ ضعیف ہے اور گائے کے لئے مستحب ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اور اسی طرح ہار ڈالنا بھی اور دونوں چیزوں کو جمع کرنا جیسے اونٹ کیلئے ہوتا ہے ویسے ہی گائے کیلئے بھی ہے شافعیہ کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے میں ہار ڈالنا دو جوتیوں کا بھی مستحب ہے اور یہی مذہب ہے تمام علماء کا اور اگر دھاگہ چمڑا کچھ اور ڈال دیا تو بھی روا ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر اور یہ اونٹنی اس کے سوا تھی جسے اشعار کیا تھا اور سوار ہونا حج میں افضل ہے پیدل چلنے سے کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن مثنی نے ان سے معاذ نے ان سے ہشام ان کے باپ نے ان سے قتادہ نے اس سند سے یہی مضمون جو شعبہ کی روایت میں ہے مگر اس میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ذی الحلیفہ میں آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہیں کیا۔

٣٠١٧: عَنْ قَتَادَةَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شُعْبَةَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَتٰی ذَالْحُلَیْفَةِ وَلَمْ یَقُلْ صَلّٰی بِهَا الظُّهْرَ۔

٣٠١٧: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ آئے۔ اس میں ظہر کی نماز کا ذکر نہیں ہے۔

بَابُ: قَوْلِهٖ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَّاهٰذِهِ الْفُتْیَا الَّتِیْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْتَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ

باب: احلال کے بارہ میں ابن عباس کے فتوے کا بیان

٣٠١٨: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاحَسَّانَ الْاَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی الْجُهَیْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مَاهٰذِهِ الْفُتْیَا الَّتِیْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ اَنَّ مَنْ طَافَ

٣٠١٨: قتادہ نے کہا میں نے ابوحسان اعرج سے سنا ہے کہ ایک شخص نے بنی جہیم کے قبیلہ میں سے کہا کہ اے ابن عباسؓ! یہ کیا فتویٰ آپ دیتے ہیں جس میں لوگ مشغول ہو رہے ہیں یا جس میں لوگ گڑبڑ کر رہے ہیں کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنی حاجیوں میں سے) اور اس طواف سے طواف

بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَّغِمْتُمْ۔

قدوم مراد ہے) سو وہ حلال ہو گیا تو انہوں نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اگرچہ تمہاری ناک میں خاک بھر جائے (یعنی تمہارے خلاف ہو تو ہوا کرے)۔

۳۰۱۹: عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِهِ النَّاسُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ عُمْرَةً فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَّغِمْتُمْ۔

۳۰۱۹: قتادہ سے روایت ہے کہ ابو حسان نے کہا کہ کسی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ لوگوں میں بہت پھیل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہو گیا اور اس کو عمرہ کر ڈالے (یعنی اگرچہ احرام حج کا ہووے) تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سنت تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اگرچہ تمہارے ناک میں خاک بھرے۔

۳۰۲۰: عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَايَطُوْفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَّلَا غَيْرُ حَاجٍّ اِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ اَيْنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهٗ وَكَانَ يَاْخُذُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّحِلُّوْا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۳۰۲۰: عطاء نے کہا کہ ابن عباسؓ فتویٰ دیتے تھے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنی پہلے پہل مکہ کے آتے ہی) وہ حلال ہو گیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنی معتمر ہو) میں نے عطاء سے کہا کہ وہ یہ بات کہاں سے کہتے تھے؟ انہوں نے کہا اس آیت سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر جگہ اس قربانی کے پہنچنے کی بیت اللہ تک ہے تو میں نے کہا یہ تو عرفات سے آنے سے بعد ہے انہوں نے کہا کہ ابن عباسؓ کا قول یہ ہے کہ محل اس کا بیت اللہ ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اس کے اور وہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل مبارک سے نکالتے تھے آپ ﷺ نے خود حکم فرمایا کہ لوگ احرام کھول ڈالیں حجۃ الوداع میں۔

تشریح: نوویؒ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب بھی یہی ہے کہ حاجی بھی جب طواف کرے بیت اللہ کا تو اس کو عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنا چاہئے اور یہ مذہب حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب جمہور کے خلاف ہے، سلف ہوں خواہ خلف اس لئے کہ تمام علماء کا قول یہ ہے کہ حاجی بمجرد طواف حلال نہیں ہوتا بلکہ جب تک وقوف عرفات اور رمی جمار اور حلق اور طواف زیارت سے فارغ نہ ہو وہ محرم ہے اور تین چیزوں کے بجالانے سے دونوں طرح کا حل حاصل ہوتا ہے یعنی پورا کہ سب چیز حلال ہو جائے وہ تینوں یہ ہیں رمی جمرہ عقبہ اور حلق اور طواف اور اس طواف سے طواف زیارت مراد ہے جو وقوف عرفات کے بعد ہوتا ہے اور رمی جمرہ اور حلق اگر کر چکا ہے اور طواف زیارت نہیں کیا تو سب اس کو حلال ہوئی سوا عورت کے اور اس آیت میں ابن عباسؓ کے قول کی کچھ دلیل نہیں اس لئے کہ آیت کا مضمون صرف اتنا ہی ہے کہ قربانی کا محل بیت العتیق ہے یعنی وہاں ذبح کی جائے یعنی حرم میں اور اس میں احرام کھولنے نہ کھولنے کا مطلق ذکر نہیں اور استدلال ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کرنے سے حجۃ الوداع میں اپنے یاروں کو کہ احرام کھول ڈالیں سو یہ بھی ایسا ہے کہ ان کے مذہب پر اس کو دلالت نہیں اس لئے کہ آپ نے حج کے فسخ کا جو حکم دیا وہ اسی سال کیلئے تھا یہ خلاصہ تقریر ہے نوویؒ کی اور ابن قیمؒ کا مختار یہی ہے جو ابن عباسؓ کا مذہب ہے کہ ہر حاجی کو فسخ کی اجازت ہے مگر جو ہدی لایا ہو جیسا حدیث میں مذکور ہے اور یہ فرمانا نووی کا کہ اجازت فسخ کی خاص تھی حجۃ الوداع کے سال کیلئے تو صریح خلاف حدیث ہے بلکہ اوپر گزر چکا ہے کہ سراقہ بن مالکؓ نے پوچھا کہ حکم فسخ جو آپ ﷺ دیتے ہیں یہ اسی سال کیلئے ہے کہ ہمیشہ کیلئے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ ابدالآباد کیلئے ہے اور یہ روایت صحیح بخاری وغیرہ میں آچکی ہے غرض خاص کرنا فسخ اسی سال کے ساتھ جیسا نوویؒ نے لکھا ہے عجیب بات ہے پس حدیث کی رو سے مذہب ابن عباسؓ کا ہے کہ وہ بھی ساری امت کیلئے فسخ حج بعمرہ کو جائز جانتے ہیں اور ابوموسیٰ اشعریؓ فتویٰ دیتے تھے اس فسخ کا تمام مدت میں خلافت ابوبکرؓ کی اور کچھ ابتدا میں خلافت عمرؓ کے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اس سے مانع ہوئے پھر نہیں بدل سکتا حکم رسول معصومؐ کا منع سے عمرؓ کے اور زادالمعاد میں ہے کہ رجوع بھی حضرت عمرؓ کا اس منع سے ثابت ہوا ہے فمن شاء زيادة الاطلاع فليرجع اليه۔

بَابُ : جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهِ وَاَنَّهٗ لَايَجِبُ حَلْقُهٗ وَاَنَّهٗ يَسْتَحِبُّ كَوْنُ حَلْقِهٖ اَوْتَقْصِيرِهٖ عِنْدَ الْمَرْوَةِ

باب: معتمر اپنے بال کتر بھی سکتا ہے مونڈنا واجب نہیں

۳۰۲۱ :عَنْ طَاۤءُوْسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ اَعَلِمْتَ اَنِّيْ قَدْ قَصَّرْتُ مِنْ رَّاْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَالْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ قُلْتُ لَهٗ لَااَعْلَمُ هٰذِهٖ اِلَّاحُجَّةً عَلَيْكَ۔

۳۰۲۱: طاؤس نے کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ذکر کیا مجھ سے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تو تمہیں خبر دے چکا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے بال کترے ہیں مروہ کے نزدیک تیر کی پیکان سے سو میں نے ان کو جواب دیا کہ یہ تو تمہارے اوپر حجت ہے۔

۳۰۲۲ :عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَخْبَرَهٗ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ وَّهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ اَوْرَاَيْتُهٗ يُقَصِّرُ بِمِشْقَصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ۔

۳۰۲۲: حضرت طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو خبر دی کہ میں نے بال کترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مروہ کے اوپر تیر کی بھال سے یا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مروہ پر دیکھا کہ آپ بال کتروا رہے ہیں تیر کی بال سے مروہ پر۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال کتروانا بھی روا ہے حج وعمرہ میں اگرچہ منڈانا افضل ہے اور تمتع میں افضل یہ ہے کہ عمرہ کے بعد کتروائے اور حج کے بعد منڈائے کہ دونوں کا حق بخوبی ادا ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قصر، حلق مروہ کے پاس ہو عمرہ میں کہ وہ مروہ ہی جگہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کے جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق وقصر منیٰ میں کرے اور اگر حرم میں کہیں اور بھی ہو تو روا ہے اور یہ روایت معاویہؓ کی کہ انہوں نے حضرت ﷺ کے بال کترے یا کترتے دیکھا عمرہ جعرانہ میں ہے اس لیے کہ حجۃ الوداع میں تو آپ ﷺ قارن تھے اور ثابت ہوا ہے کہ حجۃ الوداع میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم نے منیٰ میں حلق کیا اور ابوطلحہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک بال تقسیم کئے اور حدیث معاویہؓ ایمان نہیں لائے تھے اس لیے کہ وہ آٹھویں سال ہجرت کے ایمان لائے تھے۔ یہی قول صحیح ہے اور جس نے اس روایت کو حجۃ الوداع میں سمجھا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی یہ ہوئی ان لوگوں سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج کو تمتع سمجھا حالانکہ آپ ﷺ قارن تھے جیسا روایات متعددہ میں اوپر مذکور ہوا کہ آپ ﷺ کے ساتھ ہدی تھی اس لیے آپ نے احرام نہیں کھولا مگر بعد وقوف عرفات کے اور بعد فراغ حج کے۔

بَابُ : جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ

باب: حج میں تمتع اور قران جائز ہے

۳۰۲۳:عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَرُحْنَا اِلٰى مِنٰى اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ۔

۳۰۲۳:ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے پھر جب مکہ میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالیں مگر وہ لوگ جن کے ساتھ قربانی ہے پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی ذوالحجہ کی اور سب منیٰ کو چلے تو پھر لبیک پکاری حج کی یعنی بیچ میں عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا تھا۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک پکار کر کہنا اور چیخنا مستحب ہے اور یہ حکم مردوں کو اور عورتیں اس آواز سے کہیں کہ آپ سنیں اور مردوں کو پکارنا سب علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

۳۰۲۴:عَنْ جَابِرٍ وَّعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا۔

۳۰۲۴:جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ کو آئے حج پکارتے ہوئے۔

۳۰۲۵:عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَمْ نَعُدْلَهُمَا ۔

۳۰۲۵:ابونضرہ نے کہا کہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا کہ ایک شخص نے آ کر کہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں متعوں میں اختلاف کر رہے ہیں (یعنی ایک متعہ نساء میں اور ایک متعہ حج میں) تو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم نے دونوں متعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کیے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں کو منع فرمایا تو ہم نے نہیں کیا۔

تشریح: منع فرمانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا متعہ حج کو اس راہ سے تھا کہ آپ کی غرض تھی کہ افضل یہ ہے کہ حج اور اور عمرہ کو الگ الگ سفر میں بجالاویں تو یہ منع اس نظر سے تھا کہ افضل کو کیوں ترک کرتے ہیں اگرچہ تمتع کو بھی جائز جانتے تھے اور متعہ نساء کا منع فرمانا اس نظر سے تھا کہ وہ قیامت تک حرام ہو چکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے مگر اس کی حرمت سے بعض صحابہ آگاہ نہ تھے اس لیے آپ ﷺ نے اس کی حرمت کو مشہور کر دیا ہے۔

بَابُ: اِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَدْيِهٖ

باب: نبی اکرم ﷺ کے احرام اور ہدی کے بارے میں

۳۰۲۶:عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ اَهْلَلْتَ قَالَ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۳۰۲۶:انسؓ نے کہا کہ حضرت علی یمن سے آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم نے کیا احرام باندھا؟ انہوں نے کہا میں نے یوں لبیک پکاری کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہو وہی میری لبیک ہے آپؐ نے فرمایا کہ میرے ساتھ اگر قربانی نہ ہوتی تو میں عمرہ کر کے احرام

لَوْلَا اَنَّ مَعِیَ الْهَدْیَ لَاَحْلَلْتُ ۔

کھول ڈالتا (یعنی اب تم بھی احرام نہ کھولنا جیسے میں نہ کھولوں گا۔

۳۰۲۷: وَحَدَّثَنِیْهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنِی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا سَلِیْمُ بْنُ حَیَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ رِوَایَةِ بَهْزٍ لَحَلَلْتُ۔

۳۰۲۷: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۰۲۸: عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ وَعَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ وَحُمَیْدٍ اَنَّهُمْ سَمِعُوْا اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِیْعًا لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا ۔

۳۰۲۸: یحییٰ وغیرہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنا کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی۔

۳۰۲۹: عَنْ اَنَسٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا وَقَالَ حُمَیْدٌ قَالَ اَنَسٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ۔

۳۰۲۹: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے ایک روایت میں ''لَبَّیْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا'' کے الفاظ ہیں اور دوسری روایت میں ''لَبَّیْكَ بِعُمْرَةٍ وَ حَجٍّ'' کے الفاظ ہیں۔

۳۰۳۰: عَنْ حَنْظَلَةَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَآءِ حَآجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیَثْنِیَنَّهُمَا ۔

۳۰۳۰: حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہیں انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں کہ البتہ بلاشک وشبہ عیسیٰ علیہ السلام فرزند مریم کے روحاء کی گھاٹی میں جو کہ مکہ مدینہ کے بیچ میں ہے لبیک پکاریں گے حج کی یا عمرہ کی یا قران کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے، ایک ہی ساتھ۔

تشریح ۞ یہ قیامت کے قریب ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ قران کا حکم قیامت تک رہے گا اور منسوخ نہیں ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور نازل ہوں گے اور معلوم ہوا کہ اسی شریعت پر عمل کریں گے اور وہ صاحب وحی ہیں نہ متمذہب بہ مذاہب اہل تقلید جیسا کہ مقلدوں کا وہم باطل ہے کہ اس میں لازم آتی ہے تفضیل غیر نبی کی نبی پر و ذالک باطل۔

۳۰۳۱: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ ۔

۳۰۳۱: وہی مضمون ہے۔

۳۰۳۲: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِیٍّ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمَا۔

۳۰۳۲: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

تشریح: کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حرملہ نے ان سے ابن وہب نے ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے ان سے حنظلہ بن علی اسلمی نے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اس پروردگار کی قسم ہے کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایت میں دونوں راویوں نے بیان کیا ہے۔

بَابُ : بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِهِنَّ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمروں اور ان کے اوقات کا بیان

۳۰۳۳:عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِيْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمْرَةٌ مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ اَوْزَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مِّنْ جِعِرَّانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِى الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةٌ مَّعَ حَجَّتِهِ۔

۳۰۳۳: قتادہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار عمرہ کیے اور سب ذی قعدہ میں مگر جو حج کے ساتھ ہوا کہ ایک عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ میں، دوسرا اس کے بعد کے سال میں ذی قعدہ میں، تیسرا عمرہ جو جعرانہ سے لائے جہاں حنین کی لوٹ کی تقسیم کی ذیقعدہ میں اور چوتھا وہ جو حج کے ساتھ ہوا۔

۳۰۳۴:عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًارَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَمْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَّاحِدَةً وَّ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَدَّابٍ ۔

۳۰۳۴: قتادہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے کتنے حج کیے؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک حج کیا اور چار عمرہ کیے باقی مضمون وہی ہے جو اوپر کی روایت میں گزرا۔

۳۰۳۵:عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَاَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَّاحِدَةً حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ اَبُوْاِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ اُخْرٰى ۔

۳۰۳۵: ابواسحٰق نے کہا کہ میں نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کتنے جہادوں میں رہے؟ انہوں نے کہا سترہ میں اور انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں اور ابواسحاق نے کہا دوسرا حج جب کیا کہ مکہ میں تھے یعنی قبل ہجرت کے۔

۳۰۳۶:عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ اِلٰى حُجْرَةِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ

۳۰۳۶: عطاء نے کہا خبر دی مجھے عروہ نے کہا میں اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسواک کر رہی تھیں اور ہم ان کے مسواک کی آواز سن رہے تھے۔ سو میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن یہ کنیت ہے

قَالَ فَقُلْتُ يَااَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَیْ اُمَّتَاهُ اَلَاتَسْمَعِيْنَ مَايَقُوْلُ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْتَمَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَ يَغْفِرُاللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَعَمْرِيْ مَااعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ وَّمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ اِلَّا وَاِنَّهٗ لَمَعَهٗ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَاقَالَ لَاوَلَا نَعَمْ سَكَتَ ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ اے میری ماں آپ سنتی ہیں کہ ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ عمرہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رجب میں تو جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ بخشے ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قسم ہے میری جان کی کہ حضرت نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ کیا تو ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات سنی اور نہ ہاں کہا نہ نہ اور چپ ہو رہے۔

٣٠٣٧: عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَاوَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نُّكَذِّبَهٗ وَنَرُدَّعَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ اَلَاتَسْمَعِيْنَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ وَمَايَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰهُنَّ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَاعَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَااعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّاوَهُوَ مَعَهٗ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ ۔

٣٠٣٧: مجاہد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں اور عروہ دونوں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گئے اور عبداللہ بن عمرؓ حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے پاس بیٹھے تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے، سو میں نے عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ یہ نماز کیسی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بدعت ہے یعنی مسجد میں ادا کرنا اس کا اور اہتمام کرنا مثل صلوٰۃ مفروضہ کے بدعت ہے پھر ان سے کہا عروہ نے اے ابوعبدالرحمٰن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے عمرے کیے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ چار کہ ایک ان میں سے رجب میں ہے سو ہم کو برا معلوم ہوا کہ ہم ان کو جھٹلا دیں یا ان کو رد کر دیں اور مسواک کرنے کی آواز سنی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہ وہ حجرے میں تھیں سو عروہ نے کہا کہ آپ سنتی ہیں اے مومنوں کی ماں جو ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے پوچھا کہ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار عمرے کیے ہیں ایک رجب میں تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے ابوعبدالرحمٰن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جو یہ ان کے ساتھ نہ ہوں اور رجب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی عمرہ نہیں کیا۔

تشریح: حاصل ان سب روایتوں کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک ذی قعدہ میں سال حدیبیہ میں چھٹے سال میں ہجرت کے اور اس عمرے سے کافروں نے روکا اور سب نے احرام کھول ڈالا بغیر اس کے کہ طواف وسعی فرمادیں اور یہ بھی عمروں میں شمار کیا گیا اور دوسرا ماہ مذکور

میں سن سات ہجری میں اور عمرہ پہلے عمرہ کی قضاء تھا اور تیسرا ماہ مذکور میں سن آٹھ ہجری میں اور اسی سال مکہ فتح ہوا تھا اور چوتھا جو حجۃ الوداع کے ساتھ ہوا اور احرام اس کا ماہ ذی قعدہ میں ہوا اور اعمال اس کے ذی حجہ میں ہوئے اور ماہ رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا علماء نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمر بھول گئے یا شک ہو گیا اسی لیے جب جناب عائشہ صدیقہؓ نے ان کی بات رد فرمائی تو وہ چپ ہو رہے اور آپ نے یہ سب عمرے ذی قعدہ میں اس لیے کئے کہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے کہ وہ ایام حج میں عمرہ کو برا جانتے تھے چنانچہ اوپر گزر چکا ہے اور بعد ہجرت کے تو آپ ﷺ نے ایک ہی حج کیا اور قبل ہجرت کے مسلم میں ایک حج ہی مروی ہے اور کتب میں دو بھی آئے ہیں اور زید بن ارقم کی روایت میں یہاں انیس ہی جہاد مذکور ہیں اور اصل یہ ہے کہ جہاد آپ کے پچیس ہیں اور بعضوں نے ستائیس بھی کہے ہیں اور اس کے سوا اور بھی اقوال ہیں کہ وہ کتب مغازی میں مشہور ہیں اور یہ جو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا لعمری یعنی قسم ہے میری جان کی یہ عرب کی بول چال ہے اور بعضوں نے اس سے لعمری کہنے کو جائز کہا ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک یہ مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں تعظیم ہے غیر اللہ کی اور مشابہت ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے غیر کی اور بدعت فرمانا صلوٰۃ ضحیٰ کو اس نظر سے تھا کہ اس کے لیے اجتماع کرنا اور مساجد میں مثل نماز فرض کے باہتمام تمام ادا کرنا بدعت ہے اگرچہ اصل اس کی سنت سے ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جس کی اصل بھی ثابت ہو وہ بھی ہیئت شرعی کے بدل دینے سے بدعت ہو جاتی ہے غرض سنت میں فرض کا سا اہتمام اور مستحب میں واجب کا سا انتظام اور مکروہات سے حرام کا پرہیز اور حلال سے مکروہات کا سا احتراز یہ سب اشیاء کو بدعات میں داخل کر دیتا ہے۔

بَابُ: فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِيْ رَمَضَانَ

باب: رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت

۳۰۳۸: عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّيَ مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَّنَا اِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ اَبُوْ وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلٰى نَاضِحٍ وَّتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

۳۰۳۸: عطاء نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی ایک بی بی سے فرمایا اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا نام بھی لیا مگر میں بھول گیا کہ کیوں تم ہمارے ساتھ حج کو نہیں چلتیں؟ تو انہوں نے عرض کی کہ ہمارے پاس پانی لانے کے لیے دو ہی اونٹ تھے سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیے چھوڑ گیا کہ اس پر ہم پانی لاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آئے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اس کا بھی ثواب حج کے برابر ہے۔

تشریح: یعنی ثواب اگرچہ اس کا حج کے برابر ہے مگر یہ نہیں کہ حج فرض اس کے ذمہ سے اتر جائے اور اس عورت پر حج فرض نہ تھا کہ اس کے پاس سواری نہ تھی۔

۳۰۳۹: عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا اُمُّ سِنَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَامَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِيْ حَجَجْتِ مَعَنَا

۳۰۳۹: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں ہے کہ اس عورت نے کہا کہ ہمارے شوہر کے دو ۲ اونٹ تھے، ایک پر وہ اور ان کا لڑکا حج کو گیا ہے اور دوسرے پر ہمارا چھوکرا پانی لاتا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان میں حج کے برابر ہے یا فرمایا ہمارے ساتھ حج کرنے

قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِاَبِيْ فُلَانٍ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهٗ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَكَانَ الْاٰخَرُ يَسْقِيْ عَلَيْهِ غُلَامُنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْحَجَّةً مَّعِيَ ـ

کے برابر ہے اور یہ بھی ہے کہ ان صحابیہ کا نام ام سنان رضی اللہ عنہا تھا۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوْجِ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى

باب: مکہ میں دخول بلند راستے سے اور خروج نشیب سے مستحب ہے

۳۰۴۰:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَاِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى ـ

۳۰۴۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے تو شجرہ کی راہ سے نکلتے اور معرس کی راہ سے داخل ہوتے (معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر) اور جب مکہ میں داخل ہوتے تو اونچے ٹیلے سے اور جب نکلتے تو نیچے کے ٹیلے سے۔

تشریح: اور یہی مستحب ہے مکہ جانے والوں کو اور راہ بدل دینا مستحب ہے شہر سے نکلنے والے کو۔

۳۰۴۱:عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ ـ

۳۰۴۱: عبیداللہ سے اسی سند سے یہی مضمون مروی ہوا اور ایک روایت میں زہیر کی یہ ہے کہ داخل ہوئے آپ ﷺ مکہ میں اوپر کے ٹیلے سے جو بطحاء میں ہے (اور وہ ایک مقام کا نام ہے محصب کے بازو میں اور یہ وہ ٹیلہ ہے کہ اس سے مقابر مکہ میں اتر جاتے ہیں)

۳۰۴۲:عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا ـ

۳۰۴۲: عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ میں آئے تو داخل ہوئے اوپر کی طرف سے اور نکلے تو نیچے کی طرف سے۔

۳۰۴۳:عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءٍ مِنْ اَعْلٰى مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ اَبِيْ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَ كَانَ اَبِيْ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَآءٍ ـ

۳۰۴۳: عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا کداء کی طرف سے داخل ہوئے جو مکہ کی بلندی کی طرف ہے (کداء ہمزہ کے ساتھ اور مد سے ایک ٹیلہ ہے مکہ کی بلندی کی طرف اور کدا بغیر مد کے ایک ٹیلہ ہے مکہ کے نیچے کی طرف) ہشام نے کہا کہ میرے والدین دونوں کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کداء کی طرف سے داخل ہوتے تھے۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ الْمَبِيْتِ بِذِيْ طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِهَا وَدُخُوْلِهَا نَهَارًا

۳۰٤٤:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيْدٍ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيٰى اَوْ قَالَ حَتّٰى اَصْبَحَ ۔

۳۰٤٥:عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ لَايَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّابَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْ خُلَ مَكَّةَ نَهَارًا وَّ يَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ ۔

۳۰٤٦:عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِيْ طُوًى وَيَبِيْتُ بِهٖ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ ۔

۳۰٤٧:عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِيْ بُنِيَ ثُمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِطَرَفِ الْاَكَمَةِ وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْاَكَمَةِ السَّوْدَآءِ يَدَعُ مِنَ الْاَكَمَةِ عَشْرَةَ اَذْرُعٍ اَوْنَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّيْ مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ

باب: ذی طویٰ میں رات کو رہنا اور نہا کر دن کو مکہ میں جانا مستحب ہے

۳۰۴۴: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب کو ذی طویٰ میں رہے، (ذی طویٰ ایک مقام مشہور ہے مکہ کے قریب) صبح کے وقت تک پھر مکہ میں داخل ہوئے اور عبداللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ ذی طویٰ میں آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی۔

۳۰۴۵: نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ میں نہ جاتے جب تک ذی طویٰ میں رات کو نہ رہتے پھر جب وہاں صبح ہو جاتی نہاتے پھر داخل ہوتے دن کو اور ذکر کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

۳۰۴۶: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اترتے تھے ذی طویٰ میں اور شب کو وہاں رہتے یہاں تک کہ صبح کو نماز پڑھتے جب مکہ کو آتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی جگہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلہ اس مسجد میں نہیں ہے جو وہاں بنی ہے مگر اس سے نیچے ہے ایک موٹے ٹیلے پر۔

۳۰۴۷: نافع کو عبداللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ کیا طرف دونوں ٹیلوں کے اس پہاڑ کے جو پہاڑ ان کے اور کعبہ کے بیچ میں تھا اور اس مسجد کو جو وہاں بنی ہے بائیں طرف کر دیتے ہیں، اس مسجد کے جو کنارے پر ہے ٹیلہ کے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی جگہ اس کالے ٹیلے سے نیچے ہے، اس کالے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا اس سے کچھ کم وبیش پھر نماز پڑھتے تھے منہ کئے ہوئے دونوں ٹیلوں کی طرف اس لمبے پہاڑ کے جو تیرے اور کعبہ کے بیچ میں ہے اللہ رحمت اور سلام بھیجے ان

الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ پر۔

تشریح ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ مکہ میں داخل ہونے کے وقت نہانا مستحب ہے اور رات کو ذی طویٰ میں رہنا جس کی راہ میں پڑے، ورنہ اس کے بعد کا اندازہ کر لے اور شافعیہ کے نزدیک یہ غسل سنت ہے اور اگر غسل نہ ہو سکے تو تیمم کرے اور شب کو ذی طویٰ میں رہنا بھی مستحب ہے اور مکہ کو دن میں داخل ہونا بھی مستحب ہے اور بعض نے کہا رات دن دونوں برابر ہیں اور بعض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے عمرہ میں رات کو داخل ہوئے اور بعض نے کہا وہ بیان جواز کیلئے تھا افضل وہی دن کو جانا ہے۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ فِي الْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْاَوَّلِ فِي الْحَجِّ

باب: طواف عمرہ اور حج کے طواف اول میں رمل مستحب ہے

۳۰۴۸:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافِ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا وَّكَانَ يَسْعٰى بَبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ۔

۳۰۴۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلا طواف کرتے بیت اللہ کا تو تین بار جلدی جلدی چلتے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کے اور چار بار عادت کے موافق چلتے اور بہیا کے آنے کی جگہ میں دوڑتے جب سعی کرتے صفا اور مروہ میں اور ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے۔

۳۰۴۹:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَايَقْدَمُ فَاِنَّهُ يَسْعٰى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِىْ اَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّىْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ۔

۳۰۴۹: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حج میں یا عمرہ میں پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے اور چار بار چلتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر سعی کرتے صفا اور مروہ کی۔

۳۰۵۰:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَايَطُوْفُ حِيْنَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ ۔

۳۰۵۰: عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود کو چھوتے اور پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے سات پھیروں سے۔

۳۰۵۱:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا۔

۳۰۵۱: ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے پہلے تین چکروں میں رمل فرمایا اور چار چکروں میں عام چال چلے۔

۳۰۵۲:عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ اَنَّ

۳۰۵۲: نافع نے کہا کہ ابن عمرؓ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ ۔

٣٠٥٣: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ۔

۳۰۵۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجر اسود سے رمل کرتے دیکھا یہاں تک کہ اس تک تین چکر پورے ہو گئے۔

٣٠٥٤ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ۔

۳۰۵۴: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا۔

٣٠٥٥:عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرَاَيْتَ هٰذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشْىَ اَرْبَعَةِ اَطْوَافٍ اَسُنَّةٌ هُوَ فَاِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ سُنَّةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوْا وَ كَذَبُوْا قَالَ قُلْتُ مَاقَوْلُكَ صَدَقُوْا وَ كَذَبُوْا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا وَّ اَصْحَابَهٗ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَلِ اَوْ كَانُوْا يَحْسُدُوْنَهٗ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْمُلُوْا ثَلَاثًا وَّيَمْشُوْا اَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِىْ عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ رَاكِبًا اَسُنَّةٌ هُوَ فَاِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قَالَ قُلْتُ وَمَا قَوْلُكَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مُحَمَّدٌ هٰذَا مُحَمَّدٌ حَتّٰى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوْتِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشْىُ وَالسَّعْىُ اَفْضَلُ ۔

۳۰۵۵: ابوالطفیلؒ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ مجھے خبر دو بیت اللہ کے طواف کی اور اس میں تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا سنت ہے اس لئے کہ تمہارے لوگ کہتے ہیں کہ وہ سنت ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ جھوٹے بھی ہیں سچے بھی۔ میں نے کہا اس کا کیا مطلب، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ محمد ﷺ اور ان کے یار بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کر سکتے ضعف اور لاغری کے سبب سے اور آپ ﷺ سے حسد رکھتے تھے تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تین بار رمل کریں اور چار بار عادت کے موافق چلیں (غرض یہ ہے کہ انہوں نے اس فعل کو جو سنت مؤکدہ مقصودہ سمجھا یہ ان کا جھوٹ تھا باقی بات سچ تھی؛ پھر میں نے کہا ہم کو خبر دیجئے صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کرنے کے سوار ہو کر کہ وہ سنت ہے کہ آپ کے لوگ اسے سنت کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا وہ سچے بھی ہیں جھوٹے بھی میں نے کہا اس کا کیا مطلب انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ میں تشریف لائے تو لوگوں کی بھیڑ بھاڑ ایسی ہوئی کہ کنواری عورتیں تک باہر نکل آئیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ﷺ ہیں یہ محمد ﷺ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ ﷺ کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے (یعنی ہٹو، بچو، بغل ہو چلو جیسے امرائے دنیا کے واسطے ہوتی ہے آپ ﷺ کے لئے نہ ہوتی تھی) پھر جب لوگوں کی بڑی بھیڑ ہوئی تو آپ ﷺ سوار ہو گئے اور پیدل سعی کرنا افضل ہے (یعنی اتنا جھوٹ ہوا کہ جو چیز بضرورت ہوتی تھی اس کو بلا ضرورت سنت کہا باقی سچ ہے کہ آپ ﷺ نے سعی سوار ہو کر کی ہے)

تشریح ۞ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے ان سے یزید نے ان سے جریری نے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند مگر اس میں یوں ہے کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ مکہ کے لوگ حاسد تھے اور یہ نہیں کہا کہ وہ آپؐ سے حسد رکھتے تھے۔

٣٠٥٦: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِیُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَكَانَ اَهْلُ مَكَّةَ قَوْمَ حَسَدٍ وَلَمْ يَقُلْ يَحْسُدُوْنَهٗ۔

۳۰۵۶: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اتنا فرق ہے کہ انہوں نے کہا اہل مکہ حاسد قوم تھی یہ نہیں کہ وہ آپ سے حسد کرتے تھے۔

٣٠٥٧: وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ اَبِیْ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِیَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا۔

۳۰۵۷: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

٣٠٥٨: عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اُرَانِیْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصِفْهُ لِیْ قَالَ قُلْتُ رَاَيْتُهٗ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلٰی نَاقَةٍ وَّقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُدَعُّوْنَ عَنْهُ وَلَا يُكْهَرُوْنَ۔

۳۰۵۸: ابوالطفیل نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کرو ابوالطفیل نے کہا میں نے مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا اور لوگوں کا ان پر ہجوم تھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ہاں وہی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لئے کہ صحابہؓ کی عادت تھی کہ لوگوں کو آپ ﷺ کے پاس سے ہانکتے نہ تھے اور نہ ہٹاتے تھے۔

بَابُ: اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِی الطَّوَافِ دُوْنَ الرُّكْنَيْنِ الْاٰخَرَيْنِ

باب: طواف میں دو یمانی رکنوں کے استلام کے مستحب ہونے کا بیان

٣٠٥٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰی يَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهٗ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمّٰی وَلَقُوْا مِنْهَا شِدَّةً فَجَلَسُوْا مِمَّا يَلِی الْحَجَرَ وَاَمَرَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْمُلُوْا ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ

۳۰۵۹: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب مکہ میں آئے اور ان کو ضعیف کر دیا تھا مدینہ کے بخار نے اور مشرکوں نے کہہ رکھا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں گے کہ ان کو بخار نے ضعیف و ناتواں کر رکھا ہے اور بڑی ناتوانی ان کو ہوگئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ تین شوط میں رمل کریں اور مابین حجر اسود کے اور رکن یمانی

وَيَمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكُوْنَ جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّ الْحُمّٰى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هٰؤُلَاءِ اَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ۔

کے عادت کے موافق چلیں کہ مشرکوں کو ان کی قوت و طاقت معلوم ہو سو مشرکوں نے کہا کہ تم نے تو کہا تھا کہ ان کو بخار نے ناتواں کر دیا ہے یہ تو ایسے ایسے طاقت ور ہیں کہ کیا کہنا ابن عباسؓ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوان کو ساتوں پھیروں میں رمل کا حکم نہیں دیا تو اس لئے کہ تھک جائیں گے۔

تشریح ❀ ان حدیثوں سے رمل کا مستحب ہونا معلوم ہو گیا اور معنی رمل کے یہی ہیں کہ جلدی جلدی چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا اور کودنا ضرور نہیں کہ اس میں شجاعت اور جلادت اور قوت معلوم ہو اور یہ عمرہ کے طواف میں اور حج کے بھی ایک طواف میں مسنون ہے اور صحیح قول شافعیؒ کا یہ ہے کہ رمل حج کے اس طواف میں ہونا چاہئے جس کے بعد سعی ہو اور اس پر اتفاق ہے کہ رمل عورتوں کو مسنون نہیں جیسے صفا اور مروہ میں ان کو دوڑنا ضرور نہیں، صرف عادت کے مطابق چلنا کافی ہے اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چھوٹ گئی اور کچھ جرمانہ اس پر نہیں اور بعض اصحاب مالک کے نزدیک اس پر ایک قربانی ہے اور بعض کے نزدیک نہیں اور بھیا کی جگہ میں دوڑ کر چلنا ضرور ہے وہاں دو سبز کھمبے لگا دیئے ہیں ان کے بیچ میں دوڑ کر چلے اور جب تین پھیرے طواف کے پورے ہو جائیں تو چار باقی چکروں میں عادت کے موافق چلے اور یہ جو اخیر کی روایت ابن عباسؓ کی ہے جس میں مذکور ہے کہ مابین حجر اسود اور رکن یمانی کے عادت کے موافق چلیں یہ ساتویں سال عمرہ قضاء کا حکم ہے اور حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے پورے تین شوط میں رمل کیا، پس اب یہ روایت حجۃ الوداع کی ناسخ ہے اور وہ منسوخ غرض پورے تین شوط میں رمل ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مذہب ہے کہ رمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ضرورت کے سبب سے تھا کہ کفار پر ناتوانی مسلمانوں کی ظاہر نہ ہو۔ اب بعد رفع ضرورت کے سنت نہ رہا مگر جمہور صحابہؓ و تابعین کے نزدیک ہمیشہ سنت ہے تین شوط میں اور ہر پھیرے کو طواف کے شوط کہتے ہیں اور عبداللہ بن زبیرؓ کا مذہب ہے کہ ساتوں شوط میں رمل سنت ہے اور حسن بصری اور ثوری اور عبدالملک بن ماجشون کے نزدیک اگر رمل ترک کر دے تو قربانی دے اور امام مالک کا بھی پہلے یہی قول تھا پھر اس سے رجوع کیا۔ (کل ہذا من النوویؒ)

۳۰۶۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ۔

۳۰۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں اس لئے رمل کیا کہ مشرک لوگ آپ ﷺ کی قوت دیکھیں (یعنی اب ضرور نہیں، نہ مسنون ہے اور یہ انہی کا مذہب ہے)۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَافِ

باب: طواف میں دونوں رکن یمانی کا چھونا مستحب ہے

۳۰۶۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

۳۰۶۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے انہی دونوں یمن کی طرف کے کونوں کو بوسہ دیتے دیکھا۔

تشریح ۞ کعبہ مربع یعنی چار کونوں کا اور مستطیل یعنی لمبا مکان ہے اور دو کونے اس کے یمن کی طرف منسوب ہیں ان کو رکنین یمانین کہتے ہیں اور دو کونے شام کی طرف منسوب ہیں ان کو شامیین کہتے ہیں اور رکن شامی کی طرف حطیم واقع ہے ان دونوں شامی کونوں کو نہ بوسہ لیتے ہیں نہ چھوتے ہیں بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہیں۔ کہ حطیم کی جگہ بھی طواف میں داخل ہو جائے اس لئے کہ یہ جگہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بنائے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے بخلاف دونوں کونوں یمانی کے کہ ان کو بوسہ دیتے ہیں، ایک کونے میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے کو رکن یمانی کہتے ہیں کہ یہ دونوں کونے بنائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے موافق ہیں۔ بخلاف شامیوں کے چنانچہ کیفیت اس نقشہ کی مندرجہ بالا نقشہ سے ذہن نشین ہو سکتی ہے۔

ان دونوں کونوں کو رکن شامی کہتے ہیں

رکن یمانی

حجر اسود

ان دونوں کونوں کو رکن یمانی کہتے ہیں اور طواف میں ایک کو بوسہ دیا جاتا ہے ایک کو چھوا جاتا ہے

۳۰۶۲: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ مِنْ نَّحْوِ دُوْرِ الْجُمَحِيِّيْنَ۔

۳۰۶۲: سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ کے چاروں کونوں میں سے رکن اسود (وہی جسے ہم اوپر رکن یمانی لکھ چکے ہیں) اور اس کے پاس والے کونے کو جو بنی جمح کے مکانوں کی طرف ہے، استلام کرتے تھے۔

تشریح ۞ استلام کے معنی چھونا اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا دونوں چاہئے اور رکن یمانی کو فقط چھونا ہی کافی ہے اور باقی دونوں کونوں کو نہ چھونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بنائے ابراہیم پر نہیں واقع ہیں۔ یہی مذہب ہے جمہور کا اور بعض سلف نے ان کا چھونا بھی مستحب کہا ہے۔ چنانچہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور ابن زبیرؓ اور جابر بن عبداللہؓ اور انس بن مالکؓ اور عروہ بن زبیرؓ اور ابوالشعثاء کا یہی مذہب ہے کہ چاروں رکنوں کو چھوئے اور قاضی ابوالطیب نے کہا ہے کہ امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کونوں کو نہ چھوئے اور کہا ہے کہ اس میں صحابہؓ میں پہلے اختلاف تھا پھر سب کا اجماع ہو گیا کہ دو ہی کونوں کو چھوئے۔ (نوویؒ)

۳۰۶۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ۔

۳۰۶۳: عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے تھے۔

۳۰۶۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ اِسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فِيْ شِدَّةٍ وَّ لَا رَخَآءٍ۔

۳۰۶۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا حجر اسود اور رکن یمانی کو استلام کرتے ہوئے جب سے میں نے نہیں چھوڑا نہ سختی میں، نہ آرام میں (یعنی کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں استلام نہیں چھوڑتا)۔

۳۰۶۵: عَنْ نَّافِعٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

۳۰۶۵: نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ جب سے میں نے

بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ قَالَ مَاتَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ ـ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے ایسا کرتے ہوئے جب سے میں نے اسے نہیں چھوڑا۔

٣٠٦٦: عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيِّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ فَلَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ ـ

٣٠٦٦: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دیتے نہیں دیکھا سوا ان دو رکن یمانی کے۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ

باب: طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے

٣٠٦٧: عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ اَمَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَّلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُوْنُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ عَمْرٌو وَّحَدَّثَنِيْ بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَسْلَمَ ـ

٣٠٦٧: سالم کے باپ نے روایت کی ہے کہ بوسہ دیا عمر بن خطابؓ نے حجر اسود کو اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم آگاہ ہو کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو کبھی بوسہ نہ دیتا۔ ہارون نے اپنی روایت میں یہ کہا کہ اسی کی مثل مجھ سے روایت کی زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم سے۔

٣٠٦٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ اِنِّيْ لَاُقَبِّلُكَ وَاِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَّلٰكِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ۔

٣٠٦٨: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور کہا کہ میں تجھے چوم رہا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو تجھے چومتے دیکھا ہے۔

٣٠٦٩: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَاَيْتُ الْاَصْلَعَ يَعْنِيْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَ يَقُوْلُ وَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاُ قَبِّلُكَ وَاِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَّ اَنَّكَ لَاتَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْ لَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَاَبِيْ كَامِلٍ رَاَيْتُ الْاُصَيْلِعَ ـ

٣٠٦٩: عبداللہ بن سرجس نے کہا کہ میں نے اصلع کو (یعنی) جس کے سر پر بال نہ ہوں) دیکھا مراد اس سے حضرت عمرؓ ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور ہو جائے اور وہ اس سے برا نہ مانے تو اس سے یاد کرنا درست ہے اگرچہ دوسرا شخص برا مانے) اور فرماتے تھے حجر کو بوسہ لیتے ہوئے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں تجھ کو بوسہ لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے (اس قول سے بت پرستوں اور گور پرستوں اور چلہ پرستوں کی نانی مرگئی جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مراد دیں گے اس لئے کہ جب حجر اسود جو یمین اللہ ہے اس کا بوسہ بھی اتباع جناب رسول کریم ﷺ کے سبب سے ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رساں یا نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزیں جن کا بوسہ کہیں

ثابت نہیں، بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا اور آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

۳۰۷۰:عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُوْلُ اِنِّیْ لَاُقَبِّلُكَ وَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْ لَا اَنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ۔

۳۰۷۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی اسی طرح مذکورہ ہے۔

۳۰۷۱:عَنْ سُوَيْدِبْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَ الْتَزَمَهٗ وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا۔

۳۰۷۱: سوید نے کہا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ انہوں نے بوسہ لیا حجر اسود کا اور لپٹ گئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ وہ بہت تجھے چاہتے تھے۔

۳۰۷۲:عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَاالْاِسْنَادِ قَالَ وَلٰكِنِّیْ رَاَيْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفِيًّا وَّ لَمْ يَقُلْ وَالْتَزَمَهٗ۔

۳۰۷۲: سفیانؒ سے وہی روایت مروی ہے مگر اس میں لپٹنے کا ذکر نہیں۔

تشریح ان روایتوں سے معلوم ہوا حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے۔

بَابُ : جَوَازِ الطَّوَافِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّغَيْرِهٖ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَّنَحْوِهٖ لِلرَّاكِبِ

باب: سواری پر طواف کرنا جائز ہے اور حجر اسود کو چھڑی سے چھو سکتا ہے

۳۰۷۳:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَّسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

۳۰۷۳: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھو لیتے تھے۔

تشریح مِحجن اس چھڑی کو کہتے ہیں کہ اس کا ایک سرا موڑا ہوا ہوتا ہے کہ سوار اونٹ کا اس سے گری پڑی چیز زمین سے اٹھا لیتا ہے اور دوسرے سرے سے اونٹ کو ہانکتا ہے اور ہجوم کے وقت اگر رکن کو نہ چھو سکے تو چھڑی وغیرہ سے چھو لے اور اس کو بوسہ دے لے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کہنا درست ہے اور جو لوگ اس کو منع کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

۳۰۷۴:عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهٖ لِاَنْ يَّرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْاَلُوْهُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ۔

۳۰۷۴: جابرؓ نے کہا کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت اللہ کا حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر اور حجر کو اپنی چھڑی سے چھوتے تھے تاکہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھیں اور آپ ﷺ اونچے ہو جائیں اور آپ ﷺ سے مسائل پوچھیں اس لئے کہ لوگوں نے آپ ﷺ کو بہت گھیرا تھا۔

۳۰۷۵:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ طَافَ النَّبِیُّ

۳۰۷۵: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن خشرم کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْاَلُوْهُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَّيَسْاَلُوْهُ فَقَطْ ـ

روایت میں وَيَسْاَلُوْهُ نہیں ہے۔

٣٠٧٦:عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يُّضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ ـ

۳۰۷۶: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ طواف کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر اور رکن کو چھوتے جاتے اور اس لئے سوار ہوئے کہ لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹانا نہ پڑے۔

٣٠٧٧:عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَّعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ ـ

۳۰۷۷: ابوالطفیل سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ طواف کرتے تھے اور رکن کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور چھڑی کو چوم لیتے۔

٣٠٧٨:عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُّصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَ هُوَ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ ـ

۳۰۷۸: ام سلمہ نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میں بیمار ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو۔ سو انہوں نے کہا کہ میں طواف کرتی تھی اور آپ ﷺ سورہ والطور پڑھ رہے تھے نماز میں بیت اللہ کے بازو پر۔

تشریح: آپ ﷺ نے ان کو لوگوں کے پیچھے طواف کا حکم اس لئے فرمایا کہ ایک عورت کو مردوں سے دور رہنا لازم ہے دوسرے یہ کہ لوگوں کو ان کے جانور سے ایذا نہ پہنچے۔ ان سب روایتوں سے ثابت ہوا کہ سوار ہو کر طواف درست ہے علی الخصوص بیمار کو۔ اسی لئے بخاری نے باب ایسا ہی باندھا ہے کہ بیمار کو طواف درست ہے سواری پر۔

بَابُ : بَيَانِ اَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحَجُّ اِلَّا بِهٖ

باب: صفا مروہ کی سعی حج کا رکن ہے

٣٠٧٩:عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ قُلْتُ لَهَا اِنِّيْ لَاَظُنُّ رَجُلًا لَّوْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَاضَرَّهٗ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ : ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾

۳۰۷۹: عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا کیوں میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ پاک کی قدرت کی نشانیوں سے ہیں سو کچھ گناہ نہیں ان میں طواف کرنے

[البقرة : ١٥٨] اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَتْ مَااَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ امْرِئٍ وَّلَا عُمْرَتَهٗ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَهَلْ تَدْرِيْ فِيْمَا كَانَ ذَاكَ اِنَّمَا كَانَ ذَاكَ اَنَّ الْاَنْصَارَ كَانُوْا يُهِلُّوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلٰى شَطِّ الْبَحْرِ يُقَالُ لَهُمَا اِسَافٌ وَّنَائِلَةٌ ثُمَّ يَجِيْئُوْنَ فَيَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَاوَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ يَحْلِقُوْنَ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ كَرِهُوْا اَنْ يَّطُوْفُوْا بَيْنَهُمَا لِلَّذِيْ كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِهَا قَالَتْ فَطَافُوْا۔

سے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ بات نہیں بلکہ یوں ہے کہ حج پورا نہیں ہوتا کسی کا اور نہ عمرہ جب تک طواف نہ کرلے صفا اور مروہ کا (یعنی سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہوتا جیسا تم نے جانا ہے تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا کہ کچھ گناہ نہیں ان میں طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کیونکر اور کس حال میں اتری ہے کیفیت اس کی یہ ہے کہ دریا کے کنارے پر ایام جاہلیت میں دو بت تھے ایک کا نام اساف دوسرے کا نائلہ تھا اور لوگ ان کے پاس جاتے تھے اور پھر آ کر سعی کرتے تھے صفا اور مروہ پر اور پھر سر منڈاتے تھے پھر جب اسلام آیا تو مسلمانوں نے ان میں سعی کرنے کو برا جانا (یعنی مشرکوں کی چال سمجھی) تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری اسی لئے یوں فرمایا کہ صفا اور مروہ شعائر اللہ سے ہیں اور ان میں طواف کرنا گناہ نہیں پھر لوگ سعی کرنے لگے (غرض یہ کہ اب سعی واجب ہے اور ترک اس کا روا نہیں)

٣٠٨٠. عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَآ اَرٰى عَلَيَّ جُنَاحًا اَنْ لَّا اَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّ الصَّفَاوَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَآ اُنْزِلَ هٰذَا فِيْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانُوْا اِذَا اَهَلُّوْا اَهَلُّوْا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ اَنْ يَّطُوْفُوْابَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَعَمْرِيْ مَآ اَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

٣٠٨٠: عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی اگر کوئی طواف نہ کرے صفا اور مروہ میں تو میں جانتا ہوں کہ کچھ حرج نہیں۔ انہوں نے فرمایا کیوں؟ کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں پھر گناہ نہیں کوئی اس میں طواف کرے۔ تو انہوں نے فرمایا اگر یہ بات ہوتی تو یوں فرماتا اللہ پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہیں اور یہ آیت تو انصار کے لوگوں میں اتری کہ وہ لوگ جب لبیک پکارتے تو لبیک پکارا کرتے تھے، مناۃ کے نام سے ایام جاہلیت میں اور کہتے تھے کہ ہم کو صفا اور مروہ میں سعی کرنا درست نہیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو آئے تو اس کا ذکر ہوا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری سو اب قسم ہے میری جان کی کہ پورا نہ ہوگا حج اس کا جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ کی۔

تشریح: اس حدیث سے کمال علم اور تفقہ ثابت ہوا ہماری ماں جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کہ خوب سمجھا انہوں نے اس آیت کے مطلب کو ظاہر میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سعی نہ واجب ہے نہ ضرور ہے اور نہ سبب نزول سے اس کے معلوم ہوتا ہے مگر ان لوگوں نے جب اس میں عیب سمجھا، تب اس طرح ارشاد ہوا غرض ایک شے واجب ہوتی ہے مگر جب آدمی اس کو برا جاننے لگتا ہے تو اس سے کہتے ہیں کہ اس میں کچھ عیب نہیں اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کے خیال کو رد کر دیں اور وجوب اس کا جیسا ہے ویسا ہی رہتا ہے اس کی مثال ایسی جیسے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھ سکا

اور غروب آفتاب قریب ہو گیا اور وہ یہ خیال کرے کہ غروب کے وقت نماز روا نہیں تو اس سے کہیں گے کہ اس وقت نماز پڑھنے میں کچھ گناہ نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز واجب اور فرض نہ رہی اور یہ جو اوپر کی روایت میں مذکور ہوا کہ اساف و نائلہ دو بت تھے دریا کے کنارے اس کو قاضی عیاضؒ نے غلط کہا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ دوسری روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناۃ کے نام سے لبیک پکارتے تھے اور یہ مشہور ہے کہ مناۃ ایک بت تھا جو عمرو بن لحی نے دریا کے کنارے کھڑا کیا تھا مشلل میں قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا ہے اس روایت میں مؤطا کی اور ازد اور غسان اسی کے نام کی لبیک پکارتے تھے حج میں اور ابن کلبی نے کہا کہ مناۃ ایک پتھر تھا کہ ہذیل اسے پوجتے تھے قدید میں اور اساف اور نائلہ یہ کبھی دریا کے کنارے نہیں تھے بلکہ ان کی حقیقت یوں مشہور ہے کہ وہ مرد و عورت تھے اساف بیٹا تھا بقا کا اور نائلہ بیٹی تھی ذئب کی اور اس کو بنت سہل بھی کہتے تھے اور یہ دونوں قبیلہ جرہم سے تھے اور انہوں نے کعبہ کے اندر زنا کیا تھا سو اللہ تعالیٰ نے ان کو مسخ کر کے پتھر کر دیا اور یہ کعبہ کے پاس گاڑ دیئے تھے یا صفا مروہ پر کہ لوگ ان کو دیکھ کر عبرت پکڑیں اور بعض نے کہا کہ قصی بن کلاب نے ان کو پھر وہاں سے بدل دیا اور ایک کو کعبہ سے ملا کے رکھ دیا اور دوسرے کو زمزم پر اور بعض نے کہا دونوں کو زمزم پر رکھ دیا اور ان کے پاس قربانی کی اور ان کی عبادت کا حکم دیا پھر جب مکہ فتح ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو توڑ ڈالا اور یہ قصہ جو ہم نے طول دیا تو بڑے فائدے کیلئے یعنی جیسا حال اساف و نائلہ کا ہوا کہ غرض اگلے لوگوں کی اس کے رکھنے سے یہ تھی کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور خانہ کعبہ کا ادب کریں شیطان نے چند روز میں یہ غرض بھلا کر اپنا مطلب نکالا کہ ان کی عبادت کروائی اور خلق کو شرک میں ڈال دیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو توڑ ڈالا کہ شرک کی برائی اور مشرکوں کی اہانت ظاہر ہو جائے یہی حال ہے صالحین کی قبور کا اور ان کے آثار اور مقامات اور چلوں کا کہ جب لوگ ان کی زیارت موافق سنت کے چھوڑ دیں اور ان کی قبور کو دیکھ کر اپنی موت کا یاد کرنا چھوڑ دیں بلکہ ان کو سجدہ اور نذریں، منتیں، نیازیں چڑھانے لگیں اور معبود برحق کی طرح ان کی عبادت کرنے لگیں تو متبعان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور ہے کہ ان گنبدوں کو توڑ ڈالیں اور ان قبروں کو زمین کے برابر کر دیں۔ ان چلوں کو منہدم اور خاک کر دیں۔ اگرچہ ہزاروں مشرک پڑے چلایا کریں اور لاکھوں گور پرست غل مچایا کریں۔

۳۰۸۱: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآاَرٰى عَلٰى اَحَدٍ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ شَيْئًا وَّمَآاُبَالِيْ اَنْ لَّآ اَطُوْفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بِئْسَ مَاقُلْتَ يَاابْنَ اُخْتِيْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُوْنَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَ اِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ سَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ وَ لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ

۳۰۸۱: عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ جو سعی نہ کرے۔ صفا اور مروہ میں اس پر کچھ گناہ نہیں اور میں تو پرواہ نہیں رکھتا اگر نہ سعی کروں ان میں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ برا کہا تو نے اے میرے بھانجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور مسلمانوں نے سب نے سعی کی ہے اور یہ سنت ہے یہاں سنت سے مراد واجب ہے اور حقیقت اس کی یہ ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ جو مناۃ بدبخت کا جو مشلل میں تھا لبیک پکارتا تھا۔ وہ سعی نہ کرتا تھا، صفا مروہ میں پھر جب اسلام ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا ہم لوگوں نے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہے پھر جو حج کرے یا عمرہ لاوے اس پر گناہ نہیں کہ ان میں سعی کرے اور اگر وہ بات ہوتی جو تم نے کہی تو یوں فرماتے کہ گناہ نہیں اس پر جو سعی نہ کرے ان میں زہری نے کہا کہ میں نے یہ روایت ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے بیان کی تو انہوں

لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ بَكْرِبْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا كَانَ مَنْ لَّا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنَّمَا اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِيْ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ۔

نے بہت پسند کی اور انہوں نے کہا کہ علم اسی کا نام ہے یعنی جو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس آیت سے سمجھا اور کہا ابوبکر نے کہا میں نے سنا ہے بہت لوگوں سے جو علم رکھتے تھے وہ کہتے تھے کہ یہ طواف نہ کرنے والے صفا اور مروہ میں عرب کے لوگ تھے کہ وہ کہتے تھے کہ ان دو پتھروں کے بیچ میں طواف کرنا جاہلیت کا کام تھا، اور دوسرے لوگوں کا قول تھا کہ ہم کو طواف بیت اللہ کا حکم ہوا ہے اور صفا مروہ میں پھرنے کا حکم نہیں ہوا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں آخر آیت تک ابوبکر نے کہا کہ میں بھی یہی خیال کرتا ہوں کہ انہی دو گروہوں کے واسطے یہ آیت اتری۔

۳۰۸۲: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَمَّا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَطُوْفَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا۔

۳۰۸۲: عروہ نے وہی قصہ روایت کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اس میں یہ ہے کہ جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم کو یہاں طواف کرنا برا معلوم ہوتا ہے تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری: اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر سنت ٹھہرا دیا اس سعی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اب کسی کو اس کا ترک کرنا روا نہیں۔

۳۰۸۳: عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ الْاَنْصَارَ كَانُوْا قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا هُمْ وَغَسَّانُ يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوْآ اَنْ يَّطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَكَانَ ذٰلِكَ سُنَّةً فِيْ اٰبَآئِهِمْ مَّنْ اَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ

۳۰۸۳: عروہ سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو خبر دی کہ انصار کا قاعدہ تھا اور غسان کا کہ وہ اسلام سے پیشتر مناۃ کیلئے لبیک پکارتے تھے اور صفا اور مروہ میں سعی کرنا برا جانتے تھے اور یہی طریقہ تھا ان کے باپ دادا کا کہ جس نے احرام باندھا مناۃ کے لئے وہ صفا اور مروہ میں سعی نہ کرتا تھا اور جب وہ لوگ مسلمان ہوئے تو انہوں نے

الْمَرْوَةِ وَاَنَّهُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ حِيْنَ اَسْلَمُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ : ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہے سو جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے اس کو گناہ نہیں ہے کہ سعی کرے ان دونوں میں اور جس نے خوشی سے نیکی کی ہے اللہ تعالیٰ اس کا قدردان اور جاننے والا ہے۔

۳۰۸۴:عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾

۳۰۸۴: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار صفا اور مروہ کی سعی کو برا جانتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت اتری: اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔

بَابُ : بَيَانِ اَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ

باب: سعی دوبارہ نہیں ہوتی

۳۰۸۵:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَآ اَصْحَابُهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

۳۰۸۵: جابر کہتے تھے کہ سعی نہیں کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ ﷺ کے صحابہ نے صفا اور مروہ کی مگر ایک بار مسلم نے فرمایا کہ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے ان کو خبر دی محمد بن بکر نے ان کو ابن جریج نے اسی سند سے مثل روایت مذکور کے اور اس میں یہ ہے کہ ایک ہی بار طواف کیا (یعنی صفا اور مروہ کا جو پہلی بار کیا تھا)۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج وعمرہ میں سعی کو ایک ہی بار کرنا چاہئے اور دوبارہ کرنا نہ چاہئے اس لئے کہ بدعت ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اس لئے کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے مترجم کہتا ہے کہ اس سے حال معلوم ہو گیا ان دعاؤں اور وظیفوں اور اشغال کا جو مشائخین میں مروج ہیں اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہیں کہ وہ سب بدعت ہیں اسلئے کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہے۔ اس کی تکرار بدعت ہوئی تو جس کی سرے سے اصل بھی ثابت نہیں تو وہ بدرجہ اولیٰ بدعت ہے اور معلوم ہوا کہ شارع نے ہر وظیفہ اور دعاؤں کی جو تعداد مقرر کر دی ہے اس سے زیادہ کرنا بھی بدعت ہو جاتا ہے اور وہ فعل بہ سبب اس زیادت محدثہ کے بدعت میں شمار کیا جاتا ہے اور یہ بڑے کام کی بات ہے اور اس کو خوب یاد رکھنا چاہئے۔

۳۰۸۶:وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا طَوَافَهُ الْاَوَّلَ۔

۳۰۸۶: کچھ کمی وبیشی کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے مروی ہے۔

بَابُ: اسْتِحْبَابِ اِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى

باب: حاجی جمرہ عقبہ کی رمی شروع

يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

کرنے تک لبیک پکارتا جائے

٣٠٨٧: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِىْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَآءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوْءَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءً ا خَفِيْفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلٰوةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّىْ حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ ۔

۳۰۸۷: اسامہ نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھا عرفات سے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں گھاٹی پر پہنچے مزدلفہ کے قریب تو اونٹ بٹھایا پیشاب کیا اور آئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی ڈالا سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکا سا وضو کیا پھر میں نے عرض کیا کہ نماز کا وقت آ گیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے اور نماز پڑھی پھر فضل کو اپنے پیچھے بٹھایا صبح کو مزدلفہ کی کریب نے کہا کہ خبر دی مجھے عبداللہ بن عباسؓ نے فضلؓ سے کہ جناب رسالت مآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ جمرہ پر پہنچے (یعنی جمرہ عقبہ پر)۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات سے سواری پر لوٹنا مستحب ہے اور ایک سواری پر دو شخصوں کا بیٹھنا بھی روا ہے جب سواری کو طاقت ہو اور بزرگوں کے پیچھے سواری پر بیٹھنا خلاف ادب نہیں قولہ میں نے آپ ﷺ پر پانی ڈالا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وضو میں دوسرے شخص سے کبھی کبھی مدد لینا بھی روا ہے مگر عادت نہ کرے جیسے آپ ﷺ کی عادت نہ تھی اور اسامہؓ نے جو کہا نماز کا وقت آ گیا۔ مراد اس سے نماز مغرب ہے کہ انہوں نے خیال کیا کہ عادت کے خلاف آج نماز میں دیر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے یعنی آج کے دن نماز مغرب مزدلفہ میں پڑھنا مشروع ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اپنا بڑا بوڑھا اگر معلوم ہو کہ کچھ بھول گیا تو یاد دلا دے جیسے اسامہؓ نے خیال کیا کہ حضرت ﷺ نماز بھول گئے اور یاد دلائی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن مغرب اور عشاء میں جمع تاخیر کرنا ہے اور مزدلفہ میں جمع کرنا ان دونوں نمازوں کا با جماع مسلمین سنت ہے اور امام مالکؒ کا ایک قول شاذ ہے کہ اگر کسی نے راہ میں مغرب پڑھ لی تو اعادہ اس کا واجب ہے اور باقی کا قول ہے کہ اگر راہ میں پڑھ لے تو روا ہے مگر خلاف سنت ہوا اور معلوم ہوا کہ لبیک پکارتا ہے حاجی جب تک کہ رمی جمرہ عقبہ کی شروع نہ کرے قربانی کے دن صبح کو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور ثوری اور ابوحنیفہ اور ابوثور اور جماہیر علماء صحابہؓ و تابعین کا اور تمام فقہائے امصار و قریٰ کا اور حسن بصریؒ کا قول ہے کہ عرفہ کی صبح تک لبیک کہے پھر جب صبح کی نماز پڑھ چکے موقوف کرے اور حضرت علیؓ اور ابن عمر اور عائشہؓ اور امام مالکؒ اور جمہور فقہائے مدینہ کا قول ہے کہ عرفہ کے دن زوال شمس تک لبیک کہے اور جب وقوف عرفات شروع کرے تب موقوف کرے اور امام احمد اور اسحاق اور بعض سلف کا قول ہے کہ جب تک رمی جمرہ عقبہ سے فارغ نہ ہو کہی جائے اور دلیل امام شافعیؒ اور جمہور کی یہی حدیث ہے جس کا ابھی ترجمہ ہوا ہے اور آگے کی روایات بھی اس کی مؤید ہیں۔

٣٠٨٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ

۳۰۸۸: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ الْعَقَبَةَ ۔

علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیچھے اونٹنی پر بٹھالیا فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مزدلفہ سے اور راوی نے کہا کہ خبر دی مجھ کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ خبر دی ان کو فضل نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ رمی کی جمرہ عقبہ کی۔

تشریح: احمدؒ اور اسحاق کی دلیل یہی روایت ہے اور جمہور اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک رمی شروع نہ کی۔

۳۰۸۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهٗ حَتّٰى دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِّنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ تُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ ۔

۳۰۸۹: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو ردیف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو لوگوں سے فرماتے تھے کہ آرام سے چلو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے چلتے تھے یہاں تک کہ محسر میں داخل ہوئے اور محسر منیٰ میں ہے تو وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کی کنکریاں اٹھالو کہ ان سے جمرہ کو مارا جائے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

۳۰۹۰: وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ كَمَا يَخْذِفُ الْاِنْسَانُ۔

۳۰۹۰: مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث زہیر بن حرب نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابوالزبیر نے اسی سند سے مگر اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ جمرہ کو کنکر مارے اور یہ بات زیادہ بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے (یعنی جب کنکر اٹھانے کا حکم دیا تھا) کہ جیسے چٹکی سے پکڑ کر آدمی کنکر پھینکتا ہے (یعنی ایسے کنکر اٹھانا۔)

۳۰۹۱: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ

۳۰۹۱: عبدالرحمٰن نے کہا کہ عبداللہؓ ہم سے مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے ان کو جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے کہ وہ اس مقام میں لبیک پکارتے تھے۔

لَبَّيْكَ ۔

تشریح ۞ یہی مذہب ہے جمہور کا جیسے کہ آگے گزرا اور اس سے معلوم ہوا کہ سورۂ بقرہ اور سورۂ نساء کہنا درست ہے اور یہی مذہب ہے جمہور صحابہؓ اور تابعینؒ کا اور قول عبداللہ بن مسعودؓ کا جو اس حدیث میں مذکور ہوا کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے ان کو جن پر سورۂ بقرہ اتری ہے اس میں سورہ بقرہ کی تخصیص اس لئے کہ اس میں اکثر مناسک حج کے مذکور ہیں۔

۳۰۹۲:عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَبّٰى حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيْلَ اَعْرَابِيٌّ هٰذَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَسِيَ النَّاسُ اَمْ ضَلُّوْا سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ۔

۳۰۹۲: عبدالرحمٰن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے لبیک پکاری جب مزدلفہ سے لوٹے تو لوگوں نے کہا کہ شائد یہ کوئی گاؤں کا آدمی ہے (یعنی جواب لبیک پکارتا ہے) تو عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا لوگ بھول گئے (یعنی سنت رسول اللہ کی) یا گمراہ ہو گئے میں نے خود سنا ہے ان سے جن پر سورۂ بقر نازل ہوئی ہے کہ وہ اس جگہ میں لبیک پکارتے تھے۔

تشریح ۞ مسلم نے کہا کہ یہی روایت بیان کی ہم سے حسن حلوانی نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن آدم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حصین سے اسی اسناد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے یوسف بن حماد نے ان سے زیاد یعنی بکائی نے ان سے حصین نے انسے کثیر بن مدرک نے ان سے عبدالرحمٰن بن یزید نے اور اسود بن یزید نے دونوں نے کہا سنا ہم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرماتے تھے مزدلفہ میں کہ سنا میں نے ان سے جن پر سورۂ بقرہ اتری ہے کہ اس جگہ میں لبیک پکارتے تھے پھر انہوں نے لبیک پکاری اور ہم لوگوں نے بھی ان کے ساتھ لبیک پکاری۔

۳۰۹۳:وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۳۰۹۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۰۹۴:عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ هَاهُنَا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ثُمَّ لَبّٰى وَلَبَّيْنَا مَعَهٗ۔

۳۰۹۴: ایک روایت میں ہے کہ ہم نے عبداللہ بن اسود کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اس ذات سے سنا جس پر یہاں سورۂ بقرہ نازل ہوئی آپ فرما رہے تھے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ پھر عبداللہ بن مسعود نے بھی تلبیہ پڑھی اور ہم نے آپ کے ساتھ پڑھی۔

بَابُ : التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منیٰ سے عرفات کو جائے عرفہ کے دن

۳۰۹۵:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَاتٍ مِّنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ ۔

۳۰۹۵: عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب ہم صبح کو چلے منیٰ سے عرفات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تو کوئی ہم میں سے لبیک پکارتا تھا اور کوئی تکبیر کہتا تھا۔

۳۰۹۶:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۳۰۹۶: عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے عرفہ کی صبح

عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّاالْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ فَاَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَعَجَبًا مِّنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُوْلُوْ لَهٗ مَاذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ۔

کو سو کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا تھا کوئی لا الٰہ الا اللہ اور ہم ان میں تھے جو اللہ اکبر کہتے تھے میں نے ان سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے تم نے ان سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا کرتے دیکھا۔ (سبحان اللہ! عاشق سنت ایسے ہوتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل دریافت کیوں نہ کیا کہ آپ ﷺ کیا فرماتے تھے)

۳۰۹۷: عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهَلِّلُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ۔

۳۰۹۷: محمد بن ابوبکر ثقفی نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اور وہ دونوں منیٰ سے عرفات کو جاتے تھے کہ تم لوگ کیا کرتے تھے آج کے دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ؟ سو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کوئی ہم میں سے لا الٰہ الا اللہ کہتا تھا سو اس کو کوئی منع نہ کرتا تھا اور کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا تھا تب بھی کوئی اس کو منع نہ کرتا تھا۔

تشریح: ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونوں مستحب ہیں جب آدمی منیٰ سے عرفات کو جائے عرفہ کے دن اور لبیک ان دونوں سے افضل ہے اور ان روایتوں سے ان کا قول رد ہو گیا جو کہتے ہیں کہ لبیک پکارنا چھوڑ دیوے بعد صبح کے عرفہ کے دن۔

۳۰۹۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُوْلُ فِي التَّلْبِيَةِ هٰذَا الْيَوْمَ قَالَ سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيْرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهٖ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ وَلَا يَعِيْبُ اَحَدُنَا عَلٰى صَاحِبِهٖ۔

۳۰۹۸: انس بن مالکؓ سے عرفہ کی صبح تلبیہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ میں اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھی اس سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو کوئی ہم میں سے تکبیر کہتا اور کوئی تہلیل اور کوئی بھی اپنے ساتھی پر عیب نہ لگاتا تھا۔

بَابُ : الْاِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلٰوتَيِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ جَمِيْعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ

باب: عرفات سے مزدلفہ لوٹنے اور اس رات مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھنے کا بیان

۳۰۹۹: عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةُ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَآءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ

۳۰۹۹: کریب جو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام آزاد ہیں انہوں نے اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا لوٹے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات سے یہاں تک کہ جب گھاٹی کے پاس آئے اترے اور پیشاب کیا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہیں، میں نے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے اور پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ میں آئے اور اترے اور وضو کیا پوری طرح سے پھر

فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَآءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

نماز کی تکبیر ہوئی اور مغرب پڑھی پھر ہر ایک نے اپنا اونٹ جہاں تھا وہیں بٹھا دیا پھر تکبیر ہوئی اور عشاء پڑھی اور ان کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنت نہ پڑھی)۔

۳۱۰۰:عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ اِلٰى بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ لِحَاجَتِهٖ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْمَآءَ فَقُلْتُ اَتُصَلِّيْ قَالَ الْمُصَلّٰى اَمَامَكَ ۔

۳۱۰۰: کریب نے کہا کہ اسامہ بن زیدؓ نے کہا کہ لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات سے اور بعض گھاٹیوں میں اترے حاجت کے واسطے اور میں نے آپ ﷺ پر پانی ڈالا یعنی وضو کے وقت اور کہا کہ آپ ﷺ نماز پڑھیں گے تو فرمایا نماز کی جگہ آگے تمہارے ہے (یعنی مزدلفہ اور باقی تفصیل اس حدیث اسامہؓ کی اوپر ہو چکی ہے)۔

۳۱۰۱:عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اُسَامَةُ اَرَاقَ الْمَآءَ قَالَ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءً ا لَّيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ ۔

۳۱۰۱: کریب نے وہی مضمون اسامہؓ سے روایت کیا اور اس میں اسامہؓ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہیں ہے اور یہ بات زیادہ ہے کہ پھر آپ ﷺ مزدلفہ پہنچے اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔

۳۱۰۲:عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِيْنَ رَدِفْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِيْ يُنِيْخُ النَّاسُ فِيْهِ لِلْمَغْرِبِ فَاَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهٗ وَبَالَ وَمَا قَالَ اَهْرَاقَ الْمَآءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءً لَّيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتّٰى جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ النَّاسُ فِيْ مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوْا حَتّٰى اَقَامَ الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَلُّوْا قُلْتُ فَكَيْفَ

۳۱۰۲: کریب نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند سے پوچھا کہ جب تم سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تو کیا کیا عرفہ کی شام کو؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے جہاں لوگ اونٹوں کو بٹھاتے ہیں نماز مغرب کے لئے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹنی کو بٹھایا اور اترے اور پیشاب کیا اور پانی دینے کا ذکر اسامہؓ نے نہیں کیا پھر وضو کا پانی مانگا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہیں (یعنی ایک ایک بار اعضاء دھوئے) اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ! نماز آپ ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے پھر آپ ﷺ سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب کی تکبیر ہوئی اور لوگوں نے اونٹ بٹھائے اور کھولے نہیں یہاں تک کہ عشاء کی تکبیر ہوئی اور آپ ﷺ نے نماز عشاء بھی پڑھی پھر اونٹ کھول دیئے میں نے کہا کہ پھر تم نے صبح کو کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ پھر فضل بن عباس رضی اللہ

فَعَلْتُمْ حِيْنَ اَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَ انْطَلَقْتُ اَنَا فِيْ سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلٰى رِجْلَيَّ ـ

تعالیٰ عنہما آپ ﷺ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور میں قریش کی راہ سے پیدل چلا۔

۳۱۰۳:عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتَى النَّقْبَ الَّذِىْ يَنْزِلُهُ الْاُمَرَآءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَابِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءً اخَفِيْفًا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ۔

۳۱۰۳:وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار گزرا اس میں یہ ہے کہ اس گھاٹی میں آپ ﷺ اترے جہاں امراء اترتے تھے۔

۳۱۰۴:عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَآءَ الشِّعْبَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى الْغَآئِطِ فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ ـ

۳۱۰۴:وہی مضمون ہے مگر اس میں ہے کہ آپ ﷺ پاخانے تشریف لے گئے اور اسامہؓ نے چھاگل سے پانی ڈالا تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔

۳۱۰۵:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَ اُسَامَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِدْفُهٗ قَالَ اُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيْرُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا۔

۳۱۰۵:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات سے لوٹے اور اسامہؓ آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ میں پہنچے۔

۳۱۰۶:عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ بْنَ زَيْدٍ وَاَنَا شَاهِدٌ اَوْقَالَ سَاَلْتُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَهٗ مِنْ عَرَفَاتٍ كَيْفَ كَانَ يَسِيْرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَاوَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ ـ

۳۱۰۶:ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ان کے سامنے کسی نے اسامہؓ سے پوچھا یا انہوں نے خود پوچھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اپنی اونٹنی پر سوار کر لیا تھا عرفات سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر چلتے تھے؟ یعنی اونٹنی کو کس چال سے لئے جاتے تھے۔ تو انہوں نے کہا کہ میٹھی چال چلاتے تھے پھر جب ذرا کھلی جگہ پاتے یعنی جہاں بھیڑ کم ہوتی تو اس جگہ ذرا تیز کر دیتے۔

۳۱۰۷:عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَّالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

۳۱۰۷:ہشام بن عروہ سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا مگر حمید کی روایت میں یہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ نص جو اونٹنی کی چال ہے وہ عنق سے تیز ہے۔

۳۱۰۸:عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ

۳۱۰۸:ابوایوب سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز پڑھی حجۃ الوداع میں

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے مزدلفہ میں۔

۳۱۰۹:عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْكُوْفَةِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

۳۱۰۹:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۱۱۰:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا ۔

۳۱۱۰:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے مزدلفہ میں پڑھی۔

۳۱۱۱:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَّصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ وَّصَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ ۔

۳۱۱۱:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی مزدلفہ میں اور ان کے بیچ میں ایک رکعت بھی نہیں پڑھی اور مغرب کی تین رکعت اور عشاء کی دو پڑھیں اور عبداللہؓ بھی آخر عمر تک مزدلفہ میں اسی طرح پڑھتے رہے۔

۳۱۱۲:عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَّ الْعِشَآءَ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۳۱۱۲:سعید بن جبیر نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک تکبیر سے پڑھی اور بیان کیا کہ ابن عمرؓ نے بھی ایسا ہی کیا اور ابن عمرؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا۔

۳۱۱۳:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ صَلَّاهُمَا بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

۳۱۱۳:مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی منقول ہے اور اس میں یہ ہے کہ دونوں نمازیں ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں۔

۳۱۱۴:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

۳۱۱۴:ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو جمع کیا مزدلفہ کے مقام پر۔ مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعت پڑھیں ایک ہی اقامت کے ساتھ۔

۳۱۱۵:عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ ۔

۳۱۱۵:سعید نے کہا کہ ہم لوٹے عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ اور آئے مزدلفہ میں اور وہاں مغرب اور عشاء ایک تکبیر سے پڑھی اور کہا کہ اسی طرح ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی تھی۔

تشریح ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ مغرب میں قصر نہیں بلکہ وہ ہمیشہ تین پڑھی جاتی ہیں اور سنت یہی ہے کہ جہاں جمع ہوں دونمازیں وہاں بیچ میں سنت نہ پڑھی جائے۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيْسِ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: بہت سویرے صبح کی نماز پڑھنے کا بیان مزدلفہ میں عید کی صبح کو

۳۱۱۶:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّاصَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَّصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا ۔

۳۱۱۶: عبداللہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب دیکھا تو نماز وقتوں ہی پر پڑھتے دیکھا مگر دو نمازیں ایک مغرب وعشاء کو مزدلفہ میں آپ ﷺ نے ملا کر پڑھیں اور اس کی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھی

۳۱۱۷:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَاالْاِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ ۔

۳۱۱۷: اعمش سے اسی اسناد سے مروی ہے یہی روایت اور اس میں یہ ہے کہ صبح کی نماز کو وقت سے پہلے پڑھے، اندھیرے میں۔

تشریح غرض یہ مراد نہیں ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑھے بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دنوں سے پہلے پڑھے چنانچہ بخاری میں عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ میں نماز پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صبح کی نماز اسی گھڑی میں پڑھی تھی جو جمہور کا مذہب ہے کہ جمیع ایام میں نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور علی الخصوص آج کے دن مزدلفہ میں اور زیادہ سویرے ضرور ہے اس لئے کہ حجاج کو آج نہانا، دھونا بڑے بڑے کام ہیں اور یہی وجہ ہے آج کے دن بہت سویرے نماز ادا کرنے کی۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ تَقْدِيْمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَآءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُّزْدَلِفَةَ

باب: ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے

۳۱۱۸:عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ تَدْفَعُ قَبْلَهٗ وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً يَقُوْلُ الْقَاسِمُ وَالثَّبِطَةُ الثَّقِيْلَةُ قَالَ فَاَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهٖ وَحُبِسْنَا حَتّٰى اَصْبَحْنَا فَدَ فَعْنَا بِدَفْعِهٖ وَلَاَنْ اَكُوْنَ اسْتَاذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَاْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَاَكُوْنَ اَدْفَعُ بِاِذْنِهٖ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مَّفْرُوْحٍ بِهٖ ۔

۳۱۱۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سودہؓ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مزدلفہ کی رات کو کہ آپ ﷺ سے پہلے منیٰ کو لوٹ جاویں اور لوگوں کی بھیڑ بھاڑ سے آگے نکل جاویں اور وہ ذرا فربہ بی بی تھیں راوی نے کہا کہ پھر آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی اور وہ روانہ ہو گئیں قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوٹنے کے اور ہم لوگ سب رکے رہے یہاں تک کہ صبح کی ہم نے اور حضرت ﷺ کے ساتھ لوٹے اور اگر میں بھی اجازت لیتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے سودہؓ نے لی تھی اور آپ ﷺ کی اجازت سے چلی جاتی تو خوب تھا اور اس سے بہتر تھا جس کے سبب سے میں خوش ہو رہی تھی۔

۳۱۱۹:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُفِيْضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَاَذِنَ لَهَافَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَيْتَنِىْ كُنْتُ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَااسْتَاْذَنَتْهُ سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَاتُفِيْضُ اِلَّا مَعَ الْاِمَامِ ۔

۳۱۱۹: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سودہؓ بہت بھاری بھرکم بی بی تھیں۔ سوانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لے لی کہ مزدلفہ سے رات ہی رات روانہ ہو جائیں (یعنی منیٰ کو) سو آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی سو حضرت عائشہ فرماتی تھیں کہ کاش میں بھی آپ ﷺ سے اجازت لے لیتی جیسے سودہؓ نے لی تھی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عادت تھی کہ آپ مزدلفہ سے امام کے ساتھ لوٹا کرتی تھیں۔

۳۱۲۰:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُّ اَنِّىْ كُنْتُ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَاْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَاُصَلِّي الصُّبْحَ بِمِنًى فَاَرْمِي الْجَمْرَةَ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَ النَّاسُ فَقِيْلَ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَاْذَنَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ اِنَّهَا كَانَتِ امْرَاَةً ثَقِيْلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا۔

۳۱۲۰: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آرزو کی کہ میں بھی اجازت لیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے سودہؓ نے اجازت لی تھی اور نماز صبح کی منیٰ میں پڑھتی اور لوگوں کے آنے سے پہلے رمی جمرہ کر لیتی تو کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عرض کی کہ کیا سودہؓ نے اجازت لی تھی؟ انہوں نے کہا ہاں وہ فربہ عورت تھیں سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مانگی آپ ﷺ نے دے دی۔

۳۱۲۱:عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۳۱۲۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۱۲۲:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَآءَ قَالَ قَالَتْ لِىْ اَسْمَآءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَابُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُقُلْتُ نَعَمْ قَالَتِ ارْحَلْ بِىْ فَارْتَحَلْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِىْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا اَىْ هَنْتَاهْ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا اَىْ بُنَيَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ ۔

۳۱۲۲: عبداللہ جو غلام آزاد ہیں اسماءؓ کے انہوں نے کہا کہ مجھ سے جناب بی بی اسماءؓ نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گھر کے پاس ٹھہری ہوئی تھی کہ کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا نہیں تو انہوں نے تھوڑی دیر نماز پڑھی پھر مجھ سے فرمایا کہ اے میرے بچے چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا ہاں انہوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ روانہ ہو۔ سو ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے جمرہ کو کنکریاں ماریں پھر نماز پڑھی اپنی فرودگاہ میں سو میں نے کہا اے بی بی! ہم بہت سویرے روانہ ہوئے انہوں نے فرمایا کہ کچھ حرج نہیں اے میرے بیٹے نبی ﷺ نے عورتوں کو اجازت دی ہے سویرے روانہ ہونے کی۔

تشریح ان حدیثوں کی رو سے لوگوں نے اختلاف کیا ہے کہ شب کو کتنی دیر رہنا چاہئے مزدلفہ میں، پس امام شافعیؒ کا قول ہے کہ وہاں رہنا رات کو واجب ہے کہ اگر کوئی ترک کرے تو اس پر قربانی واجب ہے مگر جج اس کا صحیح ہے اور یہی قول ہے فقہائے کوفہ اور ارباب حدیث کا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ سنت ہے کہ اگر کسی نے چھوڑ دیا تو فضیلت سے اس کے محروم رہا باقی نہ اس پر گناہ ہے نہ قربانی اور یہ قول ہے امام شافعیؒ کا اور ایک

جماعت اس طرف گئی ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ اس کا حج ہی صحیح نہیں اور یہ نخعی وغیرہ سے منقول ہے اور دو شخص شافعی مذہب بھی اسی طرف گئے اور وہ ابوعبدالرحمٰن نواسے ہیں شافعی کے اور ابوبکر بن خزیمہ اور عطاء اور اوزاعی سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مزدلفہ میں رات کو رہنا نہ رکن ہے نہ واجب نہ سنت، نہ مستحب، بلکہ وہ ایک منزل ہے جیسے اور منزلیں ہیں چاہے وہاں ٹھہرے چاہے نہ ٹھہرے اور یہ قول محض باطل ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ کتنی دیر ٹھہرنا واجب ہے سو صحیح قول امام شافعیؒ کا یہ ہے کہ ایک ساعت رات کے نصف ثانی تک اور ایک قول ان کا یہ ہے کہ صرف ایک ساعت نصف ثانی کی اس رات کے یا بعد اس کے طلوع شمس تک اور تیسرا قول ان کا یہ ہے کہ بڑا ٹکڑا رات کا وہاں کاٹے اور امام مالک علیہ الرحمۃ سے تین روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ رات ساری رہے دوسرا یہ کہ بڑا حصہ رات کا تیسرا یہ کہ تھوڑا وقت رات کا اور اس حدیث سے خوش خلقی حضرت اسماءؓ کی اور اس زمانہ کی عورتوں کی معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے اپنے غلاموں کو فرزند کے برابر رکھا بات چیت میں نہ یہ کہ ان کے ساتھ حقارت کی باتیں کریں اور لونڈا چھوکرا بولیں کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث علی بن خشرم نے ان سے عیسیٰ نے ان سے ابن جریج نے اسی سند سے اور ان کی روایت میں یہ ہے کہ اسماءؓ نے فرمایا میرے بچے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی اپنی بی بی صاحبہ کو۔

۳۱۲۳: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَتْ لَا اَيْ بُنَيَّ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اَذِنَ لِظُعُنِهٖ۔

۳۱۲۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ اے بیٹے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بی کو اجازت دے دی تھی۔

۳۱۲۴: عَنْ عَطَآءٍ اَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

۳۱۲۴: عطاء کو ابن شوال نے خبر دی کہ وہ ام حبیبہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ سے رات کو روانہ کر دیا۔

۳۱۲۵: عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى وَّفِيْ رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُّزْدَلِفَةَ۔

۳۱۲۵: سالم بن شوال سے مروی ہے کہ ام حبیبہؓ نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ یہی کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کہ اندھیرے میں چل نکلتی تھیں مزدلفہ سے منیٰ کو اور ایک روایت میں جو ناقد سے مروی ہے یوں ہے کہ ہم اندھیرے میں چل نکلتیں تھیں مزدلفہ سے۔

۳۱۲۶: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ اَوْقَالَ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

۳۱۲۶: عبیداللہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ فرماتے تھے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا یوں کہا کہ ضعیفوں کے ہمراہ روانہ کر دیا مزدلفہ سے رات کو۔

۳۱۲۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَعَفَتِ اَهْلِهٖ۔

۳۱۲۷: ابن عباسؓ نے کہا کہ میں ان میں تھا جن کو آگے روانہ کر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر کے ضعیفوں میں۔

۳۱۲۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔

۳۱۲۸: مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۳۱۲۹:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ بِيْ نَبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحَرٍ مِّنْ جَمْعٍ فِيْ ثَقَلِ النَّبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَبَلَغَكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ بِيْ بِلَيْلٍ طَوِيْلٍ قَالَ لَآ اِلَّا كَذٰلِكَ بِسَحَرٍ قُلْتُ لَهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ اَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ لَا اِلَّا كَذٰلِكَ ۔

۳۱۲۹: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ مجھ کو بھیج دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخر شب سے مزدلفہ سے سامان کے ساتھ میں نے کہا کیا تم کو خبر پہنچی ہے کہ انہوں نے یوں کہا کہ مجھ کو روانہ کیا بہت رات سے؟ تو راوی نے کہا کہ نہیں مگر یوں ہی کہا کہ سحر کو یعنی آخر شب کو روانہ کیا پھر میں نے ان سے پوچھا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ بھی کہا کہ کنکر مارے ہم نے جمرہ کو فجر سے پہلے اور نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا نہیں یہ کچھ نہیں کہا فقط اتنا ہی کہا جو اوپر کہا۔

۳۱۳۰:عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَابَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَّقِفَ الْاِمَامُ وَ قَبْلَ اَنْ يَّدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَاقَدِمُوْا رَمَوُاالْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اَرْخَصَ فِيْ اُولٰٓئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۳۱۳۰: سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ساتھ کے ضعیف لوگوں کو آگے بھیج دیتے تھے کہ وہ المشعر الحرام میں جو مزدلفہ میں ہے وقوف کرلیں رات کو اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہیں جب تک چاہیں پھر لوٹ جائیں امام کے وقوف کرنے کے پہلے اور امام کے لوٹنے سے پیشتر سو ان میں سے کوئی تو صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہنچ جاتا تھا اور کوئی اس کے بعد پہنچتا تھا اور ابن عمر کہا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضعیفوں کو اس کی اجازت دی ہے۔

تشریح ۞ المشعر الحرام فقہاء کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں اور مفسرین کے نزدیک اور اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے اور ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ عورتوں اور لڑکوں کو آگے رات کو مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بھیڑ بھاڑ سے حاجیوں کے پہلے سے رمی جمرہ سے فارغ ہو جائیں روا ہے۔

بَابُ : رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ وَتَكُوْنُ مَكَّةُ عَنْ يَّسَارِهٖ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

باب: جمرہ عقبہ کی کنکریاں مارنے کا بیان

۳۱۳۱:عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ اُنَاسًا يَّرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ هٰذَا وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ الَّذِيْ

۳۱۳۱: عبدالرحمٰن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پچھلے جمرہ کو کنکریاں نالے کے اندر سے ماریں اور سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے سو ان سے کسی نے کہا کہ لوگ تو اوپر سے ان کو کنکریاں مارتے تھے تو عبداللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس معبود کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ یہ مقام (جہاں سے میں نے ماری ہیں) اس کا ہے جس پر سورۂ

اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

بقرہ اتری ہے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا)۔

۳۱۳۲: عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ اَلِّفُوا الْقُرْاٰنَ كَمَا اَلَّفَهُ جِبْرِيْلُ السُّوْرَةُ الَّتِىْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَآءُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِىْ يُذْكَرُ فِيْهَا اٰلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهٖ فَسَبَّهٗ وَقَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَاَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِىْ فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ النَّاسَ يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِىْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَقَامُ الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

۳۱۳۲: اعمش نے کہا کہ میں نے حجاج بن یوسف کو سنا کہ وہ خطبہ میں کہتا تھا کہ قرآن شریف کی وہی ترتیب رکھو کہ جو جبرئیل علیہ السلام نے رکھی ہے کہ وہ سورت پہلے ہو جس میں بقرہ کا ذکر ہے پھر وہ جس میں نساء کا ذکر ہے پھر وہ جس میں آل عمران کا ذکر ہے اعمش نے کہا کہ پھر میں ابراہیم سے ملا اور ان کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے اس کو برا کہا اور پھر کہا کہ روایت کی مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید نے کہ وہ عبداللہ بن مسعود کے ساتھ تھے اور جمرہ عقبہ پر آئے اور نالہ کے بیچ میں کھڑے ہوئے اور جمرہ کو آگے کیا اور اس کو سات کنکریاں ماریں نالہ کے بیچ سے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے راوی نے کہا کہ پھر میں نے ان سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعودؓ کی) لوگ تو اوپر سے کھڑے ہو کر کنکریاں مارتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ جگہ اس معبود کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کی ہے جس پر سورۂ بقرہ اتری ہے۔

تشریح: حجاج بن یوسف کی غرض اس ترتیب سے اگر ترتیب آیات ہے تو صحیح ہے کہ ترتیب آیتوں کی خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے اور توقیفی ہے یعنی شارع کی طرف سے ہے کہ اس میں کسی کی رائے کو دخل نہیں اور اس پر اجماع ہے سب مسلمانوں کا اور اگر ترتیب سورتوں کی مراد ہے تو یہ ترتیب اماموں اور قاریوں کی رائے سے ہوئی ہے اور شارعؑ کی طرف سے نہیں اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ یہاں جو حجاج نے سورہ نساء کو آل عمران سے پہلے ذکر کیا تو یہ دلیل ہے اس کی کہ ان کو ترتیب آیات مقصود تھی کہ وہ آیتوں کی ترتیب کو نہ بدلو کہ شارعؑ کی طرف سے ہے اور اعمش نے جو ابراہیم سے یہ بات بیان کی تو ان کی غرض یہ تھی کہ سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء بقول حجاج کہنا درست نہیں اس پر انہوں نے رد کیا اور یوں روایت کی کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے خود کہا ہے کہ سورۂ بقرہ کو تو یہ کہنا روا ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی اسی طرح مستحب ہے کہ نالے کے بیچ میں کھڑا ہو کر جمرہ کے نیچے اور مکہ کو بائیں طرف رکھے اور منیٰ کو داہنی طرف اور جمرہ عقبہ کی طرف منہ کرے اور سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی قول ہے جمہور کا اور اس روایت سے ان جاہلوں کی بے وقوفی بھی معلوم ہوگئی جو نماز میں ترتیب سور کو واجب جانتے ہیں اور اگر کسی نے اول رکعت میں پچھلی سورت پڑھ دی اور دوسری رکعت میں اگلی پڑھی تو اعتراض کرتے کہ یہ نہیں جانتے کہ ترتیب سورتوں کی [illegible]ع کی طرف سے نہیں نہ اس ترتیب سے سورتیں نازل ہوئی ہیں جس ترتیب سے مصحف عثمانیؓ میں موجود ہیں اور دوسری یہ ہے کہ ہر رکعت کا حکم جدا ہے اور ہر ایک کی قرأت جدا پھر ان میں ترتیب چہ معنی دارد؟

۳۱۳۳: عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ۔

۳۱۳۳: اعمش نے کہا کہ میں نے حجاج سے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ یوں نہ کہو سورہ بقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسہر کی یعنی وہی روایت جو اوپر گزری۔

۳۱۳۴:عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ فَرَمَ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَّجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

۳۱۳۴:عبدالرحمٰن نے حج کیا عبداللہؓ کے ساتھ اور جمرہ کو کنکریاں ماریں سات اور کعبہ کو بائیں طرف کیا اور منیٰ کو داہنی طرف اور کہا یہ جگہ اس کی ہے جس پر سورہ بقرہ اتری ہے۔

۳۱۳۵:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَمَّا اَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۳۱۳۵:شعبہ سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہے اور اس میں یوں ہے کہ جمرہ عقبہ پر آئے باقی مضمون وہی ہے۔

۳۱۳۶:عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا يَّرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَا هَا عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ رَمَاهَا الَّذِىْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

۳۱۳۶:مضمون وہی ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہوا۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا

باب: نحر کے دن رمی جمار کا حکم

۳۱۳۷:عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِىْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَ يَقُوْلُ لِتَاْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّىْ لَآ اَدْرِىْ لَعَلِّىْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِىْ هٰذِهٖ۔

۳۱۳۷:ابوالزبیر نے جابرؓ سے سنا کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے قربانی کے دن اور فرماتے تھے کہ سیکھ لو مجھ سے مناسک اپنے حج کے اس لئے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بعد حج کروں۔

تشریح ۞ یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا کہ جو سوار ہو کر منیٰ میں پہنچے وہ سواری ہی پر سے کنکریاں مارے اور اگر اتر کر ماریں تو بھی روا ہے اور جو منیٰ میں پیدل آئے اس کو منیٰ میں پیدل ہی مارنا چاہئے یوم النحر کا اور بعد اس کے دو دن میں ایام تشریق یعنی گیارہویں بارہویں سو سنت یہی ہے کہ جمیع جمرات کو پیدل ہی مارے اور تیسرے دن سوار ہو کر مارے اور ایسا ہی سوار ہو کر چلا جائے یہی مذہب ہے شافعیؒ اور مالکؒ وغیرہما اور احمد اور اسحاق کے نزدیک یوم النحر میں مستحب ہے پیدل مارنا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ اور سالم پیدل ہی مارتے تھے اور اس پر اجماع ہے کہ جس طرح مارے درست ہو جاتا ہے جب کنکری جمرات پر پڑے۔

۳۱۳۸:عَنْ يَّحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاَيْتُهٗ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَهُوَ

۳۱۳۸:یحییٰ نے اپنی دادی ام الحصین رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ فرماتی تھیں کہ حج کیا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع سو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جمرہ عقبہ کو کنکر مارے اور لوٹے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اپنی اونٹنی پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَمَعَهٗ بِلَالٌ وَّ أُسَامَةُ اَحَدُ هُمَا يَقُوْدُبِهٖ رَاحِلَتَهٗ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ عَلٰى رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيْرًا ثُمَّ اَسْمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاسْمَعُوْالَهٗ وَاَطِيْعُوْا۔

کے ساتھ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے کہ ایک تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑ کر کھینچتا تھا اور دوسرا اپنا کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر پکڑے ہوئے تھا دھوپ کے سبب سے سوام حصین نے کہا کہ آپ ﷺ نے بہت باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا کہ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر ایک غلام کن کٹا حاکم کیا جاوے میں خیال کرتا ہوں کہ ام حصین نے یہ بھی کہا کہ کالا غلام ہو اور کہا کہ تم کو کتاب اللہ کے مطابق حکم دیوے تو بھی اس کی بات سنو اور اس کا کہنا مانو۔

۳۱۳۹: عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ حَجَجْتَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاَيْتُ اُسَامَةَ وَبِلَالًا وَاَحَدُهُمَا اٰخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ يَسْتُرُهٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

۳۱۳۹: ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے جو اوپر مذکور ہوا کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ نام ابوعبدالرحیم کا خالد بن ابویزید ہے اور وہ ماموں ہیں محمد بن سلمہ کے اور روایت کی ہے ان سے وکیع اور حجاج اعور نے۔

بَابُ: اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ

باب: کنکریاں مٹر کے برابر ہونی چاہئیں

۳۱۴۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ۔

۳۱۴۰: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے جمرہ کو وہ کنکریاں ماریں جو چٹکی سے پھینکی جاتی ہیں۔

تشریح ۞ نوویؒ نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کہ کنکریاں دانہ باقلا کے برابر ہوں اور اگر اس سے بڑی مارے تو بھی روا ہے مگر مکروہ ہے۔

بَابُ: بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ

باب: رمی کے لیے کونسا وقت مستحب ہے

۳۱۴۱: عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَّاَمَّا بَعْدُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔

۳۱۴۱: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرہ کو نحر کے دن پہر دن چڑھے اور بعد کے دنوں میں جب آفتاب ڈھل گیا۔

تشریح ۞ نوویؒ نے فرمایا کہ یہی مستحب ہے کہ دسویں تاریخ کو پہر دن چڑھے رہے رمی کرے اور ایام تشریق میں سے دو دن یعنی گیارہویں بارھویں کو بعد زوال کے اور تیرھویں کو بھی ایسا ہی کرے اور مذہب شافعیؒ اور مالکؒ اور احمدؒ اور جمہور علماء کا یہ ہے کہ ان تینوں دنوں میں تشریق کے قبل زوال رمی روا نہیں اور سند ان کی یہی حدیث ہے اور طاؤس اور عطاء کا قول ہے کہ ان تینوں دنوں میں بھی قبل زوال روا ہے اور ابوحنیفہ اور اسحق

راہویہ نے کہا ہے کہ تیسرے دن البتہ قبل روا ہے اور دلیل شافعیہ کی تو یہی روایت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمادیا ہے کہ مناسک حج کے مجھ سے سیکھ لو۔ پس جس وقت آپ ﷺ نے رمی کی ہے۔ وہی اولیٰ ہے اور جمرے تین ہیں مستحب ہے کہ جب جمرہ اولیٰ کی رمی کر چکے تو تھوڑی دیر ٹھہر کر دعا کرتا رہے قبلہ رخ ہو کر اور اسی طرح دوسرے جمرے کی رمی کے بعد بھی اور تیسرے کے بعد پھر نہ ٹھہرے یہی مروی ہوا ہے صحیح روایت میں ابن عمرؓ سے اور یہی مضمون ہے بخاری میں اور اس دعاء میں رفع یدین مستحب ہے اور شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور امام مالک کا قول ہے کہ اگر کسی نے اس وقوف اور دعاء کو چھوڑ دیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں مگر ثوری سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کھانا کھلاوے یا ایک قربانی کرے۔ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث علی نے خبر دی ان کو عیسیٰ نے خبر دی ان کو ابن جریج نے ان کو ابوالزبیر نے کہ انہوں نے سنا جابر بن عبداللہ سے کہ فرماتے تھے مثل حدیث مذکور کے۔

٣١٤٢: عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۳۱۴۲: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : بَيَانِ اَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ

باب: کنکریوں کی تعداد سات ہونے کا بیان

٣١٤٣: عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَّ السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ تَوٌّ وَّ الطَّوَافُ تَوٌّ وَّ اِذَااسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ ۔

۳۱۴۳: جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا استنجی کے طاق ہیں اور کنکریاں جمرہ کی طاق ہیں اور سعی صفا اور مروہ کی طاق ہے اور طواف کعبہ کا طاق ہے یعنی یہ تینوں سات سات ہیں) اور اسی لیے ضرور ہے کہ جو لیوے ڈھیلے استنجے کو تو طاق لے (یعنی تین یا پانچ جس میں طہارت خوب ہو جاوے) یعنی اگر طہارت چار میں ہو جاوے تو بھی ایک اور لے کہ طاق ہو جاویں اور بعض بے وقوف سفہاء نام کے فقہاء نے جو یہ لکھا ہے کہ ڈھیلے کے تئیں طہارت کے وقت تین بار ٹھونک لے کہ تسبیح سے باز رہے یہ بدعت اور بے اصل اور لغو حرکت ہے اور طاق لینا ڈھیلوں کا جمہور علماء کے نزدیک مستحب ہے)

بَابُ : تَفْضِيْلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيْرِ وَ جَوَازِ التَّقْصِيْرِ

باب: سر مونڈنا افضل ہے کتروانا جائز ہے

٣١٤٤: عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَآئِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْمَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ ۔

۳۱۴۴: نافع سے روایت ہے کہ عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر منڈایا اور ایک گروہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے سر منڈایا اور بعض نے فقط بال کترائے عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایک بار دعا کی یا دو بار پھر فرمایا، کہ کتروانے والوں پر بھی۔

٣١٤٥: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۳۱۴۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْ وَ الْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَا لْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ ـ

علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانے والوں پر لوگوں نے عرض کی کتروانے والوں پر اے رسول اللہ کے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ رحمت کر سر منڈانے والوں پر لوگوں نے پھر عرض کی کہ کتروانے والوں پر بھی یا رسول اللہ! تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کتروانے والوں پر بھی۔

٣١٤٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَ الْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَ الْمُقَصِّرِيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَ الْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَ الْمُقَصِّرِيْنَ ـ

۳۱۴۶: وہی مضمون ہے مگر اس میں سر منڈانے والوں کو تین تین بار دعا دی اور کتروانے والوں کو چوتھی بار کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن مثنیٰ نے ان سے عبدالوہاب نے ان سے عبیداللہ نے اسی سند سے اور اس حدیث میں بھی جب چوتھی بار ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور کتروانے والوں پر بھی۔

٣١٤٧: عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

۳۱۴۷: اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣١٤٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ ـ

۳۱۴۸: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر سر منڈانے والوں پر۔ پھر عرض کی کہ کتروانے والوں کی یا رسول اللہ! پھر فرمایا اللہ بخشش کر منڈانے والوں کی پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ کتروانے والوں کی بھی آپ ﷺ نے فرمایا اللہ بخشش کر منڈانے والوں کی پھر لوگوں نے عرض کی کہ کتروانے والوں کی آپ ﷺ نے فرمایا اور کتروانے والوں کی بھی، کہ کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے امیہ نے ان سے یزید نے ان سے روح نے ان سے علاء نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابو ہریرہ نے انہوں نے روایت کی جناب رسول اللہ ﷺ سے وہی مضمون جو ابو زرعہ نے ابو ہریرہؓ سے اوپر روایت کیا۔

٣١٤٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

۳۱۴۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٣١٥٠: عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَّلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً

۳۱۵۰: یحییٰ نے اپنی دادی سے روایت کی کہ انہوں نے حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر منڈانے والوں کے لیے تین بار دعا کی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار اور وکیع

وَّاحِدَةً وَّلَمْ يَقُلْ وَكِيْعٌ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔ کی روایت میں حجۃ الوداع کا لفظ نہیں ہے۔

تشریح ۞ نوویؒ نے فرمایا کہ علماء کا اجماع ہے کہ حلق افضل ہے اور بال کتروانا روا ہے مگر جو ابن منذر نے حسن بصریؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ پہلے حج میں منڈانا ضرور ہے اور کتروانا روا نہیں اور اگر یہ قول ان کا ثابت بھی ہو تو اجماع اور نصوص صریحہ، روایات صحیحہ کے آگے مردود ہے اور ہمارا یہ مذہب ہے کہ حلق اور تقصیر دونوں مناسک حج وعمرہ سے ہیں اور ایک رکن ہے ان کے ارکان میں سے اور یہی قول ہے کافہ علماء اور ادنیٰ درجہ کفایت کا حلق وتقصیر میں شافعیؒ کے نزدیک تین بال ہیں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک چوتھائی سر اور ابو یوسفؒ کے نزدیک آدھا سر اور مالکؒ اور احمدؒ کے نزدیک اکثر سر اور امام مالکؒ سے ایک روایت میں سارا سر بھی آیا ہے اور سارے سر کے افضل ہونے پر سب متفق ہیں یا سارے سر کے کتروانا ہو اور عورتوں کے حق میں کتروانا ہی ہے منڈانا نہیں ہے اور اگر کسی دیوانی نے منڈالیا تو بھی نسک ادا ہو گیا فقط وہ سر منڈی کہلائے گی اور اتفاق ہے اس پر کہ حلق ہو خواہ تقصیر بعد کنکریاں مارنے کے ہو اور بعد ذبح قربانی کے اگر قربانی اس کے ساتھ ہو اور طواف افاضہ سے قبل ہو برابر ہے کہ وہ قارن ہو یا مفرد اور ابن جہم نے جو کہا ہے کہ قارن حلق نہ کرے۔ جب تک طواف وسعی سے فارغ نہ ہو یعنی طواف افاضہ سے یہ قول باطل ومردود ہے اور حضرت ﷺ سے طواف افاضہ کے قبل ہی حلق ثابت ہوا ہے۔ فصل۔ نوویؒ نے کہا ہے کہ ہم نے مقدمہ شرح میں ذکر کیا ہے کہ ابراہیم بن سفیان جو شاگرد ہیں مسلم علیہ الرحمۃ کے اس کو اس کتاب کے سننے میں تین مقام باقی رہ گئے ہیں کہ اول مقام ان میں سے یہ ہے کتاب الحج میں اور جگہ وہی ہے یعنی جہاں ترجمہ میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہیں) اور آگے اس مقام سے اول وآخر پر تنبیہ ہو چکی ہے غرض اول اس مقام کا وہی جہاں سے ابن عمرؓ کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحمت کرے اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر۔

۳۱۵۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَاْسَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۳۱۵۱: عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر منڈایا اپنا حجۃ الوداع میں۔

بَابُ: بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ يَّرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ

باب: نحر کے دن پہلے رمی کرے پھر باقی کام

۳۱۵۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَّنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَاَشَارَ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ۔

۳۱۵۲: انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منیٰ میں آئے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور کنکریاں ماریں، پھر اپنے فرودگاہ میں تشریف لائے۔ منیٰ میں اترے قربانی کی پھر حجام سے کہا کہ لو اور اشارہ کیا داہنی طرف میں سر کے اور پھر بائیں پھر لوگوں کو دینے شروع کیے۔ یعنی موئے مبارک اپنے۔

۳۱۵۳: وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ لِلْحَلَّاقِ هَا وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى جَانِبِهٖ

۳۱۵۳: روایت کی ہم سے ابوبکر بن ابوشیبہ اور ابن نمیر اور ابوکریب نے تینوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے حفص بن غیاث نے انہوں نے ہشام سے اسی اسناد سے اب سنو کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں کہا کہ حضرت نے اشارہ فرمایا حجام سے یہاں اور اشارہ کیا

الْاَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعْرَهُ بَيْنَ مَنْ يَّلِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الْحَلَّاقِ وَ اِلٰى جَانِبِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اُمَّ سُلَيْمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَمَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَاَ بِالشِّقِّ الْاَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعْرَةَ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْاَيْسَرِ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا اَبُوْ طَلْحَةَ فَدَفَعَهُ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ ۔

اپنے ہاتھ سے داہنی طرف اس طرح اور بانٹ دیے بال اپنے ان لوگوں کو جو قریب تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا راوی نے اشارہ کیا حجام کو بائیں طرف کے سر کا تو اس طرف کے بال مونڈے تو ام سلیم کو عطا فرمایا اور ابوکریب کی روایت میں ہے کہ داہنی طرف سے شروع کیا اور ایک ایک دو دو بال بانٹ دیے لوگوں کو پھر بائیں طرف اشارہ کیا اور ان کو بھی ایسا ہی کیا یعنی منڈانا پھر فرمایا کہ یہاں ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں سو ان کو دے دیا۔

٣١٥٤: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهٖ عَنْ رَّاْسِهٖ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيْمَنْ يَّلِيْهِ ثُمَّ قَالَ احْلِقِ الشِّقَّ الْاٰخَرَ فَقَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ۔

۳۱۵۴: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور پھر آئے تو اونٹ کو ذبح کیا اور حجام بیٹھا ہوا تھا۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا سو داہنی طرف کا سر منڈایا اور ان بالوں کو تقسیم کیا، ان لوگوں میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھے۔ پھر فرمایا کہ اب دوسری جانب مونڈو، سو فرمایا کہ ابوطلحہ کہاں ہیں؟ وہ بال ان کو عنایت فرمائے۔

تشریح ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ اعمال حج میں سے نحر کے دن جب مزدلفہ سے لوٹ کر منیٰ میں آویں تو چار عمل ضرور ہیں پہلے رمی جمرہ عقبہ، قربانی کا ذبح، پھر سر منڈانا یا کترانا پھر مکہ جا کر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد نہیں کی ہے اور طواف قدوم کے بعد کر چکا ہے تو دوبارہ مکروہ بلکہ بدعت ہے جیسا اوپر گزر گیا اور ان چاروں عملوں کو اسی ترتیب سے بجالانا سنت ہے، پھر اگر کسی نے کچھ الٹ پلٹ کیا تو بھی روا ہو گیا۔ ان صحیح حدیثوں کی رو سے جو مسلم میں بعد اس کے آئیں گی اور یہی مستحب ہے کہ جب منیٰ میں آئے تو پہلے کہیں نہ جائے بلکہ سواری ہی پر سے جمرہ عقبہ کی رمی کر کے پھر منزل میں اترے اور اسی طرح مستحب ہے کہ قربانی کا نحر اور ذبح منیٰ میں ہو اگرچہ حرم میں کہیں بھی ہو تو روا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منڈانا افضل ہے اور مستحب ہے کہ داہنی طرف سے شروع کرے منڈانے والا اپنے سر کو اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا خلاف ابوحنیفہؒ کے کہ وہ کہتے ہیں کہ منڈانے والا بائیں طرف سے پہلے منڈائے اور قول ان کا چونکہ خلاف روایات مذکورہ ہے اس لیے مردود ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کے بال پاک ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور یہی صحیح ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تبرک ہیں اور ان کو رکھنا جائز ہے مگر سند متصل معلوم ہوں کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے بال ہیں اور یہ جو لوگ اس زمانہ میں موئے مبارک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کا دعویٰ صحیح نہیں اس لیے کہ ان کی بسند متصل تو کیا منقطع بھی بلکہ معضل بھی نہیں۔ قوی تو کیا ضعیف بھی نہیں پس غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کو نبی کا بال جاننا ناحق کا وبال مول لینا ہے اور گویا غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اپنی میزان خرد میں تول لینا ہے وَمَاهٰذَا اِلَّا ضَلَالٌ بَعِيْدٌ اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ حجام کون تھا اور ان کا نام کیا تھا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک کی حجۃ الوداع میں تو صحیح اور مشہور تو یہ ہے کہ معمر بن عبداللہ عدوی ہیں اور بخاری میں بھی یہی ہے کہ لوگوں نے کہا ہے کہ وہ معمر بن عبداللہ ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ خراش بن امیہ بن ربیعہ کلیبی ہیں بضم کاف کہ منسوب ہیں کلیب بن حبشیہ کی طرف۔ (نوویؒ)

٣١٥٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ

۳۱۵۵: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی

اللّٰہِ ﷺ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔

اکرم ﷺ نے جمرہ کو کنکریاں ماریں اور قربانی کر لی اور سر منڈوایا تو آپ نے اپنی دائیں جانب آگے کی اس نے مونڈ دی تو آپ نے ابوطلحہ انصاریؓ کو بلایا اور ان کو وہ بال دے دیئے پھر آپ نے اپنی بائیں جانب آگے کی کہ اس کو مونڈ و جب وہ مونڈ دی گئی تو آپ نے ابوطلحہ کو وہ بال دیئے کہ لوگوں میں تقسیم کر دو۔

بَابُ : جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّبْحِ......

باب: رمی سے پہلے ذبح جائز ہے

۳۱۵۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْاَلُوْنَهُ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَاحَرَجَ ثُمَّ جَآءَهُ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَ لَاحَرَجَ ۔

۳۱۵۶: عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ منیٰ کے حجتہ الوداع میں کھڑے ہوئے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ پوچھیں سو ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے نہ جانا اور سر منڈا لیا۔ قربانی کی نحر سے پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب قربانی ذبح کرلو اور کچھ حرج نہیں پھر دوسرا آیا اور اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ میں نے نہ جانا اور قربانی ذبح کر لی کنکر مارنے سے پہلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب کنکر مارلو اور کچھ مضائقہ نہیں غرض ان سے جس عمل کی تقدیم تاخیر کو پوچھا یہی فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں اب کرلو۔

۳۱۵۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْاَلُوْنَهُ فَيَقُوْلُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَشْعُرُ اَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْمِ وَلَاحَرَجَ قَالَ وَطَفِقَ اٰخَرُ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَمْ اَشْعُرْ اَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَيَقُوْلُ انْحَرْ وَ لَاحَرَجَ فَمَا سَمِعْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ اَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ الْاُمُوْرِ قَبْلَ بَعْضٍ وَّ اَشْبَاهِهَا اِلَّا قَالَ

۳۱۵۷: عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے اور لوگ آپ ﷺ سے مسئلے پوچھنے لگے سو ایک نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے نہ جانا کہ رمی نحر کے قبل ضرور ہے اور میں نے نحر کرلیا رمی سے پہلے۔ سو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب رمی کرلو اور کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے کہا کہ میں نے نہ جانا کہ نحر قبل حلق کے ہے اور حلق کرلیا قبل نحر کے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اب نحر کرلو اور کچھ حرج نہیں ہے۔ راوی نے کہا میں نے سنا کہ جس نے اس دن آپ ﷺ سے کوئی ایسا کام پوچھا کہ جسے انسان بھول جاتا ہے اور آگے پیچھے کر لیتا ہے اور اس کی مانند تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا کہ اب کرلو اور کچھ حرج نہیں۔ کہا امام مسلمؒ نے اور روایت کی ہم سے حسن حلوانی نے ان سے یعقوب نے ان سے ان کے باپ نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوْا ذٰلِكَ وَ لَاحَرَجَ۔

ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے مثل حدیث یونس کی جوزہری سے مروی ہو چکی آخر تک۔

۳۱۵۸: حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِلٰى آخِرِهٖ۔

۳۱۵۸: مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۳۱۵۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَاهُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَاكُنْتُ اَحْسِبُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ كَذَا وَ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَ كَذَا ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَآءِ الثَّلَاثَةِ قَالَ افْعَلْ وَلَاحَرَجَ۔

۳۱۵۹: عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے نحر کے دن خطبہ پڑھا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ۔ آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں میں کئی بار گزرا۔ کہا مسلم نے روایت کی ہم سے یہی حدیث عبد بن حمید نے ان سے محمد بن بکر نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے سعید بن یحییٰ اموی نے ان سے ان کے باپ نے اور سب نے روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سے مگر ابن بکر کی روایت مثل روایت عیسیٰ کی ہے مگر قول ان کا کہ یہ تین چیزیں (یعنی رمی اور نحر اور حلق) یہ مذکور نہیں اور یحییٰ کی روایت میں یوں ہے کہ ایک نے کہا حلق کیا میں نے قبل نحر کے اور نحر کی قبل رمی کے اور اسی کی مانند۔

۳۱۶۰: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرِوَايَةِ عِيْسٰى اِلَّا قَوْلَهٗ لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ وَاَمَّا يَحْيَى الْاُمَوِيُّ فَفِيْ رِوَايَتِهٖ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ۔

۳۱۶۰: چند الفاظ کے اختلاف سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۱۶۱: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ۔

۳۱۶۱: عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا قربانی کر کوئی حرج نہیں۔ کہا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رمی کر اور کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۱۶۲: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى نَاقَةٍ بِمِعًنٰى فَجَاءَهٗ رَجُلٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

۳۱۶۲: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۱۶۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ

۳۱۶۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان کے پاس ایک شخص آیا نحر کے دن اور جمرہ کے

رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَ لَاحَرَجَ وَ اَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَاحَرَجَ وَ اَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّیْ اَفَضْتُ اِلَی الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَ لَاحَرَجَ قَالَ فَمَا رَاَيْتُهٗ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلُوْا وَلَاحَرَجَ ۔

پاس آپ ﷺ کھڑے ہوئے تھے سواس نے عرض کی یارسول اللہ میں نے سر منڈا لیا کنکریاں مارنے سے پہلے آپ نے فرمایا اب کنکریاں مارلو اور کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرا آیا اور عرض کی کہ میں نے ذبح کیا رمی سے پہلے آپ ﷺ نے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ حرج نہیں اور تیسرا آیا اور عرض کی کہ میں نے طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا رمی سے پہلے آپ ﷺ نے فرمایا اب رمی کرلو اور کچھ حرج نہیں راوی نے کہا اس دن حضرت ﷺ سے جو چیز پوچھی کہ آگے پیچھے ہوگئی آپ نے فرمایا اب کرلو اور کچھ حرج نہیں۔

تشریح ۞ نحر کے دن چار کام ہیں اول[۱] رمی جمرہ عقبہ کی پھر ذبح[۲] پھر حلق[۳] پھر طواف افاضہ[۴] اور سنت یہی ہے کہ یہ چاروں کام اسی ترتیب سے بجالائے اور یہی مذہب ہے سلف کا اور شافعیہ کا اور دلیل ان کی یہی روایات ہیں اور ان کا قول ہے کہ اگر کسی نے ان میں آگے پیچھے کیا کسی کام کو تو روا ہے اور اس پر فدیہ نہیں اور نہ قربانی ہے اور ابوحنیفہؒ اور مالک اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہؒ کا قول ہے کہ اس پر قربانی لازم ہے (اور ایک قول شاذ ابن عباسؓ کا بھی ایسا ہی ہے مگر ان سب پر روایات باب حجت ہیں اور ظاہر اس لفظ سے جو حضرت ﷺ نے فرمایا کہ کچھ حرج نہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو نہ گناہ ہے نہ اور کوئی چیز واجب ہے قربانی وغیرہ سے اور اگر کچھ واجب ہوتا تو آپ ﷺ یہاں بیان فرمادیتے اور اس پر تو اجماع ہے کہ عامد اور بھولنے والا اس میں برابر ہے پھر جن کے نزدیک قربانی واجب ہے اور جن کے نزدیک نہیں تو دونوں پر نہیں اور اتنا فرق ہے کہ قصداً کرنے والا خلاف سنت سے گنہ گار ہوتا ہے اور بھولنے والا نہیں ہوتا اور یہ جو وارد ہوا کہ آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے جیسا کہ عبداللہ کی روایت میں اوپر مذکور ہوا اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت سواری پر بیٹھنا روا ہے۔ اگرچہ کہیں جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑھا آپؐ نے نحر کے دن اور خطبے حج کے شافعیہ کے نزدیک چار ہیں اول مکہ میں کعبہ کے نزدیک ساتویں تاریخ کو ذی الحجہ کے دوسرا نمرہ میں عرفہ کے دن تیسرا منیٰ میں نحر کے دن چوتھا پھر منیٰ میں ایام تشریق کے دوسرے دن میں اور یہ سب ایک ہی ایک خطبے ہیں اور بعد نماز ظہر کے سوا اس خطبہ کے جو نمرہ میں ہے کہ وہ دو خطبہ ہیں اور قبل صلوٰۃ ظہر کے ہیں اور بعد زوال کے اور دلائل انکے میں نے احادیث صحیحہ سے شرح مہذب میں بیان کئے ہیں ایسا ہی کہا نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں)۔

۳۱٦٤: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قِيْلَ لَهٗ فِی الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْیِ وَالتَّقْدِيْمِ وَالتَّاخِيْرِ فَقَالَ لَاحَرَجَ۔

۳۱۶۴: ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے قربانی، حلق، رمی کے آگے پیچھے ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

بَابُ :اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْاِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: طواف افاضہ نحر کے دن بجالانا مستحب ہے

۳۱٦٥: عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّی الظُّهْرَ بِمِنًی قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيْضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّی الظُّهْرَ بِمِنًی وَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ ۔

۳۱۶۵: نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف افاضہ کیا نحر کے دن اور پھر لوٹے اور ظہر منیٰ میں پڑھی نافع نے کہا ابن عمرؓ طواف افاضہ کرتے تھے نحر کے دن اور پھر لوٹ کر منیٰ میں ظہر پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

تشریح: اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ نحر کے دن اول روز میں کر لینا مستحب ہے۔

بَابُ : اسْتِحْبَابُ نُزُوْلِ الْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ

باب: کوچ کے دن محصب میں اترنا مستحب ہے

۳۱۶۶: عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَيَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَيَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ مَايَفْعَلُ اُمَرَاؤُكَ ۔

۳۱۶۶: عبدالعزیز، رفیع کے فرزند نے کہا کہ پوچھا میں نے انس بن مالکؓ سے کہ خبر دو مجھے جو تم نے یاد رکھا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ترویہ کے دن (یعنی آٹھویں تاریخ) نماز ظہر کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا منیٰ میں پھر میں نے کہا نماز عصر کہاں پڑھی؟ کوچ کے دن؟ کہا ابطح میں پھر کہا کرو تم جیسا کرتے ہیں تمہارے حاکم لوگ۔

۳۱۶۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ ۔

۳۱۶۷: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ وعمرؓ ابطح میں اترا کرتے تھے۔

تشریح: ابطح وہی ہے جسے محصب کہتے ہیں۔

۳۱۶۸: عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيْبَ سُنَّةً وَّ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ ۔

۳۱۶۸: نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ وہ محصب میں اترنے کو سنت جانتے تھے اور ظہر وہیں پڑھتے تھے نحر کے دن کی نافع نے کہا کہ محصب میں اترے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اترے ہیں خلیفہ آپ کے۔

۳۱۶۹: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ اِذَا خَرَجَ ۔

۳۱۶۹: عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کچھ واجب نہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اس لئے وہاں اترے ہیں کہ وہاں سے نکلنا آسان تھا جب مکہ سے آپ نکلے

۳۱۷۰: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

۳۱۷۰: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۱۷۱: عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ وَ ابْنَ عُمَرَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ ۔

۳۱۷۱: سالم نے کہا کہ ابوبکرؓ وعمرؓ اور ابن عمر ابطح میں اترے تھے زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ وہ نہیں وہاں اترتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو وہاں اترتے تھے تو اس لئے کہ وہاں سے روانہ ہو جانا مکہ سے آسان تھا۔

۳۱۷۲: عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ اِنَّمَاهُوَ مَنْزِلٌ نَّزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۱۷۲: عطاء نے کہا کہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کچھ سنت و واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

ہیں۔

٣١٧٣: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَمْ يَاْمُرْنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْزِلَ الْاَبْطَحَ حِيْنَ خَرَجَ مِنْ مِنًى وَّلٰكِنِّىْ جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيْهِ قُبَّةً فَجَآءَ فَنَزَلَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ فِىْ رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَّ فِىْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ وَّ كَانَ عَلٰى ثَقْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۱۷۳: سلیمان بن یسار نے روایت کی کہ ابورافعؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم نہیں کیا تھا کہ میں اتروں ابطح میں جب آپ ﷺ منیٰ سے نکلے مگر میں آیا اور میں نے وہاں قبہ لگا دیا پھر آپ ﷺ آئے اور وہاں اتر پڑے۔ ابوبکر کی روایت میں صالح سے یوں ہے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے سلیمان بن یسار سے اور قتیبہ کی روایت میں ہے کہ ابورافعؓ نے کہا اور ابورافعؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامان پر مقرر تھے۔

٣١٧٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ نَنْزِلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا بِخَيْفِ بَنِىْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ ـ

۳۱۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا ''کل ہم اللہ چاہے گا تو خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی آپس میں''۔

٣١٧٥: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًى نَّحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِىْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ اَنَّ قُرَيْشًا وَّبَنِىْ كِنَانَةَ خَالَفَتْ عَلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ وَّبَنِى الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّايُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسَلِّمُوْا اِلَيْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِىْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ۔

۳۱۷۵: ابوہریرہ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ منیٰ میں کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں اترنے والے ہیں جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی اور کیفیت اس کی یہ تھی کہ قریش نے اور بنی کنانہ نے قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب سے یعنی ان کے قبیلوں سے نہ نکاح کریں نہ خرید وفروخت کریں جب تک وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے سپرد نہ کر دیں اور مراد خیف بنی کنانہ سے محصب ہے (تفصیل اس کی آگے آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ)۔

٣١٧٦: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ ـ

۳۱۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری خیف ہے جہاں قسم کھائی انہوں نے یعنی کافروں نے کفر پر۔

تشریح ۞ غرض یہ کہ محصب میں اترنا اس میں اختلاف تھا صحابہؓ کا کوئی اس کو منزل اتفاقی کہتے تھے اور یہاں اترنا مسنون نہ جانتے تھے اور کوئی اسے اقتدائے رسول جان کر مستحب ٹھہراتے تھے چنانچہ امام شافعیؒ اور مالکؒ اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بنظر اقتدائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وپیروی خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مگر اس پر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اس کو ترک کیا تو اس پر کچھ الزام نہیں اور مستحب ہے کہ وہاں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھے اور کچھ رات تک ٹھہرے یا ساری رات بنظر اقتدائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور محصب اور ابطح اور حصبہ اور بطحاء اور خیف بنی کنانہ یہ سب نام ایک ہی مقام کے ہیں اور اصل میں خیف اس زمین کو کہتے ہیں کہ نشیب میں واقع ہو پہاڑ کے دامن میں اور وہاں سے مدینہ منورہ کا سیدھا راستہ ہے اسی لئے کہا کہ وہاں سے نکلنا آسان ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہاں

اتریں گے اس لئے کہ اللہ پاک کا حکم ہے کہ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ یعنی نہ کہنا کسی کو کہ کل میں اس کو کروں گا مگر یوں کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور کفار نے جب حضرت ﷺ مکہ معظمہ میں تھے آپس میں قسم کھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکہ سے نکال دیں اسی خیف بنی اور اس اقرار نامہ کو کعبہ میں لٹکا دیا اللہ پاک نے ایک دیمک کو مقرر کیا کہ وہ سارا کاغذ کھا گئی صرف اللہ اور رسول ﷺ کا نام اس میں رہ گیا اور جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اور آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کو خبر دی اور وہ ان کافروں کے پاس آئے اور یہ امر ظاہر کیا پھر انہوں نے وہ کاغذ نکال کر دیکھا اور ویسا ہی پایا چنانچہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ وہاں اترنا آپ ﷺ کا شکر الٰہی کے ارادہ سے تھا کہ اس نعمت کا شکر بجالاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے دین کو ظاہر کیا اور عاجزوں کو غالب اور کفار کو مغلوب فرمایا ایسا ہی کہا نووی ؒ نے۔

بَابُ: وُجُوْبِ الْمَبِيْتِ بِمِنًى

باب: ایام تشریق میں منیٰ میں رات گزارنا واجب ہے

۳۱۷۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَآ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِّنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ۔

۳۱۷۷: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ رات کو منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہیں، اس لئے کہ ان کو زمزم پلانے کی خدمت تھی۔

تشریح ۞ اس روایت سے دو مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ منیٰ کی راتوں میں رات کو منیٰ ہی میں رہنا ضرور ہے اور اس پر اتفاق ہے علماء کا مگر اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے کہ سنت ہے امام شافعیؒ کے اس میں دو قول ہیں صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہے اور مالکؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے دوسرا قول یہ ہے کہ سنت ہے اور اسی کے قائل ہیں ابن عباسؓ اور حسنؒ اور ابو حنیفہؒ غرض جس نے واجب کہا ہے اس نے کہا ہے کہ اس کے تارک پر قربانی واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہا ہے وہ تارک کیلئے قربانی مستحب کہتا ہے اور کس قدر وہاں رہنا واجب ہے اس میں بھی اختلاف ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ اکثر رات میں رہنا ضرور ہے دوسرے یہ کہ ایک ساعت ہر رات میں دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ زمزم پلاتے ہیں ان کو شب کو منیٰ میں رہنا ضرور نہیں بلکہ ان کو ضرور ہے کہ مکہ میں جائیں اور رات کو زمزم پلا دیں اور حوضوں میں پانی بھریں کہ پینے والے فراغت سے پئیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ اولاد عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جو زمزم پلانے والا ہو اس کو رخصت ہے کہ منیٰ میں نہ رہے اور اسی طرح جو نیا شخص زمزم پلانے کا التزام کرے اس کو بھی رخصت ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ رخصت خاص آل عباسؓ کو ہے بعضوں نے کہا خاص عباسؓ کو تھی اور بعض نے کہا بنی عباسؓ میں سے بنی ہاشم کو خاص ہے غرض یہ چار قول ہیں اصحاب شافعیہ کے اور صحیح ان میں پہلا ہی قول ہے اور پانی پلانا خاص حق ہے آل عباسؓ کا اس لئے کہ ایام جاہلیت میں یہ خدمت خاص تھی عباسؓ کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کیلئے قرار دی اور ہمیشہ ان کے واسطے ہے نوویؒ نے ایسا ہی کہا ہے۔

۳۱۷۸: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۳۱۷۸: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

بَابُ : فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلٰى اَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا

باب: حج میں پانی پلانے کی فضیلت

٣١٧٩: عَنْ بَكْرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًامَّعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُوْنَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَاَنْتُمْ تَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ اَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ اَوْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَابِنَا حَاجَةٌ وَّلَا بُخْلٌ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ اُسَامَةُ فَاسْتَسْقٰى فَاَتَيْنَاهُ بِاِنَاءٍ مِّنْ نَّبِيْذٍ فَشَرِبَ وَسَقٰى فَضْلَهُ اُسَامَةَ وَقَالَ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا فَلَا نُرِيْدُ نُغَيِّرُ مَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۱۷۹: عبداللہ مزنی، فرزند بکر نے کہا کہ میں ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کعبہ کے نزدیک کہ ایک گاؤں کا آدمی آیا اور اس نے کہا کیا سبب ہے کہ میں تمہارے چچا کی اولاد کو دیکھتا ہوں کہ وہ شہد کا شربت اور دودھ پلاتے ہیں اور تم کھجور کا شربت پلاتے ہو کیا تم نے محتاجی کے سبب سے اسے اختیار کیا ہے یا بخیلی کی وجہ سے؟ تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ الحمدللہ نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخیلی اصل وجہ اس کی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اپنی اونٹنی پر اور ان کے پیچھے اسامہ تھے اور آپؐ نے پانی مانگا سو ہم ایک پیالہ کھجور کے شربت کا لائے اور آپؐ نے پیا اور اس میں سے جو بچا وہ اسامہؓ کو پلایا اور آپؐ نے فرمایا کہ تم نے خوب اچھا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو سو ہم اس کو بدلنا نہیں چاہتے جس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے چکے ہیں۔

تشریح ❁ اس حدیث سے فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے والوں کی تعریف نکلی اور آخر میں جو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم بدلنا نہیں چاہتے الخ اس سے ثابت ہوا اصل مذہب صحابہؓ کا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ تغیر کریں کسی امر میں خواہ تغیر صفات کا ہو مثلاً کسی طاعت کے اعداد یا اوقات یا تعینات میں تغیر کریں یا کسی عبادت کے کاموں میں کوئی صفت یا اپنی طرف سے بڑھا دیں یا گھٹا دیں کہ یہ سب منجملہ احداث ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور طریقہ ہے جماعت صحابہ کا اور اس سے رد ہو گئے تمام امور محدثہ اور اوامر و نواہی مبتدعہ و ذٰلك المقصود۔

بَابُ : الصَّدَقَةِ بِلُحُوْمِ الْهَدَايَا

باب: قربانی کا گوشت کھال وغیرہ سب صدقہ کردو

٣١٨٠: عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَاَجِلَّتِهَا وَ اَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا وَ قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا۔

۳۱۸۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ میں آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں اور ان کا گوشت اور کھالیں اور جھولیں خیرات کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں نہ دوں اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

٣١٨١: عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۳۱۸۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٣١٨٢: عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

۳۱۸۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اَجْرُ الْجَازِرِ۔

قصاب کی مزدوری کا ذکر نہیں ہے۔

۳۱۸۳: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يَّقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّقْسِمَ بُدْنَهٗ كُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا فِي الْمَسَاكِيْنِ وَلَا يُعْطِيَ فِيْ جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا۔

۳۱۸۳: حضرت علی بن ابو طالب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ کھڑے ہوں، وہ آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں پر اور حکم دیا کہ سارا گوشت اور جھولیں ان کی خیرات کر دیں مسکینوں کو اور قصاب کی مزدوری اس میں سے کچھ نہ دیں۔

تشریح ۞ بدنہ کا استعمال اکثر حدیث اور کتب فقہ میں اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گائے او بکری پر بھی اطلاق کیا ہے اور اس حدیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے اول معلوم ہوا کہ قربانی کا لے جانا مستحب ہے دوسرے اس کے ذبح اور نحر کے لئے کسی کو نائب کرنا درست ہے۔ تیسرے خود نحر و ذبح کرنا مستحب ہے۔ چوتھے گوشت اور کھال اور جھول سب تقسیم و خیرات کرنا ضرور ہے۔ پانچویں اجرت قصاب کی اس میں سے نہ دینا چاہئے چھٹے ثابت ہوا کہ اجرت قصاب کی حلال اور درست ہے اور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ فروخت کرنا کھال کا درست نہیں نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اس سے گھر میں نفع لینا خواہ وہ قربانی واجب ہو یا مستحب اور یہی قول ہے عطاؒ اور نخعی اور مالکؒ اور احمدؒ اور اسحٰق کا اور ابن منذر، ابن عمرؓ اور اسحٰق اور احمد سے راوی ہیں کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ کھال اس کی بیچ ڈالیں اور اس کی قیمت خیرات کر دیں اور ابو ثور نے بھی اجازت دی ہے بیچنے کی اور نخعی اور اوزاعی نے بھی کہا ہے کہ اس کے عوض میں کچھ مضائقہ نہیں اگر چھلنی اور سوپ اور تراز و وغیرہ خرید لیں اور حسن بصریؒ نے کہا ہے کہ اجرت جزار میں کھال دینا روا ہے مگر یہ خلاف سنت ہے اور یہ قول حسن بصریؒ کا خلاف حدیث ہے اس لئے مردود ہے اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ جھول ڈالنا خاص اونٹ پر ہے اور سنت ہے اور سلف سے مروج ہے اور مالکؒ اور شافعیؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ بعد کوہان چیرنے کے جھول ڈالی جائے کہ خون میں نہ بھرے اور کہا ہے قیمت جھول کی بھی اونٹ کی حیثیت کے موافق ہو یعنی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اس کے مناسب جھول بھی ہو جیسے مثل مشہور ہے شملہ بمقدار علم۔

۳۱۸۴: عَنْ عَلِيِّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهٗ بِمِثْلِهٖ۔

۳۱۸۴: ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ: جَوَازِ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ

باب: قربانی میں شریک ہونا جائز ہے

۳۱۸۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۳۱۸۵: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نحر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور بیل سات آدمیوں کی طرف سے۔

۳۱۸۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْتَرِكَ فِي الْاِبِلِ

۳۱۸۶: جابرؓ نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے اور آپ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ شریک ہو جائیں اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی ہم میں کے۔

وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِّنَّافِيْ بَدَنَةٍ۔

۳۱۸۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَحَرْنَا الْبَعِيْرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۳۱۸۷: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہم نے اونٹ اور گائے کو سات افراد کی طرف سے ذبح کیا۔

۳۱۸۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِيْ بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِّجَابِرٍ اَيُشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجُزُوْرِ قَالَ مَاهِيَ اِلَّا مِنَ الْبُدْنِ وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَّةَ قَالَ نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً اِشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِيْ بَدَنَةٍ۔

۳۱۸۸: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا شریک ہوئے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج اور عمرہ میں سات سات آدمی ایک بدنہ میں ایک شخص نے جابر سے کہا کہ کیا بدنہ میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے جزور میں ہوتے ہیں؟ تو جابر نے کہا کہ بدنہ اور جزور تو ایک ہی چیز ہے (یعنی دونوں اونٹ کو کہتے ہیں) اور حاضر ہوئے جابرؓ حدیبیہ میں تو انہوں نے کہا کہ نحر کئے ہم نے ستر اونٹ اور ہر اونٹ میں سات آدمی شریک تھے۔

۳۱۸۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَمَرَنَا اِذَا اَحْلَلْنَا اَنْ نُّهْدِيَ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا الْهَدْيَةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّحِلُّوْا مِنْ حَجِّهِمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۳۱۸۹: جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج کو تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپ ﷺ نے کہ جب ہم احرام کھول ڈالیں تو قربانی کر لیں اور چند آدمی ہم میں سے ایک ایک قربانی میں شریک ہو جائیں اور یہ جب ہوا کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں احرام حج کا عمرہ کروا کے کھلوا دیا تھا۔

تشریح ان حدیثوں سے شراکت قربانی میں ثابت ہوئی اور اس میں علماء کا اختلاف ہے مذہب شافعیؒ یہی ہے کہ شراکت روا ہے، خواہ قربانی واجب ہو خواہ مستحب اور برابر ہے کہ بعض شریکوں پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قرب الٰہی ہو اور بعض صرف گوشت کھانے کا ارادہ رکھتے ہوں غرض سب کی شراکت درست ہے اور دلیل ان کی یہی حدیثیں ہیں اور امام احمد اور جمہور اور داؤد ظاہری کا قول کہ شراکت ہدی تطوع میں روا ہے نہ واجب میں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالکیہ نے کہا کہ مطلق شراکت روا نہیں مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیحہ ہے لہٰذا مسموع نہیں اور ابوحنیفہؒ نے کہا ہے کہ شراکت جب درست ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو اور نہیں تو نہیں (یعنی کوئی گوشت کھانے کی نیت اس میں نہ رکھتا ہو) اور شراکت بکری میں جائز نہیں ہے اس میں سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور ہر ایک جانور ان میں سے گویا سات بکریوں کے برابر ہے یہاں تک کہ اگر کسی پر سات قربانیاں ہوں تو ایک اونٹ کرنا اس کو سب کو کافی ہو جائے گا اور جابرؓ کی اخیر روایت سے معلوم ہوا کہ متمتع پر قربانی واجب ہے اور واجب قربانی میں بھی شراکت درست ہے اور اس سے امام مالکؒ کا قول اور داؤد ظاہری وغیرہ کا رد ہو گیا اور اسی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمتع کی قربانی بعد عمرہ کے ذبح کر ڈالے اور قبل احرام حج کے اور اس میں اختلاف بھی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بعد عمرہ کے ذبح کرے۔

۳۱۹۰: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ

۳۱۹۰: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تمتع میں رسول اللہ صلی

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتے تو ایک گائے میں سات آدمی شریک ہو جاتے تھے۔

۳۱۹۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ۔

۳۱۹۱: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علہ وآلہ وسلم نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے ایک گائے ذبح کی نحر کے دن۔

۳۱۹۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَآئِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَآئِشَةَ بَقَرَةً فِيْ حَجَّتِهٖ۔

۳۱۹۲: جابرؓ سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ ﷺ نے اپنی سب بیبیوںؓ کی طرف سے قربانی کی اور ابن بکر کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کی طرف سے ایک گائے ذبح کی اپنے حج میں۔

تشریح: اس سے معلوم ہوا کہ اونٹ کو بایاں پیر اس کے آگے کا باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنا سنت ہے کہ وہ تین پیروں پر کھڑا ہو اور بقر اور بکری کو لٹا کر ذبح کرنا چاہئے اور تین پیر گائے کے بھی باندھ دینا چاہئے اور ایک داہنا کھلا رہے اور یہی مذہب ہے شافعی علیہ الرحمۃ کا کہ اونٹ کھڑے کر کے نحر کریں اور مالک اور احمد اور جمہور کا اور ابوحنیفہ اور ثوری کے نزدیک کھڑے بیٹھے دونوں برابر ہے اور یہ خلاف احادیث ہے لہٰذا مردود ہے۔

بَابُ: اسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْاِبِلِ قِيَامًا مَّعْقُوْلَةً

باب: اونٹ کو بندھا کھڑا کر کے نحر کرنا مستحب ہے

۳۱۹۳: عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ وَّهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهٗ بَارِكَةً فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۱۹۳: زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر نحر کرتا ہے تو کہا کہ اس کو اٹھالو اور پیر باندھ دو اور نحر کرو، یہ سنت ہے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

بَابُ: اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ اِلَى الْحَرَمِ

باب: قربانی کو حرم محترم میں بھیجنا مستحب ہے

۳۱۹۴: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِهٖ ثُمَّ يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

۳۱۹۴: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے قربانی روانہ کر دیتے تھے اور میں ان کے گلوں کے ہار بٹ دیا کرتی تھی پھر وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جیسے محرم پرہیز کیا کرتا ہے۔

۳۱۹۵: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۳۱۹۵: ابن شہاب سے وہی مضمون مروی ہوا۔

۳۱۹۶: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيَّ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ۔

۳۱۹۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں بٹا کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانیوں کے ہار، آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

۳۱۹۷: عَنْ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ

۳۱۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی

هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لَايَعْتَزِلُ شَيْئًا وَّلَايَتْرُكُهُ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانیوں کے ہار بٹا کرتی تھی اپنے ہاتھوں سے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہ چھوڑتے تھے۔

٣١٩٨: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا۔

۳۱۹۸: عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے ہاتھوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار بٹا کرتی تھی پھر آپ ان کے کوہانوں کو چیرا لگاتے پھر ہار ڈالتے اور بیت اللہ کی طرف بھیجتے۔ پھر آپ خود مدینہ میں قیام کرتے تو آپؐ پر کوئی چیز جو پہلے حلال تھی حرام نہ ہوتی۔

٣١٩٩: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ أَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ۔

۳۱۹۹: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے فرق سے روایت کی گئی ہے۔

٣٢٠٠: عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَ نَا فَاَصْبَحَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا يَأْتِيْ مَايَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ اَهْلِه اَوْيَأْتِيْ مَايَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِه۔

۳۲۰۰: ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کہ میں نے ہار بٹے ہیں اون سے جو رکھی ہوئی تھی ہمارے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان حلال رہے (یعنی قربانی بھیج کر اور اپنی بیبیوں سے صحبت کرتے تھے، جیسے حلال لوگ کرتے ہیں (یعنی جن کو احرام نہیں ہوتا)۔

٣٢٠١: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ اَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيْمُ فِيْنَا حَلَالًا۔

۳۲۰۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے کو دیکھ چکی ہوں کہ بٹتی تھی ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کیلئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بھیج کر پھر حلال رہتے تھے (یعنی محرم نہ ہوتے تھے)۔

٣٢٠٢: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

۳۲۰۲: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مروی ہے۔

٣٢٠٣: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا۔

۳۲۰۳: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار بکریاں بھیجیں بیت اللہ کو اور ان کے گلے میں ہار ڈالا۔

٣٢٠٤: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۳۲۰۴: حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم بکریوں کی گردنوں میں ہار ڈالتے اور ان کو روانہ کر دیتے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہی رہتے وہ کسی چیز کو اپنے اوپر حرام نہیں کرتے تھے۔

۳۲۰۵: عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَآ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ اِلٰى عَآئِشَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَايَحْرُمُ عَلَى الْحَآجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْىُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْىٍ فَاكْتُبِىْ اِلَىَّ بِاَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا فَتَلْتُ قَلَآئِدَ هَدْىِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَىَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِىْ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَىْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهٗ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْىُ۔

۳۲۰۵: عمرہ، عبدالرحمٰن کی بیٹی نے کہا کہ ابن زیاد نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لکھا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس نے قربانی بھیجی اس پر حرام ہو چکیں وہ چیزیں جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں جب تک کہ قربانی ذبح نہ ہو اور میں نے قربانی روانہ کی ہے سو جو حکم ہو مجھے لکھو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ابن عباسؓ نے جیسا کہا ویسا نہیں ہے، میں نے خود بٹے ہیں ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربانیوں کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے گلے میں ڈال کر میرے باپ کے ساتھ قربانی روانہ کر دی اور کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حرام نہ ہوئی اس کے ذبح تک جو اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حلال کی تھی۔

۳۲۰۶: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَهِىَ مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُوْلُ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْىِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَىَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَىْءٍ مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهٗ۔

۳۲۰۶: مسروق نے کہا کہ میں نے جناب عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنا کہ وہ پردے کی آڑ میں دستک دیتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں بٹا کرتی تھی ہار قربانی کے اپنے ہاتھوں سے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو روانہ کر دیتے تھے اور پھر اس کے ذبح تک کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے تھے۔

تشریح: ان سب روایتوں سے کئی مسئلے معلوم ہو گئے (۱) قربانی بھیجنا حرم میں مستحب ہے (۲) جو خود نہ جا سکے دوسرے کے ہاتھ روانہ کر دے (۳) قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا اور کوہان کو چیرنا مستحب ہے (۴) ہار ڈالنا بکری اور اونٹ اور گائے سب میں مستحب ہے (۵) ہار بٹنا مستحب ہے (۶) جو قربانی روانہ کرے محرم نہیں ہوتا کافہ علماء کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جس نے خلاف کیا اس کا قول بسبب مخالفت حدیث کے مسموع نہیں (۷) مالک اور ابوحنیفہ رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہار ڈالنا صرف اونٹ اور گائے میں مستحب ہے اور یہ تخصیص بھی حضرت عائشہؓ کی روایت سے باطل ہے کہ اس میں بکری بھی مذکور ہے (۸) اور ابن زیاد جو اوپر روایت میں وارد ہوا ہے یہ غلطی ہے صحیح زیاد بن ابی سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور موطا اور سنن ابوداؤد وغیرہ میں ہے اور ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا زمانہ نہیں پایا۔ (نوویؒ)

۳۲۰۷: عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ بِمِثْلِهٖ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ۔

۳۲۰۷: اس سند سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کرتی ہیں۔

بَابُ : جَوَازِ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنْ

باب: قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت

احْتَاجَ اِلَيْهَا

۳۲۰۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِی الثَّانِيَةِ اَوْ فِی الثَّالِثَةِ۔

سوار ہونا جائز ہے

۳۲۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص دیکھا کہ قربانی کا اونٹ کھینچ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا اس نے عرض کی قربانی کا ہے پھر فرمایا سوار ہو جا اس نے پھر وہی عرض کی، آپ ﷺ نے تیسری یا دوسری بار فرمایا۔ خرابی ہو تیری سوار ہو جا۔

تشریح: اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اس پر سوار ہونا روا ہے اور شافعیؒ کے نزدیک بغیر ضرورت روا نہیں اور اس طرح سوار ہوئے کہ اسے تکلیف نہ ہو یعنی جانور کو اور یہی مقولہ ہے مالکؒ اور ایک جماعت کا اور دوسری روایت مالکؒ کی اور قول احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہ ہے کہ بغیر ضرورت بھی روا ہے اور اہل ظاہر کا مذہب بھی یہی ہے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے اور ابوحنیفہؒ کا قول ہے نہایت مجبوری کے وقت روا ہے۔

لطیفہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقلد ہونا جانوروں کا کام ہے اور حضرت ﷺ نے اور صحابہؓ نے جو مقلد بنایا تو جانوروں کو بنایا اور حاملان حدیث کی سواریاں ہیں پس وائے ہے ان لوگوں پر جو آدمی کی صورت ہو کر مقلد بننا چاہتے ہیں۔

۳۲۰۹: عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً۔

۳۲۰۹: ابوالزناد کی روایت میں بھی وہی مضمون ہے اور اس میں ہے کہ اس اونٹ کے گلے میں ہار بھی تھا۔

۳۲۱۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا۔

۳۲۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی حدیثیں روایت کیں ان میں یہ بھی تھی کہ ایک شخص ایک اونٹ کو کھینچ رہا تھا جو اونٹ مقلد تھا (یعنی اس کے گلے میں ہار پڑا ہوا تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خرابی ہو تیری اس پر سوار ہو جا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ قربانی کا ہے آپ ﷺ نے پھر فرمایا سوار ہو جا۔ خرابی ہے تیری۔ سوار ہو جا خرابی ہے تیری۔

۳۲۱۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

۳۲۱۱: انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنی قربانی کے اونٹ کو دھکیل رہا تھا۔ آپؐ نے کہا سوار ہو جا۔ اس نے کہا یہ قربانی کا ہے۔ آپؐ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ سوار ہو جا۔

۳۲۱۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مُرَّ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ اَوْ هَدِيَّةٍ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ اَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ وَاِنْ۔

۳۲۱۲: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے اختلاف سے مروی ہے۔

۳۲۱۳: عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ مُرَّ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ

۳۲۱۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

٣٢١٤: عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَآ اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا۔

۳۲۱۴: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کو پوچھا تو انہوں نے کہا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ اس پر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو اور جب تمہیں ضرورت ہو اور سواری نہ ملے۔

٣٢١٥ : عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا۔

۳۲۱۵: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ: مَايُفْعَلُ بِالْهَدْيِ اِذَاعَطِبَ فِي الطَّرِيْقِ

باب: جب قربانی کا جانور راہ میں چل نہ سکے تو کیا کرے

٣٢١٦: عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ قَالَ انْطَلَقَ سِنَانٌ مَّعَهُ بِبَدَنَةٍ يَّسُوْقُهَا فَاَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيْقِ فَعَيِيَ بِشَاْنِهَا اِنْ هِيَ اُبْدِعَتْ كَيْفَ يَاْتِيْ بِهَا فَقَالَ لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَاَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاَضْحَيْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبُطْحَآءَ قَالَ انْطَلِقْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَتَحَدَّثْ اِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَلَهٗ شَاْنَ بَدَنَتِهٖ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَّ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَّعَ رَجُلٍ وَّاَمَّرَهٗ فِيْهَا قَالَ فَمَضٰى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبَغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ ۔

۳۲۱۶: موسیٰ بن سلمہ نے کہا میں اور سنان دونوں عمرے کو چلے اور سنان کے ساتھ ایک قربانی کا اونٹ تھا اور اسے کھینچتے تھے اور وہ راہ میں تھک گیا اور یہ اس کا حال دیکھ کر عاجز ہوئے کہ اگر یہ بالکل رہ گیا تو اسے کیونکر لاؤں گا اور کہنے لگے کہ اگر میں بلدہ پہنچا تو اس کا حکم بخوبی معلوم کروں گا پھر اتنے میں پہردن چڑھا اور ہم بطحاء میں اترے اور سنان نے مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس چلو کہ ان سے ذکر کریں غرض ان سے جا کر ذکر کیا۔ انہوں نے کہا تم نے خبردار شخص کو پایا۔ اب سنو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھ روانہ کئے اور وہ چلا پھر لوٹ آیا اور پوچھا یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی تھک جاوے تو کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے نحر کردو اور اس کے گلے کی جوتیاں (جو ہار میں لٹکائی ہیں تا کہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے) اس کے خون میں رنگ کر اس کے کوہان میں چھاپا ماردو اور اس میں سے نہ تم کھاؤ نہ تمہارا کوئی رفیق۔

٣٢١٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانَ

۳۲۱۷: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں کے روانہ کرنے کا مضمون ہے مگر اس میں اٹھارہ اونٹ مذکور

عَشْرَةَ بَدَنَةً مَّعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَهُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَ الْحَدِيْثِ ۔

ہے اور باقی مضمون وہی ہے اور اول کا قصہ سنان وغیرہ کا اس میں نہیں ہے۔

۳۲۱۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ذُوَيْبًا اَبَا قَبِيْصَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيْتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهٖ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ ۔

۳۲۱۸: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ذویب نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ قربانی کے اونٹ روانہ کئے اور فرمایا کہ اگر کوئی ان میں سے تھک جاوے اور مرنے کا ڈر ہو تو اس کو نحر کرنا اور اس کی جوتیاں خون میں ڈبو کر اس کے کوہان میں چھاپا مار دینا اور نہ تم کھانا اور نہ تمہارا کوئی رفیق۔

تشریح ۞ جب کوئی قربانی راہ میں تھک جائے تو اس کا حکم یہی ہے جو مذکور ہوا اور اس کا کھانا صاحب قربانی اور اس کے ساتھ والوں کو حرام ہے خواہ وہ اس کیشامل ہوں کھانے پینے میں یا جدا ہوں اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر وہ قربانی نفل کی ہے تو کھانا کھلانا اور بیچنا وغیرہ اس کا سب روا ہے اور اگر ہدی نذر کی ہے تو اس کو ذبح کرنا اور چھوڑ دینا اگر ذبح نہ کیا اور وہ مرگئی تو اس کا بدل واجب ہے اور گوشت اس کا امراء کو روا نہیں مطلقاً سوا مساکین کے اور مساکین بھی وہ جو اس قربانی والے قافلہ میں نہ ہوں جمہور کا قول یہی ہے اور اس کے ضائع ہونے کا خوف اس وجہ سے نہیں کہ قافلے پے در پے آتے ہیں۔ دوسرا قافلہ آئے گا اسے کھالے گا۔

بَابُ : وُجُوْبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ

باب: طواف وداع کا بیان

۳۲۱۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُوْنَ كُلَّ وَجْهٍ وَّلَمْ يَقُلْ فِيْ ۔

۳۲۱۹: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ لوگ ادھر ادھر چل پھر رہے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نہ کرے جب تک چلتے وقت طواف نہ کرلے بیت اللہ کا زہیر کی روایت میں فی کا لفظ نہیں۔

۳۲۲۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ ۔

۳۲۲۰: ابن عباسؓ نے کہا کہ لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ آخر میں بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جائیں (یعنی طواف کر کے) اور حائضہ پر تخفیف ہوگئی (یعنی طواف وداع کیلئے)۔

تشریح ۞ اس سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اور اگر اس کو ترک کردے تو دم لازم آتا ہے اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور اکثر علماء کا اور یہی قول ہے حسن بصریؒ اور حکم اور حماد اور ثوری اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق اور ابوثور کا اور مالک اور داؤد اور ابن منذر نے کہا کہ وہ سنت ہے اور اس کے ترک سے کچھ لازم نہیں آتا اور مجاہد سے دونوں روایتیں آئی ہیں اور حائضہ عورت کو معاف ہے۔

۳۲۲۱: عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

۳۲۲۱: طاؤس نے کہا میں ابن عباسؓ کے ساتھ تھا اور زید بن ثابتؓ فتویٰ دیتے تھے کہ حائضہ عورت نکلنے سے پیشتر گویا حیض کے پہلے طواف رخصت

رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تُفْتِيْ اَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِمَّا لَاْفَسَلْ فُلَانَةَ الْاَنْصَارِيَّةَ هَلْ اَمَرَهَا بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا اَرَاكَ اِلَّا قَدْ صَدَقْتَ۔

کرے، سو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ اگر تم نہیں مانتے ہو تو فلانی انصاری کی بی بی سے پوچھو کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کا حکم دیا ہے یا نہیں سو زید بن ثابتؓ ابن عباسؓ کے پاس لوٹ کر آئے اور بولے میں جانتا ہوں کہ آپؓ ہی سچ کہتے ہیں۔

تشریح ۞ غرض یہ ضروری نہیں کہ پہلے سے طواف کر رکھے قبل چلنے کے کہ شاید چلتے وقت حیض آ جائے بلکہ حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور اگر ہو تو معاف ہے۔

۳۲۲۲: عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَمَا اَفَاضَتْ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْ كَانَتْ اَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْاِ فَاضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ۔

۳۲۲۲: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ صفیہ کو حیض آ گیا اور میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم کو روکنے والی ہے؟ میں نے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کر چکیں ہیں، تب حائضہ ہوئی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو کوچ کریں۔

۳۲۲۳: عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

۳۲۲۳: ابن شہاب اس سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت صفیہ طوافِ افاضہ کے بعد حائضہ ہو گئیں۔ باقی حدیث گزشتہ کی طرح ہے۔

۳۲۲٤: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ صَفِيَّةَ قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ۔

۳۲۲۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۲۲٥: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَتَخَوَّفُ اَنْ تَحِيْضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ اَنْ تُفِيْضَ قَالَتْ فَجَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ فَلَا اِذَنْ۔

۳۲۲۵: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم ڈرتے تھے کہ صفیہ طوافِ افاضہ سے پہلے حائضہ نہ ہو جائیں۔ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا صفیہ ہم کو روکے رکھے گی۔ ہم نے بتایا کہ وہ طواف افاضہ کر چکیں ہیں آپؐ نے فرمایا تب نہیں۔

٣٢٢٦: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالُوْا بَلٰى فَاخْرُجْنَ۔

۳۲۲۶: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے فرق سے مروی ہے۔

٣٢٢٧: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَمِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَايُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا حَائِضٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا قَدْزَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ۔

۳۲۲۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ ارادہ حضرت صفیہؓ سے ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہوتا ہے تو عرض ہوئی کہ وہ حائض ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو ہم کو روکا چاہتی ہیں عرض کی کہ وہ نحر کے دن طواف افاضہ کر چکی ہیں تب فرمایا تمہارے ساتھ کوچ کریں۔

٣٢٢٨: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَرَادَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْفِرَ اِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً فَقَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِىْ۔

۳۲۲۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوچ کا ارادہ کیا صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے خیمہ کے دروازے پر غمگین اداس تھیں آپ ﷺ نے فرمایا بانجیں سر منڈیاں کیا ہم کو روکتی ہیں پھر ان سے فرمایا کیا تم نے نحر کے دن طواف افاضہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا چلو (یعنی طواف وداع معاف)۔

تشریح ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ طواف وداع تو حائضہ کو معاف ہے اور طواف افاضہ رکن ہے کہ بغیر اس کے ادا کئے حائضہ روانہ نہیں ہو سکتی اور اگر وہ اپنے وطن چلی گئی بغیر طواف افاضہ کے تو محرمہ رہے گی اور معلوم ہوا کہ طواف افاضہ کو طواف زیارت بھی کہنا روا ہے اور مالکؒ نے کہا کہ مکروہ ہے مگر ان کی کوئی دلیل معتبر نہیں۔

٣٢٢٩: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ الْحَكَمِ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً۔

۳۲۲۹: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے اس میں غمگین، اداس کے الفاظ نہیں ہیں۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے

٣٢٣٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ فِيْهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّسَارِهٖ وَعَمُوْدًا عَنْ

۳۲۳۰: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسامہؓ اور بلالؓ اور عثمان بن طلحہؓ داخل ہوئے کعبہ میں اور دروازہ بند کر لیا اور آپ ﷺ ٹھہرے پھر ابن عمرؓ نے بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو انہوں نے کہا کہ تین کھمبے اپنے بائیں کئے اور ایک داہنے اور تین پیچھے اور کعبہ کے اندر ان دنوں چھ کھمبے تھے پھر نماز پڑھی۔

يَّمِيْنِهٖ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَآءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى۔

۳۲۳۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَزَلَ بِفَنَآءِ الْكَعْبَةِ وَاَرْسَلَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ فَجَآءَ بِالْمِفْتَحِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَاَمَرَ بِالْبَابِ فَاُغْلِقَ فَلَبِثُوْا فِيْهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَارِجًا وَّبِلَالٌ عَلٰى اَثَرِهٖ فَقُلْتُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَيْنَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ قَالَ وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى ۔

۳۲۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے فتح مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان میں اترے اور عثمان بن طلحہؓ کے پاس کہلا بھیجا اور وہ کنجی لائے اور دروازہ کھولا اور آپ ﷺ اور بلالؓ اور اسامہؓ اور عثمان بن طلحہؓ اندر گئے اور دروازے کو حکم دیا کہ بند کر دو اور تھوڑی دیر ٹھہرے پھر دروازہ کھولا پھر میں سب لوگوں سے پہلے آپ ﷺ سے ملا کعبہ کے باہر اور بلالؓ آپ ﷺ کے پیچھے تھے سو بلالؓ سے میں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کہاں؟ انہوں نے کہا کہ دو کھمبوں کے بیچ میں اپنے منہ کے سامنے اور میں بھول گیا کہ پوچھوں کتنی رکعتیں پڑھیں۔

۳۲۳۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لِّاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اَنَاخَ بِفِنَآءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ اِلٰى اُمِّهٖ فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِيَهٗ قَالَ وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهٗ اَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِیْ قَالَ فَاَعْطَتْهُ اِيَّاهُ فَجَآءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَدَفَعَهٗ اِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

۳۲۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا اسامہؓ کی اونٹنی پر سوار کعبہ کے صحن میں آئے اور اونٹنی کو بٹھایا اور عثمانؓ کو بلایا اور فرمایا کنجی لاؤ وہ اپنی ماں کے پاس گئے اور انہوں نے نہ دی پھر عثمان نے کہا کہ تم کنجی دے دو نہیں تو یہ تلوار میری پیٹھ سے پار ہو جاوے گی، تب دی اور وہ لے کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازہ کھولا آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا حماد کی روایت میں۔

۳۲۳۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَجَافُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيْلًا ثُمَّ فَتَحَ فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ

۳۲۳۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ میں گئے اور اسامہؓ اور بلالؓ اور عثمانؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور لوگوں نے آپ ﷺ کے جانے کے بعد دروازہ بند کر لیا۔ بڑی دیر تک پھر دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا اور میں بلالؓ سے ملا اور کہا کہ کہاں نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے؟ انہوں نے کہا دو کھمبوں کے بیچ میں جو آگے ہیں اور میں بھول گیا ان سے یہ نہ پوچھا کہ کتنی

صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نماز پڑھی۔

٣٢٣٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَاُسَامَةُ وَاَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ قَالَ فَمَكَثُوْا فِيْهِ مَلِيًّا ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَقِيْتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالُوْا هَاهُنَا قَالَ وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُمْ كَمْ صَلّٰى۔

۳۲۳۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٢٣٥: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوْا كُنْتُ فِيْ اَوَّلِ مَنْ وَّلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ۔

۳۲۳۵: وہی مضمون ہے پر اس میں اتنا ہے کہ راوی نے کہا کہ نماز پڑھی آپ ﷺ نے یمانی دو کھمبوں کے بیچ میں۔

٣٢٣٦: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ ابْنُ طَلْحَةَ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ اَحَدٌ ثُمَّ اُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَاَخْبَرَنِيْ بِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ۔

۳۲۳۶: سالم بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کعبہ میں گئے اور اسامہؓ اور بلالؓ اور عثمانؓ بھی اور کوئی ان کے ساتھ نہ گیا پھر دروازہ بند کر دیا۔ عبداللہ نے کہا کہ خبر دی مجھے بلالؓ نے یا عثمانؓ نے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر دو یمانی کھمبوں کے بیچ میں۔

٣٢٣٧: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِدُخُوْلِهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنْ دُخُوْلِهِ وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى

۳۲۳۷: ابن جریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے کہا کہ تم نے سنا ہے ابن عباسؓ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ تم کو حکم ہوا ہے طواف کا اور نہیں حکم ہوا ہے کعبہ کے اندر جانے کا، کہا عطاء نے کہ وہ منع نہیں کرتے تھے اس کے اندر جانے سے مگر میں نے ان کو سنا کہ کہتے تھے کہ خبر دی مجھ کو اسامہ بن زیدؓ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب داخل ہوئے کعبہ میں تو ہر طرف اس میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی پھر جب نکلے تو دو رکعت پڑھی قبلہ کے آگے اور فرمایا کہ

خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِيْ قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهُ مَا نَوَاحِيْهَا اَفِيْ زَوَايَاهَا قَالَ بَلْ فِيْ كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ ۔

یہی قبلہ ہے میں نے ان سے کہا کہ کیا حکم ہے اس کے کناروں کا اور کیا حکم ہے اس کے کونوں میں نماز کا تو انہوں نے کہا کہ ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے۔

تشریح ۞ یہی قبلہ ہے یعنی قیامت تک اسی کی طرف نماز ہوگی اور یہ منسوخ نہ ہوگا جیسے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنا منسوخ ہو چکا ہے یہ مراد ہے کہ آپ ﷺ نے گویا امام کا کھڑا ہونا سکھا دیا کہ امام کو مسنون یہی ہے کہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو اور اس کے کونوں اور کناروں میں نہ کھڑا ہو اگرچہ نماز ہر طرف روا ہے مگر امام کی وہی جگہ مسنون ہے یا یہ مطلب ہے کہ قبلہ یہی کعبہ ہے نہ ساری مسجد جو اس کے گرد بنی ہے اور ان سب روایتوں میں محدثین نے بلالؓ کی روایت سے تمسک کیا ہے جس میں کعبہ کے اندر نماز کا ذکر ہے اور اسامہؓ کی روایت سے تمسک نہیں کیا، اس لئے کہ بلالؓ نے ایک امر زائد ثابت کیا اور مثبت مقدم ہے نافی پر اس لئے اس کو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز معہود ہے جس میں رکوع اور سجدہ ہوتا ہے اور اسی لئے ابن عمرؓ نے کہا کہ میں بھول گیا کہ ان سے پوچھوں کتنی پڑھی اور اسامہؓ کے نہ دیکھنے کا سبب شاید یہ ہو کہ یہ اور گوشہ میں ہوں اور دعا میں مشغول ہوں اور حضرت ﷺ سے دور ہوں، بخلاف بلالؓ کے کہ وہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہوں اور دروازہ بند ہونے سے اندھیرا بھی ہو اور نماز آپ ﷺ کی وہاں ہلکی ہو اور علماء کا اختلاف ہے کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے میں بعض نے کہا ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب ادا کرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نفل ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے شافعی اور ثوری اور ابوحنیفہ اور جمہور اور احمد کا اور مالکؒ نے کہا نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور وتر اور سنتیں فجر کی اور دو رکعتیں طواف کی جائز نہیں اور بعض اہل ظاہر اور اصبغ مالکی کا قول ہے کہ کوئی نماز اس میں نہیں نہ نفل نہ فرض اور جمہور کی دلیل یہی روایات بلال رضی اللہ عنہ کی ہیں اور جب نفل روا ہوا تو جائز ہے کہ فرض بھی روا ہو پس مذہب جمہور قوی ہے اور عثمان بن طلحہؓ سے آپ ﷺ نے کنجی لی اور بنی طلحہ کے سپرد کی اور فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے پاس ہی رہے گی غرض سعادت کعبہ کی ان ہی کے خاندان میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اور جب تک ان میں کوئی لائق اور قابل ہو دوسرے کو دینا روا نہیں اور آپ ﷺ کے اندر جانے کے بعد کعبہ کا دروازہ بند کر دیا کہ ہجوم خلائق نہ ہو اور آپ ﷺ کا دل مطمئن اور خاطر تسکین میں رہے۔

۳۲۳۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فِيْهَا سِتُّ سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ۔

۳۲۳۸: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے کعبہ میں اور اس میں چھ کھمبے تھے سو ہر کھمبے کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔

تشریح ۞ ان کی روایت نماز نہ پڑھنے کے باب میں کیونکر مقبول ہو سکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نہ تھے کعبہ کے اندر بخلاف بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ وہ ساتھ تھے۔ غرض بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ مثبت ہے اور یہ نافی۔

۳۲۳۹: عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فِيْ عُمْرَتِهٖ قَالَ لَا ۔

۳۲۳۹: اسمٰعیل نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ کیا داخل ہوئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ میں اپنے عمرہ کی حالت میں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

تشریح ۞ مراد اس سے عمرہ قضاء ہے کہ ساتویں سال ہجرت کے ہوا قبل فتح مکہ کے اور سبب اس وقت میں نہ جانے کا یہ تھا کہ کعبہ کے اندر بت رکھے تھے اور تصاویر تھیں اور مشرک ان کو وہاں سے اٹھانے نہیں دیتے تھے جس سال مکہ فتح ہوا بت نکال دیئے گئے اور داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور تصاویر ہٹا دی گئیں۔

بَابُ: نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَائِهَا

باب: کعبہ توڑ کر بنانے کا بیان

٣٢٤٠: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ وَلَجَعَلْتُهَا عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّ قُرَيْشًا حِيْنَ بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا ـ

۳۲۴۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ توڑتا اور اس کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر بنا دیتا اس لیے کہ قریش نے جب کعبہ بنایا تو چھوٹا کر دیا اور میں اس میں ایک دروازہ پیچھے بھی بناتا۔

٣٢٤١: وَحَدَّثَنَاه اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۳۲۴۱: کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابوشیبہ نے اور ابوکریب نے دونوں نے روایت کی ابن نمیر سے انہوں نے ہشام سے یہی حدیث اسی سند سے۔

٣٢٤٢: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ ـ

۳۲۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا۔ سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں پھیر دیتے اس کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر؟ سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں البتہ ایسا کرتا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بیشک یہ سنا ہوگا جنابہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس لیے میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھونا ان دونوں کونوں کا اسی واسطے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں تھا۔

تشریح: پس اگر ان دونوں کو چھوتے تو پورے کعبہ کا طواف نہ ہوتا بلکہ کچھ زمین کعبہ کے اندر کی جو حطیم کی جانب میں ہے طواف سے رہ جاتی۔

٣٢٤٣: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنَّ

۳۲۴۳: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا کہ اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت کو نہ چھوڑی ہوتی یا کفر کو تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں صرف کر دیتا۔ (یعنی جہاد

قَوْمَكِ حَدِيْثُوْا عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ اَوْقَالَ بِكُفْرٍ لَاَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْاَرْضِ وَلَاَدْخَلْتُ فِيْهَا مِنَ الْحِجْرِ ۔

میں)اوراس میں دروازے زمین کے برابر بناتا اور حطیم کو کعبہ میں ملا دیتا۔

٣٢٤٤: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ يَعْنِيْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاعَائِشَةُ لَوْلَآ اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُوْا عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَاَلْزَقْتُهَا بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَّ زِدْتُّ فِيْهَا سِتَّةَ اَذْرُعٍ مِّنَ الْحِجْرِ فَاِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ۔

۳۲۴۴: وہی مضمون ہے مگر یہ زیادہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں کعبہ کو گرا کر زمین سے اس کے دروازے ملا دیتا اور دروازے رکھتا ایک شرق کی جانب دوسرا غرب کی طرف اور چھ ہاتھ حطیم میں سے زمین ملا دیتا اس لیے کہ قریش نے جب بنایا تو چھوٹا کر دیا۔

٣٢٤٥: عَنْ عَطَآءٍ قَالَ لَمَّااحْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ حِيْنَ غَزَاهُ اَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ اَمْرِهٖ مَاكَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَتّٰى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيْدُ اَنْ يُّجَرِّئَهُمْ اَوْ يُحَرِّبَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ اَنْقُضُهَا ثُمَّ اَبْنِيْ بِنَآئَهَا اَوْ اُصْلِحُ مَاوَهٰى مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّيْ قَدْ فُرِقَ لِيْ رَاْيٌ فِيْهَآ اَرٰى اَنْ تُصْلِحَ مَاوَهٰى مِنْهَا وَ تَدَعَ بَيْتًا اَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَ اَحْجَارًا اَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْكَانَ اَحَدُكُمُ احْتَرَقَ بَيْتُهٗ مَارَضِيَ حَتّٰى يُجَدِّدَهٗ فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ اِنِّيْ مُسْتَخِيْرٌ رَّبِّيْ ثَلَاثًا ثُمَّ عَازِمٌ عَلٰى اَمْرِيْ فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ اَجْمَعَ رَاْيَهٗ عَلٰى اَنْ يَّنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ اَنْ يُّنْزِلَ بِاَوَّلِ النَّاسِ يَصْعَدُ فِيْهِ اَمْرٌ مِّنَ السَّمَاءِ حَتّٰى صَعِدَهٗ رَجُلٌ فَاَلْقٰى مِنْهُ حِجَارَةً

۳۲۴۵: عطاء نے کہا کہ جب کعبہ جل گیا یزید بن معاویہؓ کے زمانہ میں جب کہ مکہ میں آن کر شام والے لڑے تھے اور جو حال اس کا ہوا سو ہوا اور ابن زبیر نے کعبہ شریف کو ویسا ہی رہنے دیا، یہاں تک کہ لوگ موسم حج میں جمع ہوئے اور ابن زبیرؓ کا ارادہ تھا کہ لوگوں کو خانہ کعبہ دکھا کر جرأت دلا دیں ان کو اہل شام کی لڑائی پر یا ان کو تجربہ کریں کہ انہیں کچھ حمیت دین ہے یا نہیں پھر جب لوگ آ گئے تو انہوں نے کہا اے لوگو! مشورہ دو مجھے خانہ متبرک کہ کعبہ کیلئے کہ میں اسے توڑ کر نئے سرے سے بناوں یا جو اس میں بودا ہو گیا ہے اسے درست کردوں۔ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھے ایک رائے سوجھی ہے اور میں تو یہ جانتا ہوں کہ تم صرف جو ان میں بودا ہو گیا ہے اس کی مرمت کر دو اور خانہ کعبہ کو ویسا ہی رہنے دو جیسا کہ لوگوں کے وقت تھا اور ان ہی پتھروں کو رہنے دو جن کے اوپر لوگ مسلمان ہوئے ہیں۔اور جناب رسول خدا ﷺ مبعوث ہوئے ہیں تو ابن زبیرؓ نے کہا کہ اگر تم میں سے کسی کا گھر جل جائے تو اس کا دل کبھی نہ چاہے جب تک نیا نہ بنائے پھر تمہارے رب کا گھر تو اس سے کہیں افضل ہے اس کا کیا حال ہے اور میں اپنے رب سے استخارہ کرتا ہوں۔تین بار پھر مصمم ارادہ کرتا ہوں، اپنے کام کا پھر جب تین بار استخارہ ہو چکا تو ان کی رائے میں آیا کہ خانہ مبارک کو توڑ کر بناویں اور جو لوگ خوف کرنے لگے کہ ایسا نہ ہو۔ جو شخص کہ پہلے خانہ کعبہ کے اوپر

فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ اَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوْا فَنَقَضُوْهُ حَتّٰى بَلَغُوْابِهِ الْاَرْضَ فَجَعَلَ بْنُ الزُّبَيْرِاَعْمِدَةً فَسَتَرَ عَلَيْهَا السُّتُوْرَحَتّٰى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِاِنِّيْ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا اَنَّ النَّاسَ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَّ لَيْسَ عِنْدِيْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّيْ عَلٰى بِنَآءِهٖ لَكُنْتُ اَدْخَلْتُ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ اَذْرُعٍ وَّ لَجَعَلْتُ لَهَابَابًا يَّدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَّخْرُجُوْنَ مِنْهُ قَالَ فَاَنَا الْيَوْمَ اَجِدُمَآ اُنْفِقُ وَلَسْتُ اَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَزَادَ فِيْهِ خَمْسَ اَذْرُعٍ مِّنَ الْحِجْرِ حَتّٰى اَبْدٰى اُسًّانَّظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَبَنٰى عَلَيْهِ الْبِنَآءَ وَ كَانَ طُوْلُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشَرَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيْهِ اسْتَقْصَرَهٗ فَزَادَفِيْ طُوْلِهٖ عَشَرَ اَذْرُعٍ وَّ جَعَلَ لَهٗ بَابَيْنِ اَحَدُهُمَا يُدْخَلُ مِنْهُ وَالْاٰخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ قَدْ وَضَعَ الْبِنَآءَ عَلٰى اُسٍّ نَّظَرَ اِلَيْهِ فِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ اَنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيْخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ شَيْءٍ اَمَّا مَازَا دَفِيْ طُوْلِهٖ فَاَقِرَّهٗ وَاَمَّا مَازَادَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهٗ اِلٰى بِنَآءِ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِيْ فَتَحَهٗ فَنَقَضَهٗ وَ اَعَادَهٗ اِلٰى بِنَآءِهٖ ۔

توڑنے کو چڑھے اس پر کوئی بلائے آسمانی نازل نہ ہو (اس سے معلوم ہوا کہ مالک اس گھر کا اوپر ہے اور تمام صحابہ کا یہی عقیدہ تھا) یہاں تک کہ ایک شخص چڑھا اور اس میں سے ایک پتھر گرا دیا پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی بلا نہ اتری تو ایک دوسرے پر گرنے لگے اور خانہ مبارک کو ڈھا کر زمین تک پہنچا دیا اور ابن زبیر نے چند ستون کھڑے کر کے ان پر پردہ ڈال (دیا تا کہ لوگ اسی پردہ کی طرف نماز پڑھتے رہیں اور مقام کعبہ کو جانتے رہیں اور وہ پردے میں پڑے رہے) یہاں تک کہ دیواریں اس کی اونچی ہوگئیں اور ابن زبیرؓ نے کہا کہ میں نے جناب عائشہ صدیقہؓ سے سنا ہے کہ فرماتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ نئے نئے کفر نہ چھوڑے ہوتے اور میرے پاس اتنا بھی خرچ نہیں ہے کہ اس کو بنا سکوں ورنہ میں پانچ گز حطیم سے کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور ایک دروازہ تو اس میں ایسا رہنے دیتا کہ لوگ اس میں داخل ہوتے اور دوسرا ایسا بناتا کہ لوگ اس سے باہر جاتے۔ پھر ابن زبیرؓ نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بھی رکھتے ہیں کہ اسے صرف کریں اور لوگوں کا خوف بھی نہیں کہا راوی نے پھر ابن زبیرؓ نے پانچ گز اس کی دیواریں زیادہ کر دیں حطیم کی جانب سے یہاں تک کہ نکلی وہاں پر ایک بنیاد کہ لوگوں نے اسے خوب دیکھا اور وہ بنیاد تھی حضرت ابراہیمؑ کی پھر اسی بنیاد پر سے دیوار اٹھانا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹھارہ ذراع تھا پھر جب اس میں زیادہ کیا تو چھوٹا نظر آنے لگا چوڑان زیادہ ہوگئی اور لمبان کم نظر آنے لگی سو اس کی لمبان میں بھی دس ذراع زیادہ کیے اور اس کے دو دروازے رکھے ایک میں سے اندر جاویں، دوسرے سے باہر آویں پھر جب عبداللہ بن زبیرؓ شہید ہوئے تو حجاج نے عبدالملک بن مروان کو یہ خبر لکھ بھیجی اور لکھا کہ ابن زبیرؓ نے جو بنا کی وہ ان ہی بنیادوں پر کی جس کو معتبر لوگ مکہ کے دیکھ چکے ہیں یعنی بنائے ابراہیم پر کی سو عبدالملک نے اس کو جواب لکھا کہ ہم کو ابن زبیرؓ کی لت پت سے کچھ کام نہیں اور تم ایسا کرو جو انہوں نے طول میں زیادہ کیا ہے اس کو نکال ڈالو اور پھر حالت اولی پر بنا دو اور وہ دروازہ چھوپ دو جو کہ انہوں نے زیادہ کھولا ہے غرض حجاج نے اسے توڑ کر بنائے اول پر بنا دیا۔

٣٢٤٦: عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَیْدٍ وَّفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَلٰی عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِیْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَآاَظُنُّ اَبَا خُبَیْبٍ یَعْنِی ابْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعَ مِنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مَاکَانَ یَزْعَمُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ بَلٰی اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا مِنْ بُنْیَانِ الْبَیْتِ وَ لَوْ لَاحَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ اَعَدْتُّ مَاتَرَكُوْا مِنْهُ فَاِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِیْ اَنْ یَّبْنُوْهُ فَهَلُمِّیْ لِاُرِیَكِ مَاتَرَكُوْا مِنْهُ فَاَرَاهَا قَرِیْبًا مِّنْ سَبْعِ اَذْرُعٍ هٰذَا حَدِیْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَیْدٍ وَّ زَادَ عَلَیْهِ الْوَلِیْدُ ابْنُ عَطَآءٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ لَجَعَلْتُ لَهَا بَابَیْنِ مَوْضُوْعَیْنِ فِی الْاَرْضِ شَرْقِیًّا وَّغَرْبِیًّا وَّ هَلْ تَدْرِیْنَ لِمَ کَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوْا بَابَهَا قُلْتُ لَاقَالَ تَعَزُّزًا اَنْ لَا یَدْخُلَهَا اِلَّا مَنْ اَرَادُوْا فَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا هُوَ اَرَادَ اَنْ یَّدْخُلَهَا یَدَعُوْنَهٗ یَرْتَقِیْ حَتّٰی اِذَا کَادَ اَنْ یَّدْخُلَ دَفَعُوْهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ اَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَنَکَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَ دِدْتُّ اَنِّیْ تَرَکْتُهٗ وَمَا تَحَمَّلَ ۔

۳۲۴۶: حارث سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عبید نے کہا کہ حارث وفد بن کر گئے، عبدالملک کے پاس جب عبدالملک خلیفہ تھا غرض کہ عبدالملک نے حارث بن عبداللہ سے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابوخبیب یعنی عبداللہ بن زبیرؓ جودعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہ حدیث سنی ہے یعنی جس میں بنائے کعبہ کا ذکر ہے تو وہ جھوٹ کہتے ہیں انہوں نے کچھ نہیں سنا تب حارث نے کہا کہ نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میں نے بھی جناب عائشہ صدیقہؓ سے وہ حدیث سنی ہے عبدالملک نے کہا کہ تم نے ان سے کیا سنا ہے؟ تو حارث نے کہا کہ وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے کعبہ کی بنا کو چھوٹا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا تو میں جتنا انہوں نے چھوڑ دیا ہے اس کو بنا دیتا سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ ویسا بنا دیں جیسا میں چاہتا ہوں میرے بعد تو آؤ میں دکھا دوں جو انہوں نے چھوڑ دیا ہے سو آپؐ نے جناب عائشہ صدیقہؓ کو دکھا دیا کہ وہ قریب سات ہاتھ تھا یعنی حطیم کی طرف سے یہ تو عبداللہ بن عبید کی روایت ہوئی اور ولید بن عطاء نے یہ مضمون اور زیادہ کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس میں دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکھتا ایک مشرق کی طرف دوسرا مغرب کی طرف اور تم جانتی ہو کہ تمہاری قوم نے دروازہ اس کا اونچا کیوں کر دیا؟ جناب عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی کہ میں نہیں جانتی۔ آپؐ نے فرمایا تکبر کی راہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر نہ جا سکے مگر جسے وہ چاہیں اور حال ان کا یہ تھا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اس کو جانے دیتے جب اندر جانے لگتا تو اسے دھکیل دیتے کہ گر پڑتا پھر عبدالملک نے حارث سے کہا کہ تم نے جناب عائشہ صدیقہؓ سے خود سنا ہے کہ وہ ایسا فرماتی تھیں؟ انہوں نے کہا ہاں تب وہ اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگا جیسے کوئی شرمندہ اور متفکر ہو جاتا ہے اور پھر کہا میں آرزو کرتا ہوں کہ اسی طرح چھوڑ دیتا اور جو کچھ وہاں ہے کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے حدیث محمد بن عمرو نے ان سے ابوعاصم نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے عبدالرزاق نے اور ان دونوں نے روایت کی ابن جریج سے اسی اسناد سے ابن بکر کی حدیث کے مانند جو اوپر گزری۔

۳۲۴۷: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ بَكْرٍ۔

۳۲۴۷: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۲۴۸: عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اِذْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاعَآئِشَةُ لَوْ لَاحِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتّٰى اَزِيْدَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ فَاِنَّ قَوْمَكِ قَصَرُوْا فِي الْبِنَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ لَاتَقُلْ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَنَا سَمِعْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تُحَدِّثُ هٰذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ اَنْ اَهْدِمَهُ لَتَرَكْتُهُ عَلٰى مَابَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ۔

۳۲۴۸: ابوقزعہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان طواف کرر ہا تھا بیت اللہ کا کہنے لگا اللہ تعالیٰ ہلاک کرے ابن زبیر کو وہ جھوٹ باندھتا تھا اُم المومنین جناب عائشہ صدیقہؓ پر اور کہا تھا کہ میں نے ان سے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ کو توڑ کر حجر کو (حطیم کو) زیادہ کرتا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بنائے کعبہ کم کر دی سو حارث نے کہا کہ اے امیر المومنین ایسا نہ فرمایئے اس لیے کہ میں نے بھی ام المومنین سے سنا ہے وہ بھی یہی حدیث بیان فرماتی تھیں تو عبدالملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرانے کے قبل میں یہ حدیث سنتا تو ابن زبیرؓ ہی کی بنا کو قائم رکھتا۔

تشریح ۞ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مفسدہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تغیر روا نہ رکھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ میں بنظر مصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے اور علماء نے کہا کہ کعبہ پانچ بار تیار ہوا۔ ایک بار فرشتوں نے بنایا۔ پھر ابراہیم علیہ السلام نے پھر قریش نے جاہلیت میں اور یہ تیسری بار تھی اور یہ حضرت ﷺ کے سامنے ہوئی اور آپ ﷺ کی عمر مبارک اس وقت پینتیس برس کی تھی یا پچیس کی اور اسی میں جب آپ ﷺ کی تہد گری ہے تو آپ ﷺ زمین پر گر رہے تھے۔ پھر چوتھی بار ابن زبیرؓ نے بنایا اور پانچویں بار حجاج بن بن یوسف نے اور اب تک حجاج کی بناء موجود ہے اور بعض نے کہا دو بار اور بنا ہے یا تین بار اور ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ میں اسے توڑ کر ابن زبیرؓ کی بناء پر بنا دوں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین! میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ اس کو بادشاہوں کا کھلونا نہ بنایئے اور یہ جو اوپر کی روایت میں آیا ہے کہ ''میں خرچ کر دیتا خزانہ کعبہ کا صرف اللہ کی راہ میں'' درست ہے مگر بنظر مصلحت آپ نے اس میں دست اندازی نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ فرمائیں اور ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ حطیم سے چھ ذراع بیت اللہ کی طرف بیت اللہ ہی میں داخل ہے بلا خلاف اور اس سے زائد میں اختلاف ہے اور اگر حطیم میں سے چھ ہاتھ بیت اللہ سے چھوڑ کر طواف کیا تو اس میں دو قول ہیں ایک یہ ہے کہ روا ہے حسب ظواہر ان حدیثوں کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اس کو دیوار پر بھی اگر طواف کیا جب بھی طواف صحیح نہ ہوا جب تک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے اور اسی کی تصریح فرمائی ہے اور امام شافعیؒ نے اور اسی کے قائل ہیں جمیع علماء مسلمین کے اور خلاف کیا ان سب کا ابوحنیفہؒ نے اور انہوں نے کہا ہے کہ اگر حطیم کے اندر سے کسی نے طواف کیا اور مکہ میں ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر چلا گیا تو قربانی دے اور طواف اس کا کافی ہو گیا اور جمہور علماء کی سند یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا اور فرمایا مجھ ہی سے لو مناسک اپنے حج کے۔ پس قول ابوحنیفہؒ کا حدیث کے مخالف ہے اس لیے مردود ہے اور ابن زبیرؓ نے جب تک دیواریں اونچی نہیں ہوئیں تو پردے ڈال دیئے اور مذہب امام مالک کا یہی ہے کہ مقصود استقبال قبلہ سے بنائے قبلہ ہے نہ زمین اور قاضی عیاضؒ نے اسی سے تمسک کیا ہے اور کہا ہے ابن عباسؓ نے ان کو یعنی ابن زبیر کو پردہ ڈالنے کا مشورہ دیا تھا اور ان سے کہا تھا کہ اگر تم اس کو گراتے ہو تو لوگوں کو بغیر قبلہ کے مت چھوڑ د

بلکہ پردہ ڈال دو اور جابرؓ نے کہا کہ پردوں کی ضرورت نہیں بلکہ زمین کعبہ یہی قبلہ ہے اور مذہب شافعیؒ وغیرہ کا یہی ہے کہ نماز زمین کعبہ کی طرف روا ہے بلا خلاف خواہ دیوار وغیرہ اس کی اونچی ہو یا نہ ہو۔

بَابُ : جَدْرِ الْكَعْبَةِ وَبَابِهَا

باب: کعبہ کی دیوار اور دروازے کا بیان

۳۲۴۹: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ اَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوْهُ الْبَيْتَ قَالَ اِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَاْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَآءُ وْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَآءُ وْا وَلَوْلَآ اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ لَنَظَرْتُ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَاَنْ اُلْزِقَ بَابَهٗ بِالْاَرْضِ ۔

۳۲۴۹: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ حطیم کی دیوار بیت اللہ میں داخل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں (اس سے بھی رد ہو گیا مذہب ابوحنیفہ کا اور نا جائز ہوا طواف حطیم کے اندر اس لیے کہ وہ داخل بیت ہے) میں نے پھر عرض کی اس کو بیت اللہ میں کیوں نہ داخل کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہاری قوم کی حرکت ہے کہ ان کے پاس خرچ کم ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی کہ دروازہ اس کا کیوں اونچا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تا کہ جس کو چاہیں اسے جانے دیں اور جس کو چاہیں نہ جانے دیں اور اگر تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہوتی اور مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ ان کے دل بدل جائیں گے تو میں ارادہ کرتا کہ داخل کر دوں دیواروں کو یعنی حطیم کی بیت اللہ میں اور دروازہ اس کا زمین کو لگا دیتا، کہا مسلم نے روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن ابو شیبہ نے ان سے عبید اللہ یعنی ابن موسیٰ نے ان سے شیبان نے ان سے اشعث نے ان سے اسود نے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ انہوں نے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے حجر کو اور بیان کی حدیث ابوالاحوص کی حدیث کے ہم معنی اور اس میں یوں ہے کہ کہا انہوں نے کہ دروازہ اس کا اتنا اونچا کیوں ہے کہ بغیر سیڑھی کے اس پر نہیں جا سکتے اور حضرت کے جواب میں یوں ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ ان کے دل نفرت نہ کر جائیں۔

۳۲۵۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحِجْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَقَالَ فِيْهِ فَقُلْتُ فَمَا شَاْنُ بَابِهٖ مُرْتَفِعًا لَا يُصْعَدُ اِلَيْهِ اِلَّا بِسُلَّمٍ وَقَالَ مَخَافَةَ اَنْ تَنْفِرَ قُلُوْبُهُمْ۔

۳۲۵۰: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ اس میں اتنا فرق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ خانہ کعبہ کا دروازہ اتنا اونچا کیوں ہے کہ سیڑھی کے علاوہ نہیں چڑھا جا سکتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہونے کے ڈر کی وجہ سے۔

بَابُ: الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَّهَرَمٍ

باب: بوڑھے اور میت کی

وَّنَحْوِهِمَا اَوْ لِلْمَوْتِ

طرف سے حج کرنے کا بیان

۳۲۵۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَّدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ تْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِى الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَّا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۔

۳۲۵۱: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوار تھے پیچھے، سو ایک عورت آئی خثعم قبیلہ کی اور وہ پوچھنے لگی اور فضلؓ اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کو دیکھنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فضلؓ کا منہ دوسری طرف پھیر دیتے تھے، غرض اس عورت نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ کے۔ اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا وہ میرے باپ پر بھی ہوا اور وہ بوڑھے ہیں کہ سواری پر سوار نہیں ہو سکتے کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اور یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے۔

تشریح اس حدیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے (۱) ایک سواری پر دو آدمیوں کا بیٹھنا روا ہے (۲) اجنبی عورت کی آواز عندالحاجت سننا روا ہے (۳) اور اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے (۴) امر بالمعروف ہاتھ سے کرنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ سے فضلؓ کا منہ پھیر دیا (۵) عاجز مایوس کی طرف سے نیابت کے طور پر حج کرنا درست ہے اور اسی طرح میت کی طرف سے (۶) مرد کی طرف سے عورت کو حج کرنا درست ہے (۷) اور والدین کی خدمت کہ ان کا فرض ادا کرنا یا ان کی طرف سے حج یا ان کو نفقہ دینا موجب سعادت مندی ہے (۸) واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہیں رکھتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا (۹) اور روا ہونا عورت کے حج کا بلا محرم جب وہ اپنی جان سے مطمئن ہو اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کے نزدیک حج کرنا عاجز یا میت کی طرف سے اور مالکؒ اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج میت کی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے درست ہے اور اگر میت نے وصیت بھی کی ہو اور یہی روایت ہے امام مالک کی طرف سے۔ مگر یہ حدیث ان سب پر حجت ہے۔

۳۲۵۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِى الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِىَ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيْرِهٖ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُجِّىْ عَنْهُ ۔

۳۲۵۲: فضل سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میرا باپ بوڑھا ہے اور اس پر حج اللہ تعالیٰ کا فرض کیا ہوا ہے اور وہ سواری کی پیٹھ پر بخوبی نہیں بیٹھ سکتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی طرف سے حج کرو۔

بَابُ: صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ وَاَجْرِ مَنْ حَجَّ بِهٖ

باب: بچے کا حج درست ہے اور اس کو حج کرانے والے کو ثواب ہے

۳۲۵۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۳۲۵۳: ابن عباسؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ کو کچھ اونٹوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَآءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَّهَا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

کے سوار لوگ ملے روحاء میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا کہ مسلمان۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لوگوں نے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک کا رسول ہوں۔ تو ایک عورت نے ایک لڑکے کو ہاتھوں سے بلند کیا اور عرض کیا کہ کیا اس کا حج صحیح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے اور ثواب اس کا تم کو ہے۔ (یعنی ماں باپ کو)

تشریح۞ اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور مسنون ہم لوگوں کا مسلمان ہے اور اس کے سوا جو القاب اب پھیلے ہوئے ہیں جیسے حنفی، شافعی، چشتی، قادری یہ سب منجملہ بدعات و محدثات ہیں۔ پس مؤمن کو لازم ہے کہ اسی لقب مسنون کو پسند کرے اور القاب محدثہ سے محترز رہے دوسرے یہ کہ حج چھوٹے لڑکے کا صحیح و منعقد ہے اور اسی پر ثواب مترتب ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور جماہیر علماء کا مگر اتنا ہے کہ حج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان سب کی سند ہے اور خلاف کیا ہے اس کا ابوحنیفہؒ نے اور کہا کہ حج ان کا صحیح نہیں اور قول ان کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود و مطرود و متروک ہے اور حدیث کے خلاف جس امتی کا قول ہو مردود ہے اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ لڑکوں کا حج جائز ہونے میں کسی کا خلاف نہیں مگر ایک گروہ مبتدعین کا۔ تیسرے یہ کہ معلوم ہوا چھوٹے لڑکوں کی عبادت کا ثواب ماں باپ کو ہوتا ہے اسی لیے چھوٹے لڑکے کے لیے اگر حج کیا اور بعد میں بالغ ہوا تو اس پر حج فرض ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے مگر ایک گروہ کا کہ ان کی طرف علماء نے التفات نہیں کیا۔

٣٢٥٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتْ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

۳۲۵۴: ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے بچے کو اٹھایا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اور تیرے لئے اس کا اجر بھی ہے۔

٣٢٥٥: عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ امْرَاَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

۳۲۵۵: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٢٥٦: عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ۔

۳۲۵۶: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آتی ہے۔

بَابُ : فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمُرِ

باب: حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے

٣٢٥٧: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ

۳۲۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور فرمایا کہ اے لوگو تم پر حج فرض ہوا ہے سو حج کرو۔ ایک شخص نے کہا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چپ ہو رہے اس نے تین بار یہی عرض کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہوتا اور پھر تم سے نہ ہو سکتا سو تم مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو کہ جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں اس

قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَآئِهِمْ فَإِذَآ أَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ ۔

لیے کہ اگلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں کہ انہوں نے اپنے نبیوں سے بہت سوال کیے اور ان سے بہت اختلاف کرتے رہے پھر جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں اس میں سے جتنا ہو سکے بجالاؤ اور جب کسی بات سے منع کروں اس کو چھوڑ دو۔

تشریح ﷺ اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اور مروی ہے کہ یہ سائل اقرع بن حابس تھے اور اصولیوں نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ امر مقتضی تکرار کا ہے یا نہیں اور اس میں تین مذہب ہیں۔ اول یہ کہ مقتضی تکرار ہے۔ ثانی یہ کہ نہیں۔ ثالث یہ کہ محل توقف ہے اور جو قائل توقف ہیں وہ اسی حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ امر مقتضی توقف ہے جب ہی سائل نے سوال کیا اور باقی بحث اس کی کتب اصول میں ہے اور یہ جو فرمایا کہ مجھے اتنی ہی بات پر چھوڑ دو الخ اس سے ثابت ہوا کہ بندوں پر کوئی چیز واجب نہیں جب تک شارع کی طرف سے کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی سچا مذہب ہے اصولیوں کا اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور اس سے ثابت ہوا کہ سلف نے جس کے بارہ میں سکوت کیا ہے اس میں ساکت رہنا جیسے مسئلہ وحدت وجود ہے یا مسائل کون و بروز یا تحقیق مسئلہ تقدیر ہے یا اور بہت سے مزخرفات اور خزعبلات ہیں کہ پچھلوں میں ان کی طول طویل ابحاث ہو رہی ہیں۔ ایسی لایعنی باتوں اور بیہودہ تقریروں سے دور رہنا اور احکام میں آپ نے فرمایا کہ جتنا ہو سکے بجالاؤ۔ معلوم ہوا کہ احکام جب فرض ہوتے ہیں کہ ان کی استطاعت ہو اور مناہی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ قید نہیں لگائی کہ اس سے بہر حال بچنا ضرور ہے اس لیے جلب منفعت دفع مضرت سے زیادہ اہم ہے۔

غرض یہ فرمانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جب میں حکم کروں تم کو الخ جوامع الکلم میں سے ہے کہ ہزار ہا مسائل ہیں مثلاً نماز و وضو میں سے جتنا ممکن ہو بجالاؤ اور جس پر قدرت نہ ہو مثلاً قیام یا استعمال پانی کا وہ معاف ہے اور اسی طرح ازالہ منکرات میں جہاں تک ہو سکے بجالاؤ اور یہ حدیث موافق ہے اس قول اللہ تعالیٰ کے۔

بَابُ : سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ اِلٰى حَجٍّ وَّغَيْرِهٖ

باب: عورت حج وغیرہ میں بغیر محرم کے سفر نہ کرے

۳۲۵۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ۔

۳۲۵۸: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت سفر نہ کرے تین دن کا جب کہ اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو۔

۳۲۵۹: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَّ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِیْ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِيْهِ ثَلَاثَةً اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ ۔

۳۲۵۹: عبیداللہ سے اسی سند سے ابو بکر کی روایت میں یہ ہے کہ تین دن سے زیادہ اور ابن نمیر کی روایت میں ان کے باپ سے کہ تین دن مگر اس کے ساتھ کوئی ذو محرم ہو۔

۳۲۶۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ ۔

۳۲۶۰: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سفر کرے تین رات کا مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔''

تشریح ابوداوٗد کی روایت میں آیا ہے کہ ایک برید کا سفر نہ کرے اور برید آدھے دن کی مسافت ہے اور یہ اختلاف بہ سبب اختلاف سائلین کے ہے جیسا جس نے سوال کیا ویسا جواب پایا اور یہ مراد نہیں کہ جہاں تین دن کی نہی مذکور ہے وہاں ایک دن کا سفر جائز ہے یا ایک برید کا چنانچہ بیہقی نے یہی تصریح کی ہے مثلاً کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ پھر کسی نے کہا دو دن کا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں اور جس نے جیسا سنا روایت کر دیا اور سب روایتیں صحیح ہیں اور مطلب سب کا یہی ہے کہ مطلق جس پر سفر کا نام آئے خواہ بہت ہو یا تھوڑا بے محرم کے روا نہیں ہے اور یہی مضمون ہے۔ ابن عباسؓ کی روایت کا جو مسلم میں وارد ہے کہ اس میں مطلق سفر کی نہی آئی ہے اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ عورت پر حج فرض ہے جب استطاعت ہو جیسے مرد پر۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے عام حکم دیا ہے عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا مگر اس میں اختلاف ہے کہ محرم شرط ہے یا نہیں۔ سو ابوحنیفہؒ نے کہا ہے کہ حج کے واجب ہونے کو محرم شرط ہے مگر اس وقت کہ مکہ کے اور اس کے بیچ میں تین منزل سے مسافت کم ہو اور ایک جماعت محدثین کی ان کے موافق ہے اور اصحاب رائے بھی اور حسن بصری اور نخعی اور لوگوں سے بھی مروی ہوا ہے اور عطاء اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور مالک اور اوزاعی اور شافعی کی مشہور روایت یہ ہے کہ محرم شرط نہیں بلکہ یہ شرط ہے کہ اس کو امن اور اطمینان ہو اپنی ذات کا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ امن حاصل ہوتا ہے تین چیزوں سے یا شوہر ہو یا اور کوئی محرم ہو یا چند عورتیں معتبر قابل اطمینان ہوں اور جب تک ایک ان تینوں میں سے نہ ہو تو حج واجب نہیں اور اگر ایک عورت معتبر اس کو ملی تو حج واجب نہیں مگر جائز ہے اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے حج نفل اور سفر تجارت وغیرہ کو روا رکھا ہے جب کئی عورتیں ثقہ ساتھ ہوں اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جائز نہیں جب تک شوہر یا محرم نہ ہو اور یہی صحیح ہے احادیث صحیحہ کی رو سے اور استدلال کیا ہے اصحاب ابو حنیفہؒ نے اس روایت سے جس میں تین دن کا ذکر ہے اس لیے ان کے یہاں قصر بھی اتنی ہی سفر میں روا ہے اور یہ استدلال فاسد اور متاع کاسد ہے اس لیے کہ روایات اس بارہ میں مختلف آئی ہیں اور سب کا مطلب ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور ایک ہی ہے یعنی مطلق سفر ممنوع ہے تھوڑا ہو خواہ بہت اور سفر کا اطلاق ایک برید سے لگا کر زیادہ تک سب پر آتا ہے اور ان کے شبہوں کا جواب دنداں شکن میں نے خوب دیا ہے شرح مہذب میں، ایسا کہا امام نوویؒ نے شرح مسلم میں۔

۳۲۶۱: عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيْثًا فَاَعْجَبَنِىْ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ اَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِىْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ مِّنْهَا اَوْ زَوْجُهَا۔

۳۲۶۱: قزعہ نے کہا کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی اور میں نے ان سے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا کہ جو میں نے ان سے نہ سنی ہوتی تو میں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرتا ایسی بات جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنی اب سنو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نہ باندھو تم کجاووں کو (یعنی سفر نہ کرو) مگر تین مسجدوں کی طرف ایک میری یہ مسجد اور دوسری المسجد الحرام اور تیسری مسجد اقصیٰ۔'' (یعنی بیت المقدس کی) اور سنا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ ''کوئی عورت سفر نہ کرے دو دن کا زمانہ میں سے مگر اس کے ساتھ ذومحرم ہو یا اس کا شوہر ہو۔''

تشریح ❀ اس میں بڑی فضیلت ہے ان تین مسجدوں کی اس لیے کہ یہ انبیاء علیہم السلام کی بنائی ہوئی ہیں اور افضل ہیں ان مساجد سے جو اور لوگوں نے بنائی ہیں اور اگر نذر کی کسی نے المسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہوگئی اور ضرور ہے اس کو کہ قصد کرے وہاں کا حج اور عمرہ کے لیے اور ان کے سوا دو مسجدیں یعنی مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کی اگر نذر کرے تو اس میں امام شافعی علیہ الرحمۃ کے دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ قصد ان کا بھی مستحب ہے اور واجب نہیں اور دوسرا قول ہے کہ واجب ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور سوا ان کے باقی جتنی مساجد ہیں ساری دنیا کی نہ ان کا قصد نذر سے واجب ہوتا ہے نہ نذر سے ان کی زیارت کی منفعت ہوتی ہے۔ یہی مذہب ہے ہمارا اور کافہ علماء کا مگر محمد بن مسلمہ مالکی نے کہا کہ جب نذر کرے مسجد قباء کے جانے کی تو واجب ہو جاتا ہے قصد اس کا اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ہر ہفتہ میں وہاں جاتے تھے کبھی سوار اور کبھی پیادہ اور مذہب جمہور کا یہ ہے کہ اور مسجدوں میں سوا ان تین مسجدوں کے اگر نذر کی تو منعقد ہی نہیں ہوتی اور نہ اس پر کچھ لازم آتا ہے اور امام احمدؒ نے کہا ہے کہ کفارہ یمین یعنی قسم کا اس پر واجب ہوتا ہے اور علماء کا اختلاف ہے ان تینوں مسجدوں کے سوا اور جگہ کے سفر میں جیسے قبور صالحین کی زیارت کو یا اور مواضع فاضلہ دیکھنے کو تو شیخ ابو محمد جوینی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور اسی طرف اشارہ کیا ہے قاضی عیاضؒ نے۔ (نوویؒ)

مترجم کہتا ہے یہی قول حدیث سے مناسبت رکھتا ہے اس لیے کہ جب اور مساجد کی طرف سوا ان مسجدوں کے سفر درست نہ ہوا اور نہ نذر ان کی صحیح ہوئی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام مبارک پر بنائی گئی ہیں اور ان کی طرف جانے کے فضائل بھی بے شمار حدیثوں میں وارد ہوئے ہیں کہ ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور بشارت دی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نور تام کی مساجد کی طرف اندھیرے میں جانے والوں کو اور اعتکاف کیا جاتا ہے ان میں خالص اللہ پاک کے واسطے اور ثواب پاتا ہے اس کا صاف رکھنے والا اور جھاڑو دینے والا اور بشارت جنت کی ہے اس کے بنانے والے کو اور بیت اللہ کہلاتا ہے پھر قبور صالحین وغیرہ کی طرف کیونکر جائز ہوگا کہ ان کے پختہ کرنے اور گنبد بنانے والے پر لعن وطعن شارع کی طرف سے مروی ہوئی ہے اور جب مسجد نبوی ﷺ اور مسجد اقصیٰ کی نذر میں شافعیؒ کے اور محدثین کے دو قول ہوئے تو اور کسی جگہ کی نذر کب صحیح ہوسکتی ہے اور جب مسجد قباء کی نذر کے صحیح نہ ہونے میں تمام علماء کا اتفاق ہوا، سوا محمد بن مسلمہ کے اور کوئی مقامات متبرکہ کی نذر کب صحیح ہوسکتی ہے، غرض سفر کرنا قبور اولیاء کی زیارت کے لیے ناجائز ہے اور جن لوگوں نے اس کا خلاف کیا ہے ان کے پاس کوئی دلیل قوی نہیں جیسے امام الحرمین وغیرہ ہیں۔ علی الخصوص اس وقت میں کہ مقابر اولیاء اوثان اور اصنام کا حکم پیدا کریں یعنی وہاں نذریں مانی جائیں، دونے چڑھائے جائیں اور ان پر سجدے کئے جائیں طواف کیا جائے معاذ اللہ من ذلک۔ اس وقت وہ حکم اوثان میں ہیں اور مرتکبین ان امور کے بت پرست اور مشرکین کے حکم میں ہیں اور وہ مقابر اور جنا بذ ڈھانے اور منہدم کرنے کے قابل ہیں اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعاء کی کہ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ یا اللہ میری قبر کو بت مت بنائیو کہ پوجی جائے۔ پھر جب قبر مبارک مشرکوں کے حق میں بت ہو جائے افعال شرکیہ کے ارتکاب سے تو بد ہو شہید اور منگلو پیر کے ساتھ تیرا کیا اعتقاد ہے پناہ اللہ تعالیٰ کی ان مشرکوں، گور پرستوں کے عقائد باطلہ سے جنہوں نے سفر مقابر کو حج سے بڑھ کر سمجھ لیا ہے اور مشرکون کی طرح ان کو صنم اور وثن بنالیا ہے اور بڑے بڑے اکابر محدثین اور علماء محققین نے ان کے ہدم وحرق کا فتوی دیا ہے۔ چنانچہ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں فرمایا ہے کہ ضرور ہے جلا دینا اماکن معصیت کا جن میں نافرمانی کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیسے جلا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد ضرار کو اور حکم دیا اس کے گرانے کا حالانکہ اس میں نماز پڑھی جاتی تھی اور اللہ کا نام لیا جاتا تھا جب کہ بناء اس کی ضرار کے لیے اور مسلمانوں کو ایذاء دینے کے لیے واقع ہوئی تھی اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی نیت سے اور منافقوں کو جگہ دینے کے ارادہ سے اور معلوم ہوا اس سے کہ جو مکان اس نیت سے بنا دیا جائے حکم اس کا بھی یہی ہے اور امام وقت اور حاکم زمان کو واجب ہے۔ بیکار کر دینا اس کا خواہ گرانے سے ہو یا جلانے سے یا اس کی صورت بدل دینے سے اور اس کو اس وضع سے نکال دینے سے جس کے لیے وہ بنایا گیا ہے اور جب یہ حال ہوا مسجد ضرار کا تو اب ثواب مشاہد شرک کہ جن کے مجاور لوگوں کو بلاتے ہیں کہ ان مشاہد کو اللہ کا شریک ٹھہرا دیں وہ بدرجہ اولی جلانے اور گرانے کے لائق ہیں اور ان کا معدوم ومنہدم کرنا مسجد ضرار سے زیادہ واجب ہے اور

یہی حال ہے مقامات فسوق و معاصی کا جیسے شراب خانے اور سپند خانے ہیں اور تمام اماکن ہیں ارباب منکرات کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گاؤں پورا جلا دیا کہ جس میں شراب بکتی تھی اور حانوت (دُکان مے فروشی) رویشد ثقفی کا جلا دیا اور اس کا نام خویسق رکھا اور محل سعد کا سرتا پا جلا دیا جب وہ رعیت سے اپنے محل میں روپوش رہے (جیسے اور امراء کا قاعدہ ہے کہ اپنے محلوں میں عیش میں مشغول ہیں۔ رعایا غریب امیدوار ہے۔ مستغیث دھکے کھا رہے ہیں فریادی دھکیلے جاتے ہیں) اور ان کی طرف التفات نہ کرتے تھے اور ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کے گھروں کے جلانے کا جو جمعہ اور جماعات میں نہ آتے تھے اور ان گھروں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف عورتوں اور لڑکوں کے خیال سے نہیں جلایا کہ وہ بے قصور جل جائیں گے حالانکہ ان پر حضور جماعت واجب نہیں۔ تمام ہوا مضمون زاد المعاد کا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ مقابر بلند بزرگوں کے اور جناب عالیہ صالحوں کے یہ تو اسی غرض کے لیے بنائے گئے ہیں کہ ان کی پرستش کی جائے اور اسی لیے ان کی زینت اور آرائش کی گئی ہے کہ وہ انداد من دون اللہ ٹھہرائے جائیں اور سوا اس غرض کے وہاں اور کوئی غرض ہو ہی نہیں سکتی۔ پس یہ مسجد ضرار سے بدر جہا بدتر ہیں اس لیے کہ جب شارع نے قبروں کے بلند کرنے اور ان پر بناء کرنے سے منع فرمایا تو اب کوئی غرض شرعی تو وہاں ممکن نہیں، سوائے گور پرستی کے اور جن مقامات کے جلا دینے کا ذکر اوپر ہوا ان سب میں ایک نوع کا فسق تھا، اس پر خلیفہ راشد نے ان کو جلوا دیا پھر شرک تو اکبر کبائر ہے اور بئس الفسوق ہے اس کے مکانات کا جلانا تو اہم مہمات سے ہے اور اوجب واجبات اور افرض ضروریات سے ہے۔

٣٢٦٢: عَنْ قَزَّعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا فَاَعْجَبْنَنِيْ وَاَنَقْنَنِيْ نَهٰى اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مُحْرَمٍ وَّاقْتَصَّ بَاقِي الْحَدِيْثِ۔

۳۲۶۲: قزعہؒ نے کہا کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار باتوں کو، سو مجھے پسند آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں منع کیا آپ ﷺ نے اس سے کہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر جب اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا ناتے والا اور بیان کی باقی حدیث۔

٣٢٦٣: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا۔

۳۲۶۳: وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

٣٢٦٤: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ۔

۳۲۶۴: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تین دن سے زیادہ کوئی عورت سفر نہ کرے سوائے محرم کے ساتھ۔

٣٢٦٥: عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ۔

۳۲۶۵: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٢٦٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ لَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُوْ حُرْمَةٍ مِنْهَا۔

۳۲۶۶: ابو ہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ایک رات کی مسافت طے کرے سوائے اس کے کہ اس کا کوئی محرم ساتھ ہو۔

٣٢٦٧:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ۔

۳۲۶۷:ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی بھی عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے ایک دن کی مسافت طے کرنا جائز نہیں سوائے اپنے محرم کے ساتھ۔

٣٢٦٨:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِیْرَةَ یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ عَلَیْهَا۔

۳۲۶۸:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٢٦٩:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا اِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ مِّنْهَا۔

۳۲۶۹:وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

٣٢٧٠:عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا یَکُوْنُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَ مَعَهَا اَبُوْهَا اَوِابْنُهَا اَوْزَوْجُهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْذُوْمَحْرَمٍ مِّنْهَا۔

۳۲۷۰:بوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''حلال نہیں اس عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن کا سفر کرے یا زیادہ کا مگر جب اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا فرزند یا شوہر یا بھائی یا اور کوئی ناتہ دار کہ جس سے پردہ نہ ہو۔''

٣٢٧١: وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۳۲۷۱:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٢٧٢:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَقُوْلُ لَایَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ وَّ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ امْرَاَتِیْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَ اِنِّیْ اکْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ۔

۳۲۷۲:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ اکیلا نہ ہو اور نہ عورت سفر کرے مگر ناتے والے کے ساتھ سو ایک شخص کھڑا ہوا اور اس میں فلاں لشکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو جا اور اپنی عورت کے ساتھ حج کر۔

تشریح ۞ اس سے معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں باہم جمع ہو جائیں اور دونوں ادا نہ ہو سکیں تو ان میں سے جو ضروری زیادہ ہو اس کو بجا لائیں اس لیے کہ غزوہ میں دوسرا شخص بھی جا سکتا ہے بخلاف حج کے کہ دوسرا اس کی عورت کے ساتھ نہیں جا سکتا۔

۳۲۷۳: عَنْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۳۲۷۳: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۳۲۷۴: عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ۔

۳۲۷۴: چند الفاظ کے فرق سے اس سند سے یہی حدیث مروی ہے۔

بَابُ: اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ اِذَا رَكِبَ دَآبَّتَهٗ مُتَوَجِّهًا لِّسَفَرِ حَجٍّ اَوْغَيْرِهٖ وَبَيَانِ الْاَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ

باب: مسافر کو سواری پر سوار ہو کر دعا پڑھنا (ذکر کرنا) مستحب ہے

۳۲۷۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِىْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَاتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَ اطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِوَ كَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَ اِذَارَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَفِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَاحَامِدُوْنَ۔

۳۲۷۵: عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اونٹ پر سوار ہوتے کہیں سفر میں جانے کو تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَ سے وَالْاَهْلِ تک یعنی پاک ہے وہ پروردگار جس نے ہمارا دبیل کر دیا اس جانور کو اور ہم اس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں، یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے کام جسے تو پسند کرے، یا اللہ آسان کر دے ہم پر اس سفر کو اور اس لمبان کو ہم پر تھوڑا کر دے، یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں، یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور رنج و غم سے اور برے حال میں لوٹ کر آنے سے مال میں اور گھر والوں میں (یہ تو جاتے وقت پڑھتے) اور جب لوٹ کر آتے جب بھی (یہی دعا پڑھتے) مگر اس میں اتنا زیادہ کرتے آئبون سے آخر تک یعنی ہم لوٹنے والے ہیں اور توبہ کرنے والے خاص اپنے رب کو پوجنے والے اور اسی کی تعریف کرنے والے۔

تشریح: اس سے معلوم ہوا کہ جو سفر کو جائے سنت ہے کہ یہ دعاء پڑھے تا کہ اس کے گھر میں اور سفر میں اللہ کی حمایت وضمانت ہو نہ ایسا کرے جیسے مشرکین بے دین کلمہ گویان مبتدعین کرتے ہیں کہ چلتے وقت امام ضامن کی ضامنی بولتے اور ان کے نام پیسہ روپیہ اشرفی بازو پر باندھ دیتے ہیں یہ خران بے دم بصورت مردم یہ نہیں سمجھتے کہ ایک امام کس کس کی ضامنی کریں گے۔ ہر روز لاکھوں آدمی سفر کرتے ہیں اور یہ طریقہ انہوں نے مشرکین مکہ سے سیکھا ہے کہ وہ ہر جنگل میں جب اترتے کہتے کہ اس جنگل کے جن کی پناہ میں آئے۔ غرض غیر اللہ کی حمایت میں آنے میں یہ اور وہ دونوں برابر ہیں۔ نعوذ باللہ من ہؤلاء وہؤلا۔

۳۲۷۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۲۷۶: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کرتے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے سفر کی مشقتوں

وَسَلَّمَ اِذَاسَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّ عْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔

سے اور غمگین ہوکر لوٹنے سے اور بھلائی کے بعد برائی کی طرف لوٹنے سے اوراہل وعیال میں برائی کے دیکھنے سے۔

تشریح: بھلائی کے بعد برائی کی طرف لوٹنا یہ ہے کہ طاعت سے معصیت کی طرف یا ایمان سے کفر کی طرف یا سنت سے بدعت یا توحید سے شرک کی طرف آ جانا۔ پناہ اللہ کی ایسی حالت سے۔

۳۲۷۷: عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ عَبْدِالْوَاحِدِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَفِىْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ يَبْدَءُ بِالْاَهْلِ اِذَارَجَعَ وَ فِىْ رِوَايَتِهِمَا جَمِيْعًا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ۔

۳۲۷۷: عاصم سے اسی اسناد سے وہی دعا مذکور ہوئی۔ مگر عبد الواحد کی روایت میں فی المال والاہل ہے اور محمد بن خازم کی روایت میں یہ ہے کہ اہل کا لفظ پہلے بولتے جب لوٹتے اور دونوں کی روایتوں میں یہ لفظ ہے: اَللّٰهُمَّ ...... سے آخر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقتوں سے۔

بَابُ: مَايُقَالُ اِذَارَجَعَ مِنْ سَفَرِالْحَجِّ وَغَيْرِهٖ

باب: سفر حج وغیرہ سے واپس آ کر کیا دعاء پڑھے

۳۲۷۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاقَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِالسَّرَايَآ اَوِالْحَجِّ اَوِالْعُمْرَةِ اِذَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْفَدْ فَدٍ كَبَّرَثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَاحَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَعَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

۳۲۷۸: عبد اللہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب لوٹتے لشکروں سے یا چھوٹی جماعت سے لشکر کی یا حج وعمرہ سے تو جب پہنچ جاتے کسی ٹیلہ پر، یا اونچی زمین کنکریلی پر، تو تین بار اللہ اکبر کہتے تھے پھر لا الہ الا اللہ سے آخر تک پڑھتے یعنی کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے سوا اللہ تعالیٰ کے اور کوئی شریک نہیں اس کا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے رجوع ہونے والے، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے اپنی رب کی خاص حمد کرنے والے ہیں سچا کیا اللہ پاک نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دی لشکروں کو اسی اکیلے نے۔

۳۲۷۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَرَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اِلَّاحَدِيْثَ اَيُّوْبَ فَاِنَّ فِيْهِ التَّكْبِيْرَ مَرَّتَيْنِ۔

۳۲۷۹: وہی مضمون نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے مگر ایوب کی روایت میں تکبیر دوبارہ مذکور ہے۔

۳۲۸۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَقْبَلْنَامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَ صَفِيَّةُ رَدِيْفَتُهٗ عَلٰى نَاقَتِهٖ حَتّٰى اِذَاكُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ

۳۲۸۰: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم اور ابوطلحہؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور صفیہ آپ ﷺ کی اونٹنی پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھیں یہاں تک کہ ہم مدینہ کے پشت پر پہنچے آپ ﷺ فرمانے لگے آئبون سے حامدون تک، غرض یہ مدینہ تک یہی کہتے چلے آئے۔

ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ۔

۳۲۸۱:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۳۲۸۱:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

بَابُ: اسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِبَطْحَآءِ ذِى الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلٰوةِ بِهَا اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهَا

باب: بطحائے ذوالحلیفہ میں اترنے وغیرہ کا بیان

۳۲۸۲:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَآءِ الَّتِىْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۳۲۸۲:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ بٹھایا کنکریلی زمین میں ذی الحلیفہ کی اور وہاں نماز ادا کی اور ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۲۸۳:عَنْ نَّافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنِيْخُ بِالْبَطْحَآءِ الَّتِىْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ الَّتِىْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيْخُ بِهَا وَيُصَلِّىْ بِهَا۔

۳۲۸۳:نافع نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بطحائے ذی الحلیفہ میں اپنا اونٹ بٹھاتے اور نماز پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور نماز پڑھی ہے۔

۳۲۸۴:عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ اِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ اَوِالْعُمْرَةِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَآءِ الَّتِىْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ الَّتِىْ كَانَ يُنِيْخُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۲۸۴:نافع نے کہا کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حج یا عمرہ سے لوٹتے تو بطحائے ذی الحلیفہ میں اونٹ بٹھاتے جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بٹھاتے تھے۔

۳۲۸۵:عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ فِىْ مُعَرَّسِهٖ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَآءَ مُبَارَكَةٍ۔

۳۲۸۵:سالم نے اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر شب میں ذوالحلیفہ میں اترے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا گیا کہ تم مبارک میدان میں ہو۔

۳۲۸۶:عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ وَهُوَ فِىْ مُعَرَّسِهٖ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ فِىْ بَطْنِ الْوَادِىْ فَقِيْلَ اِنَّكَ بِبَطْحَآءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوْسٰى وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ

۳۲۸۶:سالم نے اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر شب میں ذی الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے میدان میں۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک میدان میں ہیں اور موسیٰ راوی نے کہا کہ ہمارے ساتھ سالم بن عبد

الَّذِىْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ بِهٖ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِىْ بِبَطْنِ الْوَادِىْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِّنْ ذٰلِكَ۔

اللہ نے اونٹ بٹھائے اس جگہ میں نماز ادا کی جہاں عبداللہ بٹھا دیتے تھے اور اس کو جانتے اور خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اترنے کی جگہ ہے اور وہ اس مسجد سے نیچے ہے جو بطن وادی میں بنی ہوئی تھی اور مسجد اور قبلہ کے بیچ میں وہ مقام واقع ہوا ہے۔

تشریح ﴿ ان سب حدیثوں کی رو سے قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ اتر نا بطحائے ذی الحلیفہ میں اگرچہ مناسک حج میں نہیں ہے مگر ایک فعل ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور عمل ہے اس پر اہل مدینہ کا جو برکت ڈھونڈ ھتے ہیں آثار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس لیے کہ وہ میدان مبارک ہے اور امام مالکؒ نے بھی اسے مستحب کہا ہے اور وہاں نماز ادا کرنے کو بھی اور مستحب ہے کہ وہاں سے آگے نہ جائے جب تک نماز نہ ادا کرے اور اگر ایسے وقت پہنچے کہ نماز کا وقت نہ ہو تو ٹھہرا رہے کہ وقت آجائے اور نماز ادا کرے اور پھر چلے۔

بَابٌ: لَّا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ

باب: مشرک بیت اللہ کا حج نہ کرے اور برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کیا جائے اور یوم حج اکبر کا بیان

۳۲۸۷: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ فِى الْحَجَّةِ الَّتِىْ اَمَّرَهٗ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِىْ رَهْطٍ يُّؤَذِّنُوْنَ فِى النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۳۲۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حج میں روانہ فرمایا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو امیر کیا حجۃ الوداع کے قبل اور مجھے روانہ کیا اس جماعت میں کہ جو پکارتے تھے نحر کے دن کہ اس سال سے بعد اب کوئی مشرک حج کو نہ آئے اور نہ کوئی بیت اللہ کا ننگا ہو کر طواف کرے (جیسے مشرک لوگ ایام جاہلیت میں کرتے تھے) ابن شہاب زہری نے کہا کہ عبدالرحمٰن کے فرزند حمید یہی کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی نحر کا دن ہے۔ اسی ابو ہریرہؓ کی حدیث کے سبب سے۔

تشریح ﴿ یعنی اللہ پاک جل جلالہ نے حکم فرمایا تھا وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ یعنی پکار دینا ضرور ہے اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے تمام لوگوں میں حج اکبر کے دن کہ اللہ اور رسول ﷺ بیزار ہیں مشرکوں سے اور یہ پکارنا نحر کے دن ہوا تو قرآن حدیث سے ثابت ہوا کہ نحر ہی کا دن حج اکبر کا دن ہے اور یہ عوام کالانعام میں مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے کہ عرفہ جمعہ کے دن پڑے۔ یہ شیطان علیہ اللعنۃ نے ان کو بتایا ہے اور قرآن وحدیث میں کہیں نہیں آیا ہے اور محض خبط اور جنون عوام ذی فنون ہے اور اکثر کٹھ ملا خطرہ ایمان بھی اس خبط میں گرفتار ہیں اور اختلاف ہے علماء کا کہ حج اکبر کا دن عرفہ کا دن ہے یا نحر کا۔ امام مالکؒ اور شافعیؒ اور جمہور نے کہا ہے کہ یوم النحر ہے اور قاضی عیاض نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ عرفہ کا دن ہے اور بعض کا قول ہے کہ حج اکبر، حج ہے اور حج اصغر، عمرہ ہے اور جو قائل ہیں کہ حج اکبر عرفہ ہے انہوں نے استدلال کیا ہے اس سے کہ حدیث میں آیا ہے اَلْحَجُّ عَرَفَةُ کہ حج عرفہ ہے۔

اور یہ جو فرمایا کہ آج سے کوئی مشرک حج نہ کرے موافق ہے اس آیت مبارک کے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا یعنی مشرک ناپاک ہیں سو نزدیک نہ آئیں المسجد الحرام کے اس سال کے بعد اور مراد مسجد حرام سے سارا حرم

ہے۔غرض مشرک کو داخل ہونا حرم میں کسی حال میں روا نہیں یہاں تک کہ اگر کسی کا قاصد بن آئے تب بھی حرم سے باہر ٹھہرے اور وہاں سے کسی اور کو بھیج دے کہ اس کا پیغام پہنچا دے اور اگر آیا اور مر گیا بیمار ہو کر۔ خفیہ اور بعد کو معلوم ہوا کہ مشرک تھا تو حکم ہے کہ اس کی قبر کھود کر مردہ کو حرم کے باہر لے جا کر گاڑ دیا جائے اور جاہلیت میں عرب کا قاعدہ تھا کہ برہنہ طواف کرتے اور کہتے کہ جن کپڑوں سے ہم نے گناہ کئے ہیں ان سے طواف کیونکر کریں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر قبیح کو پردہ زمین سے مٹا دیا۔

بَابُ : فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: عرفہ کے دن کی فضیلت

۳۲۸۸: عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْا ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَآ اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ۔

۳۲۸۸: سعید بن مسیّب سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندوں کو آگ سے اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ قریب ہوتا ہے اور فرشتوں پر بندوں کا حال دیکھ کر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ کس ارادہ سے جمع ہوئے ہیں۔

تشریح: عبدالرزاق نے اپنی مسند میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس میں یوں ہے کہ اللہ پاک اترتا ہے آسمان دنیا میں اور بندوں کا فخر کرتا ہے فرشتوں پر اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہیں میرے پاس حاضر ہوئے ہیں پریشان بال اور گرد آلود چہروں سے اور میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے عذاب سے ڈرتے ہیں حالانکہ مجھے انہوں نے دیکھا نہیں اور کیا حال ہو ان کا اگر مجھے دیکھیں؟ پھر باقی حدیث ذکر کی اور اس سے اترنا اللہ کا آسمان دنیا پر ثابت ہوا اور اس کے ظاہر پر ہم ایمان لاتے ہیں اور کیفیت اس کی پروردگار کو سونپتے ہیں اور نہیں تاویل کرتے اور یہی مسلک ہے صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اور تمام اسلافؒ صالحین کا۔

بَابُ : فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج اور عمرہ کی فضیلت کا بیان

۳۲۸۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

۳۲۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ کفارہ ہو جاتا ہے بیچ کے گناہوں کا اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔“

۳۲۹۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ انس۔

۳۲۹۰: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۲۹۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا

۳۲۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو اس گھر میں آیا اور بے ہودہ شہوت رانی کی باتیں نہ کیں، نہ گناہ کیا، وہ ایسا پھرا کہ گویا اسے ماں نے ابھی جنا (یعنی گناہوں سے پاک

وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ ہو گیا)''۔

تشریح: حدیث اول سے اس بات کو استدلال کیا ہے جمہور نے اور شافعیہ نے کہ عمرہ کو مکرر سہ کرر ایک سال میں بجالانا مستحب ہے اور مالکؒ نے اور اکثر ان کے شاگردوں نے کہا ہے کہ ہر سال میں ایک عمرہ سے زیادہ کرنا مکروہ ہے اور قاضی عیاضؒ نے اور دوسرے عالموں نے کہا کہ ہر ماہ میں ایک عمرہ سے زیادہ نہ کرے اور جاننا چاہیے کہ سال بھر عمرہ کا وقت ہے مگر جو شخص افعال حج میں مشغول ہو سو اس کا عمرہ صحیح نہیں، جب تک حج سے فارغ نہ ہو اور جو حاجی نہیں اس کو عرفہ کے دن بھی عمرہ مکروہ نہیں اور یہی حکم ہے عید الاضحیٰ اور ایام تشریق کا جو حاجی نہ ہو، اور اسی طرح سارے برس کے دنوں کا غرض کسی دن میں عمرہ مکروہ نہیں ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے امام مالک اور جماہیر کا کہ غیر حاجی کو عرفہ اور ایام نحر و تشریق وغیرہ میں مکروہ نہیں ہے اور ابو حنیفہؒ نے کہا ہے کہ پانچ دن مکروہ ہیں یوم عرفہ یوم النحر اور ایام تشریق اور امام ابو یوسف نے کہا ہے کہ چار دن عرفہ اور ایام تشریق مگر ہم کو معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی سند کیا ہے اور بے دلیل کے کسی کا قول قابل تسلیم نہیں اور عمرہ کے وجوب میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ شافعیؒ اور جمہور کا قول ہے کہ واجب ہے اور اس کے قائل ہیں عمرؓ اور ابن عمر اور ابن عباسؓ اور طاؤس اور عطاء اور ابن المسیب اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور مسروق وغیرہم اور مالک اور ابو حنیفہ اور ابو ثور نے کہا ہے کہ سنت ہے اور واجب نہیں اور حج مقبول وہ ہے کہ اس میں کسی گناہ کی ملونی نہ ہو اور علامت قبول حج یہ ہے کہ حاجی پھر گناہوں کی طرف مائل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ قبولیت نصیب کرے جیسے توفیق حج عنایت فرمائے۔

۳۲۹۲: عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ۔

۳۲۹۲: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۲۹۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

۳۲۹۳: ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث اس سند سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ : نُزُوْلِ الْحُجَّاجِ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيْثِ دُوْرِهَا

باب: حاجیوں کے اترنے کا مکہ میں اور اس کے گھروں کے وارث ہونے کا بیان

۳۲۹٤: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَّ كَانَ عَقِيْلٌ وَّرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَّلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَّ طَالِبٌ كَافِرَيْنِ۔

۳۲۹۴: اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مکہ میں اپنے گھر میں اتریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھلا عقیل نے ہمارے لیے کوئی چار دیواری یا مکان چھوڑا ہے اور حقیقت اس کی یہ تھی کہ عقیل اور طالب وارث ہوئے ابو طالب کے اور جعفر اور علی کو ان کی وراثت میں سے کچھ نہ ملا، اس لیے کہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب دونوں کافر تھے۔

تشریح: قاضی عیاضؒ نے کہا کہ اسامہؓ نے جو کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں اتریں گے، مراد اس سے یہ ہے کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سکونت تھی، اس لیے کہ اصل میں تو وہ گھر ابو طالب کا تھا۔ اس لیے کہ وہی متکفل تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کے اور ابو طالب بڑے بیٹے تھے عبد المطلب کے اور عبد المطلب کی ساری املاک کے وہی اکیلے وارث تھے جیسے قاعدہ تھا ایام جاہلیت کا اور یہی گمان ہے کہ شاید عقیل نے سب گھر بیچ ڈالے ہوں اور اپنی ملک سے نکال دیئے ہوں جیسے ابو سفیان وغیرہ نے مہاجرین کے تمام گھر بیچ ڈالے چنانچہ داؤدی

نے ایسا ہی کچھ کہا ہے۔

اور یہ جو فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی الخ اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور ان کے موافقین نے کہ مکہ صلحاً فتح ہوا ہے اور مکان اس کے مملوک ہیں مکان والوں کے جیسے اور شہروں کے مکان ہیں اور ان میں میراث وغیرہ جاری ہوتی ہے اور بیع اور رہن اور اجارہ ان مکانوں کا روا ہے مثل اور تصرفات کے اور مالک اور ابوحنیفہؒ اور اوزاعی اور دوسرے فقہاء کا قول ہے کہ وہ جبراً اور قہر کی راہ سے فتح ہوا ہے اور یہ تصرفات کوئی وہاں کے مالکوں کو اپنے مکانوں پر روا نہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور یہ تمام علماء کا مذہب ہے۔

۳۲۹۵: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ۔

۳۲۹۵: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل اللہ نے چاہا اور ہم پہنچ گئے تو آپ ﷺ کہاں اتریں گے اور یہ بات فتح مکہ کے دنوں میں کہی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہی نہیں۔

۳۲۹۶: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ مَنْزِلٍ۔

۳۲۹۶: اس سند سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔

بَابُ: اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ

باب: مہاجر کے مکہ میں رہنے کا بیان

۳۲۹۷: عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْاَلُ السَّآئِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْاِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ السَّآئِبُ سَمِعْتُ الْعَلَآءَ بْنَ الْحَضْرَمِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْمُهَاجِرِ اِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدْرِ بِمَكَّةَ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا۔

۳۲۹۷: عمر بن عبدالعزیز سائب بن یزید سے پوچھتے تھے کہ تم نے مکہ میں رہنے کے باب میں کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے علاء بن حضرمی سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ ''مہاجر کو اجازت ہے حج کے بعد لوٹنے کے پیچھے تین روز تک مکہ میں رہنے کی مراد یہ تھی کہ اس سے زیادہ نہ رہے۔''

تشریح: مراد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مکہ میں رہتے تھے اور پھر اسلام کی وجہ سے انہوں نے فتح مکہ سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تھی وہ اگر حج کو آئیں یا عمرہ کو تو بعد فراغ کے تین روز سے زیادہ مکہ میں نہ رہیں اور اس سے شافعیہ نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت حقیقت میں اقامت میں داخل نہیں، بلکہ تین دن کا رہنے والا مسافر ہے اور اگر کوئی مسافر تین روز تک اقامت کی نیت کرے سوا روز خروج کے اور روز دخول کے تو وہ مقیم نہیں اور حکم مسافر میں ہے اور رخصتیں مسافر کی سب اس کو روا ہیں جیسے قصر نماز کا اور افطار روزہ کا۔

۳۲۹۸: عَنِ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ اَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقِيْمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ ثَلَاثًا۔

۳۲۹۸: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہاجر مناسک حج کی ادائیگی کے بعد مکہ میں تین دن قیام کرسکتا ہے۔

۳۲۹۹: عَنْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ يَسْاَلُ السَّائِبَ

۳۲۹۹: اس طرح کی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بْنَ يَزِيْدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ۔

۳۳۰۰:عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ اَخْبَرَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا۔

۳۳۰۰:مذکورہ بالاحدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۰۱:عَنِ ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۳۳۰۱:اس سند سے بھی مذکورہ بالاحدیث آتی ہے۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهٖ

باب: مکہ میں شکار وغیرہ کا حرام ہونا

۳۳۰۲:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَاهِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّ اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ لِيَ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقْطَتَهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

۳۳۰۲:ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ آج سے مکہ کی ہجرت نہیں رہی مگر جہاد اور نیت باقی ہے اور تم کو حکام جہاد کو بلائیں تو نکلو اور چلو اور فرمایا کہ یہ شہر ایسا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کو ادب کی جگہ قرار دیا ہے جس دن سے آسمان وزمین بنایا ہے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حرمت و ادب کی جگہ ٹھہرایا گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اس میں قتال روا نہیں ہوا مجھ سے پیشتر اور مجھے بھی ایک دن کی صرف ایک گھڑی اجازت ہوئی تھی (یعنی لڑائی کی) اور وہ پھر ویسا ہی حرام ہو گیا، اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اس کا کانٹا اکھاڑا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے مگر وہ اٹھائے جو اس کو پہنچوائے (کہ جس کی ہو اس کو دے دے) اور نہ اس کی ہری گھاس اکھاڑی جائے سو عباسؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ مگر اذخر (یعنی اس کی اجازت دیجئے) کہ وہ سناروں لوہاروں کے کام آتی ہے اور اس سے گھر چھائے جاتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا مگر اذخر یعنی اس کے توڑنے کی اجازت ہے۔

تشریح: علماء نے کہا ہے کہ ہجرت دار حرب سے دار السلام کی طرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث کی تاویل میں دو قول ہیں اول یہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہیں رہی، اس لئے کہ وہ دار الاسلام بن گیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار حرب سے ہوتی ہے اور اس میں پیشینگوئی اور معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ ہمیشہ یہ دار السلام رہے گا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہ کہ جو ثواب ہجرت کا قبل فتح مکہ کے تھا وہ ثواب اب نہیں رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ یعنی جس نے بعد فتح کے جہاد کیا اور

مال خرچ کیا وہ ان کے برابر نہیں ہیں جنہوں نے قبل فتح یہ کام کئے مگر جہاد و نیت ہے یعنی تحصیل ثواب کا ذریعہ یہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور نیک نیتی سے اعمال صالح بجالاؤ کہ اس سے ثواب حاصل ہوگا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تھا بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو ادب کی جگہ مقرر کیا ہے جس دن سے آسمان و زمین کو بنایا ہے یعنی اصل حرمت تو اسی دن سے ہے مگر وہ پوشیدہ ہو گئی تھی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے ظاہر ہو گئی، اس لئے کہ آگے مسلم میں مروی ہوا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے اور اس معنی میں دونوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور روایات باب سے ثابت ہوا ہے کہ قتال مکہ میں حرام ہے چنانچہ ابوالحسن ماوردی نے احکام سلطانیہ میں لکھا ہے کہ خصائص حرم میں سے ہے کہ وہاں کے لوگوں سے لڑائی نہ کی جائے پھر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہاں کے لوگ بغاوت کریں تو ان کو تنگ کیا جائے کہ اطاعت قبول کریں نہ کہ جنگ کی جائے اور جمہور فقہاء نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنی بغی سے باز نہ آویں اور احکام شرع جو موافق عدل ہوں قبول نہ کریں تو البتہ ان سے لڑائی کی جائے اس لئے کہ باغیوں سے لڑنا بھی اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے اور یہی قول قرین صواب ہے اور اس پر تنصیص کی ہے امام شافعیؒ نے کتاب اختلاف الحدیث میں کتب ام سے اور قفال مروزی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بھی قلعہ نشین ہو جائے مکہ میں تو ہم کو ان سے لڑنا بھی روا نہیں جب تک وہ مکہ میں ہوں اور یہ قول قفال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہیں اور مجوزین قتال ان احادیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ مراد ان حدیثوں کی جو تحریم قتال میں وارد ہوئی ہیں یہ ہے کہ جب تک بغیر قتل کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جائے تو پھر روا ہے بخلاف اور شہروں کے کہ قتال وہاں ہر طور روا ہے۔

٣٣٠٣: عَنْ مَنْصُوْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْکُرْ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ لَا یَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا۔

۳۳۰۳: چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٣٣٠٤: عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَّ هُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَ وَعَاهُ قَلْبِیْ وَ اَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِهٖ اِنَّهٗ حَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّ لَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۰۴: ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ نے عمرو بن سعید سے کہا کہ جس وقت وہ لشکروں کو روانہ کرتا تھا مکہ کے اوپر عبداللہ بن زبیر کے قتل کو کہ اجازت دو مجھے اے امیر کہ میں ایک حدیث بیان کروں کہ جو خطبہ کے طور سے کھڑے ہو کر فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے دن مکہ کی فتح کے اور میرے کانوں نے سنی اور دل نے یاد رکھا اور میری آنکھوں نے دیکھا آپ ﷺ کو جب آپ ﷺ نے وہ بیان فرمائی پہلے تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگوں نے حرام نہیں کیا سو کسی شخص کو روا نہیں جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں کسی کا خون بہائے اور نہ یہ حلال ہے کہ اس میں درخت کاٹے پھر اگر میرے قتال کی سند سے قتال کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اس سے کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی اس کی اور تم کو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی دن میں

وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَ اِنَّمَآ اَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّ قَدْعَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَقِيْلَ لِاَبِيْ شُرَيْحٍ مَّاقَالَ لَكَ عَمْرٌو و قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَااَبَا شُرَيْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَايُعِيْذُ عَاصِيًا وَّ لَافَارًّا بِدَمٍ وَّلَافَارًّا بِخَرْبَةٍ۔

ایک گھڑی کے لیے اجازت دی۔ اور پھر اس کی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تھی۔ اور ضرور ہے کہ جو حاضر ہو غائبوں کو یہ حدیث پہنچادے۔ لوگوں نے ابوشریح سے کہا کہ پھر عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس نے کہا کہ اے ابوشریح میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں (ہائے ظالم) حرم پناہ نہیں دیتا نافرمان کو (یہ عبداللہ بن زبیر کو کہا معاذ اللہ من ذلک) اور نہ اس کو جو خون کر کے بھاگا ہو اور نہ اس کو جو چوری اور فساد کر کے بھاگا ہو۔

تشریح ۞ قولہ روا نہیں ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو الخ اس سے استدلال کیا ہے ان لوگوں نے جو کہتے ہیں کہ کفار فروع اسلام کے مخاطب نہیں ہیں اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہاء کا ہے کہ مخاطب ہیں فروع کے بھی جیسے مخاطب ہیں اصول کے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لیے فرمایا کہ پکا مومن تو وہی ہے جو تبع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے بچنے والا ہو اور یہ مراد نہیں کہ جو مومن ہو مخاطب ہی نہیں۔

قولہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ قہراً اور قتالاً فتح ہوا ہے نہ صلحاً اور جو کہتے ہیں صلحاً فتح ہوا ہے وہ اس کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قتال کو تیار تھے مگر ضرورت نہ پڑی۔ پس تیاری بہ سبب جواز قتل کے تھی گو اتفاقاً قتال نہ ہوا۔

۳۳۰۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّ مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّآ اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّآ اَنْ يُّقْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِيْ قُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْالِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ قَالَ الْوَلِيْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهٗ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

۳۳۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی اپنے رسول کو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا کہ اللہ پاک نے اصحاب فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مومنوں کو اس کا حاکم فرمایا اور اس میں لڑنا کسی کو حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے اور مجھے بھی ایک گھڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کبھی حلال نہ ہوگا میرے بعد کسی کو۔ پھر اس کا شکار بھگایا نہ جائے اس کا کانٹا توڑا نہ جائے اس کی پڑی گری چیز اٹھائی نہ جائے مگر وہ شخص اٹھاوے جو بتاتا پھرے کہ جس کی ہو اسے دے دے اور جس کا کوئی شخص مارا گیا اس کو دو باتوں کا اختیار ہے، خواہ فدیہ لے لے یعنی خون بہا لے خواہ قاتل کو قصاص میں مروا ڈالے۔ سو عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ مگر اذخر یا رسول اللہ! کہ ہم اس کو اپنی قبروں میں ڈالتے ہیں اور گھروں کو اس سے چھاتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خیر اذخر توڑلو (گھاس کو اذخر کہا) پھر ابوشاہ ایک شخص یمن کا اٹھا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مجھے لکھ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لکھ دو ابوشاہ کو۔ ولید نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب؟ یارسول اللہ! یہ مجھے لکھ دو۔ انہوں

هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِیْ سَمِعَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

نے کہا یہی خطبہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (یعنی اس کو ابو شاہ نے لکھوالیا کہ بڑے نفع کی بات تھی)

تشریح ۞ اس حدیث سے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے اور چاہے خون بہا لے اور یہی قول ہے سعید بن مسیب اور ابن سیرین اور احمد اور اسحاق اور ابوثور کا اور امام مالکؒ نے کہا کہ ولی کو اختیار نہیں مگر قتل کا یا بخش دینے کا اور دیت کا اختیار نہیں مگر برضائے قاتل اور یہ اس حدیث کے خلاف ہے اور ابوشاہ کا نام نہیں معلوم سوا کنیت کے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حدیث لکھوا دی اس سے علماء کا لکھنا اور حدیثوں کا قلم بند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہو گیا اور اس کا جواز اور بھی روایتوں سے پہچانا جاتا ہے اور اب تو امت کا اجماع ہے اس کے استحباب پر۔

٣٣٠٦: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ اِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِیْلٍ مِّنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَّكَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ اَلَا وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِیْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَّا یُخْبَطُ شَوْكُهَا وَلَا یُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا یَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ وَّمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّآ اَنْ یُّعْطٰی یَعْنِی الدِّیَةَ وَاِمَّآ اَنْ یُّقَادَ اَهْلُ الْقَتِیْلِ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْیَمَنِ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْشَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِیْ بُیُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

۳۳۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ خزاعہ والوں نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی لیث سے جس سال مکہ فتح ہوا اپنے ایک مقتول کے بدلے جس کو بنی لیث نے مار ڈالا تھا اور اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر حاکم کیا اور وہ مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کو حلال ہوگا اور مجھے بھی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا اور اب اس گھڑی میں پھر ویسا ہی مجھ پر حرام ہو گیا (یعنی جیسے پہلے تھا) سو اس کا کانٹا نہ اکھاڑا جائے اور درخت نہ کاٹا جائے اور پڑی چیز نہ اٹھائی جائے مگر بتانے والا اٹھاوے اور جس کا کوئی شخص مارا جائے اس کو دو چیزوں کا اختیار ہے خواہ دیت لے لے خواہ قصاص لے لے پھر ایک شخص یمن کا آیا کہ اسے ابوشاہ کہتے تھے اور اس نے کہا کہ مجھے لکھ دیجئے یا رسول اللہ! آپ نے یاروں سے فرمایا کہ اسے لکھ دو۔ پھر ایک شخص نے قریش میں سے کہا کہ مگر اذخر کو کہ وہ ہمارے گھروں اور قبروں میں کام آتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خیر مگر اذخر۔

بَابُ: النَّهْیِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ مِنْ غَیْرِ حَاجَةٍ

باب: مکہ مکرمہ میں بلا ضرورت ہتھیار اٹھانا منع ہے

٣٣٠٧: عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ

۳۳۰۷: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ ۔

فرماتے تھے۔ ''حلال نہیں کسی کو مکہ میں ہتھیار اٹھائے۔''

تشریح: یعنی بے حاجت کے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جماہیر کا۔ قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک یہ نہی محمول ہے اس پر کہ بلا ضرورت نہ اٹھاوے اور یہی قول ہے مالکؒ اور شافعیؒ اور عطاءؒ کا اور حسن بصری نے مطلق ہتھیار باندھنا مکروہ کہا ہے۔ بنظر ظاہر اسی حدیث کے اور جمہور نے استدلال کیا ہے۔ اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ قضاء میں شرط کئے تھے کہ ہتھیار لاویں گے میان میں اور اٹھانے سے مراد ہتھیار باندھنا ہے۔

بَابُ : جَوَازِ دُخُوْلِ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ

باب: مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا روا ہے

۳۳۰۸: عَنْ يَّحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِهٖ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُّتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ ۔

۳۳۰۸: یحییٰ نے یہ لفظ بیان کیے کہ میں نے مالک سے پوچھا کہ ابن شہاب نے انس سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں آئے اور آپ ﷺ کے سر پر خود تھا، جس سال مکہ فتح ہوا، پھر جب خود اتارا ایک شخص نے آ کر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو۔ مالک نے کہا کہ ہاں مجھ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

تشریح: ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اول دخول کے وقت خود تھا، پھر اسے اتار کر عمامہ باندھ لیا اور اس حدیث سے سند لی ہے انہوں نے جنہوں نے کہا ہے کہ مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا درست ہے اس کو جو ارادہ حج وعمرہ کا نہ رکھتا ہو اور کسی کام کے لیے آیا ہو یا ان کو روا ہے جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں جیسے لکڑیاں باہر سے لانے والے یا گھاس یا شکار لانے والے یا ان کے سوا کوئی اور غرض ہو سب کو رخصت ہے، بلا احرام داخل ہونے کی جو ارادہ حج وعمرہ نہ رکھتا ہو اور برابر ہے کہ امن ہو یا خوف اور یہ صحیح تر قول ہے شافعی کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ داخل ہونا بغیر احرام کے روا نہیں ہے اس کو جس کو بار بار حاجت آنے کی نہیں ہوتی مگر اس کو جو مقاتل ہو یا خائف ہو قتال سے کسی ظالم سے کہ اگر اس پر ظاہر ہو جائے تو اس کو ضرر پہنچے گا اور نقل کیا قاضیؒ نے یہ قول اکثر علماء سے۔

۳۳۰۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَّ فِی رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ۔

۳۳۰۹: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر سیاہ عمامہ تھا بغیر احرام کے اور آگے کی روایت میں ہے کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوئے فتح مکہ کے دن اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر سیاہ عمامہ تھا۔

۳۳۱۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَوْدِیُّ قَالَ

۳۳۱۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ۔

۳۳۱۱:عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ۔

۳۳۱۱: عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سیاہ عمامہ تھا۔

۳۳۱۲:عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ اَبُوْ بَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

۳۳۱۲: جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں گویا دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر کے اوپر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے شانوں کے بیچ میں لٹکا دیا ہے اور ابو بکر کی روایت میں منبر کا ذکر نہیں ہے۔

تشریح: ان روایتوں سے سیاہ کپڑے پہننے کا جواز معلوم ہو گیا، خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے۔

بَابُ: فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيْمِهَا وَتَحْرِيْمِ صَيْدِهَا وَبَيَانِ حُدُوْدِ حَرَمِهَا

باب: مدینہ کی فضیلت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا اور اس کے شکار کے حرام ہونے اور اس کے حرم کی حدوں کا بیان

۳۳۱۳:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِاَهْلِهَا وَاِنِّىْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ وَاِنِّىْ دَعَوْتُ فِىْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَىْ مَا دَعَا بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ لِاَهْلِ مَكَّةَ۔

۳۳۱۳: عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''ابراہیمؑ نے مکہ کا حرم مقرر کیا (یعنی حرمت اس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اس کی آسمان و زمین کے بننے کے دن تھی) اور اس کے لوگوں کے لیے دعا کی اور میں نے مدینہ کو حرام کیا جیسے ابراہیمؑ نے مکہ کو حرام کیا اور میں نے دعا کی مدینہ کے صاع اور مد کے لیے اس سے دو حصے برابر جیسے ابراہیم نے کی تھی اہل مکہ کے لیے۔''

۳۳۱٤:عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا حَدِيْثُ وُهَيْبٍ فَكَرِوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِيِّ بِمِثْلَىْ مَا دَعَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاَمَّا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُخْتَارٍ فَفِىْ رِوَايَتِهِمَا

۳۳۱۴: عمرو سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور لیکن وہیب کی روایت میں تو دراوردی کی مثل یہی ہے کہ میں نے دعا کی ابراہیم علیہ السلام کے دو حصہ برابر اور سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز کی روایت میں یہ ہے کہ دعا کی میں نے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے برابر۔

مِثْلَ مَا دَعَا بِهِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

۳۳۱۵:عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ۔

۳۳۱۵:رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں حرم قرار دیتا ہوں مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ ہے۔''

۳۳۱۶:عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ مَكَّةَ وَاَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ مَالِيْ اَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَاَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِيْنَةَ وَاَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا وَقَدْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا وَذٰلِكَ عِنْدَنَا فِيْ اَدِيْمٍ خَوْلَانِيٍّ اِنْ شِئْتَ اَقْرَاْتُكَهٗ قَالَ فَسَكَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ۔

۳۳۱۶:نافع نے کہا کہ مروان نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا مکہ کا اور اس کے رہنے والوں کا سو پکارا اس کو رافع بن خدیج صحابیؓ نے اور کہا کہ یہ کیا سنتا ہوں میں تجھ سے کہ تو نے ذکر کیا مکہ کا اور اس کے لوگوں کا اور اس کے حرم ہونے کا اور نہ ذکر کیا مدینہ کا اور نہ وہاں کے لوگوں کا اور نہ اس کے حرم ہونے کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم ٹھہرایا ہے۔ دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں اور یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرم ٹھہرانے کی ہمارے پاس ایک خولانی چمڑے پر لکھی ہوئی ہے اگر تم چاہوتو میں تم کو پڑھادوں۔ راوی نے کہا کہ مروان چپکا ہو رہا اور کہا کہ میں نے بھی اس میں سے کچھ سنا ہے۔

۳۳۱۷:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا۔

۳۳۱۷:جابر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ابراہیم علیہ السلام نے حرم مقرر کیا مکہ کا اور میں حرم مقرر کرتا ہوں مدینہ کا دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں (یعنی جو مدینہ کے دونوں طرف واقع ہیں) کوئی کانٹے دار درخت نہ کاٹا جائے اور نہ کوئی جانور شکار کیا جائے۔''

۳۳۱۸:عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَآئِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۳۳۱۸:عامر بن سعد نے اپنے باپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں نے حرم مقرر کردیا درمیان دونوں میدانوں کالے پتھر والوں کے کہ نہ کاٹا جائے کانٹے دار درخت وہاں کا اور نہ مارا جائے شکار وہاں کا اور فرمایا کہ مدینہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے کاش وہ اس کو سمجھتے (یہ خطاب ہے ان لوگوں کو جو مدینہ چھوڑ کر اور جگہ چلے جاتے ہیں یا تمام مسلمانوں کو) اور نہیں چھوڑتا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کوئی آدمی اس میں بھیج دیتا ہے اور نہیں صبر کرتا ہے کوئی اس کی بھوک، پیاس پر اور محنت و مشقت پر مگر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوتا ہوں قیامت کے دن۔''

تشریح ان احادیث سے استدلال کیا ہے ایک جماعت نے مدینہ کے حرم ہونے پر اور وہاں کے شکار کے حرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر

اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور ان کے موافقین کا اور ابوحنیفہ نے ان حدیثوں کا خلاف کیا ہے بہ سبب قلت علم حدیث کے اور احتجاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینہ کے۔ حدیث یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَّا فَعَلَ النُّغَیْرُ سے اور نغیر ایک چڑیا ہے کہ وہ کسی صحابیؓ کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ وہ کیا ہوئی؟ حالانکہ اس حدیث سے استدلال ان کا محض لنگڑا اور پایہ چوبیں ہے اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قبل ان حدیثوں کے پکڑی گئی ہو جب شکار حرام نہ ہوا ہو۔ دوسرے یہ احتمال ہے کہ اس کو حل مدینہ سے یعنی حرم کے باہر سے پکڑ کر لائے ہوں اور یہ احتمال ثانی حنفیہ کے مذہب پر درست نہیں ہوتا اس لیے کہ ان کا مذہب ہے کہ حل میں سے جو شکار پکڑ کر حرم میں لاویں اس کا بھی چھوڑ دینا واجب ہے اس لیے کہ اس کا بھی حکم صید حرم کا ہے اور یہ اصل مذہب ان کا بھی محض بے اصل اور ضعیف وسست ہے اور جب حدیث نغیر میں احتمال ہوا تو قابل استدلال نہیں خصوصاً ان احادیث صحیحہ متصل اسناد کے روبرو جس میں صاف نص صریح ہے مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور مذہب مالکؒ اور شافعیؒ یہ ہے کہ صید مدینہ میں اور اس کے درخت اکھاڑنے میں ضمان نہیں ہے اگرچہ حرام ہے۔ اور ابن ابی ذئب اور ابن ابی لیلٰے نے کہا کہ اس میں بھی جزا واجب ہوتی ہے جیسے حرم مکہ، صید وقطع اشجار میں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور شافعیؒ کا قول قدیم یہ ہے کہ اس کے کپڑے اور سامان چھین لیا جائے یعنی جو مدینہ کا درخت کاٹے یا شکار کرے اس لیے کہ سعد بن ابی وقاص کی روایت میں جس کو مسلم نے ذکر کیا ہے۔ ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی عیاض نے کہا کہ بعد صحابہؓ کے کوئی اس کا قائل نہیں ہوا سوا امام شافعیؒ کے کہ ان کا قول قدیمی ہے اور قاضی عیاضؒ نے ذکر کیا ہے کہ مدینہ والوں کے لیے یہ جو فرمایا کہ میں شفیع ہوں گا یا گواہ مراد اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنے والوں کیلیے گواہ ہوں گا اور اہل معاصی کے لیے شفیع ہوں گا اور اس میں مزید فضیلت اور زیادہ خصوصیت نکلی مدینہ والوں کے لیے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہدائے احد کے لیے فرمایا کہ میں ان لوگوں پر گواہ ہوں اور اس سے فضیلت ثابت ہوئی مدینہ کی اور بزرگی نکلی وہاں کی سکونت کی۔

اللہ تعالیٰ اس خادم حدیث کو مع اقارب ومومنین واحباب مخلصین کے وہاں کی سکونت اور موت عنایت فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

۳۳۱۹: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ وَلَا یُرِیْدُ اَحَدٌ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ بِسُوْءٍ اِلَّا اَذَابَهُ اللّٰهُ فِی النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ اَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِی الْمَآءِ۔

۳۳۱۹: عامر نے وہی روایت بیان کی مثل حدیث ابن نمیر کی اور اس میں زیادہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ارادہ کرتا ہے کوئی اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا۔ مگر اللہ تعالیٰ اس کو گھلا دیتا ہے ایسا جیسے سیسہ گل جاتا ہے آگ میں یا نمک گل جاتا ہے پانی میں۔

۳۳۲۰: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِیْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا یَّقْطَعُ شَجَرًا اَوْ یَخْبِطُهٗ فَسَلَبَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَآءَ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ یَّرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَیْهِمْ مَّا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئًا نَفَّلَنِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى اَنْ یَّرُدَّ عَلَیْهِمْ۔

۳۳۲۰: عامر بن سعد نے کہا کہ سعدؓ اپنے مکان کو چلے جو عقیق میں تھا، راہ میں ایک غلام کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کاٹ رہا ہے یا پتے توڑ رہا ہے۔ سو اس کے کپڑے لتے چھین لیے اور اس کے گھر والے آئے اور انہوں نے کہا آپ وہ اس کو پھیر دیجئے یا ہم کو عنایت کیجئے، انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ میں وہ چیز پھیر دوں۔ جو مجھے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہرگز نہ پھیرا انہوں نے سامان اس کا۔

غرض ان سب احادیث صحیحہ متواتر المعنی سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم ویسا ہی ہے جیسے حرم مکہ کا اور ابوحنیفہ کو شاید یہ احادیث نہ پہنچیں سو

ان کا عذر مقبول ہے مگر متعصّبان حنفیہ کو جن کو بخوبی ان کی آوازیں کان ٹھونک چکیں، ان کا معلوم نہیں کیا حال ہو گا بہ سبب تعصب کے اور تصلب فی التقلید کے امام ہی کے قول مردود کو لیے جاتے ہیں۔ امام ابن قیمؒ نے کہا کہ رد کر دیا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ کو جسے بیس پر کئی صحابیوں نے روایت کیا ہے کہ مدینہ حرم ہے اور وہاں کا شکار حرام ہے اور دعویٰ کیا کہ یہ اصول کے خلاف ہے اور معارضہ کیا اس کا ایک متشابہ قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اباعمیر! کیا حال ہے نغیر کا؟ اور بڑے تعجب کی بات ہے یا اللہ وہ کون سا اصول ہے جو ان سنن صحیحہ کا مقابل ہو سکے حالانکہ سنت اعظم اصول ہے اور لازم تھا کہ حدیث ابوعمیرؓ کو ان روایتوں کی رو سے جو شہرت اور تصریح میں بدرجہا اس سے زیادہ تھیں رد کیا جاتا اور ہم تو اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ رد کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی سنت صحیحہ کو جب تک اس کا نسخ نہ معلوم ہو جائے حالانکہ حدیث ابوعمیرؓ میں چار احتمال ہو سکتے ہیں کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اور اول یہ کہ احادیث تحریم مدینہ سے مقدم ہو اور ان حدیثوں نے اسے منسوخ کر دیا۔ دوسرے یہ کہ ان سے متاخر ہو اور ان حدیثوں کو منسوخ کر دیا۔ تیسرے یہ کہ نغیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو جیسے اکثر شکاری جانوروں میں ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ خاص اس لڑکے کے لیے اجازت دی گئی دوسروں کو نہیں جیسے ابو بردہؓ کو عناق کی قربانی کی اجازت دی گئی۔ غرض ان چاروں احتمالات کی وجہ سے یہ حدیث نغیر متشابہ ہوئی اور ان نصوص صریحہ کے رد کے قابل نہ رہی جو صراحۃ بلا اشتباہ دلالت کرتی ہیں حرم ہونے پر مدینہ کے کذا فی الروضۃ الندیہ اور امام نوویؒ نے فرمایا ہے کہ ضمان واجب ہوتا ہے اس شخص پر جو پتے توڑتا یا درخت کاٹتا ہے مدینہ کے۔ یہ قول قدیم ہے شافعیؒ کا اور اس حدیث سعدؓ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اور اس حدیث کا کوئی معارض نہیں اور ضمان کی کیفیت میں دو وجہیں ہیں۔ ایک تو وہ شکار جو اس نے مارا اور وہ درخت یا گھاس جو کاٹی ہے اس کی ضمانت اسی پر آتی ہے یعنی قیمت اس کی لازم ہوتی ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس شخص کی اشیاء جس نے یہ حرکت کی ہے سلب کی جائیں اور اس میں دو قول ہیں۔ اول یہ کہ فقط کپڑے اس کے چھین لیے جائیں اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اس کا سب سامان سلب کر لیا جائے جیسے کافر مقتول کا سب سامان غازی قاتل لے لیتا ہے کہ اس میں گھوڑا اور ہتھیار اور نفقہ اس کا سب داخل ہے اور یہی قول صحیح ہے اور وہ سب سالب کا ہے جس نے اس سے سلب کیا ہے اور یہی موافق حدیث ہے۔

۳۳۲۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْتَمِسْ لِيْ غُلَامًا مِّنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدِمُنِيْ فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَآءَهٗ فَكُنْتُ اَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا بَدَا لَهٗ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهٖ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

۳۳۲۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ایک لڑکا ڈھونڈھو جو ہماری خدمت کرے سو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے لے کر گئے اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اترتے تھے۔ پھر اسے باتوں میں کہا کہ پھر آپ ﷺ تشریف لائے یہاں تک کہ جب کوہ احد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائی دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احد ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم احد کو دوست رکھتے ہیں پھر جب مدینہ کے قریب آئے تو فرمایا کہ یا اللہ میں حرام کرتا ہوں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان کو جیسا ابراہیمؑ نے حرام کیا مکہ کو۔ یا اللہ برکت دے ان کو ان کے مد اور صاع میں۔

۳۳۲۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا۔

۳۳۲۲: کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث سعید اور قتیبہ نے ان سے یعقوب نے ان سے عمرہ بن ابی عمرو نے ان سے انس نے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل اس کے جو اوپر گزری مگر اس میں یہ ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حرام ٹھہراتا ہوں درمیان دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں۔

۳۳۲۳: عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا اِلَى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ هٰذِهٖ شَدِيْدَةٌ مَّنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّ لَاعَدْلًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ اَنَسٍ اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا۔

۳۳۲۳: عاصم نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرم ٹھہرایا مدینہ کو؟ کہاں ہاں فلاں مقام سے فلاں تک سو جو اس میں کوئی بات نکالے یعنی گناہ کی تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں اور لوگوں کی نہ قبول کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن فرض نہ نفل اور انس کے بیٹے نے کہا یا جگہ دی کسی نئے گناہ کی بات کرنے والے کو۔

۳۳۲۴: عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَّا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

۳۳۲۴: عاصم نے کہا کہ میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا مدینہ کو حرم ٹھہرایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں وہ حرم ہے نہ توڑا جائے گا درخت اس کا اور جو ایسا کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے۔

۳۳۲۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ۔

۳۳۲۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے ان کو (یعنی مدینہ والوں کو) ان کے ماپ میں اور برکت دے ان کے صاع میں اور برکت دے ان کے مد میں۔

۳۳۲۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ۔

۳۳۲۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ مدینہ میں مکہ سے دونی برکت دے۔

۳۳۲۷: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَءُهٗ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ

۳۳۲۷: ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خطبہ پڑھا ہم پر علیؓ بن ابو طالب نے اور فرمایا کہ جو دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس (یعنی اہل بیت کے پاس) کوئی اور چیز ہے سوا کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے اور راوی نے

وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ قَالَ وَصَحِيْفَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فِيْ قِرَابِ سَيْفِهٖ فَقَدْ كَذَبَ فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَآءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْاٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَّ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَآ اَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَّانْتَهٰى حَدِيْثُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهٖ يَسْعٰى بِهَآ اَدْنَا هُمْ وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهٗ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا مُعَلَّقَةٌ فِيْ قِرَابِ سَيْفِهٖ۔

کہا کہ ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا ان کی تلوار کے میان میں تو اس نے جھوٹ کہا اور اس صحیفہ میں اونٹوں کی عمریں (یعنی زکوٰۃ کے متعلقات) اور کچھ زخموں کا بیان تھا (یعنی ان کے قصاص اور دیتوں کا بیان) اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے بیچ میں سو جو شخص کہ کوئی نئی بات نکالے اس جگہ یا جگہ دے کسی نئی بات نکالنے والوں کو تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی، نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض نہ سنت اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے ادنیٰ مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند ٹھہرایا یا اپنے آقاؤں کے سوا کسی دوسرے کا غلام اپنے کو قرار دیا، اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور نہ قبول کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت، مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا کہ روایت ابوبکر وزہیر کی تو وہیں تک ہو چکی کہ ادنیٰ مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار ہے اور ان دونوں کی روایت میں یہ ذکر نہیں کہ صحیفہ تلوار کے میان میں لٹکا ہوا تھا۔

۳۳۲۸:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَزَادَفِي الْحَدِيْثِ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَايُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ وَكِيْعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۳۳۲۸: اعمش نے اسی اسناد سے یہی مضمون مثل ابوکریب کے روایت کیا جو ابومعاویہ سے مروی ہے، اخیر تک بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ سنت اور ان کی دونوں حدیثوں میں یہ مضمون نہیں ہے کہ جو اپنے کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بنا دے اور وکیع کی روایت میں قیامت کا دن مذکور نہیں۔

تشریح ✿ حضرت علیؓ نے جو خطبہ میں فرمادیا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس کے صحیفہ کے سوا کچھ نہیں اس میں رد کر دیا زعم باطل کو رافضیوں اور شیعوں کے اور جھوٹا کر دیا ان کے اس قول کو جو کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی وصیتیں کی تھیں اور اسرار علوم اور قواعد دین اور غوامض شریعت بتائے تھے اور اپنا وصی قرار دیا تھا اور اہل بیت کو بعض اشیاء ایسی تعلیم کئے تھے کہ ان کے سوا اور کوئی ان پر مطلع نہیں ہوا۔ غرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ سب دعاوی باطلہ اور خیالات فاسدہ ہیں اور ان کی کوئی اصل نہیں اور ان دعاوی کے ابطال کیلئے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کافی ہے اور اس سے جائز ہوا لکھنا علم کا۔

اور یہ جو فرمایا کہ مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے بیچ میں ثور کا لفظ غالباً یہاں غلط ہے راوی سے بھول ہو گئی اس لئے جبل ثور تو مکہ کے قریب

ہے اور صحیح یہ ہے کہ مدینہ حرم ہے عیر اور احد کے بیچ میں چنانچہ مازری اور بعض علماء نے اس پر یہی کہا ہے اور شائد یہ بھی احتمال ہے کہ احد یا اس کے سوا ثور کسی اور پہاڑ کا نام ہو نواح مدینہ میں اور اب وہ نام مخفی ہو گیا۔

اور اوپر کی روایتوں میں جو وارد ہوا کہ درمیان دو کالے پتھر والے میدانوں کی حد ہے حرم مدینہ کی یہ بیان ہے اس کی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہے اور اس روایت میں جو وارد ہوا کہ حد اس کی درمیان دونوں پہاڑوں کے ہے یہ جنوب وشمال کی حد ہے اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے مراد اس سے یہ ہے کہ ادنیٰ سے اعلیٰ تک جو مسلمان کسی کافر کو پناہ دے دے وہ سب مسلمانوں کی پناہ میں آ گیا اور کسی مسلمان کو روا نہیں کہ اسے ایذا دے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور ان کے موافقین متبعین سنت کا کہ اگر غلام اور عورت بھی کسی کافر کو امان دے تو امان دینا اس کا صحیح ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام ہے اپنے باپ کے سوا کسی کی اولاد کہلانا یا جس نے اپنے کو آزاد کیا اس کے سوا کسی کو مولیٰ ٹھہرانا اور وعید ہے اس میں ان لوگوں کو جو اپنی ذات بدل دیتے ہیں یعنی شیخ سے سید ہو جاتے ہیں اور دوسروں کا غلام اپنے کو غلط سلط ٹھہرا لیتے ہیں مثلاً نام رکھ لیتے ہیں غلام محی الدین یا غلام علی یا غلام نبی قولہ اور جس نے پناہ توڑی کسی مسلمان کی یعنی ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اب جو اس کو ایذا دے اس نے پناہ توڑی وہ موذی ملعون ہے۔

۳۳۲۹: عَنْ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَوَكِيْعٍ اِلَّا قَوْلَهٗ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ لَهٗ۔

۳۳۲۹: مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے فرق کے ساتھ اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۳۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ۔

۳۳۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے پھر جو کوئی اس میں گناہ کرے یا کوئی گناہ کرنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن نہ فرض نہ نفل۔

۳۳۳۱: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ۔

۳۳۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو مدینہ میں چرتا دیکھتا ہوں تو کبھی نہ ڈراؤں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے بیچ میں حرم ہے''۔

۳۳۳۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَآءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ۔

۳۳۳۲: ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ اگر میں کسی ہرن کو مدینہ میں چرتا دیکھوں تو کبھی نہ ڈراؤں۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے بیچ میں حرم ہے۔

۳۳۳۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

۳۳۳۳: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَابَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَلَوْ وَجَدْتُّ الظِّبَآءَ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَامَا ذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنَىْ عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى۔

قرار دیا دونوں کالے پتھروں والے میدانوں کے بیچ میں کہ جو مدینہ کے مشرق اور مغرب کی طرف واقع ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اگر میں کسی ہرن کو پاؤں جوان کے بیچ میں چرتا ہو تو کبھی نہ ڈراؤں اور نہ بھگاؤں اس کو اور آپ ﷺ نے بارہ میل کو مدینہ کے گرداگرد رمنہ مقرر کر دیا۔

تشریح: رمنہ اس زمین کو کہتے ہیں جس میں حکام و امراء حکم کر دیتے ہیں کہ سوا ہمارے جانوروں کے اور کوئی نہ چرے تو حرم گویا اللہ تعالیٰ کا رمنہ ہے کہ سوا جنگلی جانوروں کے جو وہاں کے باشندے ہیں اور کوئی نہ چرے۔

٣٣٣٤: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ النَّاسُ اِذَارَ اَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ ثَمَرِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِىْ مَدِيْنَتِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِىْ صَاعِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِىْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَبْدُكَ وَ خَلِيْلُكَ وَ نَبِيُّكَ وَ اِنِّىْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَ اِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَادَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَ لِيْدٍ لَّهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ۔

۳۳۳۴: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ لوگوں کی عادت تھی کہ جب نیا کوئی پھل دیکھتے تھے (یعنی ابتدائے فصل کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس کو لے لیتے تو دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دے ہمارے پھلوں میں، برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع میں، اور برکت دے ہمارے مد میں، یا اللہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام تیرے غلام اور تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور میں تیرا غلام اور نبی ہوں اور انہوں نے دعا کی تجھ سے مکہ کے لیے اور میں دعا کرتا ہوں تجھ سے مدینہ کے لیے اس کے برابر جو انہوں نے مکہ کے لیے کی اور مثل اس کے اور بھی اس کے ساتھ بلاتے آپ کسی چھوٹے لڑکے اپنے کو اور وہ پھل دے دیتے اسے۔

٣٣٣٥: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتٰى بِاَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ مَدِيْنَتِنَا وَ فِىْ ثِمَارِنَا وَ فِىْ مُدِّنَا وَ فِىْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَّعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيْهِ اَصْغَرَ مَنْ يَّحْضُرُهٗ مِنَ الْوِلْدَانِ۔

۳۳۳۵: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہلا پھل آتا اور آپ ﷺ دعا کرتے کہ یا اللہ برکت دے ہمارے شہر میں اور ہمارے پھلوں میں، اور ہمارے مدینہ میں، اور ہمارے صاع میں برکت پر برکت دے، پھر وہ پھل دے دیتے کسی چھوٹے لڑکے کو جو اس وقت حاضر ہوتا۔

تشریح: حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وہ پھل اسی لیے لاتے تھے آپ ﷺ کی دعائے خیر کا ثمرہ پاویں اور موجب برکات ہو اور مد ایک سیر اور صاع چار سیر کے قریب ہے اور لین دین غلوں اور حبوب کا ان ہی سے ہوتا ہے اس لیے ان میں برکت کی دعا فرماتے اور چھوٹے بچوں کا دل خوش کرنا مکارم اخلاق و محبت و شفقت کا باعث ہے۔

بَابُ : التَّرْغِيْبِ فِىْ سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ

باب: مدینہ میں رہنے کی ترغیب اور اس کی مصیبتوں پر

وَالصَّبْرِ عَلٰى لَأْوَائِهَا

صبر کرنے کی فضیلت

٣٣٣٦:عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَّوْلَی الْمَهْرِیِّ اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَهْدٌ وَّشِدَّةٌ وَّاَنَّهٗ اَتٰی اَبَاسَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ اِنِّیْ كَثِیْرُ الْعِیَالِ وَقَدْ اَصَابَتْنَا شِدَّةٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَنْقُلَ عِیَالِیْ اِلٰی بَعْضِ الرِّیْفِ فَقَالَ اَبُوْسَعِیْدٍ لَّا تَفْعَلِ الْزَمِ الْمَدِیْنَةَ فَاِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَظُنُّ اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰی قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَیَالِیَ فَقَالَ النَّاسُ وَاللّٰهِ مَانَحْنُ هٰهُنَا فِیْ شَیْءٍ وَّاِنَّ عِیَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَّانَاْمَنُ عَلَیْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِیْ یَبْلُغُنِیْ مِنْ حَدِیْثِكُمْ مَّآ اَدْرِیْ كَیْفَ قَالَ وَالَّذِیْ اَحْلِفُ بِهٖ اَوْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اِنْ شِئْتُمْ لَآ اَدْرِیْ اَیَّتَهُمَا قَالَ لَاٰمُرَنَّ بِنَا قَتِیْ تُرْحَلُ ثُمَّ لَآ اَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰی اَقْدَمَ الْمَدِیْنَةَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَّ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَامًا مَّا بَیْنَ مَاْزِمَیْهَا اَنْ لَّا یُهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ وَّلَا یُحْمَلَ فِیْهَا سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَّلَا یُخْبَطَ فِیْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَیْنِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا مِنَ الْمَدِیْنَةِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَیْهِ مَلَكَانِ یَحْرُسَانِهَا حَتّٰی تَقْدَمُوْا اِلَیْهَا ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ

٣٣٣٦: ابوسعید مولیٰ مہری نے کہا کہ ہم کو مدینہ میں ایک بار محنت اور شامت فاقہ کو پہنچی اور میں ابوسعید خدری کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں کثیر العیال ہوں اور ہم کو سختی پہنچی ہے اور میں نے ارادہ کیا ہے کہ اپنے عیال کو کسی ارزاں اور سرسبز ملک میں لے جاؤں۔ ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ مدینہ کو نہ چھوڑو اس لیے کہ ہم ایک بار نبی ﷺ کے ساتھ نکلے میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا یہاں تک کہ عسفان تک پہنچ گئے اور وہاں کئی شب ٹھہرے، سو لوگوں نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہم یہاں بے کار ٹھہرے ہوئے ہیں اور ہمارے عیال پیچھے چھٹے ہوئے ہیں اور ہم کو ان کے اوپر اطمینان نہیں (یعنی خوف ہے کہ کوئی دشمن نہ ستاوے) اور یہ خبر جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھ کو پہنچی ہے؟ راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا بات ہے؟ کہا قسم ہے اس اللہ کی میں قسم کھاتا ہوں یا فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے البتہ میں نے ارادہ کیا یا فرمایا اگر چاہو تم میں نہیں جانتا کہ کیا فرمایا ان دونوں باتوں میں سے۔ فرمایا کہ البتہ حکم کروں میں اپنی اونٹنی کو کہ وہ کسی جائے اور پھر اس کی ایک گرہ بھی نہ کھولوں یہاں تک کہ داخل ہوں میں مدینہ میں اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں نے مدینہ کو حرم ٹھہرایا دو گھاٹیوں یا دو پہاڑوں کے بیچ میں کہ نہ اس میں خون بہایا جائے اور نہ اس میں لڑائی کے لیے ہتھیار اٹھایا جائے نہ اس میں کسی درخت کے پتے جھاڑے جائیں مگر صرف چارے کے لیے (کہ اس سے درخت کا چنداں نقصان نہیں ہوتا) یا اللہ برکت دے ہمارے شہر میں یا اللہ برکت دے، ہماری چوسیری میں، یا اللہ برکت دے ہمارے سیر میں، یا اللہ برکت دے ہمارے شہر میں، یا اللہ برکت کے ساتھ دو برکتیں اور دے، اور فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی گھاٹی اور کوئی ناکہ مدینہ کا ایسا نہیں ہے جس پر دو فرشتے نگہبان نہ ہوں جب تک کہ تم وہاں نہ پہنچو گے (یعنی جب تک وہ نگہبان رہیں گے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کوچ

ارْتَحِلُوْا فَارْ تَحَلْنَا فَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَوَالَّذِيْ نَحْلِفُ بِهٖ اَوْ يُحْلَفُ بِهِ الشَّكُّ مِنْ حَمَّادٍ مَّا وَضَعْنَارِحَا لَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اَغَارَ عَلَيْنَا بَنُوْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غَطْفَانَ وَمَا يَهِيْجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَىْءٌ ۔

کرواور ہم نے کوچ کیا اور مدینہ میں آئے سو ہم قسم کھاتے ہیں اس پروردگار کی جس کی ہمیشہ قسم کھایا کرتے ہیں یا کہا جس کی قسم کھائی جاتی ہے غرض حماد کو اس میں شک ہوا غرض جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے ابھی کجاوے اونٹوں پر سے نہیں اتارے تھے کہ بنو عبداللہ بن غطفان نے ہم پر ڈاکہ ڈالا اور اس سے پہلے ان کی ہمت نہ ہوئی (کہ وہاں آسکیں) یہ تصدیق ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کی کہ فرشتے وہاں نگہبان ہیں)

۳۳۳۷:عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا وَصَاعِنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ ۔

۳۳۳۷:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے ہمارے مد میں، اور ہمارے صاع میں، اور ایک برکت پر دو برکتیں اور عنایت فرما۔

۳۳۳۸:عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۳۳۳۸:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۳۹:عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ اَنَّهٗ جَآءَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ لَيَالِيَ الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهٗ فِی الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَ شَكٰى اِلَيْهِ اَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهٖ وَاَخْبَرَهٗ اَنْ لَّا صَبْرَ لَهٗ عَلٰى جَهْدِ الْمَدِيْنَةِ وَلَا لَاْوَآئِهَا فَقَالَ لَهٗ وَيْحَكَ لَا اٰمُرُكَ بِذٰلِكَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَآئِهَا فَيَمُوْتُ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اِذَا كَانَ مُسْلِمًا ۔

۳۳۳۹:ابوسعید مولی مہری سے روایت ہے کہ وہ ابوسعید خدری کے پاس آئے حرہ کی راتوں میں (یعنی جن دنوں مدینہ طیبہ میں ایک فتنہ مشہور ہوا ہے اور ظالموں نے مدینہ طیبہ کو لوٹا ہے ۶۳ھ تریسٹھ ہجری میں) اور مشورہ کیا ان سے کہ مدینہ سے کہیں اور چلے جائیں اور شکایت کی ان سے وہاں کی گرانی نرخ کی اور کثرت عیال کی اور خبر دی ان کو کہ مجھے صبر نہیں آسکتا مدینہ کی محنت اور بھوک پر تو ابوسعید خدری نے فرمایا کہ خرابی ہو تیری میں تجھے تھوڑے یہاں رہنے کا حکم کرتا ہوں بلکہ میں نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ صبر نہیں کرتا ہے کوئی یہاں کی تکلیفوں پر اور پھر مر جاتا ہے مگر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں قیامت کے دن جب وہ مسلمان ہو۔

۳۳۴۰:عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيِ الْمَدِيْنَةِ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ كَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ يَاْخُذُ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَّجِدُ اَحَدَنَا فِیْ يَدِهِ الطَّيْرُ فَيَفُكُّهٗ مِنْ يَّدِهٖ ثُمَّ يُرْسِلُهٗ ۔

۳۳۴۰:ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میں نے حرم مقرر کیا ہے درمیان دونوں کالے پتھروں کے میدانوں میں مدینہ کے جیسے حرم قرار دیا تھا ابراہیم نے مکہ کو یہاں تک کہ ایک ہم میں کا پاتا تھا یا لیتا تھا اپنے ہاتھ میں چڑیا اور اس کو جدا کر دیتا تھا پھر چھوڑ دیتا تھا۔

۳۳۴۱:عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اَهْوٰى رَسُوْلُ

۳۳۴۱:سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّهَا حَرَمٌ اٰمِنٌ ـ

وسلم نے اپنا دست مبارک مدینہ کی طرف جھکایا اور فرمایا کہ وہ حرم ہے اور امن کی جگہ ہے۔

۳۳۴۲:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ وَبِيْئَةٌ فَاشْتَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَّاشْتَكٰى بِلَالٌ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَاوَبَارِكْ لَنَافِيْ صَاعِهَاوَمُدِّهَا وَحَوِّلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ ـ

۳۳۴۲: جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ جب ہم مدینہ تشریف لائے تو وہاں وبا تھی اور ابوبکرؓ اور بلال بیمار ہوئے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی یا اللہ دوست کر دے، ہمارا مدینہ کو جیسے دوست کیا تھا تو نے مکہ کو، یا اس سے بھی زیادہ اور صحت عطا کر اس کے رہنے والوں کو اور برکت دے ہم کو اس کے چوسیری اور سیر میں اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف پھیر دے۔

تشریح ۞ جحفہ ان دنوں وطن تھا یہود کا۔ غرض اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ بددعاء کرنا کافروں پر بیماری اور ہلاکت اور خسران کے ساتھ درست ہے اور اس میں دعائے خیر ہوئی مسلمانوں کے ساتھ صحت اور تندرستی کے اور یہی مذہب ہے کافہ علماء کا کہ بددعاء کافروں پر درست ہے اور قول بعض جہلائے صوفیہ کا مقبول نہیں جو اس کو منع کرتے ہیں اور موافقت کی ہے ان جہلائے متصوفہ نے معتزلہ کی کہ وہ بھی ایسی دعاء کو بے فائدہ جانتے ہیں۔ غرض دونوں اس حدیث سے مردود ہو گئے اور اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آج تک جحفہ کا پانی جو پیتا ہے اسے بخار چڑھتا ہے۔

۳۳۴۳:عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ـ

۳۳۴۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ :التَّرْغِيْبِ فِيْ سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ وَفَضْلِ الصَّبْرِ عَلٰى لَاْوَآئِهَا وَشِدَّتِهَا

باب: مدینہ کی سکونت کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر صبر کرنے کا ثواب

۳۳۴۴:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَاْوَآئِهَا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ـ

۳۳۴۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے "کہ جو صبر کرے مدینہ کی بھوک پر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔"

۳۳۴۵:عَنْ يُحَنِّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي الْفِتْنَةِ فَاَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَّهٗ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ اقْعُدِيْ لَكَاعِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۳۴۵: یحنس زبیر کے غلام آزاد سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی ایک آزاد باندی آئی اور ان کو سلام کیا اور یہ فتنہ کے دن تھے (یعنی فتنہ حرہ کے دن جس کا ذکر ابھی تھوڑی دور گزرا) اور اس نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی) ہم پر سخت دن ہیں اور میں ارادہ کرتی ہوں مدینہ سے نکلنے کا تو عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ بیٹھ اے نادان! اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو صبر

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْ وَآئِهَا وَشِدَّتِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

کرے گا مدینہ کی بھوک، پیاس اور مشقت پر تو میں اس کا شفیع ہوں گا (یعنی اگر وہ گنہ گار رہے) یا گواہ ہوں گا (یعنی اگر وہ نیکوکار رہے) قیامت کے دن۔

۳۳۴۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَأْ وَآئِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ۔

۳۳۴۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ وہی قول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۳۳۴۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوْ شَهِيْدًا۔

۳۳۴۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۴۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۳۳۴۸: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۴۹ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰى لَأْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِهٖ۔

۳۳۴۹: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

بَابُ : صِيَانَةِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ دُخُوْلِ الطَّاعُوْنِ وَالدَّجَّالِ اِلَيْهَا

باب: طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا

۳۳۵۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلٰٓئِكَةٌ لَّا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ ۔

۳۳۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کہ مدینہ کے ناکوں پر فرشتے ہیں کہ اس میں طاعون اور دجال نہیں آ سکتا۔“

تشریح ۞ اس حدیث سے فضیلت مدینہ کی اور ثواب وہاں کی سکونت کا اور درجہ وہاں کے ساکنین کا معلوم ہوا۔

۳۳۵۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ ۔

۳۳۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مسیح دجال آئے گا مشرق کی طرف سے ارادہ اس کا مدینہ کا ہوگا یہاں تک کہ اترے گا کوہ احد کے پیچھے اور فرشتے اس کا منہ وہیں سے شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہیں تباہ ہو جائے گا۔“

تشریح ۞ مسیح کا لفظ جناب عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے بولا جاتا ہے اور دجال کے واسطے بھی اور اس کے دو معنی ہیں۔ ایک چھونے والا۔ اس معنی

سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اس کا اطلاق آتا ہے کہ وہ جس کو چھو دیتے تھے اچھا ہو جاتا تھا اور مسیح کے معنی ممسوح بھی ہیں یعنی ملا ہوا دبا ہوا اس کی آنکھ چونکہ اندھی ہے اس لیے اسے مسیح کہا یا اس نظر سے کہ وہ بھی دعوے کرے گا کہ میں مسیح ہوں اور لوگ اس خبیث کے دھوکے اور فریب میں آجائیں گے۔

بَابُ: الْمَدِيْنَةِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَتُسَمّٰى طَابَةً وَّ طَيْبَةً

باب: مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا اور بری چیزوں کو اپنے سے دور کرنا

۳۳۵۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهٖ وَقَرِيْبَهٗ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْهُ اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبِيْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

۳۳۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے کو اپنے قرابت والے کو پکارے گا کہ آؤ ارزانی کے ملک میں، آؤ ارزانی کے ملک میں اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا کاش کہ وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہو کر نہیں نکلتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر دوسرا شخص بھیج دیتا ہے مدینہ میں۔ آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نہ نکال دے گا اپنے شریر لوگوں کو جیسے کہ بھٹی نکال دیتی ہے لوہے کی میل کو۔

تشریح: شاید یہ بات دجال کے وقت ہوگی کہ حدیث میں آیا ہے کہ دجال جب مدینہ کے قریب پہنچے گا تو مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے ہر کافر اور منافق کو نکال دے گا یا ہمیشہ مدینہ میں ایسا ہوتا ہو۔

۳۳۵۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبَ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

۳۳۵۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے حکم ہوا ہے یعنی (ہجرت کا) ایسے قریہ کی طرف جو سب قریوں کو کھا جائے گا لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے اور لوگوں کو ایسا چھانٹتا ہے جیسے لوہے کی بھٹی میل چھانٹتی ہے۔

تشریح: سب قریوں کو کھا جائے گا یعنی وہیں لشکر اسلام جمع ہو کر چاروں طرف پھیلے گا اور تمام بلاد کو مسخر اور فرمانبردار بنا دے گا سب طرف سے اموال غنیمت اسی میں آکر جمع ہوں گے اور وہاں کے لوگوں کے صرف میں آئیں گے اور یہ بھی فرمایا کہ لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور یثرب کو آپ ﷺ نے مکروہ جانا اس لئے کہ وہ تثریب سے مشتق ہے اور تثریب کے معنی جھڑکنا اور ملامت ہے اور مسند احمد میں ایک روایت آئی ہے کراہت میں یثرب کہنے کے اور قرآن مجید میں جو یثرب واقع ہوا ہے وہ بھی مقولہ کفار کا ہے یا منافقین کا اور مدینہ بھی جو قرآن مجید میں وارد ہوا ہے وہ منافقوں کا قول نہیں غرض اس سے معلوم ہوا کہ اچھی چیز کا نام برا رکھنا یہ بھی ایک نفاق کا شعبہ ہے اور مسلک نبوت کے خلاف ہے جیسے محبت الٰہی کو شراب سے تعبیر کرنا یا عشق الٰہی کو جنون سے یا اللہ تعالیٰ کو معاذ اللہ صنم یا معشوق سے یا نبی کو بت سے یہ تعبیرات جو اکثر شعراء کی زبان زد ہیں وہ سب مردود اور مذموم ہیں اور منجملہ محدثات اور شرامور ہیں ان سے پرہیز کرنا ضرور ہے۔

۳۳۵٤:عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ الْخَبَثَ لَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيْدَ۔

۳۳۵۴:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۳۵٥:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَيَنْصَحُ طِيِّبَهَا۔

۳۳۵۵:جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی تھا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور اس کو شدت سے بخار آنے لگا مدینہ میں پھر وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا محمد ﷺ! مجھ سے اپنی بیعت پھیر لو تو آپ ﷺ نے انکار کیا اور پھر آیا اور کہا کہ یا محمد! مجھ سے اپنی بیعت پھیر لو تو آپ ﷺ نے پھر انکار کیا اور وہ پھر آیا اور کہا کہ یا محمد ﷺ! مجھ سے اپنی بیعت پھیر لو آپ ﷺ نے انکار کیا اور وہ اعرابی مدینہ سے چلا گیا، تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''مدینہ تو بھٹی کے مانند ہے کہ اپنی میل کو دور کر دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف کر لیتا ہے''۔

تشریح: اس نے اسلام پر اور حضرت کے ساتھ قیام پر بیعت کی تھی پھر اس کا اقالہ آپ کیوں فرماتے۔

۳۳۵٦:عَنْ زَيْدِبْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ وَاِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَاتَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ۔

۳۳۵۶:زید بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ اور پہلے پہل یہ مدینہ میل کو دور کرتا ہے جیسے آگ چاندی کی میل کو دور کرتی ہے۔

تشریح: مدینہ کو طیبہ فرمایا یعنی پاکیزہ کہ نجاست شرک سے اور خباثات کفر سے پاک ہے یا طیب عشق وہاں حاصل ہے اور طابہ بھی اس معنی سے فرمایا جیسے آگے آتا ہے۔

۳۳۵۷:عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ۔

۳۳۵۷:جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے نام رکھا مدینہ کا طابہ۔

بَابُ: تَحْرِيْمِ اِرَادَةِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ وَّ اَنَّ مَنْ اَرَادَهُمْ بِهٖ اَذَابَهُ اللّٰهُ

باب: اہل مدینہ سے برائی کرنا منع ہے اور جو ایسا کرے گا اللہ اس کو سزا دے گا

۳۳۵۸:عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ اَنَّهٗ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَاَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوْءٍ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَذَابَهُ

۳۳۵۸:ابو عبداللہ قراظ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ اس شہر والوں کی (یعنی مدینہ والوں کی) برائی کا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ۔

٣٣٥٩:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَهْلَهَا بِسُوْءٍ يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ يُحَنَّسَ بَدَلَ قَوْلِهِ بِسُوْءٍ شَرًّا۔

۳۳۵۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٣٣٦٠:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۳۳۶۰: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٣٦١:عَنْ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔

۳۳۶۱: ابو وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔

٣٣٦٢:عَنْ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ بِدَهْمٍ اَوْ بِسُوْءٍ۔

۳۳۶۲: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٣٦٣:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسَعْدٍ يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ مُدِّهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ مَنْ اَرَادَ اَهْلَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ۔

۳۳۶۳: ابوہریرہؓ وسعدؓ دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ برکت دے مدینہ والوں کے مد میں اور آگے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر کئی بار گزرا۔

بَابُ : تَرْغِيْبِ النَّاسِ فِيْ سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْاَمْصَارِ

باب: لوگوں کو مدینہ میں سکونت کی ترغیب دینا جب شہر فتح ہو جائیں

٣٣٦٤:عَنْ سُفْيَانَ بْنَ اَبِيْ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَوْمٌ بِاَهْلِيْهِمْ يَبُسُّوْنَ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ قَوْمٌ بِاَهْلِيْهِمْ يَبُسُّوْنَ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَوْمٌ بِاَهْلِيْهِمْ يَبُسُّوْنَ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا

۳۳۶۴: سفیان نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام فتح ہوگا اور کچھ لوگ مدینہ سے نکلیں گے اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ ان کیلئے بہتر تھا کاش وہ جانتے ہوتے پھر فتح ہوگا یمن اور نکلے گی ایک قوم مدینہ کی اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ ان کے حق میں بہتر تھا کاش وہ جانتے پھر فتح ہوگا عراق اور نکلے گی ایک قوم مدینہ کی اپنے گھر والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ ان کے حق میں بہتر تھا کاش وہ جانتے۔

يَعْلَمُوْنَ۔

٣٣٦٥:عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِىْ زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

۳۳۶۵:سفیانؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ یمن فتح ہوگا اور لوگ وہاں جائیں گے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور لادے جائیں گے اپنے گھر والوں کو اور جوان کا کہنا مانے اور مدینہ ان کیلئے بہتر تھا اگر وہ جانتے ہوتے، پھر شام فتح ہوگا تو لوگ وہاں جائیں گے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور لادے جائیں گے اپنے گھر والوں اور جوان کا کہنا مانے اور مدینہ بہتر تھا ان کیلئے اگر وہ جانتے ہوتے، پھر عراق فتح ہوگا اور لوگ وہاں جائیں گے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور لادے جائیں گے اپنے گھر والوں کو اور جوان کا کہنا مانے اگر جانتے ہوتے تو مدینہ طیبہ ان کے حق میں بہتر تھا۔

تشریح ✿ ان حدیثوں میں چند معجزے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول یہ کہ آپ ﷺ نے شام اور عراق و یمن کی فتح کی خبر دی اور ویسا ہی ہوا کہ خلفائے راشدینؓ کے ہاتھ پر یہ ممالک فتح ہوئے اور مصداق خلافت راشدہ یہی لوگ ٹھہرے اور مواعید الٰہی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے دوسرے یہ کہ لوگ ان ملکوں میں جا بسیں گے اور اپنے اہل و عیال کو لے جائیں گے اور ایسا ہی ہوا کہ تیسرے یہ کہ مفتوح ہونا ان بلاد کا اس ترتیب سے ہوگا کہ پہلے یمن پھر شام پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ بلاد فتح ہوئے اور روایتوں سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی۔

بَابُ : اِخْبَارِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ

باب: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا کہ لوگ مدینہ چھوڑ دیں گے

٣٣٦٦:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَدِيْنَةِ لَيَتْرُكَنَّهَا اَهْلُهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِىْ يَعْنِى السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيْمُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشَرَ سِنِيْنَ كَانَ فِىْ حَجْرِهٖ۔

۳۳۶۶:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کیلئے کہ لوگ وہاں کے مدینہ کو چھوڑ دیں گے اور مدینہ ان کیلئے بہتر ہوگا اور ایسا چھوڑیں گے کہ وطن ہو جائے گا درندوں اور پرندوں کا۔

تشریح ✿ یہ پیشین گوئی بھی آپ ﷺ کی سچی ہے اور قیامت کے قریب ہوگی۔ مسلم نے کہا کہ ابو صفوان جن کا نام عبداللہ بن عبدالمالک ہے وہ یتیم تھے اور ابن جریج کی گود میں دس برس پرورش پائی۔

٣٣٦٧:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

۳۳۶۷:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لوگ مدینہ کو چھوڑ دیں

يَتْرُكُونَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَايَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَا فِي يُرِيْدُ عَوَا فِي السِّبَاعِ وَالطَّيْرِثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا۔

گے اور وہ بہتر ہوگا اور نہ رہے گا اس میں کوئی مگر درندے اور پرندے، پھر بھی نکلیں گے دو چرواہے قبیلہ مزینہ سے ارادہ کرتے ہوں گے مدینہ کا للکارتے ہوں گے اپنی بکریوں کو اور پاویں گے مدینہ کو ویران یہاں تک کہ جب پہنچیں گے ثنیۃ الوداع تک کہ ایک ٹیلہ ہے گر پڑیں گے اپنے منہ کے بل۔

تشریح ۞ یہ اخیر زمانہ میں ہوگا قیامت کے قریب کہ جب وہ دونوں ٹیلہ کے پاس پہنچیں گے قیامت آجائے گی اور وہ اخیر میں ہوں گے ان سب لوگوں کے جن کا حشر ہوگا جیسا کہ بخاری میں ثابت ہوا ہے اور یہی مطلب اس حدیث کا ظاہر و مختار ہے اور یہ معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعض فتن میں ایسا بھی ہو چکا ہے۔

بَابُ : فَضْلِ مَابَيْنَ قَبْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهٖ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهٖ

باب: قبر مبارک اور منبر کے درمیان اور موضع منبر کی فضیلت کا بیان

۳۳۶۸:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمَازِنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔

۳۳۶۸: عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک چمن ہے جنت کے چمنوں میں سے''۔

۳۳۶۹:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ مِنْبَرِيْ وَبَيْتِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

۳۳۶۹: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۷۰:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔

۳۳۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''میرے گھر اور منبر کے بیچ میں ایک کیاری ہے جنت کی کیاریوں میں سے اور منبر میرا میرے حوض پر ہے''۔

تشریح ۞ اس حدیث کے دو معنی ہوتے ہیں کہ حجرہ مبارک اور منبر کے بیچ کا ایک موضع جنت میں چلا جائے گا قیامت کے دن دوسرے یہ کہ وہاں عبادت کرنا جنت میں جانے کا سبب ہے کہ جس نے وہاں عبادت کی گویا داخل جنت ہوا اور بعض روایتوں میں یوں آیا ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ میں ایک کیاری ہے جنت کی اور مطلب اس کا بھی یہی ہے کہ قبر اور حجرہ مبارک گویا ایک ہے اس لئے کہ قبر حجرہ کے اندر ہے اور میرا منبر حوض پر ہے اس کی بھی دو مرادیں ہوسکتی ہیں ایک یہ کہ جو منبر کے قریب عبادت کرے گا اس حوض سے سیراب ہوگا اور دوسرے یہ کہ یہی منبر مبارک آپ ﷺ کے حوض کوثر پر رکھ دیا جائے گا یا میدان قیامت میں جو منبر عنایت ہوگا وہ حوض کوثر پر رکھا جائے گا۔

بَابُ : فَضْلِ اُحُدٍ

باب: احد پہاڑ کی فضیلت

۳۳۷۱:عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۳۳۷۱: ابوحمید نے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَا اُحُدٌ وَّهُوَ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔

غزوہ تبوک میں اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ کہا کہ چلے ہم یہاں تک کہ پہنچے وادی قریٰ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”میں جلدی چلنے والا ہوں جس کا جی چاہے میرے ساتھ چلے اور جس کا جی چاہے ٹھہر کر آئے، سو ہم نکلے یہاں تک کہ دیکھنے لگے ہم مدینہ کو اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہم اس کو دوست رکھتے ہیں اور یہ ہم کو دوست رکھتا ہے۔“

تشریح: معلوم ہوا کہ جس کے دل میں آپ ﷺ کی محبت نہ ہو وہ پتھر سے سخت اور بدتر ہے۔

۳۳۷۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔

۳۳۷۲: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو“۔

۳۳۷۳: عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اُحُدٍ فَقَالَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔

۳۳۷۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

بَابُ: فَضْلِ الصَّلٰوةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

باب: مسجد مکہ اور مدینہ میں نماز کی فضیلت

۳۳۷٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

۳۳۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”ایک نماز میری اس مسجد میں ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کی افضل ہے سوا المسجد الحرام کے یعنی مکہ کی مسجد کے“۔

۳۳۷٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْ غَيْرِهٖ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

۳۳۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”ایک نماز میری اس مسجد میں ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کی افضل ہے سوا المسجد الحرام کے“۔

۳۳۷٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۳۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ ایک نماز مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضل ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کی سوا مسجد الحرام کے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر انبیاء ہیں اور آپ ﷺ کی مسجد آخر مساجد ہے (یعنی جو نبیوں نے بنائی ہے) اور ابوسلمہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدَهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَاَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ اَنْ نَّسْتَثْبِتَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَّانكُوْنَ كَلَّمْنَا اَبَاهُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهٗ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ قَارِظٍ فَذَ كَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَّصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اٰخِرُالْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

اور ابوعبداللہ نے کہا کہ بلا شک ابوہریرہؓ نے جو یہ بات کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سے کہی ہوگی (اس لئے کہ ایسی بات کوئی قیاس سے نہیں کہہ سکتا) اور ہم نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پکے طور سے دریافت نہیں کیا تو اسی وجہ سے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہوگا، جب تو کہا یہاں تک کہ جب وفات ہوئی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تو ہم نے آپس میں اس کا ذکر کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ کیوں نہ پوچھ لیا ہم نے ابوہریرہؓ سے اس کو کہ وہ نسبت کرتے اس حدیث کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اگر آپ ﷺ سے سنی ہوتی غرض ہم اسی بات چیت میں تھے کہ عبداللہ بن ابراہیم کے پاس جا بیٹھے اور ان سے اس کا ذکر کیا اور یہ وجہ بیان کی جس سبب سے ہم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کو دریافت نہیں کیا تھا تب عبداللہ نے ہم سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک میں آخر انبیاء ہوں اور میری مسجد آخری مساجد ہے۔

۳۳۷۷:عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَاصَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَاخَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ اَوْكَاَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَاسِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمَسْجِدَا الْحَرَامَ۔

۳۳۷۷: یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ میں نے ابوصالح سے پوچھا کہ تم نے ابوہریرہؓ سے سنا ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں نماز کی فضیلت بیان فرماتے تھے انہوں نے کہا کہ نہیں مگر مجھے عبداللہ بن ابراہیم نے خبر دی ہے کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ ''ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزاروں نمازوں سے جو اور مسجدوں میں ادا ہوں مگر مسجد حرام میں۔

۳۳۷۸:وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ

۳۳۷۸: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۳۳۷۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

۳۳۷۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "ایک نماز میری اس مسجد میں افضل ہے ہزار نمازوں سے اور مسجد میں پڑھنے سے سوا المسجد الحرام کے۔

۳۳۸۰: وَحَدَّثَنَاه اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۳۳۸۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۳۳۸۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ۔

۳۳۸۱: ابن عمرؓ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آگے وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۳۸۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۳۳۸۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۳۸۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً اِشْتَكَتْ شَكْوٰى فَقَالَتْ اِنْ شَفَانِيَ اللّٰهُ لَاَخْرُجَنَّ فَلَاُصَلِّيَنَّ فِيْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَبَرَاَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيْدُ الْخُرُوْجَ فَجَآءَتْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَاَخْبَرَتْهَا ذٰلِكَ فَقَالَتِ اجْلِسِيْ فَكُلِيْ مَا صَنَعْتِ وَصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔

۳۳۸۳: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ایک عورت بیمار ہوئی اور اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء دی تو میں جاؤں گی اور البیت المقدس میں نماز پڑھوں گی پھر وہ اچھی ہوگئی اور تیاری کی اس نے جانے کی اور میمونہؓ ام المومنین بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور ان کو سلام کیا اور اپنے ارادہ کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا کہ جو تم نے توشہ تیار کیا ہے وہ کھاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد مبارک میں نماز پڑھو اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ ایک نماز اس میں ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں سے سوا مسجد کعبہ کے۔

بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ

باب: تین مسجدوں کی فضیلت

۳۳۸۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُشَدُّ

۳۳۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف ایک میری یہ

الرِّحَالُ اِلَّااِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِیْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

مسجد یعنی جو مدینہ میں ہے اور مسجد الحرام اور مسجد اقصٰی (یعنی بیت المقدس)۔

۳۳۸۵:عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ۔

۳۳۸۵:زہری سے اس سند سے روایت ہے کہ تین مسجدوں کی طرف کجاوے باندھے جائیں۔

۳۳۸۶:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّیاللّٰه عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَایُسَافَرُ اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْکَعْبَةِ وَ مَسْجِدِیْ وَمَسْجِد اِیْلِیَاءَ۔

۳۳۸۶:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے تھے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''سفر نہ کرے کوئی مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایلیاء (یعنی بیت المقدس)''۔

تشریح: جب کسی خانہ خدا کی طرف سفر درست نہ ہوا سوا ان تین کے تو قبروں کی زیارت کیلئے کیونکر درست ہوگا کہ وہ خانہ عباد ہیں اور اوپر اس کی شرح ہم خوب کر آئے ہیں جہاں بیان کیا ہے کہ عورت کو بغیر محرم کے درست نہیں۔

بَابُ : بَیَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی

باب: اس مسجد کا بیان جس کی بنا تقویٰ پر ہے

۳۳۸۷:عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَّبِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قُلْتُ لَهٗ کَیْفَ سَمِعْتَ اَبَاكَ یَذْکُرُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ قَالَ اَبِیْ دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ بَعْضِ نِسَآءِهٖ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْمَسْجِدَیْنِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی قَالَ فَاَخَذَ کَفًّامِّنْ حَصْبَآءَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُکُمْ هٰذَامَسْجِدُ الْمَدِیْنَةِ قَالَ فَقُلْتُ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ اَبَاكَ هٰکَذَایَذْکُرُهٗ۔

۳۳۸۷:ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میرے پاس سے عبدالرحمٰن بن ابو سعید خدریؓ گزرے اور میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ وہ مسجد کون سی ہے جس کی بنا تقویٰ پر ہوئی ہے تو انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ داخل ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ ﷺ کی بیبیوںؓ سے کسی کے گھر میں اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! وہ مسجد کون سی ہے جس کو اللہ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر بنائی گئی ہے؟ سو آپ ﷺ نے ایک مٹھی کنکر لئے اور زمین پر مارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد سو میں نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمہارے والد سے سنا ہے کہ ایسا ہی ذکر کرتے تھے اس مسجد کا۔

تشریح: اس روایت سے صاف کھل گیا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جس مسجد کو فرمایا ہے کہ تقویٰ پر بنائی گئی ہے وہ مسجد نبوی ﷺ ہے نہ مسجد قباء ہے اور رد ہو گیا ان مفسرین کا قول جنہوں نے مسجد قباء کو کہا ہے اور آپ ﷺ کا کنکر اٹھا کر مارنا تاکید کی راہ سے تھا کہ خوب یقین آ جائے سامع کو کہ یہی مسجد ہے۔

۳۳۸۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

۳۳۸۸:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مذکور ہے۔

وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِي الْاِسْنَادِ۔

بَابُ : فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَآءٍ وَّفَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ وَزِيَارَتِهٖ

باب: مسجد قبا کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کا ذکر

٣٣٨٩:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُوْرُ قُبَآءَ رَّاكِبًا وَّ مَاشِيًا۔

۳۳۸۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت کرتے تھے مسجد قباء کی سوار بھی اور پیادہ بھی۔

٣٣٩٠:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَآءٍ رَّاكِبًا وَّمَا شِيًا فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔

۳۳۹۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد قباء کو تشریف لاتے تھے سوار بھی اور پیادہ بھی اور اس میں دو رکعت ادا کرتے تھے۔

٣٣٩١:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْتِيْ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا۔

۳۳۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مسجد قباء میں پیدل اور سوار آیا کرتے تھے۔

٣٣٩٢:عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ۔

۳۳۹۲: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٣٩٣:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْتِيْ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا۔

۳۳۹۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٣٣٩٤:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا۔

۳۳۹۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٣٣٩٥:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَاْتِيْ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ وَكَانَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْهِ كُلَّ سَبْتٍ۔

۳۳۹۵: عبداللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمرؓ ہر ہفتہ میں ایک بار جاتے تھے مسجد قباء میں اور کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ہر ہفتہ میں جاتے تھے۔

٣٣٩٦:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْ قُبَآءَ كُلَّ سَبْتٍ كَانَ يَاْتِيْهِ رَاكِبًا وَّ مَاشِيًا قَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ وَّ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهٗ۔

۳۳۹۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا کو آتے تھے ہر ہفتہ میں اور آتے تھے آپ ﷺ سوار بھی اور پیادہ بھی اور ابن دینار نے کہا کہ ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

تشریح ان حدیثوں سے فضیلت قباء کی اور فضیلت وہاں کی مسجد کی اور فضیلت اس کی زیارت کی معلوم ہوئی اور زیارت اس کی سوار پیادہ دونوں طرح درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز نفل دن کو دو رکعت ہے اور یہی مذہب ہمارا اور جمہور کا ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا خلاف کیا ہے اور قول ان کا بنظر مخالفت حدیث غیر مسموع ہے اور معلوم ہوا کہ زیارتِ مسجد یہی ہے کہ اس میں دو رکعت ادا کرے نہ یہ کہ اس کی گلکاریاں دیکھتا پھرے یا اینٹیں گنا کرے کہ یہ تماشائیوں کا کام ہے نہ متبعانِ انبیاء کا علیہم الصلوٰۃ والتسلیم۔

۳۳۹۷: عَنْ ابْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ۔

۳۳۹۷: اِس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مذکور ہے مگر اس میں ہر ہفتے کا ذکر نہیں۔

صحیح مُسلِم شریف مترجم

مَع

صحیح مسلم شریف مترجم

مع

شرح نووی مختصر مترجم

چہارم

۷۴۲۲ احادیثِ صحیحہ پر مشتمل عظیم المرتبت مجموعۂ انتخاب
جس میں شامل ہر ایک حدیث کو حجۃ الاسلام امام الاحادیث مُسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
معیارِ صحیح کی شرائط پر اچھی طرح جانچنے اور پرکھنے کے بعد مُنتخب فرمایا

مترجم

علامہ وحیدُ الزّمان رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی کُتب خانہ

فضل الٰہی مارکیٹ ۰ چوک اُردو بازار ۰ لاہور

نام کتاب ــــ ــــ صحیح مسلم شریف
مع
شرح نووی حصہ مترجم

مترجم ــــ ــــ علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

ناشر ــــ ــــ اسلامی کتب خانہ

طابع ــــ ممتاز احمد

پرنٹر ــــ رضا پرنٹرز

نوٹ

قارئین سے درخواست ہے کہ ہماری تمام تر کوشش (اچھی پروف ریڈنگ، معیاری پرنٹنگ) کے باوجود اس بات کا امکان ہے کہ کہیں کوئی لفظی غلطی یا کوئی اور خامی رہ گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس غلطی یا خامی کو دور کیا جائے۔ شکریہ!

(ادارہ)

فہرست

جلد : ④

کِتَابُ النِّکَاحِ

نکاح کے مسائل

لُغوی تشریح ۞ نکاح لغت میں مطلق ضم اور ملانے کو کہتے ہیں اور کبھی عقد کو بھی بولتے ہیں اور کبھی جماع کو بھی اور زہریؒ نے کہا ہے کہ اصل نکاح کی کلام عرب میں جماع ہے اور بیاہ کو جو نکاح کہتے ہیں اس لئے کہ وہ سبب ہے جماع کا اور ابوالقاسم زجاجی نے کہا ہے کہ جماع اور وطی دونوں اصل میں نکاح ہیں اور ابوعلی فارسی نے ایک باریک بات کہی ہے کہ جب عرب کہتا ہے نَکَحَ فُلَانٌ فُلَانَةً تو وہاں یہ مراد ہوتا ہے کہ عقد کیا فلانے مرد نے فلانی عورت سے اور جب کہتا ہے نَکَحَ فُلَانٌ امْرَاَتَهٗ تو یہ معنی ہوتے ہیں کہ جماع کیا فلانے مرد نے اپنی عورت سے اس لئے کہ اپنی عورت کا قرینہ دلالت کرتا ہے کہ یہاں عقد مراد نہیں بلکہ جماع ہی مراد ہے اور فقہاء کے نکاح میں تین قول ہیں ایک جماعت نے کہا ہے کہ نکاح حقیقتاً عقد ہے اور مجازاً جماع ہے قاضی ابوالطیب شافعیؒ اور متولی وغیرہ کا اور قاضی حسین کا اصحاب شافعیہ میں سے اور قرآن عزیز اور احادیث میں اکثر اسی طرح وارد ہوا ہے دوسرے یہ کہ حقیقتاً جماع ہے اور مجازاً عقد اور یہ قول ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور تیسرا قول یہ کہ دونوں حقیقت ہیں بالاشتراک۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ

۳۳۹۸:عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِنًی فَلَقِيَهٗ عُثْمَانُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَانُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَامَضٰی مِنْ زَمَانِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ۔

باب: نکاح کا مستحب ہونا اس کیلئے جس کو طاقت ہو

۳۳۹۸:علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں چلا جاتا تھا عبداللہؓ کے ساتھ منیٰ میں، سو عبداللہؓ سے حضرت عثمانؓ نے ان سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! ہم تمہارا نکاح ایسی جوان لڑکی سے نہ کر دیں کہ وہ تم کو تمہاری گزری ہوئی عمر میں سے کچھ یاد دلا دے تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا کہ اگر تم یہ کہتے ہو تو ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''اے گروہ جوانوں کے جو تم میں نکاح کے خرچ کی طاقت رکھتا ہو یعنی نان نفقہ دے سکتا ہو تو چاہئے کہ نکاح کرے، اس لئے کہ وہ آنکھوں کو خوب نیچا کر دیتا ہے اور فرج کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو نہ طاقت رکھتا ہو (اس خرچ کی) تو روزے رکھے کہ یہ اس کیلئے گویا خصی کرنا ہے۔''

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زوجہ کے نان نفقہ کی طاقت رکھتا ہے اور جوان بھی ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ نکاح کرے اور یہ امر

بطریق استحباب ہے اور اکثر علماء کا یہی قول ہے داؤد ظاہری اور ان کے موافقین کے علاوہ کسی نے بھی نکاح کو واجب نہیں کہا ہے اور امام احمد کی ایک روایت میں بھی یہی ہے کہ جب زنا کا ڈر ہو تو اس وقت نکاح کر لینا یا لونڈی خرید لینا ضروری ہے اور قرآن مجید کا بھی یہی منطوق ہے کہ آدمی کو اختیار ہے لونڈی خرید لے یا نکاح کر لے اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔

٣٣٩٩:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ بِمِنًى اِذْ لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ هَلُمَّ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ فَاسْتَخْلاهُ فَلَمَّا رَاٰى عَبْدُاللّٰهِ اَنْ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِيْ تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ اَلَا نُزَوِّجُكَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ جَارِيَةً بِكْرًا لَعَلَّهُ يَرْجِعُ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ۔

٣٣٩٩:عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو عثمان بن عفان ملے تو انہوں نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن ادھر آؤ پھر ان کو خلوت میں لے گئے۔ جب عبداللہ نے دیکھا کہ عثمان کو کوئی کام نہیں تو انہوں نے مجھے بلا لیا کہ اے علقمہ! یہاں آ جاؤ۔ وہ کہتے ہیں کہ میں چلا گیا تو عثمانؓ نے ان سے کہا کہ اے ابوعبدالرحمان کیا تمہارا نکاح ایک کنواری لڑکی سے نہ کرا دیں شاید کہ وہ تمہیں تمہارا جوانی کا وقت یاد دلا دے۔ تو عبداللہ نے کہا کہ اگر آپ کہتے ہیں۔ آگے وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٣٤٠٠:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

٣٤٠٠:عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو حکم دیا۔ کہ ''اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو خرچ کی طاقت رکھے وہ نکاح کرلے اس لیے کہ نکاح آنکھوں کو نیچا کر دیتا ہے اور فرج (شرم گاہ کو) کو زنا وغیرہ سے بچا دیتا ہے اور جو خرچ کی طاقت نہ رکھے وہ روزہ رکھے کہ گویا یہ اس کے لیے خصی کرنا ہے۔''

٣٤٠١:عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمِّيْ عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَاَنَا شَابٌّ يَّوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيْثًا رَّاَيْتُ اَنَّهُ حَدَّثَ بِهٖ مِنْ اَجْلِيْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ۔

٣٤٠١:عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا کہ میں اور میرے چچا علقمہ اور اسود، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور میں ان دنوں جوان تھا تو عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حدیث بیان کی یعنی وہی جو اوپر گزری اور میں جان گیا کہ انہوں نے میرے ہی لیے وہ حدیث بیان کی اور روایت میں یہ بھی زیادہ ہے ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ عبدالرحمٰن نے کہا کہ پھر میں نے نکاح میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

٣٤٠٢:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَاَنَا اَحْدَثُ الْقَوْمِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ۔

٣٤٠٢:مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ پھر میں نے نکاح کرنے میں کچھ دیر نہیں کی اور نکاح کر لیا۔

٣٤٠٣:عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَفَرًا

٣٤٠٣:حضرت انسؓ نے کہا۔ کہ نبیؐ کے چند صحابہؓ نے نبی ﷺ کی بیویوںؓ سے

مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهٖ فِي السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَآ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَآ اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَآ اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَ كَذَا لٰكِنِّيْ اُصَلِّيْ وَ اَنَامُ وَاَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ۔

آپ ﷺ کی خفیہ عبادت کا حال پوچھا۔ یعنی جو عبادت آپ ﷺ گھر میں کرتے تھے۔ اور پھر ایک نے ان میں سے کہا کہ میں کبھی عورتوں سے نکاح نہیں کروں گا۔ کسی نے کہا میں کبھی گوشت نہ کھاؤں گا، کسی نے کہا۔ میں کبھی بچھونے پر نہ سوؤں گا سو حضرتؐ نے اللہ کی تعریف اور ثنا کی یعنی خطبہ پڑھا اور فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا تو یہ حال ہے کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں یعنی رات کو اور سو بھی جاتا ہوں اور روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں سو جو میرے طریقہ سے بے رغبتی کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے''۔

تشریح ۞ یعنی جس نے سنت کو اہانت سے چھوڑا یا اس سے بہتر کسی اور کام کو سمجھ کے چھوڑا وہ امت محمدیہ ﷺ سے باہر ہوا اس لیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا منکر ٹھہرا اور اگر اس طور سے نہیں چھوڑا۔ تو اس پر کچھ ملامت نہیں جیسا کہ اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ غرض حضور ﷺ کا یہ قول جوامع الکلم میں سے ہے کہ ہزاروں بدعات محدثات کو رد کرتا ہے اور اہل بدعت کے قطع جید (گردن) کے لیے سیف قاطع اور متبعان سنت کے واسطے برہان ساطع ہے۔

۳۴۰۴: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا۔

۳۴۰۴: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ عثمانؓ بن مظعون نے جب عورتوں سے جدا رہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی بات رد کردی اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت دیتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

تشریح ۞ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ اپنی رائے سے خصی ہونے کو جائز جانتے تھے۔ پھر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت نہ دی تب اس کا حرام ہونا ثابت ہوا اور انہوں نے اپنی رائے کو چھوڑ دیا اور قیامت تک صالحان امت کا بھی یہی وطیرہ اور طریقہ ہے کہ جب حدیث رسول اللہ ان کو مل جاتی ہے تو اپنی رائے ہو یا کسی امام مجتہد' پیر و مرشد کی رائے ہو اس کو سلام کرتے ہیں حدیث رسول اللہ پر عمل کرتے ہیں اور جو اس طریقہ پر نہیں وہ سلف صالحینؒ کے مسلک پر نہیں اور آدمی کا خصی کرنا امام نوویؒ نے حرام لکھا ہے۔ خواہ بچپن میں ہو خواہ بڑے سن میں اور بغوی نے کہا ہے کہ ایسے ہی جو جانور حرام ہیں ان کا خصی کرنا حرام ہے اور جو جانور کہ حلال ہے اس کو بچپن میں خصی کرنا روا ہے اور بعد میں حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

۳۴۰۵: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُوْلُ رُدَّ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلُ وَلَوْ اُذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا۔

۳۴۰۵: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۴۰۶: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ أَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اَنْ يَتَبَتَّلَ فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۴۰۶: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

ﷺ وَلَوْ اَجَازَ لَهُ ذٰلِكَ لَاخْتَصَيْنَا۔

بَابُ: نَدْبِ مَنْ رَّاٰى امْرَاَةً فَوَقَعَتْ فِيْ نَفْسِهِ اِلٰى اَنْ يَّاْتِيَ امْرَاَتَهٗ اَوْجَارِيَتَهٗ فَيُوَاقِعُهَا

باب: جو کسی عورت کو دیکھے اور رغبت اس کے دل میں پیدا ہو تو اپنی بیوی یا باندی سے صحبت کرے

۳۴۰۷: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً فَاَتٰى امْرَاَتَهٗ زَيْنَبَ وَ هِيَ تَمْعَسُ مَنِيْئَةً لَّهَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ الشَّيْطَانِ وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا اَبْصَرَ اَحَدُكُمُ امْرَاَةً فَلْيَاْتِ اَهْلَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ۔

۳۴۰۷: حضرت جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک عورت پر نظر پڑی۔ تو آپ ﷺ اپنی بیوی حضرت زینبؓ کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چمڑے کو دباغت دینے کے لیے مل رہی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی حاجت ان سے پوری کی اور پھر اپنے صحابہؓ کی طرف نکلے اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے اور جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے پھر جب کوئی کسی عورت کو دیکھے تو اس کو چاہئے کہ اپنی بیوی کے پاس آئے یعنی صحبت کرے اس عمل سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا۔

۳۴۰۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاَتٰى امْرَاَتَهٗ زَيْنَبَ وَ هِيَ تَمْعَسُ مَنِيْئَةً وَّ لَمْ يَذْكُرْ تُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ۔

۳۴۰۸: جابرؓ نے وہی مضمون روایت کیا مگر اس میں یہ نہیں کہ عورت جب جاتی ہے تو شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔

تشریح: اس حدیث کی رو سے مستحب ہے کہ جب آدمی کسی عورت کو دیکھے اور اسے شہوت ہو تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور صحبت کرے اور جان لے کہ جو اس کے پاس ہے وہی میری بیوی کے پاس ہے اور عورت کا شیطان کی صورت میں آنا یہ ہے۔ کہ شہوت رانی اور زنا کی رغبت دلاتی اور لذت جماع کو یاد دلاتی ہے اور یہ اثر شیطان کا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بغرض تعلیم یہ امر بیان کر دیا اور اس سے معلوم ہوا کہ مرد اگر اپنی بیوی سے دن میں جماع کرے تو کوئی حرج نہیں اور بیوی کے لیے ضروری ہے کہ اگر کسی شغل میں ہو تو اسے ترک کر کے شوہر کے بلانے پر حاضر ہو۔ اس لیے کہ جب مرد کی شہوت بدن میں حرکت کرتی ہے اور نکلتی نہیں تو خوف ہے کہ اس کے دل اور بدن کو ضرر پہنچے اکثر ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب برادران مسلمین اور بیبیوں کو اس حسنات کے حاصل کرنے کی توفیق دے اور نشوز و اعراض سے بچائے۔ (آمین)

۳۴۰۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمَدْ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ فِيْ نَفْسِهٖ۔

۳۴۰۹: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ”جب کسی کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو اور اس کے دل میں اس کا خیال آئے تو چاہیئے کہ اپنی عورت سے صحبت کرے کہ اس سے اس کے دل کا خیال جاتا رہے گا“۔

بَابُ : نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَ بَيَانِ اَنَّهُ اُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ اُبِيحَ ثُمَّ نُسِخَ وَ اسْتَقَرَّ تَحْرِيمُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

باب: متعہ کے حلال ہونے کا پھر حرام ہونے کا پھر حلال ہونے کا۔ پھر قیامت تک حرام رہنے کا بیان

۳۴۱۰:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَسْتَخْصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلٰى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۔

۳۴۱۰:عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جہاد کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ اور ہمارے پاس عورتیں نہ تھیں اور ہم نے کہا کہ کیا ہم خصی ہو جائیں۔ سو آپ ﷺ نے ہم کو منع فرمایا اس سے اور اجازت دی ہم کو کہ ایک کپڑے کے بدلے ایک معین مدت تک عورت سے نکاح کریں پھر عبداللہؓ نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے ایمان والو! مت حرام کرو پاک چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو بیشک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا''۔

۳۴۱۱:عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَ لَمْ يَقُلْ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ ۔

۳۴۱۱:اسمٰعیل بن ابو خالد نے اسی کے مثل روایت کی اور پھر کہا کہ ہم پر یہ آیت پڑھی اور یہ نہیں کہا کہ عبداللہؓ نے یہ آیت پڑھی۔

تشریح ۞ نکاح متعہ یہ ہے کہ ایک معین مدت تک ایک مہر پر کسی عورت سے نکاح کرنا اور اس مدت کے بعد وہ نکاح ختم ہو جائے اور عورت بغیر طلاق کے اس کے نکاح سے باہر سمجھی جائے۔ علامہ مازریؒ نے کہا ہے کہ ابتداء اسلام میں یہ نکاح جائز تھا پھر باحادیث صحیحہ اس کا منسوخ ہونا ثابت ہوا اور اس کی تحریم پر اجماع منعقد ہو گیا۔

مترجم:۔ پھر جن کے نزدیک اجماع مقبول ہے وہ اس کی حرمت پر اجماع کو سند لاتے ہیں اور جن کے نزدیک اجماع حجت نہیں ہے وہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور مآل دونوں کا ایک ہی ہے۔ انتہی۔ سوائے ایک مبتدعہ گروہ کے کسی نے اس کی حرمت پر مخالفت نہیں کی اور اس گروہ مبتدع نے انہی احادیث منسوخہ اور اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ اور ابن مسعود کی قراءت میں ہے: فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور ابن مسعودؓ کی یہ قراءت شاذ ہے۔ اس کا رتبہ نہ حدیث کے برابر ہے نہ لازم العمل ہے اور امام زفرؒ نے کہا ہے کہ جس نے نکاح متعہ کیا اس کا نکاح ہمیشہ کے لیے ہو گیا یعنی پھر بغیر طلاق کے وہ نکاح نہیں ٹوٹ سکتا۔ گویا مدت کا ذکر قابل اعتبار نہیں رہا جیسے اور شروط فاسدہ لائق اعتبار نہیں۔ مازریؒ نے کہا ہے کہ صحیح مسلم میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے خیبر میں متعہ سے منع فرمایا اور کسی روایت میں آیا ہے کہ آپؐ نے فتح مکہ کے دن منع فرمایا۔ اس میں بعضوں کو شبہہ ہوا۔ حالانکہ اس میں تعارض نہیں۔ اس لیے کہ آپ ﷺ نے بار بار اس سے منع فرمایا ہے اس لیے کہ اس کی نہی (ممانعت) مشہور ہو جائے اور سب کو پہنچ جائے اور جس نے نہ سنا ہو وہ بھی سن لے۔ پھر ہر راوی نے جس وقت میں سنا اس وقت میں نہی کو بیان کر دیا۔ غرض اس میں تعارض جاننے والے کی خطاء ہے اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے ایک جماعت نے حدیث جواز متعہ کو صحابہؓ کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے اور مسلمؒ نے اس میں سے ذکر کیا ہے۔ ابن مسعودؓ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور سلمہؓ بن اکوع اور سبرہؓ بن معبد جہنی کی روایتوں کو ان سب روایتوں میں اس کا جواز سفر میں مذکور ہے نہ کہ حضر میں، اور بوقت ضرورت نہ کہ بلاضرورت

اور ظاہر ہے کہ عرب کا ملک گرم ہے اور اسفار جہاد میں عورتوں کا ساتھ رکھنا مشکل ہے اور ابن عمرؓ کی روایت میں تصریح ہے کہ اس کا جواز ابتداء اسلام میں تھا جیسے مضطر کے لیے مردار کا جواز ہے اور اس کے مانند اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے اور امام مسلم نے اس کی اباحت سلمہ بن اکوع سے روز اوطاس میں روایت کی ہے اور سبرہؓ کی روایت سے فتح مکہ کے دن اور وہ دونوں ایک ہی ہیں ۔ پھر اسی دن حرمت بھی ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اس کی تحریم خیبر کے دن آئی ہے اور وہ فتح مکہ سے پہلے ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم کے علاوہ اور کتابوں میں مروی ہے کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں منع فرمایا اس روایت کا کوئی متابع نہیں بلکہ یہ راوی کی غلطی ہے اور اسی حدیث کو امام مالکؒ موطا میں اور سفیان ابن عیینہ اور عمری اور یونسؒ وغیرہم نے زہری سے روایت کیا ہے اور اس میں خیبر کا دن مذکور ہے اور امام مسلم نے بھی اسی طرح امام زہریؒ سے بواسطہ ایک جماعت روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے امام ابوداؤد نے ربیع بن سبرہ سے ان کے والد کے توسط سے روایت کیا ہے کہ متعہ کی نہی حجۃ الوداع میں ہوئی ہے کہ اس باب میں جو روایتیں مروی ہیں ان سب میں یہی صحیح تر ہے اور سبرہؓ سے اس کی اباحت بھی حجۃ الوداع میں مروی ہوئی ہے پھر اسی دن اس کی قیامت تک کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرمت بیان فرمائی ۔ حسن بصریؒ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ متعہ سوائے عمرہ قضاء کے کبھی حلال نہیں ہوا اور سبرہؓ جہنی سے بھی یہی مروی ہے اور امام مسلم نے سبرہ کی روایتوں میں تعین وقت نہیں بیان کیا ۔ مگر محمد بن سعید دارمی ، اسحاق بن ابراہیم اور یحییٰ بن یحییٰ کی روایت میں فتح مکہ کا دن مذکور ہے اور محدثین نے کہا ہے کہ روایت اباحت کا حجۃ الوداع کے دن ذکر کرنا خطاء ہے اس لیے کہ ان دنوں میں نہ ضرورت تھی نہ غربت یعنی عورتوں سے جدائی اور اکثر لوگوں نے عورتوں کے ساتھ حج کیا تھا ۔ صحیح یہ ہے کہ حجۃ الوداع میں متعہ کی نہی نہیں ہوئی جیسا کہ اکثر روایتوں میں آیا ہے اس دن آپ ﷺ نے اس نہی کی تجدید کی کہ سب مسلمان آج کے دن جمع ہیں اس نہی سے خوب واقف ہو جائیں اور حاضرین غائبین کو خبر دے دیں اور اس لیے کہ دین اس دن تمام ہوا اور شریعت کامل ہوئی پس اس نہی کو بھی تازہ طور سے بیان فرما دیا کہ سب میں پہنچ جائے ۔ جیسے اور حلال وحرام اس دن ارشاد فرما دیئے اور اس دن متعہ کی حرمت قطعی ، ابدی قیامت تک کے لیے بیان فرما دی ۔ قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ اس کا بھی احتمال ہے کہ اس کی تحریم خیبر ، عمرہ قضاء ، روز فتح مکہ اور روز اوطاس ان مقاموں میں نہی بطور تجدید کے ہو اس لیے کہ خیبر کے دن اس کی تحریم کی حدیث بہت صحیح ہے اور اس میں کچھ طعن نہیں اور اس کے راوی بہت ثقہ اور پکے ہیں مگر سفیانؒ کی روایت میں جو یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے متعہ اور گدھوں کے گوشت سے خیبر کے دن منع فرمایا تو اس کے متعلق بعض محدثین نے کہا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ متعہ کی حرمت بیان کی اور اس کا وقت بیان نہیں کیا اور گدھوں کی حرمت کا وقت خیبر کے روز کو کہا ۔ سو گدھوں کی حرمت خاص خیبر کے دن ہوئی اور متعہ کی تحریم کا وقت راوی نے نہیں بیان کیا اور اس صورت میں روایتوں میں اتفاق ہو جاتا ہے اور یہ قول اشبہ بالصحت ہے اس لیے کہ متعہ کی تحریم مکہ میں ہوئی اور گدھوں کی حرمت خاص خیبر ہی میں ہوئی قاضیؒ نے کہا کہ اولیٰ وہی ہے جو ہم نے کہا کہ ان مواضع میں تحریم کی صرف تکرار ہوئی مگر یہاں ایک بات باقی رہی وہ یہ کہ اس کی اباحت جو عمرہ قضاء ، روز فتح مکہ اور اوطاس کے دن میں ہوئی تو اس میں یہ احتمال ہے کہ اس کی اباحت بنظر ضرورت تحریم کے بعد ہوئی ہو اور پھر ابدی تحریم قیامت تک ہو گئی اور شاید یہ ہو کہ آپ ﷺ نے اس کو خیبر کے دن حرام کیا اور عمرہ قضاء میں فتح مکہ کے دن پھر ضرورت کے لیے مباح کیا اور پھر فتح مکہ ہی کے دن حرمت ابدی کے ساتھ حرام فرمایا اور اس میں حجۃ الوداع کی اباحت ساقط ہو جاتی ہے اس لیے کہ وہ سبرہؓ جہنی سے مروی ہے اور معتبر پکے راویوں نے ان سے اس کی اباحت فتح مکہ کی روایت کی ہے اور حجۃ الوداع میں جو ان سے مروی ہے وہ صرف تحریم ہے غرض ان کی روایت سے وہی بات لی جاتی ہے جس پر جمہور رواۃ متفق ہیں اور سبرہؓ کے سوا دیگر صحابہؓ کی روایتیں بھی اس کے موافق ہیں اور وہ بات یہی ہے کہ فتح مکہ کے دن متعہ کی نہی وارد ہوئی ہے اور اس کی تحریم حجۃ الوداع میں جو ہوئی وہ صرف تاکید اور اشاعت کی غرض سے تھی جیسا کہ اوپر گزرا اور حسن بصری کا جو قول اوپر گزرا ہے کہ متعہ سوائے عمرۃ القضاء کے اور کبھی حلال نہیں ہوا ۔ سو یہ محض غلط ہے اور احادیث صحیحہ سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہے ۔ چنانچہ جن حدیثوں میں مذکور

ہے کہ اس کی تحریم خیبر کے دن ہوئی وہ بھی اس قول کی مراد ہیں اس لیے کہ غزوہ خیبر عمرۂ قضاء کے قبل ہے اور جو اس کی اباحت فتح مکہ اور روز اوطاس میں مروی ہوئی باوجود یہ کہ اس کی بھی روائتیں سبرہ جہنیؓ سے وارد ہوئی ہیں اور وہی دوسری روایتوں کے بھی راوی ہیں پس وہ اباحت بہت صحیح ہے اور جو صحیح کے مخالف ان کی روایتیں ہیں وہ متروک ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ متعہ ایسی چیز ہے کہ اس میں تحریم و اباحت و نسخ دو بار ہے۔ یہ قاضی عیاضؒ کی تقریر ہے، امام نوویؒ نے کہا ہے کہ صحیح اور مختار قول یہ ہے کہ اس میں تحریم و اباحت دو بار ہوئی ہے اور وہ خیبر کے قبل حلال تھا پھر خیبر کے دن حرام ہوا اس کے بعد فتح مکہ کے دن حلال ہوا اور وہ ہی اوطاس کا دن ہے۔ اس لیے کہ یہ دونوں متصل ہیں پھر اس کے تیسرے دن حرمت ابدی ہوگئی قیامت تک کے لیے اور پھر حرمت ہی رہی اور یہ نہیں ہوسکتا کہ اباحت قبل خیبر کے ساتھ خاص ہو اور حرمت ابدی خیبر کے دن ہو اور فتح کے دن صرف تاکید تحریم ہو بغیر اس کے کہ فتح مکہ کے دن اباحت ہوئی جیسا مازریؒ نے اختیار کیا ہے اور قاضی عیاضؒ نے۔ اس لیے کہ وہ روائتیں جو مسلم نے ذکر کی ہیں صریح دلالت کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن مباح ہوا اور ان کا ساقط کرنا کسی طرح نہیں ہوسکتا اور مکرر اباحت کے وقوع کا کوئی مانع نہیں اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ متعہ ایک مقررہ مدت تک نکاح تھا کہ نہ اس میں میراث ہوتی تھی، نہ طلاق کی ضرورت تھی، بلکہ بمجرد اتمام مدت فراق ہو جاتا تھا اور نکاح باقی نہ رہتا تھا اور اس کی حرمت پر اجماع منعقد ہو گیا اس کے بعد جمیع علماء کا سوا فرقہ مبتدعہ روافض کے اور ابن عباسؓ بھی پہلے اس کی اباحت کے قائل تھے پھر رجوع کیا اور اب اس پر بھی علماء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی نکاح متعہ کرے تو وہ فاسد ہے اور باطل، خواہ دخول ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اس کے بطلان پر حکم دیا جائے گا۔ سوا امام زفرؒ کے کہ ان کا قول اوپر مذکور ہو چکا اور اصحاب مالک نے اختلاف کیا ہے کہ آیا اس نکاح سے جماع کرنے والے پر حد لازم آتی ہے یا نہیں اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس پر حد نہیں اس لیے کہ عقد کا شبہ ہے اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ اس پر بھی اجماع ہے کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور اس کی نیت میں نہیں ہے کہ میں اتنی مدت اس عورت کو رکھوں گا تو اس کا نکاح صحیح اور حلال ہے اور یہ نکاح متعہ نہیں ہے۔ نکاح متعہ وہی ہے کہ جس میں ایک مدت کی شرط ہو جائے اور عقد کے وقت اس مدت کا ذکر آ جائے۔ امام نوویؒ نے شرح مسلم میں بعینہ یہی تقریر کی ہے اور اس زمانہ میں بعض جہلا جو بڑے علماء ہیں سفہائے ناس کو بالقائے وسواس مثل خناس کے حلت متعہ سنا کر ستیاناس کرتے ہیں اور ان کے حق میں نسناس بنتے ہیں اور مشرب روئی تحقیق سے مغاک روئی جہالت میں سنتے ہیں۔ اللہ ان کے فریب وزور سے مؤمنان پرنور کو بچائے۔ آمین یارب العالمین اور امام مسلمؒ نے کہا۔ کہ ہم سے یہی حدیث ابوبکر بن شیبہ نے روایت کی۔ ان سے وکیع نے ان سے اسماعیل نے اسی سند سے اور اس میں کہا کہ ہم لوگ جوان تھے، سو ہم نے عرض کی یارسول اللہ کیا ہم خصی ہو جائیں اور یہ نہیں کہا کہ ہم جہاد کرتے تھے۔

٣٤١٢:عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ كُنَّا وَنَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِي وَلَمْ يَقُلْ نَغْزُو۔

۳۴۱۲:اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں "نَغْزُو" کے الفاظ نہیں ہیں۔

٣٤١٣:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَا خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَذِنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَمْتِعُوْا يَعْنِيْ مُتْعَةَ النِّسَآءِ۔

۳۴۱۳: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سلمہ نے کہا کہ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منادی نکلا اور اس نے پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی ہے۔

٣٤١٤:عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَانَا فَاَذِنَ فِي الْمُتْعَةِ۔

۳۴۱۴:سلمہؓ اور جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کو متعہ کی اجازت دی۔

۳۴۱۵:عَنْ عَطَآءٍ قَالَ قَدِمَ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مُعْتَمِرًا وَّجِئْنَاهُ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ اَشْیَآءَ ثُمَّ ذَکَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اِسْتَمْتَعْنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ۔

۳۴۱۵: عطاءؒ نے کہا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما عمرے کے لیے آئے اور ہم سب ان کی منزل میں ملنے کے لیے گئے اور لوگوں نے ان سے بہت باتیں پوچھیں پھر متعہ کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا۔ ہاں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک اور ابوبکرؓ وعمرؓ کے زمانہ خلافت میں متعہ کیا ہے۔

تشریح: مراد یہ ہے کہ جن لوگوں کو نسخ نہیں پہنچا وہ لوگ کرتے رہے اور جن کو نسخ پہنچ گیا وہ حرمت کے قائل ہوئے اور بچتے رہے غرض ان لوگوں کا متعہ کرنا جو نسخ سے اطلاع نہیں رکھتے حجت نہیں ہوسکتا اگر چہ انہوں نے اس کو آخر ایام عمر تک کیا ہو بلکہ فعل وقول ان کا حجت ہے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری سفر یعنی حجۃ الوداع میں نسخ پہنچ چکا ہے اور اس کے چار مہینے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال فرمایا اور اسی اخیر حکم پر جس کے بعد پھر کبھی اباحت نہیں ہوئی اور اس کے بعد آپ ﷺ نے رحلت فرمائی رجوع کرنا ضروری اور عمل کرنا لازم ہے اور بعض لوگوں کو جو یہ خیال عارض ہو گیا ہے۔ کہ متعہ کی حلت تو قطعی ہے اور اس کی حرمت ابدی ظنی ہے اور ظنی قطعی کو منسوخ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ مقبلی نے کہا ہے کہ جمہور اس کا کوئی معقول جواب نہیں دے سکتے۔ تو ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہم نے مانا کہ اس کی تحلیل قطعی ہے اس لیے کہ قرآن سے مستفاد ہے اور منصوص کتاب اللہ ہے اور وہ آیت جس سے استفادہ حلت کیا جاتا ہے گو قطعی المتن ہے مگر دو ۲ وجہوں سے قطعی الدلالت نہیں اوّل یہ کہ اس آیت میں استمتاع سے بنکاح صحیح مراد لے سکتے ہیں دوسرا یہ کہ وہ آیت عام ہے اور عام ظنی الدلالت ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ایک بات یہ ہے کہ امام ترمذیؒ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ متعہ جب ہی تک تھا کہ آیت نہیں اتری تھی۔ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ غرض ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہر فرج ان دو کے سوا حرام ہے یعنی بی بی ہو بنکاح صحیح یا لونڈی ہو اس کے سوا سب حرام ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ متعہ کی تحریم قرآن سے ہوئی جیسے اس کی تحلیل تم نے قرآن سے کی تھی پس نسخ قطعی کا قطعی سے ہو چکا۔

۳۴۱۶:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ کُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقُبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِیْقِ الْاَیَّامَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبِیْ بَکْرٍ حَتّٰی نَهٰی عَنْهُ عُمَرُ فِیْ شَاْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ۔

۳۴۱۶: جابرؓ کہتے تھے کہ ہم متعہ کرتے تھے یعنی عورتوں سے کئی دن کے لیے ایک مٹھی کھجور اور آٹا دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ کے زمانہ میں یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے اس سے عمرو بن حریث کے قصہ میں منع کیا۔

تشریح: حضرت عمرؓ نے منع کیا۔ یعنی اس نسخ کو جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا تھا جن کو نہ پہنچا تھا ان کو پہنچا دیا اور وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخیری حکم تھا اور اس کے بعد چار ماہ کے پیچھے آپ ﷺ نے انتقال فرمایا۔

۳۴۱۷:عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ قُلْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَیْرِ اخْتَلَفَا فِی الْمُتْعَتَیْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَا هُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا

۳۴۱۷: ابونضرہ نے کہا کہ میں جابرؓ کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ ابن عباسؓ اور ابن زبیرؓ نے دونوں متعوں (یعنی حج تمتع اور عورتوں کے متعہ) میں اختلاف کیا ہے سو جابرؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دونوں متعے کئے ہیں پھر ان دونوں سے حضرت عمرؓ نے منع کر دیا

عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا ۔

اس کے بعد ہم نے ان دونوں کو نہیں کیا۔

٣٤١٨:عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِى الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا ۔

۳۴۱۸: ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام اوطاس میں تین بار متعہ کی رخصت دی اور پھر منع فرمادیا۔

تشریح ❁ اس میں تصریح ہوگئی کہ متعہ فتح مکہ کے دن مباح ہوا اور وہی اوطاس کا دن ہے اور اوطاس طائف میں ایک وادی یعنی میدان کا نام ہے اور فتح مکہ کا اور اوطاس کا دن ایک ہی ہے۔

٣٤١٩:عَنْ سَبُرَةَ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَذِنَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ رَجُلٌ اِلَى امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِىْ عَامِرٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَآءَ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَآ اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْنِىْ فَقُلْتُ رِدَآئِىْ وَقَالَ صَاحِبِىْ رِدَآئِىْ وَكَانَ رِدَآءُ صَاحِبِىْ اَجْوَدَ مِنْ رِّدَآئِىْ وَكُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰى رِدَآءِ صَاحِبِىْ اَعْجَبَهَا وَاِذَا نَظَرَتْ اِلَيَّ اَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ وَرِدَآئُكَ يَكْفِيْنِىْ فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَىْءٌ مِّنْ هٰذِهِ النِّسَآءِ الَّتِىْ يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا ۔

۳۴۱۹: سبرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ کی اجازت دی تو میں اور ایک شخص دونوں نکلے اور قبیلہ بنی عامر کی ایک عورت کو دیکھا کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی دراز گردن صراحی نما۔ سو ہم نے اپنے آپ کو اس پر پیش کیا۔ وہ بولی مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق نے کہا میری چادر حاضر ہے اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی تھی مگر میں اس کی نسبت اچھا جوان تھا۔ جب وہ میرے رفیق کی چادر دیکھتی تو اس کو پسند آتی اور جب مجھے دیکھتی تو میں اس کو پسند آتا پھر اس نے کہا کہ تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے۔ اور میں اس کے پاس تین روز رہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس ایسی عورت ہو کہ اس سے متعہ کیا ہو تو اسے چھوڑ دے۔''

٣٤٢٠:عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبُرَةَ اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ فَاَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشَرَةَ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَّ يَوْمٍ فَاَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ فَخَرَجْتُ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ قَوْمِىْ وَلِىْ عَلَيْهِ فَضْلٌ فِى الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِّنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِىْ خَلَقٌ وَاَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّىْ فَبُرْدٌ جَدِيْدٌ غَضٌّ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاَسْفَلِ مَكَّةَ اَوْ بِاَعْلَاهَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِثْلُ الْبَكْرَةِ

۳۴۲۰: ربیع بن سبرہ نے کہا کہ ان کے باپ نے فتح مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا اور کہا کہ ہم مکہ میں پندرہ یعنی رات اور دن ملا کر تیس دن ٹھیرے۔ اور ہم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی۔ اور میں اور ایک شخص میری قوم کا دونوں نکلے اور میں اس سے خوبصورتی میں زیادہ تھا۔ اور وہ بدصورتی کے قریب تھا۔ اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس چادر تھی۔ اور میری چادر پرانی تھی اور میرے ابن عم کی چادر نئی اور تازہ تھی۔ یہاں تک کہ جب ہم مکہ کے نیچے یا اوپر کی جانب میں پہنچے تو ہم کو ایک پٹھیا ملی جیسے جوان اونٹنی ہوتی ہے صراحی دار گردن یعنی جوان خوبصورت عورت۔ سو ہم نے اس سے

الْعَنْطَنَطَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَّكِ اَنْ يَّسْتَمْتِعَ مِنْكِ اَحَدُنَا قَالَتْ وَمَاذَا تَبْذُلَانِ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا بُرْدَهٗ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَى الرَّجُلَيْنِ وَيَرَاهَا صَاحِبِيْ يَنْظُرُ اِلٰى عِطْفِهَا فَقَالَ اِنَّ بُرْدُ هٰذَا خَلَقٌ وَّبُرْدِيْ جَدِيْدٌ غَضٌّ فَتَقُوْلُ بُرْدٌ هٰذَا لَابَاْسَ بِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ اَخْرُجْ حَتّٰى حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہا۔ کیا تجھے رغبت ہے کہ ہم میں سے کوئی تجھ سے متعہ کرے؟ اس نے کہا تم لوگ کیا دو گے؟ تو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی چادر پھیلائی اور وہ دونوں کی طرف دیکھنے لگی اور میرا رفیق اس کو دیکھتا تھا اور اس کے سر سے سرین تک گھورتا تھا۔ اور اس نے کہا کہ ان کی چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور تازہ ہے اور وہ کہتی تھی کہ اس کی چادر میں کچھ مضائقہ نہیں۔ تین بار یا دو بار یہی گفتگو ہوئی۔ غرض میں نے اس سے متعہ کیا۔ اور میں اس کے پاس سے نہیں نکلا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ کو حرام کیا۔

۳٤۲۱:عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بِشْرٍ وَّ زَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذَاكَ وَفِيْهِ قَالَ اِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ مَّحٌ۔

۳۴۲۱: سبرہ سے وہی مضمون مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ کے سال میں نکلے اور مثل حدیث بشر کے روایت کی اور اس میں یہ زیادہ ہے کہ اس سے کہا۔ بھلا یہ بھی کہیں ہوسکتا ہے۔ اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس رفیق نے کہا کہ اس کی چادر پرانی گئی گزری ہے۔

تشریح: اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ متعہ میں گواہ شاہد بھی نہ ہوتے تھے اور نہ ولی کی ضرورت تھی۔

۳٤۲۲:عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ اَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ وَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا وَلَاتَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا۔

۳۴۲۲: ربیع بن سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آپ ﷺ نے فرمایا ''اے لوگو! میں نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت کے دن تک کیلئے حرام کر دیا ہے سو جس کے پاس کوئی ان میں کی ہو تو چاہئے کہ اس کو چھوڑ دے اور جو چیز تم ان کو دے چکے ہو وہ واپس نہ لو''۔

۳٤۲۳:عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَ هُوَ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

۳۴۲۳: عبدالعزیز بن عمر سے روایت ہے اسی اسناد سے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ رکن اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر فرماتے تھے مثل حدیث ابن نمیر کے یعنی جو اس سے پہلے گزری ہے۔

تشریح: اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناسخ و منسوخ دونوں کا ذکر ہے اور حرمت ابدی متعہ کی قیامت تک مذکور ہے اور اسی حدیث کی رو سے ان راویوں کے قول کی تاویل ضرور ہوئی جنہوں نے کہا کہ ہم نے ابوبکرؓ و عمرؓ کے وقت تک متعہ کیا اور وہ تاویل یہی ہے کہ ان کو اس کے منسوخ ہونے کی خبر نہیں پہنچی تھی اور اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو مہر متعہ میں دیا تھا وہ عورت کی ملک ہو گیا کہ اب اس کا پھیر لینا روا نہیں اگرچہ مدت

متعہ کی تمام ہونے سے پیشتر ہی اسے چھوڑا ہو۔

٣٤٢٤:عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبُرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِيْنَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ حَتّٰى نَهَانَا عَنْهَا۔

۳۴۲۴:عبدالملک بن ربیع بن سبرہ جہنی نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سبرہؓ سے روایت کی کہ سبرہؓ نے کہا کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کا فتح مکہ کے سال میں جب ہم مکہ میں داخل ہوئے پھر نہ نکلے ہم وہاں سے یہاں تک کہ منع کر دیا ہم کو متعہ سے۔

٣٤٢٥:عَنْ رَّبِيْعِ بْنِ سَبُرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ سَبُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَآءِ قَالَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَ صَاحِبٌ لِّيْ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ حَتّٰى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَآءُ فَخَطَبْنَا هَا اِلٰى نَفْسِهَا وَعَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِيْ اَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِيْ وَتَرٰى بُرْدَ صَاحِبِيْ اَحْسَنَ مِنْ بُرْدِيْ فَاٰمَرَتْ نَفْسَاهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَا رَتْنِيْ عَلٰى صَاحِبِيْ فَكُنَّ مَعَنَا ثَلٰثًا ثُمَّ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهِنَّ۔

۳۴۲۵:ربیع بن سبرہ اپنے باپ سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ میں اپنے صحابہ کو حکم دیا عورتوں سے متعہ کرنے کا۔ انہوں نے کہا کہ پھر میں اور میرا ایک دوست قبیلہ بنی سلیم سے دونوں نکلے یہاں تک کہ ہم نے ایک جوان عورت کو پایا قبیلہ بنی عامر سے کہ گویا ایک جوان اونٹنی تھی اور پیغام دیا ہم نے اس کو متعہ کا اور پیش کیا اس پر اپنی چادروں کو اور وہ دیکھنے لگی اور مجھے خوبصورت دیکھتی تھی میرے رفیق سے زیادہ اور میرے رفیق کی چادر میری چادر سے اچھی دیکھتی تھی اور اس نے اپنے دل میں ایک گھڑی مشورہ کیا پھر مجھے اس نے پسند کیا میرے رفیق کے سوا اور متعہ کی عورتیں ہمارے لوگوں کے پاس تین دن تک رہیں پھر حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چھوڑ دینے کا۔

٣٤٢٦:عَنْ سَبُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نِّكَاحِ الْمُتْعَةِ۔

۳۴۲۶:سبرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نکاح سے متعہ کے۔

٣٤٢٧:عَنْ سَبُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ۔

۳۴۲۷:سبرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا فتح مکہ کے دن عورتوں کے متعہ سے۔

٣٤٢٨:عَنْ رَّبِيْعِ بْنِ سَبُرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَاَنَّ اَبَاهُ كَانَ تَمَتَّعَ بِبُرْدَيْنِ اَحْمَرَيْنِ۔

۳۴۲۸:ربیع بن سبرہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دنوں میں متعہ سے منع فرمایا عورتوں کے متعہ سے اور ان کے باپ سبرہ نے متعہ کیا تھا (یعنی قبل منع کے) دو سرخ چادروں پر۔

٣٤٢٩:عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَامَ بِمَكَّةَ فَقَالَ اِنَّ نَاسًا اَعْمَى اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ كَمَا

۳۴۲۹:ابن شہاب زہری نے کہا کہ خبر دی مجھ کو عروہ بن زبیر نے کہ عبداللہ بن زبیرؓ کھڑے ہوئے مکہ میں، یعنی خطبہ پڑھنے کو اور کہا کہ بعض لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ نے اندھے کر دیئے ہیں جیسے ان کی آنکھیں اندھی کر دی ہیں

اَعْمٰی اَبْصَارَهُمْ یُفْتُوْنَ بِالْمُتْعَةِ یُعَرِّضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ اِنَّكَ لَجِلْفٌ جِلْفٍ فَلَعَمْرِیْ لَقَدْ كَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ فِیْ عَهْدِ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ یُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَیْرِ فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ فَعَلْتَهَا لَاَرْجُمَنَّكَ بِاَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ سَیْفِ اللّٰهِ اَنَّهٗ بَیْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِی الْمُتْعَةِ فَاَمَرَهٗ بِهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَهْلًا قَالَ مَاهِیَ وَاللّٰهِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِیْ عَهْدِ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ اِنَّهَا كَانَتْ رُخْصَةً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ اِلَیْهَا كَالْمَیْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِیْرِ ثُمَّ اَحْكَمَ اللّٰهُ الدِّیْنَ وَنَهٰی عَنْهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ رَبِیْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِیُّ اَنَّ اَبَاهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَدْ كُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِیْ عَامِرٍ بِبُرْدَیْنِ اَحْمَرَیْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُتْعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَسَمِعْتُ رَبِیْعَ بْنَ سَبْرَةَ یُحَدِّثُ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَاَنَا جَالِسٌ۔

(یہ اشارہ کیا انہوں نے ابن عباسؓ کی طرف کہ وہ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے اور ان کو متعہ کا نسخ نہیں پہنچا تھا اس لئے جواز کا فتویٰ دیتے تھے پھر انہوں نے رجوع کیا جب نسخ معلوم ہو گیا) کہ فتویٰ دیتے ہیں متعہ کے جواز کا اور وہ طعن کرتے تھے ایک شخص پر (یعنی انہی ابن عباسؓ پر) اتنے میں پکارا ان کو ایک شخص نے (یعنی ابن عباسؓ نے) اور کہا کہ تم کم فہم، بے ادب، نادان ہو اور قسم ہے میری جان کی کہ متعہ کیا جاتا تھا زمانہ میں امام المتقین کے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو ابن زبیرؓ نے ان سے کہا کہ تم اپنے کو آزما دیکھو کہ قسم اللہ کی اگر تم نے متعہ کیا (یعنی متعہ سے صحبت کی) تو بیشک میں تم کو تمہارے ہی پتھروں سے ماروں گا (یعنی جیسے زانی کو مارتے ہیں) ابن شہاب نے کہا کہ خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے مجھے خبر دی کہ میں ایک شخص کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے متعہ کا فتویٰ پوچھا تو انہوں نے حکم دیا متعہ کا سو ابن ابی عمرہ انصاریؓ نے کہا کہ ذرا ٹھہرو انہوں نے کہا کیوں؟ اللہ کی قسم میں نے کیا ہے امام المتقین کے زمانے میں تب ابن ابی عمرہ نے کہا کہ اول اسلام میں جائز تھا اس کیلئے جو نہایت درجہ کا بے قرار ہو جیسے مضطر کو مردہ اور خون اور سور کا گوشت وغیرہ حلال ہے پھر اللہ پاک نے اپنے دین کو مضبوط کیا اور اس سے منع فرمایا۔ ابن شہاب زہری نے کہا اور خبر دی مجھ کو ربیع بن سبرہ جہنی نے کہ ان کے باپ نے کہا کہ میں نے متعہ کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں بنی عامر کی ایک عورت سے دو سرخ چادروں پر پھر منع کیا ہم کو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی متعہ سے کہا ابن شہاب نے اور سنا میں نے ربیع بن سبرہ سے کہ وہ روایت کرتے اس حدیث کو عمر بن عبدالعزیز سے اور میں بیٹھا ہوا تھا۔

۳۴۳۰:عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ حَدَّثَنِی الرَّبِیْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِیُّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ اَلَا اِنَّهَا حَرَامٌ مِنْ یَوْمِكُمْ هٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ كَانَ اَعْطٰی شَیْئًا فَلَا یَاْخُذْهُ۔

۳۴۳۰: عمر بن عبدالعزیز نے کہا روایت کی مجھ سے ربیع بن سبرہ جہنی نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے اور فرمایا کہ ''آگاہ ہو وہ آج کے دن سے حرام ہے قیامت کے دن تک اور جس نے کچھ دیا ہو یعنی متعہ کے مہر میں وہ نہ پھیرے''۔

۳۴۳۱:عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۴۳۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے منع

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

فرمایا متعہ سے عورتوں کے اور پلے ہوئے شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے۔

٣٤٣٢: عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لِفُلَانٍ اِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ۔

۳۴۳۲: مالک سے اسی اسناد سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ تو تو ایک شخص بھٹکا ہوا ہے سیدھی راہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ سے آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

٣٤٣٣: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۳۴۳۳: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز ہمیں نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا۔

٣٤٣٤: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُلَيِّنُ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ فَقَالَ مَهْلًا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

۳۴۳۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن عباسؓ سے سنا کہ وہ جائز رکھتے تھے متعہ نساء کو تو انہوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ اے ابن عباسؓ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے خیبر کے دن اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

٣٤٣٥: عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

۳۴۳۵: علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب فرماتے تھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ نساء سے خیبر کے دن اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

تشریح ان روایتوں سے حرمت پلے ہوئے گدھوں کے گوشت کی بھی معلوم ہوئی اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب تمام علماء کا مگر ایک گروہ سلف کا اس کی حلت کا قائل ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور جناب عائشہ صدیقہؓ اور بعض سلف سے اس کی اباحت مروی ہے اور ان سے تحریم بھی مروی ہے اور امام مالکؒ سے کراہت اور تحریم مروی ہے۔

بَابُ: تَحْرِيْمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَ عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا فِي النِّكَاحِ

باب: بھتیجی اور پھوپھی اور خالہ اور بھانجی کا جمع کرنا نکاح میں حرام ہے

٣٤٣٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا۔

۳۴۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جمع نہ کرے کوئی۔ عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک نکاح میں اور نہ کوئی عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں۔

تشریح الف: یعنی جس کے نکاح میں ایک عورت ہے وہ خالہ کو اس کی نکاح میں نہ لائے اور اسی طرح اس کی پھوپھی کو بھی۔

٣٤٣٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

۳۴۳۷: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاتُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ۔

علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ ''پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے جب بھتیجی اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو''۔

۳۴۳۸:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ۔

۳۴۳۸:ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ پھوپھی سے نکاح نہ کیا جائے جب بھتیجی اس کے نکاح میں ہو اور بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے جب خالہ نکاح میں ہو۔

۳۴۳۹:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنَرٰى خَالَةَ اَبِيْهَا وَعَمَّةِ اَبِيْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔

۳۴۳۹:ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی شخص کے لیے بھتیجی اور پھوپھی اور خالہ اور بھانجی کو جمع کرنے کو منع قرار دیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہم کسی بھی عورت کے باپ کی خالہ اور پھوپھی کو اسی طرح سمجھتے ہیں۔

۳۴۴۰:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا۔

۳۴۴۰:ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی عورت کو اپنی خالہ اور پھوپھی پر نکاح کرنے سے منع کیا۔

۳۴۴۱:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۳۴۴۱:ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

۳۴۴۲:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِیءَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا۔

۳۴۴۲:ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی شخص پیغام نکاح کا نہ دے اپنے بھائی کے پیغام پر (یعنی جب ایک شخص نے پیغام دیا جب تک لڑکی والے اس کو ناراضی کا پیغام نہ دیں جب تک دوسرا آدمی وہاں پیغام نہ دے) اور نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر اور نہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اپنی پھوپھی کے اوپر نہ خالہ کے اوپر اور نہ مانگے کوئی عورت طلاق اپنی سوت کا تاکہ انڈیل لے جو اس کی رکابی میں ہے (یعنی اس کے حصے کا نان ونفقہ مجھے مل جائے) اور چاہئے کہ نکاح میں آئے اور جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے وہ اس کا ہے'' (یعنی یہ نہ کہے کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں ہے اس کو طلاق دے دے تو میں نکاح کروں گی)۔

تشریح ۞ یہی مذہب ہے جمیع علماء کا کہ حرام ہے جمع کرنا بھتیجی اور پھوپھی کا اور بھانجی اور خالہ کا نکاح میں برابر ہے کہ پھوپھی حقیقی ہو جیسے باپ کی بہن یا خالہ حقیقی ہو جیسے ماں کی بہن یا رشتہ کی ہو جیسے عورت کے دادا کی بہن یا پردادا' سکڑ دادا' لکڑ دادا کی بہن کہ یہ سب پھوپھیاں حرام ہیں جب وہ عورت کسی کے نکاح میں ہو اور اسی طرح رشتہ کی خالہ وہ ہے کہ نانی کی بھانجی ہو اور ان کی حرمت پر اجماع ہے علماء کا مگر ایک طائفہ مبتدعہ نے خوارج اور شیعہ سے اس کا خلاف کیا ہے اور احتجاج کیا ہے اس گروہ نے وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ کی آیت سے اور جمہور نے احتجاج کیا ہے

ان حدیثوں سے اور تخصیص کی جمہور نے عموم قرآن کی ان خبر آ احاد سے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبین ہیں وحی کے اور اسی طرح حرام ہے ملک یمین سے جمع کرنا ان سب کا وطی میں جیسے حرام ہے جمع کرنا نکاح میں اور یہی حکم ہے جمیع عورتوں کا کہ جن کا جمع کرنا نکاح میں منع ہے ان کا وطی میں ملک یمین سے بھی منع ہے۔

٣٤٤٣:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا اَوْ اَنْ تَسْئَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِیءَ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ رَازِقُهَا۔

۳۴۴۳:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نکاح میں لائی جائے کوئی عورت اس کی پھوپھی یا خالہ پر اور منع کیا اس سے کہ طلب کرے کوئی عورت طلاق اپنی بہن کی کہ انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا رازق ہے۔

٣٤٤٤:عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُجْمَعَ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَبَیْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا۔

۳۴۴۴:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی عورت اور اس کی پھوپھی اور کسی عورت اور اس کی خالہ کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنے سے منع فرمایا۔

٣٤٤٥:عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۳۴۴۵:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ : تَحْرِیْمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَكَرَاهَةِ خِطْبَتِهٖ

باب:محرم کا نکاح حرام ہے اور پیغام دینا مکروہ

٣٤٤٦:عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَایُنْكَحُ وَلَا یَخْطُبُ۔

۳۴۴۶:عثمان بن عفانؓ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ نکاح کرے کسی دوسرے کا اور نہ خطبہ دے'' (یعنی پیغام نکاح بھی نہ دے)۔

٣٤٤٧:عَنْ نُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ بَعَثَنِیْ عُمَرُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعْمَرٍ وَكَانَ یَخْطُبُ بِنْتَ شَیْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلَی ابْنِهٖ فَاَرْسَلَنِیْ اِلٰی اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَی الْمَوْسِمِ فَقَالَ اَلَا اُرَاهُ اَعْرَابِیًّا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَایَنْكِحُ وَلَا یُنْكَحُ اَنَا بِذٰلِكَ عُثْمَانُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۴۴۷:نبیہ بن وہب نے کہا کہ مجھ کو بھیجا عمر بن عبید اللہ بن معمر نے اور وہ پیغام بھیجتے تھے شیبہ کی بیٹی سے اپنے بیٹے کے نکاح کا سو مجھے ابان بن عثمانؓ کے پاس بھیجا اور وہ حاکم تھے حجاج کے سوانہوں نے مجھ سے فرمایا کہ تم کو میں گنوار جانتا ہوں اس لئے کہ محرم نہ نکاح اپنا کر سکتا ہے نہ دوسرے کا کروا سکتا ہے خبر دی ہے اس کی ہم کو عثمانؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

٣٤٤٨:عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْكَحُ وَلَا یَخْطُبُ۔

۳۴۴۸:عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ محرم خود نکاح کرے نہ کسی کا کروائے اور نہ منگنی کا پیغام دے۔

٣٤٤٩:عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ یَبْلُغُ بِهٖ

۳۴۴۹:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

۳۴۵۰: عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اَرَادَ اَنْ يُّنْكِحَ ابْنَهٗ طَلْحَةَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فِي الْحَجِّ وَ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ يَوْمَئِذٍ اَمِيْرُ الْحُجَّاجِ فَاَرْسَلَا اِلٰى اَبَانٍ اِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ فَاُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ اَبَانٌ اَلَا اَرَاكَ عِرَاقِيًّا جَافِيًا اِنِّيْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِحُ الْمُحْرِمُ۔

۳۴۵۰: وہی مضمون ہے جونبیہ سے اوپر مروی ہوا۔ مگر اس میں یہ ہے کہ ابان نے کہا میں تم کو عراقی، عقل سے خالی دیکھتا ہوں۔

تشریح ۞ مسلم نے اختلاف ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے جب نکاح کیا تو وہ حلال تھے یا محرم اور علماء نے اختلاف کیا ہے کہ محرم کو نکاح روا ہے یا نہیں۔ سو مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد جمہور علمائے صحابہؓ کا قول ہے کہ نکاح محرم کا صحیح نہیں ہے اور اس باب کی روایتوں پر اعتماد کیا ہے اور ابوحنیفہؒ اور کوفیوں نے کہا ہے کہ نکاح اس کا جائز ہے اور صحیح ہے میمونہؓ کی حدیث سے اور جواب دیا ہے جمہور نے حدیث میمونہؓ کا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح اس حال میں کیا ہے کہ جب آپ ﷺ حلال تھے اور صحیح تر روایت یہی ہے اور اسی کو روایت کیا ہے اکثر اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قاضی عیاضؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ حالت احرام میں نکاح کرنا آپ ﷺ کا میمونہؓ سے کسی نے روایت نہیں کیا سوا ابن عباسؓ کے اور میمونہؓ اور ابورافعؓ وغیرہما خود روایت کرتے ہیں کہ نکاح کیا ان سے اور آپ ﷺ حلال تھے اور وہ اس قصے سے خوب واقف تھے اس لئے کہ میمونہؓ تو خود بی بی ہیں اور ان ہی کا نکاح ہے اور ابورافع، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اضبط ہیں اور دوسرا جواب یہ دیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی ایک تاویل ہو سکتی ہے یعنی نکاح کیا ان سے جب حرم میں تھے اور اگرچہ حلال تھے اور جو حرم میں ہوتا ہے اس کو بھی محرم کہتے ہیں۔ اگرچہ احرام سے نہ ہو اور یہ لغت شائع اور معروف ہے اور اسی لئے عرب کا شاعر کہتا ہے قتلوا ابن عفان الخليفة محرما یعنی قتل کیا ابن عفانؓ کو اور وہ محرم تھے یعنی حرم مدینہ میں تھے غرض مذہب حنفیہ کا کئی وجہ سے مردود ہے اول یہ کہ نصوص قطعیہ شارع کے خلاف ہے اور صراحتاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم نہ نکاح اپنا کرے نہ دوسرے کا دوسرے یہ کہ مخالف جماہیر علمائے سلف وخلف ہے تیسرے یہ کہ خود جن بی بی کا نکاح ہوا ہے ان کی روایت کے خلاف ہے چوتھی یہ کہ نہی نکاح محرم کی قولی ہے اور جواز اس کے فعل سے مستنبط ہے اور قول مقدم ہے کہ اپنے اور غیر دونوں کو شامل ہے بخلاف فعل کے کہ اس میں گمان اس کا بھی ہے کہ شائد آپ کے خصائص سے ہو۔ غرض ان وجوہ سے مسئلہ حنفیوں کا سراسر باطل ہے اور ان سب روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ محرم حالت احرام میں نہ آپ نکاح کرے، نہ اپنی ولایت سے دوسرے کا نکاح کروائے جو ولایت خاصہ ہو جیسے اقارب کو ہوتی ہے یا ولایت عامہ ہو جیسے بادشاہ کی ہوتی ہے اور یہی پکا قول ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو جاننا چاہئے کہ اگر کسی نے حالت احرام میں نکاح کر دیا اور اپنی ولایت سے یا خود اپنا نکاح کیا تو وہ نکاح باطل ہے یہاں تک کہ اگر دولہا دولہن حلال بھی ہوں اور وکیل ان میں محرم ہے تب بھی باطل ہے نوویؒ بالاختصار۔

۳۴۵۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

۳۴۵۱: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ نَكَحَهَا وَهُوَ حَلَالٌ۔

نے نکاح کیا اور آپ محرم تھے (یعنی حرم میں تھے) اور ابن نمیر نے زیادہ کہا کہ پھر میں نے زہری سے بیان کی یہی حدیث تو انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو یزید بن اصمؒ نے کہ آپ نے نکاح کیا اور آپ حلال تھے۔

تشریح ۞ غرض ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مقابل میں یزیدؒ کی اور اصحاب کی روایات آگئیں اور دونوں میں تعارض سمجھا گیا اور اس سے وہ ساقط کی گئیں اور احادیث قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واجب العمل رہیں اور مذہب حنفیہ پادر ہوا ہوا۔ سمجھو!

۳۴۵۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۳۴۵۲: ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

۳۴۵۳: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ وَكَانَتْ خَالَتِيْ وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۳۴۵۳: یزید بن اصمؒ نے کہا کہ مجھ سے میمونہؓ بنت حارث نے خود بیان فرمایا کہ ان سے نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ حلال تھے اور میمونہؓ میری اور ابن عباسؓ دونوں کی خالہ تھی۔

تشریح ۞ کیوں برادران حنفیہ ذرا غور سے فرمائیے کہ دولہا دلہن کی بات قبول نہ کی جائے اور غیروں کی بات پر عمل ہو۔ یہ کیسی بات ہے اور نصوص قطعیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ناکح ہیں ان کی مخالفت کی جائے اور میمونہؓ جو خود منکوحہ ہیں ان کی تکذیب کی جائے اور ابن عباسؓ کا قول مقبول ہو یہ سراسر خلاف انصاف اور صریح جور و اعتساف ہے۔

بَابُ: تَحْرِيْمِ الْخِطْبَةِ عَلٰى اَخِيْهِ حَتّٰى يَاْذَنَ اَوْيَتْرُكَ

باب: ایک بھائی کے پیغام کا جب تک جواب نہ ہو لے تب تک پیغام دینا روا نہیں

۳۴۵۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَّلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ۔

۳۴۵۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''نہ بیچے کوئی دوسرے کی بکی ہوئی چیز پر اور نہ پیغام دے کوئی دوسرے کے پیغام پر''۔

تشریح ۞ یعنی ایک بھائی نے جب ایک چیز کہیں بیچی تو دوسرے کو لازم نہیں ہے کہ اس کی چیز پھروا کے اپنی بیچے، اس طرح جب ایک نے کسی عورت کو پیغام نکاح دیا تو جب تک وہ اس کے پیغام کو رد نہ کرے تب تک دوسرا شخص پیغام نہ دے اور یہ احادیث پیغام کے حرام ہونے پر دلالت واضح رکھتی ہیں اور علماء کا اسی لئے اجماع ہوا اس کے حرام ہونے پر جس وقت کہ وہ عورت صاف قبول کر چکی ہو پیغام اول کو اور اگر اس پر دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اس عورت سے تو یہ شخص گنہگار ہوا مگر نکاح صحیح ہے اور فسخ نہ ہوگا اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا اور داؤد ظاہری نے کہا ہے کہ نکاح فسخ ہے اور امام مالکؒ سے دو روایتیں ہیں اور ایک جماعت مالکیہ کا قول ہے کہ قبل دخول کے فسخ ہوتا ہے اور بعد دخول کے نہیں۔

۳۴۵۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

۳۴۵۵: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ اِلَّا اَنْ یَّاْذَنَ لَهٗ۔

''نہ بیچے کوئی کسی کی بیع پر اور نہ پیغام نکاح دے کسی کے پیغام پر مگر جب اجازت دے وہ پیغام دینے والا کسی کو'' اور یہی روایت عبیداللہ اور نافع سے اسی سند سے مروی ہوئی۔

تشریح: اس پر اتفاق ہے کہ جب اول پیغام دینے والا دوسرے کو اجازت دے دے یا وہ ناراض ہو کر اس عورت کے پیغام سے باز آئے تو پھر پیغام دینا دوسرے کو روا ہے۔

۳۴۵۶: عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۳۴۵۶: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔

۳۴۵۷: عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۳۴۵۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۴۵۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ اَوْیَتَنَا جَشُوْا اَوْیَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَکْتَفِیءَ مَافِیْ اِنَائِهَا اَوْ مَافِیْ صَحْفَتِهَازَادَ عَمْرٌ وٌ فِیْ رِوَایَتِهٖ وَلَا یَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ۔

۳۴۵۸: ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ شہر والا مال بیچ دے گاؤں والے کا اور منع فرمایا اس سے کہ آپس میں لاڑھیا پن کرو اور اس سے کہ پیغام نکاح دے کوئی اپنے بھائی کے پیغام پر یا بیچے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر اور نہ مانگے طلاق اپنی بہن کی کوئی عورت تا کہ انڈیل لے جو اس کی رکابی میں ہے۔ زیادہ کیا عمرو رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی روایت میں اور نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر۔

تشریح: گاؤں والے جب آتے ہیں تو شہر میں سستی چیز بیچ جاتے ہیں اس میں شہر والوں کا فائدہ ہے اور شہر والے جب ان کو چیز بیچیں گے تو وہ چونکہ شہر کے نرخ سے ناواقف ہیں تو اپنا نفع رکھ کر کچھ گراں بیچیں گے اس میں ایک کا نفع اور بہتوں کا نقصان ہوگا۔ اس لئے اس سے منع فرمایا اور لاڑھیا پن یہ ہے کہ جھوٹ موٹ ایک شے کے خریدار بن کر لگے زیادہ دام لگانے کہ دوسرا ان کو خریدار جان کر قیمت زیادہ دے گیا اور دھوکا کھا گیا۔ اس سے بھی منع فرمایا اور ایک شخص بھاؤ کر رہا ہے اور تم بھی بھاؤ کرنے لگے تو آپس میں نفسانیت ہوگی۔ باقی شرح اوپر گزر چکی۔

۳۴۵۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِعِ الْمَرْءُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَایَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا یَخْطُبُ الْمَرْءُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ الْاُخْرٰی لِتَکْتَفِئَ مَا فِیْ اِنَائِهَا۔

۳۴۵۹: ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپس میں قیمت نہ بڑھاؤ اور کسی کی بیع پر بیع نہ کرو اور شہری گاؤں والے کا مال نہ بیچے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجو اور نہ ہی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے وہ اپنے لیے انڈیل لے۔

۳۴۶۰: عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ وَلَا یَزِدْ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ۔

۳۴۶۰: اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں یہ زیادہ ہے کہ کوئی بھائی اپنے بھائی کی بیع پر بولی نہ بڑھائے۔

۳۴۶۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَتِهٖ۔

۳۴۶۱: ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بولی پر بولی نہ لگائے اور نہ ہی اس کے پیغام نکاح پر پیغام دے۔

۳۴۶۲:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ۔

۳۴۶۲:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۴۶۳:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اِلاَّ اَنَّهُمْ قَالُوْا عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَخِطْبَةِ اَخِیْهِ۔

۳۴۶۳:ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں چند الفاظ کے اختلاف کے ساتھ۔

۳۴۶۴:عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُوْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا یَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّبْتَاعَ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَذَرَ۔

۳۴۶۴:عبدالرحمٰن بن شماسہ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کہ مومن مومن کا بھائی ہے سو روا نہیں کسی مومن کو کہ بیچے کسی مومن کی بیع پر اور نہ یہ روا ہے کہ خطبہ دے یعنی پیغام کسی بھائی کے پیغام پر جب تک وہ چھوڑ نہ دے۔''

تشریح: بھائی کی قید سے یہ بات بوجھی گئی کہ کافر کے پیغام پر مسلمان پیغام دے سکتا ہے مثلاً عورت نصرانیہ یا یہودیہ کو کسی کافر نے پیغام دیا ہے تو دوسرا مسلمان اسے پیغام دے سکتا ہے بخلاف اس کے کہ پہلا پیغام دینے والا مسلمان ہو۔

بَابُ : تَحْرِیْمِ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَ بُطْلَانِهٖ

باب: نکاح شغار کا بطلان

۳۴۶۵:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ یُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰی اَنْ یُّزَوِّجَهٗ ابْنَتَهٗ وَلَیْسَ بَیْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

۳۴۶۵:حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ''نکاح شغار سے اور وہ یہ تھا کہ ایک شخص اپنی بیٹی بیاہ دیتا تھا دوسرے کو اس اقرار سے کہ وہ بھی اپنی بیٹی اسے بیاہ دے اور مہر دونوں کا ندارد''۔

۳۴۶۶:عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ۔

۳۴۶۶:چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۴۶۷:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الشِّغَارِ۔

۳۴۶۷:ابن عمرؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔

۳۴۶۸:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاشِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ۔

۳۴۶۸:ابن عمرؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''شغار نہیں ہے اسلام میں''۔

۳۴۶۹:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ زَادَ ابْنُ نُمَیْرٍ وَّ الشِّغَارُ اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ زَوِّجْنِیْ ابْنَتَكَ وَاُزَوِّجُكَ ابْنَتِیْ اَوْزَوِّجْنِیْ اُخْتَكَ وَاُزَوِّجُكَ اُخْتِیْ۔

۳۴۶۹:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن نمیر کی روایت میں یہ ہے کہ شغار یہ ہے کہ آدمی کسی سے کہے کہ تم مجھے اپنی لڑکی بیاہ دو کہ میں اپنی لڑکی تم کو بیاہ دوں یا مجھے اپنی بہن بیاہ دو کہ میں تم کو اپنی بہن بیاہ دوں۔

تشریح: غرض اس نکاح میں عورتوں پر بڑا ظلم ہوتا تھا کہ دو مفت خوروں کا تو بیاہ ہو گیا اور عورتوں غریبوں کا مہر مارا گیا اور یہ باجماع امت منع ہے

اور امام احمد اور اسحٰق اور ابی عبیدہ سے خطابی نے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی اب بھی یہ نکاح کرے تو باطل ہے اور امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ قبل دخول وہ فسخ ہوتا ہے اور ایک روایت میں کہ قبل دخول فسخ ہے نہ بعد اور ایک جماعت نے کہا کہ نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم آتا ہے دونوں کو اور یہ قول حنفیہ کا ہے۔

۳۴۷۰: عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ زِیَادَۃَ ابْنِ نُمَیْرٍ۔

۳۴۷۰: مضمون وہی ہے اور ابن نمیر کا زیادہ کیا ہوا مضمون اس میں نہیں ہے۔

۳۴۷۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ۔

۳۴۷۱: جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا۔

بَابُ : اَلْوَفَاءِ بِالشَّرْطِ فِی النِّکَاحِ

باب: نکاح کی شرائط کے پورے کرنے کا بیان

۳۴۷۲: عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ الشَّرْطِ اَنْ یُّوْفٰی بِہٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِہٖ الْفُرُوْجَ ھٰذَا لَفْظُ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرٍ وَابْنِ مُثَنّٰی غَیْرَ اَنَّ ابْنَ مُثَنّٰی قَالَ الشُّرُوْطِ۔

۳۴۷۲: عقبہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "سب شرطوں سے زیادہ پوری کرنے کی مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے فرجوں کو حلال کیا ہے یعنی نکاح کی شرطیں" اور ابن مثنی کی روایت میں شروط کا لفظ ہے۔

تشریح: علماء کے نزدیک اس سے وہ شرطیں مراد ہیں جو منافی نکاح نہ ہوں بلکہ مقاصد نکاح میں سے ہوں جیسے خوش خلقی کرنا عورتوں سے یا دستور کے موافق نان ونفقہ دینا اور یہ کہ کپڑا دینا اور عورت کی طرف سے قبول شرط یہ ہے کہ بے مرد کی اجازت کے گھر سے باہر نہ جانا اور ایسی شرط نہ ہو جس میں کسی کا حق شرعی مارا جائے اور خلاف شرع نہ ہو مثلاً اگر عورت شرط کرے کہ زیارت قبور کی کیا کروں گی اور وہاں شیرینی چڑھایا کروں گی یا محرم میں تعزیوں کی زیارت کو جایا کروں گی تو ایسی شرط کی وفا ہرگز ضروری نہیں اگرایسی ہزار شرطیں کیوں نہ ہوں۔ اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے۔

بَابُ : اسْتِئْذَانِ الثَّیِّبِ فِی النِّکَاحِ بِالنُّطْقِ وَالْبِکْرِ بِالسُّکُوْتِ

باب: بیوہ کا نکاح میں اجازت دینا زبان سے ہے اور باکرہ کا سکوت سے

۳۴۷۳: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ اِذْنُھَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ۔

۳۴۷۳: ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "بیوہ کا نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ ہو جب تک اس سے اذن نہ لیا جائے لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! باکرہ سے اذن کیونکر لیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اذن اس کا یہ ہے کہ چپ رہے"۔

تشریح: بیوہ سے مراد وہ ہے کہ جس کا ایک بار نکاح ہو گیا ہو اور باکرہ کنواری ہے۔

۳۴۷۴: عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِمِثْلِ مَعْنٰی

۳۴۷۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

حَدِيْثِ هِشَامٍ وَاِسْنَادِهِ وَاتَّفَقَ لِفَظُ حَدِيْثِ هِشَامٍ وَشَيْبَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

٣٤٧٥:عَنْ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا اَهْلُهَا اَتُسْتَاْمَرُ اَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تُسْتَاْمَرُ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ لَهٗ فَاِنَّهَا تَسْتَحْيِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ اِذْ نُهَا اِذَا هِيَ سَكَتَتْ۔

۳۴۷۵: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جولڑکی ایسی ہو کہ نکاح کر دیں اس کا اس کے گھر والے (یعنی ولی لوگ) تو کیا اس سے بھی اجازت لی جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اجازت لی جائے پھر انہوں نے فرمایا کہ وہ شرماتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اجازت اس کی یہی ہے کہ چپ ہو جائے'' (یعنی زبان سے ہاں، ہوں، ضروری نہیں)۔

٣٤٧٦:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّ لِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْ نُهَا صُمَاتُهَا۔

۳۴۷۶: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بیوہ عورت اپنے نکاح میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے نکاح میں اجازت لی جائے اور اجازت اس کی چپ رہنا ہے''۔

٣٤٧٧:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا۔

۳۴۷۷: ابن عباسؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ اپنے ولی کی نسبت اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے اور کنواری سے اجازت طلب کی جائے اور اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

٣٤٧٨:عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادَ وَقَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْ هَا فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْ نُهَا صُمَاتُهَا وَرُبَّمَا قَالَ وَ صَمْتُهَا اِقْرَارُهَا۔

۳۴۷۸: اسی سند سے مروی ہوا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیوہ اپنی ذات کی زیادہ حق دار ہے اپنے ولی سے (یعنی نکاح کی مختار ہے) اور کنواری سے اس کا باپ اس کی ذات کے لئے اجازت لے اور اجازت اس کی چپ رہنا ہے'' اور بعض وقت راوی نے کہا کہ اس کا چپ رہنا گویا اقرار کرنا ہے۔

تشریح: ان روایتوں کے معنی شافعی اور ابن ابی لیلی اور احمد اور اسحق وغیرہم نے یہی کہے ہیں کہ کنواری سے نکاح میں اجازت لینا ضروری ہے اور مامور بہ ہے اور اگر ولی باپ یا دادا ہے تو اجازت لینا مستحب ہے اور اگر بغیر اجازت کے بھی نکاح کر دیا تو بھی صحیح ہے اس لئے کہ باپ اور دادا کو شفقت کاملہ ہے سو وہ کبھی اس کا نقصان نہ چاہیں گے اور ان کے سوا دوسرے ولی کو نکاح بغیر اجازت کے درست نہیں اور اوزاعی اور ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ اجازت واجب ہے ہر کنواری بالغہ لڑکی سے اور کنواری کی اجازت چپ رہنا ہے جیسا حدیثوں سے معلوم ہو چکا ہے اور جو کنواری نہ ہو اس کو زبان سے اجازت دینا ضروری ہے۔

بَابُ : جَوَازِ تَزْوِيْجِ الْاَبِ الْبِكْرِ

باب: باپ کو روا ہے کہ چھوٹی لڑکی

الصَّغِيْرَةَ

کنواری کا نکاح کردے

۳۴۷۹: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِيْ وَاَنَابْنَةُ تِسْعِ سِنِيْنَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَوُعِكْتُ شَهْرًا فَوَفَا شَعْرِيْ جُمَيْمَةً فَاَتَتْنِيْ اُمُّ رُوْمَانَ وَاَنَا عَلٰى اُرْجُوْحَةٍ وَمَعِيَ صَوَاحِبِيْ فَصَرَخَتْ بِيْ فَاَتَيْتُهَا وَمَا اَدْرِيْ مَاتُرِيْدُ بِيْ فَاَخَذَتْ بِيَدِيْ فَاَوْقَفَتْنِيْ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ هَهْ هَهْ حَتّٰى ذَهَبَ نَفَسِيْ فَاَدْخَلَتْنِيْ بَيْتًا فَاِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَآئِرٍ فَاَسْلَمَتْنِيْ اِلَيْهِنَّ فَغَسَلْنَ رَاْسِيْ وَ اَصْلَحْنَنِيْ فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَاَسْلَمَتْنِيْ اِلَيْهِ۔

۳۴۷۹: جناب عائشہ صدیقہؓ مسلمانوں کی ماں ارشاد فرماتی ہیں کہ نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اور میں چھ برس کی تھی اور زفاف کیا مجھ سے اور میں نو برس کی تھی اور فرماتی ہیں کہ پھر میں مدینہ میں آئی اور وہاں مجھے بخار رہا ایک ماہ تک اور پھر میرے بال کانوں تک ہو گئے (یعنی بعد اس کے کہ مرض میں جھڑ گئے تھے) تب رومان کی ماں میرے پاس آئیں (یہ جناب عائشہ صدیقہ کی والدہ ہیں) اور میں جھولے پر تھی اور میرے ساتھ میری سہیلیاں بھی تھیں او انہوں نے مجھے پکارا اور میں ان کے پاس آئی اور میں نہ جانتی تھی کہ مجھے کیوں بلایا ہے سو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے دروازہ پر کھڑا کر دیا اور میں ہاہ ہاہ کر رہی تھی (جیسے کسی کی سانس پھول جاتی ہے) یہاں تک کہ میری سانس پھولنا بند ہو گئی اور مجھے وہ ایک گھر میں لے گئیں اور وہاں چند عورتیں انصار کی تھیں اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ خیر و برکت کرے اور تم کو حصہ ہو خیر میں سے غرض میری ماں نے ان کے سپرد کر دیا اور انہوں نے میرا سر دھویا اور سنگار کیا۔ اور مجھے اور کچھ خوف نہیں پہنچا کہ رسول اللہ ﷺ آئے چاشت کے وقت اور مجھے ان کے سپرد کر دیا۔

تشریح: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹی لڑکی کا نکاح درست ہے بغیر اجازت کے اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا کہ باپ نے اگر بچپن میں نکاح کر دیا ہے تو بعد بلوغ کے لڑکی کو فسخ کا اختیار نہیں امام مالک اور شافعی اور تمام فقہائے حجاز کے نزدیک اور اہل عراق نے کہا ہے کہ بعد بلوغ کے اس کو اختیار ہے فسخ کا اور باپ اور دادا کے سوا اور اولیاء کو تزویج اس کی حالت صغیر میں روا نہیں امام شافعی اور ثوری اور مالک اور ابن ابی لیلے اور احمد اور ثور اور جمہور کے نزدیک بلکہ ان لوگوں نے کہا ہے کہ ان لوگوں نے اگر نکاح کر دیا تو صحیح نہیں اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور دوسرے فقہاء نے کہا ہے کہ تمام اولیاء کو روا ہے کہ بچپن میں نکاح کر دیں مگر جب وہ بڑی ہو گئی تو اس کو فسخ کا اختیار ہے مگر ابو یوسف کے نزدیک اختیار نہیں اور جماہیر کا اتفاق ہے کہ ولی اجنبی لڑکپن میں نکاح نہ کرے اور شافعی اور ان کے اصحاب نے کہا ہے کہ مستحب ہے کہ قبل بلوغ کے نکاح نہ کرے اس لئے کہ شائد ایسا نہ ہو کہ شوہر کے پھندے میں پھنس جائے اور یہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف نہیں اس لئے کہ اگر مصلحت ظاہر نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں ہے قبل بلوغ کے انکار کی اور جہاں کوئی مصلحت ہو وہاں کچھ مضائقہ نہیں ہے اس لئے کہ باپ کو بھی حکم ہے کہ خیر خواہی کرے اپنی اولاد کی اور باقی رہا زفاف کا وقت اگر متفق ہو جائیں شوہر اور ولی لڑکی کا تو صغیر سے بھی زفاف روا ہے اور اگر اختلاف ہو تو احمد اور ابو عبیدہ کا قول ہے کہ نو برس کی لڑکی پر جبر ہو سکتا ہے زفاف کے لئے نہ اس سے چھوٹی پر اور امام مالک اور شافعی نے کہا کہ اصل حد اس کی یہ ہے کہ وہ طاقت جماع رکھتی ہو اور یہ طاقت عورتوں کے ساتھ مختلف ہوتی ہے اور اس میں کسی سن کی قید نہیں اور یہی صحیح ہے اور اس روایت میں جناب عائشہ صدیقہؓ کی نہ کوئی تقرر حد کا ہے ورنہ اس سے منع مذکور ہے کہ نو سے کم میں منع ہے یا اس سے زیادہ میں نہیں اور داؤدی نے کہا ہے کہ جناب ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اچھی جوان ہو گئی تھیں نو برس میں اور بعض روایتوں میں سات برس بھی آئے ہیں نکاح کے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تطبیق اس میں یوں ہے کہ چھ سال سے کچھ زیادہ ہو گئے تو کہیں سال فرمائے اور زیادتی کو حذف کر دیا اور کہیں سات فرمائے اور کمی کو پورا گن لیا اور اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ مستحب ہے سنگار کرنا دلہن کا اور جمع ہونا عورتوں کا اس لئے کہ اس میں نکاح کا اعلان بھی ہو جاتا ہے اور عورتوں کے ملنے سے اس دلہن کو انس اور خوشی حاصل ہوتی ہے اور اسے آداب زفاف بھی سکھاتی ہیں اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ زفاف عورتوں کی اور صحبت دن کو بھی درست ہے جیسے رات کو۔

٣٤٨٠: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ زَوَّجَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰی بِیْ وَاَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ۔

۳۴۸۰: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ سے عقد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میں چھ برس کی تھی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے جب میں نو برس کی تھی۔

٣٤٨١: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَ مَاتَ عَنْهَا وَهِیَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ۔

۳۴۸۱: عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ عقد کیا ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سات برس کی تھیں اور ہم بستر ہوئے جب نو برس کی تھیں اور گڑیاں ان کی ان کے ساتھ تھیں اور وفات ہوئی آپ ﷺ کی جب وہؓ اٹھارہ برس کی تھیں۔

تشریح اس میں ان کی صغرسنی کا بیان ہے کہ گڑیاں تک ساتھ تھیں اور اس حدیث سے گڑیاں کھیلنا درست ہو گیا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گڑیوں کو دیکھا اور منع نہیں فرمایا اور اس میں تربیت ہوتی ہے لڑکیوں کی اور ضروریات خانگی سے ان کو آگاہی حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید یہ خاص ہو ان حدیث سے جس میں تصویروں کا رکھنا منع ہے یعنی سوا گڑیوں کے اور تصویریں منع ہوں اور یہ احتمال ہے کہ یہ گڑیوں کا قصہ تصویروں کے حرام ہونے سے پہلے ہو اور پھر جب تصویریں حرام ہو گئیں تو وہ بھی حرام ہو گئیں یا ان میں کوئی تصویر نہ ہو صرف ایک لکڑی پر ایک چیتھڑا لپٹا ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب۔

٣٤٨٢: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِیَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنٰی بِهَا وَهِیَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِیَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ۔

۳۴۸۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں صحبت کی اور آپ ﷺ کا جب انتقال ہوا تو وہ اٹھارہ سال کی تھیں۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ فِیْ شَوَّالٍ وَّ الدُّخُوْلِ فِيْهِ

باب: عقد کا اور زفاف کا شوال میں مستحب ہونا

٣٤٨٣: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَبَنٰی بِیْ فِیْ شَوَّالٍ فَاَیُّ نِسَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحْظٰی عِنْدَهٗ مِنِّیْ قَالَ وَكَانَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَسْتَحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَآءَ هَا فِیْ شَوَّالٍ۔

۳۴۸۳: جناب عائشہؓ نے فرمایا کہ عقد کیا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے شوال میں اور ہم بستر ہوئے مجھ سے شوال میں اور کون سی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس مجھ سے بڑھ کر پیاری تھی اور جناب عائشہ صدیقہؓ ہمیشہ دوست رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے ہم بستری کی جائے ماہ شوال میں کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابن نمیر نے ان کے باپ نے ان سے سفیان نے اسی اسناد سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ جناب عائشہؓ دوست

رکھتی تھیں کہ ان کے قبیلہ کی عورتوں سے شوال میں ہم بستری کی جائے۔

٣٤٨٤:وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِعْلَ عَائِشَةَ۔

۳۴۸۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ : نَدْبِ مَنْ اَرَادَ نِكَاحَ امْرَاَةٍ اِلٰى اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا قَبْلَ خِطْبَتِهَا

باب: جو کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کو مستحب ہے کہ اس کا منہ اور ہتھیلیاں دیکھ لے

٣٤٨٥:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَظَرْتَ اِلَيْهَا قَالَ لَاقَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ فَاِنَّ فِیْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا۔

۳۴۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور آپ ﷺ کو خبر دی کہ اس نے عقد کیا ہے انصار کی ایک عورت سے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "تم نے اس کو دیکھ بھی لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جا اس کو دیکھ لے اس لئے کہ انصار کی عورتوں کو آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔ (یعنی عیب)۔

٣٤٨٦:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِیْ عُيُوْنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ قَدْنَظَرْتُ اِلَيْهَا قَالَ عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ فَقَالَ لَهٗ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَرْبَعِ اَوَاقٍ كَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَاعِنْدَ نَا مَا نُعْطِيْكَ وَلٰكِنْ عَسٰى اَنْ نَبْعَثَكَ فِیْ بَعْثٍ تُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِیْ عَبْسٍ فَبَعَثَ ذَاكَ الرَّجُلَ فِيْهِمْ۔

۳۴۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ایک انصار کی عورت سے عقد کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم نے اس کو دیکھ بھی لیا اس لئے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ عیب بھی ہوتا ہے" اس نے کہا میں نے دیکھ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتنے مہر پر؟ اس نے عرض کی چار اوقیہ چاندی پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار اوقیہ پر گویا تم لوگ اسی پہاڑ سے چاندی کھود لاتے ہو (یعنی جب تو اتنا زیادہ مہر باندھتے ہو) اور ہمارے پاس نہیں ہے جو ہم تم کو دیں مگر اب ہم ایک لشکر کے ساتھ تم کو بھیج دیتے ہیں کہ اس میں تم کو حصہ ملے غنیمت کا اور قبیلہ بنی عبس کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا تو اس کے ساتھ اسے بھی بھیج دیا۔

تشریح ۞ یعنی انصار کی عورتوں کی آنکھیں شاید چھوٹی ہوتی ہوں گی یا اس میں نیلا پن ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خیر خواہی کیلئے ایسی بات کہنا روا ہے اور داخل غیبت نہیں جو منع ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا دیکھنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک کا اور ابو حنیفہ اور تمام کوفیوں کا اور جماہیر علماء کا اور جو لوگ اس کے مخالف ہیں وہ خطاء پر ہیں اور مذہب مالک اور احمد اور جمہور کا ہے کہ اس

دیکھنے میں اس عورت کی رضا ضروری نہیں بلکہ غفلت میں عورت کو ناکح دیکھ سکتا ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے کہ قبل از پیغام اس کو دیکھ لے تاکہ بعد پیغام کے کچھ ناپسندی کی صورت نہ ہو اور یہ بھی ہمارے اصحاب کے نزدیک مستحب ہے اور اگر ناکح خود نہ دیکھ سکے تو کسی معتبر عورت کو بھیج دے کہ وہ دیکھ کے اس کو خبر دیدے اور یہ جو فرمایا تم گویا چاندی اس پہاڑ سے کھود لاتے ہو گویا آپ ﷺ نے مہر کی زیادتی کو مکروہ جانا بہ نسبت اس شخص کے کہ مفلس تھا اس سے معلوم ہوا کہ مہر مرد کی حیثیت کے موافق باندھنا چاہئے اور نیت ادا کی رکھنا چاہئے نہ یہ کہ جیسا ہمارے ملک میں جہلاء کی عادت ہے کہ سوا من چربی مچھر کی چوں چوں گاڑی کے مہر میں باندھ دی یہ سخت جہالت وحماقت ہے ایسا ہی مضمون ہے نوویؒ کا ساتھ اختصار اور ادنیٰ تغیر کے۔

بَابُ: الصَّدَاقِ وَجَوَازِ كَوْنِهٖ تَعْلِيْمَ قُرْاٰنٍ وَّخَاتَمَ حَدِيْدٍ وَّ غَيْرَ ذٰلِكَ

٣٤٨٧: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَهَبُ لَكَ نَفْسِيْ فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيْهَا وَصَوَّبَهٗ ثُمَّ طَاْطَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ اَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمَ مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمَ مِنْ حَدِيْدٍ وَّ لٰكِنْ هٰذَا اِزَارِيْ قَالَ سَهْلٌ مَّالَهٗ رِدَآءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَّبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَّ اِنْ لَّبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ

باب: مہر کا بیان اور تعلیم قرآن اور مہر ٹھہرانے میں لوہے کا چھلا وغیرہ کے

۳۴۸۷: سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی ذات آپ ﷺ کو ہبہ کر دوں (اس میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ یعنی اگر کوئی عورت مومنہ بخش دے اپنی جان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر نبی ﷺ ارادہ کرے اس سے نکاح کا اور یہ خاص ہے تجھ کو نہ اور مومنوں کو اور اس سے جواز ہبہ کا ثابت ہوا خاص آپ کے واسطے) پھر نظر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اور خوب نیچے سے اوپر تک نگاہ کی اس کی طرف اور پھر سر مبارک جھکا لیا اور جب عورت نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کو کچھ حکم نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی اور ایک صحابیؓ اٹھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ ﷺ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو مجھ سے اس کا عقد کر دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کی کہ کچھ نہیں اللہ کی قسم اے رسول اللہ کے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنے گھر والوں کے پاس جا اور دیکھ شائد کچھ پائے پھر وہ گئے اور لوٹ آئے اور عرض کی کہ اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں پایا پھر فرمایا کہ جا دیکھ اگرچہ لوہے کا چھلہ ہو وہ پھر گیا اور لوٹ آیا اور عرض کی کہ اللہ کی قسم اے رسول اللہ کے ایک لوہے کا چھلہ بھی نہیں مگر یہ میری تہبند ہے سہلؓ نے کہا کہ اس غریب کے پاس چادر بھی نہ تھی، سو اس میں سے آدھی اس عورت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى اِذَا طَالَ مَجْلِسُهٗ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَبِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيَ سُوْرَةُ كَذَاوَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّ دَهَا فَقَالَ تَقْرَاُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مُلِّكْتَهَابِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثُ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ وَّحَدِيْثُ يَعْقُوْبَ يُقَارِبُهٗ فِي اللَّفْظِ۔

تمہاری تہبند سے تمہارا کیا کام نکلے گا کہ اگر تم نے اس کو پہنا تو اس پر اس میں سے کچھ نہ ہوگا اور اگر اس نے پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہوگا پھر وہ شخص بیٹھ گیا (یعنی مایوس ہوکر) یہاں تک کہ جب دیر تک بیٹھا رہا تو کھڑا ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو دیکھا کہ پیٹھ موڑ کر چلا۔ سو آپ نے حکم دیا وہ پھر بلایا گیا جب آیا تو آپ نے فرمایا کہ تجھے کچھ قرآن یاد ہے؟ اس نے عرض کی کہ مجھے فلاں فلاں سورۃ یاد ہے اور اس نے سورتوں کو گنا اور آپ نے فرمایا کہ تو ان کو اپنی یاد سے پڑھ سکتا ہے؟ اس نے عرض کی کہ ہاں آپ نے فرمایا کہ جا میں نے اسے تیرا مملوک کردیا۔ (یعنی نکاح کردیا) عوض میں اس قرآن کے جو تجھے یاد ہے (یعنی یہ سورتیں اسے یاد دلا دینا یہی تیرا مہر ہے) یہ روایت ہے ابن ابی حازم کی اور یعقوب کی روایت کے لفظ بھی اسی کے قریب قریب ہیں۔

۳۴۸۸: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَآئِدَةَ قَالَ انْطَلِقْ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

۳۴۸۸: سہلؓ سے چند سندوں سے یہی مضمون مروی ہوا کسی میں کچھ زیادہ ہے کسی میں کچھ کم اور زائدہ کی روایت میں یوں ہے کہ آپ نے فرمایا جا میں نے تیرا عقد اس سے کردیا اور تو اس کو یہ قرآن سکھادے (یعنی جو تجھے یاد ہے)۔

تشریح: سبحان اللہ اس حدیث سے کمال سادگی اور بے تکلفی اصحاب کی معلوم ہوئی اور خصوصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو آیت میں اوپر مذکور ہوئی کہ بلا مہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح درست ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اگر کوئی دوسرا بلا مہر نکاح کرے تو مہر مثل آئے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس کی طرف نگاہ کی اس سے معلوم ہوا کہ ناکح کو جو ارادہ نکاح رکھتا ہو، دیکھنا عورت کا روا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورت اگر نیک اور صالح مرد پر اپنی ذات کو عرض کرے نکاح کے لیے تو مستحب ہے اور یہ تمام امت کے علماء اور فضلاء اور صالحین کے لیے عام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی سائل ایسا سوال کرے کہ اپنے سے اس کا پورا کرنا نہ ہوسکے تو چپ رہنا چاہیے کہ وہ سمجھ جائے کہ اس کا پورا ہونا اس سے ممکن نہیں، غرض یہ سکوت جواب دینے سے اولیٰ ہے۔ کہ جواب دینے میں خجالت ہوتی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے نکاح کے وقت یہ پوچھنا ضروری نہیں کہ وہ عدت میں ہے یا نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چھلہ ڈھونڈوایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ نکاح کے وقت ذکر مہر کا آجائے اس لیے کہ اس میں نزاع کا خوف نہیں رہتا اور عورت کی تسلی ہوتی ہے اور عورت کو نفع بھی ہوتا ہے کہ اگر قبل صحبت کے طلاق ہوجائے تو نصف مہر اس کو ملتا ہے اور معلوم ہوا کہ مہر قلیل وکثیر ہوسکتا ہے جس پر ناکحین راضی ہوجائیں۔ اس لیے کہ لوہے کا چھلا کم سے کم ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور جماہیر علماء کا سلف سے خلف تک اور یہی قول ہے ربیعہ اور ابوالزناد اور ابن ابی ذئب اور یحییٰ بن سعید اور لیث بن سعد اور ثوری اور اوزاعی اور مسلم بن خالد زنجی اور ابن ابی لیلیٰ اور داؤد اور تمام فقہائے اہل حدیث کا اور ابن وہب کا جو اصحاب مالک سے ہیں اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ یہ مذہب کافہ علماء کا۔ حجازیوں اور مصریوں اور کوفیوں اور شامیوں وغیرہم کا کہ دولہا دولہن کا راضی ہونا شرط ہے اس مہر پر خواہ ایک کوڑا یا ایک چپل کا جوڑا یا لوہے کا چھلا یا تانبے کا پیسہ کیوں نہ ہو اور امام مالک نے کہا ہے کہ ربع دینار سے کم نہ ہو کہ وہ نصاب سرقہ ہے اور قاضی عیاضؒ نے کہا کہ امام مالک اس قول میں اکیلے ہیں اور ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا کہ کم سے کم اس کی حد دس درہم ہے کہ قریب پونے تین روپیہ کے ہوتے ہیں اور ابن شبرمہ نے کہا کہ کم از کم پانچ درہم ہیں جو نصاب ہے قطع ید تمام مذاہب سوا اس مذہب اول کے جو ہم نے جماہیر سلف سے نقل کیا اس حدیث صریح صحیح کے رو سے مردود و باطل ہیں اور اس سے معلوم ہوگیا کہ ایک چھلا بھی لوہے کا مہر میں کافی ہوجاتا ہے اور نہیں مقابل ہوسکتی رائے کسی کی اور نہ قول کسی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول اور فعل سے۔

تعلیم قرآن پر اُجرت لینی درست ہے:

پس ہرگز مومن متبع سنت کو ان اقوال کی طرف نظر نہ کرنا چاہیے جو مخالف ہوں رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اس صحابی نے جو عرض کیا کہ اللہ کی قسم یارسول اللہ اس سے معلوم ہوا کہ بے ضرورت اور بغیر طلب کے بھی قسم کھانا درست ہے صرف تاکید کلام کے لیے اور اس سے ثابت ہوا کہ مفلس کا نکاح کر دینا درست ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تعلیم قرآن کا مہر قرار دینا درست ہے اور نفع لینا تعلیم پر روا ہے اور یہ دونوں امر جائز ہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور مجتہدین محدثین اور متبعین سنت کا اور یہی قول ہے عطاء حسن بن صالح اور مالک اور اسحاق وغیرہم کا اور مردود ہے قول ان لوگوں کا جو اس کو منع کرتے ہیں اور یہ حدیث ان کے قول کو رد کر رہی ہے اور اسی طرح حدیث دوسری کہ آپ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ مستحق اجرت لینے کی اللہ کی کتاب ہے اور قاضی عیاض نے کہا ہے اجرت لینا تعلیم قرآن پر تمام علماء کے نزدیک روا ہے سوا ابوحنیفہؒ کے اور قول ابوحنیفہ کا حدیث کے مخالف، قابل رد وطرد ہے کہ کسی طرح التفات اس کی طرف نہیں ہوسکتا۔

٣٤٨٩: عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ کَمْ کَانَ صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ کَانَ صَدَاقُهٗ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِیَةً وَ نَشًّا قَالَتْ اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِیَةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِاَزْوَاجِهٖ۔

۳۴۸۹: ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کا مہر کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ بارہ اوقیہ چاندی کہ پانچ سو درہم ہوتے جس کے ایک سو اکتیس روپیہ چار آنے موجودہ ہوتے ہیں۔ یہ مہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی بیویوں (رضی اللہ عنہن) کے لیے۔

٣٤٩٠: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَاهٰذَا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ تَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ۔

۳۴۹۰: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اثر زردی کا عبدالرحمٰنؓ پر۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے کھجور کی گٹھلی بھر سونے کے مہر پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔''

تشریح: وہ اثر تھا کسی خوشبو کا نہ زعفران کا کہ وہ مردوں کو حرام ہے اور عورتوں کو درست ہے اور بعض نے کہا دولہا کے لیے درست ہے اور یقین ہے کہ وہ بہت تھوڑا ہو جھڑ جھڑا یا۔ اسی لیے آپ ﷺ نے منع نہیں فرمایا جیسے زعفران سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید وہ کپڑوں میں ہو ان کے بدن پر نہ ہو اور مذہب امام مالک کا اور ان کے اصحاب کا ہے کہ لباس زعفران درست ہے اور امام مالکؒ نے اس کو علماء مدینہ سے نقل کیا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عمرؓ وغیرہ کا اور شافعی اور ابوحنیفہ کے نزدیک روا نہیں مرد کو۔

نواۃ کے لفظ کی تحقیق اور ولیمہ کا بیان:

وزن نواۃ جو حدیث میں وارد ہوا ہے۔ نواۃ سے یا تو مراد کھجور کی گٹھلی ہے یا ایک وزن معروف ہے جیسے اوقیہ وغیرہ اور بعض نے کہا کہ وزن نواۃ پانچ درہم ہیں سونے کے اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ یہ قول ہے اکثر علماء کا اور احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ وہ تین درہم ہے اور ایک درہم کا ثلث اور یہ بھی ایک قول ہے کہ مراد اس سے کھجور کی گٹھلی ہے اور نوویؒ نے کہا ہے کہ پانچ درہم سونے کے یہی قول صحیح ہے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم

کو برکت دے اس سے مستحب ہوا دعا برکت کی دولہا کو اور ولیمہ کی دعوت سنت مستحبہ ہے اور امام مالک اور داؤد وغیر ہمانے واجب کہا ہے اس حدیث کے ظاہر سے اور اس کے وقت میں قاضی نے کہا ہے کہ مستحب ہے بعد دخول کے اور ایک جماعت مالکیہ سے منقول ہے کہ مستحب ہے وقت عقد کے اور مستحب ہے طاقت والے کو کہ ایک بکری سے کم نہ کرے اور اس پر اجماع ہے کہ اس کی کوئی مقدار معین نہیں بلکہ جو کھانا ہو ولیمہ صحیح اور درست ہو جاتا ہے اور حضرت صفیہؓ کا ولیمہ بغیر گوشت کے ہوا اور حضرت زینبؓ کے ولیمہ میں گوشت روٹی سے سیر ہو گئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تکرار ولیمہ کے دو دن سے زیادہ مکروہ ہے۔

٣٤٩١: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۳۴۹۱: انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے پر نکاح کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو کہا کہ ولیمہ کرو چاہے ایک بکری سے ہی ہو۔

٣٤٩٢: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۳۴۹۲: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٤٩٣: عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً۔

۳۴۹۳: ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

٣٤٩٤: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كَمْ اَصْدَقْتَهَا فَقُلْتُ نَوَاةً وَفِيْ حَدِيْثِ اِسْحَاقَ مِنْ ذَهَبٍ۔

۳۴۹۴: عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ پر خوشی دیکھی شادی کی اور میں نے عرض کی کہ میں نے نکاح کیا ہے؟ ایک عورت سے انصار کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا مہر باندھا ہے میں نے عرض کی ایک نواۃ۔ اسحاق کی روایت میں ہے کہ ایک نواۃ سونے سے۔

تشریح: نواۃ کی تحقیق ابھی اوپر گزری۔

٣٤٩٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔

۳۴۹۵: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کیا ایک وزن نواۃ پر سونے کے۔

٣٤٩٦ : وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

۳۴۹۶: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : فَضِيلَةِ إِعْتَاقِهِ اَمَتَه ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

٣٤٩٧:عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَاخَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُوْطَلْحَةَ وَ اَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَ اِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ انْحَسَرَ الْاِزَارُعَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَاَرٰى بَيَاضَ فَخِذِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَانَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَ الْخَمِيْسُ قَالَ وَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً وَّجُمِعَ السَّبْيُ فَجَآءَ دِحْيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَجَآءَ رَجُلٌ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَ النَّضِيْرِ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا قَالَ فَجَآءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْجَارِيَةً مِّنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ وَ اَعْتَقَهَا وَ تَزَ وَّ جَهَا فَقَالَ لَهٗ ثَابِتٌ يَا اَبَاحَمْزَةَ مَااَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَآ اَعْتَقَهَا وَ تَزَوَّجَهَا حَتّٰى

باب: اپنی لونڈی کو آزاد کر کے نکاح کرنے کی فضیلت

۳۴۹۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کیا خیبر پر اور ہم لوگوں نے وہاں نماز پڑھی صبح کی بہت اندھیرے میں۔ اور سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سوار ہوئے ابوطلحہؓ اور میں ردیف تھا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور روانہ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گلیوں میں خیبر کی اور میرا زانو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ران سے لگ لگ جاتا تھا اور تہبند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ران سے کھسک گئی تھی اور میں دیکھتا سفیدی آپ کی ران کی پھر جب شہر کے اندر گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ اکبر خراب ہوا خیبر، ہم جب اترتے ہیں کسی قوم کے آنگن میں تو برا ہوتا ہے حال ڈرائے گئے لوگوں کا۔'' اس آیت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار پڑھا یعنی: اِنَّا اِذَانَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ سے اخیر تک اور اتنے میں وہاں کے لوگ اپنے اپنے کاموں میں نکلے اور انہوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ چکے اور عبدالعزیز نے کہا کہ ہمارے لوگوں نے یہ بھی کہا کہ لشکر بھی آ گیا۔ کہا راوی نے کہ غرض ہم نے لے لیا خیبر کو جبراً قہراً اور قیدی لوگ جمع کئے گئے اور دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور عرض کی کہ یارسول اللہ ایک لونڈی مجھے عنایت کیجئے ان قیدیوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ ایک لونڈی لے لو۔ انہوں نے صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حیی کو لے لیا اور ایک شخص نے آ کے کہا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حیی کی بیٹی دے دی جو سردار ہے بنی قریظہ اور بنی نضیر کی اور وہ کسی کے لائق نہیں سوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو فرمایا کہ بلاؤ ان کو مع اس لونڈی کے کہا راوی نے کہ پھر وہ اسے لے کر آئے پھر جب آپ نے اسے دیکھا تو دحیہ سے فرمایا تم کوئی اور لونڈی لے لو قیدیوں میں سے اس کے سوا کہا راوی نے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اور ان سے نکاح کر لیا۔ سو ثابت نے ان سے کہا کہ اے ابوحمزہ ان کا مہر کیا باندھا انہوں نے کہا یہی مہر تھا کہ ان کو

إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطْعًا قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا یہاں تک کہ پھر جب وہ راہ میں تھے تو سنگار کر دیا ان کا ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور پیش کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کو رات میں۔ اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوشہ بنے ہوئے تھے پھر فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کے پاس جو کچھ ہو (یعنی کھانے کی قسم سے) وہ لائے اور ایک دسترخوان چمڑے کا بچھا دیا اور کوئی اقط لانے لگا۔ وہی سکھا کر بناتے ہیں اور کوئی کھجور اور کوئی گھی ان سب کو توڑ تاڑ کر خوب ملایا اور یہ ولیمہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

تشریح ❀ خیبریوں نے کہا ہے محمد ﷺ والخمیس یعنی محمد اور لشکر آ پہنچا خمیس لشکر کو اس لیے کہتے ہیں کہ ہر لشکر کے پانچ ٹکڑے ہوتے ہیں ایک مقدمہ جو آگے چلے ساقہ جو پیچھے آئے میمنہ جو داہنی طرف ہو میسرہ جو بائیں طرف ہو۔ قلب جو بیچ میں ہو اور حاکم وہیں رہتا ہے صفیہؓ کا نام بعض نے کہا کہ زینب تھا پھر قید کے بعد چونکہ آپ ﷺ نے قیدیوں میں سے چن لیا اس لیے صفیہؓ ہوا یعنی چنی ہوئی آپ ﷺ نے جب صفیہؓ کی شرافت اور حسب ونسب و جمال کو ملاحظہ کیا تو فرمایا کہ اور لونڈی لے لو۔ اس میں بڑی مصلحت تھی کہ شاید یہ دحیہؓ سے نشوز و اعراض اور تکبر کرے یا اور صحابہؓ دحیہؓ سے حسد کریں غرض ان سب مفاسد کا قطع کرنا اسی میں تھا کہ آپ ﷺ نے ان کو اپنی خدمت میں رکھا اور اس حدیث سے تنفیل کی اجازت ثابت ہوئی اور تنفیل یہ ہے کہ لشکریوں میں سے کسی کو حصہ غنیمت سے بڑھ کر بطور انعام کے دینا اور آزاد کیا اور نکاح کر لیا اس کے معنوں میں اختلاف ہے ایک یہ ہیں کہ ان کو تبرعاً للہ فی اللہ آزاد کر دیا اور ان کی رضامندی سے بغیر مہر کے نکاح کر لیا اور یہ آپ ﷺ کے خصائص سے ہے کہ آپ ﷺ کو بغیر مہر کے نکاح درست ہے کہ نہ عقد کے وقت مہر کی ضرورت ہے نہ بعد عقد کے بخلاف اوروں کے کہ ان کو درست نہیں اور یہ معنی محققین نے کہے ہیں اور دوسروں نے کہا کہ شرط کی ان سے کہ ہم تم کو آزاد کر دیں اور تم ہم سے نکاح کر لینا غرض اس شرط سے جب وہ آزاد ہوئیں تو وفائے شرط ضروری ہوئی اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اب اگر کوئی اپنی لونڈی کو آزاد کرے اس شرط پر کہ اس سے نکاح کرے گا اور اس کی آزادی ہی کو مہر ٹھہرائے تو اس کا حکم کیا ہے۔ جمہور نے کہا کہ اگر اس شرط پر آزاد کرے تو اس کو لازم نہیں ہے کہ اس شخص سے نکاح بھی کرے اور یہ شرط صحیح نہیں اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور زفر کا۔ چنانچہ امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ اگر اس نے شرط پر آزاد کیا اور اس نے یہ شرط قبول کی تو آزاد ہوگئی اور اس عورت پر لازم نہیں کہ اس مرد سے نکاح کرے بلکہ عورت کو ضروری ہے کہ اپنی قیمت ادا کرے اس لیے کہ وہ اپنی آزادی پر مفت راضی نہیں ہوئی پھر اگر وہ راضی ہوگئی اور کسی قدر مہر پر نکاح ہوا تو عورت پر ادائے قیمت ضروری ہے اور مرد پر مہر جو مقرر ہوا ہو خواہ تھوڑا خواہ بہت اور اگر قیمت پر نکاح کیا اور قیمت دونوں کو معلوم ہے تو مہر صحیح ہے اور نہ اس کے ذمہ قیمت رہی اور نہ مرد کے ذمہ مہر اور اگر اس کی قیمت مجہول ہے یعنی معلوم نہیں تو اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ مہر صحیح ہو گیا جیسے معلوم کی صورت میں تھا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مہر صحیح نہیں بلکہ نکاح صحیح اور مہر مثل لازم ہے اور یہی قول صحیح ہے اور جمہور بھی اسی طرف گئے ہیں اور سعید بن مسیب اور حسن اور نخعی اور زہری اور ثوری اور اوزاعی اور ابو یوسف اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کہ جائز ہے یہ کہ آزاد کرے باندی کو اس شرط پر کہ اس سے نکاح کرے گا اور اس کی آزادی ہی اس کا مہر ہو جاتی ہے اور لازم ہوتا ہے عورت کو کہ اس مرد سے نکاح کرے اور یہ مہر صحیح ہے بنظر ظاہر اس حدیث کے اور یہی مذہب میرے نزدیک عمدہ بہتر اور قوی ہے۔

٣٤٩٨: عَنْ أَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَعْتَقَ

٣٤٩٨: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيهِ تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ وَأَصْدَقَهَا عِتْقَهَا۔

صفیہ کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ان کا مہر مقرر کیا۔

٣٤٩٩:عَنْ اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا لَهُ اَجْرَانِ ۔

۳۴۹۹:حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو آزاد کرے اپنی لونڈی کو اور پھر اس سے نکاح کرے اس کو دوہرا ثواب ہے۔

٣٥٠٠:عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ اَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ قَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْنَا هُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَ خَرَجُوا بِفُئُوسِهِمْ وَ مَكَاتِلِهِمْ وَ مُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَ وَ هَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَ وَقَعَتْ فِي سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيلَةٌ فَاشْتَرَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعَةِ اَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تَصْنَعُهَا وَتُهَيِّئُهَا قَالَ وَ اَحْسِبُهُ قَالَ وَتَعْتَدُّ فِي بَيْتِهَا وَ هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيمَتَهَا التَّمْرَ وَالْاَقِطَ وَ السَّمْنَ فُحِصَتِ الْاَرْضُ اَفَاحِيصَ وَجِيءَ بِالْاَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيهَا و جِيءَ بِالْاَقِطِ وَ السَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَقَالَ النَّاسُ لَا نَدْرِي اَتَزَوَّجَهَا اَمِ اتَّخَذَهَا اُمَّ وَلَدٍ قَالُوا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَاَتُهُ وَ اِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ اُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَرْكَبَ حَجَبَهَا فَقَعَدَتْ عَلٰى عَجُزِ الْبَعِيرِ فَعَرَفُوا اَنَّهُ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۵۰۰:انسؓ نے کہا میں ردیف تھا ابوطلحہؓ کا خیبر کے دن اور قدم میرا چھوجاتا تھا رسول اللہ ﷺ کے قدم سے، پھر پہنچے ہم اہل خیبر کے پاس جب آفتاب نکلا اور ان لوگوں نے اپنے چارپایوں کو نکالا تھا۔ اور وہ اپنے کدال اور ٹوکری اور پھاوڑی لے کر نکلے او کہنے لگے محمد ﷺ اور خمیس یعنی دونوں آگئے کہا راوی نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے خراب ہوا خیبر اور جب ہم اترتے ہیں کسی قوم کے آنگن میں سو برا انجام ہوتا ہے ڈرائے گئے لوگوں کا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور دحیہؓ کے حصہ میں ایک باندی خوب صورت آئی اور خرید لیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے سات شخصوں کے بدلے میں اور پھر سپرد کیا اس کو ام سلیمؓ کے کہ سنگار کر دیں ان کا اور تیار کر دیں ان کو آپ ﷺ کے لیے۔ اور کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ آپ ﷺ نے اس لیے ان کے سپرد کیا کہ وہ ان کے گھر میں عدت پوری کرے یعنی ایک حیض کے ساتھ استبراء ان کا ہو جو حکم ہے باندی کا اور یہ صفیہؓ بیٹی تھیں حیی کی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا ولیمہ کیا کھجور اور اقط سے اور گھی سے اور زمین میں کئی گڑھے کھودے گئے اور اس میں دسترخوان چمڑے کا بچھا دیا گیا گڑھے اس لیے کھودے کہ گھی ادھر ادھر نہ جانے پائے اور اقط اور گھی لائے اور اس میں ڈال دیا۔ اور لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور لوگ کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ آپ ﷺ نے ان سے نکاح کیا یا ان کو ام ولد بنایا پھر لوگوں نے کہا کہ اگر آپ ﷺ نے ان کو چھپایا تو جانو کہ آپ ﷺ کی بیوی ہیں اور اگر نہ چھپایا تو جانو کہ ام ولد ہیں پھر جب آپ ﷺ سوار ہونے لگے تو ان پر پردہ کیا اور وہ اونٹ کے سرین پر بیٹھیں، سو لوگوں نے جان لیا کہ ان سے نکاح کیا ہے پھر جب مدینہ کے قریب پہنچ گئے جلدی چلایا اونٹوں کو رسول اللہ ﷺ نے اور جلدی چلایا ہم نے اور ٹھوکر کھائی عضباء اونٹنی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ دَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَآءُ وَنَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَدَرَتْ فَقَامَ فَسَتَرَهَا وَ قَدْ اَشْرَفَتِ النِّسَآءُ يَقُلْنَ اَبْعَدَ اللّٰهُ الْيَهُوْدِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَآ اَبَا حَمْزَةَ وَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَقَعَ قَالَ اَنَسٌ وَّ شَهِدْتُّ وَلِيْمَةَ زَيْنَبَ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّ لَحْمًا كَانَ يَبْعَثُنِیْ فَاَدْعُوْ النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَتَبِعْتُهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اِسْتَاْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيْثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلٰى نِسَآئِهٖ فَيُسَلِّمُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَكَيْفَ اَنْتُمْ يَآاَهْلَ الْبَيْتِ فَيَقُوْلُوْنَ بِخَيْرٍ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَّ اَهْلَكَ فَيَقُوْلُ بِخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَ رَجَعْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ اِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَاْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَلَمَّا رَاَيَاهُ قَدْرَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللّٰهِ مَاَادْرِیْ اَنَا اَخْبَرْتُهٗ اَمْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْیُ بِاَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَ رَجَعْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِیْ اُسْكُفَّةِ الْبَابِ اَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهٗ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ﴾ [الأحزاب: ۵۳]

نے یہ نام ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کا اور رسول اللہ ﷺ گرے اور حضرت صفیہ بھی گریں سو آپ ﷺ اٹھے اور ان پر پردہ کرلیا اور عورتیں دیکھنے لگیں اور کہنے لگیں اللہ دور کرے یہودیہ کو۔ کہا راوی نے میں نے کہا اے حمزہؓ کیا جناب رسول اللہ ﷺ گر پڑے؟ اور انسؓ نے کہا کہ میں زینب ام المومنینؓ کے ولیمہ میں بھی حاضر تھا اور آپؐ نے لوگوں کو آسودہ اور سیر کردیا روٹی اور گوشت سے اور مجھے آپ ﷺ بھیجتے تھے کہ لوگوں کو بلاؤں پھر جب کھلانے سے فارغ ہو چکے۔ کھڑے ہوئے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ہوا اور ان کو باتوں نے بٹھا رکھا اور وہ نہ نکلے سو آپ ﷺ اپنی بیبیوں کے حجروں پر جاتے تھے اور ہر ایک پر سلام کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیسے ہو تم اے گھر والو! وہ کہتی تھیں کہ ہم خیریت سے ہیں اے رسول اللہ کے اور آپؐ نے اپنی بی بی کو کیسا پایا۔ آپ فرماتے تھے کہ خیر سے ہیں پھر جب آپ ﷺ سب کی خیر و عافیت پوچھنے سے فارغ ہوئے لوٹے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ لوٹا اور جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں شخص موجود ہیں اور باتوں میں مشغول ہیں۔ پھر جب ان دونوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ لوٹے کھڑے ہو گئے اور باہر نکلے سو اللہ کی قسم ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی یا آپؐ پر وحی اتری کہ وہ دونوں شخص چلے گئے اور آپؐ لوٹ کر آئے یعنی حجرۂ زینبؓ پر اور میں بھی آپؐ کے ساتھ آیا۔ پھر جب آپ ﷺ نے پیر رکھا دروازے کی چوکھٹ پر پردہ ڈال دیا میرے اور اپنے بیچ میں اور یہ آیت مبارک اتری کہ نہ داخل ہو تم نبی ﷺ کے گھر میں جب ان کی طرف سے اجازت ہو تم کو۔

۳۵۰۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ لِدِحْيَةَ فِیْ مَقْسَمِهٖ وَجَعَلُوْا يَمْدَحُوْنَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ يَقُوْلُوْنَ مَارَاَيْنَا فِی السَّبْیِ مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ اِلٰى دِحْيَةَ فَاَعْطَاهُ بِهَامَآ اَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَآ اِلٰٓى اُمِّیْ فَقَالَ اَصْلِحِيْهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا جَعَلَهَا فِیْ ظَهْرِهٖ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقُبَّةَ

۳۵۰۱: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ صفیہؓ، دحیہؓ کلبی کے حصہ میں آئیں تھیں اور لوگ ان کی تعریف کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے اور کہنے لگے کہ ہم نے قیدیوں میں اس کے برابر کوئی عورت نہیں دیکھی۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دحیہؓ کے پاس کہلا بھیجا اور ان کے عوض جو انہوں نے مانگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دے دیا، اور صفیہؓ کو ان سے لے کر میری ماں کو دیا (یعنی ام سلیمؓ کو) اور فرمایا کہ ان کا سنگار کرو کہا کہ پھر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر سے

فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَاْتِنَا بِهٖ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَ فَضْلِ السَّوِيْقِ حَتّٰى جَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ سَوَادًا حَيْسًا فَجَعَلُوْا يَاكُلُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَيْسِ وَيَشْرَبُوْنَ مِنْ حِيَاضٍ اِلٰى جَنْبِهِمْ مِنْ مَّآءِ السَّمَآءِ قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ فَكَانَتْ تِلْكَ وَ لِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اِذَا رَاَيْنَا جُدُرَالْمَدِيْنَةِ هَشِشْنَا اِلَيْهَا فَرَفَّعْنَا مَطِيَّنَا و رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطِيَّتَهٗ قَالَ وَ صَفِيَّةُ خَلْفَهٗ قَدْ اَرْدَ فَهَا قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَ وَصَرَعَتْ قَالَ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَلَا اِلَيْهَا حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَتَرَهَا قَالَ فَاَتَيْنَاهُ فَقَالَ لَمْ نُضَرَّ قَالَ فَدَ خَلْنَا الْمَدِيْنَةَ فَخَرَجَ جَوَارِىْ نِسَآئِهٖ يَتَرَاءَ يْنَهَا وَيَشْمَتْنَ بِصَرْعَتِهَا۔

یہاں تک کہ جب خیبر کو پس پشت کر دیا اترے اور ان کے لیے ایک خیمہ لگا دیا۔ پھر جب صبح ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جس کے پاس توشہ حاجت سے زیادہ ہو ہمارے پاس لاؤ۔“ سو کوئی تمر یعنی کھجور جو زیادہ تھی لانے لگا۔ کوئی ستو۔ یہاں تک کہ ایک ڈھیر ہو گیا ملیدہ کا اور سب لوگ اس میں سے کھانے لگے اور پانی پینے لگے اپنے بازو پر سے جو حوض تھے آسمان کے پانی کے۔ انسؓ نے کہا۔ کہ یہ ولیمہ تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صفیہؓ کے اوپر کہا کہ پھر چلے ہم یہاں تک کہ جب دیکھیں ہم نے اپنی سواریاں دوڑائیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنی سواری دوڑائی اور صفیہؓ ان کے پیچھے تھیں۔ سو ٹھوکر کھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی نے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گر پڑے اور وہ بھی گر پڑیں اور کوئی آدمی اس وقت نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھتا تھا۔ نہ صفیہؓ کی طرف، یہاں تک کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کو ڈھانپ لیا۔ اور پھر ہم لوگ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم کو کچھ صدمہ نہیں پہنچا۔ پھر داخل ہوئے ہم مدینہ میں اور چھوکریاں (یعنی باندیاں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کی نکلیں اور صفیہؓ کو دیکھنے لگیں اور طعنہ دینے لگیں اس کے گرنے کا۔

تشریح ۞ اوپر کی روایتوں میں جو وارد ہوا ہے کہ صحابہؓ نے کہا کہ اگر آپ ﷺ صفیہؓ کو چھپا دیں تو جانو کہ بی بی ہیں۔ اس سے مالکیہ وغیرہم نے استدلال کیا ہے کہ نکاح بغیر شہود کے بھی روا ہے کہ جب اعلان ہو جائے اس لیے کہ اگر آپ ﷺ نے ان کے نکاح پر گواہ کیا ہوتا تو صحابہ کرام واقف ہوتے اور یہ مذہب ہے ایک جماعت کا۔ صحابہؓ اور تابعینؒ سے کہ نکاح بغیر شہود کے روا ہے جب اس کے بعد اعلان ہو جائے اور یہی مذہب ہے زہری اور مالک اور اہل مدینہ کا کہ انہوں نے اعلان کو شرط کہا ہے نہ کہ شہود کو اور ایک جماعت نے صحابہؓ اور تابعین کی نے کہا ہے کہ شرط نکاح کی شہادت ہے نہ اعلان اور یہ مذہب ہے اوزاعی اور ثوری اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد وغیرہ کا ہے اور ان سب لوگوں نے گواہی دو عادلوں کی شرط کی ہے بخلاف ابوحنیفہؒ کے کہ ان کے نزدیک دو فاسقوں کی گواہی سے بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ اگر چپکے سے نکاح کر لیا بغیر گواہی کے یعنی نہ اعلان ہوا نہ گواہی تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر چپکے سے نکاح کیا مگر دو گواہ ہوئے تو صحیح ہے نزدیک جماہیر کے بخلاف امام مالکؒ کے کہ وہ صحیح نہیں کہتے۔

بَابُ : زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَّ نُزُوْلِ الْحِجَابِ وَاِثْبَاتِ الْوَلِيْمَةِ

باب: نکاح زینبؓ اور نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان

٣٥٠٢: عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهٰذَا حَدِيْثُ بَهْزٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتّٰى اَتَاهَا وَهِيَ تَخْمِرُ عَجِيْنَهَا قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُهَا عَظُمَتْ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى مَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَنْظُرَ اِلَيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِيْ وَ نَكَصْتُ عَلٰى عَقِبِيْ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكَ قَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى اُوَامِرَ رَبِّيْ فَقَامَتْ اِلٰى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ اِذْنٍ قَالَ فَقَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ رِجَالٌ يَتَحَدَّثُوْنَ فِي الْبَيْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعْتُهٗ فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ حُجَرَ نِسَآءِهٖ يُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ وَيَقُلْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ وَجَدْتَّ اَهْلَكَ قَالَ فَمَآ اَدْرِيْ اَنَا اَخْبَرْتُهٗ اَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوْآ اَوْ اَخْبَرَنِيْ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ مَعَهٗ فَاَلْقَى السِّتْرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ وَنَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ وَوُعِظَ الْقَوْمُ بِمَا وُعِظُوْا بِهٖ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ

٣٥٠٢: انسؓ نے کہا یہ اور روایت ہے بہز راوی کی کہ جب پوری ہو گئی عدت زینبؓ کی (یعنی بعد طلاق دینے زید کے) تو رسول اللہ ﷺ نے زیدؓ سے فرمایا کہ ''ان سے میرا ذکر کرو'' اور زیدؓ گئے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس پہنچے اور وہ اپنے آٹے کا خمیر کر رہی تھیں۔ اور زید نے کہا۔ کہ میں نے جب ان کو دیکھا تو میرے دل میں ان کی بڑائی یہاں تک آئی کہ میں ان کی طرف نظر نہ کر سکا اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یاد کیا تھا۔ (یہ کمال ایمان کی بات تھی اور نہایت سعادت مندی کی کہ زیدؓ کے دل میں اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو پیغام دیا ہے۔ اس قدر عظمت اور ہیبت ان کی چھا گئی کہ نظر نہ کر سکے (اور افسوس ہے کہ اس زمانے کے لوگوں کو حدیث رسول اللہ ﷺ کی بڑائی اور عظمت ذرا خیال میں نہیں آتی اور بے تکلف جھوٹی بلیں کرنے لگتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ یہ خاص اس کی زبان وحی ترجمان سے نکلی ہے جس کی شان میں وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى وارد ہوا ہے اور اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى اترا ہے) غرض میں نے اپنی پیٹھ موڑی اور اپنی ایڑیوں پر لوٹا اور عرض کیا۔ کہ اے زینبؓ! رسول اللہ ﷺ نے آپ کو پیغام بھیجا ہے۔ اور وہ آپ کو یاد کرتے ہیں (یعنی نکاح کا پیغام دیا ہے) اور انہوں نے فرمایا کہ میں کوئی کام نہیں کرتی ہوں جب تک کہ مشورہ نہیں لے لیتی ہوں اپنے پروردگار سے (یعنی استخارہ نہیں کر لیتی اور اسی وقت وہیں اپنی نماز کی جگہ میں کھڑی ہو گئیں (واہ مسلمانوں کی ماں اللہ تم پر رحمت کرے) قرآن اترا اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس بغیر اذن کے داخل ہو گئے (یعنی یہ آیت اتری زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ یعنی بیاہ دیا ہم نے زینبؓ کو تجھ سے تاکہ مومنوں کو حرج نہ ہو اپنے لے پالکوں کی بیبیوں سے نکاح کرنے میں جب وہ اپنی حاجت ان سے پوری کر چکیں) اور راوی نے کہا میں نے اپنے سب لوگوں کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو روٹی اور گوشت خوب کھلایا یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور لوگ کھا پی کر باہر چلے

اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ۔

گئے اور کئی آدمی رہ گئے جو گھر میں باتیں کرتے رہے کھانا کھانے کے بعد اور رسول اللہ ﷺ نکلے اور میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چلا اور آپ ﷺ اپنی بیبیوںؓ کے حجروں پر جاتے تھے اور ان پر سلام کرتے تھے اور وہ عرض کرتی تھیں کہ اے رسول اللہ ﷺ! کہ آپ ﷺ نے کیسا پایا اپنی بی بی کو (یعنی زینب کو)۔ پھر راوی نے کہا میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ کو میں نے خبر دی یا آپؐ نے مجھ کو خبر دی کہ وہ لوگ چلے گئے۔ پھر آپؐ تشریف لے گئے یہاں تک کہ داخل ہوئے گھر میں اور میں بھی آپؐ کے ساتھ اندر جانے لگا اور آپؐ نے پردہ ڈال دیا اپنے اور میرے بیچ میں اور پردہ کی آیت اتری۔ اور لوگوں کو نصیحت کی گئی اور ابن رافع نے یہ بھی زیادہ کیا اپنی روایت میں کہ یہ آیت اتری: لَا تَدْخُلُوْا سے اخیر تک یعنی نہ داخل ہو گھروں میں نبی ﷺ کے مگر جب اجازت دی جائے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کر و اس کے پکنے کا یہاں تک کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ اللہ نہیں شرماتا ہے سچی بات سے۔

تشریح ۞ اس حدیث مبارک سے متبعان سنت کو کئی مسئلے معلوم ہو گئے اول یہ کہ آدمی شوہر کے ذریعہ سے پیغام نکاح بھیج سکتا ہے اگر معلوم ہو کہ وہ اس سے ناراض نہ ہوگا۔ جیسے زیدؓ کا حال تھا دوسرے یہ کہ معلوم ہوا کہ صحابہؓ کے دل میں بڑی عظمت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ بمجرد آپ ﷺ کے پیغام دینے کے زیدؓ کے دل میں زینبؓ کی ہیبت اور ادب سما گیا اور یہی عظمت چاہیے ہر مومن کو کہ جب آپ ﷺ کا قول و فعل و تقریر سنے، دل کانپ جائے اور سوا تسلیم و انقیاد کے اور کچھ دل میں نہ آئے اور اگر یہ امر نہیں ہے تو ایمان کا نام ہی ہے تیسرے یہ کہ صلوٰۃ استخارہ مستحب ہے کہ کوئی بڑا کام بغیر اس کے نہ کرے اور دعائے استخارہ احادیث میں آئی ہوئی ہے وہ پڑھے تاکہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور بخاری میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو ہر کام میں استخارہ سکھاتے تھے۔ چوتھے یہ کہ لے پالک لڑکے کا حکم غیر کا ہے اور اس کی بیوی مثل غیر کی بیبیوں کے ہے کہ پالنے والے کو اس سے نکاح درست ہے جب کہ لے پالک طلاق دیدے۔ پانچویں فضیلت نکاح ثانی کی ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ خود اس کا بانی مبانی اور قاضی لاثانی ہوا۔ چھٹی فضیلت ام المومنین زینبؓ کی کہ ثابت ہوا ان کا نکاح اللہ پاک نے خود آسمانوں کے پرے بالائے عرش پڑھا اور جبرئیل امین اس کی خبر لائے اور جناب ام المومنینؓ اکثر اس کا فخر فرماتی تھیں۔ ساتویں ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا نکاح بغیر گواہوں اور بغیر ولی کے صحیح ہے۔ اس لیے کہ آپ ﷺ کے دعوے کو گواہ کی ضرورت نہیں اس لیے کہ آپ ﷺ اصدق الصادقین ہیں اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور آپ ﷺ خود ولی ہیں تمام مومنین و مومنات کے اور یہ خاصہ ہے آپ ﷺ کا۔

۳۵۰۳: عَنْ اَنَسٍ وَّ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كَامِلٍ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْلَمَ عَلَى امْرَاَةٍ وَّ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ

۳۵۰۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا۔ کسی عورت کا ایسا ولیمہ کیا ہو جیسا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے لیے ایک بکری

نِّسَآئِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ فَاِنَّهٗ ذَبَحَ شَاةً۔

ذبح کی۔

٣٥٠٤: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْهُ يَقُوْلُ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ اَكْثَرَ اَوْ اَفْضَلَ مِمَّا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بِمَآ اَوْلَمَ قَالَ اَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَّ لَحْمًا حَتّٰى تَرَكُوْهُ۔

۳۵۰۴: وہی مضمون ہے اتنی بات زیادہ ہے کہ کھلایا لوگوں کو روٹی گوشت یہاں تک کہ نہ کھا سکے اور چھوڑ دیا۔

٣٥٠٥: عَنْ اَنَسَ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَقَالَ فَاَخَذَ كَاَنَّهٗ يَتَهَيَّاُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ وَّاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ لِيَدْخُلَ فَاِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ اِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقُوْا قَالَ فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْا قَالَ فَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ فَاَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ قَالَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰهُ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا۔

۳۵۰۵: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ لوگوں کو بلایا اور کھانا کھلایا پھر وہ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ سو آپ ﷺ تیار ہوتے ہیں۔ گویا کہ کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر بھی وہ لوگ نہیں اٹھے پھر جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ (یہ نہیں اٹھتے) تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان میں سے کچھ لوگ اٹھ گئے اور عاصم اور ابن عبد الاعلیٰ آدمی ان میں سے بیٹھے رہ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے کہ اندر آئیں۔ تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے ہیں۔ پھر وہ لوگ اٹھے اور چلے گئے۔ اور میں نے آ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ وہ چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور گھر میں داخل ہوئے۔ سو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ داخل ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ ''اے ایمان والو! مت داخل ہو گھروں میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ مگر جب اجازت ملے تم کو کھانے کی اور نہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا تک۔ یعنی پوری آیت عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا تک اتری۔

٣٥٠٦: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْاَلُنِيْ عَنْهُ قَالَ اَنَسٌ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُوْلُ

۳۵۰۶: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں سب سے زیادہ واقف ہوں حجاب کے اترنے سے اور ابی بن کعبؓ مجھ سے پوچھا کرتے تھے پھر کہا کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دولہا بنے ہوئے زینب بنت جحشؓ کے۔ اور ان سے نکاح کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں اور لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا جب دن چڑھا۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بیٹھے اور چند لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ بعد اس کے کہ سب

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَاقَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ حُجْرَةَ عَآئِشَةَ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَاِذَا هُمْ قَدْ قَامُوْا فَضَرَبَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهُ السِّتْرَ وَاُنْزِلَ اٰيَةُ الْحِجَابِ۔

لوگ چلے گئے اور وہ لوگ یہاں تک بیٹھے رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور چلے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے دروازے پر پہنچے۔ پھر خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہوں گے۔ اور لوٹے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لوٹا تو دیکھا کہ وہ لوگ پھر بھی بیٹھے ہوئے ہیں اسی جگہ سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر لوٹے اور میں بھی دوبارہ لوٹا یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے حجرے تک پہنچے اور پھر لوٹے اور میں بھی لوٹا سو دیکھا کہ وہ لوگ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اور میرے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور آیت پردہ کی اتری۔

تشریح ۞ یہ کمال اخلاق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ باوجودیکہ آپ ﷺ کو ان کے بیٹھنے سے سخت تکلیف ہوئی مگر زبان سے یہ نہ فرمایا کہ تم اٹھ جاؤ اور اللہ جانے ایسی تکلیفیں آپ ﷺ کو کتنی بار ہوئی ہوں گی اور آپ ﷺ چپ رہے یہاں تک کہ پروردگار نے اس کا خود بندوبست کر دیا۔

۳۵۰۷: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ قَالَ فَصَنَعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِیْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّیْ وَهِیَ تَقْرَاُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَآ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّیْ تَقْرَئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لَنَا فُلَانًا وَّ فُلَانًا وَّ مَنْ لَّقِيْتَ وَسَمّٰى رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَّقِيْتُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَآءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَّ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ

۳۵۰۷: انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور داخل ہوئے اپنی بی بیؓ کے پاس اور میری ماں ام سلیمؓ نے کچھ ملیدہ بنایا اور اس کو ایک طباق میں رکھا اور کہا کہ اے انسؓ! اس کو لے جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (اس سے ثابت ہوا کہ نئے دولہا کے پاس کھانا بھیجنا جس سے ولیمہ میں مدد ہو مستحب ہے) اور سلام عرض کیا ہے اور عرض کرتی ہے کہ آپ ﷺ کی جناب میں بہت چھوٹا ہدیہ ہے ہماری طرف سے اے رسول اللہ کے؟ انسؓ نے کہا کہ پھر میں وہ لے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس۔ اور میں نے ان سے عرض کیا کہ میری ماں نے آپ ﷺ کی خدمت میں مجھے بھیجا ہے اور سلام کہا ہے اور عرض کرتی ہیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ ﷺ کی جناب مبارک میں بہت تھوڑا ہدیہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رکھ دو اور فرمایا کہ جاؤ اور فلاں فلاں شخص کو ہمارے پاس بلاؤ اور جو تم کو مل جائے اور کئی شخصوں کا نام لیا۔ سو میں ان کو بھی لایا جن کا نام لیا۔ اور جو مجھے مل گیا۔ میں نے انسؓ سے کہا کہ پھر وہ سب لوگ گنتی میں کتنے تھے؟ انہوں نے کہا قریب تین سو کے۔ اور مجھ سے رسول اللہ صلی

فَدَخَلُوْا حَتّٰى امْلَاَتِ الصُّفَّةَ وَالْحُجْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشْرَةٌ عَشْرَةٌ وَّ لْيَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا قَالَ فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَّ دَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ فَقَالَ يَا اَنَسُ ارْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَآ اَدْرِىْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرُ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَآئِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فِىْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَّ وَجْهُهَآ اِلَى الْحَائِطِ فَثَقُلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نِسَآئِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَاَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوْا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوْا كُلُّهُمْ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَاَنَا جَالِسٌ فِى الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى خَرَجَ عَلَيَّ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَاَ هُنَّ عَلَى النَّاسِ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ اَنَسٌ اَنَا اَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے انسؓ! وہ طباق لاؤ اور وہ لوگ اندر آئے۔ یہاں تک کہ صفہ اور حجرہ بھر گیا (صفہ وہ جگہ جو باہر بیٹھنے کی بنائی جائے جسے دیوان خانہ کہتے ہیں) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دس دس آدمی حلقہ باندھتے جائیں (یعنی جب وہ کھالیں پھر دوسرے دس بیٹھیں) اور چاہیے کہ ہر شخص اپنے نزدیک سے کھائے (یعنی کھانے کی چوٹی نہ توڑے کہ برکت وہیں سے نازل ہوتی ہے) پھر ان لوگوں نے یہاں تک کھایا کہ سب سیر ہو گئے اور ایک گروہ جاتا تھا کھا کر پھر دوسرا آتا تھا۔ یہاں تک کہ سب لوگ کھا چکے۔ تب مجھ سے فرمایا کہ اٹھا لے انسؓ! اور میں نے اس برتن کو اٹھایا تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا جب زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا جب اس میں کھانا زیادہ تھا اور بعض لوگ بیٹھے باتیں بناتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اور آپ ﷺ کی بی بی صاحبہ (یعنی ام المومنین زینبؓ) دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھی ہوئی تھیں۔ اور ان لوگوں کا بیٹھنا حضرت کو گراں گزرا۔ اور آپ ﷺ نکلے اور اپنی بیبیوںؓ کو سلام کیا اور پھر لوٹ آئے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ان لوگوں نے کہ آپ ﷺ پر ہم گراں ہوئے۔ جلد دروازے پر گئے اور باہر نکلے سب کے سب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور یہاں تک کہ پردہ ڈال دیا۔ آپ ﷺ نے اور داخل ہوئے اور میں حجرے میں بیٹھا ہوا ہوں پھر تھوڑی دیر ہوئی ہوگی کہ آپ ﷺ میری طرف نکلے اور یہ آیتیں اتریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہر نکل کر لوگوں کے اوپر پڑھیں: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ سے اخیر تک جعد جو راوی ہیں انہوں نے کہا کہ انسؓ نے کہا سب سے پہلے یہ آیتیں میں نے سنی ہیں اور مجھے پہنچی ہیں اور پردہ میں رہنے لگیں بیبیاں (رضی اللہ عنہن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

تشریح ❁ اس حدیث میں بڑا معجزہ ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ ایک دو آدمی کے کھانے میں تین سو اشخاص سیر و آسودہ ہو گئے اور بڑی فضیلت ہے ام المومنین زینبؓ کی کہ آیت حجاب کی انہی کے زمانہ عقد میں اتری۔

۳۵۰۸:عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَهْدَتْ لَهُ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ اَنَسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ مَنْ لَّقِيْتَ فَجَعَلُوْا يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِ فَيَاْكُلُوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيْهِ وَ قَالَ فِيْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَلَمْ اَدَعْ اَحَدًا لَّقِيْتُهٗ اِلَّا دَعَوْتُهٗ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَخَرَجُوْا وَبَقِيَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَطَالُوْا عَلَيْهِ الْحَدِيْثَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُمْ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ قَالَ قَتَادَةُ غَيْرَ مُتَحَيِّنِيْنَ طَعَامًا وَّلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ۔

۳۵۰۸:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب نکاح ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تو ام سلیمؓ نے ان کے لیے ملیدہ ہدیہ بھیجا ایک برتن میں پتھر کے، اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جاؤ جو مسلمان تم کو ملے اسے بلا لاؤ“ سو میں جو ملا اسے بلا لایا۔ اور وہ لوگ سب داخل ہونے لگے اور کھانے لگے اور نکلتے جاتے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ کھانے پر رکھا۔ اور دعا کی اور پڑھا اس پر جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور میں نے بھی جو مجھے ملا کسی کو نہ چھوڑا ضرور بلا لایا۔ اور سب نے کھایا۔ یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور باہر نکلے۔ اور ایک گروہ ان میں سے بیٹھا رہا۔ اور بہت لمبی باتیں کرتا رہا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے شرماتے تھے کہ ان کو کچھ کہیں پھر آپ ﷺ نکلے اور ان کو گھر میں چھوڑ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے وہ آیتیں اتاریں جو اوپر مذکور ہوئیں۔

بَابُ : الْاَمْرِ بِاِجَابَةِ الدَّاعِيْ اِلٰى دَعْوَةٍ

باب: دعوت قبول کرنے کا بیان

۳۵۰۹:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا۔

۳۵۰۹:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ضرور آئے۔

۳۵۱۰:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيُجِبْ قَالَ خَالِدٌ فَاِذَا

۳۵۱۰:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جب بلایا جائے کوئی تم میں کا ولیمہ کی طرف تو چاہیے کہ قبول کرے۔“ راوی نے کہا عبید اللہ اس سے ولیمہ نکاح کا مراد لیتے

عُبَيْدُ اللّٰهِ يُنَزِّلُهٗ عَلَى الْعُرْسِ ۔ ہیں۔

تشریح نوویؒ نے کہا کہ دعوت کھانے کی بفتح دال ہے اور دعوت نسب کی بکسر دال ۔ یہ قول ہے جمہور عرب کا اور ولیمہ کی دعوت میں جانا مامور بہ ۔ تو بالاتفاق ہے، مگر یہ امر وجوب کے لیے ہے یا استحباب کے لیے، اس میں اختلاف ہے اور اصح مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ فرض عین ہے ہر شخص پر جس کو دعوت دی جائے ۔ مگر اتنا ہے کہ حاضری وہاں کی معاف ہو سکتی ہے بسبب ان عذروں کے جو لوگ مذکور ہوں گے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ فرض کفایہ ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ مستحب ہے یہ حکم ہے ولیمہ نکاح کا اور باقی دعوتیں جو اس کے سوا ہیں ان میں دو قول ہیں اور یہ کہ وہ بھی مثل ولیمہ کے ہیں دوسرے یہ کہ وہ مستحب ہے اور قبول کرنا اس کا استحباب سے بڑھ کر نہیں اور قاضی عیاضؒ نے اتفاق علماء کا اس پر ذکر کیا ہے کہ واجب ہے قبول کرنا ولیمہ کا اور اس کے سوا میں امام مالکؒ اور جمہور کا قول ہے کہ اجابت اس کی واجب نہیں اور اہل ظاہر کا قول ہے کہ اجابت ہر دعوت کی واجب ہے خواہ دعوت ولیمہ ہو یا سوا اس کے اور یہی قول ہے بعض سلف کا اور وہ عذر جن سے اجابت کا وجوب و استحباب ساقط ہوتا ہے یہ ہیں کہ مال میں داعی کے شبہ ہو یا خاص اغنیاء کی دعوت ہو یا وہاں کوئی شخص ایسا ہو جس کے حاضر ہونے سے ایذا ہوتی ہے ہم نشینی اس کی دین میں ضرر کرتی ہو یا داعی نے اس لیے دعوت دی ہو کہ اس سے کسی ظلم پر مدد لے یا وہاں کوئی منکر ہو جیسے خمر وغیرہ یا ناچ رنگ یا فرش حریر یا سونے کے برتن یا چاندی کے کہ ان عذروں سے دعوت کا قبول نہ کرنا روا ہے اور ایسے ہی نہ ان دعوتوں کا قبول کرنا ضروری ہے جن میں کوئی بدعت ہو اور قبول کرنا ان دعوتوں کا حرام ہے جن میں نذر غیر اللہ ہو جیسے گیارہویں بڑے پیر کی یا توشہ عبدالحق کا یا کندوری کہ ان میں اکثر نذر غیر اللہ ہوتی ہے۔

۳۵۱۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى وَلِيْمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ۔

۳۵۱۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں ولیمہ نکاح کا ذکر ہے۔

۳۵۱۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيتُمْ ۔

۳۵۱۲: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جاؤ تم دعوت میں جب بلائے جاؤ۔“

۳۵۱۳: عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُجِبْ، عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهٗ ۔

۳۵۱۳: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ جب بلائے کوئی اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ قبول کرے اس کے بلانے کو شادی ہو یا اور کوئی امر اس کے مانند۔

۳۵۱۴: عَنْ نَّافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجِيْبُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ لَهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَاْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَيَاْتِيْهَا وَهُوَ صَآئِمٌ ۔

۳۵۱۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”قبول کرو تم دعوت کو جب بلائے جاؤ۔“ اور عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعوت میں آتے تھے ولیمہ ہو خواہ غیر ولیمہ اگرچہ روزہ دار ہوں۔

۳۵۱۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دُعِيَ اِلٰى عُرْسٍ اَوْ نَحْوِهٖ فَلْيُجِبْ۔

۳۵۱۵: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں شادی یا ایسی ہی کسی دعوت پر بلایا جائے تو اس کو قبول کرنا چاہیے۔

۳۵۱۶: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۳۵۱۶: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تمہیں

اللّٰهِ ﷺ ائْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيتُمْ۔

دعوت پر بلایا جائے تو دعوت قبول کرو۔

۳۵۱۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيتُمْ اِلٰى كُرَاعٍ فَاَجِيبُوْا۔

۳۵۱۷: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''اگر تم بلائے جاؤ بکری کے کھر کی طرف، تو بھی قبول کرو۔''

تشریح: یعنی کھانا کیسا ہی ہو قبول کرنا ضروری ہے مگر حلال کا ہو۔

۳۵۱۸: عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَآءَ طَعِمَ وَاِنْ شَآءَ تَرَكَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ مُثَنّٰى اِلٰى طَعَامٍ۔

۳۵۱۸: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب بلایا جائے کوئی کھانے کی طرف تو آئے۔ پھر چاہے کھائے یا نہ کھائے۔'' اور ابن مثنیٰ کی روایت میں کھانے کا لفظ نہیں ہے۔

تشریح: اس سے معلوم ہوا کہ دعوت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کھانے کا اختیار ہے۔

۳۵۱۹: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

۳۵۱۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۲۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَآئِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ۔

۳۵۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب کسی کو دعوت دی جائے تو قبول کرے۔ اگر روزے سے ہے تو دعا کرے اور نہیں تو کھائے۔''

تشریح: فَلْيُصَلِّ کے معنی بعض نے یہی کہے ہیں کہ دعا کرے صاحب دعوت کے لیے اور یہی قول قوی ہے اور بعض نے کہا کہ نماز پڑھے یعنی نفل کہ صاحب خانہ کے گھر میں برکت ہو۔

۳۵۲۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى اِلَيْهِ الْاَغْنِيَآءُ وَيُتْرَكُ الْمِسْكِيْنُ فَمَنْ لَّمْ يَاْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

۳۵۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ برا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں امیر بلائے جائیں اور مسکین نہ بلائے جائیں تو جو دعوت میں نہ حاضر ہو اس نے نافرمانی کی اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

۳۵۲۲: عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ هٰذَا الْحَدِيْثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْاَغْنِيَآءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْاَغْنِيَآءِ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ اَبِيْ غَنِيًّا فَاَفْزَعَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثُ حِيْنَ سَمِعْتُ بِهٖ فَسَاَلْتُ عَنْهُ

۳۵۲۲: سفیان نے کہا میں نے زہری سے پوچھا کہ یہ حدیث کیونکر ہے کہ بدتر سب کھانوں سے کھانا امیروں کا ہے؟ سو وہ ہنسے اور انہوں نے کہا کہ وہ کھانا بدتر نہیں ہے اور سفیان نے کہا کہ میرے باپ امیر تھے، اس لیے مجھے اس حدیث سے بڑی پریشانی ہوئی، جب میں نے سنی اور میں نے زہری سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن اعرج نے کہا کہ انہوں نے

الزُّهْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ کہتے تھے کہ بدتر کھانا اس ولیمہ کا ہے پھر روایت کی مثل روایت مالک کے یعنی جو اوپر گزری کہ جس کی طرف۔ امیر لوگ بلائے جائیں اور مساکین نہ بلائے جائیں۔

۳۵۲۳:عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

۳۵۲۳:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سب سے برا کھانا ولیمے کا کھانا ہے۔

۳۵۲۴ : عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ ذٰلِكَ۔

۳۵۲۴:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۲۵:عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يَمْنَعُهَا مَنْ يَّاْتِيْهَا وَيُدْعٰى اِلَيْهَا مَنْ يَّاْبَاهَا وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلَهٗ۔

۳۵۲۵:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''بدتر طعام اس ولیمہ کا کہ جو اس میں آتا ہے روکا جاتا ہے اور جو نہیں آتا اس کو بلاتے پھرتے ہیں۔ اور جو دعوت میں نہ آیا اس نے نافرمانی کی اللہ عزوجل کی اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔''

تشریح یعنی ایسے لوگوں کو بلاتے نہیں جن کو جھوٹوں بلائیں بچوں آئیں اور ایسوں کی خوشامد کرتے پھرتے ہیں جو آنے میں سونخرے لاتے ہیں ناک بھوں چڑھاتے ہیں تو مفت کھانا کھاتے ہیں اور احسان جتاتے ہیں۔

بَابُ : لَاتَحِلُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلٰثًا لِمُطَلِّقِهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَيَطَاَهَا ثُمَّ يُفَارِقَهَا وَيَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

باب: طلاقِ ثلاثہ کا بیان

۳۵۲۶:عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَآئَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوْقُ عُسَيْلَتَكِ قَالَتْ وَاَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَهٗ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ

۳۵۲۶:جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رفاعہؓ کی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی۔ اور عرض کی کہ میں رفاعہؓ کے نکاح میں تھی۔ اور اس نے مجھے تین طلاق دیں۔ تب میں نے عبد الرحمٰن بن زبیرؓ سے نکاح کیا اور اس کے پاس کچھ نہیں ہے سوا کپڑے کے سرے کے مانند (یعنی قابل جماع نہیں ہے) سو جناب رسول اللہ ﷺ مسکرائے (اس کی بات پر کہ شرم کی بات کیسی بے تکلفی سے کہتی ہے) اور فرمایا کہ کیا تو ارادہ رکھتی ہے کہ رفاعہؓ کے نکاح میں پھر جائے؟ یہ بات کبھی نہ ہوگی جب تک تو اس شوہر کی لذت جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت جماع نہ چکھے۔ جناب صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ابو بکرؓ حضرت ﷺ کے پاس تھے

بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهُ فَنَادٰى يَآ اَبَا بَكْرٍ لَّا تَسْمَعُ هٰذِهٖ مَا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور خالد بن سعیدؓ دروازے پر منتظر تھے کہ اجازت ہو تو میں بھی اندر آؤں، سو خالدؓ نے پکارا کہ اے ابوبکرؓ! آپ ﷺ سنتے نہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کیا پکار رہی ہے۔

۳۵۲۷: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ فَجَاءَ تِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ وَاَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَاحِكًا فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِي اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِي عُسَيْلَتَهٗ وَ اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ قَالَ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي اَبَا بَكْرٍ اَلَا تَزْجُرُ هٰذِهٖ عَمَّا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۵۲۷: چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ حدیث وہی ہے جو اوپر گزری۔

۳۵۲۸: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيْرِ فَجَاءَ تِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔

۳۵۲۸: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا تو وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ اے اللہ کے رسول رفاعہ نے مجھے آخری تین طلاقیں دے دی ہیں۔ باقی حدیث وہی ہے جو گزری۔

۳۵۲۹: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَزَوَّجُ رَجُلًا آخَرَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا اَيَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا۔

۳۵۲۹: جناب عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ ایک عورت سے کسی نے نکاح کر کے طلاق دے دی (یعنی تین طلاق مغلظہ) اور پھر اس نے دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ اور اس نے بھی طلاق دی قبل دخول کے تو کیا وہ شوہر اول پر حلال ہوگئی یعنی اس سے نکاح کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک اس کا شہد نہ چکھے یعنی شوہر ثانی کا۔

٣٥٣٠:عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۳۵۳۰:ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٥٣١:عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَاَرَادَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَاذَاقَ الْاَوَّلُ۔

۳۵۳۱:جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک شخص نے طلاق دی اپنی عورت کو تین بار اور اس عورت سے کسی اور نے نکاح کیا اور پھر اس کو طلاق دی قبل دخول کے اور شوہر اول نے ارادہ کیا کہ پھر اس سے نکاح کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ''نہیں جب تک کہ شوہر ثانی اس سے جماع کی لذت نہ پالے جیسے شوہر اول نے پائی تھی۔''

تشریح ۞ یہی مذہب ہے جمیع صحابہؓ اور تابعینؒ کا اور جو ان کے بعد گزرے ہیں کہ جس نے تین طلاق دیں اپنی عورت کو اور اس نے دوسرے سے نکاح کیا پھر جب تک شوہر ثانی جماع کر کے طلاق نہ دے تب تک شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی اور جو قول اس کے خلاف ہے شاذ و غیر مقبول ہے اور یہ احادیث مخصص ہیں آیت حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ کے۔

٣٥٣٢:عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ۔

۳۵۳۲:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

بَابُ : مَايُسْتَحَبُّ اَنْ يَّقُوْلَهٗ عِنْدَ الْجِمَاعِ

باب: جماع کے وقت کی دعا

٣٥٣٣:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدُهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا۔

۳۵۳۳:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر کوئی تم میں سے ارادہ جماع کے وقت بسم اللہ سے مَا رَزَقْتَنَا تک کہہ لے تو اگر اللہ نے ان کی تقدیر میں لڑکا رکھا ہے تو اس کو شیطان ضرر نہ پہنچائے گا اور معنی اس کے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام سے یا اللہ بچا ہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہم کو عنایت فرمائے گا''۔

٣٥٣٤:عَنْ مَنْصُوْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُوْرٌ اُرَاهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ۔

۳۵۳۴:مضمون وہی ہے مگر شعبہ کی روایت میں بسم اللہ کا لفظ نہیں اور عبدالرزاق کی روایت میں ہے اور ابن نمیر کی روایت میں ہے کہ منصور نے کہا کہ خیال کرتا ہوں میں کہ انہوں نے بسم اللہ کہا ہے۔

بَابُ : جَوَازِ جِمَاعِهِ امْرَاَتَهٗ فِیْ قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَّ رَآئِهَا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ لِلدُّبُرِ

باب: آگے اور پیچھے سے قبل میں جماع کرنے کا جواز نہ کہ دبر میں

٣٥٣٥ :عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا اَتَى الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ مِنْ دُبُرِهَا فِیْ قُبُلِهَا كَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ : ﴿نِسَآءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ [البقرة : ٢٢٣]

٣٥٣٥: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہود کا قول تھا کہ جو مرد جماع کرے اپنی عورت سے قبل میں پیچھے ہو کر تو لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے (کہ ایک چیز کو دو دیکھتا ہے) اس پر یہ آیت اتری کہ عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو اپنی کھیتی میں آؤ جس طرف سے چاہو (یعنی آؤ کھیتی میں اور کنوئیں میں نہ جاؤ اور کھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالے تو اگے نہ وہ جہاں بیج ضائع ہو)۔

٣٥٣٦ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ يَهُوْدَ كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا اُتِيَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِیْ قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ كَانَ وَلَدُهَا اَحْوَلَ قَالَ فَاُنْزِلَتْ: ﴿نِسَآءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾[البقرة : ٢٢٣]

٣٥٣٦: ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٣٥٣٧ :عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِیْ حَدِيْثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِنْ شَآءَ مُجَبِّيَةً وَاِنْ شَآءَ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ غَيْرَ اَنَّ ذٰلِكَ فِیْ صِمَامٍ وَّاحِدٍ۔

٣٥٣٧: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر نعمان کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ زہری سے مروی ہے کہ شوہر چاہے بیوی کو اوندھا ڈال کے جماع کرے چاہے سیدھا لٹا کر مگر جماع ایک ہی سوراخ میں کرے یعنی قبل میں۔

تشریح ❀ ان احادیث کی نظر سے اور قرآن کے حکم سے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھیتی میں آؤ اتفاق کیا ہے ان تمام علماء نے جن کا اتفاق معتبر رکھا جاتا ہے کہ دبر میں جماع کرنا حرام ہے سوا قبل کے خواہ حالت حیض ہو خواہ طہر میں اور بہت سی حدیثوں میں دبر میں جماع کرنے کی برائی وارد ہوئی ہے چنانچہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ملعون ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اس کی دبر میں اور اصحاب شافعیہ نے فرمایا ہے کہ وطی، دبر میں مطلقاً حرام ہے خواہ آدمی کے ساتھ ہو یا حیوان کے ساتھ اور کسی حالت میں بھی درست نہیں۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا

باب: اس بیان میں کہ عورت کو روا نہیں کہ مرد کو جماع سے روکے

٣٥٣٨ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَابَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔

٣٥٣٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جب عورت رات کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑ کر الگ رہتی ہے تو فرشتے اس کو لعنت کرتے رہتے ہیں صبح تک۔

٣٥٣٩ :عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ حَتّٰى تَرْجِعَ۔

٣٥٣٩: شعبہ سے یہی مضمون مروی ہے اس میں ہے کہ ''لعنت کرتے ہیں اس کو فرشتے یہاں تک کہ وہ لوٹ کر شوہر کے بچھونے پر آئے''۔

تشریح ❀ یعنی بغیر عذر شرعی کے اس کے بستر سے جدا رہتی ہے اور حیض میں بستر سے جدا رہنا ضروری نہیں اس لئے کہ شوہر کو حالت حیض میں بھی

ناف کے اوپر تک مباشرت اور مساس کرنے کا اختیار ہے پھر اس کے بچھونے سے جدا رہنا کیا معنی۔

٣٥٤٠: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَامِنْ رَّجُلٍ يَدْعُوامْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهَا فَتَابٰی عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰی يَرْضٰی عَنْهَا۔

۳۵۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی مرد ایسا نہیں کہ وہ اپنی عورت کو اپنے بچھونے کی طرف بلائے اور وہ انکار کرے مگر اس پر وہ پروردگار جو آسمان کے اوپر ہے غصہ میں رہتا ہے جب تک وہ اس عورت سے راضی نہ ہو''۔

٣٥٤١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَادَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلَمْ تَاْتِهٖ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ۔

۳۵۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب مرد بلائے اپنی عورت کو اپنے بچھونے پر اور وہ نہ آئے اور مرد غصے رہے تو فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں اس پر صبح تک''۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ اِفْشَآءِ سِرِّ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کا بھید کھولنا حرام ہے

٣٥٤٢: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِیْ اِلَی امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِیْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا۔

۳۵۴۲: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''سب سے زیادہ برا لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے پاس جائے اور عورت اس کے پاس آئے (یعنی صحبت کرے) اور پھر اس کا بھید ظاہر کر دے''۔

٣٥٤٣: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِیْ اِلَی امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِیْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ اِنَّ اَعْظَمَ۔

۳۵۴۳: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بڑی امانت اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے صحبت کرے اور عورت مرد سے اور پھر وہ اس کا بھید کھول دے (یعنی یہ امانت میں خیانت کی)۔

تشریح ۞ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ صحبت کے وقت جو کچھ بے تکلفی اور سادہ لوحی جانبین سے وقوع میں آتی ہے اور حرکات ناموزوں اور سکنات نازشحوں ظہور میں آتے ہیں ان کا افشا کرنا حرام ہے اس لئے کہ وہ خلاف مروت اور خلاف حیا ہے۔

بَابُ : حُكْمِ الْعَزْلِ

باب: عزل کا بیان

٣٥٤٤: عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُو الصِّرْمَةِ عَلٰی اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَسَاَلَهٗ اَبُو الصِّرْمَةِ فَقَالَ يَا اَبَا سَعِيْدٍ

۳۵۴۴: ابو محیریز نے کہا کہ میں اور ابوصرمہ دونوں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ابوصرمہ نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کبھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزل کا ذکر کرتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا

هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً بِالْمُصْطَلِقِ فَسَبَيْنَا كَرَآئِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَرَغِبْنَا فِي الْفِدَآءِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَسْتَمْتِعَ وَنَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا لَا نَسْئَلُهُ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ خَلْقَ نَسْمَةٍ هِيَ كَآئِنَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا سَتَكُوْنُ۔

کہ ہاں ہم نے جہاد کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی المصطلق کا (یعنی جسے غزوہ مریسیع کہتے ہیں) اور عرب کی بڑی عمدہ شریف عورتوں کو قید کیا اور ہم کو مدت تک عورتوں سے جدا رہنا پڑا اور خواہش کی ہم نے کہ ان عورتوں کے بدلے میں کفار سے کچھ مال لیں اور ارادہ کیا ہم نے کہ ہم ان سے نفع بھی اٹھائیں (یعنی صحبت کریں) اور عزل کریں (یعنی انزال باہر کریں) تا کہ حمل نہ ہو پھر ہم نے کہا کہ ہم عزل کرتے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہم ان سے نہ پوچھیں یہ کیا بات ہے پھر ہم نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم اگر نہ کرو تو بھی کچھ حرج نہیں (یعنی اگر کرو تو بھی کچھ حرج نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے جس روح کا پیدا کرنا قیامت تک لکھا ہے وہ تو ضرور پیدا ہوگی''۔

٣٥٤٥:عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيْثِ رَبِيْعَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۳۵۴۵: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٣٥٤٦:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ فَقَالَ اَصَبْنَا سَبَايَا فَكُنَّا نَعْزِلُ ثُمَّ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَنَا وَاِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ وَاِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ مَا مِنْ نَسْمَةٍ كَآئِنَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هِيَ كَآئِنَةٌ۔

۳۵۴۶: ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ ہم کو کچھ عورتیں قیدی ملیں اور ہم عزل کرنے لگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تم یہ کرتے ہی رہو گے۔ تم یہ کرتے ہی رہو گے۔ تم یہ کرتے ہی رہو گے اور جو روح پیدا ہونے والی ہے قیامت کے دن تک ضرور پیدا ہو جائے گی''۔

٣٥٤٧:عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لَهٗ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَعَمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ۔

۳۵۴۷: ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم اگر عزل نہ کرو تو کچھ حرج نہیں ہے اس لئے کہ یہ تو تقدیر کی بات ہے'' (یعنی حمل ہونا نہ ہونا)۔

٣٥٤٨: عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْعَزْلِ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا ذَاكُمْ فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ وَفِيْ رِوَايَةِ بَهْزٍ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهٗ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَعَمْ۔

۳۵۴۸: اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۴۹: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَدَّهُ اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَا عَلَیْكُمْ اَلَّاتَفْعَلُوْا ذَاكُمْ فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّقَوْلُهٗ لَاعَلَیْكُمْ اَقْرَبُ اِلَی النَّهْیِ۔

۳۵۴۹: مضمون حدیث کا وہی ہے جو اوپر گزر چکا اور محمد نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے کہ ''کچھ حرج نہیں ہے اگر عزل نہ کرو'' نہی نکلتی ہے (یعنی نہ کرنا اولیٰ ہے)۔

۳۵۵۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ فَرَدَّ الْحَدِیْثَ حَتّٰی رَدَّهُ اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ ذُكِرَالْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَمَاذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهٗ امْرَاَةٌ تُرْضِعُ فَیُصِیْبُ مِنْهَا وَیَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَ الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْاَمَةُ فَیُصِیْبُ مِنْهَا وَیَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ فَلَا عَلَیْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوْ ذَاكُمْ فَاِنَّمَا هُوَالْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَ اللّٰهِ لَكَاَنَ هٰذَازَجْرٌ۔

۳۵۵۰: عبدالرحمٰن بن بشر انصاری نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم یہ کیوں کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ کسی وقت آدمی کے پاس ایک عورت ہوتی ہے اور دودھ پلاتی ہے وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اسے حمل ہو جائے اور کسی کے پاس ایک لونڈی ہوتی ہے اور وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اسے حمل ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگر تم عزل نہ کرو؟ اس لئے کہ حمل ہونا نہ ہونا تقدیر سے ہے ابن عون نے کہا کہ میں نے یہ روایت حسن سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم اس میں جھڑکنا ہے عزل کرنے سے کہا۔

۳۵۵۱: وَحَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بِحَدِیْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ یَعْنِیْ حَدِیْثَ الْعَزْلِ فَقَالَ اِیَّایَ حَدَّثَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ۔

۳۵۵۱: مسلمؒ نے اور روایت کی مجھ سے حجاج بن شاعر نے ان سے سلیمان نے ان سے حماد نے ان سے ابن عون نے اور ابن عون نے کہا کہ بیان کی میں نے محمد سے بواسطہ ابراہیم کے حدیث عبدالرحمٰن بن بشر کی یعنی حدیث عزل کی تو انہوں نے کہا مجھ سے بھی روایت کی عبدالرحمٰن بن بشر نے یہی حدیث۔

۳۵۵۲: عَنْ مَعْبَدِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ قُلْنَا لِاَبِیْ سَعِیْدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْكُرُ فِی الْعَزْلِ شَیْئًا قَالَ نَعَمْ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ عَوْنٍ اِلٰی قَوْلِهِ الْقَدَرُ۔

۳۵۵۲: معبد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ عزل کا ذکر کرتے ہوں؟ تو انہوں نے وہی حدیث بیان کی جو اوپر گزری۔

۳۵۵۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَلِمَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ وَلَمْ یَقُلْ فَلَا یَفْعَلْ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَاِنَّهٗ لَیْسَتْ

۳۵۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے عزل کا ذکر ہوا تو فرمایا کیوں کرتے ہو؟ اور یہ نہیں فرمایا کہ نہ کرو اس لئے کہ کوئی جان پیدا ہونے والی نہیں کہ اللہ عزوجل اسے پیدا نہ کرے۔

نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا۔

٣٥٥٤:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَامِنْ كُلِّ الْمَآءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَّمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ۔

۳۵۵۴:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کہ کیا تمام پانی سے منی کے لڑکا بنتا ہے (یعنی ایک قطرہ بھی پہنچا تو لڑکے کے پیدا ہونے کو کافی ہے پھر تم کہاں تک بچو گے) اور جو چیز اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے اسے کوئی نہیں روک سکتا۔“

تشریح: یعنی جس کو پیدا ہونا ہے وہ ضرور ہوگا تم چاہے ہزار عزل کرو۔

٣٥٥٥:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۳۵۵۵:ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٥٥٦:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ جَارِيَةً هِيَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَيْهَا وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهُ سَيَاْتِيْهَا مَاقُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَمِلَتْ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُكَ اَنَّهُ سَيَاْتِيْهَا مَاقُدِّرَ لَهَا۔

۳۵۵۶:جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میری ایک لونڈی ہے کہ وہ ہمارے کام کاج کرتی ہے اور پانی لاتی ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو عزل کر اس لئے کہ آ جائے گا جو اس کی تقدیر میں آنا لکھا ہے پھر تھوڑی مدت کے بعد وہ آیا اور عرض کی کہ وہ حاملہ ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تجھے پہلے ہی خبر دی تھی کہ اسے آ جائے گا جو اس کی تقدیر میں ہوگا۔

٣٥٥٧:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اِلنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ جَارِيَةً لِّيْ وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَمْنَعْ شَيْئًا اَرَادَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِيْ كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ۔

۳۵۵۷:وہی قصہ ہے مگر اس میں یوں ہے کہ جب اس نے خبر دی کہ وہ لونڈی حاملہ ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول۔“

تشریح: یعنی میں نے جو بات کہی تھی وہی ہوئی یہ اللہ کی بزرگی کی اور اس کے رسول ہونے کی برکت ہے اس سے معلوم ہوا کہ جب آدمی کی کوئی تشخیص برابر پڑے تو اللہ کی بندگی کا فخر کرے نہ اپنے حسن تشخیص اور حسن رائے کا۔

٣٥٥٨:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيْثِ سُفْيَانَ۔

۳۵۵۸:اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٣٥٥٩:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّانَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ زَادَ اِسْحَاقُ قَالَ سُفْيَانُ لَوْكَانَ شَيْئًا يُّنْهٰى عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْاٰنُ۔

۳۵۵۹:جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن اترتا تھا اور اسحٰق کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سفیان نے کہا کہ اگر عزل برا ہوتا تو قرآن میں اس کی نہی اترتی۔

٣٥٦٠:عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ لَقَدْ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۵۶۰:جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عزل کیا کرتے تھے۔

٣٥٦١:عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ۔

۳۵۶۱:حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عزل کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو خبر پہنچی اور منع نہیں کیا ہم کو۔

تشریح ۞ غرض ان روایتوں سے جواز مع الکراہت ثابت ہوا عزل کا اور کراہت اس لئے ہے کہ اس میں ضائع کرنا ہے نطفہ کا۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ وَطْءِ الْحَامِلِ الْمُسْبِيَّةِ

باب: جو عورت قیدی، حاملہ ہو اس سے صحبت حرام ہونے کا بیان

٣٥٦٢:عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَتٰى بِامْرَاَةٍ مُجِحٍّ عَلٰى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّلِمَّ بِهَا فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا يَّدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَلَايَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَايَحِلُّ لَهُ۔

۳۵۶۲:ابودرداءؓ نے کہا کہ نبی ﷺ گزرے ایک خیمہ کے دروازے پر اور وہاں ایک عورت کو دیکھا کہ قریب جننے کے ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ شاید وہ شخص اس سے ارادہ جماع کا رکھتا ہے (یعنی جس کے پاس ہے) لوگوں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا ”میں نے چاہا کہ اس کو ایسی لعنت کروں جو لعنت قبر تک اسکے ساتھ رہے وہ کیونکر اس لڑکے کا وارث ہوسکتا ہے حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں اور اس لڑکے کو غلام کیسے بنادے گا حالانکہ وہ اس کو حلال نہیں۔

تشریح ۞ یعنی جب یہ عورت حاملہ ہے تو اس سے جماع حرام ہے پھر اگر اس سے چھ مہینے کے قبل لڑکا پیدا ہوگیا تو اب شبہ رہا کہ یہ لڑکا اس مسلمان کا ہے جس کی قید میں ہے یا اس کافر کا جس کے پاس یہ عورت تھی قید سے پیشتر پھر برتقدیر یکہ وہ لڑکا اس مسلمان کا ہو یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور برتقدیر یکہ وہ کافر کا ہو یہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے اسلئے کہ ان میں قرابت نہ ہوئی اور اس صورت میں اس لڑکے سے خدمت لینا غلاموں کی طرح روا ہوگا تو اس صورت میں اگر اس نے اس کو لڑکا بنایا اور وارث کیا تو غیر کو اپنا وارث کرلیا اور اس صورت اولیٰ میں اگر غلام بنایا اور میراث سے محروم کیا تو اپنے لڑکے کو محروم کیا اور اپنے فرزند کو غلام بنایا غرض اس خرابی سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ تا وضع حمل اس سے صحبت حرام رہے کہ کسی کا لڑکا کسی کو نہ لگ جائے کہا مسلمؒ نے اور یہی روایت بیان کی ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہؒ نے ان سے یزیدؒ نے اور کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابوداؤد نے ان دونوں نے روایت کی شعبہ سے اسی سند سے۔

٣٥٦٣:عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ۔

۳۵۶۳:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ : جَوَازِ الْغِيْلَةِ وَهِيَ وَطْئُ الْمُرْضِعِ وَكَرَاهَةِ الْعَزْلِ

باب:غیلہ کے جواز کے بیان میں اور عزل کی کراہت میں

٣٥٦٤:عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبِ الْاَ سَدِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ وَاَمَّا خَلْفٌ فَقَالَ عَنْ جُذَامَةِ الْاَ سُدِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مُسْلِمٌ وَالصَّحِيْحُ مَا قَالَهُ يَحْيٰى بِالدَّالِ غَيْرَ مَنْقُوْطَةٍ۔

۳۵۶۴: جدامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے میں نے چاہا کہ غیلہ سے منع کر دوں پھر مجھے یاد آیا کہ روم اور فارس غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو ضرر نہیں ہوتا۔ مسلم نے فرمایا کہ جدامہ بے نقطہ کے دال سے صحیح ہے۔

تشریح ۞ غیلہ دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنے کو کہتے ہیں اور اکثر ایام رضاع میں جماع کرنے سے دودھ کم ہو جاتا ہے اور اگر حمل ہو جاتا ہے تو دودھ پیوسی ہو جاتا ہے اور لڑکا اس کے پینے سے دبلا اور نحیف ہوتا ہے مگر آپ ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا اس لئے کہ ضرر اس کا یقینی نہیں ہے چنانچہ فارس روم کو اس سے کچھ نقصان نہیں اور جماع سے باز رہنے میں مرد کا نقصان یقینی ہے کہ غریب کہاں تک صبر کرے۔

٣٥٦٥:عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ اُخْتِ عُكَّاشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَاِذَاهُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَئَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَاْدُ الْخَفِيُّ زَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ الْمُقْرِيِّ وَهِيَ : ﴿وَاِذَا الْمَوْءٗ دَةُ سُئِلَتْ﴾ [التکویر : ۸]

۳۵۶۵: جدامہ سے اول وہی مضمون غیلہ کا مروی ہوا پھر یہ ہے کہ پوچھا لوگوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کو تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ واد خفی ہے عبید اللہ کی روایت میں ہے مقری سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا یہی ہے وہ موؤدہ جس کا سوال ہوگا قیامت میں۔

تشریح ۞ واد کے معنی لڑکی کو زندہ گاڑ دینا جیسا جاہلان عرب کا دستور تھا۔ موودہ وہی زندہ گاڑی ہوئی لڑکی ہے تو آپ ﷺ نے عزل کو واد فرمایا اس لئے کہ وہ بھی گویا ضائع کرنا ہے اولاد کا اس لئے کہ اولاد نطفہ سے ہوتی ہے جس نے نطفہ ضائع کیا اس نے گویا اولاد ضائع کی جیسے کوئی کہے تخم کا ضائع کرنا شجر کا ضائع کرنا ہے۔

٣٥٦٦:عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبِ الْاَسَدِيَّةِ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ اَيُّوْبَ فِى الْعَزْلِ وَالْغِيْلَةِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ الْغِيَالِ۔

۳۵۶۶:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٥٦٧:عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّىْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِىْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا اَوْ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَآرًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَالَ زُهَيْرٌ فِىْ رِوَايَتِه اِنْ كَانَ لِذٰلِكَ فَلَا مَا ضَارَّ ذٰلِكَ فَارِسَ وَالرُّوْمَ۔

۳۵۶۷:سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں اپنی بی بی سے عزل کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں؟ اس نے کہا کہ میں اس کے بچے سے خوف کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضرر کا خوف ہوتا تو فارس اور روم کو بھی ضرر ہوتا۔

کِتَابُ الرِّضَاعِ

دودھ پلانے کے مسائل

بَابُ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

باب: جو رشتے سے حرام ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہونے کا بیان

۳۵۶۸: عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ هَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَّسْتَاذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَّسْتَاْ ذِنُ فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِّعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَآئِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْكَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَاتُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

۳۵۶۸: عمرہؓ کو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک شخص کی آواز سنی کہ وہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ! کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر پر اجازت اندر آنے کی مانگتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ فلاں شخص ہے رضاعی چچا حفصہؓ کا۔ تو عائشہؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! اگر فلاں شخص (یعنی میرا چچا) زندہ ہوتا تو کیا میرے گھر آتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! ''رضاعت سے بھی ویسی ہی حرمت ثابت ہوتی ہے جیسے ولادت سے''۔

۳۵۶۹: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

۳۵۶۹: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد کیا کہ ''جو ولادت سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت سے بھی حرام ہوتا ہے''۔

۳۵۷۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

۳۵۷۰: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ: تَحْرِيْمِ الرَّضَاعَةِ مِنْ مَاءِ الْفَحْلِ

باب: رضاعت کی حرمت میں مذکر کا اثر

۳۵۷۱: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَآ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِى الْقُعَيْسِ جَآءَ يَسْتَاذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَاَ بَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِىْ صَنَعْتُ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ عَلَيَّ۔

۳۵۷۱: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ افلح ابوالقعیس کا بھائی میرے دروازے پر آیا اور اجازت چاہی اندر آنے کی اور وہ ان کا رضاعی چچا تھا بعد اس کے کہ پردہ کا حکم اتر چکا تھا۔ سو میں نے اسے نہ آنے دیا پھر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اسے آنے دو اپنے پاس''۔

۳۵۷۲: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَتَانِىْ عَمِّىْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَفْلَحُ بْنُ اَبِى الْقُعَيْسِ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّزَادَ قُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِى الْمَرْاَةُ لَمْ يُرْضِعْنِى الرَّجُلُ قَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ اَوْ يَمِيْنُكِ۔

۳۵۷۲: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میرے پاس آئے افلح بن ابوالقعیس اور پھر اوپر کا مضمون روایت کیا اور اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے کچھ مرد نے تھوڑا پلایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا تیرے دونوں ہاتھ میں یا فرمایا داہنے ہاتھ میں خاک بھرے۔

تشریح: یہ فرمانا غصہ اور بددعا کی راہ سے نہیں بلکہ عرب کی بول چال ہے جیسے یہاں نادان بےعقل کسی کو کہہ دیتے ہیں۔

۳۵۷۳: عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهٗ جَآءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِى الْقُعَيْسِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَآاُنْزِلَ الْحِجَابُ وَكَانَ اَبُو الْقُعَيْسِ اَبَا عَآئِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اٰذَنُ لِاَفْلَحَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِىْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِى امْرَاَتُهٗ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِى الْقُعَيْسِ جَآءَ نِىْ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَكَ قَالَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اِيْذَنِىْ لَهٗ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَآئِشَةُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاتُحَرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ۔

۳۵۷۳: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ افلح بھائی ابوالقعیس کے آئے اور مجھ سے اجازت چاہی بعد نزول حجاب کے۔ اور ابوالقعیس ان کے رضاعی باپ تھے (یعنی حضرت عائشہؓ کے تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں افلح کو اجازت نہ دوں گی۔ جب تک حکم نہ لے لوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس لیے کہ ابوالقعیس نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا۔ دودھ تو ان کی بیوی نے پلایا ہے۔ پھر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوالقعیس کے بھائی آئے تھے اور میرے پاس آنے کی اجازت چاہتے تھے سو میں نے برا جانا کہ ان کو اجازت دوں جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ نہ لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کو اجازت دو عروہ نے کہا کہ اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ حرام جانو رضاعت سے جو چیز کہ حرام ہوتی ہے نسب سے۔

٣٥٧٤:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ جَآءَ اَفْلَحُ اَخُوْاَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَفِيْهِ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ وَكَانَ اَبُو الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ زَوجَ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ اَرْضَعَتْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

۳۵۷۴: زہری سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے تمہارے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے اور ابوالقعیس شوہر تھے اس عورت کے جس نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

٣٥٧٥:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى أَسْتَأْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اِنَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ قُلْتُ اِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

۳۵۷۵: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میرے پاس میرے رضاعی چچا آئے اور آنے کی اجازت طلب کی میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کرلوں۔ جب نبی اکرم ﷺ آئے تو میں نے کہا کہ میرے رضاعی چچا میرے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہے تھے تو میں نے ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا تیرا چچا تیرے پاس آ سکتا ہے۔ میں نے کہا مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے تمہارے پاس آ سکتا ہے۔

٣٥٧٦:وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۳۵۷۶: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٥٧٧:وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا اَبُو الْقُعَيْسِ۔

۳۵۷۷: ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٥٧٨:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَبُوالْجَعْدِ فَرَدَدْتُّهٗ قَالَ لِيْ هِشَامٌ اِنَّمَاهُوَ اَبُوالْقُعَيْسِ فَلَمَّا جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ قَالَ فَهَلَّا اَذِنْتِ لَهٗ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ اَوْ يَدُكِ۔

۳۵۷۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا۔ اجازت مانگی میرے پاس آنے کی میرے رضاعی چچا نے جن کی کنیت ابوالجعد تھی، سو میں نے ان کو اجازت نہ دی۔ ہشام نے کہا ابوالجعد ابوالقعیس ہی ہیں۔ پھر جب نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کو خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ان کو کیوں نہ آنے دیا تمہارے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے یا فرمایا ہاتھ میں"۔

٣٥٧٩:عَنْ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى اَفْلَحُ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاَخْبَرَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

۳۵۷۹: جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ ان کے رضاعی چچا جن کا نام افلح تھا انہوں نے آنے کی اجازت چاہی اور میں نے ان سے پردہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لَهَا لَا تَحْتَجِبِيْ مِنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَايَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

نے فرمایا ''تم ان سے پردہ نہ کرو اس لیے کہ رضاعت سے حرام ہوتا ہے جو حرام ہوتا ہے نسب سے''۔

تشریح ان سب احادیث کی نظر سے امت کا اجماع ہے اس پر کہ دودھ حرام کر دیتا ہے جیسے ولادت حرام کر دیتی ہے۔ یعنی دودھ پلانے والی ۔دودھ پینے والے کی ماں ہو جاتی ہے اور ان میں نکاح ابداً حرام ہو جاتا ہے اور دودھ پینے والے کو دیکھنا اس کا حلال ہو جاتا ہے اور خلوت اور سفر کرنا اس کے ساتھ درست ہو جاتا ہے اور ان کے سوا اور احکام ماں ہونے کے جاری نہیں یعنی ماں کی طرح وہ لڑکے کی وارث نہیں ہوتی ۔ نہ لڑکا اس کا وارث ہوتا ہے اور نہ کسی کا نفقہ دوسرے پر واجب ہوتا ہے مثل ماں کے اور نہ لڑکے کی گواہی اس پر سے روکی جاتی ہے اور نہ رضاعی ماں سے قصاص ساقط ہوتا ہے اگر دودھ کے بچے کو مار ڈالے ۔غرض ان حکموں میں وہ دونوں مثل اجنبی کے ہیں اور اسی طرح اجماع ہے کہ حرمت نکاح کی پھیل جاتی ہے مرضعہ اور اولاد رضیع میں اور رضیع اور اولاد مرضعہ میں اور اس حکم میں وہ رضیع گویا مرضعہ کی اولاد ہے اور اسی طرح مرضعہ کا شوہر جس کی صحبت سے یہ دودھ ہوا تھا خواہ شوہر نکاحی ہو یا ملک یمین کی راہ سے وہ رضیع کا باپ ہو جاتا ہے یہی مذہب ہے کافہ علماء کا اور اس کی اولاد رضیع کی بھائی بہن ہو جاتی ہے اور مرضعہ کے شوہر کے بھائی رضیع کے چچا ہو جاتے ہیں اور اس کی بہنیں رضیع کی پھوپھیاں ہو جاتی ہیں اور اولاد رضیع کی مرضعہ کے شوہر کی اولاد ہو جاتی ہے اور خاص اس میں اہل ظاہر اور ابن علیہ نے ہمارے خلاف کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ حرمت رضاع کی نہیں ثابت ہوتی رضیع اور شوہر مرضعہ کے بیچ میں اور مازری نے اس قول کو نقل کیا ہے ابن عمرؓ اور جناب عائشہ صدیقہؓ سے اور انہوں نے استدلال کیا وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ سے اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں کیا اور بیٹی اور پھوپھی کا جیسے نسب میں ذکر کیا ہے اور جمہور نے احادیث صحیحہ صریحہ واضحہ سے استدلال کیا ہے اور ظاہریہ کو جواب دیا ہے کہ اگرچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت میں ذکر نہیں کیا مگر اس کے نبی ﷺ نے تصریح کر دی اور نبی مبین ہے احکام کا جیسے قرآن مبین ہے۔

۳۵۸۰:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ قُعَيْسٍ فَأَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهٗ فَأَرْسَلَ اِنِّيْ عَمُّكِ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ اَخِيْ فَأَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهٗ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِيَدْخُلْ عَلَيْكِ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ۔

۳۵۸۰:اس سند سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے۔

بَابُ: تَحْرِيْمِ ابْنَةِ الْاَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

باب: رضاعی بھتیجی کی حرمت کا بیان

۳۵۸۱:عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ تَنَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ وَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَاتَحِلُّ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

۳۵۸۱:حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ کیا سبب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رغبت اور خواہش رکھتے ہیں قریش کی عورتوں کی اور ہم لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ ہاں بیٹی حمزہؓ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ مجھے حلال نہیں اس لیے کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعی۔

٣٥٨٢:وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۳۵۸۲:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٥٨٣:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدَ عَلٰی ابْنَةِ حَمْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهَا لَاتَحِلُّ لِیْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَايَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ۔

۳۵۸۳:حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح کریں حمزہؓ کی صاحبزادی سے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’وہ مجھے حلال نہیں کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعی اور رضاعت سے حرام ہوتی ہے جو چیز حرام ہوتی ہے نسب سے‘‘۔

٣٥٨٤:عَنْ قَتَادَةَ هَمَّامٍ سَوَاءً غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ شُعْبَةَ انْتَهٰی عِنْدَ قَوْلِهٖ ابْنَةُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَفِیْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ وَاِنَّهٗ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ وَفِیْ رِوَايَةِ بَشْرِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ۔

۳۵۸۴:مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی اس طرح آئی ہے۔

٣٥٨٥:عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ اَوْ قِيْلَ اَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ اِنَّ حَمْزَةَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

۳۵۸۵:ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کا خیال نہیں ہے؟ یا کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں پیغام دیتے حمزہ کی صاحبزادی کو؟ تو فرمایا کہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

بَابُ: تَحْرِيْمِ الرَّبِيْبَةِ وَاُخْتِ الْمَرْاَةِ

باب: بیوی کی بیٹی اور بیوی کی بہن کی حرمت کا بیان

٣٥٨٦:عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ سُفْيَانَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ لَّكَ فِیْ اُخْتِیْ بِنْتِ اَبِیْ سُفْيَانَ قَالَ اَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ اَوَ تُحِبِّيْنَ ذٰلِكِ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِیْ فِیْ

۳۵۸۶:ام حبیبہؓ،ابوسفیانؓ کی بیٹی نے کہا نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے عرض کی کہ آپؐ میری بہن ابوسفیانؓ کی بیٹی کو نہیں چاہتے! آپؐ نے فرمایا کہ پھر میں کیا کروں؟ میں نے کہا آپؐ ان سے نکاح کریں ام حبیبہؓ کو اس وقت یہ مسئلہ نہیں معلوم تھا کہ دو بہنوں کا جمع کرنا نکاح میں منع ہے تب آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ امر گوارا ہے؟ میں نے کہا کہ میں اکیلی تو

الْخَيْرِ أُخْتِىْ قَالَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلّ لِىْ قُلْتُ فَإِنِّىْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنَتَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِىْ فِىْ حَجْرِىْ مَاحَلَّتْ لِىْ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِىْ مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِىْ وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَىَّ بَنَاتِكُنَّ وَ لَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

آپؐ کے نکاح میں ہوں نہیں اور دوست رکھتی ہوں جو خیر میں میرے ساتھ شریک ہووہ میری بہن ہی ہو۔آپؐ نے فرمایا کہ وہ مجھے حلال نہیں ہے میں نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپؐ نے پیغام دیا ہے ابوسلمہؓ کی بیٹی کو آپؐ نے فرمایا کہ ام سلمہؓ کی لڑکی؟ میں نے کہا ہاں۔آپؐ نے فرمایا کہ وہ میری گود میں پرورش نہ پاتی۔جب بھی وہ مجھ پر حلال نہ ہوتی۔اس لیے کہ وہ میری بھتیجی ہے رضاعت سے اور دودھ پلایا ہے مجھ کو اور اس کے باپ کو یعنی ابوسلمہ کو ثویبہؓ نے سوتم لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا مجھے پیغام نہ دیا کرو۔

تشریح: اس حدیث سے استدلال کیا ہے داؤد ظاہری نے کہ ربیبہ جب تک اس کی ماں کے شوہر کی گود میں پرورش نہ پائے جب تک حرام نہیں یعنی اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کی ایک لڑکی شوہر اول سے ہے اور اس شوہر ثانی نے اس کو پرورش نہیں کیا تو وہ لڑکی اسے حلال ہے مگر مذہب تمام علماء کا اس کے خلاف ہے کہ وہ سب حرمت ربیبہ کے قائل ہیں خواہ شوہر ثانی نے اسے پرورش کیا ہو یا نہ کیا ہو اور جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ اور حرام ہیں تم پر وہ لڑکیاں تمہاری بیبیوں کی جن کو تم نے اپنی گود میں پالا ہے اس کا جواب ان سب علماء نے یہ دیا ہے کہ یہ قید فی حجورکم کی باعتبار اکثر احوال کے ہے اور حرمت دونوں کو شامل ہے خواہ حجور میں ہوں یا نہ ہوں جیسے وَلَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ اور قتل نہ کرو اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے کہ قید مِنْ اِمْلَاقٍ کی باعتبار اکثر احوال کے ہے عرب کے لوگ مفلسی کے خوف سے قتل کیا کرتے تھے یہ مراد نہیں ہے کہ جب املاق کا خوف نہ ہو تب قتل روا ہے اور ثویبہ لونڈی تھی ابی لہب کی کہ اس نے قبل حلیمہ سعدیہ کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا تھا اور یہ حدیث محمول ہے اس پر کہ ان لوگوں کو اس وقت تک جمع کرنا دو بہنوں کا معلوم نہ تھا کہ حرام ہے اور اسی طرح حرمت ربیبہ کی معلوم نہ تھی اور اسی طرح جس نے ترغیب دی بنت حمزہؓ کے نکاح کی آپ کو اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ رضاعی بھتیجی حرام ہے یا معلوم نہ تھا کہ حمزہؓ حضرت ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں اور دونوں نے ایک انا کا دودھ پیا ہے (نووی)

۳۵۸۷: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً۔

۳۵۸۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۵۸۸: عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْكِحْ أُخْتِىْ عَزَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكِ فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِىْ فِىْ خَيْرٍ أُخْتِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ ذٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِىْ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيْدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أَبِىْ سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ

۳۵۸۸: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام حبیبہ روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے فرمایا کہ آپؐ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیں۔نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ کیا تو یہ بات پسند کرتی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں اے اللہ کے رسول میں آپؐ کے لیے مخل ہونے والی نہیں ہوں اور زیادہ پسند کرتی ہوں یہ بات کہ خیر میں کسی غیر کے بجائے میری بہن شریک ہو۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ میرے لیے جائز نہیں ہے۔تو اُم حبیبہؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ہم باتیں کر رہے تھے کہ آپ درہ بنت ابی سلمۃ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔آپؐ نے فرمایا کہ ابوسلمہ کی بیٹی سے؟ انہوں نے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِي فِيْ حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِي وَاَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ۔

ہاں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میری گود میں میری ربیبہ نہ ہوتی تو بھی وہ مجھ کو حلال نہ ہوتی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے اس لیے تم مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں نہ پیش کرو۔

۳۵۸۹:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْهُ نَحْوَحَدِيْثِهٖ وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَزَّةَ غَيْرَ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ ۔

۳۵۸۹: وہی حدیث ہے اور صرف یزید بن ابی حبیب کی روایت میں عزہ کا نام مذکور ہے اور کسی میں نہیں۔

بَابٌ: فِي الْمَصَّةِ وَالْمَصَّتَانِ

باب: ایک اور دو دفعہ چوسنے کا بیان

۳۵۹۰:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ سُوَيْدٌ وَّ زُهَيْرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ ۔

۳۵۹۰: جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔''

۳۵۹۱:عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِيْ بَيْتِيْ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ كَانَتْ لِيَ امْرَاَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا اُخْرٰى فَزَعَمَتِ امْرَاَتِيَ الْاُوْلٰى اَنَّهَا اَرْضَعَتِ امْرَاَتِيْ الْحُدْثٰى رَضْعَةً اَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ۔

۳۵۹۱:ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ایک گاؤں کا آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر میں تھے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ میری ایک عورت تھی اور میں نے دوسری سے نکاح کیا سو پہلی نے کہا کہ میں نے اس دوسری کو ایک بار یا دو بار دودھ چوسایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار یا دو بار چوسانے سے حرمت نہیں ہوتی۔

۳۵۹۲:عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَآ اَنَّ رَجُلاً مِّنْ بَنِيْ عَامِرِبْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ لَا ۔

۳۵۹۲:ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے کیا حرمت ہو جاتی ہے ایک بار دودھ چوسنے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں۔

۳۵۹۳:عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ اَوِ الْمَصَّةُ اَوِالْمَصَّتَانِ ۔

۳۵۹۳:ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی۔

۳۵۹۴:عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اِسْحٰقُ فَقَالَ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ اَوْ الرَّضْعَتَانِ اَوْ

۳۵۹۴:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ۔

الْمَصَّتَانِ اَوْاَمَّا ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فَقَالَ وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ۔

٣٥٩٥:عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ۔

۳۵۹۵.الفاظ کے اختلاف کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٣٥٩٦:عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سَاَلَ رَجُلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ فَقَالَ لَا ۔

۳۵۹۶:ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا۔ایک بار دودھ چوسنے سے حرمت ہوتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔

بَابُ: التَّحْرِیْمِ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ

باب: پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت کا بیان

٣٥٩٧:عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ فِیْمَا یُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔

۳۵۹۷:جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قرآن میں اترا تھا کہ دس بار چوسنا دودھ کا حرمت کرتا ہے پھر منسوخ ہوگیا اور یہ پڑھا گیا کہ پانچ بار دودھ چوسنا حرمت کا سبب ہے اور وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن میں پڑھا جاتا تھا۔

تشریح ۞ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ خمس رضعات کی قرأت آخر وقت میں منسوخ ہوگئی مگر چونکہ زمانہ اس کے نسخ کا حضرت کی وفات سے بہت قریب تھا۔اس لیے نسخ کی کیفیت کسی کو معلوم ہوئی۔کسی کو نہ معلوم ہوئی اور بعد مشہور ہونے نسخ کے پھر سب نے اجماع کیا کہ اس کو قرآن میں نہ پڑھنا چاہیئے اور نسخ تین قسم کا ہے ایک یہ کہ حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہو جائیں۔دوسرے یہ کہ تلاوت منسوخ ہو جائے نہ حکم مثال اول کی عشر رضعات معلوم ہے کہ حکم اور تلاوت اس کی دونوں منسوخ ہو گئے اور مثال دوسری قسم کی خمس رضعات ہے کہ حکم باقی ہے اور تلاوت منسوخ اور اسی طرح ہے اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْهُمَا کہ حکم رجم باقی ہے اور تلاوت اس آیت کی منسوخ اور تیسری قسم یہ ہے کہ حکم اس کا منسوخ ہو جائے اور تلاوت اس کی باقی رہے اور یہ بھی قرآن میں بہت ہے اور اسی قسم سے ہے وَ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَ یَذَرُوْنَ اَزْوَجًا وَّصِیَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ الآیہ کہ حکم اس کا منسوخ ہے اور تلاوت باقی اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ حرمت رضاعت کس مقدار سے ثابت ہوتی ہے سو جناب عائشہ صدیقہؓ اور امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب کا تو قول ہے کہ پانچ بار سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور جمہور علماء کا قول ہے کہ ایک بار میں بھی ثابت ہو جاتی ہے اور اس قول کو ابن منذر نے حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور عطاء اور طاؤس اور ابن مسیّب اور حسن اور زہری اور قتادہ اور حکم اور حماد اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابوحنیفہؒ سے نقل کیا ہے اور ابوثور اور ابوعبید اور ابن منذر اور داؤد نے کہا ہے کہ تین بار سے ثابت ہوتی ہے اور اس سے کم میں نہیں۔اب سنو کہ شافعیؒ اور ان کے موافقین نے جناب عائشہؓ کی اس روایت سے تمسک کیا ہے اور شافعیہ کے رد میں جنہوں نے حدیث المصۃ والمصتان کے جواب دیئے ہیں وہ جواب محض ضعیف اور مردود ہیں اور صحیح یہی ہے کہ عدد کا شرط ہونا ضروری ہے (النووی بالاختصار)

٣٥٩٨:عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَقُوْلُ وَ هِیَ تَذْکُرُ الَّذِیْ یُحَرِّمُ

۳۵۹۸:عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ وہ ذکر کرتی تھیں اس رضاعت کا جس سے حرمت ثابت ہوتی

مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَزَلَ فِي الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اَيْضًا خَمْسٌ مَّعْلُوْمَاتٌ۔

ہے۔تب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ قرآن مجید میں دس بار دودھ چوسنا اترا۔ پھر پانچ بار چوسنا اترا۔

٣٥٩٩: وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِي عُمْرَةُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ بِمِثْلِهِ۔

٣٥٩٩: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابٌ: رِضَاعَةِ الْكَبِيْرِ

باب: بڑی عمر کی رضاعت کا بیان

٣٦٠٠: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَآءَ تْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ وَّ هُوَ حَلِيْفُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ فَقَالَتْ وَ كَيْفَ اُرْضِعُهُ وَ هُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيْرٌ زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهِ وَ كَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَّ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٣٦٠٠: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہؓ بنت سہیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ میں کچھ خفگی پاتی ہوں جب سالم میرے گھر آتا ہے اور وہ ان کا خلیفہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔ انہوں نے کہا میں اسے دودھ کیوں کر پلاؤں؟ اور وہ جوان مرد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ جوان مرد ہے اور عمرو کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور ابن ابی عمرو کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے۔

٣٦٠١: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ سَالِمًا مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَ اَهْلِهِ فِيْ بَيْتِهِمْ فَاَتَتْ تَعْنِيْ ابْنَةَ سُهَيْلٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَايَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوْا وَاِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ وَيَذْهَبُ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ

٣٦٠١: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ سالم مولیٰ ابوحذیفہؓ کے ساتھ ان کے گھر میں رہتے تھے اور سہیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں۔ (یعنی ابوحذیفہ کی بیوی) اور عرض کی کہ سالم حد بلوغ کو پہنچ گیا اور مردوں کی باتیں سمجھنے لگا وہ ہمارے گھر میں آتا ہے اور میں خیال کرتی ہوں کہ ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اس سے کراہت ہے۔ سو فرمایا ان سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم سالم کو دودھ پلا دو۔ کہ تم اس پر حرام ہو جاؤ اور وہ کراہت جو ابوحذیفہ کے دل میں ہے جاتی رہے۔ پھر وہ لوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ میں نے اس کو دودھ پلا دیا اور ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ـ

٣٦٠٢:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا جَآءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا لِسَالِمٍ مَّوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِيْ بَيْتِنَا وَ قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَ عَلِمَ مَايَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِيْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَكَثْتُ سَنَةً اَوْ قَرِيْبًا مِّنْهَا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ رَهْبَتَهٗ ثُمَّ لَقِيْتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهٗ لَقَدْ حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا مَّا حَدَّثْتُهٗ بَعْدُ قَالَ فَمَا هُوَ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَحَدِّثْهُ عَنِّيْ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْنِيْهِ۔

٣٦٠٣:عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِنَّهٗ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْاَيْفَعُ الَّذِيْ مَا اُحِبُّ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَمَالَكِ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَةَ اَبِيْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا يَّدْخُلُ عَلَيَّ وَ هُوَ رَجُلٌ وَ فِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيْكِ ـ

٣٦٠٤:عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا تَطِيْبُ نَفْسِيْ اَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدْ اسْتَغْنٰى عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ

کراہت جاتی رہی۔

٣٦٠٢: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قاسم بن محمد کو خبر دی کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ سالم مولی ابو حذیفہؓ کے ہمارے گھر میں ہمارے ساتھ تھے اور وہ بالغ ہوگئے اور مردوں کی باتیں جاننے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو ابن ابی ملیکہ جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ایک سال تک اس روایت کو کسی سے بیان نہیں کیا اور خوف کرتا تھا اس سے یعنی ڈرتا تھا کہ لوگ اس پر کچھ اعتراض نہ کریں) پھر میں قاسم سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے ایک حدیث بیان کی تھی کہ وہ میں نے آج تک کسی سے نہیں بیان کی انہوں نے کہا وہ کیا ہے میں نے ان کو خبر دی انہوں نے کہا اب تم مجھ سے روایت کرو اور کہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے خبر دی ہے (یعنی قاسم کو خبر دی ہے)۔

٣٦٠٣: زینب' ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی نے کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس غلام ایفع (یعنی ایسا لڑکا جو جوانی کے قریب ہے) آتا ہے جس کو میں پسند نہیں کرتی کہ میرے پاس آئے۔ تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اچھی نہیں اور حالانکہ ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سالم میرے پاس آتا ہے اور وہ مرد جوان ہے، ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں اس کے آنے سے کراہت ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کو دودھ پلا دو کہ وہ تمہارے پاس آیا کرے۔

٣٦٠٤: مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

دُخُوْلِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَرْضِعِيْهِ فَقَالَتْ اِنَّهُ ذُوْلِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضِعِيْهِ يَذْهَبْ مَا فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَرَفْتُهُ فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ۔

٣٦٠٥: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُوْلُ اَبِيْ سَائِرُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ اَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَ قُلْنَ لِعَآئِشَةَ وَ اللّٰهِ مَانَرٰى هٰذَا اِلَّا رُخْصَةً اَرْخَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا اَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَ لَارَائِيْنَا۔

۳۶۰۵: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی فرماتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام بیبیاں رضی اللہ تعالیٰ عنہا انکار کرتی تھیں اس سے کہ کوئی ان کے گھر میں آئے اس طرح کا دودھ پی کر۔ اور جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہتی تھیں کہ ہم تو یہی جانتے ہیں کہ یہ خاص رخصت تھی جناب رسول اللہ ﷺ کی سالم کے لیے اور حضرتؐ ہمارے سامنے ایسا دودھ پلا کر کسی کو نہیں لائے اور نہ ہم کو کسی کے سامنے کیا۔

مدتِ رضاع کا بیان

علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور داؤد کا مذہب یہ ہے کہ رضاعت کی حرمت ثابت ہو جاتی ہے بالغ کو دودھ پلا دینے سے بھی جیسے ثابت ہوتی ہے لڑکے کو دودھ پلانے سے اور استدلال کیا ہے انہوں نے اس حدیث سے اور تمام جہاں کے علماء نے صحابہ کرام سے لے کر تابعین و تبع تابعین وغیرہم تک اس کا خلاف کیا ہے اور سب نے آج تک یہی کہا ہے کہ حرمت نہیں ہوتی جب تک کہ دو برس کے اندر دودھ نہ پلایا جائے مگر ابوحنیفہؒ نے تمام جہان کے علماء سے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اڑھائی برس تک جب دودھ پلایا جائے حرمت ثابت ہو جاتی ہے اور زفر نے کہا ہے کہ تین برس تک اور امام مالکؒ سے دو برس اور کچھ دن مروی ہیں اور جمہور علماء نے استدلال کیا ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کہ فرماتا ہے وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ یعنی مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو دو برس کامل جو شخص کہ چاہے کہ پوری کرے مدت دودھ پلانے کی اور استدلال کیا ہے انہی جمہور نے اس حدیث سے جو مسلم میں آگے آتی ہے کہ رضاعت مجاعت سے ہے اور تمام احادیث مشہور سے اور حدیث سہلہ کو انہوں نے یقیناً خاص جانا ہے سہلہؓ کے ساتھ اور اسی لیے خلاف کیا جناب عائشہ صدیقہ کا تمام ازواج مطہرات نے۔ پس مذہب جماہیر علماء کا صحیح و قوی ہے قرآن اور احادیث کے رو سے اور مذہب حنفیہ کا مردود ہے نص قرآنی سے اور احادیث صحیحہ کی نظر سے مذہب جناب عائشہ صدیقہؓ کا شاذ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حکم دیا کہ تم سالم کو دودھ پلا دو اس میں قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی برتن میں دودھ دوہ کر پلا دیا ہو اور شاید حضرت ﷺ کی بھی یہی مراد ہو اور اس میں چھاتی کے چھونے کی حاجت نہ ہوئی ہو اور اس بات کو نوویؒ نے بھی حسن کہا ہے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ شاید چھونا بدن کا بقدر حاجت ضرورت کے وقت جائز رکھا جیسے حالت بلوغ میں دودھ پینا جائز ہے۔

بَابُ: اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

باب: رضاعت کے بھوک سے ثابت ہونے کا بیان

٣٦٠٦: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَت

۳۶۰۶: جناب عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِنْدِيْ رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَ رَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ انْظُرْنَ اِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ عَنِ الْمُجَاعَةِ۔

اور میرے نزدیک ایک شخص تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر میں نے غصہ دیکھا اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذرا غور کیا کرو دودھ کے بھائیوں میں اس لیے کہ دودھ پینا وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت میں ہو (یعنی ایام رضاعت میں ہو یعنی دو برس کے اندر۔)

۳۶۰۷: عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ بِاِسْنَادِ اَبِي الْاَحْوَصِ كَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

۳۶۰۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ: جَوَازِ وَطْءِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ وَاِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ اِنْفَسَخَ نِكَاحُهٗ بِالسَّبْيِ

باب: بعد استبراء کے قیدی عورت سے صحبت کرنا درست ہے اگرچہ اس کا شوہر بھی موجود ہو اور بمجرد قید ہونے کے نکاح ٹوٹ جانے کا بیان

۳۶۰۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰى اَوْطَاسَ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ وَ فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ [النساء:٢٤] اَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ اِذَانْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔

۳۶۰۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر روانہ کیا اور وہ لوگ دشمن سے مقابل ہوئے اور ان سے لڑے اور غالب آئے اور ان کی عورتیں پکڑ کر لائے سو بعض اصحابؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان کی صحبت کرنے کو برا جانا۔ اس وجہ سے کہ ان کے شوہر مشرکین موجود تھے سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَالْمُحْصَنَاتُ یعنی حرام ہیں عورتیں شوہروں والیاں مگر جو تمہاری ملک میں آگئیں یعنی قید میں کہ وہ تم کو حلال ہیں جب ان کی عدت گزر جائے۔

تشریح ❁ یعنی ایک حیض آ جائے کہ یقین ہو جائے کہ حمل نہیں ہے کہ کسی کا بچہ کسی کو نہ لگ جائے۔

۳۶۰۹: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔

۳۶۰۹: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک سریہ بھیجا اس حدیث میں اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کے الفاظ ہیں کہ ان میں سے بھی تمہارے لیے حلال ہیں اس میں عدت گزرنے کا تذکرہ نہیں۔

۳۶۱۰:عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۳۶۱۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۶۱۱:عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَصَابُوْا سَبْیًا یَوْمَ اَوْطَاسَ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فَتَخَوَّفُوْا فَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ : ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَامَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ﴾ [النساء:۲۴]

۳۶۱۱: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ کچھ عورتیں قید میں ہاتھ لگیں غازیوں کے اوطاس کے دن اور ان کے شوہر تھے (یعنی کفار میں) اور صحابی ان کی صحبت سے اندیشہ کئے سو یہ آیت اتری : وَالْمُحْصَنَاتُ۔

لونڈی کے استبراء کا بیان

تشریح: اوطاس ایک موضع ہے طائف کے نزدیک اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر والی عورتیں کفار کی جب غازیوں کے ہاتھ آ جائیں اور قید ہو جائیں تو ان کا نکاح ٹوٹ گیا، اب جس کی ملک میں آئیں تو بعد اس کے کہ ایک حیض آ جائے ان سے صحبت بلا تردد وخطر روا ہے اور اگر قید کے وقت وہ حاملہ ہے تو وضع حمل کے بعد صحبت روا ہے اور معلوم ہوا کہ مذہب شافعیؒ کا اور جو لوگ علماء سے ان کے موافق ہیں یہ ہے کہ قیدی عورت بت پرستوں اور ان مشرکوں کی جن کے پاس کتاب آسمانی نہیں ہے ان سے صحبت روا نہیں جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور یہ عورتیں جو غزوہ اوطاس میں ہاتھ آئیں یہ بھی مشرکان عرب کی تھیں جو اہل کتاب نہ تھے پس اس لیے ان کی تاویل کرتے ہیں شافعی اور ان کے موافقین کہ مراد اس سے یہ ہے کہ صحابہ کو جو ان کی صحبت میں تامل ہوا تو بعد اسلام لانے کے ہوا اور اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے کہ ایک لونڈی ایک مسلمان کے نکاح میں تھی اور وہ بک گئی تو اب دوسرے خریدار کو اس سے صحبت روا ہے اور اس کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ ٹوٹ گیا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ عام فرمایا ہے اور باقی علماء کا مذہب ہے کہ نکاح باقی ہے اور یہ آیت خاص ہے ان ہی عورتوں کے لیے جو قید میں آئی ہوں نہ ان کے لیے جو معرض بیع میں آئیں۔

۳۶۱۲:عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۳۶۱۲: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَتَوَقِّی الشُّبُهَاتِ

باب: لڑکا عورت کے شوہر یا مالک کا ہے اور شبہات سے بچنے کا بیان

۳۶۱۳:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَّ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فِیْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِیْ عُتْبَةَ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَیَّ اَنَّهٗ ابْنُهٗ انْظُرْ اِلٰی شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا اَخِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْ مِنْ وَّلِیْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی شَبَهِهٖ فَرَاٰی شَبَهًا بَیِّنًا بِعُتْبَةَ

۳۶۱۳: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا سعدؓ بن ابی وقاص اور عبدؓ بن زمعہ دونوں نے جھگڑا کیا ایک لڑکے میں۔ سعدؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ لڑکا میرے بھائی کا بچہ ہے کہ نام میرے بھائی کا عتبہ بن ابی وقاصؓ ہے اور انہوں نے مجھ سے کہہ رکھا تھا کہ یہ میرا فرزند ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں شباہت ملاحظہ فرمالیں اور عبدؓ بن زمعہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ لڑکا میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے فراش پر اس کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دیکھا کہ مشابہ ہے بخوبی عتبہ

فَقَالَ هُوَلَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَسَوْدَةُ قَطُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ ابْنِ رُمْحٍ قَوْلَهُ يَا عَبْدُ۔

کے ساتھ اور فرمایا۔ کہ اے عبدؓ! لڑکا اسی کا ہے جس کے فراش پر پیدا ہوا اور زانی کو بے نصیبی اور محرومی ہے یا پتھر۔ اور اے سودہؓ زمعہ کی بیٹی تم اس سے چھپا کرو۔ پھر سودہؓ نے اس کو کبھی نہیں دیکھا اور محمد بن رمح کی روایت میں یا عبد کا لفظ نہیں ہے۔

تشریح ۞ فراش اس عورت کو کہتے ہیں جس سے صحبت کی جائے خواہ نکاح سے یا ملک یمین سے غرض جب ایسی عورت سے لڑکا ہوا ایسی مدت میں کہ الحاق اس کا شوہر سے یا اس کے مالک سے ممکن ہو تو اسی کا تصور کیا جائے گا اور سب احکام ولد کے اس پر جاری ہوں گے کہ باپ بیٹے دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے خواہ وہ اپنے باپ کے مشابہ ہو یا نہ ہو اور وہ مدت جس میں الحاق ممکن ہے چھ ماہ ہیں یعنی جب سے ان دونوں کا میل جول ہوا ہے خواہ نکاح سے ہو یا ملک یمین سے اس کے چھ ماہ بعد جو لڑکا ہو وہ اسی مرد کا تصور کیا جائے گا جس کے پاس یہ عورت ہے اور عورت فراش اس طرح ہوتی ہے کہ اگر وہ بیوی ہے تو صوف عقد نکاح سے فراش ہو جاتی ہے اور اس پر اجماع نقل کیا ہے مگر شرط یہ ہے البتہ امکان وطی کا ہو بعد ثبوت فراش کے اور اگر بعد ثبوت فراش کے امکان وطی نہ ہوا مثلاً مرد مغرب میں ہے اور عورت مشرق میں اور کسی نے اپنا وطن نہیں چھوڑا پھر چھ ماہ میں یا اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا تو وہ اس مرد کے ساتھ ملحق نہ ہوگا یعنی اس کا نہ کہلائے گا۔ یہ قول ہے امام مالکؒ اور شافعیؒ اور تمام علماء کا مگر ابوحنیفہؒ نے اس کا خلاف کیا ہے کہ انہوں نے امکان صحبت کو شرط نہیں رکھا بلکہ صرف عقد نکاح کو اس امر میں کافی جانا یہاں تک کہ ان کا قول ہے کہ اگر طلاق دے دی کسی عورت کو عقد کے بعد اور وطی کا ہونا ہرگز ممکن نہ تھا اور وہ عورت چھ ماہ کے بعد جنے تو لڑکا اسی طلاق دینے والے کا ہے اور یہ مذہب نہایت ضعیف اور لچر ہے اور ظاہر الفساد اور بین البطلان اور اس حدیث میں ان کی کوئی دلیل نہیں اس لیے کہ یہ فرمانا آپ کا کہ ولد فراش کا ہے اور زانی کو محرومی ہے باعتبار غالب احوال کے ہے۔ غرض زوجہ کا حکم تو یہی ہے اور لونڈی امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک فراش ہوتی ہے جماع سے اور صرف ملک سے نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ اگر مدت تک ملک یمین میں رہے اور مالک اس کا اس سے جماع نہ کرے اور نہ اقرار کرے وطی کا تو لڑکا اس لونڈی کا اس سے ملحق نہ کیا جائے گا اور جب وطی کی وہ فراش ہوگئی پھر اب جو لڑکا ہوگا ایسی مدت میں کہ الحاق اس کا ممکن ہو وہ ملحق کر دیا جائے گا اور ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ لڑکا اس کا آقا سے ملحق نہ ہوگا جب تک ایسا لڑکا نہ ہو کہ وہ مالک اس کو اپنا نہ کہے پھر جب ایسا لڑکا ایک ہوگیا۔ اب جتنی اولاد ہو اسی کی سب سمجھی جائے گی مگر جب وہ کسی کی نفی کر دے۔ (نوویؒ)

۳۶۱۴: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّ مَعْمَرًا وَّ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرْ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

۳۶۱۴: زہری سے اسی اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی مگر معمر اور ابن عیینہ نے اپنی حدیثوں میں کہا کہ لڑکا فراش کا ہے۔ اور زانی کا ذکر نہیں کیا۔

تشریح ۞ اس حدیث میں عبد بن زمعہ کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑکے کو زمعہ سے ملحق کر دیا یہ محمول ہے اس پر کہ معلوم ہو چکا تھا کہ وہ عورت فراش تھی زمعہ کی اور یہ ثبوت شاید زمعہ کے اقرار سے ہوا ہو کہ اس نے اپنی زندگی میں کہا ہو۔ یا حضرت کو معلوم ہوا اور اس حدیث میں دلیل ہے شافعی اور مالک کی ابوحنیفہ پر اس لیے کہ زمعہ کا کوئی پہلا فرزند اس لونڈی سے اس لڑکے کے سوا نہیں تھا۔ پس معلوم ہوا کہ شرط ٹھہرانا ایک ایسے لڑکے کی جس کا الحاق مالک کر چکا ہو جیسا قول ہے ابوحنیفہؒ کا باطل ہے۔

۳۶۱۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

۳۶۱۵: ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لڑکا بستر والے کا

الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

اور زانی کے پتھر ہیں۔

٣٦١٦:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ۔

۳۶۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کی ایک اور روایت اس سند سے بھی منقول ہے۔

بَابُ : الْعَمَلِ بِاِلْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ

باب: قائف کی بات کا اعتبار کرنا الحاق ولد میں

٣٦١٧:عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَی اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ۔

۳۶۱۷: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس خوش خوش آئے کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چمک رہا تھا۔ اور فرمایا کہ تم نے دیکھا کہ مجزز (یہ نام ہے قیافہ شناس کا) نے ابھی نگاہ کی زیدؓ بن حارثہ اور اسامہؓ بن زید کی طرف اور کہا ان لوگوں کے پیر ایسے ہیں کہ ایک دوسرے کی جز ہیں۔

٣٦١٨:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اَلَمْ تَرَی اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلَجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَّ عَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔

۳۶۱۸: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ایک دن اور خوش تھے۔ اور فرمایا کہ ''اے عائشہ! کیا تو نے نہ دیکھا کہ مجزز مدلجی میرے پاس آیا اور اسامہ اور زید دونوں کو دیکھا اور یہ دونوں ایک چادر اس طرح اوڑھے تھے کہ سر ان کا ڈھپا ہوا تھا اور پیر کھلے تھے تو اس نے کہا کہ یہ پیر جز ہیں ایک دوسرے کے'' (یعنی ایک باپ کے ہیں دوسرے بیٹے کے)۔

٣٦١٩:عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَاهِدٌ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْجَبَهُ وَأَخْبَرَ بِهٖ عَائِشَةَ۔

۳۶۱۹: مندرجہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی بیان کی گئی ہے چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

٣٦٢٠:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا۔

۳۶۲۰: وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا ہے اور اس میں یہ ہے کہ مجزز قیافہ شناس تھا۔

تشریح ۞ مازری نے کہا ہے کہ جاہلیت کے لوگ اسامہؓ کے نسب میں طعن اور بدگمانی کیا کرتے تھے اس لیے کہ اسامہؓ بہت کالے تھے اور زید گورے اور یہی روایت کیا ہے ابوداؤد نے احمد بن صالحہ سے پھر جب اس قیافہ شناس نے کہہ دیا کہ اسامہ زید کا بیٹا ہے باوجود اختلاف رنگ کے اور جاہلیت کے لوگ اس کے کہنے پر اعتماد کرتے تھے تو آپ ﷺ خوش ہوئے اس لیے کہ ان لوگوں کا طعن دور ہو گیا اور بدگمانی رفع ہو گئی اور

احمد بن صالحہ کے سوا اورلوگوں نے یوں کہا ہے کہ زید گورے چٹے تھے اور اسامہ کی ماں ام ایمن تھیں اور ان کا نام برکت تھا اور وہ حبشیہ سیاہ فام تھی اور قاضی نے کہا یہ برکت بیٹی تھی محصن بن ثعلبہ کی واللہ اعلم اور علماء کا اختلاف ہے قائف کے قول قبول کرنے میں سوا ابوحنیفہ اور ان کے یاروں اور ثوری اور اسحاق نے کہا ہے کہ قائف کا قول معتبر نہیں الحاق ولد میں اور شافعی اور جماہیر علماء نے کہا ہے معتبر ہے اور امام مالک کا مشہور قول ہے کہ لونڈیوں کی اولاد میں معتبر ہے آزاد عورتوں کی اولاد میں معتبر نہیں اور ایک روایت ان سے یہ ہے کہ دونوں میں معتبر ہے اور دلیل امام شافعی کی یہی روایت مجزز قائف کی ہے اور یہ ان کے تمام مخالفین پر حجت ہے اس لیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خوش ہونا۔ صاف دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے قول کو معتبر جانا اور اتفاق ہے ان لوگوں کا جو قائف کے قول کو معتبر جانتے ہیں۔ اس پر کہ شرط ہے عادل ہونا قائف کا اور اس میں اختلاف ہے کہ ایک قول کافی ہے یا دو کی ضرورت ہے صحیح یہی ہے کہ ایک کا قول کافی ہے اور یہ حدیث بھی اسی پر دال ہے اور یہی قول ہے قاسم مالکی کا اور امام مالک نے کہا ہے کہ دو کا ہونا ضروری ہے اور بعض اصحاب شافعیہ کا بھی یہی قول ہے مگر یہ حدیث ان پر حجت ہے اور ضرور ہے کہ قائف خبردار اور تجربہ کار ہو اور صورت الحاق ولد اور ضرورت قائف کی کہ مثلاً ایک لونڈی ایک شخص نے خریدی اور قبل ایک حیض آ جانے کے مشتری نے اس سے صحبت کی اور بائع نے بھی اسی طہر میں صحبت کی تھی اور اس لونڈی کو چھ مہینے پر یا اس سے زیادہ پر لڑکا ہوا مشتری کی صحبت سے اور چار برس کے اندر بائع کی صحبت سے اور پھر قائف کی طرف ہم نے رجوع کیا اور اس نے ایک کے ساتھ ملحق کر دیا تو وہ لڑکا اسی کا ہو گیا اور اگر اس کو شک رہا اور دونوں نے اس لڑکے کو کہا کہ ہمارا نہیں تو وہ چھوڑ دیا جائے حد بلوغ تک کہ جدھر میل کرے اسی کا سمجھا جائے اور اگر قائف نے دونوں سے ملحق کیا تو عمر بن خطاب اور مالک اور شافعی کا مذہب یہی ہے کہ وہ بلوغ تک چھوڑ دیا جائے۔ پھر جدھر میل کرے اس کا تصور کیا جائے اور ابو ثور اور سحنون نے کہا ہے کہ وہ دونوں کا لڑکا تصور کیا جائے گا اور ماجشون اور محمد بن سلمہ نے کہا کہ جس کی شباہت اس میں زیادہ پائی جائے اس کا سمجھا جائے اور جو لوگ قائف کا قول معتبر نہیں جانتے وہ متنازع فیہ لڑکے کو کہتے ہیں کہ دونوں سے ملحق کیا جائے اور دونوں مرد اس کے باپ تصور کئے جائیں اور یہ قول ابوحنیفہ کا ہے اور اسی طرح اگر دو عورتیں آپس میں تنازع کریں تو بھی وہ دونوں اس کی ماں سمجھی جائیں اور ابو یوسف علیہ الرحمتہ نے کہا کہ دو مردوں سے تو ملحق کیا جائے مگر عورتیں اگر جھگڑا کریں تو ایک ہی سے ملحق کیا جائے اور اسحٰق نے کہا ان دونوں میں قرعہ ڈال دیا جائے۔

بَابُ : قَدْرِمَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَالثَّيِّبُ مِنْ اِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عَقْبَ الزِّفَافِ

باب: باکرہ اور ثیبہ کے پاس زفاف کے بعد شوہر کے ٹھہرنے کا بیان

٣٦٢١: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَّ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَآئِيْ۔

۳۶۲۱: ام سلمہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز ان کے پاس رہے۔ اور پھر فرمایا کہ تم اپنے شوہر کے پاس کچھ حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ تمہارے پاس رہوں اور اگر ایک ہفتہ تمہارے پاس رہا تو سب اپنی عورتوں کے پاس ایک ہفتہ رہوں گا۔ اور پھر ان سب کے بعد تمہاری باری آئے گی۔

٣٦٢٢: عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى

۳۶۲۲: ابوبکرؓ عبدالرحمٰن کے فرزند سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے جب نکاح کیا ام سلمہؓ سے اور ان کے پاس صبح کی تو فرمایا کہ تم اپنے گھر والے کے پاس حقیر نہیں ہو اگر تم چاہو تو میں ایک ہفتہ

اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ۔

تمہارے پاس رہوں۔ اور اگر چاہو تو تین روز اور پھر دورہ کروں انہوں نے عرض کی کہ تین ہی روز رہیے۔

٣٦٢٣:عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاَرَادَا اَنْ يَّخْرُجَ اَخَذَتْ بِثَوْبِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهٖ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ

۳۶۲۳:ابوبکر بن عبدالرحمنؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب نکاح کیا ام سلمہؓ سے اور ان کے پاس آئے اور ارادہ کیا کہ نکلیں۔ تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکڑ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس زیادہ ٹھہروں اور اس مدت کا حساب رکھوں اور باکرہ بیوی کے پاس سات دن ٹھہرنا چاہیے اور ثیبہ کے پاس تین دن۔

٣٦٢٤:عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

۳۶۲۴:وہی روایت اس سند سے مروی ہوئی۔

٣٦٢٥:عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَذَكَرَ اَشْيَآءَ هٰذَا فِيْهِ قَالَ اِنْ شِئْتِ اَنْ اُسَبِّعَ لَكِ وَاُسَبِّعَ لِنِسَآئِيْ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَآئِيْ۔

۳۶۲۵:ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان سے نکاح کیا اور اس میں کئی چیزوں کا ذکر کیا اس میں یہ بھی تھا کہ فرمایا اگر تم چاہو تو میں سات دن تک تمہارے پاس رہوں گا اور اگر سات دن تمہارے پاس رہوں گا تو اپنی اور بیبیوں (رضی اللہ عنہن) کے پاس بھی سات سات دن رہوں گا۔

٣٦٢٦:عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَّاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ وَّلَوْ قُلْتُ اِنَّهٗ رَفَعَهٗ لَصَدَقْتُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ كَذٰلِكَ۔

۳۶۲۶:انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب باکرہ سے نکاح کرے اور پہلے اس سے اس کے نکاح میں ثیبہ ہو تو اس باکرہ کے پاس سات روز تک رہے (اور بعد اس کے پھر باری مقرر کرے) اور جب ثیبہ سے نکاح کرے اور باکرہ اس کے نکاح میں ہو تو اس کے پاس تین دن رہے خالد نے کہا اگر میں اس روایت کو مرفوع کہوں تو بھی سچ کہا مگر انسؓ نے کہا کہ یہ امر سنت ہے۔

تشریح: ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تین ہی دن رہنا حضرت کا پسند فرمایا اس لیے کہ یہ تین دن مجرانہ ہوں گے اور خاص ان کے لیے رہیں گے اور حضرت کا پھر جلد ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہ کر آنا ہو گا اور سات روز پسند نہ کیے اس لیے کہ سات سات روز کے بعد جو حضرت تشریف لائیں گے تو بہت مدت غیبت میں گزر جائے گی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نئی دلہن کا حق اگر باکرہ ہے تو سات دن ہے اس کے بعد پھر شوہر برابر باری ایک دن کی مقرر کر دے اور اگر ثیبہ ہے تو تین دن اور ثیبہ کو اختیار ہے کہ اگر شوہر کو تین دن رکھے تو قضا نہیں اور پھر باری ایک ایک دن رہے گی اور اگر سات دن رکھے تو اس کی قضا ہو گی یعنی شوہر سات سات دن سب عورتوں کے پاس رہے گا اور یہی مذہب ہے شافعی اور ان کے موافقین کا جیسے امام مالک اور احمد اور اسحٰق اور ابوثور اور ابن جریر ہیں اور یہی قول ہے جمہور علماء کا انہی حدیثوں کی رو سے اور ابوحنیفہ نے اس کا خلاف کیا ہے مگر یہ احادیث ان پر رد کرنے کو کافی ہیں۔

٣٦٢٧:عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَةِ اَنْ یُقِیْمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ۔

۳۶۲۷:ابوقلابہ انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کنواری کے پاس سات دن رہنا سنت ہے۔ خالد نے کہا اگر میں چاہتا تو اس حدیث کو مرفوع بیان کرتا۔

بَابُ : الْقَسْمِ بَیْنَ الزَّوْجَاتِ وَبَیَانِ اَنَّ السُّنَّةَ اَنْ تَكُوْنَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَیْلَةٌ مَعَ یَوْمِهَا

باب: بیبیوں (رضی اللہ عنہن) کی باری کا بیان

٣٦٢٨:عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ اِذَا قَسَمَ بَیْنَهُنَّ لَا یَنْتَهِیْ اِلَی الْمَرْاَةِ الْاُوْلٰی اِلَّا فِیْ تِسْعٍ فَكُنَّ یَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَیْلَةٍ فِیْ بَیْتِ الَّتِیْ یَاْتِیْهَا فَكَانَ فِیْ بَیْتِ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَجَاءَ تْ زَیْنَبُ فَمَدَّ یَدَهٗ اِلَیْهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ زَیْنَبُ فَكَفَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ فَتَقَاوَلَتَا حَتّٰی اسْتَخَبَتَا وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰی ذٰلِكَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَاحْثُ فِیْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ الْاٰنَ یَقْضِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ فَیَجِیْءُ اَبُوْ بَكْرٍ فَیَفْعَلُ بِیْ وَیَفْعَلُ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ اَتَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِیْدًا وَّ قَالَ اَتَصْنَعِیْنَ هٰذَا۔

۳۶۲۸:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو بیبیاں تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ان میں باری کرتے تھے تو پہلی بیوی کے پاس نویں دن تشریف لاتے تھے اور بیبیوں (رضی اللہ عنہن) کا قاعدہ تھا کہ جس کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتے تھے اس کے گھر جمع ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب عائشہ صدیقہؓ کے گھر تھے اور بی بی زینبؓ آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف ہاتھ بڑھایا اور انہوں نے عرض کی کہ زینبؓ ہے سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ اور بی بی عائشہؓ اور زینبؓ کے بیچ میں تکرار ہونے لگی۔ یہاں تک کہ دونوں کی آوزیں بلند ہوگئیں اور نماز کی تکبیر ہوگئی۔ اور ابوبکرؓ ان کے قریب سے گزرے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو نکلئے اور ان کے منہ میں خاک ڈالئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکیں گے تو حضرت ابوبکرؓ آ کر ایسا ویسا خفا ہوں گے پھر جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو ابوبکرؓ ان کے پاس آئے اور ان کو بہت سخت سست کہا اور فرمایا کہ تو ایسا کرتی ہے (یعنی حضرت کے آگے چیختی اور آواز بلند کرتی ہے)۔

تشریح: اس حدیث میں کئی فوائد ہیں۔ اول یہ کہ مستحب ہے شوہر کو کہ ہر ایک کی باری میں اس بیوی کے گھر جائے اور یہی افضل ہے اور اگر اپنے گھر ہر ایک کو باری باری بلالے تو روا ہے۔ دوسری یہ کہ جس کی باری نہ ہو شوہر کو رات میں اس کے گھر جانا منع ہے اور شافعیہ کے نزدیک حرام ہے۔ مگر بضرورت جیسے سکرات موت ہو یا اور اشد ضرورت تیسری یہ کہ ہاتھ بڑھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس خیال سے تھا کہ آپ ﷺ نے جانا کہ یہ جناب عائشہؓ ہیں۔ جن کی باری تھی اور رات کا وقت تھا اور گھروں میں چراغ نہ تھا پھر جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہ وہ نہیں تو ہاتھ کھینچ

لیا۔ اس سے تقویٰ اور بندگی حضرت کی معلوم ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ ایسا اتفاق بھی بیبیوں کی رضا مندی سے ہوتا تھا۔ چوتھی یہ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن خلق اور ملاطفت اس سے معلوم ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے آواز بلند کرنے پر عتاب نہ فرمایا اور ابوبکرؓ نے جو فرمایا کہ ان کے منہ میں خاک ڈالو یہ ایسی بات ہے جیسے کہتے ہیں اس بات پر خاک ڈالو۔ پانچویں ثابت ہوئی اس سے فضیلت ابوبکر صدیقؓ کی اور نظر کرنا اللہ کا مصالح امور میں۔ چھٹی بات معلوم ہوئی کہ روا ہے بطور مصلحت کے کوئی حکم دینا رفیق کا اپنے افضل سردار کو اور نو بیبیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جن کو چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی یہ ہیں۔ جناب عائشہ صدیقہؓ کہ سب سے زیادہ فقیہہ اور محبوبہ تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حفصہ اور سودہ اور زینب اور ام سلمہ اور ام حبیبہ اور میمونہ اور جویریہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

بَابُ: جَوَازِ هِبَتِهَا نَوْبَتَهَا لِضَرَّتِهَا

باب: اپنی باری سوکن کو ہبہ کرنے کا بیان

۳۶۲۹: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَارَاَيْتُ امْرَاَةً اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنِ امْرَاَةٍ فِيْهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ۔

۳۶۲۹: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کسی عورت کو ایسا نہیں دیکھا کہ آرزو کرتی میں اس کے جسم میں ہونے کی سودہؓ سے بڑھ کر وہ ایک ایسی عورت تھیں کہ ان کے مزاج میں بڑی تیزی تھی پھر جب وہ بوڑھی ہوگئیں تو اپنی باری عائشہؓ کو دے دی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے اپنی باری عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دی سو حضرت جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس دو روز رہتے ایک ان کے دن ایک سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دن میں۔

تشریح: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں ان کے جسم میں ہوتی مراد اس سے یہ ہے کہ میں آرزو کرتی ہوں کہ ان کی سی تیزی اور حدت میرے مزاج میں ہوتی اور اس میں گویا انہوں نے سودہؓ کا وصف بیان فرمایا اور مدح کی اور اس حدیث سے اپنی باری کا دے دینا اپنی سوت کو جائز ہوا اور یہ بھی روا ہے کہ باری اپنی زوج کو دے دے کہ وہ جسے چاہے دے۔

۳۶۳۰: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَّزَادَ فِيْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ قَالَتْ وَكَانَتْ اَوَّلَ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِيْ۔

۳۶۳۰: وہی مضمون ہے اور شریک کی روایت میں یہ زیادہ ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سودہؓ پہلی بی بی تھیں جن سے میرے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا تھا۔

۳۶۳۱: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقُوْلُ وَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ مَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ

۳۶۳۱: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں ان عورتوں میں بہت رشک کھایا کرتی تھی جو اپنی جان کو ہبہ کر دیتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور میں کہتی تھی کہ عورت اپنی جان کو کیونکر ہبہ کرتی ہوگی پھر جب یہ آیت اتری ترجی سے اخیر تک یعنی جس کو چاہے تو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! دور کر اپنے سے اور جس کو چاہے جگہ دے اپنے پاس ان میں سے تو میں نے

عَزَلْتَ قَالَتْ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَآ اَرٰى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِيْ هَوَاكَ۔

حضرت سے کہا کہ قسم ہے اللہ پاک کی کہ میں دیکھتی ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی آرزو کے موافق جلد حکم فرماتا ہے۔

۳۶۳۲:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ مَا تَسْتَحْيِي امْرَاَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾ [الأحزاب:۵۱] فَقُلْتُ اِنَّ رَبَّكَ يُسَارِعُ لَكَ فِيْ هَوَاكَ۔

۳۶۳۲:وہی مضمون ہے اس کے سرے پر یہ ہے کہ عورت شرم نہیں کرتی کہ ہبہ کرتی ہے اپنی جان کسی مرد کے لیے۔

۳۶۳۳:عَنْ عَطَآءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا هٰذِهٖ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْا وَلَا تُزَلْزِلُوْا وَارْفُقُوْا فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَّلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَآءُ الَّتِيْ لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ۔

۳۶۳۳:عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ ہم حاضر ہوئے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ سرف میں جنازہ پر میمونہؓ کے جو بی بی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ خیال رکھو یہ بی بی صاحبہ ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جب تم ان کا جنازہ مبارک اٹھانا تو ہلانا ڈلانا نہیں اور بہت نرمی سے لے چلنا اور بات یہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو بیبیاں رضی اللہ عنہن تھیں اور ان میں سے آٹھ کیلئے باری مقرر تھی اور ایک کیلئے نہیں اور عطاء نے کہا کہ وہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

تشریح: عطاء کو وہم ہوا حقیقت میں وہ بی بی جن کی باری نہ تھی جناب سودہؓ تھیں جیسا اوپر کی روایتوں میں گزر گیا اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ بی بی کون تھیں جنہوں نے اپنی جان ہبہ کر دی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہری نے کہا حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں اور کسی نے کہا ام شریک تھیں کسی نے کہا زینبؓ بنت خزیمہ تھیں۔

۳۶۳۴:عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ عَطَآءٌ كَانَتْ اٰخِرُهُنَّ مَوْتًا مَّاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ۔

۳۶۳۴:ابن جریج سے اسی سند سے مروی ہے کہ عطاءؒ نے کہا وہ سب کے آخر میں متوفی ہوئیں تھیں اور انہوں نے مدینہ میں وفات پائی تھی۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّيْنِ

باب: دیندار سے نکاح کرنے کا بیان

۳۶۳۵:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

۳۶۳۵:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عورت سے نکاح کیا جاتا ہے چار سبب سے اس کے مال کیلئے اور جمال کیلئے اور حسب کے لیے اور دین کیلئے سو تو دیندار پر فتح حاصل کر تیرے ہاتھ میں خاک بھرے"۔

تشریح اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کی عادت یہ ہے کہ مال و جمال، حسب کے طالب ہوتے ہیں سو دیندار کو لازم ہے کہ ان سب خصلتوں سے دین کو مقدم جانے کہ صحبت میں اس کی صحبت نیک حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی برکت سے حسن خلق اور حسن معاشرت بھی عنایت کرے اور سبب نیکی کے فتنہ دنیویہ اور فتن دینیہ سے محفوظ رہے۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ

باب: باکرہ سے نکاح مستحب ہونے کا بیان

٣٦٣٦:عَنْ عَطَاءٍ اَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي اَخَوَاتٍ فَخَشِيْتُ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ اِذًا اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَ مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

۳۶۳۶: عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے جابرؓ نے خبر دی کہ میں نے نکاح کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور میں آپ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اے جابر! تم نے نکاح کیا میں نے کہا ہاں" آپ ﷺ نے فرمایا کہ باکرہ سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کی کہ بیوہ سے آپ ﷺ نے فرمایا باکرہ سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ میری کئی بہنیں ہیں سو مجھے خیال ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے ان کی پرورش سے مانع ہو جائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اگر یہ خیال ہے تو خیر" پھر فرمایا کہ "عورت سے نکاح کیا جاتا ہے اس کے دین کیلئے مال کیلئے جمال کیلئے سو تو دین کو مقدم رکھ تیرے دونوں ہاتھ میں خاک بھرے"۔

٣٦٣٧:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْعَذَارَى وَلِعَابِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ وَاِنَّمَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ۔

۳۶۳۷: مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ مضمون وہی ہے۔

٣٦٣٨:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ اَوْقَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاجَابِرُ تَزَوَّجْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ

۳۶۳۸: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پہلے وہی مضمون مروی ہے اخیر میں ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی (یہ جابر ﷺ کے والد ہیں جنگ احد میں شہید ہوئے ہیں) اور نو یا سات لڑکیاں چھوڑ گئے تو مجھے پسند نہ آیا کہ میں ان کے برابر ایک لڑکی بیاہ لاؤں اور میں نے چاہا کہ ایسی عورت لاؤں جو ان کی خدمت کرے اور ان کی خبر لے سو حضرت نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت

اَوْ قَالَ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ اَوْسَبْعَ وَ اِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اٰتِيَهُنَّ اَوْاَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَاَ حْبَبْتُ اَنْ اَجِيْءَ بِامْرَاَةٍ تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْ قَالَ لِيْ خَيْرًاوَّ فِيْ رِوَايَةِ اَبِي الرَّبِيْعِ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَا حِكُهَا وَتُضَا حِكُكَ۔

دے‘‘ یا کوئی اور دعائے خیر فرمائی۔

۳۶۳۹:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَكَحْتَ يَاجَابِرُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى قَوْلِهِ امْرَاَةً تَقُوْ مُ عَلَيْهِنَّ وَ تَمْشُطُهُنَّ قَالَ اَصَبْتَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

۳۶۳۹: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہیں تک مذکور ہے کہ میں نے ایسی عورت کی جوان کی خدمت کرے اور ان کی کنگھی کرے اور آپ ﷺ نے فرمایا خوب کیا اور اس کے بعد کا ذکر نہیں۔

تشریح ۞ اس حدیث سے فضیلت باکرہ کے نکاح کی ثابت ہوئی اور جواز اپنی عورت سے کھیلنے کا اور ہنسنے کا پایا گیا اور اگر کوئی مصلحت اور نہ ہو تو باکرہ ثیبہ سے افضل ہے۔

۳۶۴۰:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا اَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ لِيْ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ خَلْفِيْ فَنَخَسَ بَعِيْرِيْ بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهٗ فَانْطَلَقَ بَعِيْرِيْ كَاَجْوَدِمَآ اَنْتَ رَآءٍ مِّنَ الْاِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ يَاجَابِرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَقَالَ اَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا اَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْ خُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْ خُلَ لَيْلاً اَيْ عِشَآءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ قَالَ وَ قَالَ اِذَاقَدِمْتَ

۳۶۴۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد میں پھر جب لوٹ کر آئے تو میں نے اپنے اونٹ کو جلدی چلایا اور وہ بڑا سست تھا سو ایک سوار میرے پیچھے سے آیا اور میرے اونٹ کو اپنی چھڑی سے ایک کونچا دیا جوان کے پاس تھی اور میرا اونٹ ایسا چلنے لگا کہ دیکھنے والے نے اس سے بہتر نہ دیکھا اور میں نے پھر کر دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے جابر تم کو کیا جلدی ہے؟ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری نئی نئی شادی ہوئی ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا باکرہ سے یا ثیبہ سے؟ میں نے کہا ثیبہ سے آپ ﷺ نے فرمایا باکرہ سے کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی پھر جب ہم مدینہ پر آئے چلے کہ داخل ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ آجائے رات یعنی عشاء کا وقت تا کہ سر میں کنگھی کرے پریشان بالوں والی اور استرہ لے لے جس کا شوہر باہر گیا ہو پھر فرمایا آپ ﷺ نے کہ جب گیا تو تو پھر جماع ہے جماع ہے (یعنی تکثیر امت

فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ۔

کیلئے نہ صرف لذت کیلئے)۔

٣٦٤١:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَاَبْطَا بِيْ جَمَلِيْ فَاَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَاجَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَاشَانُكَ قُلْتُ اَبْطَابِيْ عَلَيَّ جَمَلِيْ وَاَعْيٰى فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ فَحَجَنَهٗ بِمِحْجَنِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَكُفُّهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَخَوَاتٍ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ اَتَبِيْعُ جَمَلَكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّيْ بِاُوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُّهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْاٰنَ حِيْنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّزِنَ لِيْ اُوْقِيَّةً فَوَزَنَ لِيْ بِلَالٌ فَاَرْجَحَ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ ادْعُ لِيْ جَابِرًا فَدُعِيْتُ فَقُلْتُ الْاٰنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْهُ فَقَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهٗ۔

۳۶۴۱:حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا ایک جہاد میں اور میرے اونٹ نے دیر لگائی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا اے جابر؟ میں نے عرض کی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کی کہ میرے اونٹ نے دیر لگائی اور تھک گیا اس لئے میں پیچھے رہ گیا سو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور آپ نے اپنے ٹیڑھے کونے کی لکڑی سے اس کو ایک کونچا دیا پھر فرمایا سوار ہو میں سوار ہوا اور میں نے اپنے اونٹ کو دیکھا کہ میرا اونٹ اس قدر تیز ہو گیا کہ میں اس کو روکتا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے نکاح کیا؟ میں نے عرض کی کہ ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باکرہ یا ثیبہ؟ میں نے عرض کی ثیبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باکرہ لڑکی سے کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی میں نے عرض کی کہ میری کئی بہنیں ہیں اس لئے میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان سب کو جمع رکھے (یعنی پریشان نہ ہونے دے) اور ان کی کنگھی کرے اور ان کی خدمت کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گھر جانے والے ہو پھر جب گھر جاؤ تو جماع ہی جماع ہے پھر فرمایا کہ تم اپنا اونٹ بیچتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک اوقیہ چاندی کے عوض میں خرید لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا اور مسجد میں آیا اور ان کو مسجد کے دروازے پر پایا تو فرمایا کہ تم ابھی آئے؟ میں نے عرض کی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ کو یہاں چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو (اس سے ثابت ہوا کہ سفر سے آئے تو پہلے مسجد میں جا کر دوگانہ ادا کرے یہی مسنون ہے) پھر میں گیا اور دو رکعت ادا کی اور پھرا اور آپ نے بلالؓ کو حکم فرمایا کہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دیں پھر انہوں نے تول دی اور جھکتی ڈنڈی تولی (یعنی زیادہ دی) پھر میں جب چلا اور پیٹھ موڑی تو پھر بلایا اور میں نے خیال کیا کہ اب میرا اونٹ مجھے پھیریں گے اور اس سے بڑھ کر کوئی شے مجھے ناپسند نہ تھی تو مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اپنا اونٹ بھی لے جاؤ اور قیمت بھی تم کو دی۔

٣٦٤٢:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا فِيْ مَسِيْرٍ

۳۶۴۲: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ اِنَّمَا هُوَ فِيْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ قَالَ فَضَرَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْقَالَ نَخَسَهٗ اُرَاهُ قَالَ بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهٗ قَالَ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِيْ حَتّٰى اِنِّيْ لَاَكُفُّهٗ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَاوَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ وَقَالَ لِيْ اَتَزَوَّجْتَ ثَيِّبًا اَمْ بِكْرًا قَالَ قُلْتُ ثَيِّبًا اَمْ بِكْرًا قَالَ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَتُضَاحِكُهَا تُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ فَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُوْلُهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِفْعَلْ كَذَاوَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ۔

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور میں ایک پانی لانے والے اونٹ پر سوار تھا سب لوگوں کے پیچھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارا یا فرمایا چلایا، میں گمان کرتا ہوں کسی ایسی چیز سے مارا جو ان کے پاس تھی پھر تو وہ سب لوگوں سے آگے چل نکلا (یہ معجزہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا) اور مجھ سے گویا لڑتا تھا اور میں اس کو روکتا تھا پھر فرمایا تم اسے میرے ہاتھ بیچتے ہو اتنی قیمت پر اللہ تم کو بخشے میں نے عرض کی کہ وہ آپ کا ہے پھر فرمایا کیا تم نے نکاح کیا اپنے باپ کے پیچھے؟ میں نے کہا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ثیبہ یا باکرہ؟ میں نے کہا ثیبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باکرہ کیوں نہ کی کہ وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے ابونضرہ نے کہا کہ یہ مسلمان کا تکیہ کلام ہے کہ تم ایسا کرو اللہ تم کو بخشے (غرض اسی طرح حضرت نے بھی ان سے فرمایا)۔

بَابُ : الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَآءِ

باب: عورتوں کے ساتھ خوش خلقی کرنے کا حکم

٣٦٤٣:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَ بِهَا عِوَجٌ وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔

۳۶۴۳:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا ہوئی ہے اور وہ کبھی تجھ سے سیدھی چال نہ چلے گی پھر اگر تو اس سے کام لے تو لئے جا اور وہ ٹیڑھی کی ٹیڑھی رہے گی اور اگر تو اس کو سیدھا کرنے چلا تو توڑ ڈالے گا اور توڑنا اس کا طلاق دینا ہے''۔

تشریح ۞ یعنی عورتوں کی کج روی اور بدمزاجی پر صبر کرنا ضروری ہے اور آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بائیں پسلی سے حضرت حوا کی پیدائش ہے پھر پسلی کا اثر کجی ہے۔

٣٦٤٤:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا شَهِدَ اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ اَوْ لِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَّ اِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَ اِنْ

۳۶۴۴:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اس کو ضروری ہے کہ جب کوئی امر پیش آئے تو اچھی بات کہے نہیں تو چپ رہے اور عورتوں سے خیر خواہی کرو اس لئے کہ وہ پسلی سے بنی ہے اور پسلی میں اونچی پسلی سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے پھر اگر تو اسے سیدھا کرنے لگا توڑ دیا اور اگر یوں ہی چھوڑ دیا تو ہمیشہ ٹیڑھی رہی خیر خواہی کرو عورتوں کی''۔

تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ اسْتَوْ صُوْابِالنِّسَآءِ خيرا۔

٣٦٤٥:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَفْرُكْ مُؤْمِنٌ مُّؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا اٰخَرَاَوْ قَالَ غَيْرَهٗ۔

۳۶۴۵:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کہ دشمن نہ رکھے کوئی مؤمن مرد کسی مؤمن عورت کو اگر اس میں ایک عادت ناپسند ہو گی تو دوسری پسند بھی ہو گی یا سوا اس کے اور کچھ فرمایا''۔

٣٦٤٦:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۳۶۴۶:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ: لَوْ لَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ

باب: اگر حوّا خیانت نہ کرتی تو کوئی بھی عورت کبھی بھی اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی

٣٦٤٧:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ۔

۳۶۴۷:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی''۔

٣٦٤٨:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَهَا الدَّهْرَ۔

۳۶۴۸:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کوئی کھانا نہ سڑتا اور کوئی گوشت بھی اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عوت اپنے شوہر کی کبھی خیانت نہ کرتی''۔

تشریح ۞ حوّا کو حوّا اس لئے کہا کہ وہ ہر جی کی ماں ہیں اور بنی اسرائیل نے من و سلویٰ باسی بنا کر رکھا وہ سڑنے لگا اور حوا نے ترغیب دی درخت ممنوعہ کے کھلانے میں اس کا اثر ہر دختر میں رہا۔

بَابُ: خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ

باب: دنیا کی بہترین متاع نیک بیوی ہے

٣٦٤٩:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ۔

۳۶۴۹:عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''دنیا کام نکالنے کی چیز ہے اور بہتر کام نکالنے کی چیز دنیا میں نیک عورت ہے''۔

بَابُ: الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

باب: عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

٣٦٥٠:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ

۳۶۵۰:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَرْاَةَ كَالضِّلَعِ اِذَاذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ۔

فرمایا کہ ''عورت پسلی کی مانند ہے اگر تو اس کو سیدھا کرنا چاہے تو توڑ ڈالے گا اور اگر چھوڑ دے تو تیرا کام نکلے اور وہ ٹیڑھی ہی رہے گی''۔

٣٦٥١:وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَخِيْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

۳۶۵۱: اس سند سے بھی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے۔

کِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کے مسائل

بَابُ: تَحْرِيْمِ طَلَاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا وَاَنَّهُ لَوْ خَالَفَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَيُؤْمَرُ بِرَجْعَتِهَا

۳۶۵۲:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَآءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَ اِنْ شَآءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ۔

۳۶۵۳:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَةً لَّهُ وَ هِيَ حَآئِضٌ تَطْلِيْقَةً وَّاحِدَةً فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِيْنَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ رِوَايَتِهِ وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا سُئِلَ عَنْ

باب: حائضہ کو اس کی رضا مندی کے بغیر طلاق دینے کی حرمت اور اگر اس حکم کی ممانعت کی تو طلاق واقع ہونے اور رجوع کا حکم دینے کا بیان

۳۶۵۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بی بی کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے حکم دو کہ رجوع کرے اور اس کو رہنے دے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے اور پھر حیض آئے اور پھر پاک ہو پھر چاہے روک رکھے چاہے طلاق دے قبل اس کے کہ اسے ہاتھ لگائے اور یہی عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے طلاق کا حکم کیا ہے۔

۳۶۵۳: عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی حالت حیض میں اور حکم کیا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجوع کرے اور اس کو رکھے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو اور پھر حائضہ ہو ان کے پاس دوسری بار اور پھر اسے مہلت دی جائے یہاں تک کہ پاک ہو دوسرے حیض سے پھر اگر ارادہ ہو طلاق کا طلاق دے جب وہ پاک ہو جماع سے پہلے۔ غرض یہی عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ اس کے حساب سے عورتوں کو طلاق دی جائے اور ابن رمح نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ عبداللہؓ سے جب یہ مسئلہ پوچھا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ تو نے اپنی عورت

ذٰلِكَ قَالَ لِاَ حَدِهِمْ اَمَآ اَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِىْ بِهٰذَا وَاِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَعَصَيْتَ اللّٰهَ فِيْمَآ اَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِكَ قَالَ مُسْلِمٌ جَوَّدَا اللَّيْثُ فِىْ قَوْلِهٖ تَطْلِيْقَةً وَّاحِدَةً۔

کو ایک یا دو طلاق دی ہیں (تو رجوع ہو سکتا ہے) اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا تھا اور اگر تو نے تین طلاق دی ہیں تو وہ عورت تجھ پر حرام ہو گئی جب تک کہ وہ دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے سوا تیرے اور نافرمانی کی تو نے اللہ کی اس طلاق کے بارے میں جو تیری عورت کے لئے تجھے سکھایا تھا مسلم علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس روایت میں ایک طلاق کا لفظ جو لیث نے کہا خوب کہا۔

٣٦٥٤:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِىَ حَآئِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَاصَنَعَتِ التَّطْلِيْقَةُ قَالَ وَاحِدَةٌ اُعْتُدَّبِهَا۔

۳۶۵۴:عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا اخیر میں یہ زیادہ ہے کہ عبداللہ نے نافع سے پوچھا کہ وہ طلاق کیا ہوئی (یعنی جو حیض میں دی تھی) انہوں نے کہا کہ ایک شمار کی گئی۔

٣٦٥٥:عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللّٰهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِىْ رِوَايَتِهٖ فَلْيُرَاجِعْهَا وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلْيُرَا جِعْهَا۔

۳۶۵۵:عبیداللہ سے اس سند سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں عبید اللہ کا قول مذکور نہیں جو اوپر کی روایت میں تھا۔

٣٦٥٦:عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِىَ حَآئِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ وَهِىَ حَآئِضٌ يَقُوْلُ اَمَآ اَنْتَ طَلَّقْتَهَا

۳۶۵۶:وہی مضمون ہے جو اوپر کئی بار ترجمہ ہو چکا اتنی بات اخیر میں زیادہ ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے کہ اگر تو نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں تو طلاق میں اپنے رب کی نافرمانی کی اور وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی۔

وَاحِدَةً اَوِاثْنَتَيْنِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا وَ اَمَّآ اَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيْمَا اَمَرَكَ بِهٖ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ۔

٣٦٥٧:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِىْ وَهِىَ حَآئِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً مُّسْتَقْبَلَةً سِوٰى حَيْضَتِهَا الَّتِىْ طَلَّقَهَا فِيْهَا فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِّنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا قَالَ فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَآ اَمَرَ اللّٰهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً وَاحِدَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ كَمَاَ اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۶۵۷:وہی مضمون ہے جواوپر کئی بار گزرااس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض میں طلاق دینا سن کر غصہ فرمایا اور اخیر میں یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے رجوع کیا جیسا کہ حضرت نے حکم دیا تھا۔

٣٦٥٨:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحَسَبْتُ لَهَا التَّطْلِيْقَةَ الَّتِىْ طَلَّقْتُهَا۔

۳۶۵۸: وہی مضمون ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس طلاق کو میں نے حساب میں رکھا۔

٣٦٥٩:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِىَ حَآئِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِىِّ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْحَامِلًا۔

۳۶۵۹:وہی مضمون ہے اور اس میں اخیر میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا حکم دو اس کو کہ رجوع کرے پھر طلاق دے اس کو حالت طہر میں یا حالت حمل میں۔

تشریح اس روایت کی وجہ سے امت کا اجماع ہے کہ حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے بغیر رضائے عورت کے پھر اگر کسی نے دی تو گنہگار ہوا اور طلاق پڑ گئی اور اس سے رجوع کرنے کا حکم ہے جیسا مذکور ہوا اس روایت میں اور حضرت ﷺ نے جو رجوع کا حکم فرمایا اس سے صاف معلوم ہوا کہ طلاق پڑ گئی اور یہ رجوع کرنا مستحب ہے شافعیہ کے نزدیک واجب نہیں ہے اور یہی قول ہے اوزاعی اور ابوحنیفہ اور تمام کوفیوں اور امام احمد وغیرہ کا اور امام مالک کے نزدیک واجب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا کہ طلاق میں تاخیر کرے اس طہر کے بعد دوسرے طہر تک، تو اس لئے

کہ رجوع طلاق کیلئے واقع نہ ہو اور مقصود یہ تھا کہ ایک زمانہ تک عورت اس کے پاس رہے تو شائد طلاق سے شرمندہ ہو اور پھر طلاق کی نوبت نہ آئے اور اس مدت میں اللہ تعالیٰ آپس میں شائد اتفاق دیدے اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ طلاق ایسے طہر میں ہو کہ جس میں صحبت نہ کی ہوتا کہ بہ سبب حمل کے عدت طویل نہ ہو جائے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ طلاق دینا جس میں صحبت ہو چکی ہو حرام ہے اسی حدیث کی رو سے اور یہ جو فرمایا کہ پھر چاہے طلاق دے چاہے رکھ لے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق میں گناہ نہیں مگر کراہت ہے چنانچہ حدیث مشہور میں وارد ہوا ہے کہ ابغض حلال اللہ تعالیٰ کے آگے طلاق ہے اور یہ جو فرمایا کہ یہی عدت ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم فرمایا اس سے استدلال کیا ہے شافعیہ نے اور مالک نے اس پر کہ اقراء عدت کے اطہار ہیں اس لئے کہ حضرت ﷺ نے حکم دیا اور یہ بخوبی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حیض میں طلاق دینے کا حکم نہیں کیا بلکہ حرام کیا ہے اور اہل لغت اور فقہ اور اصول کا اجماع ہے کہ اقراء سے طہر اور حیض دونوں مراد ہو سکتے ہیں اور قرآن میں جو آیا ہے۔ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ اس میں ابوحنیفہ اور بعض کا قول ہے کہ مراد اس سے حیض ہے اور یہی مروی ہے عمرؓ اور علیؓ اور ابن مسعودؓ سے اور یہی ایک روایت ہے امام احمد سے اور شافعی اور مالک کا قول ہے کہ مراد اس سے طہر ہے ان کے نزدیک عدت تمام ہو جاتی ہے دو طہر کامل اور تیسرے کے شروع ہونے سے اور یہ جو اخیر کی روایت میں فرمایا کہ طلاق دے حالت طہر میں یا حالت حمل میں اس سے جائز ہوا طلاق دینا حاملہ کا کہ جس کا حمل معلوم ہو گیا ہو اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابن منذر نے کہا ہے کہ یہی قول ہے اکثر علماء کا جیسے طاؤس اور حسن اور ابن سیرین وغیرھم ہیں اور بعض مالکیہ نے کہا ہے حرام ہے طلاق دینا حالت حمل میں اور ایک روایت میں حسن بصریؒ سے مکروہ بھی آیا ہے۔

٣٦٦٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقُ بَعْدُ اَوْ يُمْسِكُ۔

۳۶۶۰: حدیث وہی ہے جو اوپر کئی مرتبہ گزر چکی ہے۔

٣٦٦١: عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَكَثْتُ عِشْرِيْنَ سَنَةً يُحَدِّثُنِيْ مَنْ لَا اَتَّهِمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا وَّهِيَ حَائِضٌ فَاُمِرَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا اَتَّهِمُهُمْ وَلَا اَعْرِفُ الْحَدِيْثَ حَتّٰى لَقِيْتُ اَبَا غَلَّابٍ يُوْنُسَ ابْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَحَدَّثَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَةً وَّهِيَ حَائِضٌ فَاُمِرَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ اَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَهْ اَوَاِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

۳۶۶۱: ابن سیرین نے کہا بیس برس تک مجھ سے ایک شخص روایت کرتا تھا کہ ابن عمرؓ نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں حالت حیض میں اور میں اس راوی کو متہم نہ جانتا تھا پھر اس نے روایت کیا کہ حضرت ﷺ نے حکم دیا کہ رجوع کرے اس عورت سے اور میں اس کی اس روایت کو نہ متہم کرتا تھا اور نہ حدیث کو بخوبی جانتا تھا کہ صحیح کیا ہے یہاں تک کہ میں ابوغلاب یونس بن جبیر باہلی سے ملا اور وہ پکے آدمی تھے سو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک طلاق دی تھی اور وہ حائضہ تھی اور مجھے رجعت کا حکم دیا پھر میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا (یہ قول ہے یونس کا) کہ وہ طلاق بھی تم نے حساب میں رکھی (یعنی اگر دو طلاق دو تو وہ ملا کر تین پوری ہو جائیں) انہوں نے کہا کیوں نہیں کیا وہ عاجز ہو گیا یا احمق ہو گیا (یہ عبداللہ نے اپنے آپ کو خود کہا) یعنی اگر اس طلاق کو نہ گنوں تو

حماقت ہے۔

٣٦٦٢:عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِیَّ ﷺ فَأَمَرَهٗ۔

۳۶۶۲:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٣٦٦٣:عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِی الْحَدِيْثِ فَسَالَ عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَا جِعَهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَّقَالَ يُطَلِّقُهَا فِیْ قُبُلِ عِدَّتِهَا۔

۳۶۶۳:وہی مضمون اس سند سے مروی ہوا اس کے اخیر میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا رجوع کرے اور پھر طلاق دے طہر میں بغیر جماع کے اور فرمایا کہ طلاق دے عدت کے شروع میں۔

تشریح اس حدیث سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ اقراء عدت کے اطہار ہیں اور جب طہر میں طلاق دی اسی وقت سے عدت شروع ہوگئی اس لئے کہ طلاق، حیض میں حرام ہے اور اگر حیض میں کسی نے طلاق دی تو وہ حیض تو بالا جماع عدت میں شمار نہ ہوگا اور عدت جب ہی شروع ہوگی کہ جب طہر میں طلاق دے پس طہر ہی سے شمار عدت کا ضروری ہے۔

امام مسلم علیہ الرحمۃ نے کہا اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن رافع نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابوزبیر نے ان سے عبدالرحمٰن بن ایمن نے جو مولیٰ ہیں عروہ کے کہ وہ ابن عمرؓ سے پوچھتے تھے اور ابوالزبیر سنتے اور آگے وہی روایت ہے جو اوپر بسند حجاج مذکور ہوئی اور اس میں کچھ مضمون زیادہ ہے۔

امام مسلمؒ نے فرمایا کہ خطا کی راوی نے جو کہا کہ مولیٰ ہیں عروہ کے اور حقیقت میں وہ مولیٰ ہیں عزہ کے۔

٣٦٦٤:عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَآئِضٌ فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَآئِضٌ فَاَتٰى عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَآئِضٌ تَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ فَمَهْ اَوَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

۳۶۶۴:یونس بن جبیر نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی حیض میں تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تو عبداللہ بن عمرؓ کو جانتا ہے اس نے بھی اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی تھی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور پوچھا تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس سے رجوع کرے اور پھر سرے سے عدت شروع کرے پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جب کسی نے حیض میں طلاق دی تو وہ طلاق بھی شمار کی جائے گی انہوں نے کہا کہ چپ رہ کیا وہ عاجز ہوگیا ہے یا احمق ہوگیا ہے جو اس کو شمار نہ کرے گا (یعنی ضرور شمار ہوگی)۔

٣٦٦٥:عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ طَلَّقْتُ امْرَأَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ فَاَتَى عُمَرُ النَّبِیَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِيُرَاجِعْهَا فَاِذَا طَهُرَتْ فَاِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَفَاحْتَسَبْتَ بِهَا

۳۶۶۵:مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ مضمون وہی ہے جو گزر چکا۔

قَالَ مَا يَمْنَعُهُ اَرَأَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

٣٦٦٦:عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ امْرَأَتِهِ الَّتِیْ طَلَّقَ فَقَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِیَ حَائِضٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِیِّ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا لِطُهْرِهَا قَالَ فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِطُهْرِهَا قُلْتُ فَاعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ الَّتِیْ طَلَّقْتَ وَهِیَ حَائِضٌ قَالَ مَا لِیَ لَا اَعْتَدُّ بِهَا وَاِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ۔

۳۶۶۶:اس سند سے بھی الفاظ کے اختلاف سے مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

٣٦٦٧:عَنْ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِی وَهِیَ حَائِضٌ فَاَتَی عُمَرُ النَّبِیَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ اِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَفَاحْتَسَبْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ فَمَهْ۔

۳۶۶۷:ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو عمرؓ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس آئے اور ان کو خبر دی آپؐ نے فرمایا کہ اس کو حکم دو کہ رجوع کرے جب پاک ہو جائے تو پھر طلاق دے۔ میں نے پوچھا کیا وہ طلاق شمار کی گئی تھی؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔

٣٦٦٨:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِی حَدِيْثِهِمَا لِيَرْجِعْهَا وَفِیْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ اَتَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهْ۔

۳۶۶۸:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٦٦٩:عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ يَزِيْدُ عَلٰی ذٰلِكَ لِاَبِيْهِ۔

۳۶۶۹:مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

٣٦٧٠:عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَيْمَنَ مَوْلٰی عَزَّةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَاَبُوْ الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ ذٰلِكَ كَيْفَ تَرٰی فِی رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِیَ حَائِضٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِیَ حَائِضٌ فَقَالَ

۳۶۷۰:وہی حدیث جس کا ترجمہ کئی مرتبہ چکا۔

لَهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا وَقَالَ اِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ اَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ : ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ [الطلاق : ۱]

۳۶۷۱: وَحَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ۔

۳۶۷۱: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۶۷۲: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَيْمَنَ مَوْلٰى عُرْوَةَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ وَاَبُوْ الزُّبَيْرِ يَسْمَعُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَجَّاجٍ وَفِيْهِ بَعْضُ الزِّيَادَةِ قَالَ مُسْلِم اَخْطَأَ حَيْثُ قَالَ عُرْوَةَ اِنَّمَا هُوَ مَوْلٰى عَزَّةَ۔

۳۶۷۲: ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آئی ہے۔

بَابُ : طَلَاقِ الثَّلَاثِ

باب: تین طلاقوں کا بیان

۳۶۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّ سَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ للّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اسْتَعْجَلُوْ فِيْ اَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ ۔

۳۶۷۳: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں بھی دو برس تک ایسا تھا کہ جب کوئی ایک بارگی تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کی اس میں جس میں ان کو مہلت ملی تھی سو ہم اس کو اگر جاری کر دیں تو مناسب ہے پھر انہوں نے جاری کر دیا (یعنی حکم دے دیا کہ جو ایک بارگی تین طلاق دے تو تینوں واقع ہو گئیں)۔

۳۶۷۴: عَنْ اَبِي الصَّهْبَآءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَتَعْلَمُ اَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّثَلَاثًا مِّنْ اِمَارَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَعَمْ۔

۳۶۷۴: ابوالصہباء نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ تین طلاق ایک کر دی جاتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ابو بکر کی خلافت میں اور عمر کی امارت میں بھی تین سال تک تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہاں جانتا ہوں۔

۳۶۷۵: عَنْ اَبِي الصَّهْبَآءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ اَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلٰى عَهْدِ

۳۶۷۵: ابوالصہباء نے ابن عباسؓ سے کہا کہ دو اپنی عطیہ میں سے کیا نہیں تھیں تین طلاق پھر وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَاَجَازَهُ عَلَيْهِمْ۔

تشریح: جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھ پر طلاق ہیں تین اس میں اختلاف ہے علماء کا امام شافعی اور مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور جماہیر علماء کا قول یہ ہے کہ تینوں طلاق اس پر پڑ گئیں اور طاؤس اور اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ نہیں پڑتی اس پر مگر ایک طلاق اور یہ ایک روایت ہے حجاج بن ارطاۃ سے اور محمد بن اسحاق سے اور یہی مذہب قوی اور صحیح ہے ان احادیث کی رو سے اور ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے اور محققانِ محدثین نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

ا ایک درخت ہے کہ اس کا گوند نہایت بد بودار ہوتا ہے۔

بَابُ : وُجُوْبِ الْكَفَّارَةِ عَلٰى مَنْ حَرَّمَ امْرَاَتَهٗ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ

باب: کفارہ کا واجب ہونا اس پر جس نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے اور نیت طلاق کی نہ تھی

٣٦٧٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْحَرَامِ يَمِيْنٌ يُّكَفِّرُهَا وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب : ٢١]

٣٦٧٦: عبداللہ بن عباسؓ کہتے تھے کہ جب کوئی اپنی بیوی کو کہے تو مجھ پر حرام ہے تو یہ قسم ہے کہ اس میں کفارہ دینا ضروری ہے اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ بیشک تمہارے لیے اچھی چال ہے رسول اللہ ﷺ میں۔

٣٦٧٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ فَهِيَ يَمِيْنٌ يُّكَفِّرُهَا وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

٣٦٧٧: ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب کوئی اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کرے تو یہ قسم ہے اس کا کفارہ دے۔ پھر آپؐ نے آیت پڑھی: "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"۔

٣٦٧٨: عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ اَنَّهٗ سَمِعَ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَيَشْرَبُ عِنْدَ هَا عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَا طَيْتُ اَنَاوَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا مَادَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدٰ هُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَّلَنْ اَعُوْدَلَهٗ فَنَزَلَ : ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَآاَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ اِلٰى

٣٦٧٨: عبید بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب عائشہ صدیقہؓ سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی زینبؓ کے پاس ٹھہرا کرتے اور ان کے پاس شہد پیا کرتے تھے سو بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے اور حفصہؓ نے ایکا کیا کہ جس کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں۔ وہ آپؐ سے عرض کرے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے بدبو مغافیر کی پاتی ہوں۔ سو حضرت ایک کے پاس جب آئے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہی کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے زینبؓ کے پاس شہد پیا ہے اور اب کبھی نہ پیوں گا۔ پھر یہ آیت اتری لم تحرم سے اخیر تک یعنی اے نبی کیوں حرام کرتا ہے تو اس چیز کو جس کو اللہ نے تیرے لیے حلال کیا ہے اور فرمایا کہ اگر تو بہ کریں وہ

قَوْلِهٖ ﴿اِنْ تَتُوْبَا﴾ لِعَآئِشَةَ وَحَفْصَةَ [التحریم : ١ ـ ٤] : ﴿وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا﴾ لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

٣٦٧٩: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ فَكَانَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلٰى نِسَآئِهٖ فَيَدْنُوْ مِنْهُنَّ وَ دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا اَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لِيْ اَهْدَتْ لَهَا امْرَاَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِّنْ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ اَمَاوَ اللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ وَقُلْتُ اِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَاِنَّهٗ سَيَدْنُوْ مِنْكِ فَقُوْلِيْ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِرَ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ لَافَقُوْلِيْ لَهٗ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ اَنْ يُّوْجَدَمِنْهُ الرِّيْحُ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُوْلِيْ لَهٗ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَاَقُوْلُ ذٰلِكَ لَهٗ وَقُوْلِيْهِ اَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَلَقَدْ كِدْتُّ اَنَا اُنَادِيَهٗ بِالَّذِيْ قُلْتِ لِيْ وَ اِنَّهٗ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَاهٰذِهِ الرِّيْحُ قَالَ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهٗ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا

دونوں تو دل ان کے جھک رہے ہیں اور مراد ان سے عائشہ اور حفصہ ہیں اور یہ جو فرمایا کہ چپکے سے ایک بات کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے تو مراد اس سے وہی بات ہے جو حضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں نے شہد پیا ہے۔

۳۶۷۹: عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو شیرینی اور شہد بہت پسند تھا پھر جب آپ ﷺ عصر پڑھ چکتے تو اپنی بی بیوںؓ کے پاس آتے اور ہر ایک سے قریب ہوتے سو ایک دن حفصہؓ کے پاس آئے اور وہاں اور دنوں سے زیادہ ٹھہرے سو میں نے اس کا سبب دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ ایک بی بیؓ کے پاس ان کی قوم سے شہد کی ایک کپی ہدیہ میں آئی تھی۔ سو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو شہد پلایا ہے۔ سو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں ان سے ایک حیلہ کروں گی اور میں نے سودہؓ سے ذکر کیا اور ان سے کہا کہ جب حضرت ﷺ تمہارے پاس آئیں اور تم سے قریب ہوں تو تم کہنا کہ یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے مغافیر کھایا ہے سو وہ فرمائیں گے کہ نہیں پھر تم ان سے کہنا کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ آپ ﷺ کو بہت نفرت تھی اس سے کہ آپ ﷺ سے بدبو آئے۔ پھر حضرت ﷺ تم سے کہیں گے کہ مجھے حفصہؓ نے شہد پلایا ہے تب تم ان سے کہنا کہ شاید اس کی مکھی نے عرفط کے درخت سے شہد لیا ہے (عرفط اسی درخت کا نام ہے جس کی گوند مغافیر ہے) اور میں بھی ان سے ایسا ہی کہوں گی اور اے صفیہؓ! تم بھی ان سے ایسا ہی کہنا پھر جب آپ ﷺ سودہؓ کے پاس آئے تو سودہ فرماتی ہیں کہ قسم ہے اس اللہ کی کوئی معبود نہیں ہے سوا اس سے کہ میں قریب تھی کہ ان سے باہر نکل کر کہوں وہی بات جو تم نے مجھ سے کہی تھی (اے عائشہؓ) اور حضرت ﷺ دروازہ پر تھے اور یہ جلدی کرنا میرا کہنے میں تمہارے ڈر سے تھا پھر جب نزدیک ہوئے رسول اللہ ﷺ تو سودہ نے کہا کہ اے رسول ﷺ اللہ کے کیا آپ ﷺ نے مغافیر کھایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا نہیں پھر انہوں نے کہا کہ یہ بدبو کس کی ہے! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حفصہؓ نے تھوڑا شہد پلایا ہے تب انہوں نے کہا کہ مکھی نے عرفط سے شہد لیا ہے پھر جب میرے پاس آئے میں نے بھی آپ ﷺ سے یہی کہا (یہ مقولہ ہے جناب عائشہ صدیقہؓ کا) پھر صفیہؓ کے پاس

اَسْقِيْكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ بِهٖ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِيْ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا سَوَآءً۔

گئے اور انہوں نے بھی ایسا ہی کہا پھر جب دوبارہ حفصہؓ کے پاس گئے تو انہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ اس میں سے آپ ﷺ کو شہد پلاؤں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے جناب عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ سودہؓ نے کہا کہ سبحان اللہ ہم نے روک دیا حضرت ﷺ کو شہد پینے سے جناب عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ چپ رہو۔ابواسحاق نے جن کا نام ابراہیم ہے انہوں نے کہا روایت کیا مجھ سے حسن بن بشر نے ان سے ابواسامہ نے بعینہ یہی مضمون۔

تشریح ۞ اس حدیث میں شان نزول آیت کا معلوم ہوا : يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اور جب کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو مذہب امام شافعیؒ کا یہ ہے کہ اگر اس نے طلاق کی نیت کی تو طلاق ہے اور اگر ظہار کی نیت کی تو ظہار ہے اور اگر تحریم یعنی حرام ہونا اس کا ارادہ کیا بغیر طلاق و ظہار کے کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور یہ یمین نہ ہوگی اور کچھ نیت نہ کی تو صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ کفارہ یمین کا لازم آتا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس میں کچھ لازم نہیں آتا بلکہ یہ قول اس کا لغو ہوگا اور قاضی عیاضؒ نے اس مسئلے میں چودہ مذہب نقل کیے ہیں کہ امام نووی ان کو بالتفصیل بیان کرتے ہیں شرح صحیح مسلم میں اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ آیت تحریم کی شان نزول میں بعض نے کہا ہے ماریہ قبطیہ کی تحریم میں اس کا نزول ہوا اور عائشہ صدیقہؓ سے قصہ شرب عسل کا مذکور ہے جیسا مروی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا : يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اس سے معلوم ہوا کہ ضرور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قسم صادر ہوئی ہوگی پس حجازی کا کہنا کہ حضرت ﷺ نے قسم یا نہیں کی صرف یہی فرمایا کہ اب کبھی ایسا نہ کروں گا محض نامقبول ہے اور حضرت شافعی اور ان کے اصحاب کے نزدیک آیت کے معنی یہ ہیں کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نے تم پر تحریم میں کفارہ یمین کا اور ایک روایت میں مسلم کے اوپر مروی یہ ہے کہ شہد زینب رضی اللہ عنہا کے پاس پیا گیا اور دوسری میں آیا ہے حفصہ کے پاس اور روایت اول زیادہ صحیح ہے یہی کہا ہے نسائی نے اور عقیلی نے اور یہ جو آیت میں وارد ہو : وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا یعنی جب چپکے سے کہی نبی نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات مراد اس سے یہ فرمانا ہے رسول اللہ ﷺ کا کہ میں نے شہد پیا ہے اور میں اب کبھی نہیں پیوں گا اور اپنی بی بی صاحبہ کو حکم دیا کہ کسی کو اس کی خبر نہ کرنا اور شیرینی سے مراد ہر میٹھی چیز ہے اور شہد کا ذکر اس کے بعد اظہار شرف کے لیے ہے ورنہ وہ بھی شیرینی میں داخل ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اس پر کہ جو شخص باری رکھتا ہو عورتوں میں اس کو روا ہے کہ اس عورت کے گھر میں داخل ہو جس کی باری نہیں مگر جماع روا نہیں۔

۳۶۸۰: وَحَدَّثَنِيْهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۳۶۸۰: کہا مسلم علیہ الرحمۃ نے کہ روایت کی مجھ سے سوید بن سعید نے ان سے علی بن مسہر نے ان سے ہشام بن عروہ نے اسی سند سے یہی حدیث مانند اس کی۔

بَابُ : بَيَانِ تَخْيِيْرِ لِامْرَاَتِهٖ لَايَكُوْنُ طَلَاقًا اِلَّا بِالنِّيَّةِ

باب: تخییر سے طلاق نہیں ہوتی مگر جب نیت ہو

۳۶۸۱: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۸۱: جناب عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ جب حکم ہوا رسول اللہ ﷺ کو کہ اپنی بیبیوں کو اختیار دے دو کہ وہ دنیا چاہیں تو دنیا لیں اور آخرت چاہیں

بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَبِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَّاتَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ: ﴿يَاۤأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَ أُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا وَّإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَإِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّلِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [الأحزاب : ۲۸، ۲۹] قَالَتْ قُلْتُ فِي أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَافَعَلْتُ۔

تو آخرت لیں تو رسول اللہؐ نے پہلے مجھ سے اس کو بیان کرنا شروع کیا اورفرمایا کہ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور تم اسکے جواب میں جلدی نہ کرنا جب تک مشورہ نہ لے لینا اپنے باپ ماں سے اور حضرتؐ نے جانا تھا کہ میرے ماں باپ کبھی رسول اللہؐ کے چھوڑنے کا حکم مجھے نہ دیں گے پھر آپؐ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَاۤأَیُّهَا النَّبِیُّ ...... یعنی اے نبی کہہ دو تم اپنی بیبیوں سے کہ اگر وہ دنیا اور اس کی زینت چاہیں تو آؤ میں تم کو برخورداری دوں اور اچھی طرح سے تم کو رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہو اور اسکے رسول کی اور آخرت کا گھر چاہو تو بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک بختوں کیلئے بہت بڑا ثواب تیار کیا ہے عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اس میں کونسی بات ایسی ہے جس کے لیے میں مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں چاہتی ہوں اللہ کو اور اسکے رسول کو اور آخرت کے گھر کو پھر سب بیبیوں نے نبیؐ کو ایسا ہی کیا جیسا میں نے کیا تھا۔

۳۶۸۲:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُنَا إِذَا كَانَ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ تُرْجِي مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ إِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ فَمَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَكِ قَالَتْ كُنْتُ أَقُوْلُ إِنْ كَانَ ذٰلِكَ إِلَيَّ لَمْ أُوْثِرْ أَحَدًا عَلٰى نَفْسِيْ۔

۳۶۸۲: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے اجازت مانگا کرتے تھے جب کسی عورت کی باری میں آپ آیا کرتے تھے ہم میں سے بعد اس کے یہ آیت اتری تُرْجِی مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ یعنی الگ رکھے تو ان سے جس کو چاہے تو معاذہ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کہا کہ آپ ﷺ کیا جواب دیتی تھیں جب حضرت آپ سے اجازت چاہتے تھے انہوں نے کہا کہ میں کہتی تھی اگر میرا اختیار ہوتا تو اپنی ذات پر کسی کو مقدم نہ رکھتی۔

۳۶۸۳: وَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۳۶۸۳: کہا امام مسلم نے اور بیان کی مجھ سے یہی روایت حسن بن عیسیٰ نے ان سے ابن مبارک نے ان سے عاصم نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

۳۶۸۴:عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ قَدْ

۳۶۸۴: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے اختیار

تشریح ۞ یعنی جب ایک بیوی کی باری تمام ہوئی اور اس کے پاس سے دوسری کے پاس جانے لگتے تو اجازت چاہتے اور جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو میں آپ ﷺ کو اپنے سوا کسی کے پاس نہ جانے دیتی مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ ﷺ کو اختیار دیا ہے اور یہ فرمانا جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اس خیال سے نہ تھا کہ عیش و آرام چاہتی تھیں بلکہ فوائد آخرت کی نظر سے تھا کہ قرب و نزدیکی جناب رسالت مآب ﷺ کی قرب الٰہی تھی اور سبب نزول رحمت اور وفور برکات اخروی اور مشاہدہ انوار وحی تھا اور اس سے اور اوپر کی حدیث سے جس میں آپ نے تقدیم کی آخرت کے چاہنے میں بڑی فضیلت اور تقدم ثابت ہوا۔ جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تمام بیبیوں پر جو اس وقت موجود تھیں۔

خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَعُدَّهٗ طَلَاقًا۔

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا تھا پھر ہم نے اس کو طلاق نہیں سمجھا۔

٣٦٨٥: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ مَا اُبَالِیْ خَيَّرْتُ امْرَاَتِیْ وَاحِدَةً اَوْمِائَةً اَوْ اَلْفًا بَعْدَ اَنْ تَخْتَارَنِیْ وَلَقَدْ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقَالَتْ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَكَانَ طَلَاقًا۔

٣٦٨٥: مسروق نے کہا کہ مجھے خوف نہیں اگر میں اختیار دوں اپنی بی بی کو ایک بار یا سو بار یا ہزار بار جب وہ مجھے پسند کرے اور میں تو جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھ چکا ہوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا تو کیا یہ طلاق ہو گیا (یعنی نہیں ہوا)۔

٣٦٨٦: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ نِسَاءَهٗ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

٣٦٨٦: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا تو یہ طلاق نہ تھی۔

٣٦٨٧: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهٗ طَلَاقًا۔

٣٦٨٧: مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٣٦٨٨: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدُّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا۔

٣٦٨٨: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٦٨٩: وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِیُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهٖ۔

٣٦٨٩: ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

٣٦٩٠: عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ للّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِیْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَآؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْرَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ

٣٦٩٠: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ابو بکرؓ آئے اور اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے دروازے پر جمع ہیں کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوئی اور ابو بکرؓ کو جب اجازت ملی تو اندر گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور اجازت چاہی۔ ان کو بھی اجازت ملی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا کہ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاںؓ ہیں کہ غمگین چپکے بیٹھے ہوئے ہیں تو حضرت عمرؓ نے اپنے دل میں کہا کہ میں ایسی کوئی بات کہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنساؤں سو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کاش آپ

سَاَلْتِنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِيْ كَمَاتَرٰى يَسَاَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَجَأُعُنُقَهَا وَ قَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا كِلَا هُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَيْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَ اللّٰهِ لَا نَسْئَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًالَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْتِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ حَتّٰى بَلَغَ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَ فَبَدَ اَبِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَ يَاعَآئِشَةُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَيْهَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَالْاٰخِرَةَ وَاَسْئَلُكَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَءَ ةَ مِنْ نِّسَآئِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ لَاتَسْاَلُنِي امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُّيَسِّرًا۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھتے خارجہ کی بیٹی کو یہ حضرت عمرؓ کی بی بیؓ ہیں کہ اس نے مجھ سے خرچ مانگا تو اس کے پاس کھڑا ہو کے اس کا گلا گھونٹنے لگا ۔سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس دیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سب بھی میرے گرد ہیں جیسا کہ تم دیکھتے ہو اور مجھ سے خرچ مانگ رہی ہیں ۔سو ابو بکرؓ کھڑے ہو کر حضرت عائشہؓ کا گلا گھونٹنے لگے اور حضرت عمرؓ حفصہؓ کا اور دونوں کہتے تھے یعنی اپنی اپنی بیٹیوں سے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہیں ہے؟ اور وہ کہنے لگیں کہ اللہ کی قسم ہم کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی چیز نہ مانگیں گی ۔جو آپؐ کے پاس نہیں ہے پھر آپؐ ان سے ایک ماہ یا انتیس روز جدا رہے پھر آپؐ کے اوپر یہ آیت اتری : يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ سے عَظِيْمًا تک آپؐ نے پہلے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی تعمیل شروع کی اور ان سے فرمایا کہ اے عائشہ! میں چاہتا ہوں کہ تم سے ایک بات کہوں اور چاہتا ہوں کہ تم اس میں جلدی نہ کرو جب تک مشورہ نہ لے لو اپنے ماں باپ سے ۔انہوں نے عرض کی کہ وہ کیا بات ہے اے رسول اللہ کے پھر آپؐ نے ان پر یہ آیت پڑھی تو انہوں نے عرض کی کہ آپؐ کے مقدمہ میں میں ان سے مشورہ لوں؟ بلکہ میں اختیار کرتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو اور میں آپؐ سے سوال کرتی ہوں کہ آپ ﷺ کسی عورت کو اپنی بیبیوں میں سے خبر نہ دیں اس بات کی جو میں نے کہی ہے ۔آپؐ نے فرمایا کہ جو بی بی مجھ سے پوچھے گی ان میں سے فوراً اسے خبر دوں گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سختی کرنے والا نہیں ۔بلکہ مجھے آسانی سے سکھانے والا کر کے بھیجا ہے۔

تشریح اس حدیث میں جو آپ ﷺ نے جناب عائشہؓ سے فرمایا کہ ماں باپ سے مشورہ لے کر جواب دینا یہ کمال شفقت کے لحاظ سے تھا کہ آپ ﷺ کو خیال ہوا کہ شاید ابھی صغیر السن ہیں اور دنیا کا تجربہ نہیں رکھتیں ایسا نہ ہو کہ میری جدائی پر آمادہ ہو جائیں ۔مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو کم سنی میں وہ عقل و شعور و دینداری عنایت فرمائی تھی کہ بوڑھوں کو نصیب نہیں کہ دار آخرت کے پسند کرنے میں اور اللہ و رسول کے اختیار کرنے میں انہوں نے کہا ماں باپ کے مشورہ کی کیا ضرورت ہے بقول شخصے ''در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست''۔غرض اس سے بڑی فضیلت جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ثابت ہوئی کہ شیخینؓ نے اپنی لڑکیوں کا خیال نہ کیا بلکہ جناب رسالت مآب کی خوشی اور خاطر داری مقدم سمجھی اور ان کو تنبیہ کر کے آپ ﷺ کو ہنسایا اور محظوظ کیا اور یہ کمال ایمان کی بات ہے جو لوگ شیخین پر طاعن

ہیں اللہ تعالیٰ ان کا منہ کالا کرے اور ان حدیثوں سے امام مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور جماہیر علماء نے استدلال کیا ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے کہے کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہ چاہے جدا ہو اور اس نے شوہر کے تئیں اختیار کیا تو یہ طلاق نہیں اور نہ اس سے فرقت ہوتی ہے اور یہی مذہب صحیح ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ غم آلود کو ہنسانا مستحب ہے اور اس کو خوشی پہنچانا منجملہ قربات ہے۔

۳۶۹۱: عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّااعْتَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَ هٗ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا النَّاسُ يَنْكُتُوْنَ بِالْحَصٰى وَيَقُوْلُوْنَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَ هٗ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّؤْمَرْنَ بِالْحِجَابِ قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَاَعْلَمَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ يَاابْنَةَ اَبِيْ بَكْرٍ اَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَانِكِ اَنْ تُؤْذِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَالِيْ وَ مَالَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَايَا حَفْصَةُ اَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَانِكِ اَنْ تُؤْذِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايُحِبُّكِ وَلَوْلَآاَنَا لَطَلَّقَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ اَشَدَّ الْبُكَاءِ فَقُلْتُ لَهَا اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ هُوَ فِيْ خِزَانَتِهٖ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَإِذَا اَنَابِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلٰى اُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ نَقِيْرٍ مِّنْ خَشَبٍ وَّ هُوَ جِذْعٌ يَّرْقٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَارَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَاحٌ اِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

۳۶۹۱: عمر بن خطابؓ نے کہا کہ جب کنارہ کیا نبی ﷺ نے اپنی بیبیوں سے۔ کہا انہوں نے میں داخل ہوا مسجد میں اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے ہیں (جیسے کوئی بڑی فکر اور تردد میں ہوتا ہے) اور کہہ رہے ہیں کہ طلاق دی رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیبیوں کو اور ابھی تک ان کو پردہ میں رہنے کا حکم نہیں ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج کا حال معلوم کروں، سو داخل ہوا میں جناب عائشہ صدیقہؓ کے پاس، اور میں نے ان سے کہا کہ اے بیٹی! ابوبکرؓ کی! تمہارا یہ حال ہو گیا کہ تم ایذا دینے لگیں رسول اللہ ﷺ کو۔ سو انہوں نے کہا کہ مجھ کو تم سے اور تم کو مجھ سے کیا کام اے فرزند خطاب کے تم اپنی گٹھری کی خبر لو (یعنی اپنی بیٹی حفصہؓ کو سمجھاؤ مجھے کیا نصیحت کرتے ہو) پھر میں حفصہؓ کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا اے حفصہ تمہارا یہاں تک درجہ پہنچ گیا کہ ایذا دینے لگیں تم رسول اللہ ﷺ کو اور اللہ کی قسم تم جانتی ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ تم کو نہیں چاہتے اور میں نہ ہوتا تو تم کو اب تک طلاق دے چکے ہوتے رسول اللہ ﷺ اور وہ خوب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں اور میں نے ان سے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے خزانہ میں اپنے جھروکے میں ہیں اور میں وہاں گیا تو میں نے دیکھا کہ رباح، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام جھروکے کی چوکھٹ پر بیٹھا ہوا ہے اور اپنے دونوں پیر اوپر ایک کھدی ہوئی لکڑی کے کہ وہ کھجور کا ڈنڈا تھا۔ لٹکائے ہوئے تھا اور اسی لکڑی پر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چڑھتے اترتے تھے۔ (یعنی وہ بجائے سیڑھی کے جھروکے میں لگی تھی) سو میں نے پکارا کہ اے رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہؐ تک پہنچوں اور رباح نے جھروکے کی طرف نظر کی اور پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہ کہا۔ پھر میں نے کہا اے رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہؐ تک پہنچوں پھر نظر کی رباح نے غرفہ کی طرف اور مجھے دیکھا اور کچھ نہیں کہا۔ پھر میں نے آواز بلند کی کہا کہ اے

ثُمَّ قُلْتُ يَارَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ رَبَاحٌ اِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِيْ فَقُلْتُ يَارَبَاحُ اسْتَأْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَّ اَنِّيْ جِئْتُ مِنْ اَجْلِ حَفْصَةَ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَ رَفَعْتُ صَوْتِيْ فَاَوْمَى اِلَيَّ اَنِ ارْقَهْ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى حَصِيْرٍ فَجَلَسْتُ فَاَدْنٰى عَلَيْهِ اِزَارَهٗ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ وَاِذَا الْحَصِيْرُ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِيْ فِيْ خِزَانَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَنَا بِقَبْضَةٍ مِّنْ شَعِيْرٍ نَحْوَ الصَّاعِ وَ مِثْلِهَا قَرَظًا فِيْ نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَاِذَا اَفِيْقٌ مُّعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ قَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَالِيَ لَآ اَبْكِيْ وَهٰذَا الْحَصِيْرُ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِكَ وَهٰذِهٖ خِزَانَتُكَ لَآ اَرٰى فِيْهَآ اِلَّا مَا اَرٰى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَ كِسْرٰى فِي الثِّمَارِ وَ الْاَنْهَارِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصَفْوَتُهٗ وَهٰذِهٖ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَ لَهُمُ الدُّنْيَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ حِيْنَ دَخَلْتُ وَاَنَا اَرٰى فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَايَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَاْنِ النِّسَآءِ فَاِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَكَ وَ مَلَآئِكَتَهٗ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَ اَنَا وَ اَبُوْ بَكْرٍ

رباح اجازت لے میرے لیے اپنے پاس کی کہ میں رسول اللہ ﷺ تک پہنچوں اور میں گمان کرتا ہوں کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے خیال فرمایا ہے کہ میں حفصہؓ کے لیے آیا ہوں اور اللہ کی قسم ہے کہ اگر جناب رسول اللہ ﷺ مجھے حکم دیں اس کی گردن مارنے کا تو میں اس کی گردن ماروں (اس سے خیال کرنا چاہیے حضرت عمرؓ کے ایمان اور خلوص کو اور اس محبت کو جو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہے اور ضروری ہے یہی محبت ہر مومن کو حضرت ﷺ کے ساتھ) اور میں نے اپنی آواز بلند کی سو اس نے اشارہ کیا کہ چڑھ آؤ اور میں داخل ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ ﷺ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور میں بیٹھ گیا اور آپ ﷺ نے اپنی تہبند اپنے اوپر کر لی اور اس کے سوا اور کوئی کپڑا آپ ﷺ کے پاس نہ تھا اور چٹائی کا نشان آپ ﷺ کے بازو میں ہو گیا تھا اور میں نے اپنی نگاہ دوڑائی حضرت کے خزانہ میں تو اس میں چند مٹھی جو تھے قریب ایک صاع کے اور اس کے برابر سلم کے پتے ایک کونے میں جھروکے کے پڑے تھے (کہ اس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہیں) اور ایک کچا چمڑا جس کی دباغت خوب نہیں ہوئی تھی وہ لٹکا ہوا تھا اور میری آنکھیں یہ دیکھ کر جوش کر آئیں (اور میں رونے لگا) تو آپؐ نے فرمایا کس چیز نے تم کو رلایا اے ابن خطاب؟ میں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ تعالیٰ کے میں کیوں کر نہ روؤں اور حال یہ ہے کہ یہ چٹائی آپؐ کے بازوئے مبارک پر اثر کر گئی ہے اور یہ آپ ﷺ کا خزانہ ہے۔ کہ نہیں دیکھتا میں اس میں مگر وہی جو دیکھتا ہوں اور یہ قیصر اور کسریٰ ہیں کہ پھلوں اور نہروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس کے برگزیدہ اور آپ ﷺ کا یہ خزانہ ہے (اور وہ اللہ کے دشمن ہیں اور اس عیش و دولت میں ہیں) سو فرمایا آپؐ نے کہ اے بیٹے خطاب کے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ ہمارے لیے آخرت ہے اور ان کے لیے دنیا۔ میں نے کہا کیوں نہیں (یعنی میں راضی ہوں) اور کہا حضرت عمرؓ نے کہ میں جب داخل ہوا تھا تو اس وقت آپؐ کے چہرہ منور میں غصہ پاتا تھا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ کو بیبیوں میں کیا دشواری ہے۔ اگر آپ ﷺ ان کو طلاق دے چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ساتھ ہے (یعنی مدد اور نصرت ہے) اور اس کے

وَّ الْمُؤْمِنُوْنَ مَعَكَ وَقَلَّ مَا تَكَلَّمْتُ وَ اَحْمَدُ اللّٰهَ بِكَلَامٍ اِلَّا رَجَوْتُ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِيْ اَقُوْلُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اٰيَةُ التَّخْيِيْرِ: ﴿عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ﴾ [التحريم : ٥] ﴿وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ﴾ [التحريم : ٤] وَكَانَتْ عَآئِشَةُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَظَاهَرَانِ عَلٰى سَآئِرِ نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَهُنَّ قَالَ لَا قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ الْمُسْلِمُوْنَ يَنْكُتُوْنَ بِالْحَصٰى يَقُوْلُوْنَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ اَفَاَنْزِلُ فَاُخْبِرُهُمْ اَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَلَمْ اَزَلْ اُحَدِّثُهٗ حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهٖ وَ حَتّٰى كَشَرَ فَضَحِكَ وَكَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْتُ اَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ مَايَمَسُّهٗ بِيَدِهٖ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةً وَّ عِشْرِيْنَ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَقُمْتُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ لَمْ يُطَلِّقْ نِسَآءَهٗ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ

فرشتے اور جبریل اور میکائیل اور میں اور ابوبکرؓ اور تمام مومنین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور اور اکثر جب میں کلام کرتا تھا اور تعریف کرتا تھا اللہ تعالیٰ کی کلام میں تو امید رکھتا تھا میں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سچا کر دے گا اور تصدیق کرے گا۔ میری بات کی جو میں کہتا تھا (اس سے کمال قرب اور حسن ظن حضرت عمرؓ کا بارگاہ الٰہی میں ظاہر ہوا اور جیسا ان کو ظن تھا اپنے پروردگار کے ساتھ ویسا ہی ظہور میں آتا تھا) اور یہ آیت تخییر اتری عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اخیر تک یعنی قریب ہے پروردگار اس کا (یعنی نبی کا) کہ اگر طلاق دیدے وہ تم کو تو بدل دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بیبیاں تم سے بہتر اور اگر تم دونوں اس پر زور کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کا رفیق ہے اور جبرئیل اور نیک لوگ مومنوں میں کے اور تمام فرشتے اس کے بعد اس کے پشت پناہ ہیں اور حضرت عائشہ ابوبکر کی صاحبزادی اور حفصہؓ ان دونوں نے زور کیا تھا اوپر تمام بیبیوں کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کیا آپؐ نے ان کو طلاق دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے جب میں مسجد میں داخل ہوا تو مسلمان کنکریاں الٹ پلٹ کر رہے تھا اور کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے طلاق دے دی اپنی بیبیوں کو سو میں اتروں اور ان کو خبر دے دوں کہ آپؐ نے ان کو طلاق نہیں دی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اگر تم چاہو۔ سو میں آپؐ سے باتیں کرتا رہا۔ یہاں تک کہ غصہ آپؐ کے چہرہ مبارک سے بالکل کھل گیا اور یہاں تک کہ آپؐ نے دندان مبارک کھولے اور ہنسے اور آپؐ کے دانتوں کی ہنسی سب لوگوں سے زیادہ خوب صورت تھی پھر جناب رسول اللہؐ اترے اور میں بھی اترا اور میں اس کھجور کے ڈنڈا کو پکڑتا ہوا اترتا تھا کہ کہیں گر نہ پڑوں اور رسول اللہؐ اس طرح بے تکلف اترے جیسے زمین پر چلتے تھے اور کہیں ہاتھ تک بھی نہ لگایا۔ پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپؐ جھروکے میں انتیس دن رہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور میں مسجد کے دروازے پر کھڑا ہوا اور پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ طلاق نہیں دی آپؐ نے بیبیوں کو اور یہ آیت اتری۔ وَاِذَا جَآءَهُمْ یعنی جب آتی ہے انکے پاس کوئی خبر چین کی یا خوف کی تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اس کو لے جائیں رسول کے پاس اور صاحبان امر کے پاس

مِنۡهُمۡ﴾ [النساء : ۸۳] فَكُنۡتُ اَنَا اسۡتَنۡبَطۡتُ ذَالِكَ الۡاَمۡرَ وَ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّخۡيِيۡرِ۔

مسلمانوں میں سے تو جان لیں جو لوگ کہ چن لیتے ہیں ان میں سے غرض اس امر کی حقیقت کو میں نے چنا اور اللہ نے آیت تخییر کی اتاری۔

۳۶۹۲: عَنۡ عَبۡدِاللّٰهِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ مَكَثۡتُ سَنَةً وَّ اَنَا اُرِيۡدُ اَنۡ اَسۡاَلَ عُمَرَبۡنَ الۡخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُ عَنۡ اٰيَةٍ فَمَا اَسۡتَطِيۡعُ اَنۡ اَسۡئَلَهٗ هَيۡبَةً لَّهٗ حَتّٰى خَرَجَ حَآجًّا فَخَرَجۡتُ مَعَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا بِبَعۡضِ الطَّرِيۡقِ عَدَلَ اِلَى الۡاَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَّهٗ فَوَقَفۡتُ لَهٗ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ سِرۡتُ مَعَهٗ فَقُلۡتُ يَااَمِيۡرَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَ تَا عَلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صلى الله عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مِنۡ اَزۡوَاجِهٖ فَقَالَ تِلۡكَ حَفۡصَةُ وَعَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهُمَا قَالَ فَقُلۡتُ لَهٗ وَ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُ لَاُرِيۡدُ اَنۡ اَسۡئَلُكَ عَنۡ هٰذَا مُنۡذُسَنَةٍ فَمَآ اَسۡتَطِيۡعُ هَيۡبَةً لَّكَ قَالَ فَلَا تَفۡعَلۡ مَا ظَنَنۡتَ اَنَّ عِنۡدِيۡ مِنۡ عِلۡمٍ فَسَلۡنِيۡ عَنۡهُ فَاِنۡ كُنۡتُ اَعۡلَمُهٗ اَخۡبَرۡتُكَ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ اِنۡ كُنَّا فِي الۡجَاهِلِيَّةِ مَانَعُدُّ لِلنِّسَآءِ اَمۡرًا حَتّٰى اَنۡزَلَ اللّٰهُ فِيۡهِنَّ مَااَنۡزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَاقَسَمَ قَالَ فَبَيۡنَمَآ اَنَا فِيۡ اَمۡرٍ اَتَمِرُهٗ اِذۡقَالَتۡ لِي امۡرَاَتِيۡ لَوۡ صَنَعۡتَ كَذَا وَكَذَا فَقُلۡتُ لَهَا وَ مَالَكِ اَنۡتِ وَلِمَا هٰهُنَا وَ مَا تَكَلُّفُكِ فِيۡ اَمۡرٍ اُرِيۡدُهٗ فَقَالَتۡ لِيۡ عَجَبًا لَكَ يَا ابۡنَ الۡخَطَّابِ مَا تُرِيۡدُ اَنۡ تُرَاجَعَ اَنۡتَ وَ اِنَّ ابۡنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ يَوۡمَهٗ غَضۡبَانًا قَالَ عُمَرُ فَاٰخُذُ رِدَآئِيۡ ثُمَّ اَخۡرُجُ مَكَانِيۡ حَتّٰى اَدۡخُلَ عَلٰى حَفۡصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنۡهَا فَقُلۡتُ لَهَا يَابُنَيَّةُ اِنَّكِ لَتُرَاجِعِيۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَظَلَّ

۳۶۹۲: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں ایک سال تک ارادہ کرتا رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت میں سوال کروں اور نہ کر سکا ان کے ڈر سے یہاں تک کہ وہ حج کو نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ نکلا پھر جب لوٹے اور کسی راستہ میں تھے کہ ایک بار پیلو کے درختوں کی طرف جھکے کسی حاجت کو اور میں ان کے لیے ٹھہرا رہا۔ یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے اور میں ان کے ساتھ چلا اور میں نے کہا اے امیر المومنین وہ دونوں عورتیں کون ہیں جنہوں نے زور ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آپ ﷺ کی بیبیوں میں سے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ حفصہ اور عائشہ ہیں۔ سو میں نے ان سے عرض کی کہ اللہ کی قسم میں آپ سے اس کو پوچھنا چاہتا تھا ایک سال سے اور آپ کی ہیبت سے پوچھ نہ سکتا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں ایسا مت کرو جو بات تم کو خیال آئے کہ مجھے معلوم ہے اس کو تم مجھ سے دریافت کرلو کہ میں اگر جانتا ہوں تو تم کو بتا دوں گا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم پہلے جاہلیت میں گرفتار تھے اور عورتوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے ان کے ادائے حقوق میں اتارا جو اتارا اور ان کے لیے باری مقرر کی جو مقرر کی چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ میں کسی کام میں مشورہ کر رہا تھا کہ میری عورت نے کہا کہ تم ایسا کرتے ویسا کرتے تو خوب ہوتا تو میں نے اس سے کہا کہ تجھے میرے کام میں کیا دخل ہے جس کا میں ارادہ کرتا ہوں سو اس نے مجھ سے کہا کہ تعجب ہے اے ابن خطاب تم تو چاہتے ہو کہ کوئی تم کو جواب ہی نہ دے۔ حالانکہ تمہاری صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ وہ دن بھر غصہ سے رہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے اپنی چادر لی اور میں گھر سے نکلا اور حفصہؓ پر داخل ہوا اور اس سے کہا کہ اے میری چھوٹی بیٹی تو جواب دیتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہاں تک کہ وہ دن بھر غصہ میں رہتے ہیں۔ سو حفصہؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تو ان کو جواب دیتی ہوں۔ سو میں نے اس سے کہا کہ تو جان لے میں

يَوْمَهُ غَضْبَانًا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاللّٰهِ اِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِيْنَ اَنِّيْ اُحَذِّرُكِ عُقُوْبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُوْلِهٖ يَابُنَيَّةَ لَاتَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِيْ قَدْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِيْ مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ لِيْ اُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلْتَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَبْتَغِيَ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَزْوَاجِهٖ قَالَ فَاَخَذَتْنِيْ اَخْذًا كَسَرَتْنِيْ عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ اَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَكَانَ لِيْ صَاحِبٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غِبْتُ اَتَانِيْ بِالْخَبَرِ وَاِذَا غَابَ كُنْتُ اَنَا اٰتِيْهِ بِالْخَبَرِ وَ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِّنْ مُّلُوْكِ غَسَّانَ ذُكِرَلَنَا اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّسِيْرَ اِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَاَتْ صُدُوْرُنَا مِنْهُ فَاَتٰى صَاحِبِي الْاَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ وَ قَالَ افْتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ جَآءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَهٗ قَالَ فَقُلْتُ رَغِمَ اَنْفُ حَفْصَةَ وَعَآئِشَةَ ثُمَّ اٰخُذُ ثَوْبِيْ فَاَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ يُرْتَقٰى اِلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَدُ عَلٰى رَاْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ فَاُذِنَ لِيْ قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ لَعَلٰى حَصِيْرٍ مَّا بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَاْسِهٖ وِسَادَةٌ

تجھ کو ڈراتا ہوں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اور اس کے رسول کے غضب سے اے میری بیٹی تو اس بیوی کے دھوکے میں مت رہو جو اپنے حسن پر اتراتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر پھر میں وہاں سے نکلا اور داخل ہوا ام سلمہ پر بسبب اپنی قرابت کے جو مجھے ان کے ساتھ تھی اور میں نے ان سے بات کی اور مجھ سے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا۔ کہ تعجب ہے تم کو اے ابن خطاب کہ تم ہر چیز میں دخل دیتے ہو یہاں تک کہ تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی بیبیوں کے معاملہ میں بھی دخل دو اور مجھے ان کی اس بات سے ایسا غم ہوا کہ اس غم نے مجھے اس نصیحت سے باز رکھا جو میں کیا چاہتا تھا اور میں ان کے پاس سے نکلا اور میرا ایک رفیق تھا انصار میں سے کہ جب میں غائب ہوتا تو وہ مجھے خبر دیتا اور جب وہ غائب ہوتا (یعنی محفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) تو میں اس کو خبر دیتا اور ہم ان دنوں خوف رکھتے تھے ایک بادشاہ کا غسان کے بادشاہوں میں سے اور ہم میں چرچا تھا کہ وہ ہماری طرف آنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ہمارے سینے اس کے خیال سے بھرے ہوئے تھے کہ اتنے میں میرا رفیق آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کہ کھولوں میں نے کہا کیا غسانی آیا؟ اس نے کہا کہ نہیں اس سے بھی زیادہ ایک پریشانی کی بات ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیبیوں سے جدا ہو گئے۔ سو میں نے کہا کہ حفصہ اور عائشہ کی ناک میں خاک بھرو۔ پھر میں نے اپنے کپڑے لیے اور میں نکلتا تھا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ ایک جھروکے میں تھے کہ اس کے اوپر ایک کھجور کی جڑ سے چڑھتے تھے اور ایک غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سیاہ فام اس سیڑھی کے سرے پر تھا۔ سو میں نے کہا کہ یہ عمرؓ ہے اور مجھے اذن دو۔ حضرت عمرؓ نے کہا پھر میں نے یہ سب قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ پھر جب میں ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور آپ ﷺ ایک حصیر پر تھے کہ ان کے اور حصیر کے بیچ میں اور کوئی بچھونا نہ تھا اور آپ ﷺ کے سر کے نیچے ایک تکیہ تھا چمڑے کا اور اس میں کھجور کا

مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَّ اِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّضْبُوْرًا وَّعِنْدَ رَأْسِهٖ اُهُبًا مُّعَلَّقَةً فَرَاَيْتُ اَثَرَ الْحَصِيْرِ فِيْ جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَايُبْكِيْكَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كِسْرٰى وَ قَيْصَرَ فِيْمَا هُمَا فِيْهِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمَا الدُّنْيَا وَلَكَ الْاٰخِرَةُ۔

چھلکا بھرا تھا اور آپ ﷺ کے پیروں کی طرف کچھ پتے سلم کے ڈھیر تھے (جس سے چمڑے کو دباغت کرتے ہیں) اور آپ ﷺ کے سرہانے ایک کچا چمڑا لٹکا ہوا تھا اور میں نے اثر اور نشان حصیر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بازو میں دیکھا اور رونے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کس نے رلایا تم کو میں نے عرض کی۔ کہ اے رسول اللہ کے بیشک کسریٰ اور قیصر کیسی عیش میں ہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم راضی نہیں ہوتے ان کے لیے دنیا ہے اور تمہارے لیے آخرت۔

٣٦٩٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ كَنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ شَاْنُ الْمَرْاَتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَزَادَ فِيْهِ فَاَتَيْتُ الْحُجَرَ فَاِذَا فِيْ كُلِّ بَيْتٍ بُكَآءٌ وَزَادَ اَيْضًا وَّ كَانَ اٰلٰى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ نَزَلَ اِلَيْهِنَّ۔

۳۶۹۳: ابن عباسؓ سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یوں وارد ہوا ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ آیا اور جب ہم مرظہران میں آئے (کہ نام ہے ایک مقام کا) اور آگے لمبی حدیث بیان کی مثل حدیث سلیمان بن بلال کی اور اس میں یوں ہے کہ میں نے کہا حال ان دو عورتوں کا (یعنی میں آپ سے دریافت کرتا ہوں) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حفصہؓ اور ام سلمہؓ اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں حجروں کے پاس آیا اور ہر گھر میں رونا تھا (یعنی ازواج مطہرات کے) اور یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے نہ ملنے کی ایک ماہ تک قسم کھائی تھی پھر جب انتیس دن ہو چکے تو آپؐ اتر کر ان کی طرف گئے۔

٣٦٩٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَّا اَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا حَتّٰى صَحِبْتُهٗ اِلٰى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ ذَهَبَ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَقَالَ اَدْرِكْنِيْ بِاِدَاوَةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهٗ وَرَجَعَ ذَهَبْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ وَذَكَرْتُ فَقُلْتُ لَهٗ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ فَمَا قَضَيْتُ كَلَامِيْ حَتّٰى قَالَ عَآئِشَةُ وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

۳۶۹۴: وہی مضمون ہے مگر اس میں یہ زیادہ ہے کہ جب مرظہران پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاجت کو چلے اور مجھ سے کہا کہ چھاگل لے کر آؤ پانی کی پھر میں چھاگل لے گیا آگے وہی مضمون ہے۔

٣٦٩٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

۳۶۹۵: عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں مدت سے آرزو رکھتا تھا کہ حضرت

قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا اَنْ اَسْئَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَدَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه وَعَدَلْتُ مَعَهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَثُمَّ اَتَانِيْ فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ فَتَوَضَّا فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمَا اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاعَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ كَرِهَ وَاللّٰهِ مَاسَئَلَهٗ عَنْهُ وَلَمْ كَتَمَهٗ قَالَ هِيَ حَفْصَةُ وَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ اَخَذَ يَسُوْقُ الْحَدِيْثَ قَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا تَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَآئُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِّسَآءِ هِمْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِيْ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ بِنْ زَيْدٍ بِالْعَوَالِيْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَاَتِيْ فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ مَاتُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَتَهْجُرُهٗ اِحْدٰهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ فَانْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ اَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ اَتَهْجُرُهٗ اِحْدٰكُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْخَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَ اَفَتَامَنُ اِحْدٰكُنَّ اَنْ يَّغْضَبَ

عمرؓ سے ان دو بیبیوں کا حال پوچھوں نبی ﷺ کی بیبیوں میں سے جن کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم توبہ کرو اللہ تعالیٰ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حج کیا انہوں نے اور میں نے بھی ان کے ساتھ پھر جب ہم ایک راہ میں تھے حضرت عمرؓ راہ سے کنارے ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ کنارے ہوا۔ پانی کی چھاگل لے کر اور انہوں نے پائخانہ کیا اور پھر میرے پاس آئے اور میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انہوں نے وضو کیا اور میں نے کہا۔ اے امیر المومنین وہ کونسی دو عورتیں ہیں نبی ﷺ کی بیبیوں میں سے جن کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر توبہ کرو تم اللہ کی طرف تو تمہارے دل جھک رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ بڑے تعجب کی بات ہے اے ابن عباس (یعنی اب تک تم نے یہ کیوں نہ دریافت کیا) زہری نے کہا کہ حضرت عمرؓ کو ان کا نہ پوچھنا اتنی مدت ناپسند ہوا اور یہ ناپسند ہوا کہ اتنے دن کیوں اس سوال کو چھپا رکھا پھر فرمایا کہ وہ حفصہؓ اور عائشہ ہیں پھر لگے حدیث بیان کرنے اور کہا کہ ہم گروہ قریش کے ایک ایسی قوم تھے کہ عورتوں پر غالب رہتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے تو ایسے گروہ کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب تھیں۔ سو ہماری عورتیں ان کی خصلتیں سیکھنے لگیں اور میرا مکان ان دنوں بنی امیہ کے قبیلہ میں تھا مدینہ کی بلندی پر سو ایک دن میں نے اپنی بیوی پر کچھ غصہ کیا سو وہ مجھے جواب دینے لگی اور میں نے اس کے جواب دینے کو برا مانا تو وہ بولی کہ تم میرے جواب دینے کو برا مانتے ہو اور اللہ کی قسم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیاں ان کو جواب دیتی ہیں اور ایک ایک ان میں کی آپ ﷺ کو چھوڑ دیتی ہے کہ دن سے رات ہو جاتی ہے۔ سو میں چلا اور داخل ہوا حفصہ پر اور میں نے کہا کہ تم جواب دیتی ہو رسول اللہ ﷺ کو۔ انہوں کہا کہ ہاں اور میں نے کہا تم میں ایک ایک آپ ﷺ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک انہوں نے کہا ہاں اور میں نے کہا کہ محروم ہوئیں تم میں سے جس نے ایسا کیا اور بڑے نقصان میں آئی کیا تم میں سے ہر ایک ڈرتی نہیں اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے اس کے رسول کے غصہ دلانے سے اور ناگہاں وہ ہلاک ہو جائے (اس سے قوت ایمان حضرت عمرؓ کی معلوم ہوتی ہے اور جو

اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ لَا تُرَاجِعِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَسْئَلِيْهِ شَيْئًا وَسَلِيْنِيْ مَا بَدَالَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْسَمَ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَّ اَنْزِلُ يَوْمًا فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ وَاٰتِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِيْ ثُمَّ اَتَانِيْ عِشَآءً فَضَرَبَ بَابِيْ ثُمَّ نَادَانِيْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَاذَا جَآءَ تْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَاَطْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ فَقُلْتُ قَدْخَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا كَآئِنًا حَتّٰى اِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا اَدْرِيْ هَاهُوَذَا مُعْتَزِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ فَاَتَيْتُ غُلَامًا لَّهٗ اَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا عِنْدَهٗ رَهْطٌ جُلُوْسٌ يَبْكِيْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَآ اَجِدُ ثُمَّ اَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَاِذَا

عظمت وشان ان کے سینہ میں نبی ﷺ کی ہے بخوبی واضح ہوتی ہے) پھر کہا کہ ہرگز جواب نہ دے تو رسول اللہ ﷺ کو اور ان سے کوئی چیز طلب نہ کر اور مجھ سے فرمائش کیا کر کہ جو تیرا جی چاہے اور تو دھوکا نہ کھائیو اس بی بی سے جو تیری ہمسایہ یعنی سوت ہے کہ وہ زیادہ حسین ہے تجھ سے اور زیادہ پیاری ہے رسول اللہ ﷺ کی بہ نسبت تیرے (غرض تو اس کے بھروسہ میں نہ رہیو کہ تیری اس کی برابری نہیں ہو سکتی اس میں اقرار ہے حضرت عمر کا حضرت عائشہ صدیقہؓ کی فضیلت اور محبوبیت کا) مراد لیتے تھے وہ حضرت عائشہ صدیقہ کو اور کہا حضرت عمرؓ نے کہ ہمارا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ ہم اور وہ باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ سو ایک دن وہ آتا تھا اور ایک دن میں اور وہ مجھے وحی وغیرہ کی خبر دیتا تھا اور میں اسے اور ہم میں چرچا ہوتا تھا کہ غسان کا بادشاہ اپنے گھوڑوں کی نعلیں لگاتا ہے کہ ہم سے لڑے سو ایک دن میرا رفیق نیچے گیا۔ (یعنی حضرت کے پاس) اور پھر عشاء کو میرے پاس آیا اور میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور آواز دی اور میں نکلا اور اس نے کہا بڑا غضب ہوا میں نے کہا کیا ملک غسان آیا؟ اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑی مہم پیش آئی اور بڑی لمبی کہ طلاق دی نبی ﷺ نے اپنی بیبیوں کو میں نے کہا بے نصیب ہوئی حفصہ اور بڑے نقصان میں آئی اور میں پہلے سے یقین رکھتا تھا کہ ایک دن یہ ہونے والا ہے یہاں تک کہ جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے پہنے اور میں نیچے اترا اور حفصہ کے پاس گیا اور اس کو دیکھا کہ وہ رو رہی ہے پھر میں نے کہا کہ طلاق دی تم کو رسول اللہ ﷺ نے؟ سو اس نے کہا میں نہیں جانتی اور وہ تو وہاں کنارہ کئے ہوئے اس جھروکے میں بیٹھے ہیں۔ سو میں حضرت کے غلام کی طرف آیا جو سیاہ فام تھا اور میں نے کہا کہ اجازت لو عمر کیلئے اور وہ اندر گیا اور پھر نکلا اور کہا کہ میں نے تمہارا ذکر کیا اور حضرت چپ ہو رہے پھر میں پیٹھ موڑ کر چلا اور ناگہاں غلام مجھے بلانے لگا اور کہا کہ آ تو تمہارے لئے اجازت ہوئی سو داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آپ ﷺ ایک بوریئے کی بناوٹ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ اس کی بناوٹ آپ ﷺ کے بازو میں اثر کر گئی تھی پھر میں نے عرض کی کہ کیا آپ ﷺ نے طلاق دی اپنی بیبیوں کو اے رسول

الْغُلَامُ يَدْعُوْنِیْ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ اَذِنَ لَكَ
فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰی رَمْلِ حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِهٖ
فَقُلْتُ اَطَلَّقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نِسَائَكَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ
اِلَیَّ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ رَاَيْتَنَا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا تَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا
قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُ هُمْ
فَطَفِقَ نِسَآءُ نَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِّسَآءِ هُمْ فَتَغَضَّبْتُ
عَلٰی امْرَاَتِیْ يَوْمًا فَاِذَا هِیَ تُرَاجِعُنِیْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ
تُرَاجِعَنِیْ فَقَالَتْ مَاتُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَ اللّٰهِ اِنَّ
اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ
وَتَهْجُرُهٗ اِحْدٰهُنَّ الْيَوْمَ اِلَی اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ
خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَ اَفَتَاْمَنُ
اِحْدٰهُنَّ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَاهِیَ قَدْ هَلَكَتْ
فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ فَقُلْتُ
لَايَغُرَّنَّكِ اِنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِیَ اَوْسَمَ مِنْكِ
وَاَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْكِ فَتَبَسَّمَ اُخْرٰی فَقُلْتُ اَسْتَاْنِسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ نَعَمْ فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فِی الْبَيْتِ
فَوَاللّٰهِ مَارَاَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَّرُدُّ الْبَصَرَ اِلَّآ اُهُبًا ثَلَاثَةً
فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يُّوَسِّعَ عَلٰی
اُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلٰی فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَهُمْ
لَايَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاسْتَوٰی جَالِسًا ثُمَّ قَالَ
اَفِیْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ
عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِی الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ

اللہ کے سو آپ ﷺ نے میری طرف سر اٹھایا اور فرمایا کہ نہیں پھر میں نے کہا
اللہ اکبر اے رسول اللہ تعالیٰ کے کاش آپ ﷺ دیکھتے کہ ہم لوگ قریش ہیں
اور ایسی قوم تھے کہ غالب رہتے تھے عورتوں پر پھر جب مدینہ منورہ میں آئے
تو ہم نے ایسی قوم کو پایا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب ہیں اور ہماری عورتیں
بھی ان کی عادتیں سیکھنے لگیں اور میں اپنی عورت پر غصہ ہوا ایک دن سو وہ مجھے
جواب دینے لگی اور میں نے اس کے جواب دینے کو بہت برا مانا تو اس نے
کہا کہ تم کیا برا مانتے ہو میرے جواب دینے کو اس لئے کہ اللہ کی قسم ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں ان کو جواب دیتی ہیں اور ایک ایک ان میں کی
آپ ﷺ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک سو میں نے کہا کہ محروم ہوگئی
اور نقصان میں پڑ گئی جس نے ان میں سے ایسا کیا کیا تم میں سے ہر ایک
بے خوف ہوگئی ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ کرے بسبب غصہ اس
کے رسول کے اور وہ اسی دم ہلاک ہو جائے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مسکرائے اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں داخل ہوا حضرت
حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس اور میں نے کہا کہ تم دھوکا نہ کھانا اپنی
سوکن کی حالت دیکھ کر کہ وہ تم سے زیادہ خوب صورت اور تم سے زیادہ پیاری
ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سو آپ ﷺ پھر دوبارہ مسکرائے
(اس گفتگو میں کمال ایمان حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور کمال جانب
داری اللہ کے رسول کی ثابت ہوئی کہ انہوں نے سب طرح مقدم رکھا رضا
مندی کو رسول اللہ ﷺ کی اور یہی مقتضی ہے کمال ایمان کا پھر میں نے عرض
کی کہ کچھ جی بہلانے کی باتیں کروں اے رسول اللہ تعالیٰ کے؟ آپ ﷺ
نے فرمایا ہاں سو میں بیٹھ گیا اور میں نے اپنا سر اونچا کیا گھر کی طرف تو اللہ
تعالیٰ کی قسم میں نے کوئی چیز وہاں ایسی نہ دیکھی جس کو دیکھ کر میری نگاہ میری
طرف پھرتی سوا تین چمڑوں کے سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ
کے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ آپ ﷺ کی امت کو فراغت اور
کشادگی عنایت کرے (یہ کمال ادب کی بات کہی کہ آپ ﷺ اگر اپنے
واسطے نہیں مانگتے اور امت کی کشادگی طلب فرمائیے کہ وہ آپ ﷺ کی
خدمت کرے اور آپ ﷺ فارغ البال رہیں) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ شانہ

اسْتَغْفِرْ لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَانَ اَقْسَمَ اَنْ لَّایَدْخُلَ عَلَیْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَیْهِنَّ حَتّٰی عَاتَبَهُ اللّٰهُ۔

نے فارس اور روم کو بڑی کشادگی دے رکھی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پوجتے ہیں (بلکہ آتش پرست اور بت پرست ہیں) تو رسول اللہ ﷺ اٹھ بیٹھے اور کہا اے ابن خطاب! کیا تم شک میں ہو وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ ان کو طیبات دنیا کی زندگی میں دے دیئے گئے سو میں نے عرض کی کہ مغفرت مانگئے میرے لئے اللہ تعالیٰ سے اے رسول اللہ تعالیٰ کے اور کیفیت یہ تھی کہ آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ بیبیوں کے پاس نہ جائیں گے ایک مہینے تک اور یہ قسم ان پر نہایت غصہ کے سبب سے کھائی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر عتاب فرمایا۔

ایلا کا بیان

تشریح اس حدیث میں بہت فوائد ہیں اول یہ کہ معلوم ہوا اس سے حکم ایلاء کا اور ایلاء لغت میں مطلق قسم کھانے کو کہتے ہیں اور اصطلاح فقہاء میں خاص ہے ترک جماع کی قسم کھانے کے ساتھ اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ صرف ایلاء سے یعنی ترک جماع کی قسم کھانے سے نہ فی الحال طلاق پڑتی ہے نہ کفارہ لازم آتا ہے اور نہ اور کوئی مطالبہ مگر اس کی مدت میں اختلاف ہے علماء حجاز اور معظم صحابہؓ اور تابعینؒ نے کہا ہے کہ مولی وہ شخص ہے جس نے چار ماہ سے زیادہ قسم کھائی ہے اور اگر چار ماہ کی قسم کھائی تو وہ مولی یعنی ایلاء کرنے والا نہیں ہے اور کوفیوں نے کہا ہے کہ جو چار ماہ یا زیادہ کی قسم کھائے وہ مولی ہے اور اس میں سب کا اتفاق ہے کہ عورت پر طلاق نہیں واقع ہوتی جب تک چار ماہ نہ گزریں اور اس میں بھی اتفاق ہے کہ جب اس مدت کے اندر جماع کیا تو ایلاء جاتا رہا اور اگر چار ماہ تک جماع نہ کیا تو کوفیوں کے نزدیک طلاق پڑ گئی اور علماء حجاز اور مصر اور فقہائے محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ زوج سے کہا جائے کہ یا جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو قاضی طلاق دیدے اور یہی قول ہے اہل ظاہر کا اور یہی مذہب مشہور ہے امام مالکؒ کا اور یہی قول ہے امام شافعی اور ان کے اصحاب کا اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ قاضی طلاق نہ دے بلکہ جبر کرے اس پر کہ جماع کرے یا طلاق دے اور اگر وہ نہ مانے تو تعزیر دی جائے اور کوفیوں میں اختلاف ہے کہ طلاق جو اس پر بہ سبب ایلاء کے پڑتی ہے وہ بائن ہے یا رجعی اور دوسرے فقہاء سب متفق ہیں کہ جو طلاق شوہر دیتا ہے یا قاضی دیتا ہے وہ رجعی ہے مگر مالک کا قول ہے کہ اس طلاق میں رجعت جائز نہیں عدت کے اندر اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ یہ شرط کسی سے مروی نہیں سوا مالک کے اگر تین قرو ان چار مہینوں میں گزر گئے تو جابرؓ بن زید نے کہا ہے کہ اگر وہ طلاق دے چکا ہے تو عدت تمام ہوگئی اور جمہور نے کہا ہے کہ پھر سے عدت شروع کرے یعنی بعد چار ماہ کے دوسرا فائدہ اس حدیث کا یہ ہے کہ جائز ہوا اس سے پاسبان رکھنا دروازے پر جیسے وہ غلام تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر اور اکثر آپ ﷺ کے یہاں پاسبان رہتا تھا تیسرے یہ کہ واجب ہے اجازت لینا گھر والے سے اگر چہ معلوم ہو کہ وہ گھر میں اکیلا ہے چوتھے یہ کہ دوبارہ اجازت طلب کرنا روا ہے اگر ایک بار نہ ملے پانچویں یہ کہ مستحب ہے اولاد کو تنبیہ دینا اور ادب سکھانا اگر چہ بعد شادی کے ہو چھٹی زہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور قناعت کرنا آپ ﷺ کا تھوڑی دنیا پر ساتویں کوٹھوں پر جس میں سیڑھیوں کی ضرورت ہو رہنا روا ہے آٹھویں خزانہ اور گودام مقرر کرنا اثاث البیت کیلئے روا ہے نویں حرص صحابہ کرام کی طلب علم کیلئے کہ اسی کے واسطے باری مقرر تھی کہ ہر روز ایک صحابیؓ حضرت ﷺ کی خدمت میں آئیں اور علم حاصل کریں دسویں ثابت ہوا کہ خبر ایک شخص کی مقبول ہے جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس انصاری کی خبر قبول کی گیارہویں حاصل کرنا افضل کا علم کو اپنے کم درجہ والے سے جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس انصاری سے روز علم حاصل کر لیتے تھے اس کی باری کے دن کا۔ بارہویں معلوم ہوئے اس سے آداب بزرگوں

کے اور ہیبت ان کی کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک سال تک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال نہ کر سکے اور یہ شعار ہے سعادت مندوں کا تیرہویں ترغیب دینا طلب علم پر جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ دریافت کیا مجھ سے اس مسئلہ کو۔

٣٦٩٦: قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضٰی تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَا بِیْ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاَنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ اَعُدُّ هُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَتِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ ثُمَّ قَالَ يَاعَآئِشَةُ اِنِّیْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّاتَعْجَلِیْ فِيْهِ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَيْكِ ثُمَّ قَرَاَ عَلَیَّ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِاَ زْوَاجِكَ حَتّٰی بَلَغَ اَجْرًا عَظِيْمًا قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَدْ عَلِمَ وَ اللّٰهِ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِیْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ فَقُلْتُ اَوَفِیْ هٰذَا اَسْتَاْ مِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَ نِیْ اَيُّوْبُ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَاتُخْبِرْ نِسَآئَكَ اَنِّیْ اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِیْ مُبَلِّغًا وَلَمْ يُرْسِلْنِیْ مُتَعَنِّتًا قَالَ قَتَادَةُ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا قَالَ مَالَتْ قُلُوْبُكُمَا۔

٣٦٩٦: زہری نے کہا خبر دی مجھ کو عروہ نے جناب عائشہ صدیقہؓ کی زبانی کہ جب انتیس راتیں گزر گئیں تو داخل ہوئے مجھ پر رسول اللہ ﷺ اور پہلے مجھ سے آپ ﷺ نے بیان کرنا شروع کیا (یعنی مضمون تخییر کا) سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے آپ ﷺ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس ایک ماہ تک تشریف نہ لائیں گے اور آپ ﷺ ہمارے پاس انتیسویں دن تشریف لے آئے اور میں برابر دن گنتی تھی (یہ عرض کرنا ان کا اس غرض سے تھا کہ شائد آپ ﷺ بھول نہ گئے ہوں) سو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ماہ کا اطلاق انتیس دن پر بھی آتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم اس کے جواب دینے میں جلدی نہ کرو یہاں تک کہ مشورہ لے لو اپنے ماں باپ سے تو کچھ تمہارا حرج نہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: يٰاَيُّهَا النَّبِیُّ یعنی اے نبی کہہ دو تم اپنی بیبیوں سے آخر تک جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب معلوم تھا کہ میرے ماں باپ کبھی آپ ﷺ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے پھر فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں میں اپنے ماں باپ سے میں بلاشک چاہتی ہوں اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور آخرت کے گھر کو (یہ کمال ایمان اور تفقہ ہے ام المومنینؓ کا) معمر نے کہا مجھے ایوب نے خبر دی کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ مت خبر دو آپ اپنی اور بیبیوں کو اس سے کہ میں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیغام پہنچانے کو بھیجا ہے نہ مشکل میں ڈالنے کو قتادہ نے کہا: صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا کے معنی یہ ہیں کہ جھک رہے ہیں تمہارے دل۔

بَابُ : الْمُطَلَّقَةِ الْبَآئِنِ لَانَفَقَةَ لَهَا

باب: مطلقہ بائنہ کے نفقہ نہ ہونے کا بیان

٣٦٩٧: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنِ

٣٦٩٧: فاطمہ، قیس کی بیٹی سے روایت ہے کہ ابو عمر نے ان کو طلاق دی

حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَ اللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَآءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَآ أَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ أُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَآ أَصْحَابِي اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُوالْجَهْمِ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَامَالَ لَهُ انْكِحِيْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِيْ أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَّاغْتَبَطْتُ۔

طلاق بائن اور وہ شہر میں نہ تھے یعنی کہیں باہر تھے اور ان کی طرف ایک وکیل بھیج دیا اور تھوڑے جو روانہ کئے اور فاطمہ اس پر غصہ ہوئیں تو وکیل نے کہا کہ اللہ کی قسم تمہارے لئے ہمارے ذمہ کچھ نہیں ہے (یعنی نفقہ وغیرہ) پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے لئے ان کے ذمہ کچھ بھی نہیں ہے پھر حکم کیا فاطمہ کو کہ تم ام شریک کے گھر میں عدت پوری کرو پھر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہے کہ وہاں ہمارے اصحاب بہت جمع رہتے ہیں تم ابن ام مکتومؓ کے گھر عدت پوری کرو اس لئے کہ وہ ایک اندھے آدمی ہیں وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو (یعنی بے تکلف رہو گی گوشہ پردہ کی تکلیف نہ ہو گی) پھر جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھ کو خبر دینا۔ وہ کہتی ہیں کہ جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ مجھے معاویہ بن ابی سفیانؓ اور ابوجہمؓ نے نکاح کا پیغام دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہم تو اپنی لاٹھی اپنے کندھے سے نہیں اتارتا اور معاویہ مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں، تم اسامہ بن زیدؓ سے نکاح کر لو اور مجھے یہ امر ناپسند ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ اسامہؓ سے نکاح کر لو پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنی خیر وخوبی دی کہ مجھ پر اور عورتیں رشک کرنے لگیں۔

٣٦٩٨: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ أَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةً دُوْنٍ فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَ اللّٰهِ لَأُعْلِمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَإِنْ كَانَتْ لِيْ نَفَقَةٌ أَخَذْتُ الَّذِيْ يُصْلِحُنِيْ وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ لِيْ نَفَقَةٌ لَّمْ اٰخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنٰى۔

٣٦٩٨: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ان کے شوہر نے طلاق دی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ان کو کچھ تھوڑا سا خرچ روانہ کیا پھر جب انہوں نے دیکھا تو کہا اللہ کی قسم میں خبر دوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر اگر میرے لئے نفقہ ہو تو جتنا مجھے کفایت کرے اتنا لوں گی اور اگر میرے لئے نفقہ نہ ہو گا تو اس میں سے کچھ نہ لوں گی۔ پھر میں نے رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپ نے فرمایا نہ تمہارے لئے نفقہ ہے نہ مکان۔

٣٦٩٩: عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَأَخْبَرَتْنِيْ أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا فَأَبٰى أَنْ يُّنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَآءَ تْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَفَقَةَ۔

٣٦٩٩: ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے خبر دی کہ ان کے شوہر مخزومی نے طلاق دی اور انکار کیا نفقہ دینے سے پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو نفقہ نہیں اور تم ابن ام مکتوم

لَكِ فَانْتَقِلِیْ فَاذْهَبِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُوْنِیْ عِنْدَهٗ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضْعِیْنَ ثِیَابَكِ عِنْدَهٗ۔

کے گھر چلی جاؤ اس لئے کہ وہ نابینا ہے وہاں تم اپنے کپڑے اتار سکتی ہو۔ سو انہی کے پاس رہو۔

۳۷۰۰:عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ اُخْتِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَیْسٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَاحَفْصَةَ بْنَ الْمُغِیْرَةِ الْمَخْزُوْمِیَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ لَهَا اَهْلُهٗ لَیْسَ لَكِ عَلَیْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فِیْ نَفَرٍ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَیْتِ مَیْمُوْنَةَ فَقَالُوْا اِنَّ اَبَاحَفْصٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَفَقَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَعَلَیْهَا الْعِدَّةُ وَاَرْسَلَ اِلَیْهَا اَنْ لَّاتَسْبِقِیْنِیْ بِنَفْسِكِ وَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلٰی اُمِّ شَرِیْكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْهَا اَنَّ اُمَّ شَرِیْكٍ یَّاْتِیْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْطَلِقِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰی فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ یَرَكِ فَانْطَلَقَتْ اِلَیْهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا اَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدِبْنِ حَارِثَةَ۔

۳۷۰۰: فاطمہ نے خبر دی کہ ابوحفص نے ان کو تین طلاق دیں اور وہ یمن کو چلا گیا اور اس کے لوگوں نے فاطمہ سے کہا کہ تیرے لئے ہمارے اوپر نفقہ نہیں اور خالد چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میمونہؓ کے گھر میں اور عرض کی کہ ابوحفص نے تین طلاق دیں سو اس کی عورت کو نفقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو نفقہ نہیں ہے اور اس پر عدت واجب ہے اور اس کو کہلا بھیجا کہ تم اپنے نکاح میں بغیر میری صلاح کے سبقت نہ کرنا اور حکم دیا ان کو کہ ام شریک کے گھر آ جائے پھر کہلا بھیجا کہ ام شریک کے گھر مہاجرین اولین جمع ہوتے ہیں سو تم ابن ام مکتوم نابینا کے گھر جاؤ کہ اگر تم وہاں اپنا دوپٹہ اتار دو گی تو کوئی تم کو نہ دیکھے گا سو وہ اس گھر میں چلی گئی پھر جب ان کی عدت ہو چکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسامہ بن زیدؓ سے بیاہ دیا۔

۳۷۰۱:عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَ كَتَبْتُ ذٰلِكَ مِنْ فِیْهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ فَطَلَّقَنِی الْبَتَّةَ فَاَرْسَلْتُ اِلٰی اَهْلِهٖ اَبْتَغِی النَّفَقَةَ وَاقْتَصُّوا الْحَدِیْثَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لَا تَفُوْتِیْنَا بِنَفْسِكِ۔

۳۷۰۱: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۷۰۲:عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ ابْنِ الْمُغِیْرَةِ فَطَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِیْقَاتٍ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَفْتِیْهِ فِیْ خُرُوْجِهَا مِنْ بَیْتِهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰی فَاَبٰی مَرْوَانُ

۳۷۰۲: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ وہ ابو عمرو کے پاس تھی اور اس نے تین طلاق دیئے پھر فاطمہ نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے دریافت کیا گھر سے نکلنے کو تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ابن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ اور مروان نے ان کی تصدیق نہ کی مطلقہ کے گھر سے نکلنے میں اور عروہ نے کہا کہ جناب عائشہ

اَنْ يُّصَدِّ قَهُ فِي خُرُوْجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَقَالَ عُرْوَةُ اَنَّ عَآئِشَةَ اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو قابل انکار جانا۔

۳۷۰۳:وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ اِنَّ عَائِشَةَ اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ۔

۳۷۰۳:ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۷۰٤:عَنْ اَبِيْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ خَرَجَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اِلَى الْيَمَنِ فَاَرْسَلَ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِتَطْلِيْقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَا قِهَا وَ اَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا وَاللّٰهِ مَالَكِ نَفَقَةٌ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنِيْ حَامِلًا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهٗ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَاسْتَاْذَنَتْهُ فِي الْاِنْتِقَالِ فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ اَيْنَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّكَانَ اَعْمٰى تَضَعُ ثِيَا بَهَا عِنْدَهٗ وَلَايَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا اَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيْصَةَ ابْنَ ذُوَيْبٍ يَّسْئَلُهَا عَنِ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهٖ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّامِنِ امْرَاَةٍ سَنَاْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِيْ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِيْنَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَيْنِيْ وَبَيْنَكُمُ الْقُرْاٰنُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ﴾ [الطلاق : ١] الْاٰيَةَ قَالَتْ هٰذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهٗ مُرَاجَعَةٌ فَاَيُّ اَمْرٍ يَّحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ فَكَيْفَ تَقُوْلُوْنَ لَانَفَقَةَ لَهَا اِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَلَامَ

۳۷۰٤:ابوعمرو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ یمن گئے اور اپنی عورت فاطمہ کو کہلا بھیجا ایک طلاق جو اس کی طلاقوں میں باقی تھی (یعنی دو پہلے ہو چکی تھیں) اور حارث اور عیاش دونوں کو کہلا بھیجا کہ اس کو نفقہ دینا ان دونوں نے کہا کہ تجھے نفقہ نہیں پہنچتا کہ جب تک تو حاملہ نہ ہو پھر وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے حارث وغیرہ کی بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تجھ کو نفقہ نہیں اور انہوں نے دوسرے گھر چلے جانے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے اجازت دی انہوں نے عرض کی کہ کہاں جاؤں اے رسول اللہ تعالیٰ کے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے گھر کہ وہ نابینا تھے کہ وہاں اپنے کپڑے اتار کر بیٹھے اور وہ اس کو دیکھے بھی نہیں۔ پھر جب عدت پوری ہوگئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح کر دیا اسامہؓ سے سومروان نے فاطمہ کے پاس قبیصہ بن ذویب کو بھیجا کہ اس سے یہ حدیث پوچھ آئے سو فاطمہ نے یہی حدیث بیان کر دی سومروان نے کہا نہیں سنی ہم نے یہ حدیث مگر ایک عورت سے اور ہم ایسا امر قوی و معتبر کیوں نہ اختیار کریں جس پر سب لوگوں کو پاتے ہیں۔ پھر جب فاطمہ کو مروان کی بات پہنچی کہ وہ کہتا ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہ نکالو ان کو ان کے گھروں سے تو فاطمہ نے کہا کہ یہ حکم تو اس کے لئے ہے جس سے رجعت ہو سکتی ہے اور تین طلاقوں کے بعد پھر کون سی بات نئی پیدا ہو سکتی ہے پھر تم کیونکر کہتے ہو اس کو نفقہ نہیں ہے جب وہ حاملہ نہ ہو تو پھر اسے کس بھروسے روکتے ہو (یعنی نان و نفقہ

تَحْبِسُوْنَهَا۔

بھی نہیں دیتے تو پھر کیوں روکتے ہو)۔

٣٧٠٥:عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَئَلْتُهَا عَنْ قَضَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ قَالَتْ فَخَاصَمْتُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِّيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

۳۷۰۵:شعبی نے کہا میں فاطمہؓ کے پاس گیا اور اس سے دیافت کیا فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے مقدمہ میں تو اس نے کہا کہ مجھ کو تین طلاق دیں میرے شوہر نے اور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا جھگڑا لے گئی مکان اور نفقہ کیلئے تو انہوں نے نہ مجھے مکان دلوایا اور نہ نفقہ اور حکم دیا کہ ابن ام مکتومؓ کے گھر عدت پوری کروں۔

٣٧٠٦:عَنْ الشَّعْبِيِّ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ۔

۳۷۰۶:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٧٠٧:عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاَتْحَفَتْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ وَّ سَقَتْنَا سَوِيْقَ سُلْتٍ فَسَئَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ بَعْلِيْ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ اَهْلِيْ۔

۳۷۰۷:شعبی نے کہا ہم لوگ فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور انہوں نے ہم کو ابن طاب کی تر کھجوریں (ایک قسم کی کھجور کا نام) کھلائیں اور ستو جوار کے پلائے اور میں نے ان سے مطلقہ ثلاث کا حکم پوچھا کہ وہ عدت کہاں کرے انہوں نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق دی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دی کہ میں اپنے لوگوں میں جا کر عدت پوری کروں۔

٣٧٠٨:عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ۔

۳۷۰۸:فاطمہ بنت قیسؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ جس کو تین طلاقیں ہوگئیں اس کے لیے نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

٣٧٠٩:عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا فَاَرَدْتُّ النَّقْلَةَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِيْ اِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاعْتَدِّيْ عِنْدَهٗ۔

۳۷۰۹:فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میرے شوہر نے تین طلاق دیں اور میں نے وہاں سے اٹھنا چاہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ابن عم عمرو بن ام مکتوم کے گھر چلی جاؤ۔

٣٧١٠:عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَانَفَقَةَ ثُمَّ اَخَذَ الْاَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصًى فَحَصَبَهٗ بِهٖ فَقَالَ

۳۷۱۰:ابواسحاق، اسود کے ساتھ تھے بڑی مسجد میں اور شعبی بھی سو شعبی نے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ نے نہ اسے گھر دلوایا نہ خرچ اور اسود نے ایک مٹھی کنکر ڈالی اور شعبی کی طرف پھینکی اور کہا کہ تم اسے روایت کرتے ہو یہ کیا تمہاری خرابی ہے اور حالانکہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے کہ ہم نہیں چھوڑتے کتاب اللہ کی اور سنت اپنے

وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ لَانَتْرُكُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَاﷺ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَانَدْرِیْ لَعَلَّهَا حَفِظَتْ اَوْنَسِيَتْ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿لَاتُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ﴾ [الطلاق : ۱]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کے قول سے کہ معلوم نہیں شائد وہ بھول گئی یا یاد رکھا اور مطلقہ ثلاث کو گھر دینا چاہئے اور خرچہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مت نکالو ان کو ان کے گھروں سے مگر جب وہ کوئی کھلی بے حیائی کریں۔ (یعنی زنا)

۳۷۱۱:عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهٖ۔

۳۷۱۱:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۱۲:عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ تَقُوْلُ اِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلٰثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَاحَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِیْ فَاٰذَنْتُهٗ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَاَبُوْجَهْمٍ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَا مَالَ لَهٗ وَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِلنِّسَآءِ وَلٰكِنَّ اُسَامَةَ فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا اُسَامَةُ اُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَةُ اللّٰهِ وَطَاعَةُ رَسُوْلِهٖ خَيْرٌ لَّكِ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهٗ فَاغْتَبَطْتُّ۔

۳۷۱۲:فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی تھیں کہ ان کے شوہر نے تین طلاق دیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اسے گھر دلوایا نہ خرچ اور کہا فاطمہؓ نے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا تو میں نے آپ ﷺ کو خبر دی اور مجھے پیغام دیا معاویہؓ اور ابوجہمؓ نے اور اسامہ بن زیدؓ نے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ تو مفلس ہے کہ اس کے پاس مال نہیں اور ابوجہم عورتوں کو بہت مارنے والا ہے مگر اسامہ سو انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسامہ اسامہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری تجھے بہتر ہے پھر میں نے ان سے نکاح کیا اور عورتیں مجھ پر رشک کرنے لگیں۔

۳۷۱۳:عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِی الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُوْلُ اَرْسَلَ اِلَیَّ زَوْجِی اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ بِطَلَاقِی وَاَرْسَلَ مَعَهٗ بِخَمْسَةِ اٰصُعِ تَمْرٍ وَخَمْسَةِ اٰصُعِ شَعِيْرٍ فَقُلْتُ اَمَا لِیْ نَفَقَةٌ اِلَّا هٰذَا وَلَا اَعْتَدُّ فِیْ مَنْزِلِكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَشَدَدْتُ عَلَیَّ ثِيَابِی وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ صَدَقَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ اعْتَدِّیْ فِیْ بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ

۳۷۱۳:الفاظ کے اختلاف سے مفہوم وہی ہے جو اوپر گزرا' سند کا فرق ہے۔

ضَرِيْرُ الْبَصَرِ تُلْقِي ثَوْبَكِ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَخَطَبَنِي خُطَّابٌ مِنْهُمْ مُعَاوِيَةُ أَبُوْ الْجَهْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرِبٌ خَفِيفُ الْحَالِ وَأَبُوْ الْجَهْمِ مِنْهُ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ نَحْوَ هَذَا وَلَكِنْ عَلَيْكِ بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

٣٧١٤: عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَخَرَجَ فِيْ غَزْوَةِ نَجْرَانَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَزَادَ قَالَتْ تَزَوَّجْتُهُ فَشَرَّفَنِيَ اللّٰهُ بِأَبِيْ زَيْدٍ وَ كَرَّمَنِيَ اللّٰهُ بِأَبِيْ زَيْدٍ۔

۳۷۱۴: ابوبکر نے کہا کہ میں اور ابوسلمہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور ان سے اسی طلاق وغیرہ کو دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں ابوعمرو کے پاس تھی اور وہ غزوہ نجران کو گئے آگے وہی مضمون بیان کیا اخیر میں یہ زیادہ کیا کہ اللہ نے مجھے شرافت اور بزرگی بخشی ابوزید سے نکاح کرنے میں۔

٣٧١٥: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَحَدَّثَتْنَا أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَاتًّا بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُفْيَانَ۔

۳۷۱۵: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٧١٦: عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً۔

۳۷۱۶: فاطمہ نے کہا کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہ مکان دلوایا نہ نفقہ۔

٣٧١٧ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ تَزَوَّجَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِبْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَأَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهِ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا إِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ فَقَالَتْ مَالِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ خَيْرٌ فِيْ أَنْ تَذْكُرَ هٰذَاالْحَدِيْثَ۔

۳۷۱۷: ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ نے ذکر کیا کہ یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمٰن کی بیٹی سے نکاح کیا اور اس کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیا اور عروہ نے اس بات پر انہیں الزام دیا تو لوگوں نے کہا کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تو بعد طلاق کے شوہر کے گھر سے نکل گئی تھیں۔ سو میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اور میں نے ان کو خبر دی انہوں نے کہا کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس حدیث کا بیان کرنا اچھا نہیں۔

٣٧١٨: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۳۷۱۸: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ

عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ ثَلَاثًا وَّ اَخَافُ اَنْ يَّقْتَحِمَ عَلَيَّ قَالَ فَاَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ۔

میرے شوہر نے مجھے تین طلاق دے دی ہیں اور مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میرے ساتھ سختی و بدمزاجی کریں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ اور گھر میں چلی جائیں۔

۳۷۱۹:عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَالِفَا طِمَةَ خَيْرٌ اَنْ تَذْكُرَ هٰذَا تَعْنِيْ قَوْلَهَا لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ۔

۳۷۱۹: جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ کو یہ کہنا خوب نہیں ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کو نہ مکان ہے نہ نفقہ۔

۳۷۲۰:عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَلَمْ تَرَىْ اِلٰى فُلَانَةَ بِنْتِ لُحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعِيْ اِلٰى قَوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ اَمَا اِنَّهٗ لَاخَيْرَ لَهَا فِيْ ذِكْرِ ذَاكَ۔

۳۷۲۰:عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ ابن زبیرؓ نے جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ فلاں عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دے دیں اور وہ نکل گئی یعنی شوہر کے گھر سے انہوں نے فرمایا کہ اس نے برا کیا عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ آپ فاطمہ کی بات نہیں سنتیں کہ وہ کیا کہتی ہے۔انہوں نے فرمایا کہ اس کو اس قول کے بیان کرنے میں کچھ خیر نہیں۔

تشریح ۞ فاطمہ بنت قیس کی جو روایتوں میں اختلاف واقع ہوا ہے کہ کسی میں مذکور ہے کہ ان کے شوہر نے تین طلاق دیں کسی میں طلاق البتہ مذکور ہے کسی میں مطلق طلاق کا ذکر ہے عدد کا ذکر نہیں تطبیق اس میں یوں ہے کہ قبل اس کے ان کے شوہر نے دو طلاق دی تھیں اور یہ تیسری ہوئی جس کے بعد وہ جدا ہوئیں غرض جنہوں نے طلاق البتہ ذکر کیا ان کی مراد بھی یہی تین طلاق ہیں اور علماء کرام نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ عورت مطلقہ بائنہ جس کو حمل نہ ہو اس کو نفقہ اور مکان دینا ہے یا نہیں سو عمر بن الخطاب اور ابوحنیفہ اور دوسرے فقہاء کا قول ہے کہ اس کو نفقہ اور مکان دینا ضروری ہے عدت تک اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور احمدؒ نے کہا ہے کہ نہ نفقہ ہے نہ مکان اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ مکان دینا واجب ہے نہ نفقہ اور ہر ایک کے دلائل نووی میں مفصل مذکور ہیں اور ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم نابینا کے گھر میں رہنے کا جو حکم دیا اس سے بعض لوگوں نے استنباط کیا ہے کہ عورت کو نظر کرنا مرد اجنبی کی طرف جائز ہے بخلاف مرد کے کہ اس کو عورت اجنبی کی طرف نظر روا نہیں اور یہ مذہب ضعیف ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ دونوں کو اجنبی پر نظر کرنا حرام ہے چنانچہ یہ آیت صاف اس پر دلیل ہے کہ فرمایا اللہ پاک نے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ یعنی کہہ دو تم اے نبی ﷺ مرد مومنین سے کہ روکے رکھیں اپنی آنکھیں اور کہہ دو مومن عورتوں سے کہ روکیں وہ بھی اپنی آنکھیں اور اسی پر دلالت کرتی ہے حدیث نبہان کی جو مولیٰ تھے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہ ام سلمہؓ اور میمونہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھیں اور عبداللہ بن ام مکتومؓ حاضر ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ چھپو۔انہوں نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم تو نابینا نہیں ہو اور یہ حدیث حسن ہے کہ ابوداؤد اور ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے غرض حدیث فاطمہؓ میں اس کی اجازت نہیں ہے کہ تم عبداللہ بن ام مکتومؓ کی طرف نظر کرنا بلکہ صرف اتنی بات ہے کہ تم کو ان کی نگاہ سے بچنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی جیسے اور کسی بینا کے گھر میں رہنے سے پیش آتی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ابوجہمؓ اور معاویہ کا حال فرمایا یہ غیبت محرمہ میں داخل نہیں اس لئے کہ مشورہ کے وقت میں کسی کا ضروری حال بیان کر دینا روا ہے کہ اس میں دوسرے کی خیر خواہی ہے غرض اس حدیث فاطمہؓ میں بہت سے فوائد ہیں۔اول جواز طلاق غائب ثانی جواز توکیل حقوق مثل قبض و دفع کے ثالثاً نہ ہونا نفقہ کا بائن کیلئے اور

بعض نے کہا نہ نفقہ ہے نہ سکنہ رابعاً جواز سماع کلام اجنبیہ مسئلہ پوچھنے میں خامساً جواز باہر نکالنے کا مکان عدت سے بنظر ضرورت کے سادساً مستحب ہونا زیارت نساء صالحات مردوں کو بھی مگر اس طرح کہ خلوت محرمہ نہ واقع ہو غرض اسی طرح کے اور بہت فوائد ہیں جو بخوف تطویل نہیں ذکر کئے جس کو منظور ہو نووی میں رجوع کرے۔

بَابُ : جَوَازِ خُرُوْجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَآئِنِ وَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا

باب: معتدہ بائن کو اور جس کا شوہر مر گیا ہو اس کو دن میں نکلنا ضرورت کے واسطے روا ہے

۳۷۲۱:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ طُلِّقَتْ خَالَتِيْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْ تَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا۔

۳۷۲۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے تھے کہ میری خالہ کو طلاق ہوئی اور انہوں نے چاہا کہ اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لیں سو اس ایک شخص نے ان کو جھڑکا ان کے باہر نکلنے پر اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں تم جاؤ اور اپنے باغ کی کھجوریں توڑ لو اس لیے کہ شاید تم اس میں سے صدقہ دو (تو اوروں کا بھلا ہو) یا اور کوئی نیکی کرو کہ تمہارا بھلا ہو)

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتدہ بائن کو ضرورت کے وقت نکلنا حالت عدت میں روا ہے اور یہی مذہب ہے مالکؒ اور شافعیؒ اور ثوریؒ اور لیثؒ اور احمدؒ اور دوسرے لوگوں کا کہ یہ سب قائل ہیں کہ دن کو ضرورت کیلئے نکلنا روا ہے اور اسی طرح سب عدت وفات شوہر میں بھی ان کے نزدیک روا ہے اور عدت وفات میں ابوحنیفہؒ ان کے موافق ہیں نہ مطلقہ بائنہ میں، ان کا قول ہے کہ وہ نہ رات کو نکلے نہ دن کو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا کھجور سے بھی مستحب ہے اس کے توڑنے کے وقت اور صدقہ دینے کا اشارہ کرنا بھی صاحب تمر کو مستحب ہے۔

بَابُ : اِنْقِضَآءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَغَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ

باب: وضع حمل سے عدت کا تمام ہونا

۳۷۲۲:عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَاْمُرُهُ اَنْ يَّدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ فَيَسْئَلُهَا عَنْ حَدِيْثِهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ اَنَّ سُبَيْعَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ فِيْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَّ

۳۷۲۲: عبید اللہ بن عبداللہ نے کہا کہ ان کے باپ نے عمر بن عبداللہ کو لکھا کہ وہ سبیعہؓ بنت حارث اسلمیہ کے پاس جائیں اور ان سے ان کی حدیث کو دریافت کریں کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا سو عمر بن عبداللہ نے ان کو لکھا کہ سبیعہؓ نے ان کو خبر دی کہ وہ سعدؓ کے نکاح میں تھی اور قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھی اور غزوہ بدر میں حاضر ہوئی تھی اور حجۃ الوداع میں انہوں نے وفات پائی اور یہ حاملہ تھی پھر کچھ دیر نہ ہوئی ان کی وفات کو کہ ان کا حمل وضع ہوا بعد وفات شوہر کے پھر جب اپنے نفاس سے فارغ

كَانَ مِمَّنْ شَهِدَبَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَّضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُوالسَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِيْ اَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكَ تَرْجِيْنَ النِّكَاحَ اِنَّكِ وَاللّٰهِ مَآاَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَئَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِيْ بِاَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَاَمَرَنِيْ بِالتَّزَوُّجِ اِنْ بَدَالِيْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا اَرٰى بَاسًا اَنْ تَزَوَّجَ حِيْنَ وَضَعَتْ وَاِنْ كَانَتْ فِيْ دَمِهَا غَيْرَاَنَّهٗ لَايَقْرُبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ۔

ہوئیں تو انہوں نے سنگھار کیا پیغام دینے والوں کیلئے اور ابوالسنابل ان کے پاس آئے اور وہ ایک مرد تھے قبیلہ بنی عبدالدار کے اور ان سے کہا کیا سبب ہے کہ میں تم کو سنگار کئے دیکھتا ہوں شائد تم نکاح کا ارادہ رکھتی ہو؟ اور اللہ کی قسم تم نکاح نہیں کرسکتیں جب تک تم پر چار مہینے اور دس دن نہ گزر جائیں۔ سبیعہؓ نے کہا جب انہوں نے مجھ سے یوں کہا تو میں اپنے کپڑے اوڑھ پہن کر شام کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ ﷺ سے پوچھا آپ ﷺ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں اسی وقت اپنی عدت پوری کر چکی جب کہ میں نے وضع حمل کیا اور حکم دیا مجھ کو نکاح کا جب میں چاہوں ابن شہاب نے کہا کہ میں اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں جانتا کہ کوئی عورت نکاح کرے بعد وضع کے اسی وقت اگرچہ وہ ابھی خون نفاس میں ہو۔ مگر اتنی بات ضرور ہے کہ اس کا شوہر اس سے صحبت نہ کرے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو۔

۳۷۲۳:عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنَ عَبَّاسٍ اجْتَمَعَا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُمَا يَذْكُرَانِ الْمَرْاَةَ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عِدَّتُهَا اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا يَتَنَازَعَانِ ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَامَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَاسَلَمَةَ فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْئَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَآءَ هُمْ فَاَخْبَرَ هُمْ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ نَفِسَتْ بَعْدَ وَفَاتِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ وَاِنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ۔

۳۷۲۳:سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ ابوسلمہؓ اور ابن عباسؓ دونوں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جمع ہوئے اور اس عورت کا ذکر کرنے لگے جو اپنے شوہر کے مرنے کے بعد کئی رات کے پیچھے نفاس میں ہو جائے یعنی وضع حمل کرے تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ دونوں عدتوں میں جو اخیر میں پوری ہو وہ پوری کرے اور ابوسلمہ نے کہا کہ وہ اسی وقت عدت پوری کر چکی اور ان دونوں میں آپس میں تنازعہ ہونے لگا سو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں یعنی ابوسلمہ کے غرض کریب جو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مولیٰ تھے ان کو ام سلمہ رضی للہ تعالیٰ عنہا کے پاس روانہ کیا تا کہ ان سے جا کر پوچھیں سو وہ ان کے پاس آئے اور لوٹ کر خبر دی کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہے کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا کو نفاس ہوا اُن کے شوہر کی وفات کے کئی رات بعد اور پھر انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپ ﷺ نے ان کو نکاح کا حکم دیا۔

٣٧٢٤: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَاالْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَأَرْسَلُوْا إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ وَ لَمْ يُسَمِّ كُرَيْبًا۔

۳۷۲۴: یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے یہی مضمون مروی ہے مگر لیث کی روایت میں یہ ہے کہ ام سلمہؓ کے پاس کسی کو روانہ کیا کریب کا نام نہیں ہے۔

تشریح: جماہیر علماء سلف وخلف نے اس حدیث پر اجماع کیا ہے اور کہا ہے کہ عدت حاملہ کی یہی ہے کہ وضع حمل کرے اگر چہ شوہر کی وفات کے ایک لحظہ کے بعد کیوں نہ ہو اور شوہر کے غسل میت کے قبل کیوں نہ ہو اور اسی وقت اس کو نکاح روا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابوحنیفہ اور احمد اور علمائے امت کا اور جو سوا اس کے ہے وہ مذہب شاذ ہے اور قابل التفات نہیں اور یہ آیت ان سب کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنی پیٹ والیوں کی عدت یہ ہے کہ اپنا پیٹ جنیں اور یہ آیت عام ہے شامل ہے اس عورت کو جس کو طلاق دی جائے یا جس کا خاوند مرجائے اور مخصص ہے اس آیت کو جس میں عدت وفات کی چار مہینے دس دن مذکور ہیں۔ (نووی ملخصاً)

بَابُ: وُجُوْبِ الْاِحْدَادِ فِيْ عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَتَحْرِيْمِهٖ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ اِلَّا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

باب: سوگ واجب ہے اس عورت پر جس کا خاوند مرجائے اور کسی حالت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے

٣٧٢٥: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْهَا اَبُوْسُفْيَانَ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ اَوْغَيْرِهٖ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَ اللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ حَاجَةٌ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

۳۷۲۵: زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے میں ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئی، جب ان کے باپ ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ گزر گئے تو ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خوشبو منگوائی جو زردتھی خلوق (ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے) تھی یا کوئی اور خوشبو تھی اور ایک لڑکی کو (اپنے ہاتھوں سے) لگائی پھر ہاتھ اپنے گالوں پر پھیر لئے اور کہا قسم اللہ کی مجھے خوشبو کی حاجت نہیں مگر میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے منبر پر ''حلال نہیں ہے اس شخص کو جو یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند کے لئے سوگ کرے چار مہینے دس دن تک''۔

٣٧٢٦: قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حِيْنَ تُوُفِّيَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا تَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ

۳۷۲۶: زینب نے کہا پھر میں زینبؓ بنت جحش کے پاس گئی جب ان کے بھائی مرے، انہوں نے یہی خوشبو منگائی اور لگائی پھر کہا قسم اللہ کی مجھ کو خوشبو کی حاجت نہیں تھی مگر میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے منبر پر ''کسی کو درست نہیں جو یقین رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوا اس عورت کے جس کا خاوند مرجائے وہ چار مہینے دس دن تک سوگ

فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

کرے''۔

٣٧٢٧ : قَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ اُمِّي اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا وَّقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ۔

۳۷۲۷: زینب نے کہا میں نے اپنی ماں ام المومنین ام سلمہؓ سے سنا وہ کہتی تھیں ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اس کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا سرمہ لگاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پھر اس عورت نے پوچھا دو یا تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہر بار پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تو عدت کے چار مہینے دس ہی دن ہیں جاہلیت میں تو عورت ایک برس پورے مینگنی پھینکتی حمید جو راوی ہے اس حدیث کا اس نے کہا میں نے زینب سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے۔

٣٧٢٨: قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَّلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا وَّ لَا شَيْئًا حَتّٰى يَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَآبَّةٍ حِمَارٍ اَوْشَاةٍ اَوْطَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّ مَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً فَتَرْمِيْ بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَاشَآءَتْ مِنْ طِيْبٍ اَوْغَيْرِهٖ۔

۳۷۲۸: زینب نے کہا (جاہلیت کے زمانے میں) جب عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھونسلے میں گھس جاتی برے سے برا کپڑا پہنتی نہ خوشبو لگاتی نہ کچھ اور یہاں تک کہ ایک سال گزر جاتا پھر ایک جانور اس کے پاس لاتے گدھا یا بکری یا چڑیا جس سے وہ اپنی عدت توڑتی (اس جانور کو اپنی کھال پر رگڑتی یا اپنا ہاتھ اس پر پھیرتی) ایسا بہت کم ہوتا کہ وہ جانور زندہ رہتا (اکثر مر جاتا کچھ شیطان کا اثر ہوگا یا اس کے بدن پر میلی کچیلی ایک گھونسلے میں رہنے سے زہر دار مادہ چڑھ جاتا ہوگا جو جانور پر اثر کرتا ہوگا) پھر وہ باہر نکلتی ایک مینگنی اس کو دیتے اس کو پھینک کر پھر جو چاہتی خوشبو وغیرہ لگاتی۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس عورت کا خاوند مر جائے اس کو سوگ کرنا واجب ہے اور اس پر علماء کا اتفاق ہے مگر اس کی تفصیل میں اختلاف ہے تو واجب ہے یہ سوگ ہر اس عورت پر جس کا خاوند مر جائے گا اگر چہ اس کے خاوند نے اس سے جماع نہ کیا ہو یا وہ کمسن ہو یا لونڈی ہو یا کافر ہو یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور جمہور علماء کا اور ابو حنیفہؒ اور ابو ثور اور بعض مالکیہ کے نزدیک اگر عورت اہل کتاب میں سے ہو تو اس پر یہ عدت واجب نہیں ہے بلکہ عدت خاص ہے مسلمان عورت سے اسی طرح لونڈی اور نابالغ عورت پر بھی عدت وفات نہیں ہے اور ام ولد پر تو بالا جماع عدت نہیں ہے اسی طرح اس لونڈی پر جس کا مالک مر جائے انتہی مختصراً اس حدیث سے سوگ والی عورت کیلئے سرمے کا لگانا حرام ہونا نکلتا ہے۔ اگر چہ ضرورت ہو اور موطا میں ایک حدیث ہے جس میں یہ مذکور ہے رات کو سرمہ لگا لے اور دن کو پونچھ ڈالے اور ان دونوں حدیثوں میں یوں جمع کیا ہے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو بالکل نادرست ہے اور جو ضرورت ہو تو بھی دن کو لگانا درست نہیں اور رات کو درست ہے مگر بہتر یہی ہے کہ نہ لگائے۔

٣٧٢٩: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ حَمِيْمٌ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ

۳۷۲۹: زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کوئی رشتہ دار مر گیا۔ انہوں نے زرد خوشبو منگائی

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ اِنَّمَا اَصْنَعُ هٰذَا لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِلَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

اور ہاتھوں پر لگائی۔ پھر فرمایا میں یہ کام اس لئے کرتی ہوں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے ''جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر اس کو درست نہیں سوگ کرنا کسی شخص پر تین دن سے زیادہ مگر عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے''۔

۳۷۳۰:وَحَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ اُمِّهَا وَ عَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْعَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۷۳۰:اور زینب نے ایسے ہی حدیث اپنی ماں (ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے نقل کی اور ام المومنین زینبؓ سے یا اور کسی بی بی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

۳۷۳۱:عَنْ حُمَيْدِبْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ اُمِّهَآ اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَافُوْا عَلٰى عَيْنِهَا فَاَتَوُاالنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنُوْهُ فِي الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَا كُنَّ تَكُوْنُ فِيْ شَرِّبَيْتِهَا فِيْ اَحْلَاسِهَآ اَوْفِيْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا فِيْ بَيْتِهَا حَوْلًا فَاِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ فَخَرَجَتْ اَفَلَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

۳۷۳۱:حمید بن نافع سے روایت ہے میں نے سنا زینب سے جو ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی تھیں انہوں نے سنا اپنی ماں سے کہ ایک عورت کا خاوند مر گیا اور اس کی آنکھوں کا لوگوں کو ڈر ہوا وہ آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اجازت چاہی سرمہ لگانے کی آپ ﷺ نے فرمایا ''تم میں کی ایک اپنے برے گھر میں کپڑا یا برا کپڑا پہن کر سال بھر بیٹھتی پھر جب کتا نکلتا تو مینگنی پھینک کر باہر نکلتی کیا چار مہینے دس دن تک صبر نہیں کر سکتی''۔

۳۷۳۲: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَحَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاُخْرٰى مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ تُسَمِّهَا زَيْنَبَ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ۔

۳۷۳۲:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۳۳:عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا تَذْكُرَانِ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ ابْنَةً لَّهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيْدُ اَنْ تَكْحَلَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَا كُنَّ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

۳۷۳۳:ام المومنین ام سلمہ اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس نے کہا میری بیٹی کا شوہر مر گیا اس کی آنکھ دکھتی ہے میں چاہتی ہوں سرمہ لگاؤں اس کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تم میں کی ایک سال پورا ہونے پر مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار مہینے دس دن ہیں''۔

٣٧٣٤:عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا اَتٰى اُمَّ حَبِيْبَةَ نَعْىُ اَبِىْ سُفْيَانَ دَعَتْ فِى الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهٖ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ مِنْ هٰذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

۳۷۳۴:زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب ام حبیبہؓ کو ان کے باپ ابوسفیانؓ کے مرنے کی خبر پہنچی، انہوں نے تیسرے دن زرد خوشبو منگائی اور دونوں ہاتھوں اور گالوں کو لگائی اور کہا مجھے اس کی احتیاج نہ تھی مگر میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے ''نہیں درست ہے اس کو جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے''۔

٣٧٣٥:عَنْ حَفْصَةَ اَوْعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَوْعَنْ كِلْتَيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا۔

۳۷۳۵:ام المومنین حفصہ یا ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے یا دونوں سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں حلال ہے اس کو جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر یا ایمان لائے اللہ اور اس کے رسول پر سوگ کرنا کسی مردے پر تین دن سے زیادہ البتہ عورت اپنے خاوند پر کر سکتی ہے''۔

٣٧٣٦: وَحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِى ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعٍ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ مِثْلَ رِوَايَتِهٖ۔

۳۷۳۶:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٧٣٧:عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَابْنِ دِيْنَارٍ وَزَادَ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

۳۷۳۷:ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وہی روایت ہے جو اوپر گزری اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عورت اپنے خاوند پر سوگ کرے چار مہینے دس دن تک۔

٣٧٣٨:عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِىِّ ﷺ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ۔

۳۷۳۸:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٧٣٩:عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ قَالَ لَايَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا۔

۳۷۳۹:ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو عورت یقین رکھتی ہے اللہ تعالیٰ اور قیامت کا اس کو حلال نہیں ہے کسی مردے کا سوگ کرنا تین دن سے زیادہ سوا اپنے خاوند کے۔''

٣٧٤٠:عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ

۳۷۴۰:ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتُحِدُّ امْرَاَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ۔

وسلم نے فرمایا ''کوئی عورت کسی مردے پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے اور اتنے دنوں تک رنگین کپڑا نہ پہنے مگر عصب کا کپڑا اور سرمہ نہ لگائے اور خوشبو نہ لگائے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑی قسط یا اظفار (خوشبوؤں کا نام ہے) کا استعمال کرے (بقصد پاکی کے نہ زینت کے)۔

تشریح ۞ عصب کہتے ہیں یمن کی چادر کو جو کاڑیوں دار (سینکتا) کے طور پر ہوتی ہے سرخ اور سفید یا سفید اور سبز یا سفید اور سیاہ اور بعضوں نے کہا کہ عصب ایک درخت ہے خار دار اور اس کے پتوں سے رنگ نکلتا ہے۔ ابن منذر نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ سوگ والی عورت کو کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننا درست نہیں نہ اور کسی رنگ کے مگر کالے رنگ کے درست ہیں یہی قول ہے عروہ بن الزبیر اور مالک اور شافعی کا اور زہری نے ان کو بھی مکروہ رکھا ہے اور عروہ نے عصب کو بھی مکروہ رکھا ہے اور زہری نے اس کو جائز کہا ہے اور امام مالکؒ نے عصب کے موٹے کپڑے کو جائز رکھا ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک اس کی حرمت زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اس شخص کی جس نے جائز رکھا ہے ابن منذر نے کہا تمام علماء نے سفید کپڑوں کو جائز رکھا ہے اور بعض متاخرین مالکیہ نے عمدہ سفید کپڑوں سے جن سے آرائش ہو منع کیا ہے اسی طرح عمدہ سیاہ کپڑوں سے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ وہ رنگ درست ہے جن سے زینت کا قصد نہ ہو اور ریشمی کپڑا پہننا درست ہے اور زیور چاندی یا سونے کا پہننا درست نہیں ہے اسی طرح موتیوں کا پہننا بھی ناجائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ موتیوں کا پہننا درست ہے (نوویؒ)

۳۷۴۱: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا عِنْدَ اَدْنٰى طُهْرِهَا نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَاَظْفَارٍ۔

۳۷۴۱: اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت بیان کی گئی ہے۔

۳۷۴۲: عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰى اَنْ نُّحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا وَقَدْ رَخَّصَ لِلْمَرْاَةِ فِيْ طُهْرِهَا اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ۔

۳۷۴۲: ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا منع کئے جاتے تھے ہم کسی مردے پر سوگ کرنے سے تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن تک اور نہ سرمہ لگاتے تھے اور نہ خوشبو اور نہ کوئی رنگین کپڑا پہنتے تھے اور عورت کو اجازت تھی کہ جب حیض سے پاک ہو اور غسل کرے تو تھوڑی قسط اور اظفار کا استعمال کرے (بدبو دور کرنے کو) وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ۔

كِتَابُ اللِّعَانِ

لعان کا بیان

لغوی تشریح ۞ لعان کہتے ہیں ان گواہیوں کو جو خاوند اور بیوی سے لی جاتی ہیں جب خاوند اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائے اور گواہ نہ رکھتا ہو چونکہ اس میں لعنت کا لفظ ہوتا ہے اس لیے ان کو لعان کہتے ہیں اور لعان کا حکم یہ ہے کہ خاوند اور جورو میں ہمیشہ کے لیے جدائی ہو جاتی ہے اور پھر ان کا ملاپ نکاح سے نہیں ہو سکتا۔

۳۷۴۳:عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَآءَ اِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ اَرَاَيْتَ يَاعَاصِمُ لَوْاَنَّ رَجُلاً وَّ جَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلاً يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَسَلْ لِّيْ يَاعَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَئَلَ عَاصِمٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَآئِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَّا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهٖ جَآءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَاعَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَّمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِيْ سَئَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَ اللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْئَلَهُ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلاً وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ

۳۷۴۳: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عویمر عجلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا اے عاصم! بھلا اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے کیا اس کو مار ڈالے۔ پھر تم اس کو مار ڈالو گے یا وہ کیا کرے؟ تو یہ مسئلہ پوچھو میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قسم کے سوالوں کو ناپسند کیا اور ان کی برائی بیان کی۔ عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا وہ ان کو شاق گزرا۔ جب وہ اپنے لوگوں میں لوٹ کر آئے تو عویمر ان کے پاس آئے اور پوچھا اے عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا؟ عاصم رضی اللہ تعالیٰ نے عویمرؓ سے کہا تو میرے پاس اچھی چیز نہیں لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیرا مسئلہ پوچھنا ناگوار ہوا۔ عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم اللہ کی میں تو باز نہ آؤں گا۔ جب تک یہ مسئلہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ پوچھوں گا پھر عویمرؓ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تمام لوگوں میں عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے پاس غیر مرد کو دیکھے اس کو مار ڈالے ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس

رَجُلاً يَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيْكَ وَ فِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَ اَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ ۔

کو مار ڈالیں گے۔اس کے قصاص میں وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیرے اور تیری جورو کے باب میں اللہ کا حکم اترا یعنی آیت لعان کی تو جا اور اپنی جورو کو لے کر آ سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ۔پھر دونوں میاں بی بی نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا جب وہ فارغ ہوئے تو عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اس کو تین طلاق دے دیں اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو حکم کرتے ابن شہاب نے کہا پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ٹھہر گیا۔

تشریح: نووی نے کہا مراد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ سوال ہیں جو بے ضرورت ہوں خاص کر جن میں مسلمانوں کی رسوائی ہو اور اگر دین کے ضروری سوال ہوں تو وہ برے نہیں ہیں اور ایسے سوال تو ہمیشہ صحابہ کیا کرتے اور آپ ﷺ ان کا جواب دیتے ان کو ناپسند نہ کرتے اور عاصمؓ کے سوال کو برا جاننے کی یہ وجہ تھی کہ ابھی تک وہ قصہ واقع نہیں ہوا تھا نہ اس کے پوچھنے کی کوئی ضرورت تھی اور اس سے مسلمانوں کی رسوائی بھی ہوتی تھی ۔کافروں کو خوشی کا موقع حاصل ہوتا تھا نوویؒ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص غیر مرد کو اپنی بی بی کے پاس دیکھے اور زنا کا یقین ہو جائے پھر وہ اس کو مار ڈالے اور حاکم کے پاس یہ بیان کرے تو اس پر قصاص ہے یا نہیں اکثروں کے نزدیک اس کا بیان قبول نہ کیا جائے گا اور قصاص لازم ہوگا مگر جب زنا کے گواہ قائم ہو جائیں یا مقتول کے ورثاء اس کا اقرار کریں تو قصاص ساقط ہو جائے گا ۔بشرطیکہ مقتول محصن ہو جس کی سزا رجم ہے ۔لعان کے بعد جدائی کی کیفیت میں علماء کا اختلاف ہے مالک اور شافعی کے نزدیک خود لعان سے جدائی واقع ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کے لیے اس عورت اور مرد میں نکاح حرام ہو جاتا ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک بغیر قاضی کے حکم کے جدائی نہیں ہوتی اور جب خاوند اپنے تئیں جھٹلا دے تو پھر وہ عورت حلال ہو جاتی ہے اور مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک کبھی حلال نہیں ہوتی انتہیٰ مختصراً۔

۳۷۴۴:عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ بَنِيْ عَجْلَانَ اَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّ اَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهُ وَكَانَ فِرَاقُهُ اِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ سَهْلٌ وَّ كَانَتْ حَامِلاً وَّ كَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى اِلٰى اُمِّهِ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ اَنَّهُ يَرِثُهَا وَ تَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا ۔

۳۷۴۴:سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عویمر انصاریؓ جو بنی عجلان میں سے تھا، عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اسی طرح جیسے اوپر گزری اور حدیث میں ابن شہاب کا قول بھی شریک کر دیا کہ ۔پھر جدائی مرد کی عورت سے سنت ہوگئی ۔لعان کرنے والوں میں اور اتنا زیادہ کیا کہ سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ عورت حاملہ تھی اس کے بیٹے کو ماں کی طرف نسبت کر کے پکارتے پھر یہ طریقہ جاری ہوا کہ ایسا لڑکا اپنی ماں کا وارث ہوگا اور وہ اس کی وارث ہوگی اپنے حصہ کے موافق۔

تشریح: یعنی متلاعنہ عورت کا لڑکا اپنی ماں کا ترکہ پائے گا اور وہ اس کا ترکہ پائے گی اگرچہ زنا کی اولاد ترکہ نہیں پاتی پر ماں کے زعم میں تو وہ زنا کا نہیں ہے، اس لیے میراث جاری ہوگی اور نسب بھی ماں سے قائم رہے گا۔

۳۷۴۵:عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَ عَنِ السُّنَّةِ فِيهِمَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَخِيْ بَنِي سَاعِدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا وَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَ زَادَ فِيهِ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَ اَنَا شَاهِدٌ وَّ قَالَ فِي الْحَدِيثِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكُمُ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ۔

۳۷۴۵:ابن جریج سے روایت ہے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا متلاعنین کا حال اور ان کا طریقہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے جو بنی ساعدہ میں سے تھا اس نے کہا انصار میں سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا سمجھتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی جورو کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اور اتنا زیادہ کیا کہ پھر دونوں نے لعان کیا مسجد کے اندر اور میں موجود تھا اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس شخص نے طلاق دی تین بار اپنی عورت کو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کرنے سے پہلے۔ پھر وہ جدا ہو گیا اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہی جدائی ہے درمیان لعان کرنے والوں کے۔

تشریح ۞ یعنی خود لعان جدائی ہے طلاق کی حاجت نہ تھی اور ایک روایت میں ہے تجھ کو اس پر کوئی راہ نہیں یعنی اب تیری ملک ہی باقی نہ رہی تو طلاق بے موقع ہے۔

۳۷۴۶:عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي اِمْرَاَةِ مُصْعَبٍ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَادَرَيْتُ مَا اَقُولُ فَمَضَيْتُ اِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَاْذِنْ لِي قَالَ اِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِي قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَاللّٰهِ مَاجَآءَ بِكَ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً مُّتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ؟قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَنْ لَّوْوَجَدَ اَحَدُنَا امْرَاَتَهُ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيمٍ وَ اِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَنْ مِّثْلِ ذٰلِكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۷۴۶:سعید بن جبیر سے روایت ہے مجھ سے پوچھا گیا لعان کرنے والوں کا مسئلہ مصعب بن زبیر کی خلافت میں میں حیران ہوا کیا جواب دوں تو میں چلا عبداللہ بن عمرؓ کے مکان کی طرف مکہ میں اور ان کے غلام سے کہا میری عرض کرو۔ اس نے کہا وہ آرام کرتے ہیں انہوں نے میری آواز سنی اور کہا کیا جبیر کا بیٹا ہے؟ میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا اندر آ قسم اللہ کی تو کسی کام سے آیا ہوگا میں اندر گیا تو وہ ایک کمبل بچھائے بیٹھے تھے اور ایک تکیے پر ٹیکا لگائے تھے جو چھال سے کھجور کی بھرا ہوا تھا، میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! لعان کرنے والوں میں جدائی کی جائے گی؟ انہوں نے کہا سبحان اللہ بے شک جدائی کی جائے گی اور سب سے پہلے اس باب میں فلاں نے پوچھا جو فلاں کا بیٹا تھا رسول اللہ ﷺ سے اس نے کہا یارسول اللہ آپ ﷺ کیا سمجھتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی اپنی عورت کو برا کام کراتے دیکھے تو کیا کرے اگر منہ سے نکالے تو بری بات نکالے گا اگر چپ رہے تو ایسی بری بات سے کیونکر چپ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے اور جواب نہیں دیا۔ پھر وہ شخص آپؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول

فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِیْ سَئَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَآءِ الْاٰيٰتِ فِیْ سُوْرَةِ النُّوْرِ : ﴿وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ﴾ [النور : ٦ ـ ٩] فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ قَالَ لَاوَ الَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَآ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ قَالَتْ لَا وَ الَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهٗ لَكَاذِبٌ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اَنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا ۔

اللہ جو بات میں نے آپ ﷺ سے پوچھی تھی میں خود اس میں پڑ گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں سورۂ نور میں وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ آخر تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتیں مرد کو پڑھ کر سنائیں اور اس کو نصیحت کی اور سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے آسان ہے یعنی اگر جھوٹ طوفان باندھتا ہے تو اب بھی بول دے حد قذف کے اسی کوڑے پڑ جائیں گے مگر یہ جہنم میں جلنے سے آسان ہے وہ بولا نہیں قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں نے عورت پر طوفان نہیں جوڑا۔ پھر آپ ﷺ نے عورت کو بلالیا اور اس کو ڈرایا اور سمجھایا اور فرمایا دنیا کا عذاب سہل ہے آخرت کے عذاب سے وہ بولی نہیں۔ قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میرا خاوند جھوٹ بولتا ہے تب آپؐ نے شروع کیا مرد سے اور اس نے چار گواہیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر وہ سچا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا کہ اللہ کی پھٹکار ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہو پھر عورت کو بلایا اس نے چار گواہیاں دیں اللہ تعالیٰ کے نام کی مقرر مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار میں یہ کہا اللہ کا غضب اترے اس پر اگر وہ سچا ہو اس کے بعد آپؐ نے جدائی کر دی ان دونوں میں۔

تشریح ۞ یعنی اور جو عیب لگائیں اپنی جوروں کو اور شاہد نہ ہوں ان کے پاس سوائے اپنی جان کے تو ایسی کسی کی گواہی یہ کہ چار گواہی دے اللہ کے نام کی مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ہو اس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت سے ٹلتی ہے باریوں کہ گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی مقرر وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ اللہ تعالیٰ کا غضب آئے اس عورت پر اگر وہ سچا ہے اور کبھی نہ ہوتا اللہ کا فضل تمہارے اوپر اور اس کی مہر اور یہ کہ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے حکمتیں جاننا تو کیا کچھ ہوتا (موضح القرآن) یہ دلیل ہے ابوحنیفہؒ کی کہ لعان میں جب حاکم تفریق کر دے اس وقت جدائی ہوتی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے خاوند کو گواہیاں دینا چاہیئے اس کے بعد عورت کو اگر عورت پہلے دے تو لعان صحیح نہ ہوگا اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہوگا۔

٣٧٤٧: وَحَدَّثَنِيْهِ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَلَمْ اَدْرِمَا اَقُوْلُ فَاَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اَرَاَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ

٣٧٤٧: اس سند سے بھی مندرجہ بالا روایت نقل کی گئی ہے۔

حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

٣٧٤٨:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُ كُمَا كَاذِبٌ لَّا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ ؟قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَبِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَ اِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُلَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۷۴۸:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔لعان کرنے والوں کوتم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہےتم میں سے ایک جھوٹا ہے۔آپ ﷺ نے خاوند سے فرمایا اب تیرا کوئی بس عورت پرنہیں کیونکہ وہ تجھ سے ہمیشہ کے لیے جدا ہوگئی مرد بولا میرا مال یا رسول اللہ! جو اس نے لیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا مال تجھ کونہیں ملے گا کیونکہ اگر تو سچا ہےتو مال کا بدلہ ہے جو اس کی فرج تجھ پر حلال ہوگئی اور اگر تو جھوٹا ہےتو مال اور دور ہوگیا (بلکہ تیرے اوپر اور وبال ہوا جھوٹ کا)

٣٧٤٩:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَىْ بَنِى الْعَجْلَانِ قَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟

۳۷۴۹:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جدائی کردی بنی عجلان کی جورو،مرد میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہےتم میں سے کوئی جھوٹا ہے پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے؟

٣٧٥٠:عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ اللِّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۳۷۵۰:سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمرؓ سے لعان کو پوچھا تو انہوں نے نقل کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسا ہی جیسے اوپر گزرا۔

٣٧٥١:عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقْ مُصْعَبٌ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَىْ بَنِى الْعَجْلَانِ۔

۳۷۵۱:سعید بن جبیر سے روایت ہے مصعب نے جدائی نہیں کی لعان کرنے والوں میں۔میں نے اس کا ذکر کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انہوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جدائی کردی بنی عجلان کے مرد اور عورت میں۔

٣٧٥٢:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَآ اَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَاَتَهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَ اَلْحَقَ الْوَلَدَ بِاُمِّهٖ۔

۳۷۵۲:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد نے لعان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جدائی کردی دونوں میں اور بچے کا نسب ماں سے لگا دیا۔

٣٧٥٢:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ امْرَاَتِهٖ وَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

۳۷۵۳:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعان کروایا درمیان ایک مرد انصاری اور اس کی عورت کے اور جدائی کردی ان دونوں میں۔

٣٧٥٤:عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

٣٧٥٥:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا لَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ اِذْجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلاً وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلاً فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُّمُوْهُ اَوْقَتَلَ قَتَلْتُمُوْهُ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ وَّ اللّٰهِ لَاَسْئَلَنَّ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلاً وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلاً فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُّمُوْهُ اَوْقَتَلَ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْسَكَتَ سَكَتَ عَلٰى غَيْظٍ قَالَ اللّٰهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُوْ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ فَابْتُلِيَ بِهٖ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَآءَ هُوَ وَامْرَاَتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَاَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّآ اَدْبَرَ قَالَ لَعَلَّهَآ اَنْ تَجِيْئَ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا فَجَآءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا۔

٣٧٥٦:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

٣٧٥٧:عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا اُرٰى اَنَّ عِنْدَهٗ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ اِنَّ هِلَالَ ابْنُ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ بِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَآءَ وَكَانَ اَخَا الْبَرَآءِ ابْنِ مَالِكٍ لِاُمِّهٖ فَكَانَ اَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْاِسْلَامِ وَقَالَ فَلَا عَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۳۷۵۴:وہی جو اوپر گزرا۔

۳۷۵۵:عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے میں جمعہ کی رات کو مسجد میں تھا، اتنے میں ایک مرد انصاری آیا اور بولا اگر کوئی اپنی جورو کے پاس کسی مرد کو پائے اور منہ سے نکالے تو تم اس کو کوڑے لگاؤ گے حد قذف کے اگر مار ڈالے تو تم اس کو مار ڈالو گے قصاص میں اگر چپ رہے تو اپنا غصہ پی کر چپ رہے قسم اللہ کی میں جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں گا اس مسئلے کو جب دوسرا دن ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ سے پوچھا۔ اس نے کہا کہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی کو پائے پھر منہ سے نکالے تو تم کوڑے لگاؤ گے، اگر مار ڈالے تو تم اس کو بھی مار ڈالو گے اگر چپ رہے تو اپنا غصہ کھا کر چپ رہے یہ بھی نہیں ہوسکتا جناب رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یا اللہ کھول دے اس مشکل کو اور دعا کرنے لگے تب لعان کی آیت اتری : وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ اخیر تک پھر اس مرد کا امتحان لیا گیا لوگوں کے سامنے اور وہ اور اس کی جورو دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور لعان کیا پہلے مرد نے گواہی دی چار بار کہ وہ سچا ہے پھر پانچویں بار لعنت کر کے کہا اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی۔ پھر عورت چلی لعان کرنے کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ٹھہر اور اگر خاوند کی بات سچ ہے تو اپنے قصور کا اقرار کر لیکن اس نے نہ مانا اور لعان کیا جب پیٹھ موڑ کر چلے تو آپ ﷺ نے فرمایا اس عورت کا بچہ شاید کالے رنگ کا گھونگر بال والا پیدا ہوگا اس شخص کی صورت پر جس کا خاوند کو گمان تھا پھر ویسا ہی کالا گھونگر بال والا پیدا ہوا۔

۳۷۵۶:اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح منقول ہے۔

۳۷۵۷:محمد سے روایت ہے میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، یہ سمجھ کر کہ ان کو معلوم ہے انہوں نے کہا کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نسبت کی زنا کی اپنی بیوی کو شریک بن سحماء سے اور ہلالؓ بن امیہ براء بن مالکؓ کا مادری بھائی تھا اور اس نے سب سے پہلے لعان کیا اسلام میں راوی نے کہا پھر دونوں میاں بیوی نے لعان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس عورت کو دیکھتے رہو اگر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيْئَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَآءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ قَالَ فَاُنْبِئْتُ اَنَّهَا جَآءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ ۔

اس کا بچہ سفید رنگ کا سیدھے بال والا لال آنکھوں والا پیدا ہو تو وہ ہلال بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور جو سرمئی آنکھوں والا گھونگریالے بال والا پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو تو وہ شریک بن سحماء کا ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھ کو خبر پہنچی کہ اس عورت کا لڑکا سرگیں آنکھ گھونگر بال پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہوا۔

تشریح ۞ یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیافہ سے فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علم قیافہ صحیح ہے اور اس کے موافق گمان ہو سکتا ہے۔

۳۷۵۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ يَشْكُوْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ اَهْلِهٖ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَآ اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهٖ خَدْلًا اٰدَمَ كَثِيْرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَآ اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ اَهِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْاِسْلَامِ السُّوْٓءَ ۔

۳۷۵۸: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لعان کا ذکر ہوا، عاصم بن عدی نے اس میں کچھ کہا، پھر وہ چلے گئے۔ تب ان کے پاس ان کی قوم کا ایک شخص آیا اور شکایت کرنے لگا کہ اس نے اپنی بی بی کے ساتھ ایک مرد کو دیکھا عاصم نے کہا میں اس بلا میں مبتلا ہوا اپنی بات کی وجہ سے پھر عاصمؓ اس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اس شخص نے سارا حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا وہ شخص زرد رنگ دبلا سیدھے بال والا تھا اور جس پر دعوی کرتا تھا وہ پر گوشت پنڈلیوں والا، گندم رنگ، موٹا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تو کھول دے۔'' پھر وہ عورت بچہ جنی جو مشابہ تھا اس شخص کے جس پر تہمت تھی۔ تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعان کروایا ان دونوں میں ایک شخص بولا اے ابن عباسؓ کیا یہ عورت وہی عورت تھی جس کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا نہیں وہ دوسری عورت تھی جو مسلمانوں میں برائی کے ساتھ مشہور تھی (یعنی لوگ کہتے تھے کہ یہ فاحشہ ہے (نہ گواہ تھے نہ اقرار تھا)۔

۳۷۵۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ كَثِيْرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعْدٌ قَطَطٌ ۔

۳۷۵۹: ترجمہ دوسری روایت کا وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ شخص جس کے ساتھ تہمت تھی موٹا، سخت گھونگریالے بال والا تھا۔

۳۷۶۰: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

۳۷۶۰: قاسم بن محمد سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے

بْنُ شَدَّادٍ ذُکِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ هُمَا الَّذَانِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْکُنْتُ رَاجِمًا اَحَدًا بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ اَعْلَنَتْ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ رِوَایَتِهٖ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا۔

سامنے لعان والوں کا ذکر ہوا تو عبداللہ بن شداد نے کہا ان ہی میں وہ عورت تھی جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ''اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔'' ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا نہیں وہ عورت دوسری تھی جو علانیہ بدکار تھی۔

۳۷۶۱:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِیَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَجِدُ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا یَقْتُلُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاقَالَ سَعْدٌ بَلٰی وَالَّذِیْ اَکْرَمَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰی مَایَقُوْلُ سَیِّدُ کُمْ۔

۳۷۶۱:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے سعد بن عبادہ انصاریؓ (انصار کے رئیس) نے کہا یا رسول اللہ اگر کوئی شخص اپنی بی بی کے ساتھ کسی مرد کو پائے (زنا کرتے ہوئے) کیا اس کو مار ڈالے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں، سعدؓ نے کہا نہیں مار ڈالے قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچائی کے ساتھ عزت دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اور صحابہؓ سے) ''سنو تمہارے سردار کیا کہتے ہیں'' (یعنی تعجب ہے ان سے کہ ایسی بات کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے طبیعت اور غصہ کو دخل نہ دینا چاہیے)۔

تشریح: سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کہنا مخالفت کے طور پر نہ تھا۔ کیونکہ مخالفت پیغمبر ﷺ کی کفر ہے بلکہ طبیعت اور غیرت کے جوش سے تھا۔

۳۷۶۲:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ وَّجَدْتُّ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا اُمْهِلُهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ قَالَ نَعَمْ۔

۳۷۶۲:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہؓ نے کہا یا رسول اللہ اگر میں اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو دیکھوں تو کیا اس کو مہلت دوں ! گواہ لانے تک؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔

۳۷۶۳:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ وَجَدْتُّ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَّمْ اَمَسَّهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ کَلَّا وَ الَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ کُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْآ اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُ کُمْ اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ وَّ اَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَ اللّٰهُ

۳۷۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھوں۔ تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہ نہ لاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک سعدؓ نے کہا ہرگز نہیں۔ میں تو قسم اس کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچائی کے ساتھ بھیجا۔ جلدی اس کا علاج تلوار سے کردوں اس سے پہلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سنو۔ تمہارے سردار کیا کہتے ہیں وہ بڑے غیرت دار ہیں اور میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہٗ مجھ

اَغْيَرُ مِنِّىْ ۔

سے زیادہ غیرت رکھتا ہے۔

تشریح ۞ یعنی روکتا ہے اپنے بندوں کو گناہوں سے اور برا سمجھتا ہے گناہوں کو۔ نوویؒ نے کہا یہ تاویل اس لیے کی کہ غیرت بندوں کے حق میں تغیر اور حرکت ہے اور یہ محال ہے۔ اللہ جل جلالہٗ کے حق میں۔

٣٧٦٤: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْرَاَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِىْ لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفِحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَ اللّٰهِ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّىْ مِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ وَلَا شَخْصَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ الْمُرْسَلِيْنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ ۔

۳۷۶۴: مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے سعد بن عبادہؓ نے کہا اگر میں اپنی بی بی کے پاس کسی مرد کو دیکھوں تو تلوار سے مار ڈالوں۔ کبھی نہ چھوڑوں۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''تم سعدؓ کی غیرت سے تعجب کرتے ہو۔ قسم اللہ کی میں ان سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ جل جلالہ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے۔ حرام کیا اللہ نے بے شرمی کی باتوں کو چھپی اور کھلی اسی غیرت کی وجہ سے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت دار نہیں ہے اور اللہ سے زیادہ کسی شخص کو عذر پسند نہیں ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروںؑ کو بھیجا۔ خوشی اور ڈر سناتے ہوئے (تا کہ بندے سزا سے پہلے اس کی درگاہ میں عذر کر لیں اور توبہ کریں) اور کسی شخص کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا جنت کا۔ (تا کہ بندے اس کی عبادت اور تعریف کر کے جنت حاصل کر لیں)''۔

٣٧٦٥: عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ غَيْرَ مُصْفِحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ ۔

۳۷۶۵: اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس روایت میں: ''غَيْرَ مُفْصِحٍ'' کے الفاظ ہیں اور ''عَنْهُ'' نہیں ہے۔

٣٧٦٦: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِىْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَآ اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى اَتَاهَا ذَاكَ قَالَ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ قَالَ وَهٰذَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ ۔

۳۷۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی فزارہ میں سے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا میری جورو کو ایک کالا بچہ پیدا ہوا ہے (تو وہ میرا معلوم نہیں ہوتا کیونکہ میں کالا نہیں ہوں) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تیرے پاس اونٹ ہیں''؟ اس نے کہا ہاں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ان کا رنگ کیا ہے؟ وہ بولا لال ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ان میں کوئی خاکی بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں خاکی بھی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا پھر یہ رنگ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا کسی رگ نے گھسیٹ لیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ تیرے بچے میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ گھسیٹ لیا ہوگا۔

تشریح ۞ یعنی فقط رنگ کے اختلاف سے اس بات کا یقین نہیں ہو سکتا کہ لڑکا تیرا نہیں ہے۔ ملک اور ہوا کے اختلاف سے بھی بچے کا رنگ مختلف ہوتا ہے اور کبھی دودھیال یا ننھیال کی تاثیر بھی پڑتی ہے۔ نوویؒ نے کہا اور اگر ماں باپ دونوں سفید رنگ کے ہوں اور لڑکا سیاہ رنگ کا ہو یا ماں باپ دونوں کالے ہوں اور لڑکا گورا ہو تب بھی لڑکے کا نسب باپ ہی سے رہے گا اور کنایہ قذف کرنے سے قذف نہیں ہوتا۔ یہی قول ہے امام شافعیؒ کا۔

۳۷۶۷:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَدَتِ امْرَاَتِيْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُعَرِّضُ بِاَنْ يَّنْفِيَهٗ وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ قَالَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ۔

۳۷۶۷: زہری نے ابن عیینہ کی حدیث کی مانند روایت کی اس میں اتنا فرق ہے کہ۔ کہا اے رسول اللہ تعالیٰ کے میری عورت نے لڑکا سیاہ جنا ہے اور میرا ارادہ ہے کہ اس کا انکار کروں اور دوسری حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو انکار کرنے کی اجازت نہ دی۔

۳۷۶۸:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّيْ اَنْكَرْتُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنّٰى هُوَ قَالَ لَعَلَّهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَكُوْنُ نَزَعَهٗ عِرْقٌ لَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا لَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ لَّهٗ۔

۳۷۶۸:ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول اللہ کے میری عورت نے کالا بچہ جنا ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو فرمایا ''تیرے پاس اونٹ ہیں۔'' اس نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ان کا رنگ کیسا ہے؟ اس نے کہا سرخ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ ان میں کوئی کالا بھی ہے؟ وہ بولا ہاں! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یہ رنگ کہاں سے آ گیا؟ اعرابی بولا کہ اے رسول اللہ تعالیٰ کے کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں بھی کسی رگ نے گھسیٹ لیا ہوگا۔

۳۷۶۹:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۳۷۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

كِتَابُ الْعِتَقِ

بردہ آزاد کرنے کا بیان

۳۷۷۰:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِیْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ الْعَدْلِ فَاُعْطِیَ شُرَكَاءُهٗ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَآ اَعْتَقَ۔

۳۷۷۰:عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اپنا حصہ آزاد کرے بردہ میں سے یعنی وہ بردہ مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کرے، پھر آزاد کرنے والے کے پاس اس قدر مال ہو جو بردے کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس بردے کی واجبی قیمت لگائی جائے اور باقی شریکوں کو ان کے حصے کی قیمت اس کے مال میں سے دی جائے گی اور کل بردہ اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا اور جو وہ مالدار نہ ہو تو جس قدر حصہ اس بردہ کا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد رہے گا۔“

تشریح: اور باقی کے واسطے وہ بردہ محنت اور مزدوری کر کے اپنے تئیں آزاد کرا سکتا ہے مگر اس پر جبر نہ ہوگا جیسے دوسری روایت میں ہے اور نووی نے اس میں علماء کے متعدد اقوال ذکر کئے ہیں۔

۳۷۷۱: وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيْعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ وَاَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا

۳۷۷۱:اس حدیث کی دوسری اسناد مذکور ہیں۔

ابْنِ اَبِیْ فُدَیْكٍ عَنْ ابْنِ اَبِی ذِئْبٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

بَابُ: ذِکْرِ سِعَایَةِ الْعَبْدِ

باب: غلام کی محنت کا بیان

٣٧٧٢:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْمَمْلُوْكِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ فَیُعْتِقُ اَحَدُهُمَا قَالَ یَضْمَنُ ۔

۳۷۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو بردہ دو آدمیوں میں مشترک ہو پھر ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دیوے تو وہ ضامن ہوگا دوسرے شریک کے حصے کا'' (اگر مالدار ہو)۔

٣٧٧٣:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَّهٗ فِیْ عَبْدٍ فَخَلَاصُهٗ فِیْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ مَالٌ اسْتُسْعِیَ الْعَبْدُ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ ۔

۳۷۷۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنا حصہ غلام میں آزاد کر دے اس کا چھڑانا (یعنی دوسرے حصہ کا بھی آزاد کرنا) بھی اسی کے مال سے ہوگا۔ اگر مال دار ہو۔ اگر مالدار نہ ہو تو غلام محنت مزدوری کرے اور اس پر جبر نہ کریں۔''

٣٧٧٤:عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ مَالٌ قُوِّمَ عَلَیْهِ الْعَبْدُ قِیْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ یُسْتَسْعٰی فِیْ نَصِیْبِ الَّذِیْ لَمْ یُعْتِقْ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ

۳۷۷۴: ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اگر وہ آزاد کرنے والا مال دار نہ ہو تو غلام کی واجبی قیمت لگائی جائے اور محنت کرے اپنے باقی حصے کے لیے جو آزاد نہیں ہوا مگر اس پر جبر نہ ہوگا۔

تشریح: فرض کرو کہ بردہ زید اور عمرو میں آدھوں آدھ مشترک تھا۔ زید نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور زید کے پاس مال نہیں تو بردہ کی قیمت واجبی لگائیں گے۔ فرض کرو سو روپیہ ہوئی اب وہ بردہ محنت مزدوری کر کے پچاس روپیہ عمرو کو ادا کرے تو کل آزاد ہو جائے گا ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد رہے گا۔

بَابُ : بَیَانِ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ

باب: ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے

تشریح: ولاء ایک حق شرعی ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے بردے پر حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آزاد کرنے والا اپنے بردے کا عصبہ وارث ہو جاتا ہے۔

٣٧٧٥:عَنْ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ وَذَكَرَ فِی الْحَدِیْثِ قُوِّمَ عَلَیْهِ قِیْمَةَ عَدْلٍ ۔

۳۷۷۵: قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن ابی عروبہ کی حدیث کی مانند روایت کی اور حدیث میں یہ بھی ذکر کیا کہ اس کی واجبی قیمت لگائی جائے۔

٣٧٧٦:عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَةً تُعْتِقُهَا قَالَ اَهْلُهَا نَبِیْعُكِهَا عَلٰی اَنَّ وَلَاءَ

۳۷۷۶: حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا۔ لونڈی کے مالکوں نے کہا ہم اس شرط پر

هَالَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

بیچتے ہیں کہ ولاء کا حق ہمارا ہوگا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو بکنے دے تو اپنا کام کر ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۷۷: عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَآئَتْ عَآئِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنُ وَلَآئُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَآءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ لَنَا وَلَآءُكِ فَذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَابَالُ اُنَاسٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔

۳۷۷۷: عروہ سے روایت ہے بریرہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی ان سے مدد مانگنے کو اپنی بدل کتابت میں اور اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا (بلکہ سارا روپیہ باقی تھا) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس سے کہا تو اپنے لوگوں کے پاس جا اور اگر وہ منظور کریں تو میں سارا روپیہ کتابت کا ادا کر دیتی ہوں۔ پر ولاء تیری مجھے ملے گی۔ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے مالکوں سے بیان کیا۔ انہوں نے نہ مانا اور کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاہیں تو لِلّٰہِ تیرے ساتھ سلوک کریں لیکن ولاء تو ہم لیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو خرید کر لے، اور آزاد کر دے، ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے، پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا حال لوگوں کا وہ وہ شرطیں کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شخص ایسی شرط کرے وہ لغو ہے اگرچہ سو مرتبہ اس کی شرط کرے شرط وہی درست اور مضبوط ہے جو اللہ تعالیٰ نے لگائی ہے۔

تشریح ❀ کتابت کہتے ہیں غلام یا لونڈی سے کچھ روپیہ ٹھہرا کر اس کی آزادی ادائیگی پر معلق کرنے کو مثلاً مالک اپنے غلام سے کہے تو اس قدر روپیہ اتنی مدت میں مجھ کو ادا کرے تو تو آزاد ہے اب وہ غلام مکاتب ہو گیا اور جو روپیہ ٹھہرا وہ بدل کتابت ہوگا۔ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا کہ یہ حدیث ہے اور اس میں سے بہت سے مسائل علماء کرام نے نکالے ہیں پھر بیان کیا ان سب کو بڑے طول سے۔

۳۷۷۸: عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ جَآءَتْ بَرِيْرَةُ اِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَآئِشَةُ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اَوْقِيَّةٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۳۷۷۸: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بریرہؓ میرے پاس آئی اور کہنے لگی اے عائشہؓ! میں نے اپنے مالکوں سے کتابت کی ہے نو اوقیہ پر ہر برس میں ایک اوقیہ (چالیس درم) اسی طرح جیسے اوپر گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا ''ان کے کہنے سے تو اپنے ارادے سے باز مت رہو۔ خرید لے اور آزاد کر دے۔'' اس روایت میں یہ ہے کہ

وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ۔

پھر جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں میں اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی ستائش کی۔ بعد اس کے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا اخیر تک۔

۳۷۷۹: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنَّ اَهْلِيْ كَاتَبُوْنِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ تِسْعِ سِنِيْنَ كُلَّ سَنَةٍ اَوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقُلْتُ لَهَآ اِنْ شَآءَ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عُدَّةً وَّاحِدَةً وَّاُعْتِقَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَآءُ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَآءُ لَهُمْ فَاَتَتْنِيْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ لَاهَا اللّٰهِ اِذًا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَنِيْ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَآءَ فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَاكَانَ مِنْ شَرْطٍ لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ مَابَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَآءُ لِيْ اِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ۔

۳۷۷۹: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ میرے پاس آئی اور کہا میرے مالکوں نے مجھ کو مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر برس میں ایک اوقیہ تو تم میری مدد کرو۔ میں نے کہا اگر تمہارے مالک راضی ہوں تو میں یہ ساری رقم یک مشت دے دیتی ہوں اور تم کو آزاد کر دیتی ہوں لیکن تمہاری ولاء میں لوں گی۔ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کا ذکر اپنے مالکوں سے کیا انہوں نے نہ مانا اور یہ کہا کہ ولاء ہم لیں گے۔ پھر بریرہ میرے پاس آئی اور یہ بیان کیا میں نے اس کو جھڑکا اس نے کہا قسم اللہ کی یہ نہ ہوگا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا اور مجھ سے پوچھا میں نے سب حال بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا۔ تو خرید لے اور آزاد کر دے اور ولاء کی شرط انہی کے لیے کر لے کیونکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا شام کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا بیان کی جیسے اس کو لائق ہے پھر فرمایا بعد اس کے کیا حال ہے لوگوں کا وہ وہ شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں جو شرط اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے۔ اگرچہ سو بار شرط کی گئی ہو اللہ تعالیٰ کی کتاب راست اور اللہ کی شرط مضبوط ہے۔ کیا حال ہے تم میں سے بعض لوگوں کا کہتے ہیں۔ دوسرے سے آزاد تم کرو اور ولاء ہم لیں گے۔ حالانکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۸۰: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَّمْ يُخَيِّرْهَا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمْ اَمَّا بَعْدُ۔

۳۷۸۰: ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا اس لیے رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا۔ (جب وہ آزاد ہوئی خواہ اس سے نکاح قائم رکھے یا فسخ کرے) اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی شوہر کو ناپسند کیا) اور جو وہ آزاد ہوتا تو آپ ؐ اس کو اختیار نہ دیتے اور اس روایت میں اَمَّا بعد کا لفظ نہیں ہے۔

۳۷۸۱:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ اَرَادَ اَهْلُهَآ اَنْ يَّبِيْعُوْهَا وَ يَشْتَرِطُوْا وَلَآءَ هَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَ عَتَقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَ كَانَ النَّاسُ يَتَصَدَّقُوْنَ عَلَيْهَا وَ تُهْدِىْ لَنَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَ هُوَ لَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوْهُ۔

۳۷۸۱:ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بریرہ کے مقدمہ میں تین باتیں پیدا ہوئیں ایک تو یہ کہ اس کے مالکوں نے اس کو بیچنا چاہا اور ولاء کی شرط اپنے لیے کرنا چاہی ۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا تو ولاء کی شرط انہی کے لیے کر لے اور آزاد کر دے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا دوسری یہ کہ جب میں نے اس کو آزاد کیا ۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اختیار دیا اپنے شوہر (مغیث) کے باب: میں اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر کو ناپسند کیا ۔ تیسری یہ کہ لوگ بریرہ کو صدقہ دیتے اور وہ ہمارے پاس ہدیہ بھیجتی میں نے اس کا ذکر جناب رسول اللہ ﷺ سے کیا آپؐ نے فرمایا وہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے تو کھاؤ اس کو۔

۳۷۸۲:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَآ اَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ مِنْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَ اشْتَرَطُوا الْوَلَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَآءَ لِمَنْ وَّلِيَ النِّعْمَةَ وَ خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَّ اَهْدَتْ لِعَآئِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَآئِشَةُ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَلَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

۳۷۸۲:ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بریرہ کو خریدا انصار کے لوگوں سے اور اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط کر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی جو والی ہو نعمت کا ۔ یعنی آزاد کرے اور اختیار دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنے خاوند کے مقدمہ میں اس کا خاوند غلام تھا اور بریرہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے گوشت کا حصہ بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔ کاش ہمارے لیے بھی اس میں سے تھوڑا گوشت بناتیں ، عائشہؓ نے کہا وہ گوشت صدقہ ملا ہے بریرہ کو اور آپ پر صدقہ حرام ہے آپ نے فرمایا وہ بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے تو ہم پر اس کا کھانا درست ہے)۔

۳۷۸۳:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَآ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِىَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ فَاشْتَرَطُوْا وَلَآءَ هَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَ اُهْدِىَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَلَهَا صَدَقَةٌ وَ هُوَ لَنَا

۳۷۸۳:ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے قصد کیا بریرہ کو خریدنے کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگائی اپنے لیے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا: خرید کر آزاد کر دو ۔ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس حصہ آیا گوشت کا لوگوں نے کہا ۔ یا رسول اللہ یہ گوشت صدقہ میں ملا ہے بریرہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے وہ صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور بریرہ کو اختیار دیا گیا تھا اس کے خاوند کے

هَدِيَّةٌ وَّ خُيِّرَتْ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَ كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَئَلْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا اَدْرِیْ۔

مقدمہ میں۔عبدالرحمن نے کہا اس کا خاوند آزاد تھا شعبہ نے کہا پھر میں نے عبدالرحمن سے اس کے خاوند کا حال پوچھا انہوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہے (تو آزاد ہونے کی روایت قابل اعتبار کے نہ رہی۔)

۳۷۸۴: وَحَدَّثَنَاه اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۳۷۸۴:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۷۸۵:عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا۔

۳۷۸۵:ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کہا بریرہ کا خاوند غلام تھا۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اجماع ہے علماء کا اس پر کہ جب لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا خاوند غلام ہو تو لونڈی کو اختیار ہو گا چاہے نکاح فسخ کر ڈالے چاہے باقی رکھے اور جو اس کا خاوند آزاد ہو تو عورت کو اختیار نہ ہو گا۔ یہی قول ہے مالک اور شافعی اور جمہور علماء کا اور ابوحنیفہ کے نزدیک اگر خاوند آزاد ہو جب بھی اختیار ہو گا اور دلیل ابوحنیفہؒ کی وہ روایت ہے مسلم کی جس میں یہ مذکور ہے کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا لیکن وہ روایت قابل اعتبار کے نہیں اس لیے کہ شعبہ نے جب دوسری بار عبدالرحمن سے پوچھا تو انہوں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں اور مشہور روایتیں یہی ہیں کہ اس کا خاوند غلام تھا حفاظ حدیث نے کہا اس کے آزاد ہونے کی روایت غلط اور شاذ اور مردود ہے اور مشہور اور ثقات کی روایت کے برخلاف ہے (انتہی مختصراً)

۳۷۸۶:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَآ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ خُيِّرَتْ عَلٰى زَوْجِهَا حِيْنَ عُتِقَتْ وَ اُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاُتِيَ بِخُبْزٍ وَّ اُدْمٍ مِنْ اُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً عَلَى النَّارِ فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَكَرِهْنَا اَنْ نُّطْعِمَكَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّ هُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِيَّةٌ وَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا اِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۳۷۸۶:ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بریرہ کی وجہ سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔ایک تو یہ کہ اس کو اختیار ملا اپنے خاوند کے مقدمہ میں جب آزاد ہوئی۔دوسری یہ کہ اس کو گوشت ملا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس آئے اور ہانڈی میں گوشت چڑھا تھا آگ پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا مانگا۔تو روٹی اور گھر کا کچھ سالن سامنے لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گوشت تو ہانڈی میں چڑھا تھا آگ پر لوگوں نے کہا بے شک یا رسول اللہ مگر وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملا ہے ہم کو برا معلوم ہوا کہ اس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھلا دیں آپؐ نے فرمایا وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور اس کی طرف سے ہمارے لیے ہدیہ ہے تیسری یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بریرہ کے باب میں کہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۳۷۸۷:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَرَادَتْ عَآئِشَةُ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَاَبٰى اَهْلُهَآ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْوَلَآءُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۷۸۷:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارادہ کیا ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا اس کے مالکوں نے نہ مانا مگر اس شرط سے قبول کیا کہ ولاء ان کو ملے انہوں نے جناب رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اپنے ارادے سے باز نہ آ اور ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

بَابُ : النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَآءِ وَهِبَتِهٖ

باب: ولاء کا بیچنا یا ہبہ کرنا درست نہیں

۳۷۸۸:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَآ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَآءِ وَ عَنْ هِبَتِهٖ قَالَ مُسْلِم النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فِى هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۳۷۸۸:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ولاء کے بیع اور ہبہ سے۔

تشریح: نووی نے کہا اس حدیث سے ولاء کی بیع اور ہبہ کے حرمت نکلی اور یہ معنیٰ ہوا کہ اس کا بیع اور ہبہ صحیح نہیں ہے اور ولاء اپنے مستحق کی طرف سے اور کسی کو منتقل نہ ہوگی بلکہ ولاء ایک رشتہ ہے ناتے کے رشتے کی طرح اور جمہور علماء کا یہی قول ہے مگر بعض سلف نے اس کا نقل جائز رکھا ہے اور شاید یہ حدیث ان کو نہیں پہنچی۔

۳۷۸۹:حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمَعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِى ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ الثَّقَفِيَّ لَيْسَ فِى حَدِيْثِهٖ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِلَّا الْبَيْعُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهِبَةَ۔

۳۷۸۹:اس حدیث کی دوسری اسناد نقل کی گئی ہیں۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ تَوَلِّى الْعَتِيْقِ غَيْرَ مَوَالِيْهِ

باب: غلام اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو مولیٰ نہیں بنا سکتا

۳۷۹۰:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۳۷۹۰:جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے لکھا ''ہر قبیلہ

عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ ثُمَّ كَتَبَ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ اَنْ يَّتَوَلّٰى مَوْلٰى رَجُلٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ ثُمَّ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ لَعَنَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

پراس کی دیت واجب ہوگی پھر لکھا کہ کسی مسلمان کو درست نہیں ہے کہ دوسرے مسلمان کے غلام کا مولیٰ بن بیٹھے بغیر اس کی اجازت کے'' اور اجازت سے بھی درست نہیں اور بعض کے نزدیک درست ہے نوویؒ) پھر مجھے معلوم ہوا کہ آپؐ نے لعنت کی اس پر جو ایسا کرے اپنی کتاب میں۔

۳۷۹۱:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

۳۷۹۱:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص کسی کو مولیٰ بنائے بغیر اجازت اپنے مالکوں کے اس پر لعنت ہے اللہ اور اس کے فرشتوں کی نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل۔

۳۷۹۲:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَدْلٌ وَّ لَا صَرْفٌ۔

۳۷۹۲:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص مولیٰ بنائے کسی قوم کو اپنے مالکوں کے بے اجازت اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی سب کی قیامت کے دن نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض''۔

۳۷۹۳:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاَسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَمَنْ وَالَى غَيْرَ مَوَالِيْهِ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ۔

۳۷۹۳:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۷۹٤:عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَ نَا شَيْئًا نَّقْرَءُ هٗ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ قَالَ وَصَحِيْفَةٌ مُّعَلَّقَةٌ فِيْ قِرَابِ سَيْفِهٖ فَقَدْ كَذَبَ فِيْهَآ اَسْنَانَ الْاِبِلِ وَ اَشْيَآءٌ مِّنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَّابَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّ لَاعَدْلاً وَّذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَا هُمْ وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِانْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ

۳۷۹۴:ابراہیم تیمی نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے خطبہ پڑھا حضرت علیؓ نے فرمایا جو شخص کہتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی اور کتاب ہے جس کو ہم اہل بیت پڑھتے ہیں سوا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے اور اس کتاب کے اور وہ ان کی تلوار کے میان میں تھی تو وہ جھوٹ بولتا ہے (اس سے رد ہو گیا رافضیوں کا خیال کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ باتیں بتائی تھیں جو کسی اور صحابی کو نہیں بتائیں) اس کتاب میں اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور زخموں کی دیت کا اور اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مدینہ حرم ہے عیر سے لے کر ثور تک (ثور تو مکہ میں ہے یہ غلطی ہے راوی کی ثور کے بدلے شاید احد صحیح ہو) جو شخص اس میں نئی بات نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا فرض قبول نہ کرے گا اور نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ادنیٰ مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے اور جو شخص اپنے

لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهِ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ۔

باپ کے سوا اور کسی کو باپ بنائے یا اپنے مولے کے سوا اور کسی کو مولیٰ بنائے ۔تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل ۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اس حدیث کی شرح کتاب الحج کے اخیر میں گزر چکی ہے۔

بَابُ : فَضْلِ الْعِتْقِ

باب: بردہ آزاد کرنے کی فضیلت

۳۷۹۵:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِّنْهَا اِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ ۔

۳۷۹۵:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان بردے کو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر ایک عضو کو آزاد کرے گا جہنم سے''۔

۳۷۹۶:عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْ اَعْضَآئِهٖ مِنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ ۔

۳۷۹۶:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص مسلمان بردہ آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا عضو جہنم سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ شرمگاہ کو شرمگاہ کے بدلے۔''

۳۷۹۷:عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقُ فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ ۔

۳۷۹۷:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص آزاد کرے مسلمان بردے کو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو بردے کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے آزاد کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی بردے کی شرمگاہ کے بدلے''۔

۳۷۹۸:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرِءٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُّسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرْتُهٗ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَاَعْتَقَ عَبْدًا لَّهٗ قَدْ اَعْطَاهُ بِهٖ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ اَوْ اَلْفَ دِيْنَارٍ ۔

۳۷۹۸:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو مسلمان آزاد کرے مسلمان کو اللہ اس کے عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے چھڑائے گا۔'' سعید بن مرجانہ نے کہا میں حضرت ابوھریرہ سے یہ حدیث سن کر زین العابدین علی بن حسینؒ کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث بیان کی انہوں نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔ جس کے بدلے جعفر کے بیٹے کو دس ہزار درھم یا ہزار دینار دیئے تھے۔

تشریح ۞ سبحان اللہ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیسے عاشق تھے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوویؒ نے کہا ان حدیثوں سے آزاد

کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ آزاد کرنا افضل اعمال میں سے ہے اور اس کی وجہ سے انسان کو جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جنت ہاتھ آتی ہے اور حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اس بردے کا آزاد کرنا افضل ہے جس کے تمام اعضاء پورے ہوں۔ تو خصی یا اندھا یا کانا یا ہاتھ پاؤں کٹا ہوا نہ ہو اور خصی وغیرہ کے آزاد کرنے میں بھی ثواب ہے لیکن کامل فضیلت اسی میں ہے کہ بردے کے اعضاء سب صحیح اور سالم ہوں اور گراں قیمت ہو اب علماء نے اختلاف کیا ہے مرد کا آزاد کرنا زیادہ باعث ثواب ہے یا عورت کا؟ بعض نے کہا ہے کہ عورت کا آزاد کرنا افضل ہے اور اکثر کے نزدیک مرد کا آزاد کرنا ثواب ہے اور مؤمنہ کی قید سے معلوم ہوا کہ یہ فضیلت مسلمان بردے کے آزاد کرنے میں ہے لیکن کافر بردہ آزاد کرنا اس میں ثواب ہے پر مسلمان سے کم ہے۔

بَابُ : فَضْلِ عِتْقِ الْوَالِدِ

باب: باپ کو آزاد کرنے کی فضیلت

۳۷۹۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَایَجْزِیْ وَلَدٌ وَّالِدًا اِلاَّ اَنْ تَجِدَهٗ مَمْلُوْكًا فَیَشْتَرِیَهٗ فَیُعْتِقَهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ وَلَدٌ وَالِدَهٗ۔

۳۷۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیٹا باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر ایک صورت میں کہ باپ کو کسی کا غلام دیکھے پھر خرید کر اس کو آزاد کر دے۔''

تشریح ۞ نووی نے کہا ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عزیز واقارب کے خریدنے سے وہ آزاد نہ ہوں گے جب تک ان کو آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کے نزدیک وہ خریدنے کے ساتھ آزاد ہو جائیں گے اور دلیل ان کی دوسری حدیث ہے۔

۳۸۰۰: عَنْ سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالُوْا وَلَدٌ وَالِدَهٗ۔

۳۸۰۰: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

خرید وفروخت کے مسائل

بَابُ اِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَ الْمُنَابَذَةِ

باب: بیع ملامسہ اور منابذہ باطل ہے

۳۸۰۱:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۳۸۰۱:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ''بیع ملامسہ سے اور بیع منابذہ سے''۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا خود صحیح مسلم میں ان کی تفسیر آگے آتی ہے لیکن ہمارے اصحاب سے بیع ملامسہ کی تفسیر میں تین قول منقول ہیں ایک یہ کہ بیچنے والا ایک کپڑا لپٹا ہوا یا اندھیرے میں لے کر آئے اور خریدار اس کو چھو لے بیچنے والا یہ کہے کہ میں نے یہ کپڑا تیرے ہاتھ بیچا اس شرط سے کہ تیرا چھونا تیرے دیکھنے کے قائم مقام ہے اور جب تو دیکھے تو تجھے اختیار نہیں ہے دوسری یہ کہ چھونا خود بیع قرار دیا جائے مثلاً مالک مال مشتری سے یہ کہے جب تو چھولے تو وہ تیرے ہاتھ بک گیا تیسری یہ کہ چھونے سے مجلس کا اختیار قطع کیا جائے اور تینوں صورتوں میں یہ بیع باطل ہے اسی طرح بیع منابذہ کے بھی تین معنی ہیں ایک تو یہ کپڑے کا پھینکنا بیع قرار دیا جائے۔ یہ امام شافعی کی تاویل ہے دوسری یہ کہ پھینکنے سے اختیار قطع کیا جائے تیسری یہ کہ پھینکنے سے مراد کنکری کا پھینکنا ہے اور اس کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ بیع الحصاۃ میں آئے گا۔ (انتہیٰ)

۳۸۰۲:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

۳۸۰۲:ابو ہریرہؓ سے مذکورہ بالا روایت کی گئی ہے۔

۳۸۰۳:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۳۸۰۳:اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کی گئی ہے۔

۳۸۰۴:عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

۳۸۰۴:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۸۰۵:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ اَمَّا الْمُلَامَسَةُ فَاَنْ يَلْمَسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهٖ بِغَيْرِ تَاَمُّلٍ وَ الْمُنَابَذَةُ اَنْ يُّنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ثَوْبَهٗ اِلَى الْاٰخَرِ وَ لَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا اِلٰى ثَوْبِ صَاحِبِهٖ۔

۳۸۰۵:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو بیعوں سے ممانعت ہوئی ہے ایک تو بیع ملامسہ اور دوسری بیع منابذہ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھو لے بے سوچے سمجھے (اور یہ کپڑا چھونے سے بیع لازم ہو جائے) اور بیع منابذہ یہ کہ ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے۔

۳۸۰۶:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ

۳۸۰۶:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو

تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَ لِبْسَتَيْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَ الْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَ الْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْاٰخَرُ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو بیعوں سے اور دو طرح کے پہناوے سے ایک تو منع کیا ملامسہ سے اور منابذہ سے، بیع میں ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کا کپڑا چھوئے اپنے ہاتھ سے رات یا دن کو اور نہ الٹے اس کو مگر اسی لیے یعنی بیع کے لیے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور دوسرا اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے اور یہی ان کی بیع ہو بغیر دیکھے اور بغیر رضا مندی کے۔

بَابُ : بُطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِيْ فِيْهِ غَرَرٌ

باب: کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع باطل ہے

۳۸۰۷:عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۳۸۰۷:ابن شہاب سے یہ روایت اس سند سے بھی منقول ہے۔

۳۸۰۸:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔

۳۸۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کنکری کی بیع سے اور دھوکے کی بیع سے۔

تشریح نووی علیہ الرحمۃ نے کہا کنکری کی بیع کے تین معنی ہیں۔ ایک یہ کہ بائع یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ وہ کپڑے بیچے جن پر یہ کنکری پڑے جس کو میں پھینکتا ہوں یا یہاں سے لے کر جہاں تک یہ کنکری جائے اتنا اسباب میں نے بیچا۔ دوسرے یہ کہ بائع یہ شرط لگائے کہ جب تک میں کنکری پھینکوں تجھے اختیار ہے بعد اس کے اختیار نہیں ہے تیسرے یہ کہ خود کنکری پھینکنا بیع قرار پائے مثلاً یوں کہے جب میں اس کپڑے پر کنکری ماروں تو وہ اتنے کو بک جائے گا اور لیکن دھوکے کی بیع تو وہ ایک اصل عظیم ہے کتاب البیع کی اور اس میں بہت سے مسائل داخل ہیں مثلاً بیع بھاگے ہوئے بردے کی اور معدوم کی اور مجہول کی اور جس کی تسلیم پر قدرت نہیں اور جس پر بائع کی ملک پوری نہیں ہوئی اور بیع مچھلی کی پانی میں۔ دودھ کی تھن میں بچہ کی پیٹ میں۔ پرندے کی ہوا میں غیر معین تھیلی یا کپڑے یا بکری کی وغیرہ تو یہ سب بیعیں باطل ہیں اس لیے کہ ان سب میں دھوکا ہے (انتہی مختصراً)

بَابُ : تَحْرِيْمِ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب: حبل الحبلہ کی بیع کی ممانعت

۳۸۰۹:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

۳۸۰۹:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا حبل الحبلہ کی بیع سے۔

۳۸۱۰:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَ لَحْمَ الْجَزُوْرِ اِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِيْ نُتِجَتْ فَنَهَا

۳۸۱۰:حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جاہلیت کے لوگ اونٹ کا گوشت بیچتے تھے حبل الحبلہ تک اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اونٹنی جنے، پھر اس کا بچہ حاملہ ہو اور وہ جنے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

هُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ۔ نے منع کیا اس سے۔

تشریح: نووی نے کہا حبل الحبلہ کی یہی تفسیر مالکؒ اور شافعی نے اختیار کی ہے اور بعض نے کہا کہ حبل الحبلہ سے مراد یہ ہے کہ اونٹنی حاملہ کے پیٹ کے بچے کو بیچے احمد بن حنبلؒ اور اسحاق بن راہویہؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے اور دونوں بیعیں باطل ہیں۔ اول بوجہ جہالت میعاد کے اور دوسری بوجہ معدوم اور مجہول ہونے بیع کے۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَسَوْمِهٖ وَتَحْرِيْمِ النَّجْشِ وَتَحْرِيْمِ التَّصْرِيَةِ

باب: اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے، نہ اس کی بیع پر بیچے اور دھوکہ دینا اور تھن میں دودھ بھر رکھنا حرام ہے

۳۸۱۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ۔

۳۸۱۱: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے۔“

۳۸۱۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ ۔

۳۸۱۲: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے مگر اس کی اجازت سے۔“

تشریح: نووی نے کہا بیع کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے تو نے جو چیز خریدی ہے اس کی خرید فسخ کر ڈال میں ویسی ہی چیز اس سے سستی دیتا ہوں یا اس سے عمدہ چیز اسی قیمت پر دیتا ہوں اور یہ حرام ہے، اسی طرح اپنے بھائی کی خرید پر خریدنا بھی حرام ہے۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہے کہ تو نے جو چیز بیچی ہے اس کی بیع فسخ کر ڈال، میں تجھ سے اس سے زیادہ قیمت پر خرید لوں گا اور پیام کی مثال کتاب النکاح میں گزر چکی ہے۔

۳۸۱۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ الْمُسْلِمِ ۔

۳۸۱۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے چکانے پر نہ چکائے۔“

تشریح: نوویؒ نے کہا یہ نہی جب ہے کہ بائع اور مشتری بیع پر راضی ہو چکے ہوں لیکن ابھی بیع نہیں ہوئی ہو، اتنے میں دوسرا کہے کہ میں اس چیز کو مول لیتا ہوں یہ ناجائز ہے۔ لیکن ہراج (نیلام) میں مول بڑھانا ہر ایک کو درست ہے۔

۳۸۱۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَ فِيْ رِوَايَةِ الدَّوْرَقِيِّ عَلٰى سِيْمَةِ اَخِيْهِ ۔

۳۸۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا اپنے بھائی کے چکائے ہوئے پر چکانے سے۔

۳۸۱۵:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُتَلَقَّی الرُّکْبَانُ لِبَیْعٍ وَّلَا یَبِیْعُ بَعْضُکُمْ اِلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَا تُصَرُّوْا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنَ بَعْدَ اَنْ یَّحْلُبَهَا فَاِنْ رَضِیَهَآ اَمْسَکَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۳۸۱۵:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قافلہ سے نہ ملو بیع کے لیے اور نہ بیچے کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر اور نہ لاڑیا پن کرو اور نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو اور نہ بند رکھو تھن میں دودھ اونٹ کا یا بکری کا۔ پھر کوئی خریدے ایسے جانور کو (جس کا دودھ تھن میں رکھا گیا ہو دھوکا دینے کے لیے) تو خریدنے والے کو اختیار ہے (جب وہ دودھ دوہے اور اس کو معلوم ہو کہ دودھ اتنا نہیں نکلا۔ جتنا گمان تھا) دونوں میں سے جو بھلا معلوم ہو وہ دوہنے کے بعد اس کو کرے اگر پسند آئے تو رکھ لے اور جو ناپسند ہو تو وہ جانور واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا دودھ کے بدلے پھیر دے۔''

تشریح ۞ یعنی آگے بڑھ کر اناج کے کھیپ مول لینے کے لیے بنجاروں سے نہ ملا کرو۔ کیونکہ اس میں دو نقصان ہیں۔ ایک نقصان بیوپاری کا کہ شاید بازار میں زیادہ پر بکتا ہو دوسرے تمام شہر کی حق تلفی کہ اگر بازار میں کھیپ آتی تو سب لوگ مول لیتے۔ یعنی دوسرے کو نقصان دینے کے لیے قیمت نہ بڑھاؤ جب خریدنا منظور نہ ہو۔ جابرؓ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور چھوڑ دو لوگوں کو آپس میں خرید و فروخت کریں اللہ روزی دیتا ہے ایک کو ایک سے۔ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر کوئی باہر سے شہر میں مثلاً اناج بیچنے لائے اور بازار کے بھاؤ بیچنے کا ارادہ کرے اور شہر کا رہنے والا اس سے کہے کہ تو ابھی نہ بیچ میرے پاس رکھ جا میں تجھ کو مہنگا بیچ دوں گا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا کہ اس میں لوگوں کا نقصان ہے اگر قحط ہو تو یہ بالاتفاق حرام ہے ورنہ مکروہ ہے اور امام شافعیؒ اور جمہور علماء نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے محض قیاس سے حدیث کے خلاف حکم کیا ہے حالانکہ ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث ضعیف بھی قیاس کے اوپر مقدم ہے اور یہ حدیث باتفاق علماء صحیح ہے اور متعدد صحابہؓ سے مروی ہے، خود ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اس واسطے علمائے حنفیہ کو امام اعظم کا قول اس باب میں ترک کرنا چاہیے اور حدیث پر عمل ضروری ہے اور یہی ارشاد ہے امام ابوحنیفہ کا رحم کرے اللہ تعالیٰ ان پر اور بخش دے خطا ان کی آمین یا رب العالمین۔

۳۸۱۶:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ التَّلَقِّیْ لِلرُّکْبَانِ وَاَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا وَعَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِیَةِ وَاَنْ یَّسُوْمَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ۔

۳۸۱۶:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ''سواروں سے جا کر ملنے سے (جو غلہ لاتے ہیں) اور شہری کو باہر والے کا مال بیچنے سے اور ایک سوکن کو دوسری سوکن کے لیے طلاق چاہنے سے اور دھوکہ دینے سے اور تھن میں دودھ روکنے سے اور ایک بھائی کے مول تول پر مول کرنے سے۔''

۳۸۱۷:عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثِ غُنْدَرٍ وَوَهْبٍ نُهِیَ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الصَّمَدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ۔

۳۸۱۷:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۸۱۸:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ ۔

۳۸۱۸:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا لاڑیاپن سے۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ تَلَقِّي الْجَلَبِ

باب: آگے بڑھ کرتاجروں سے ملنے کی ممانعت

۳۸۱۹:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّتَلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاَسْوَاقَ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ وَّقَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّيْ ۔

۳۸۱۹:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا آگے جا کر اسباب تجارت سے ملنے کو یہاں تک کہ وہ بازار میں آئیں اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا آگے جا کر ملنے سے۔

۳۸۲۰:عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ۔

۳۸۲۰:اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۸۲۱:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ ۔

۳۸۲۱:عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے جا کر سوداگروں سے ملنے کو۔

۳۸۲۲:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَلَقَّى الْجَلَبُ ۔

۳۸۲۲:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا آگے جا کر کھیپ سے ملنے کو۔

۳۸۲۳:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقّٰى فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَآ اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ۔

۳۸۲۳:حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مت ملو آگے جا کر مالوں کی کھیپ سے'' (جب تک وہ بازار میں نہ آئیں اور مال والوں کو بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہو) اگر کوئی آگے جا کر ملے اور مال خرید لے پھر مال کا مالک بازار میں آئے (اور بھاؤ کے دریافت میں معلوم ہو کہ اس کو نقصان ہوا ہے) تو اس کو اختیار ہے (چاہے تو بیع فسخ کر ڈالے)۔

تشریح: امام نوویؒ نے کہا ظاہر احادیث سے اس کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور یہی قول ہے امام شافعیؒ، مالکؒ اور جمہور علماء کا اور ابوحنیفہ اور اوزاعی کے نزدیک آگے جانا درست ہے بشرطیکہ لوگوں کو نقصان نہ ہو اور نقصان کی صورت میں مکروہ ہے اور صحیح جمہور کا مذہب ہے اور جو کسی کام کو باہر نکلے اور وہاں مال والے ملیں اور مال خرید لیں تو اس میں دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ حرام ہے انتہی مختصراً۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ

باب: شہر والا باہر والے کا مال نہ بیچے

۳۸۲۴:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ ۔

۳۸۲۴:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نہ بیچے بستی والا باہر والے کا مال۔''

٣٨٢٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَاَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَا يَكُنْ لَّهُ سِمْسَارًا۔

۳۸۲۵: عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا سواروں کی (جو مال لے کر آئیں) آگے جا کر ملاقات سے اور منع کیا بستی والے کو باہر والے کا مال بیچنے سے۔ طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے کہا بستی والے کو نہیں چاہیے کہ باہر والے کا دلال بنے (اس کا مال بکوانے میں بلکہ اس کو خود بیچنے دے)۔

٣٨٢٦: عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِّنْ بَعْضٍ۔

۳۸۲۶: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت بیچے شہر والا باہر والے کا مال بلکہ چھوڑ دو لوگوں کو اللہ روٹی دے ایک کو ایک سے۔''

٣٨٢٧: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۳۸۲۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

٣٨٢٨: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاِنْ كَانَ اَخَاهُ اَوْ اَبَاهُ۔

۳۸۲۸: انس بن مالک سے روایت ہے ہم منع کئے گئے اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کا مال کو بیچے اگرچہ اس کا بھائی یا باپ ہو۔

٣٨٢٩: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔

۳۸۲۹: انس بن مالک سے روایت ہے منع کئے گئے ہم اس بات سے کہ بستی والا باہر والے کا مال بیچے۔

تشریح ۞ امام نوویؒ نے کہا ان احادیث سے اس امر کی حرمت ثابت ہوتی ہے اور یہی قول ہے شافعی اور اکثر علماء کا اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کوئی مسافر باہر سے یا دوسرے شہر سے مال لے کر آئے بیچنے کے لیے اور بستی والا اس سے یوں کہے تو اپنا مال میرے پاس چھوڑ دے میں آہستہ آہستہ مہنگا بیچ دوں گا تو یہ منع ہے اگر اس مال کی شہر والوں کو حاجت نہ ہو تو منع نہیں باوجود مخالفت کے اگر کوئی بیچے تو بیع صحیح ہو جائے گی۔ لیکن حرام رہے گی۔ ہمارا یہی مذہب ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک بیع فسخ کر دی جائے اور عطاء اور مجاہد اور ابوحنیفہ کے نزدیک یہ بیع درست ہے کیونکہ اس میں احسان ہے باہر والے پر اور ان حدیثوں کو انہوں نے منسوخ کہا ہے اور دعویٰ یہ ہے بلا دلیل کیونکہ اگر احسان بھی ہو مال والے پر تب بھی برائی ہے ساری بستی والوں کے ساتھ کہ وہ اس مال سے فائدہ اٹھاتے اور نفع کماتے اور دعویٰ نسخ کا لغو ہے۔ (انتہی مع زیادۃ)

بَابُ : حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ

باب: مصراۃ کی بیع کا بیان

تشریح ۞ مصراۃ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے مالک نے دودھ دوہنا اس کا موقوف کر دیا ہوتا کہ تھنوں میں خوب دودھ بھر جائے اور لوگ دھوکا کھائیں۔ اس کا بیان اوپر گزر چکا۔

٣٨٣٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلُبْهَا فَاِنْ رَّضِيَ حِلَابَهَا اَمْسَكَهَا وَاِلَّا رَدَّهَا وَ مَعَهَا صَاعٌ

۳۸۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے پھر جا کر اس کا دودھ نچوڑے اگر اس کا دودھ پسند آئے رکھ چھوڑے نہیں تو بکری پھیر دے اور دے ایک صاع کھجور کا اس کے ساتھ'' (دودھ کے

مِّنْ تَمْرٍ۔

بدلے)۔

٣٨٣١:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ فِيْهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِنْ شَآءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۳۸۳۱:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جوشخص دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین روز تک اختیار ہے چاہے اس کو رکھ چھوڑے چاہے پھیر دے اس کے ساتھ ایک صاع کھجور کا بھی دے۔''

٣٨٣٢:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّمَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَّا سَمْرَآءَ۔

۳۸۳۲:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جوشخص تھن میں دودھ چڑھی ہوئی بکری خریدے اس کو تین دن تک اختیار ہے اگر پھیر دے تو ایک صاع اناج کا بھی دے لیکن گیہوں دینا ضروری نہیں۔''

تشریح ❁ عرب میں گیہوں گراں ہیں اور کھجور اور دوسرے اناج ارزاں ہیں تو فرمایا کہ کھجور کا ایک صاع دے یا دوسرے کسی اناج کا جیسے جوار، مسور وغیرہ۔

٣٨٣٣:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِنْ شَآءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَّا سَمْرَآءَ۔

۳۸۳۳:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جوشخص مصراۃ بکری خریدے تو اس کو اختیار ہے اگر چاہے رکھ لے چاہے پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی اس کے ساتھ دے نہ گیہوں کا۔''

٣٨٣٤:عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔

۳۸۳۴:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے لیکن اس میں ''غنم'' کا لفظ ہے۔

٣٨٣٥:عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَآ اَحَدُكُمُ اشْتَرٰى لِقْحَةً مُّصَرَّاةً اَوْ شَاةً مُّصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَآ اِمَّاهِیَ وَاِلَّا فَلْيَرُدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۳۸۳۵:ہمام بن منبہ نے کہا یہ وہ حدیثیں ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر کئی حدیثیں ذکر کیں ان سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی اونٹنی خریدے جس کا دودھ چڑھایا گیا ہو یا ایسی بکری خریدے تو اس کو اختیار ہے دودھ دوہنے کے بعد یا اس کو رکھ لے یا پھیر دے اور ایک صاع کھجور کا بھی اس کے ساتھ دے۔''

تشریح ❁ امام نووی نے کہا اوپر گزر چکا کہ تصریہ (یعنی جانور کا دودھ چڑھانا لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے) حرام ہے اور باوجود حرمت کے ان احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ بیع صحیح ہو جائے گی اور خریدار کو اختیار ہوگا۔ چاہے رکھے چاہے پھیر دے، اسی طرح ہر مکر اور فریب کی بیع میں خریدار کو اختیار ہے مثلاً کسی نے بوڑھی لونڈی کے بال کالے کر دیئے۔ یا گھونگریالے بنا دیئے اور مانند اس کے اور اختلاف کیا ہے ہمارے اصحاب نے کہ یہ

اختیار فوراً ہوگا علم کے بعد یا تین دن رہے گا تو بعضوں نے کہا تین دن تک رہے گا اور اصح یہ ہے کہ علم کے ساتھ ہی اختیار ہوگا اور حدیث میں جو تین دن کی قید مذکور ہے وہ اس لیے کہ اکثر علم تین دن میں ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک آدھ دن دودھ کم دینے میں چارہ وغیرہ کی خرابی کا گمان ہوتا ہے۔ لیکن تین دن کے بعد یقین ہو جاتا ہے۔ پھر جب ایسا جانور پھیر دینا چاہے اونٹ ہو یا بکری یا گائے دودھ اس کا بہت ہو یا تھوڑا ہر حال میں دودھ کے بدلے ایک صاع کھجور کا دینا کافی ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مالک اور لیث اور ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقہاء محدثین کا اور یہی صحیح ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ اس شہر میں جس چیز کا خوراک میں رواج ہو اس کا ایک صاع دیدے یہ کھجور سے خاص نہیں ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور ایک طائفہ اہل عراق اور بعض مالکیہ نے یہ کہا ہے کہ وہ جانور پھیر دے اور ایک صاع کھجور دینا ضروری نہیں ہے بلکہ دودھ کی قیمت دینا چاہیے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر مثلی شے کو تلف کرے تو مثل دے ورنہ قیمت دے اور دوسری جنس کا دینا قاعدے کے خلاف ہے اور جمہور علماء یہ جواب دیتے ہیں کہ جب حدیث صاف وارد ہوگئی تو عقلی قاعدہ سے اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے اور حکمت اس میں یہ ہے کہ عرب کی خوراک اس وقت میں کھجور تھی اور صاع ہر صورت میں مقرر کیا گیا ہے بطور حد کے۔ تاکہ جھگڑا نہ ہو اور اکثر گاؤں اور دیہات میں قیمت میں اختلاف ہوتا ہے اور فساد ہوتا ہے تو شرع نے ایک ضابطہ قرار دے دیا تاکہ اس قسم کے جھگڑے مطلق پیدا ہونے نہ پائیں اور اس کی مثال شرع میں موجود ہے۔ مثلاً بچہ کی دیت ایک بردہ وغیرہ انتہی۔

بَابُ : بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيْعِ قَبْلَ الْقَبْضِ

باب: قبضہ سے پہلے خریدار کو دوسرے کے ہاتھ بیچنا درست نہیں ہے

۳۸۳۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِّثْلَهُ۔

۳۸۳۶: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے۔“ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں ہر چیز کو اسی پر خیال کرتا ہوں۔

تشریح اور امام شافعیؒ کا یہ مذہب ہے کہ اناج کی کوئی خصوصیت نہیں بلکہ ہر ایک شئے کی خواہ منقولہ ہو یا غیر منقولہ بیع درست نہیں جب تک بیع کا قبضہ اس پر نہ ہو لے اور عثمان بتی نے کہا ہر شئے کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور ابوحنیفہؒ نے کہا صرف زمین یا مکان یا باغ وغیرہ غیر منقول کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور کسی چیز کی درست نہیں اور امام مالکؒ نے کہا کہ سوا اناج کے اور سب چیزوں کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے اور اکثر علماء نے اس سے اتفاق کیا ہے اور بعض نے کہا۔ جو چیزیں ناپ اور تل کر بکتی ہیں ان میں اس حدیث کے موافق حکم ہوگا اور باقی چیزوں کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے۔ لیکن عثمان بتی کا قول بالکل شاذ اور متروک ہے اور قابل عمل اور اعتبار کے نہیں ہے۔ (نوویؒ)

۳۸۳۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۳۸۳۷: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۳۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ۔

۳۸۳۸: ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اناج خریدے پھر اس پر قبضہ کرنے تک اس کو نہ بیچے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ہر چیز کو اناج پر قیاس کرتا ہوں۔

۳۸۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

۳۸۳۹: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَقَالَ اَلَا تَرَاهُمْ يَبْتَاعُوْنَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامِ مُرْجًا وَّلَمْ يَقُلْ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُرْجًا۔

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جوشخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک ناپ نہ لے۔“ طاؤس نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کیوں اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا تم نہیں دیکھتے لوگوں کو اناج سونے اور چاندی کے بدلے میعاد پر بیچتے ہیں۔

تشریح: تو اب اگر یہ شخص قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے گا تو مبیع کہاں سے لائے گا۔ حالانکہ بیع میں مبیع کا ہونا ضروری ہے اگر یہ بھی میعاد پر بیچے اور کم میعاد ہو پہلی میعاد سے تو وہی قباحت ہے اور جو زیادہ ہو تو گویا روپیہ کی بیع روپیہ سے ہوئی اور یہ بے فائدہ ہے اور اس میں خوف ہے ربا کا۔

۳۸۴۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۳۸۴۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جوشخص اناج خریدے وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پورا نہ لے لے۔“ (یعنی ناپ تول نہ لے اور اس پر قبضہ نہ کر لے)۔

۳۸۴۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالِهٖ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِى ابْتَعْنَاهُ فِيْهِ اِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ اَنْ نَّبِيْعَهُ۔

۳۸۴۱: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اناج خریدتے تھے پھر ایک شخص کو ہمارے پاس بھیجتے تھے جو ہم کو حکم کرتا اناج کو اس جگہ سے اٹھا لے جانے کا۔ جہاں خریدتے تھے بیچنے سے پہلے (تاکہ قبضہ ہو جائے اس کے بعد اگر چاہے تو اور کسی کے ہاتھ بیع کرے)۔

۳۸۴۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۳۸۴۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جوشخص اناج خریدے پھر اس کو نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کرے۔“

۳۸۴۳: قَالَ وَكُنَّا نَشْتَرِى الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ جُزَافًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّبِيْعَهُ حَتّٰى نَنْقُلَهُ مِنْ مَّكَانِهٖ۔

۳۸۴۳: اور ہم اناج کو خریدا کرتے سواروں سے ڈھیر لگا کر۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو منع کیا۔ اس ڈھیر کے بیچنے سے جب تک اس کو ہم اور جگہ نہ لے جائیں۔

۳۸۴۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَيَقْبِضَهُ۔

۳۸۴۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جوشخص اناج خریدے۔ وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو پورا نہ لے لے اور قبضہ نہ کرے“ (پورا لینے سے مراد یہ ہے کہ اس کو تول ماپ لے)۔

۳۸۴۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

۳۸۴۵: اوپر والی حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

۳۸۴۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُمْ كَانُوْا يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۳۸۴۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مار پڑتی اس بات پر

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جُزَافًا اَنْ یَّبِیْعُوْہُ فِیْ مَکَانِہٖ حَتّٰی یُحَوِّلُوْہُ۔

کہ وہ اناج کے ڈھیر خریدتے تھے پھر اسی جگہ پر اس کو بیچ ڈالتے قبضہ سے پہلے۔

تشریح امام نوویؒ نے کہا یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ حاکم اسلام بیع فاسد کرنے والے کو تعزیر دے سکتا ہے مارسے۔

۳۸۴۷:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُ النَّاسَ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ابْتَاعُوْا طَعَامًا جُزَافًا یُضْرَبُوْنَ اَنْ یَّبِیْعُوْہُ فِیْ مَکَانِھِمْ ذٰلِکَ حَتّٰی یُؤْوُوْہُ اِلٰی رِحَالِھِم عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَآ اَنَّہٗ کَانَ یَشْتَرِی الطَّعَامَ جُزَافًا فَیَحْمِلُہٗ اِلٰٓی اَھْلِہٖ۔

۳۸۴۷:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ میں نے دیکھا لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مار پڑتی۔ جب وہ اناج کے ڈھیر خریدتے اسی جگہ پر اپنے مکانوں میں لے جانے سے پہلے ان کو بیچتے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ وہ اناج خریدتے تھے یوں ہی ڈھیر کا ڈھیر پھر اس کو اٹھا لاتے اپنے گھر کو۔

تشریح امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے اناج کا ڈھیر خریدنا بغیر ماپے اور تولے درست ٹھہرا اور یہی مذہب ہے شافعیؒ کا کہ گیہوں یا کھجور وغیرہ کا ڈھیر خریدنا حرام نہیں ہے لیکن کراہت میں اس کے دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ اگر کراہت ہے تو تنزیہی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ تنزیہی کراہت بھی نہیں ہے۔

۳۸۴۸:عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِعْہُ حَتّٰی یَکْتَالَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ مَّنِ ابْتَاعَ۔

۳۸۴۸:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اناج خریدے پھر وہ اس کو نہ بیچے جب تک اس کو ماپ نہ لے۔“

۳۸۴۹:عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ لِمَرْوَانَ اَحْلَلْتَ بَیْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَحْلَلْتَ بَیْعَ الصِّکَاکِ وَ قَدْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الطَّعَامِ حَتّٰی یُسْتَوْفٰی فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَنَھٰی عَنْ بَیْعِھَا قَالَ سُلَیْمَانُ فَنَظَرْتُ اِلٰی حَرَسٍ یَّاْخُذُوْنَھَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِی النَّاسِ۔

۳۸۴۹:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے مروان بن الحکم سے کہا (جو عامل تھا مدینہ کا) تو نے درست کر دیا ربا کی بیع کو۔ مروان نے کہا کیوں میں نے کیا کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو نے سند (پروانہ) کی بیع جائز رکھی حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا اناج کی بیع سے اس پر قبضہ کرنے سے پہلے۔ تب مروان نے خطبہ سنایا لوگوں کو اور منع کیا ان کی بیع سے سلیمان جو راوی ہے اس حدیث کا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے کہا میں نے دیکھا چوکیدار کو وہ ان چٹھیوں کو چھین رہے تھے لوگوں سے۔

تشریح یعنی اگر لوگوں سے جنہوں نے خریدا تھا ان کو قبضہ سے پہلے یہاں مراد ان سندوں سے وہ چٹھیاں ہیں جو حکومت سے ملتی ہیں سالانہ معاش کی، اس میں اناج ہوتا ہے اور روپیہ وغیرہ تو جس کے نام کی چٹھی نکلے اس کو چاہیے کہ اپنے قبضہ میں لا کر بیچے آپ اگر قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے تو اس میں اختلاف ہے۔ نوویؒ نے کہا اصح یہ ہے کہ یہ جائز ہے اور ایک قول یہ ہے کہ جائز نہیں ہے۔ بدلیل قول ابو ہریرہؓ کے اور جس نے جائز رکھا اس نے ابو ہریرہؓ کے قول کی تاویل کی ہے اس طرح پر کہ مراد ان کی وہ بیع ہے جو مشتری نے کسی تیسرے شخص کے ہاتھ کی ہو مشتری کے

قبضہ سے پہلے نہ اول بیع جو صاحب سند نے مشتری کے ہاتھ کی تو بھی بیع ثانی سے ہے نہ بیع اول سے کہ صاحب سند کا ملک مستقل ہے اور وہ مشتری نہیں ہے تو اس کی بیع قبضہ سے پہلے درست ہے جیسے کوئی ترکہ کا مال قبضہ سے پہلے بیچ ڈالے انتہی۔

۳۸۵۰:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهٗ۔

۳۸۵۰: جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ ''جب تو کوئی اناج خریدے پھر مت بیچ اس کو جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے۔''

بَابُ : تَحْرِيْمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ الْمَجْهُوْلَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ

باب: کھجور کے ڈھیر کو جس کا وزن معلوم نہ ہو کھجور کے بدلے بیچنا درست نہیں ہے

۳۸۵۱:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَايُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔

۳۸۵۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا ڈھیر بیچنے سے جس کا وزن معلوم نہ ہو اس کھجور کے بدلے جس کا وزن معلوم ہو۔

تشریح ۞ کیونکہ جب جنس ایک ہو تو برابر بیچنا چاہئے اور یہاں احتمال ہے کہ ایک طرف کھجوریں ماپ میں زیادہ ہوں البتہ اگر دوسری جنس کے بدلے بیچے تو قباحت نہیں ہے۔

۳۸۵۲:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ مِنَ التَّمْرِ فِيْ آخِرِ الْحَدِيْثِ۔

۳۸۵۲: اوپر والی حدیث کی طرح ہے سند کا فرق ہے۔

بَابُ : ثُبُوْتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ

باب: بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک اسی مقام میں رہیں جہاں بیع ہوئی ہے

۳۸۵۳:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَآ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۳۸۵۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے (بیع کو فسخ کرنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں مگر اس بیع میں جس میں اختیار کی شرط کی گئی''۔

تشریح ۞ اس میں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہتا ہے مدت معین تک نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس حدیث سے دلیل لی گئی ہے اختیار مجلس کے ثبوت پر بائع اور مشتری دونوں کیلئے یہاں تک کہ وہ دونوں مجلس بیع سے جدا ہوں (یعنی وہاں سے اور کہیں چلے جائیں اپنے جسم سے جدا ہو جائیں) اور جمہور صحابہؓ اور تابعینؒ کا یہی قول ہے اور اسی طرف گئے ہیں علیؓ بن ابی طالب اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابو برزہؓ اسلمی اور طاؤسؒ اور سعیدؒ بن المسیب اور عطاءؒ اور شریحؒ اور حسن بصری اور شعبی اور اوزاعی اور ابن ابی ذئب اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور ابن مبارک اور علی بن المدینی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور ابوثور اور ابوعبید اور بخاری اور تمام محدثین اور امام ابوحنیفہ اور مالک نے کہا ہے کہ مجلس کا اختیار

کوئی چیز نہیں ہے بلکہ جب زبان سے ایجاب اور قبول ہوگیا تو بیع لازم ہوگئی اور ربیعہ نے ایسا ہی کہا ہے اور نخعی سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ثوری سے ایک روایت ایسی ہی ہے لیکن حدیث صحیح سے ان لوگوں کا مذہب رد ہوتا ہے اور ان کے پاس کوئی صحیح جواب نہیں ہے تو صواب وہی ہے جس کو جمہور علماء نے اختیار کیا ہے۔ انتہی۔

٣٨٥٤:عَنِ ابْنِ اَبِىْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

۳۸۵۴:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٨٥٥:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَ كَانَا جَمِيْعًا اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَ اِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۳۸۵۵:عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب دو آدمی خرید اور فروخت کریں تو ہر ایک کو اختیار ہے (معاملہ توڑ ڈالنے کا) جب تک دونوں جدا نہ ہوں اور ایک جگہ رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دے (معاملہ کے نافذ کرنے کا اور بیع کے پورا کرنے کا اب اگر ایک نے اختیار دیا دوسرے کو اور کہا کہ بیع کو نافذ کر دے) پھر دونوں راضی ہوئے بیع کے نفاذ پر تو بیع لازم ہوگئی اور جو دونوں جدا ہو گئے بیع کے بعد اور ان میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تب بھی بیع لازم ہوگئی۔''

٣٨٥٦:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْيَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ زَادَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ فِىْ رِوَايَتِهٖ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ اِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَاَرَادَ اَنْ لَّا يُقِيْلَهٗ قَامَ فَمَشٰى هُنَيَّةً ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ۔

۳۸۵۶:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جب دو آدمی خرید اور فروخت کریں آپس میں تو ہر ایک کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں یا ان کی بیع بشرط خیار ہو پھر اگر بیع کو اختیار کریں تب بیع لازم ہو جائے گی ابن ابی عمر کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نافع نے کہا عبداللہ بن عمر جب بیع کرتے کسی شخص سے اور یہ منظور ہوتا کہ معاملہ فسخ نہ ہو تو تھوڑی دور چلے جاتے (بیع کے بعد تا کہ جدائی ہو جائے) پھر لوٹ آتے اس کے پاس۔''

تشریح ۞ امام نوویؒ نے کہا یہ روایت دلیل ہے اس امر کی کہ جدائی سے مراد بدنوں کی جدائی ہے نہ ایجاب وقبول سے جدائی جیسے بعضوں نے تاویل کی ہے۔

٣٨٥٧:عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَابَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۳۸۵۷:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' کوئی بیع لازم نہ ہوگی جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں''۔

بَابُ : الصِّدْقِ فِى الْبَيْعِ وَالْبَيَانِ

باب: تجارت اور بیان میں راست بازی کا بیان

۳۸۵۸: عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَ كَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

۳۸۵۸: حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر وہ دونوں سچ بولیں گے اور بیان کر دیں گے (جو کچھ عیب ہے چیز میں یا قیمت میں) تو ان کی بیع میں برکت ہو گی اور جو جھوٹ بولیں گے اور چھپائیں گے (عیب کو) تو ان کی بیع کی برکت مٹ جائے گی اور ان کی تجارت کو کبھی فروغ نہ ہوگا۔ حقیقت میں تجارت ہو یا زراعت ہو یا نوکری ایمان داری اور راستبازی وہ شے ہے جس کی بدولت ہر چیز میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی ہے۔

تشریح: نووی علیہ الرحمتہ نے کہا یہ جو استثناء حدیث میں منقول ہے الا بیع الخیار اس کی تفسیر میں تین قول ہیں ایک یہ کہ مراد وہ خیار ہے جو بعد اتمام عقد کے ہو مجلس کی جدائی سے پہلے اور مطلب یہ ہے کہ دونوں کو اختیار رہے گا جب تک جدا نہ ہوں الا اس صورت میں کہ مجلس ہی میں یہ اختیار تمام کر دیں مثلاً دونوں مل کر بیع کو نافذ کر دیں تو بیع لازم ہو جائے گی اور اختیار کا باقی رہنا جدائی تک نہ ہوگا۔ دوسری یہ کہ مراد مستثنیٰ سے وہ بیع ہے جس میں اختیار کی شرط کی گئی ہو تین دن تک یا اس سے کم تو اس بیع میں جدائی کے ساتھ اختیار ختم نہ ہوگا بلکہ مدت مشروط تک باقی رہے گا تیسری یہ کہ مراد وہ بیع ہے جس میں نفی خیار کی شرط ہو۔ اس صورت میں بیع مجلس ہی میں لازم ہو جائے گی اور اختیار نہ ہوگا اور یہ اخیر کی تفسیر اس شخص کے مذہب پر صحیح ہو گی جو اس شرط کے ساتھ بیع کو جائز رکھتا ہے اور صحیح ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہے کہ اس شرط سے بیع باطل ہو جائے گی۔ انتہٰی۔

۳۸۵۹: عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وُلِدَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَعَاشَ مِائَةً وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً۔

۳۸۵۹: دوسری روایت کا وہی ترجمہ جو اوپر گزرا۔ امام مسلم علیہ الرحمتہ نے کہا کہ حکیم بن حزام جو راوی میں اس حدیث کے وہ خاص کعبے کے اندر پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس تک جئے۔

بَابُ: مَنْ يُّخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

باب: جو شخص بیع میں دھوکا کھائے

۳۸۶۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ ذُكِرَ رَجُلٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَّا خِلَابَةَ فَكَانَ اِذَا بَايَعَ يَقُوْلُ لَا خِيَابَةَ۔

۳۸۶۰: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر ہوا ایک شخص کا اس کو لوگ فریب دیتے ہیں بیع میں۔ تو آپؐ نے فرمایا ''اس شخص کو جب تو بیع کیا کرے تو کہہ دیا کر فریب نہیں ہے۔ (یعنی مجھ سے فریب نہ کرنا یا اگر تو فریب کرے گا تو وہ مجھ پر لازم نہ ہوگا) پھر وہ جب بیع کرتا تو یہی کہتا'' (مگر لَّا خِلَابَةَ کے بدلے اس کی زبان سے لَا خِيَابَةَ نکلتا کیونکہ وہ لام کو نہ بول سکتا)۔

۳۸۶۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

۳۸۶۱: عبداللہ بن دینار سے ایسا ہی مروی ہے مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے

وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَكَانَ إِذَا بَايَعَ يَقُولُ لَا خِيَابَةَ۔ کہ جب بیچتا تو لا خیابۃ کہتا۔

تشریح: نووی نے کہا بعض نسخوں میں لا خیابتہ ہے مگر وہ تصحیف ہے اور بعض نسخوں میں لا خدابۃ ہے پر صحیح وہی ہے لا خیابۃ اور اس شخص کا نام حبان بن منقذ بن عمرو انصاری تھا جو باپ ہے یحییٰ اور واسع بن حبان کا احد کی جنگ میں شریک تھا اور بعض نے کہا اس کا باپ منقذ تھا اس کی عمر ایک سو تیس سال کی ہوگئی تھی اور کسی لڑائی میں اس کے سر میں پتھر کا زخم لگا تھا اس وجہ سے اس کی عقل اور زبان دونوں میں فتور آ گیا تھا اور دارقطنی نے کہا کہ وہ اندھا تھا اور ایک روایت میں ہے جو ثابت نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہ ہی فرمایا تھا تو کہا کر مجھ کو اختیار ہے تین دن تک (روایت کیا اس کو حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے کتاب المعرفۃ میں اور ابن ماجہ نے سنن میں اور دارقطنی نے اور بخاری نے تاریخ وسط میں اور تاریخ کبیر میں اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور عبدالرزاق نے مصنف میں اور عبدالحق نے احکام میں) اب اختلاف کیا ہے علماء نے اس حدیث میں بعض نے یہ اختیار خاص رکھا ہے اسی شخص سے اور کہا ہے دوسرے لوگوں کو اگر چہ ان کا نقصان ہو بیع میں یہ اختیار نہیں ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہؒ کا اور یہی صحیح روایت ہے مالک سے اور بغداد کے مالکیہ نے کہا کہ جس کو غبن دی جائے اس کو اختیار ہے اس حدیث کی رو سے بشرطیکہ وہ غبن تہائی قیمت تک پہنچے اس سے کم میں یہ اختیار نہ ہوگا اور صحیح اول مذہب ہے کیوں کہ اختیار صحیح روایت سے ثابت نہیں ہوا۔ انتہٰی مختصراً

بَابُ: النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ

باب: میوہ جب تک اس کی صلاحیت کا یقین نہ ہو درخت پر بیچنا درست نہیں جب کاٹنے کی شرط نہ ہوئی ہو

٣٨٦٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ۔

۳۸۶۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا میووں کے بیچنے سے (درختوں پر) جب تک ان کی صلاحیت کا یقین نہ ہو منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

٣٨٦٣: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۳۸۶۳: مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

٣٨٦٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَآ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى تَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

۳۸۶۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک وہ لال یا زرد نہ ہو کیونکہ جب سرخی یا زردی اس میں آ جاتی ہے تو سلامتی کا یقین ہو جاتا ہے) اس طرح منع فرمایا بالی کے بیچنے سے جب تک سفید نہ ہو اور آفت کا ڈر نہ جائے اور منع کیا بائع کو بیچنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

٣٨٦٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَتَذْهَبَ عَنْهُ

۳۸۶۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مت بیچو پھل کو درخت پر) جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہونے اور آفت کے جانے کا یقین ہو جائے سلامتی معلوم ہونے

الْآفَةُ قَالَ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ حُمْرَتُهُ وَصُفْرَتُهُ۔

سے یہ غرض ہے کہ اس میں سرخی یا زردی نمودار ہو جائے''۔

٣٨٦٦:عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ لَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ۔

۳۸۶۶:اس سند سے بھی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٨٦٧:عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِالْوَهَّابِ۔

۳۸۶۷:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آئی ہے۔

٣٨٦٨:عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَعُبَيْدِاللّٰهِ۔

۳۸۶۸:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

٣٨٦٩:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُ وَصَلَاحُهُ۔

۳۸۶۹:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مت بیچو پھل کو جب تک اس کی سلامتی معلوم نہ ہو لے''۔

٣٨٧٠:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ فَقِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَاصَلَاحُهُ قَالَ تَذْهَبُ عَاهَتُهُ۔

۳۸۷۰:ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمر سے پھل کی سلامتی سے کیا مراد ہے انہوں نے کہا اس کی آفت جاتی رہے۔

٣٨٧١:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى اَوْنَهَا نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيْبَ۔

۳۸۷۱:حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میووں کے بیچنے سے جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں (یعنی آفت سے)۔

٣٨٧٢:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُ وَ صَلَاحُهُ۔

۳۸۷۲:حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت کے پھل بیچنے سے یہاں تک کہ اس کی صلاحیت ظاہر ہو۔

٣٨٧٣:عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَاْكُلَ مِنْهُ اَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوْزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوْزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْزَرَ۔

۳۸۷۳:ابوالبختری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے (ان کا نام سعید بن عمران تھا) میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا کھجور کے درختوں کی بیع کو (یعنی ان کے پھل بیچنے کو) انہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سے جب تک وہ کھانے کے لائق ہو اور جب تک وہ کاٹ کر رکھنے کے لائق ہو۔

٣٨٧٤:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتّٰى يَبْدُ وَصَلَاحُهَا۔

۳۸۷۴:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مت بیچو پھلوں کو جب تک ان کی صلاحیت معلوم نہ ہو''۔

تشریح ❀ نوویؒ نے کہا ممانعت اس صورت میں ہے جب کاٹنے کی شرط نہ ہو بیع میں لیکن ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر کاٹنے کی شرط کی جائے پھر نہ کاٹیں تب بھی صحیح ہو جائے گی اور بائع جبر کرے گا خریدار پر کاٹ لینے کیلئے البتہ اگر دونوں راضی ہو جائیں درخت پر رہنے دینے کیلئے تو جائز ہے اور جو اس شرط سے بیچے کہ درخت پر رہنے دیں گے تو بیع باطل ہے بالا جماع، اس لئے کہ کبھی پھل تلف ہو جاتا ہے تو بائع اپنے بھائی کا مال مفت اڑا لے گا اور یہ منع ہے اسی طرح اگر بلا شرط بیچے تب بھی ہمارے اور جمہور علماء کے نزدیک بیع باطل ہے اور بعد صلاحیت معلوم ہو جانے کے ہر طرح سے بیع درست ہے۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ اِلَّافِي الْعَرَايَا

باب: تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنا حرام ہے مگر عریہ میں درست ہے

تشریح ❀ عریہ یہ ہے کہ باغ کا مالک اپنے درختوں میں سے کچھ درخت کسی غریب کو دے اور ان درختوں پر تر میوہ لگا ہوا ہو پھر اس میوہ کو وہ غریب کسی اور کے ہاتھ یا خود مالک کے ہاتھ خشک میوہ کے بدلے بیچ ڈالے رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم نے اس کو جائز رکھا تا کہ غریبوں کو ہرج نہ ہو اور بعض نے کہا عریہ یہ ہے کہ غریب آدمی جس کے پاس نقد روپیہ نہ ہو وہ اپنے اور اپنے عیال کے کھانے کیلئے خشک کھجور کے بدلے درختوں پر تر کھجور خرید لے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہو اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور اسی کو مزابنہ کہتے ہیں جو ممنوع ہے مگر عریہ کو آپ ﷺ نے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

۳۸۷۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ

۳۸۷۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسل نے منع کیا پھل کے بیچنے سے جب تک اس کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے۔

۳۸۷۶: قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَازَادَا بْنُ نُمَيْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ اَنْ تُبَاعَ۔

۳۸۷۶: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کی بیع میں (عرایا جمع ہے عریہ کی جس کے معنی اوپر گزرے ہیں)۔

۳۸۷۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَصَلَاحُهٗ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ مِثْلَهٗ سَوَآءً۔

۳۸۷۷: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مت خرید کرو درخت پر کہ میوے کو جب تک اس کی صلاحیت ظاہر نہ ہو اور مت خرید کرو درخت پر کے کھجور خشک کھجور کے بدلے۔

۳۸۷۸: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَ

۳۸۷۸: ابن شہاب نے روایت کی سعید بن المسیب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزابنہ سے اور محاقلہ سے۔ مزابنہ یہ ہے کہ درخت پر

الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَ الْمُحَاقَلَةُ اَنْ يُّبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ وَاسْتِكْرَآءُ الْاَرْضِ بِالْقَمْحِ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَاتَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَاتَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ وَقَالَ سَالِمٌ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِیْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ اَوْبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِیْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جائے اور محاقلہ یہ ہے کہ بالی میں کا گیہوں یعنی کھیپ بیچا جائے گیہوں کے بدلے اور منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر لینے سے گیہوں کے بدلے (یعنی ان گیہوں کے بدلے جو اسی زمین سے پیدا ہوں گے) ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مت بیچو میوہ کو جب تک اس کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور مت بیچو درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے'' اور سالم نے کہا مجھ سے عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے سنا زید بن ثابت سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی اس کے بعد عریہ میں رطب یا تمر کے بدلے میں اور سوا عریہ کے اور کسی کی اجازت نہیں دی۔

۳۸۷۹: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ اَنْ يَّبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ۔

۳۸۷۹: زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عریہ والے کو اس کے بیچنے کی کھجور کے بدلے اندازہ کر کے۔

۳۸۸۰: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الْعَرِيَّةِ يَاْخُذُهَا اَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَاْكُلُوْنَهَا رُطَبًا۔

۳۸۸۰: زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ میں اور مراد عریہ سے یہ ہے کہ ایک گھر کے لوگ اندازے سے کھجور دیں اور اس کے بدلے درخت پر کے تر کھجور کھانے کو خرید لیں۔

۳۸۸۱: عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۳۸۸۱: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۸۲: عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَ الْعَرِيَّةُ النَّخْلَةُ تُجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبِيْعُوْنَهَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

۳۸۸۲: یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسا ہی مروی ہے اس میں یہ ہے کہ عریہ وہ درخت ہے کھجور کا جو کسی کو دے دیا جائے پھر وہ اندازہ کر کے اس کے پھلوں کو خشک کھجور کے بدلے بیچ ڈالے۔

۳۸۸۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَی الْعَرِيَّةُ اَنْ يَّشْتَرِیَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلَاتِ لِطَعَامِ اَهْلِهٖ رُطَبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

۳۸۸۳: زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریہ کی بیع میں اندازہ کر کے کھجور کے بدلے، یحییٰ نے کہا عریہ یہ ہے کہ ایک شخص کچھ درختوں پر کے پھل اپنے گھر والوں کے کھانے کیلئے خریدے خشک کھجور کے بدلے اندازہ سے۔

۳۸۸۴: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا۔

۳۸۸۴: زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا میں اندازہ کر کے بیچنے کی ماپ سے۔

۳۸۸۵:عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَنْ تُؤْخَذ بِخَرْصِهَا۔

۳۸۸۵:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۸۸۶:عَنْ نَّافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا۔

۳۸۸۶: نافع سے مروی ہے اسی سند سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا کی بیع کی اندازہ کر کے۔

۳۸۸۷:عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ ابْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ذٰلِكَ الرِّبَا تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّةِ النَّخْلَةِ وَ النَّخْلَتَیْنِ یَاْخُذُهَا اَهْلُ الْبَیْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا یَّاْكُلُوْنَهَا رُطَبًا۔

۳۸۸۷:بشیر بن یسار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت کیا جوان کے گھر میں رہتے تھے ان میں سے ایک سہل بن ابی حثمہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے اور فرمایا یہی سود ہے یہی مذابنہ ہے مگر آپ ﷺ نے اجازت دی عریہ کی بیع میں ایک درخت یا دو درخت کی کھجور کو کوئی گھروالا (اپنے بال بچوں کے کھانے کیلئے) خریدے اور اس کے بدلے اندازے سے خشک کھجور دے تر کھجور کھانے کو۔

۳۸۸۸:عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ قَالُوْا رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

۳۸۸۸:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عریہ کی بیع میں اندازہ کر کے۔

۳۸۸۹:عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ دَارِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ یَحْیٰی غَیْرَ اَنَّ اِسْحٰقَ وَابْنَ الْمُثَنّٰی جَعَلَا مَكَانَ الرِّبَا الزَّبْنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الرِّبَا۔

۳۸۸۹:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۸۹۰:عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ۔

۳۸۹۰:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی ہے۔

۳۸۹۱:عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَّسَهْلِ ابْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحَابَ الْعَرَایَا فَاِنَّهُمْ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ۔

۳۸۹۱:رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مذابنہ سے یعنی درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے مگر عرایا والوں کو اس کی اجازت دی۔

۳۸۹۲:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا فِیْمَا

۳۸۹۲:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی عرایا کی بیع میں اندازے سے بشرطیکہ پانچ وسق سے کم

دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْفِیْ خَمْسَةٍ یَشُكُّ دَاوٗدُ قَالَ خَمْسَةً اَوْدُوْنَ خَمْسَةٍ۔

ہو یا پانچ وسق تک شک ہے داؤد بن الحصین کو جو راوی ہے اس حدیث کا۔

۳۸۹۳:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَیْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَیْلاً وَّ بَیْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِیْبِ كَیْلاً۔

۳۸۹۳:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذابنہ سے اور مذابنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے اور درخت پر کے انگور کو خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے۔

۳۸۹٤:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَیْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَیْلًا وَّبَیْعُ الْعِنَبِ بِالزَّبِیْبِ كَیْلًا وَّبَیْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَیْلاً۔

۳۸۹۴:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا مذابنہ سے اور مذابنہ کہتے ہیں درخت پر کی کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے کو اور درخت پر کے انگور خشک انگور کے بدلے بیچنے کو ماپ سے (اٹکل اور اندازہ کر کے) اور کھیت گیہوں کا گیہوں کے بدلے بیچنے کو (اس کو محاقلہ بھی کہتے ہیں)

۳۸۹٥:عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۳۸۹۵:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۳۸۹٦:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَیْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَیْلًا وَّبَیْعُ الزَّبِیْبِ بِالْعِنَبِ كَیْلًا وَّ عَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهٖ۔

۳۸۹۶:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذابنہ سے اور مذابنہ بیع ہے درخت پر کی کھجور کی خشک کھجور کے ساتھ ماپ کر کے اور درخت پر کے انگور کی خشک انگور کے ساتھ ماپ سے اسی طرح ہر پھل کی اندازے سے (اسی پھل کے بدلے)۔

۳۸۹۷:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ یُّبَاعَ مَافِیْ رُؤُسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَیْلٍ مُّسَمًّی اِنْ زَادَ فَلِیْ وَاِنْ نَّقَصَ فَعَلَیَّ۔

۳۸۹۷:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مذابنہ سے اور مذابنہ یہ ہے کہ درخت پر کی کھجور خشک کھجور کے بدلے بیچی جائے یعنی خشک کھجور کے ماپ معین ہوں (مثلاً چار صاع یا پانچ صاع خشک کھجور کے بدلے) اور خریدار یہ کہے کہ درخت پر کی کھجور اگر زیادہ نکلیں تو میری ہیں اور جو کم نکلیں تو میرا ہی نقصان ہوگا۔

۳۸۹۸:عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَاالْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۳۸۹۸:ترجمہ وہی جو پہلے گزرا۔

۳۸۹۹:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ یَّبِیْعَ ثَمَرَ حَآئِطِهٖ اِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَیْلًا وَّ اِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ یَّبِیْعَهٗ بِزَبِیْبٍ كَیْلًا وَّاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ یَّبِیْعَهٗ بِكَیْلِ طَعَامٍ نَهٰی عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَفِیْ رِوَایَةِ قُتَیْبَةَ اَوْ كَانَ زَرْعًا

۳۸۹۹:عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذابنہ سے اور وہ یہ ہے کہ اپنے باغ کا پھل اگر کھجور ہو تو خشک کھجور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو انگور ہو تو سوکھے انگور کے بدلے بیچے ماپ سے اور جو کھیت ہو تو سوکھے اناج کے بدلے بیچے ماپ سے آپ ﷺ نے ان سب سے منع کیا (کیونکہ سب میں احتمال ہے کمی اور بیشی کا)۔

۳۹۰۰:عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ۔

۳۹۰۰:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : مَنْ بَاعَ نَخْلًا وَّعَلَیْهَا تَمْرٌ

باب: جو شخص کھجور کا درخت بیچے اور اس پر کھجور لگی ہو

۳۹۰۱:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۳۹۰۱:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کھجور کے درخت کو بیچا گابھا پیوند کرنے کے بعد تو اس پر کے پھل بائع کے ہیں مگر جب خریدار شرط کر لے''۔

تشریح: کہ پھل میں لوں گا اور بائع راضی ہو جائے تو پھل خریدار کو ملیں گے مالکؒ اور شافعیؒ اور لیثؒ اور اکثر علماء کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اگر اس درخت کا گابھا پیوند نہ ہوا ہو تو پھل خریدار کے ہوں گے البتہ اگر بائع شرط کر لے کہ پھل میں لوں گا اور مشتری راضی ہو جائے تو پھل بائع کو ملیں گے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمتہ کے نزدیک ہر صورت میں پھل بائع کے ہوں گے اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک ہر حال میں خریدار کے ہوں گے (نووی مختصراً)

۳۹۰۲:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا نَخْلٍ اشْتُرِیَ اُصُوْلُهَا وَقَدْ اُبِّرَتْ فَاِنَّ ثَمَرَهَا لِلَّذِیْ اَبَّرَهَا اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الَّذِی اشْتَرَاهَا۔

۳۹۰۲:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس درخت کی جڑیں کوئی خرید لے اور اس میں گابھا پیوند ہوا ہو۔ تو پھل اسی کے ہوں گے جس نے پیوند کیا ہے مگر جب خریدار شرط کر لے''۔

تشریح: پھلوں کی اپنے لئے شرط کی تو اسی کو ملیں گے کھجور کا درخت نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کے نر کی بالی اس میں پیوند کرتے ہیں تو بہت پھلتا ہے عربی میں اس کو تابیر کہتے ہیں اور موبر اس درخت کو جس میں یہ عمل کیا گیا ہو۔

۳۹۰۳:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرِءٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِیْ اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۳۹۰۳:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو مرد گابھا پیوند کر کے کھجور کے درخت کو بیچ ڈالے تو پھل اسی کا ہوگا مگر جس صورت میں خریدار شرط کرے پھل کی''

۳۹۰۴:عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۳۹۰۴:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۰۵:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِیْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَ مَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهٗ لِلَّذِیْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۳۹۰۵:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ''جو شخص کھجور کے درخت کو تابیر کے بعد خریدے تو پھل اس کا بائع کو ملے گا مگر جب مشتری شرط کر لے پھل کی اور جو شخص کوئی بردہ خریدے اور وہ مالدار ہو تو مال بائع کا ہوگا مگر جب مشتری شرط کر لے''۔

٣٩٠٦:عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۳۹۰۶:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٣٩٠٧:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ۔

۳۹۰۷:دوسری روایت بھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی ہے جیسے اوپر گزری۔

تشریح ﷺ نووی نے کہا اس حدیث میں دلالت ہے امام مالکؒ اور شافعیؒ کے قدیم مذہب کی کہ مالک اپنے غلام کو اگر مال کا مالک کر دے تو اس کی ملک ہو جاتی ہے لیکن پھر جب مالک غلام کو بیچے تو وہ مال کا مالک ہو جاتا ہے اور جدید قول امام شافعیؒ کا اور امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا اور حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جو غلام کے قبضے میں ہو نہ اس کی ملک میں وہ مال بائع کا ہوگا یہاں تک کہ وہ کپڑے جو پہنے ہوئے ہے وہ بھی۔

بَابُ : النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةِ وَعَنِ الْمُخَابَرَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا وَ عَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَهُوَ بَيْعُ السِّنِيْنَ

باب: محاقلہ اور مذابنہ اور مخابرہ کی ممانعت اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے اور معاومہ کا منع ہونا

تشریح ﷺ نوویؒ نے کہا مخابرہ اور مزابنہ اور پھل کی بیع قبل صلاحیت کے ان کا ذکر تو اوپر ہو چکا اب مخابرہ اور مزارعہ دونوں قریب قریب ہیں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ زمین کو کرایہ پر دینا اس کی پیداوار کے ایک حصے پر مثلاً ثلث یا ربع یا نصف پر لیکن مزارعت میں تخم زمین کے مالک کا ہوتا ہے اور مخابرہ میں تخم کاشتکار کا ہوتا ہے ایسا ہی کہا ہے ہمارے اکثر اصحاب نے اور امام شافعیؒ کا ظاہر نص یہی ہے اور بعض اصحاب نے ہمارے اور ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ مزارعت اور مخابرت دونوں ایک ہی ہیں اور معاومہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے درخت کا پھل دو یا تین برس کیلئے بیچے اور یہ باطل ہے، بالاجماع اس لئے کہ اس میں دھوکا ہے شائد وہ درخت نہ پھلے یا کوئی آفت نہ آجائے۔ انتہی

٣٩٠٨:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَ الْمُخَابَرَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَلَا يُبَاعُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا۔

۳۹۰۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے اور مزابنہ سے اور مخابرہ سے اور پھلوں کی بیع سے جب تک ان کی صلاحیت معلوم نہ ہو اور نہ بیچے جائیں پھل مگر روپیہ یا اشرفی کے بدلے البتہ عرایا کی بیع درست ہے۔

تشریح ﷺ ان سب لفظوں کے معنی اوپر بیان ہو چکے۔

٣٩٠٩:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

۳۹۰۹: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٣٩١٠:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۳۹۱۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعَمَ وَلَاتُبَاعُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا قَالَ عَطَآءٌ فَسَّرَهَا جَابِرٌ قَالَ اَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْاَرْضُ الْبَيْضَآءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فَيُنْفِقُ فِيْهَا ثُمَّ يَاْخُذُمِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلٰى نَحْوِذٰلِكَ يَبِيْعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ اور محاقلہ اور مذابنہ سے اور پھل کی بیع سے جب تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں اور نہ بیچا جائے مگر دینار اور درہم کے بدلے البتہ عرایا درست ہیں عطا نے کہا جابر نے ان لفظوں کے معنی بیان کئے تو کہا مخابرہ یہ ہے کہ خالی زمین ایک شخص دوسرے شخص کو دے اور وہ اس میں خرچ کرے اور پیداوار میں سے حصہ لے اور مذابنہ تر کھجور کی بیع ہے جو درخت پر لگی ہو سوکھی کھجور کے بدلے پیمانہ سے اور محاقلہ کھیت میں ایسا ہی ہے یعنی کھڑا کھیت غلہ کے عوض بیچنا ماپ سے۔

٣٩١١:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَاَنْ يُّشْتَرَى النَّخْلُ حَتّٰى يُشْقِهَ وَ الْاِشْقَاهُ اَنْ يَّحْمَرَّ اَوْيَصْفَرَّ اَوْيُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَّالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يُّبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَعْلُوْمٍ وَّ الْمُزَابَنَةُ اَنْ تُبَاعَ النَّخْلُ بِاَوْسَاقٍ مِّنَ التَّمْرِ وَالْمُخَابَرَةُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَآءِ ابْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ اَسَمِعْتَ جَابِرَبْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَذْكُرُهٰذَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

۳۹۱۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا محاقلہ اور مذابنہ اور مخابرہ سے اور کھجور کے درخت خریدنے سے جب تک ان کے پھل سرخ یا زرد (یعنی گدر) نہ ہو جائیں یا کھانے کے لائق نہ ہوں اور محاقلہ یہ ہے کہ کھڑا کھیت اناج کے بدلے بیچا جائے جو معین ہے اور مذابنہ یہ ہے کہ کھجور کا درخت کھجور کے بدلے بیچا جائے اور مخابرہ یہ ہے کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار پر زمین دے (جس کو ہمارے ملک میں بٹائی کہتے ہیں) زید نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا کیا تم نے یہ حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی وہ روایت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

٣٩١٢:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُخَابَرَةِ وَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُشَقِّحَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدٍ مَا تُشَقِّحَ قَالَ تَحْمَارُّ وَ تَصْفَارُّ وَ يُؤْكَلُ مِنْهَا۔

۳۹۱۲: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزابنہ سے اور محاقلہ سے اور مخابرہ سے اور پھلوں کی بیع سے جب تک وہ لال اور پیلے نہ ہوں اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

٣٩١٣:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ قَالَ اَحَدُ هُمَا بَيْعُ السِّنِيْنَ هِىَ

۳۹۱۳: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ سے اور مذابنہ سے اور معاومہ سے اور مخابرہ سے اس حدیث کے دو راویوں میں سے ایک نے کہا کہ معاوضہ وہ بیع ہے کئی برس کے لئے اپنے درخت کے میوہ کی اور منع کیا آپؐ نے استثناء کرنے سے (یعنی ایک مجہول

الْمُعَاوَمَةُ وَ عَنِ الثُّنْيَا وَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

مقدار نکال لینے سے جیسے یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ یہ غلہ کا ڈھیر بیچا مگر اس میں کے بعض درخت نہیں بیچنے کیونکہ اس صورت میں بیع باطل ہو جائے گی اور جو استثناء معلوم ہو جیسے یوں کہے یہ ڈھیر غلہ کا بیچا مگر چوتھائی اس میں سے نکال لوں گا صحیح ہے بالاتفاق اور اجازت دی آپ نے عرایا کی۔

٣٩١٤:عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَذْكُرُ بَيْعَ السِّنِيْنَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ۔

۳۹۱۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

بَابُ : كِرَآءِ الْاَرْضِ

باب: زمین کو کرایہ پر دینے کا بیان

٣٩١٥:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ وَعَنْ بَيْعِهَا السِّنِيْنَ وَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيْبَ۔

۳۹۱۵: جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے اور کئی برس کیلئے بیع کرنے سے اور پھل کے بیچنے سے (جو درخت پر لگا ہو) جب تک وہ گدرے نہ ہوں۔

تشریح ❀ نوویؒ نے کہا علماء نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے تو طاؤس اور حسن بصریؒ نے کہا کہ زمین کا کرایہ دینا مطلقاً درست نہیں خواہ اناج کے بدل کرایہ دے یا سونے یا چاندی کے خواہ پیداوار کے کسی حصہ پر اور امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہؒ اور اکثر علماء کے نزدیک زمین کا کرایہ دینا چاندی اور سونے اور پارچہ اور اشیاء کے بدل درست ہے لیکن خود اسی زمین کی پیداوار کے کسی حصے کے بدل پر درست نہیں ہے جسے مخابرہ کہتے ہیں (اور ہندی میں بٹائی) اور ربیعہ نے کہا صرف سونے اور چاندی کے بدل درست ہے اور امام مالکؒ نے کہا کہ سونے چاندی اور چیزوں کے بدل درست ہے مگر اناج کے بدل درست نہیں اور امام احمدؒ اور ابو یوسفؒ اور امام محمد ﷺ اور ایک جماعت مالکیہ کے نزدیک سونے اور چاندی کے بدل اور پیداوار کے ایک حصے کے بدل بھی درست ہے اور اسی کو مزارعت کہتے ہیں اور ابن شرع اور ابن خزیمہ اور خطابی اور ہمارے اصحاب محققین نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی راجح ہے اور حدیث ممانعت کی یہ تاویل کی ہے کہ یہ مخالفت بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور واسطے رغبت دلانے کے ہے مفت دینے میں تمام ہوا کلام نووی کا۔

٣٩١٦:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عن كراء الارض۔

۳۹۱۶: جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا زمین کو کرائے پر دینے سے۔

٣٩١٧:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَزْرَعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا اَخَاهُ۔

۳۹۱۷: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین خالی ہو تو وہ اس میں کھیتی کرے اگر خود نہ کرے تو اور کسی کو دے" (بطور عاریت بلا کرایہ، وہ اس میں کھیتی کرے)۔

٣٩١٨:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ فُضُوْلُ اَرْضِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۹۱۸: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کے پاس زمینیں تھیں جو خالی تھیں بیکار (یعنی ان میں کھیتی نہیں ہوتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ۔

فرمایا'' جس کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو دے (کھیتی کیلئے) اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رکھ چھوڑے''۔

۳۹۱۹:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّؤْخَذَ لِلْاَرْضِ اَجْرًا اَوْ حَظًّا۔

۳۹۱۹: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا کرایہ یا فائدہ لینے سے۔

۳۹۲۰:عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا اِيَّاهُ۔

۳۹۲۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے اگر نہ کر سکے اور عاجز ہو اس میں کھیتی کرنے سے تو اپنے بھائی مسلمان کو دے اور اس سے کرایہ نہ لے''۔

۳۹۲۱:عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَئَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَطَآءً فَقَالَ اَحَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَ لَا يُكْرِيْهَا؟ قَالَ نَعَمْ۔

۳۹۲۱: ہمام سے روایت ہے سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے پوچھا کیا تم سے جابر بن عبداللہ انصاری نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کیلئے دے اور اس کو کرایہ پر نہ چلائے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۳۹۲۲:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ۔

۳۹۲۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے (مخابرہ کے معنی اوپر گزر چکے)

۳۹۲۳:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا تَبِيْعُوْهَا فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ مَّاتَبِيْعُوْهَا يَعْنِي الْكِرَآءَ قَالَ نَعَمْ۔

۳۹۲۳: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جس کے پاس فاضل زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کیلئے دے اور نہ بیچو اس کو'' سلیم بن حیان نے کہا میں نے سعید بن مینا سے پوچھا بیچنے سے کیا مراد ہے کیا کرائے پر چلانا؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۳۹۲۴:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخَابِرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيْبُ مِنَ الْقِصْرِيِّ وَ مِنْ كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ فَلْيُحْرِثْهَا اَخَاهُ وَ اِلَّا

۳۹۲۴: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ہم مخابرہ (بٹائی) کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تو حصہ لیتے تھے اس اناج میں سے جو کوٹنے کے بعد بالیوں میں رہ جاتا ہے اس میں سے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو کھیتی کرنے دے اور نہیں تو پڑا

فَلْيَدَعْهَا۔

رہنے دے" (یعنی کرایہ پر نہ چلائے)۔

۳۹۲۵:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاْ خُذُ الْاَرْضَ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بِالْمَاذِ يَانَاتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ لَّمْ يَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَلْيُمْسِكْهَا۔

۳۹۲۵: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر (بٹائی سے) جو نہروں کے کناروں پر ہو لیا کرتے تھے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا "جس کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے نہیں تو اپنے بھائی کو مفت دے نہیں تو رہنے دے اور بٹائی پر نہ چلائے)۔

۳۹۲۶:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَهَبْهَا اَوْ لِيُعِرْهَا۔

۳۹۲۶: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "جس کے پاس زمین ہو وہ اس کو ہبہ کردے یا عاریت دے"۔

۳۹۲۷:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ فَلْيُزْرِعْهَا رَجُلًا۔

۳۹۲۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا مگر اس میں یوں ہے کہ خود اس میں کھیتی کرے یا کسی اور کو کھیتی کرنے کو دے۔

۳۹۲۸:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ قَالَ بُكَيْرٌ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُكْرِيْ اَرْضَنَا ثُمَّ تَرَكْنَا ذٰلِكَ حِيْنَ سَمِعْنَا حَدِيْثَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ۔

۳۹۲۸: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے بکیر نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی نافع نے، انہوں نے سنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ کہتے تھے ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنی زمین کو پھر چھوڑ دیا ہم نے جب سے رافع بن خدیج کی حدیث سنی (جو آگے آتی ہے)

۳۹۲۹:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْاَرْضِ الْبَيْضَآءِ سَنَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

۳۹۲۹: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالی زمین کو بیچنے سے دو یا تین برس کے لئے۔

۳۹۳۰:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ بَيْعِ ثَمَرٍ سِنِيْنَ۔

۳۹۳۰: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سال کے لئے بیع کرنے سے (یعنی درخت کو یا زمین کو) اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے منع کیا پھل کی بیع سے کئی سال کیلئے۔

۳۹۳۱:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ۔

۳۹۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو مفت دے اگر وہ نہ لے تو اپنی زمین رہنے دے"۔

٣٩٣٢:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْحُقُوْلِ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا الْمُزَابَنَةُ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحُقُوْلُ كِرَآءُ الْاَرْضِ۔

۳۹۳۲: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ منع کرتے تھے مذابنہ اور حقول سے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مذابنہ تو کھجور کی بیع ہے (جو درخت پر لگی ہو) کھجور کے بدلے اور حقول کہتے ہیں زمین کو کرایہ پر چلانے کو''۔

٣٩٣٣:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

۳۹۳۳:ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مذابنہ سے۔

٣٩٣٤:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزَابَنَةِ وَ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةُ اشْتِرَآءُ التَّمْرِ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَآءُ الْاَرْضِ۔

۳۹۳۴:حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے تو مزابنہ کھجور کا بیچنا ہے درخت پر اور محاقلہ زمین کو کرایہ پر چلانا۔

٣٩٣٥:عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا لَانَرٰى بِالْخِبْرِ بَاْسًا حَتّٰى كَانَ عَامُ اَوَّلَ فَزَعَمَ رَافِعٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ۔

۳۹۳۵:عمرو بن دینار سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے ہم مخابرہ میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ پہلا سال ہوا تو کہا رافع نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے۔

٣٩٣٦:عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَتَرَكْنَاهُ مِنْ اَجْلِهٖ۔

۳۹۳۶:ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا تو چھوڑ دیا ہم نے مخابرہ کو اس حدیث کی وجہ سے۔

٣٩٣٧:عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ اَرْضِنَا۔

۳۹۳۷:مجاہد سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہم کو روک دیا رافع نے ہماری زمین کی آمدنی سے۔

٣٩٣٨:عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِيْ مَزَارِعَهٗ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتّٰى بَلَغَهٗ فِيْ اٰخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَافِعَ ابْنَ خَدِيْجٍ يُحَدِّثُ فِيْهَا بِنَهْيٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَاَنَا مَعَهٗ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ كِرَآءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ

۳۹۳۸:نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ اپنی مزارعہ کرایہ پر دیا کرتے تھے (لوگوں کو کھیتی کرنے کیلئے اور ان سے کرایہ لیتے زمین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ خلافت میں اور شروع معاویہ کی خلافت میں یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخیر خلافت میں ان کو خبر پہنچی کہ رافع بن خدیج اس کی ممانعت بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ گئے ان کے پاس میں بھی ساتھ تھا اور ان سے پوچھا رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے مزارعوں کو کرایہ پر

عُمَرَ بَعْدُ فَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ رَافِعُ ابْنُ خَدِيْجٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا۔

دینے سے یہ سن کر عبداللہ بن عمرؓ نے کرایہ پر دینا چھوڑ دیا پھر جب کوئی اس کے بعد ان سے پوچھتا (اس مسئلہ کو) تو وہ کہتے خدیج کے بیٹے نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے۔

۳۹۳۹:عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَاالْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ بْنِ عُلَيَّةَ قَالَ فَتَرَ كَهَاابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَ لَايُكْرِيْهَا۔

۳۹۳۹: ترجمہ دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر عبداللہ بن عمر نے اس کو چھوڑ دیا اور کرایہ پر نہیں دیتے تھے مزارعوں کو۔

۳۹۴۰:عَنْ نَّافِعٍ قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهب تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَتّٰى اَتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْمَزَارِعِ۔

۳۹۴۰: حضرت نافع سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ گیا رافع بن خدیج کے پاس یہاں تک کہ وہ آئے ان کے پاس بلاط میں (ایک مقام کا نام ہے متصل مسجد نبوی کے) اور انہوں نے کہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے مزارعوں کو کرائے پر دینے سے۔

۳۹۴۱:عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَتٰى رَافِعًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۳۹۴۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

۳۹۴۲:عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يَاْجُرُ الْاَرْضَ قَالَ فَنُبِّئَ حَدِيْثًا عَنْ رَّافِعٍ فَانْطَلَقَ بِيْ مَعَهٗ اِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَعَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ ذَكَرَ فِيْهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَمْ يَاْخُذْهُ۔

۳۹۴۲: نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمین کرایہ پر لیا کرتے پھر ان کو خبر دی گئی ایک حدیث کی رافع سے نافع نے کہا وہ مجھ کو لے کر ان کے پاس گئے پھر رافع نے اپنے چچاؤں سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کے کرایہ سے نافع نے کہا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے چھوڑ دیا کرایہ لینا۔

۳۹۴۳:عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَحَدَّثَهٗ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۳۹۴۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۹۴۴:عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِيْ اَرْضِيْهِ حَتّٰى بَلَغَهٗ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ يَاابْنَ خَدِيْجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كِرَآءِ الْاَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَاقَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ اَهْلَ الدَّارِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۹۴۴: سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو خبر پہنچی کہ رافع بن خدیج انصاریؓ اس سے منع کرتے ہیں تو عبداللہؓ ان سے ملے اور کہا اے خدیج کے بیٹے تم کیا حدیث بیان کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے کرایہ پر دینے میں رافع بن خدیج نے کہا میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے سنا اور وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے وہ گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول

ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَّمْ يَكُنْ عَلِمَهٗ فَتَرَكَ كِرَآءَ الْاَرْضِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے عبداللہؓ نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی پھر عبداللہؓ ڈرے ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی خبر ان کو نہ ہوئی تو انہوں نے چھوڑ دیا زمین کو کرایہ پر دینا۔

بَابُ : كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالطَّعَامِ

باب: اناج کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کا بیان

٣٩٤٥: عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى فَجَآءَ نَا ذَاتَ يَوْمٍ رَّجُلٌ مِّنْ عُمُوْمَتِيْ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَّ طَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا اَنْ نُّحَاقِلَ بِالْاَرْضِ اَنْ يَّزْرَعَهَا اَوْ يُزْرِعَهَا وَكَرِهَ كِرَآءَ هَا وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ۔

۳۹۴۵: رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم محاقلہ کیا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کرایہ پر دیتے زمین کو ثلث اور ربع پیداوار پر اور معین اناج کے اوپر ایک روز ہمارے پاس کوئی چچاؤں میں سے آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو اس کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی خوشی میں ہم کو زیادہ فائدہ ہے، منع کیا ہم کو محاقلہ سے یعنی زمین کو کرایہ پر چلانے سے ثلث یا ربع پیداوار پر اور حکم فرمایا کہ ''زمین کا مالک خود اس میں کھیتی کرے یا دوسرے کو کھیتی کیلئے دے'' اور برا جانا آپ ﷺ نے کرایہ پر دینا یا اور کسی طرح پر۔

٣٩٤٦: عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْاَرْضَ فَنُكْرِيْهَا عَلَى الثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

۳۹۴۶: رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم محاقلہ کیا کرتے تھے یعنی کرایہ پر دیتے تھے زمین کو ثلث یا ربع پیداوار پر پھر بیان کیا اسی طرح اوپر گزرا۔

٣٩٤٧: عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۳۹۴۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٣٩٤٨: عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ۔

۳۹۴۸: مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

٣٩٤٩: عَنْ رَّافِعٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ ظُهَيْرَ ابْنَ رَافِعٍ وَّهُوَ عَمُّهٗ قَالَ اَتَانِيْ ظُهَيْرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا فَقُلْتُ وَ مَا

۳۹۴۹: رافع سے روایت ہے ظہیر بن رافع نے ان سے ایک حدیث بیان کی اور ظہیر رافع کے چچا تھے رافع نے کہا ظہیر بن رافع میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ایسے کام سے جس میں ہمارا فائدہ تھا میں نے کہا وہ کیا ہے؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ

ذَاكَ مَاقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَحَقٌّ قَالَ سَئَلَنِىْ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ فَقُلْتُ نُؤَاجِرُهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الرَّبِيْعِ اَوِ الْاَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ اَوِ الشَّعِيْرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوْهَا اَوْاَزْرِعُوْهَا اَوْاَمْسِكُوْهَا۔

حق ہے انہوں نے کہا آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو ہم نے کہا یا رسول اللہ ان کو کرایہ پر چلاتے ہیں اور وہ کرایہ یہ ہے کہ نہر پر جو پیداوار ہو اس کو لیتے ہیں یا چند وسق کھجور کے یا جو کے آپ ﷺ نے فرمایا ''ایسا مت کرو یا تم خود ان میں کھیتی کرو یا دوسروں کو کھیتی کیلئے دو بلا کرایہ یا یوں ہی رہنے دو''۔

٣٩٥٠:عَنْ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهٖ ظُهَيْرٍ۔

۳۹۵۰:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

باب: سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرایہ پر دینا

٣٩٥١:عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهٗ سَئَلَ رَافِعَ ابْنَ خَدِيْجٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ اَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ اَمَّابِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔

۳۹۵۱:حنظلہ بن قیس نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر چلانا کیسا ہے، انہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے میں نے کہا کیا چاندی اور سونے کے عوض میں بھی کرایہ دینا منع ہے انہوں نے کہا چاندی اور سونے کے بدل تو قباحت نہیں۔

٣٩٥٢:عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَئَلْتُ رَافِعَ ابْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَابَاْسَ بِهٖ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَاَشْيَاءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ اِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَاَمَّا شَيْءٌ مَّعْلُوْمٌ مَّضْمُوْنٌ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔

۳۹۵۲:حنظلہ بن قیس انصاری نے کہا میں نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینا سونے اور چاندی کے بدلے کیسا ہے، انہوں نے کہا اس میں کوئی قباحت نہیں لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہر کے کناروں پر اور نالیوں کے سروں پر جو پیداوار پر زمین کرایہ پر چلاتے تو بعض وقت ایک چیز تلف ہو جاتی دوسری بچ جاتی اور کبھی یہ تلف ہوتی اور وہ بچ جاتی پھر بعض کو کچھ کرایہ نہیں ملتا مگر وہی جو بچ رہتا اس لئے آپ ﷺ نے منع فرمایا اس سے لیکن اگر کرایہ کے بدل کوئی معین چیز (جیسے روپیہ اشرفی غلہ وغیرہ) جس کی ذمہ داری ہو سکے ٹھہرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

٣٩٥٣:عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَافِعَ ابْنَ خَدِيْجٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِى الْاَرْضَ عَلٰى اَنَّ لَنَا هٰذِهٖ وَلَهُمْ هٰذِهٖ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ

۳۹۵۳:حنظلہ زرقی سے روایت ہے انہوں نے سنا رافع بن خدیج سے وہ کہتے تھے تمام انصار میں ہمارے یہاں محاقلہ زیادہ تھا ہم زمین کو کرایہ پر دیتے یہ کہہ کر کہ یہاں کی پیداوار ہم لیں گے اور تم یہاں کی لینا پھر کبھی یہاں اگتا وہاں نہ اگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو اس سے لیکن

تُخْرِجُ هٰذِهٖ فَنَهَا نَا عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا۔

چاندی کے بدل کرایہ پر دینا تو اس سے منع نہیں کیا۔

٣٩٥٤:عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۳۹۵۴:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُؤَاجَرَةِ

باب: مزارعت اور مواجرۃ کے بیان میں

٣٩٥٥:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّآئِبِ قَالَ سَئَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَعْقِلٍ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ نَهٰى عَنْهَا وَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَّلَمْ يُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ۔

۳۹۵۵:عبداللہ بن السائب سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن معقل سے پوچھا مزارعت کو انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا ثابت بن الضحاک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت سے۔

٣٩٥٦:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّآئِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَئَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَ اَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا۔

۳۹۵۶:عبداللہ بن السائب سے روایت ہے ہم عبداللہ بن معقل کے پاس گئے اور ان سے پوچھا مزارعت (بٹائی) کو انہوں نے کہا ثابت نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزارعت سے اور حکم کیا مواجرۃ کا (یعنی روپے اشرفی پر کرایہ چلانے کا) اور فرمایا اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

بَابُ :الْاَرْضِ تُمْنَحُ

باب: زمین ہبہ کرنے کا بیان

٣٩٥٧:عَنْ عَمْرٍو اَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاوٗسٍ انْطَلِقْ بِنَآ اِلَى ابْنِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْتَهَرَهٗ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ مَافَعَلْتُهٗ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْهُمْ يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا۔

۳۹۵۷:عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجاہد نے طاؤس سے کہا ہمارے ساتھ چلو رافع بن خدیج کے بیٹے کے پاس اور ان سے حدیث سنو جس کو وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو طاؤس نے گھر کا مجاہد کو اور کہا میں تو قسم اللہ کی اگر یہ جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے مزارعت سے سو کبھی نہ کرتا لیکن مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص نے جو زیادہ جانتا تھا اوروں سے صحابہ میں یعنی ابن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین ہبہ کر دے تو بہتر ہے کہ اس سے کرایہ لے“۔

تشریح ❀ پس معلوم ہوا کہ کرایہ پر دینا منع نہیں لیکن مفت دینا اور اپنے بھائی مسلمان پر احسان کرنا افضل ہے۔

٣٩٥٨:عَنْ عَمْرٍو وَّ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاءٗوُسٍ اَنَّهٗ كَانَ يُخَابِرُ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لَهٗ يَااَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوْ تَرَكْتَ هٰذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُاخَابَرَةِ فَقَالَ اَیْ عَمْرٌو اَخْبَرَنِیْ اَعْلَمُهُمْ بِذٰلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا اِنَّمَا قَالَ يَمْنَحُ اَحَدُ كُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجاً مَّعْلُوْماً۔

۳۹۵۸:عمرو اور ابن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے طاؤسؒ مخابرہ کرتے تھے عمرو نے کہا اے ابا عبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے طاؤس کی) بہتر ہے اگر تم چھوڑ دو مخابرہ کو کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مخابرہ سے طاؤس نے کہا۔ اے عمرو مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو صحابہ میں زیادہ جاننے والا تھا۔ یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع نہیں کیا بلکہ یوں فرمایا ''اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت زمین دے تو بہتر ہے کرایہ لے کر دینے سے''۔

٣٩٥٩:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

۳۹۵۹:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ روایت بھی ایسی ہی ہے۔

٣٩٦٠:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّمْنَحَ اَحَدُ كُمْ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا كَذَا وَ كَذَا لِشَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ قَالَ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْاَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ۔

۳۹۶۰:حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین مفت دے دے تو بہتر ہے کہ اس سے کرایہ لے لے اتنا اتنا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا یہ حقل ہے اور حقل کہتے ہیں انصار کی زبان میں محاقلہ کو (اور محاقلہ کے معنی اوپر گزر چکے)

٣٩٦١:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَاِنَّهٗ اَنْ يَّمْنَحَهَا اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهٗ۔

۳۹۶۱:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جس شخص کے پاس زمین ہو وہ اگر اپنے بھائی کو مستعار دے (بلا کرایہ) تو بہتر ہے اس کیلئے''۔

كِتَابُ الْمُسَاقَاتِ وَالْمُزَارَعَةِ

مساقات اور مزارعت کے مسائل

تشریح: مزارعت کے معنی اوپر گزر چکے اور مساقات یہ ہے کہ اپنے درخت کسی کو دے اور یہ کہہ دے کہ ان میں پانی دینا ان کی خدمت کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپس میں بانٹ لیں گے آدھوں آدھ یا تہائی یا چوتھائی یا مانند اس کے نوویؒ نے کہا کہ مساقات جائز ہے اور یہی قول ہے مالک اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد جمیع فقہاء محدثین اور اہل ظاہر اور جمہور علماء کا اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں ہے اب اختلاف کیا ہے علماء نے مساقات درختوں میں درست ہے داؤد نے کہا کہ صرف کھجور کے درختوں میں درست ہے اور شافعیؒ نے کہا کہ کھجور اور انگور میں اور مالک نے کہا کہ تمام درختوں میں درست ہے انتہٰی مختصراً۔

بَابُ: الْمُسَاقَاةِ وَالْمُعَامَلَةِ بِجُزْءٍ مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ

باب: مساقات اور پھل اور کھیتی پر معاملہ کا بیان

۳۹۶۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ۔

۳۹۶۲: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے معاملہ کیا تھا خیبر والوں سے جب خیبر فتح ہوگیا تو حضرتؐ نے یہودیوں کو وہاں سے نکال دینا چاہا انہوں نے کہا ہم کو رہنے دو اور جس طرح آپ کو منظور ہو ہم سے معاملہ کیجئے، تب آپؐ نے کہا جو پیداوار ہو پھل یا اناج اس میں سے نصف ہمارا اور نصف تمہارا۔

تشریح: تو پھل میں مساقات کی اور اناج میں مزارعت، اس حدیث سے امام شافعیؒ اور ان کے موافقین نے استدلال کیا ہے کہ مزارعت بشمول مساقات درست ہے اور علیحدہ درست نہیں اور امام مالکؒ کے نزدیک مزارعت مطلقاً درست نہیں۔ مگر اس زمین میں جو درختوں کے درمیان واقع ہو اور ابوحنیفہؒ اور زفرؒ نے کہا کہ مزارعت اور مساقات دونوں نادرست ہیں۔

۳۹۶۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِيْ اَزْوَاجَهٗ كُلَّ سَنَةٍ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانِيْنَ وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ وَّعِشْرِيْنَ وَسْقًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ خَيَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطِعَ لَهُنَّ

۳۹۶۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کو حوالے کر دیا خیبر والوں کے اس شرط پر کہ جو پیدا ہو پھل یا اناج وہ آدھا ہمارا ہے اور آدھا تمہارا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیبیوں کو ہر سال سو وسق دیتے اسی وسق کھجور کے اور بیس جو کے۔ جب حضرت عمر نے اپنی خلافت میں خیبر کو تقسیم کر دیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کو اختیار دیا تو تم بھی زمین اور پانی کا حصہ لے لو یا اپنے وسق

الْاَرْضُ وَالْمَآءُ اَوْيُضْمَنَ لَهُنَّ الْاَوْسَاقُ كُلَّ عَامٍ وَاخْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَ الْمَآءَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَتَا الْاَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَكَانَتْ عَآئِشَةُ وَ حَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَالْمَآءَ ۔

لیتی رہوتو بعض نے زمین اور پانی لیا اور بعض نے وسق لینا منظور کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زمین اور پانی لیا تھا۔

٣٩٦٤:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ اَوْ ثَمَرٍ وَّ اقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ عَلِيِّ ابْنِ مُسْهِرٍ وَّ لَمْ يَذْكُرْ فَكَانَتْ عَآئِشَةُ وَحَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْاَرْضَ وَ الْمَآءَ وَقَالَ خَيَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطَعَ لَهُنَّ الْاَرْضُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَآءَ ۔

۳۹۶۴: وہی جو اوپر گزرا مگر اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے زمین اور پانی کو اختیار کیا۔ بلکہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیوں کو اختیار دیا چاہیں تو وہ زمین لے لیں اور پانی کا ذکر نہیں کیا۔

٣٩٦٥:عَنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّافُتِحَتْ خَيْبَرُ سَاَلَتْ يَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِرَّهُمْ فِيْهَا عَلَى اَنْ يَّعْمَلُوْا عَلٰى نِصْفِ مَاخَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقِرُّكُمْ فِيْهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَاشِئْنَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَ ابْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَ زَادَفِيْهِ وَ كَانَ الثَّمَرُ يُقْسَمُ عَلَى السُّهْمَانِ مِنْ نِّصْفِ خَيْبَرَ فَيَاْخُذُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُمُسَ۔

۳۹۶۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب خیبر فتح ہوا۔ تو یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو رہنے دیجئے یہیں اور جو پیداوار ہو میوہ یا اناج اس میں سے آدھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیجئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا میں زمین دیتا ہوں تم کو اس شرط پر مگر جب تک ہم چاہیں گے اور جب چاہیں گے نکال دیں گے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ میوے کے دو حصے کئے جاتے پانچواں حصہ اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکال لیتے اپنے اور اپنی بی بیوں کے مصارف کے واسطے اور باقی سب مسلمانوں کو تقسیم ہوتا۔

٣٩٦٦:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَ اَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا ۔

۳۹۶۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے درختوں کو اور زمین کو یہودیوں کے حوالے کر دیا کہ وہ اس کی خدمت کریں اپنے مال سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آدھا میوہ دیں۔

٣٩٦٧:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۹۶۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہود اور نصاریٰ کو حجاز کے ملک سے نکال دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خیبر پر غالب ہوئے تو آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ حِيْنَ ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَئَلَتِ الْيَهُوْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِرَّهُمْ بِهَآ اَنْ يَّكْفُوْا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَآءَ اَوْ اَرِيْحَآءَ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا یہود کو نکال دینا کیونکہ جب اس زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب ہوئے تو وہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کی ہوگئی اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو نکالنا چاہا۔ لیکن انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو رہنے دیجئے ہم یہاں محنت کریں گے اور آدھا میوہ لیں گے آدھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا ہم تم کو رہنے دیتے ہیں، جب ہم چاہیں گے تو نکال دیں گے پھر وہ وہیں رہے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت میں نکالے گئے تیماء یا اریحاء کی طرف۔

تشریح ۞ تیماء اور ریحاء دونوں گاؤں ہیں اگرچہ وہ ملک عرب میں ہیں لیکن حجاز میں نہیں ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد بھی یہی تھا کہ کفار حجاز سے نکال دیئے جائیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ویسا ہی کیا۔

بَابُ : فَضْلِ الْغَرْسِ وَ الزَّرْعِ

باب: درخت لگانے کی اور کھیتی کی فضیلت

۳۹۶۸:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَآ اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ وَّ مَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ وَّمَآ اَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَلَهٗ صَدَقَةٌ وَّ لَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

۳۹۶۸:حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو مسلمان درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی کھائے تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو چوری جائے گا اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو درندے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو پرندے کھا جائیں اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور نہیں کم کرے گا اس کو کوئی مگر صدقہ کا ثواب ہوگا۔''

تشریح ۞ امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے اور آئندہ کی حدیثوں سے درخت لگانے کی اور کھیتی کرنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کا ثواب ہمیشہ جاری رہے گا جب تک وہ درخت اور کھیت قائم رہیں اور قیامت تک ان سے پیداوار ہوتی رہے اور علماء نے اختلاف کیا ہے کہ پاکیزہ کمائی کون سی ہے بعض نے کہا تجارت ہے اور بعض نے کہا صنعت یعنی ہاتھ سے کوئی کام کرنا اور بعض نے کہا زراعت اور یہی صحیح ہے۔

۳۹۶۹:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ مُبَشِّرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ فِيْ نَخْلٍ لَّهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ مُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ اَمُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرِسُ

۳۹۶۹: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام مبشر انصاریہ کے پاس گئے اس کے کھجور کے باغ میں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے مسلمان نے یا کافر نے؟ اس نے کہا مسلمان نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے پھر اس

مُسْلِمٌ غَرْسًا وَّ لَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَّ لَا دَآبَّةٌ وَّ لَا شَیْءٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

میں سے کوئی آدمی یا چار پایہ یا کوئی کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔''

۳۹۷۰:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ غَرْسًا وَّلَا زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ سَبُعٌ اَوْطَائِرٌ اَوْشَیْءٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِ اَجْرٌ وَّ قَالَ ابْنُ اَبِیْ خَلَفٍ طَائِرٌ شَیْءٌ۔

۳۹۷۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''جو مسلمان درخت لگائے یا کھیت لگائے پھر اس میں سے کوئی درندہ یا پرندہ یا اور کوئی کھائے تو اس کو اجر ملے گا۔''

۳۹۷۱:عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ مَعْبَدٍ حَآئِطًا فَقَالَ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ مَّنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ اَمُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا فَيَاْكُلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَّلَا دَآبَّةٌ وَّلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۳۹۷۱: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام معبد کے باغ میں گئے اور فرمایا اے ام معبد یہ درخت کھجور کے کس نے لگائے؟ مسلمان نے یا کافر نے؟ وہ بولی مسلمان نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''پھر مسلمان تو کوئی درخت لگائے اس میں سے کوئی آدمی یا چار پایہ یا پرندہ کچھ کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا قیامت کے دن تک۔''

۳۹۷۲:عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ قَالَ رُبَّمَا قَالَ عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ وَكُلُّهُمْ قَالُوْا عَنِ النَّبِیِّ بِنَحْوِ حَدِيْثِ عَطَاءٍ وَاَبِی الزُّهَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ۔

۳۹۷۲: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو مسلمان درخت لگائے یا کھیت پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا آدمی یا جانور کھائے تو اس کو صدقے کا ثواب ملے گا۔''

۳۹۷۳:عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا اَوْيَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ۔

۳۹۷۳: انس بن مالک سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باغ میں گئے۔ ام مبشر کے جو انصار میں سے ایک عورت تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کس نے بویا ان کھجور کے درختوں کو مسلمان نے یا کافر نے۔'' لوگوں نے کہا مسلمان نے؟ اخیر حدیث تک (جیسے اوپر گزرا)۔

۳۹۷۴:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ نَخْلًا لِاُمِّ مُبَشِّرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ اَمُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ قَالُوْا مُسْلِمٌ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۳۹۷۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر سند اور ہے۔

بَابُ : وَضْعِ الْجَوَائِحِ

باب: آفت سے جونقصان ہواس کومجرا دینا

۳۹۷۵:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْبِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۔

۳۹۷۵: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچے پھر اس پر کوئی آفت آجائے (جس سے پھل تلف ہو جائیں) تو اب تجھے حلال نہیں ہے اس سے کچھ لینا تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال لے گا۔ کیا ناحق لے گا۔''

تشریح ☼ نوویؒ نے کہا اگر میوہ صلاحیت معلوم ہونے کے بعد بیچا جائے اور بائع مشتری کی تفویض کر دے پھر ہنگام سے پہلے وہ میوہ کسی آفت کی وجہ سے تلف ہو جائے تو بائع کو نقصان دینا ہوگا یا نہ ہوگا اس میں علماء کا اختلاف ہے اور شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ اور لیث کے نزدیک یہ نقصان خریدار پر رہے گا اور بائع کو کچھ غرض نہیں۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ وہ بائع نقصان مجرا دے اور امام شافعی کا قول قدیم اور ایک طائفہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ بائع کو نقصان مجرا دینا لازم ہے اور مالکؒ کے نزدیک اگر نقصان ایک تہائی سے کم ہو تو مجرا دینا ضروری نہیں اور تہائی یا زیادہ ہو تو مجرا دینا واجب ہے۔

۳۹۷٦:عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۳۹۷٦:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۹۷۷:عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِاَنَسٍ مَازَ هْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ اَرَاَيْتَكَ اِنْ مَّنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْكَ ۔

۳۹۷۷:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا کھجور کی بیع سے درخت پر جب تک وہ رنگ نہ پکڑے۔ حمید نے کہا ہم لوگوں نے پوچھا رنگ پکڑنے کے کیا معنی؟ انسؓ نے کہا لال یا پیلا نہ ہو۔ بھلا تو دیکھ اگر اللہ تعالیٰ روک لے پھلوں کو (یعنی وہ نہ بڑھیں اور تلف ہو جائیں) تو تو کس چیز کے بدل اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا۔

۳۹۷۸:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُزْهِیَ قَالُوْا وَمَا تُزْهِیَ قَالَ تَحْمَرُّ فَقَالَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْكَ ۔

۳۹۷۸:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا میوہ کی بیع سے جب تک وہ رنگ نہ پکڑے، لوگوں نے عرض کیا رنگ پکڑنے سے کیا مراد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لال نہ ہو جائے اور فرمایا ''جب اللہ تعالیٰ روک لے میوہ کو تو پھر کس چیز کے بدلے تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا۔''

۳۹۷۹:عَنْ اَنَسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ لَّمْ يُثْمِرْهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَبِمَ يَسْتَحِلُّ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ۔

۳۹۷۹:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو نہ اگائے تو تم کس کے بدلے اپنے بھائی کا مال لو گے؟''

۳۹۸۰:عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ ۔

۳۹۸۰:حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا آفت کے نقصان کا مجرا دینے کا۔

۳۹۸۱:عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَآئِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ ۔

۳۹۸۱:ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں میوہ درخت پر خریدا اور اس پر قرض بہت ہو گیا۔ (میوہ کے تلف ہو جانے سے یا اور کسی وجہ سے) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس کو صدقہ دو۔'' لوگوں نے اسے صدقہ دیا تب بھی اس کا قرض پورا نہیں ہوا۔ آخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا بس اب جو مل گیا سو لے لو اب کچھ نہیں ملے گا۔

تشریح ۞ نووی نے کہا کہ اس روایت سے یہ نکلا کہ نیکی اور احسان کے لیے مدد کرنا چاہیے اور محتاج کی دلجوئی اور اعانت ضروری ہے اور جس پر قرض ہو جائے اس کو صدقہ دینا درست ہے اور قرضدار جب مفلس ہو تو اس پر تقاضات درست نہیں نہ اس کی گرفتاری نہ قید اور یہی قول ہے شافعیؒ اور مالکؒ اور جمہور علماء کا اور ابن شریح سے یہ منقول ہے کہ اس کو قید کریں گے جب تک وہ قرض ادا کرے اور ابوحنیفہؒ سے یہ منقول ہے کہ قرض خواہ اس کی نگرانی کریں گے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مفلس کا سارا مال باستثناء ضروری کپڑوں وغیرہ کے قرض خواہوں کے سپرد کر دیا جائے گا۔

۳۹۸۲:حَدَّثَنِىْ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۳۹۸۲:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ الدَّيْنِ

باب: قرض میں سے کچھ معاف کر دینا مستحب ہے (اگر قرضدار کو تکلیف ہو)

۳۹۸۳:عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُمَا وَاِذَا اَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهٗ فِىْ شَىْءٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ اَيْنَ الْمُتَاَلِّىْ عَلَى اللّٰهِ لَايَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَىُّ ذٰلِكَ اَحَبَّ ۔

۳۹۸۳:ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی، دونوں آوازیں بلند تھیں۔ ایک کہتا تھا مجھے کچھ معاف کر دے اور میرے ساتھ رعایت کر۔ دوسرا کہتا تھا قسم اللہ کی میں کبھی معاف نہیں کروں گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا وہ کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھاتا تھا نیکی نہ کرنے پر، ایک شخص بولا میں ہوں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو اختیار ہے جیسا چاہے۔

تشریح ۞ یعنی نیکی میں کچھ جبر نہیں مگر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بھلائی نہ کرنے پر قسم کھانا مکروہ ہے اور جو کھائے تو بہتر یہ ہے کہ وہ قسم توڑ ڈالے اور کفارہ دے دے جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

٣٩٨٤:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ تَقَاضَى ابْنَ اَبِىْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِىْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔

۳۹۸۴: کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اس نے تقاضا کیا ابو حدرد کے بیٹے پر اپنے قرض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد میں تو بلند ہوئیں آوازیں دونوں کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر نکلے ان دونوں کے پاس آئے اور حجرے کا پردہ اٹھایا اور پکارا اے کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ! وہ بولا حاضر ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ آدھا قرضہ معاف کر دے۔ کعبؓ نے کہا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن ابی حدردؓ سے کہا اٹھ ادا کر قرضہ اس کا۔

٣٩٨٥:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَقَاضَى دِيْنًا لَهٗ عَلَى ابْنِ اَبِىْ حَدْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ وَهْبٍ۔

۳۹۸۵: اس سند سے بھی اوپر والی حدیث روایت کی گئی ہے۔

٣٩٨٦:عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ مَالٌ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِىِّ فَلَقِيَهٗ فَلَزِمَهٗ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ اَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّبِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفًا مِّمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا ۔

۳۹۸۶: کعب بن مالکؓ سے روایت ہے ان کا قرض آتا تھا عبداللہ بن ابی حدردؓ پر وہ راہ میں ملا تو کعبؓ نے اس کو پکڑ لیا پھر دونوں کی باتیں ہونے لگیں یہاں تک کہ آوازیں بلند ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے اوپر سے گزرے اور فرمایا اے کعبؓ! اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے آدھا قرض چھوڑ دینے کا پھر کعبؓ نے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشارہ کے موافق آدھا قرض لیا اور آدھا قرض معاف کر دیا)۔

تشریح: نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مسجد میں تقاضا کرنا درست ہے اور صلح کرانا بھی درست ہے اور سفارش قبول کرنا جس امر میں گناہ نہ ہو اور ارشاد کرنا۔

بَابُ : مَنْ اَدْرَكَ مَا بَاعَهٗ عِنْدَ الْمُشْتَرِىْ وَقَدْ اَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوْعُ فِيْهِ

باب: اگر خریدار مفلس ہو جائے اور بائع مشتری کے پاس اپنی چیز بجنسہ پائے تو واپس لے سکتا ہے

٣٩٨٧:عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ

۳۹۸۷: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یا میں نے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ''جو شخص اپنا مال بجنسہ کسی شخص یا کسی آدمی کے پاس پائے اور وہ مفلس ہو گیا ہو تو وہ زیادہ حق دار ہے اس مال کا اوروں سے۔''

تشریح: نووی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کچھ مال خریدا پھر وہ مفلس ہو گیا یا مر گیا اس کی قیمت ادا کرنے سے پہلے اور اس کے پاس اتنا روپیہ یا مال نہیں جو اس کی قیمت کو کافی ہو اور وہ مال جو خریدا تھا بجنسہ موجود ہو تو امام شافعیؒ اور ایک طائفہ علماء کا مذہب یہ ہے کہ بائع کو اختیار ہو گا خواہ اس مال کو رہنے دے اور تمام قرض خواہوں کے ساتھ سرشکن میں شریک ہو جائے اور خواہ اپنا مال بجنسہ پھیر لے اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا بائع اور قرض خواہوں کے برابر سرشکن میں شریک ہو گا مال پھیر لینے کا اس کو اختیار نہیں اور امام مالکؒ نے کہا کہ افلاس کی صورت میں مال پھیر سکتا ہے اور موت کی صورت میں سب قرض خواہوں کے برابر ہو گا۔ امام شافعیؒ کی دلیل یہ حدیث ہے اور موت میں وہ حدیث ہے جو سنن ابو داؤد میں مروی ہے اور ابو حنیفہؒ نے ان حدیثوں کی تاویل کی ہے۔ جو ضعیف اور مردود ہے اور دلیل ان کی وہ روایت ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حالانکہ وہ روایت ثابت نہیں ہے ان دونوں سے تمام ہوا کلام نووی کا۔

۳۹۸۸: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ فِيْ رِوَايَتِهٖ اَيُّمَا امْرِئٍ فُلِّسَ۔

۳۹۸۸: اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے۔

۳۹۸۹: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ الَّذِيْ يُعْدِمُ اِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ وَلَمْ يُفَرِّقْهُ اَنَّهٗ لِصَاحِبِهِ الَّذِيْ بَاعَهٗ۔

۳۹۸۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس شخص کے باب میں جو نادار ہو جائے جب اس کے پاس مال بجنسہ ملے (جو اس نے خریدا تھا) اور اس نے اس میں کوئی تصرف نہ کیا ہو تو وہ بائع کا ہو گا۔''

۳۹۹۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

۳۹۹۰: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور اپنا مال بعینہ دوسرا کوئی شخص اس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حقدار ہے اس کا (بہ نسبت اور قرض خواہوں کے)۔''

۳۹۹۱: عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنَ الْغُرَمَآءِ۔

۳۹۹۱: وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ زیادہ حقدار ہے اس کا اور قرض خواہوں سے۔

۳۹۹۲: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهٗ سِلْعَتَهٗ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔

۳۹۹۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی مفلس ہو جائے پھر دوسرا شخص اپنا اسباب اس کے پاس پائے تو وہ زیادہ حق دار ہے اس کا۔''

بَابُ : فَضْلِ اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالتَّجَاوُزِ فِي الْاِقْتِضَآءِ مِنَ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ

باب: مفلس کو مہلت دینے کی اور قرض وصول کرنے میں آسانی کرنے کی فضیلت

٣٩٩٣:عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَآئِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوْآ اَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ لَا قَالُوْا تَذَكَّرْ قَالَ كُنْتُ اُدَايِنُ النَّاسَ فَاٰمُرُ فِتْيَانِيْ اَنْ يُّنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَيَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَجَوَّزُوْا عَنْهُ۔

۳۹۹۳: حذیفہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”فرشتے تم سے پہلے ایک شخص کی روح لے چلے تو اس سے پوچھا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے وہ بولا نہیں۔ فرشتوں نے کہا۔ یاد کر۔ وہ بولا۔ میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنے جوانوں کو حکم کرتا کہ جو شخص مفلس ہو۔ اس کو مہلت دو۔ اس پر تقاضا نہ کرو اور جو شخص مالدار ہو اس پر آسانی کرو۔ نرمی کرو یا تھوڑے سے نقصان پر خیال نہ کرو۔ مثلاً روپیہ ٹوٹا یا چھوٹا ہو تو لے لو بہت سختی نہ کرو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی اس پر آسانی کرو“ (اور اس کے گناہوں سے درگزر کرو)۔

تشریح ۞ کیونکہ یہ ہمارے بندوں پر آسانی کرتا تھا۔ سبحان اللہ خداوند کریم کی کیسی عنایت اپنے غلاموں پر ہے کہ ایک ذرا سی نیکی پر سارے گناہ آسان کر دیئے۔ اصل یہ ہے کہ خلوص اور عجز اور بندگی درکار ہے خدمت کے لیے تو ہزاروں لاکھوں کروڑوں ایسے غلام موجود ہیں جو کبھی نہیں تھکتے۔ پھر اگر خدمت بھی ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا۔ پر غرور اور تکبر اور ریا کا نام نہ ہو ورنہ وہ خدمت سب لغو ہے ایسی عبادت سے جو غرور میں ڈالے وہ گناہ بہتر ہے جس پر بندہ اپنے مالک کے سامنے گڑگڑائے روئے عاجزی کرے۔

٣٩٩٤:عَنْ رِّبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَّ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَجُلٌ لَّقِيَ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَيْرِ اِلَّآ اَنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ اُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ اَقْبَلُ الْمَيْسُوْرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُوْرِ قَالَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ۔

۳۹۹۴: ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہؓ اور ابو مسعودؓ دونوں ملے تو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ایک شخص ملا اپنے پروردگار سے تو پروردگار نے پوچھا تو نے کیا عمل کیا ہے۔ وہ بولا میں نے کوئی نیکی نہیں کی۔ مگر یہ کہ میں مالدار شخص تھا۔ تو لوگوں سے اپنا قرض مانگتا۔ جو مالدار ہوتا۔ اس کے کہنے کے موافق میں بیع کو توڑ ڈالتا۔ (یعنی جس معاملہ میں اس کو نقصان معلوم ہوتا اور وہ یہ چاہتا کہ معاملہ فسخ ہو جائے تو میں فسخ کر ڈالتا اپنے نفع کے لیے اس کا نقصان گوارا نہ کرتا) اور جو مفلس ہوتا اس کو معاف کر دیتا تو پروردگار نے فرمایا (فرشتوں سے) تم بھی درگزر کرو میرے بندے سے، ابو مسعودؓ نے کہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

٣٩٩٥:عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا مَّاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيْلَ لَهٗ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَاِمَّا ذَكَرَ وَاِمَّا ذُكِّرَ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ

۳۹۹۵: حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ایک شخص مر گیا۔ پھر وہ جنت میں گیا اس سے پوچھا تو کیا عمل کرتا تھا۔ سو اس نے خود یاد کیا یا یاد دلایا گیا۔ اس نے کہا، میں (دنیا میں) مال بیچتا تھا تو مفلس کو مہلت دیتا اور سکہ یا نقد میں درگزر

فَكُنْتُ اُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَاَتَجَوَّزُ فِي السِّكَّةِ اَوْفِي النَّقْدِ فَغُفِرَ لَهُ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَّاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

کرتا (اس کے نقصان یا عیب سے اور قبول کر لیتا) اس وجہ سے اس کی بخشش ہوگئی۔'' ابومسعودؓ نے کہا میں نے اس کو سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

٣٩٩٦:عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِهٖ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَقَالَ لَهٗ مَاذَا عَمِلْتَ فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا قَالَ يَا رَبِّ اٰتَيْتَنِيْ مَالَكَ فَكُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازَ فَكُنْتُ اَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَاُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا اَحَقُّ بِذَامِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ فَقَالَ عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرِ الْجُهَنِيُّ وَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيُّ هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۳۹۹۶: حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ عز وجل کے پاس اس کا ایک بندہ لایا گیا۔ جس کو اس نے مال دیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا اور اللہ سے کچھ نہیں چھپا سکتے۔ بندے نے کہا اے میرے مالک تو نے اپنا مال مجھ کو دیا تھا میں لوگوں کے ہاتھ بیچتا تھا اور میری عادت تھی درگزر کرنے کی (اور معاف کرنے کی) تو میں آسانی کرتا تھا مالدار پر اور مہلت دیتا تھا نادار کو۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر میں تو زیادہ لائق ہوں معاف کرنے کے لیے تجھ سے درگزر کرو میرے بندے سے۔ پھر عقبہ بن عامر جہنیؓ اور ابومسعود انصاریؓ نے کہا ہم نے ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مبارک سے۔

٣٩٩٧:عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ اِلاَّ اَنَّهٗ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا فَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ ۔

۳۹۹۷: حضرت ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم سے پہلے ایک شخص کا حساب ہوا تو اس کی کوئی نیکی نہ نکلی۔ مگر اتنی کہ وہ لوگوں سے معاملہ کرتا تھا اور مالدار تھا تو اپنے غلاموں کو حکم کرتا نادار کو معاف کر دینے کا۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہم زیادہ حق رکھتے ہیں معاف کرنے کا تجھ سے اور حکم دیا کہ معاف کرو اس کے گناہوں کو۔''

٣٩٩٨:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُّدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَجَاوَزَ عَنْهُ ۔

۳۹۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا وہ اپنے نوکروں سے کہتا جو مفلس ہو اس کو معاف کر دینا شاید اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ہم کو معاف کرے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے ملا اللہ نے اس کو بخش دیا۔''

٣٩٩٩:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ۔

۳۹۹۹: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٠٠٠:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَلَبَ غَرِيْمًا لَهٗ فَتَوَارٰى

۴۰۰۰: عبداللہ بن ابی قتادہ سے روایت ہے ابوقتادہ نے اپنے ایک قرض دار کو ڈھونڈھا، وہ چھپ گیا، پھر اس کو پایا تو وہ بولا میں نادار ہوں۔ ابوقتادہ نے کہا

عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهُ فَقَالَ اِنِّیْ مُعْسِرٌ قَالَ اللّٰهِ قَالَ آللّٰه قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّنَجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ۔

اللہ کی قسم اس نے کہا اللہ کی قسم ۔تب ابوقتادہ نے کہا میں سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''جس شخص کو بھلا معلوم ہو کہ اللہ اس کو نجات دے قیامت کے دن کی سختیوں سے تو وہ مہلت دے نادار کو یا معاف کر دے اس کو۔''

٤٠٠١:عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۴۰۰۱:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ وَاسْتِحْبَابِ قُبُوْلِهَآ اِذَآ اُحِيْلَ عَلٰى مَلِيٍّ

باب: جو شخص مالدار ہو اس کو قرض ادا کرنے میں دیر کرنا حرام ہے اور جب قرض اتارا جائے مالدار پر تو اس کا قبول کر لینا مستحب ہے

٤٠٠٢:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَّاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

۴۰۰۲:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص مالدار ہو (یعنی اتنا کہ قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو) پھر وہ دیر کرے قرض کے ادا کرنے میں تو وہ ظالم ہے اور جب تم میں سے کوئی لگا دیا جائے مالدار پر تو اس کا پیچھا کرے۔''

تشریح ۞ لگا دیا جائے یعنی حوالہ دیا جائے مثلاً زید عمرو کا مقروض ہے زید نے عمرو کو حوالہ دیا بکر پر یعنی بکر پر اپنا قرض اتار دیا۔اس کی رضا مندی سے اور عمرو کا مقابلہ کرا دیا تو عمرو کو قبول کرنا چاہیے۔اگر بکر مالدار ہے اور بکر کا پیچھا کرنا چاہیے۔اب یہ قبول کرنا مستحب ہے اور بعض علماء نے کہا کہ مباح ہے اور بعض نے کہا واجب ہے بوجہ ظاہر حدیث کے اور یہی مذہب ہے داؤد ظاہری کا (نوویؒ)

٤٠٠٣:عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۴۰۰۳:اس سند سے بھی اوپر والی حدیث مروی ہے۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ الَّذِیْ يَكُوْنُ بِالْفَلَاةِ وَيَحْتَاجُ اِلَيْهِ لِرَعْيِ الْكَلَاءِ وَتَحْرِيْمِ مَنْعِ بَذْلِهِ وَتَحْرِيْمِ بَيْعِ ضِرَابِ الْفَحْلِ

باب: جو پانی جنگل میں ضرورت سے زیادہ ہو اس کا بیچنا حرام ہے جب لوگوں کو اس کی احتیاج ہو گھانس چرانے میں اور اس کا روکنا منع ہے اور نر کدانے کی اجرت لینا منع ہے

٤٠٠٤:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

۴۰۰۴:جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پانی کے بیچنے سے جو ضرورت سے زیادہ ہو۔

تشریح ۞ نووی نے کہا دوسری روایت میں یوں ہے منع کیا زائد پانی کے روکنے سے تا کہ اس کی وجہ سے زائد گھانس رکی رہے اور ایک روایت میں

یوں ہے کہ زائد پانی نہ بیچا جائے تا کہ اس کی وجہ سے زائد گھاس بکے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل میں کنواں ہو اور اس میں اس کی ضرورت سے زیادہ پانی نکلے اور اس جنگل میں گھانس بھی ہو لیکن پانی سوا اس کنویں کے اور کہیں نہ ہو تو جانور والے اپنے جانوروں کو اس جنگل میں چرا نہ سکیں بغیر اس کنویں میں سے پانی پلانے کے اب کنویں والا اس کا پانی پینے کو نہ دے یا اس کی قیمت لے اور اس بہانے سے گویا گھاس کی چرائی کی بھی قیمت لے تو یہ حرام ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ضرورت سے زیادہ جو پانی جنگل میں ہو اس کو مفت دینا چاہیے کئی شرطوں سے ایک یہ کہ وہاں اور کہیں پانی نہ ہو دوسرے یہ کہ جانوروں کے پینے کے لیے دیا جائے نہ کھیتی کے واسطے۔ تیسری یہ کہ مالک کو اس کی احتیاج نہ ہو اور مذہب صحیح یہ ہے کہ جو اپنی ملکی زمین میں کنواں یا چشمہ کھودے تو پانی بھی اس کی ملک ہوگا اور بعض نے کہا پانی اس کی ملک نہ ہوگا لیکن جب پانی کو اپنے برتن میں لے لے تو وہ ملک ہو جاتا ہے۔ یہی صواب ہے اور بعض نے اس پر اجماع نقل کیا ہے انتہی بالاختصار۔

٤٠٠٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَآءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۰۰۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کی کدائی کو بیچنے سے اور پانی کو بیچنے سے اور زمین کو بیچنے سے کھیتی کیلئے۔

تشریح ۞ یعنی اس کی اجرت لینے سے۔ نوویؒ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس میں کہ اونٹ یا اور کوئی جانور نر کی کدائی کی اجرت لینا کیسا ہے۔ تو امام شافعیؒ اور امام ابوحنیفہ اور ابوثور کا مذہب یہ ہے کہ اس کی اجرت لینا حرام ہے اور مادہ والے پر کچھ دینا واجب نہیں اور ایک جماعت صحابہؓ اور تابعینؒ اور مالک نے اس کو جائز رکھا ہے ایک مدت معین اور ضربات معین کے لیے اور نہی کو تنزیہی بتلایا ہے یعنی مزارعت سے اور اس کا بیان مفصل اوپر گزر چکا۔

٤٠٠٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ۔

۴۰۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”نہیں روکا جائے بیکار پانی تا کہ روکی جائے اس کی وجہ سے گھانس۔“

٤٠٠٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوْا بِهِ الْكَلَاَ۔

۴۰۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”مت روکو اس پانی کو جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو گھانس کو روکنے کے لیے۔“

٤٠٠٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاُ۔

۴۰۰۸: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”نہ بیچا جائے وہ پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو تا کہ گھانس بکے۔“

بَابُ: تَحْرِيْمِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ السِّنَّوْرِ

باب: کتے کی قیمت اور نجومی کی مٹھائی اور رنڈی کی خرچی اور بلی کی بیع حرام ہے

٤٠٠٩: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ

۴۰۰۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور کسی رنڈی فاحشہ کی خرچی سے اور نجومی کی مٹھائی سے۔

تشریح ❀ اس سے معلوم ہوا کہ کتے کی بیع حرام ہے اور وہ صحیح نہیں ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے اور جو کوئی کتے کو مار ڈالے۔ اگر چہ یہ تعلیم یافتہ ہو تب بھی اس پر قیمت کا تاوان نہیں اور جمہور علماء کا جیسے ابو ہریرہؓ اور حسن بصریؒ اور ربیعہؒ اور اوزاعیؒ اور حکمؒ اور حمادؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور داؤدؒ اور ابن منذرؒ وغیرہم کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک ان کتوں کی بیع درست ہے جن سے منفعت ہے اور ان کے مار ڈالنے والے پر قیمت کا تاوان ہے اور ابن منذر نے جابر اور عطاء اور نخعی سے شکاری کتے کی بیع کا جواز نقل کیا ہے نہ اور کتے کا اور امام مالکؒ سے اس میں کئی روایتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے۔ لیکن تلف کرنے والے پر قیمت کا تاوان ہے دوسرے یہ کہ بیع جائز ہے اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی۔ تیسرے یہ کہ بیع ناجائز اور تلف کرنے والے پر تاوان بھی نہیں ہے جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے اور جو اس کے بعد آتی ہے اور وہ جو حدیث ہے کہ منع کیا آپ ﷺ نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت سے اور حضرت عثمان نے ایک شخص سے کتے کا تاوان بیس اونٹ دلائے اور عمرو بن العاصؓ کے بیٹے نے کتے کے مار ڈالنے میں اس کا تاوان دلایا تو یہ سب روایتیں ضعیف ہیں باتفاق ائمہ حدیث کے اور میں نے ان کو تفصیل سے ''شرح مہذب'' میں بیان کیا ہے (نووی) جو وہ زنا کی اجرت میں لیتی ہے اور یہ حرام ہے باجماع اہل اسلام فائدہ اور نجومی کی مٹھائی سے جو غیب کی بات بتانے پر اس کو اجرت ملتی ہے اور داخل ہیں اس میں پنڈت اور رمال اور جفار جو غیب کی باتیں بتلائیں ان کی کمائی سب حرام ہے۔ نوویؒ نے کہا۔ بغویؒ اور قاضی عیاضؒ نے کہا کہ اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے کاہن کی اجرت حرام ہونے پر۔ کیونکہ وہ عوض ہے فعل حرام کا اور کھانا ہے لوگوں کا مال فریب اور جھوٹ سے اسی طرح اجرت گانے والے اور نوحہ کرنے والے کی اور یہ جو صحیح مسلم آیا ہے کہ لونڈیوں کی کمائی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا تو مراد وہی کمائی ہے جو زنا سے ہو نہ اس کمائی سے جو سلائی یا کٹوائی سے ہو۔ خطابی نے کہا عراف کی کمائی بھی حرام ہے اور کاہن اور عراف میں یہ فرق ہے کہ کاہن آیندہ کی باتیں بتاتا ہے اور اسرار کی معرفت کا دعویٰ کرتا ہے اور عراف چوری کا مال اور گمی ہوئی چیز کا پتا بتاتا ہے۔ یہ خطابی نے ابوداؤد کی کتاب البیوع پر لکھا ہے اور آخر کتاب میں یہ لکھا ہے کہ کاہن وہ ہے جو غیب دانی کا دعویٰ کرے اور لوگوں کو آیندہ ہونے والی باتیں بتلائے اور عرب میں کچھ لوگ کاہن تھے جو دعویٰ کرتے تھے بہت باتیں جاننے کا۔ بعض ان میں سے یہ کہتے تھے کہ ان کے ساتھ جنات میں سے کوئی رفیق ہے یا کوئی جن ان کا تابع ہے جو خبریں لا دیتا ہے اور بعض یہ کہتے تھے کہ ان کو ایسی سمجھ ہے جن سے وہ آیندہ کی باتیں سمجھ جاتے ہیں اور بعض ان میں سے عراف کہلاتے تھے یہ لوگ وہ تھے۔ جو اسباب کو دیکھ کر مقدمات سے مطلب نکالتے تھے مثلاً کوئی چیز چوری ہوگئی تو گمان والے کو پکڑ لیتے تھے اور بعض منجم کو کاہن بولتے تھے اور یہ حدیث ان سب لوگوں کو شامل ہے اور اس حدیث سے منع ہے ان لوگوں کی بات ماننا اور اس پر یقین کرنا۔ لیکن طبیب تو اس کو بھی کاہن یا عراف کہتے تھے پر وہ اس نہی میں داخل نہیں ہیں تمام ہوا کلام خطابیؒ کا۔ امام ابو الحسن ماوردی نے اپنی کتاب ''احکام سلطانیہ'' کے اخیر میں لکھا ہے کہ محتسب کو روکنا چاہیے ایسے لوگوں کی کمائی سے جیسے نجومی یا اور کوئی بازی والا اور سزا دینی چاہیے دینے والے اور لینے والے کو واللہ اعلم انتہی۔

۴۰۱۰: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيْثِ اللَّيْثِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مَسْعُوْدٍ۔

۴۰۱۰: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۱۱: عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۴۰۱۱: رافع خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلَ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''بری کمائی ہے رنڈی فاحشہ کی کمائی اور کتے کی قیمت اور پچھنے لگانے والے کی مزدوری۔''

تشریح: نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس شخص کی جو پچھنے لگانے کی قیمت کو حرام جانتا ہے اور اس میں علماء کا اختلاف ہے اکثر سلف اور خلف کے نزدیک یہ اجرت حرام نہیں ہے اور یہی مشہور مذہب ہے امام احمد کا اور ایک روایت میں ان سے یہ ہے کہ یہ حرام ہے آزاد کو نہ غلام کو اور ان کی دلیل ہے حدیث ابن عباسؓ کی جس کو روایت کیا بخاری اور مسلم نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پچھنے لگائے اور مزدوری دی پچھنے لگانے کی اور یہ حدیث محمول ہے تنزیہ پر اور اس کا مطلب یہ ہے کہ پچھنے لگانے کا پیشہ ایک ذلیل پیشہ ہے حتی المقدور دوسرا پیشہ کرنا افضل ہے۔

٤٠١٢: عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَّمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ وَّكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ۔

۴۰۱۲: رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کتے کی قیمت خبیث ہے اور رنڈی کی خرچی خبیث ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ہے۔''

٤٠١٣: عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۰۱۳: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٠١٤: عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۴۰۱۴: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٠١٥: عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ قَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔

۴۰۱۵: ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے جابر سے پوچھا کتے اور بلی کی قیمت کو انہوں نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے۔

تشریح: نووی نے کہا بلی کی قیمت سے اس واسطے منع کیا کہ وہ بے کار ہے یا یہ نہی تنزیہی ہے تاکہ لوگ اس کے بچے لوگوں کو مفت دیا کریں اس پر بھی اگر اس سے منفعت ہو اور کوئی بیچے تو بیع صحیح ہے اور زرِ ثمن حلال ہے یہی ہمارا مذہب اور اکثر علماء کا مذہب ہے مگر ابن منذر نے ابو ہریرہؓ اور طاؤسؒ اور مجاہدؒ اور جابر بن زیدؒ سے نقل کیا ہے کہ اس کی بیع جائز نہیں ہے اور حجت ان کی یہی حدیث ہے۔

بَابُ: الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَبَيَانِ نَسْخِهٖ وَبَيَانِ تَحْرِيْمِ اقْتِنَائِهَا اِلَّا لِصَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ اَوْ مَاشِيَةٍ وَّنَحْوِ ذٰلِكَ

باب: کتوں کے قتل کا حکم پھر اس حکم کا منسوخ ہونا اور اس امر کا بیان کہ کتے کا پالنا حرام ہے مگر شکار یا کھیتی یا جانوروں کی حفاظت کے لیے یا ایسے ہی اور کوئی کام کے واسطے

٤٠١٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

۴۰۱۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ''کتوں کے مار ڈالنے کا۔

٤٠١٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

۴۰۱۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَاَرْسَلَ فِيْ اَقْطَارِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُقْتَلَ۔

علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا پھر بھیجا آپ ﷺ نے لوگوں کو مدینہ کے سب طرف کتوں کو مارنے کے لیے۔

٤٠١٨:عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَنَنْبَعِثُ فِي الْمَدِيْنَةِ وَاَطْرَافِهَا فَلَا نَدَعُ كَلْبًا اِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتّٰى اَنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَيَّةِ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا۔

۴۰۱۸:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم فرماتے تھے کتوں کے قتل کا تو بھیجا کیا گیا مدینہ کے شہر میں اور اس کے چاروں طرف کتوں کا پھر کوئی کتا ہم نہیں چھوڑتے تھے جس کو مار نہ ڈالا ہو یہاں تک کہ ہم نے دودھ والی اونٹنی کے ساتھ ساتھ جو کتا رہتا تھا دیہات والوں میں اس کو بھی مار ڈالا۔

تشریح ۞ نووی نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ کاٹنے والے کتے کو مار ڈالنا چاہیے لیکن اختلاف کیا ہے اس کتے کے مارنے میں جس سے کوئی نقصان نہیں تو ہمارے اصحاب میں سے امام الحرمین نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے سب کتوں کو مار ڈالنے کا حکم کیا تھا پھر وہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ ﷺ نے منع کیا کتوں کے قتل سے مگر وہ کتا جو کالا بھجنگ ہو پھر یہ قاعدہ قرار پایا کہ ہر کتے کا قتل منع ہے خواہ کالا ہو یا اور کوئی رنگ کا ہو جو نقصان نہ دے اور قاضی عیاضؒ نے کہا کہ بہت سے علماء نے ان ہی حدیثوں سے تمسک کیا ہے جو کتوں کے قتل کے باب میں آئیں ہیں۔ لیکن مستثنیٰ کیا ہے ان میں سے شکاری کتوں کو اور یہی مذہب ہے امام مالکؒ اور ان کے اصحاب کا۔ انتہی مختصراً۔

٤٠١٩:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ اَوْمَا شِيَةٍ فَقِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ زَرْعًا۔

۴۰۱۹:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کتوں کے مار ڈالنے کا مگر شکاری کتا یا بکریوں کے منڈے کا کتا یا اور جانوروں کی حفاظت کا۔ لوگوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا ابو ہریرہؓ کھیت کے کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا بے شک ابو ہریرہؓ کے پاس کھیت بھی ہے۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے حضرت ابو ہریرہؓ کی تحقیر منظور نہیں ہے اور نہ ان کی روایت میں کوئی شک تھا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ابو ہریرہؓ کے پاس چونکہ کھیت تھا اور ان کو اس کی حفاظت کے لیے کتے کا پالنا ضروری تھا اس لیے انہوں نے یہ لفظ یاد رکھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مجھے یاد نہ رہا اور حاصل یہ ہے کہ کھیت کا لفظ کچھ صرف ابو ہریرہؓ نے نقل نہیں کیا بلکہ ایک جماعت صحابہؓ نے نقل کیا ہے اور جو صرف حضرت ابو ہریرہؓ نقل کرتے تب بھی وہ روایت مقبول اور کافی ہوتی اس لیے کہ صحابہؓ سب ثقہ ہیں۔ اب کتوں کے پالنے میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ بغیر ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے اور شکار یا کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے درست ہے اور گھر کی حفاظت کے لیے پالنے میں اختلاف ہے۔ صحیح تر قول یہ ہے کہ جائز ہے ان پر قیاس کر کے۔ انتہی ملخصاً۔

٤٠٢٠:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَا بِ حَتّٰى اَنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

۴۰۲۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا کتوں کے مارنے کا یہاں تک کہ عورت جنگل سے آتی اپنا کتا لے کر تو ہم اس کو بھی مار ڈالتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کتوں کے قتل سے اور فرمایا مار

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِيْمِ ذِی النُّقْطَتَيْنِ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ۔

ڈالو سیاہ کتے کو جس کی آنکھ پر دو سفید ٹیکے ہوں وہ شیطان ہوتا ہے۔

تشریح یعنی شریر ہوتا ہے اکثر ایسا کتا کاٹ کھاتا ہے تکلیف دیتا ہے امام احمد اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ ایسے کتے کا شکار بھی درست نہیں کیونکہ وہ شیطان ہے اور شافعیؒ اور مالکؒ اور جمہور علماء کے نزدیک اس کا بھی شکار درست ہے اور حکم اس کا مثل اور کتوں کے ہے۔ (نوویؒ)

٤٠٢١: عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَابَا لُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِیْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ۔

۴۰۲۱: ابن مغفل سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا پھر فرمایا ''کتے کیا بگاڑتے ہیں ان کا'' پھر اجازت دی شکاری کتا اور ریوڑ کا کتا پالنے کی''۔

٤٠٢٢: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَحْيٰى وَرَخَّصَ فِیْ كَلْبِ الْغَنَمِ وَ الصَّيْدِ وَالزَّرْعِ۔

۴۰۲۲: ترجمہ دوسری روایت کا وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اجازت دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریوں کے کتے اور شکار کے کتے اور کھیت کے کتے کی۔

تشریح قیراط پانچ جو کا ہوتا ہے۔ اب علماء نے اختلاف کیا ہے کہ یہ نقصان گزشتہ اعمال کے ثواب میں سے ہوگا یا آئندہ اعمال کے اور ایک قیراط دن کے اعمال میں سے گھٹے گا ایک رات کے یا ایک فرض میں سے ایک نفل میں سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کتا پالنے سے فرشتوں کے آنے میں حرج ہوتا ہے یا آنے جانے والوں کو اس کے بھونکنے سے تکلیف ہوتی ہے یا پالنے والے کے کپڑے اور برتن نجس ہو جانے کی وجہ سے۔ نوویؒ

٤٠٢٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْضَارِیْ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَا طَانِ۔

۴۰۲۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کوئی کتا پالا سوا اس کتے کے جو جانوروں کی حفاظت کیلئے ہو یا شکاری ہو تو اس کا ثواب ہر روز دو قیراط کے برابر کم ہوگا''

٤٠٢٤: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى للّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَا طَانِ۔

۴۰۲۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کتا پالے بشرطیکہ وہ شکاری یا جانوروں کی حفاظت کیلئے نہ ہو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط گھٹتے جائیں گے۔

٤٠٢٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ اَوْمَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَا طَانِ۔

۴۰۲۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کتا پالے سوا شکاری کتے یا ریوڑ کے تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے''۔

٤٠٢٦: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ

۴۰۲۶: سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کتا پالے سوا جانوروں کی حفاظت کے لئے یا شکاری کتے کے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہوگا عبداللہ نے کہا ابو ہریرہ

اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھیت کا کتا زیادہ کیا ہے۔

٤٠٢٧: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ ضَارٍ اَوْمَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ قَالَ سَالِمٌ وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ وَّكَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ۔

۴۰۲۷: سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص کتا پالے مگر وہ شکاری یا جانوروں کی حفاظت کیلئے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے'' سالم نے کہا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے اور کھیت کا نہ ہو اور ان کا کھیت بھی تھا۔ (اس وجہ سے انہوں نے یاد رکھا اس لفظ کو)

٤٠٢٨: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوْا كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ كَلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَا طَانِ۔

۴۰۲۸: سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا عبداللہ بن عمر سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''جس گھر کے لوگوں نے کتا رکھا اور وہ جانوروں کی حفاظت کیلئے یا شکاری نہ ہو ان کے عمل میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔''

٤٠٢٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ اَوْغَنَمٍ اَوْصَيْدٍ يَّنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

۴۰۲۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کتا رکھے مگر وہ کھیت کا یا بکریوں یا شکار کا کتا نہ ہو تو اس کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط کے برابر کم ہو گا۔''

تشریح ۞ نووی نے کہا کسی روایت میں ایک قیراط ہے کسی میں دو قیراط شائد یہ مطلب ہو گا کہ مدینہ میں اگر پالے تو دو قیراط نقصان ہو گا کیونکہ مدینہ منورہ متبرک ہے اور فضیلت رکھتا ہے اور شہروں پر بس وہاں بے ضرورت کتا رکھنا زیادہ گناہ ہے اور باہر پالے تو ایک قیراط ہو گا اور بعض نے کہا کہ یہ اختلاف کتوں کی قسم پر ہے جو کتا زیادہ موذی ہو اس میں دو قیراط نقصان ہو گا ورنہ ایک قیراط ہو گا۔

٤٠٣٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّيْسَ بَكَلْبِ صَيْدٍ وَّ لَا مَا شِيَةٍ وَلَآ اَرْضٍ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِيْرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الطَّاهِرِ وَلَا اَرْضٍ۔

۴۰۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کتا پالے اور وہ شکاری نہ ہو اور نہ جانوروں کی حفاظت کیلئے ہو نہ زمین کے (یعنی کھیت کے) تو اس کے ثواب میں سے دو قیراط کا ہر روز نقصان ہو گا'' اور ابوالطاہر کی روایت میں ولا ارض کا لفظ نہیں ہے۔

٤٠٣١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْصَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ ن انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذُكِرَ لِا بْنِ عُمَرَ قَوْلُ

۴۰۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص کتا پالے مگر کتا ریوڑ کا یا شکار کا یا کھیت کا اس کے ثواب میں ہر روز ایک قیراط کا گھٹاؤ ہو گا'' زہری نے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ذکر ہوا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا کہ وہ کھیت کے

اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ۔

کتے کو بھی مستثنیٰ کرتے ہیں تو انہوں نے کہا رحم کرے اللہ ابو ہریرہؓ پر وہ کھیت والے تھے۔

٤٠٣٢:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْمَاشِيَةٍ۔

۴۰۳۲:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو شخص کتا رکھے اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم کیا جائے گا مگر کھیت کا کتا یا ریوڑ کا۔

٤٠٣٣:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۴۰۳۳:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٠٣٤:عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۰۳۴:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

٤٠٣٥:عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَّيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَّ لَا غَنَمٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

۴۰۳۵:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا رکھے اور وہ شکاری یا بکریوں کی حفاظت کیلئے نہ ہو تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کا نقصان ہوگا۔

٤٠٣٦:عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَيْرٍ وَّهُوَ رَجُلٌ مِّنْ شَنُوْءَةَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّايُغْنِىْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ۔

۴۰۳۶:سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے اور وہ ایک شخص تھے شنوءَ کے قبیلہ میں سے اور صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے ''جو شخص کتا پالے اور وہ کام نہ آئے اس کے کھیت کے یا تھن کے (یعنی جانوروں کی حفاظت کیلئے) اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کا گھٹاؤ ہوگا'' سائب بن یزید نے کہا میں نے سفیانؓ سے پوچھا تم نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے انہوں نے کہا ہاں قسم ہے اس مسجد کے رب کی۔

٤٠٣٧:عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَيْرٍ الشَّنَئِيِّ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۴۰۳۷:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : حِلِّ اُجْرَةِ الْحَجَامَةِ

باب: پچھنے لگانے کی اجرت حلال ہے

٤٠٣٨:عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهٗ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهٗ

۴۰۳۸:حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے پوچھا پچھنے لگانے والے کی کمائی کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے ابوطیبہ کے ہاتھ سے، پھر حکم کیا آپ ﷺ نے دو صاع اناج

بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّ كَلَّمَ اَهْلَهٗ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَاتَدَا وَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ هُوَ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمْ۔

اس کو دینے کا اس نے بیان کیا یا اپنے لوگوں سے تو انہوں نے ہلکا کر دیا اس کے محصول کو (یعنی اس خراج کو جو اس سے لیتے تھے) اور فرمایا آپ ﷺ نے افضل دواؤں کی جن سے تم علاج کرتے ہو پچھنے لگانا ہے۔

۴۰۳۹ :عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعَذِّ بُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ۔

۴۰۳۹: حمید سے روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا حجام کی کمائی کیسی ہے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ان چیزوں میں جن سے تم دوا کرتے ہو حجامت ہے (یعنی پچھنی لگانا) اور قسط بحری یعنی دریائی کوٹ اور مت ایذا دو اپنے بچوں کو حلق دبا کر''۔

تشریح ۞ جس کو عود ہندی کہتے ہیں گرم وخشک ہے معدہ اور دل اور دماغ کو فائدہ کرتا ہے اور سرد وتر بیماریوں میں نہایت مفید ہے عذرہ یعنی درد حلق کی بیماری میں بلکہ عود ہندی لگانا کافی ہے یا کھلانا۔

۴۰۴۰ :عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَّنَا حَجَّا مًا فَحَجَمَهٗ فَاَ مَرَلَهٗ بِصَاعٍ اَوْمُدٍّ اَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيْهِ فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِيْبَتِهٖ۔

۴۰۴۰: حمید سے روایت ہے میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام ہمارا بلوایا وہ حجام تھا (یعنی پچھنے لگاتا تھا) پھر اس نے پچھنے لگائے آپؐ کے آپؐ نے حکم کیا ایک صاع یا ایک مد یا دو مد اناج اس کو دینے کا اور گفتگو آئی اس کے باب میں تو گھٹا دیا گیا محصول اس کا۔

۴۰۴۱ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَاسْتَعَطَ۔

۴۰۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس کی مزدوری دی اور ناک مبارک میں دوائی ڈالی۔

۴۰۴۲ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ لِّبَنِيْ بَيَاضَةَ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْرَهٗ وَكَلَّمَ سَيِّدَهٗ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيْبَتِهٖ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَّمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۰۴۲: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو پچھنے لگائے بنی بیاضہ (ایک قبیلہ ہے انصار میں سے) کے ایک غلام نے پھر آپؐ نے اس کو اجرت دی اور اس نے اپنے مالک سے اس کا ذکر کیا اس نے اس کا محصول کم کر دیا (جو روزانہ اس سے ٹھہرا تھا اس کو مخارجہ کہتے ہیں اور یہ جائز ہے) اور اگر حجامت کی اجرت حرام ہوتی تو آپ ﷺ کبھی اس کو نہ دیتے۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْخَمْرِ

باب: شراب بیچنا حرام ہے

۴۰۴۳ :عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ

۴۰۴۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے خطبہ میں مدینہ میں ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ اشارہ کرتا ہے شراب کی حرمت کا اور شائد

اللّٰهَ تَعَالٰی يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَيُنْزِلُ فِيْهَا اَمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهٖ قَالَ فَمَالَبِثْنَا اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعِنْدَهٗ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَ هُمْ مِّنْهَا فِيْ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ فَسَفَكُوْهَا۔

کہ کوئی حکم اس کے باب میں اتارے اس لئے جس کے پاس شراب ہو وہ بیچ ڈالے اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھائے'' ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا چند روز گزرے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا شراب کو اب جس کے پاس شراب ہو اور اس کو یہ حرمت کی آیت پہنچ جائے تو وہ نہ پیئے نہ بیچے'' ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تب جن لوگوں کے پاس شراب تھی وہ اس کو مدینہ کے راستے پر لائے اور بہادیا۔

تشریح ۞ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس وقت تک شراب حرام نہ تھی لوگ پیا کرتے تھے بعض نے آپ ﷺ سے پوچھا تو یہ آیت اتری يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ اخیر تک اس آیت میں یہ فرمایا کہ شراب میں اگرچہ فائدہ ہے مگر ضرر زیادہ ہے اس سے لوگوں نے شراب پینا نہ چھوڑا تو دوسری ایک سخت آیت اتری لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰی آخر تک اس آیت میں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا مگر صاف شراب پینا حرام نہیں کیا لیکن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہو گیا کہ اب آئندہ اللہ جل جلالہ کا ارادہ یہ ہے کہ شراب کو بالکل حرام کر دے تب آپ ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک کسی شے کے باب میں کوئی حکم نہ اترے جب تک کسی طرح کی تکلیف نہیں ہے اور اس مسئلہ میں خلاف ہے علماء اصول کا جو مشہور ہے صحیح یہ ہے کہ قبل شرع کے وارد ہونے کے نہ حکم ہے نہ تکلیف کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا دوسرا قول یہ ہے کہ اصلی اشیاء میں حرمت ہے جب تک شرع وارد نہ ہو تیسرا قول یہ ہے کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے۔ چوتھا قول یہ ہے توقف کرنا چاہئے انتھٰی پھر نووی نے کہا کہ شراب کا بیچنا بالاجماع حرام ہے اور علت اس کی امام شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ نجس ہے اور کوئی مباح منفعت اس سے حاصل نہیں ہو سکتی تو مثل اور نجاسات کے جیسے گوہ اور کبوتر کی بیٹ اس کی بیع حرام ہے اسی طرح ان درندہ جانوروں کی بیع جن میں کوئی فائدہ نہیں، نہ وہ شکار کے کام آتے ہیں جیسے نیولا سانپ وغیرہ ان کی بیع بھی ناجائز ہے اور یہ جو دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کرتا ہے مراد اس سے وہی چیزیں ہیں جو کھانے کے لئے ہوں برخلاف ان چیزوں کے جو اور کام کی ہوں جیسے غلام خچر، گدھا کہ ان کا کھانا حرام ہے پر بیچنا جائز ہے اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور جو درست ہوتا تو حضرت ﷺ حکم فرما دیتے بلکہ منع نہ کرتے اس کے ضائع کرنے سے جیسے پہلے حرمت کے وقت آپ ﷺ نے حکم فرمایا تھا اس کے بیچ ڈالنے کا اور جیسے مردہ بکری کے مالکوں سے فرمایا تھا کہ تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا یہی قول ہے شافعیؒ اور احمدؒ اور ثوریؒ اور مالکؒ کا صحیح تر روایت میں اور جائز رکھا ہے اس کو اوزاعیؒ اور لیثؒ اور ابوحنیفہؒ اور مالکؒ نے ایک روایت میں۔

٤٠٤٤: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبَائِيِّ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَاَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّ

۴۰۴۴: عبدالرحمٰن بن وعلہ سبائی سے روایت ہے جو مصر کا رہنے والا تھا اس نے پوچھا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انگور کے شیرہ کو ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایک مشک شراب کی تحفہ لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو۔

رَجُلًا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ حَرَّ مَهَا قَالَ لَافَسَارَّ اِنْسَانًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهٗ فَقَالَ اَمَرْتُهٗ بِبَيْعِهَا فَقَالَ اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتّٰى ذَهَبَ مَافِيْهَا۔

اس نے کہا نہیں تب اس نے کان میں دوسرے سے بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے کیا بات کی۔ وہ بولا میں نے کہا بیچ ڈال اس کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اس کا پینا حرام کیا ہے اس نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے۔ یہ سن کر اس شخص نے مشک کا منہ کھول دیا اور جو کچھ اس میں تھا سب بہہ گیا۔

٤٠٤٥: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهٗ۔

۴۰۴۵: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٠٤٦: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰ يَاتُ مِنْ اٰخِرِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْتَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهٰى عَنِ التِّجَارَةِ فِی الْخَمْرِ۔

۴۰۴۶: ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب سورۂ بقرہ کی اخیر آیتیں اتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور وہ آیتیں لوگوں کو پڑھ کر سنائیں اور منع کیا ان کو شراب کی سوداگری سے۔

تشریح: قاضی عیاضؒ نے کہا شراب کی حرمت تو سورۂ مائدہ میں ہے اور وہ ربا کی آیت سے بہت پہلے اتری ہے کیونکہ ربا کی آیت سب سے آخر میں اتری ہے تو احتمال ہے کہ یہ ممانعت تحریم کے بعد ہو یا خمر کی تحریم کے وقت آپ نے تجارت خمر کو بھی حرام کر دیا ہو پھر بیان کیا دوبارہ تاکہ خوب مشہور ہو جائے اور شائد اس مجلس میں ایسے لوگ ہوں جن کو تجارت کی حرمت کی خبر نہ ہوئی ہو۔

٤٠٤٧: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِی الرِّبَاقَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِی الْخَمْرِ۔

۴۰۴۷: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب سورۂ بقرہ کی اخیر آیتیں اتریں سود کے باب میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی طرف نکلے اور حرام کیا شراب کی سوداگری کو۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَ صْنَامِ

باب: شراب اور مردار اور سور اور بتوں کی بیع حرام ہے

٤٠٤٨: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ

۴۰۴۸: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ''مکہ میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے شراب اور مردار اور سور اور بتوں کی بیع کو'' لوگوں نے

وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔

عرض کیا یا رسول اللہ مردار کی چربی تو کشتیوں میں لگائی جاتی ہے اور کھالوں میں ملی جاتی ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر فرمایا ''اسی وقت اللہ تعالیٰ تباہ کر دے یہود کو جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا (یعنی کھانا اس کا) تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔''

تشریح ۞ نووی نے کہا یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا (نہیں وہ حرام ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا بیچنا کسی حال میں درست نہیں کیونکہ اس کی بیع حرام ہے نہ یہ کہ چربی سے منفعت اٹھانا حرام ہے اور شافعی اور اصحاب شافعیؒ کا مذہب یہی ہے کہ مردار کی چربی سے نفع اٹھانا جائز ہے جیسے کشتیوں میں لگانا یا چراغ روشن کرنا وغیرہ جو کھانے میں داخل نہیں اور نہ آدمی کے بدن میں لگے اور یہی قول ہے عطاء بن رباح اور محمد بن جریر طبری کا اور جمہور علماء کے نزدیک اس سے کوئی منفعت لینا درست نہیں کیونکہ مردار سے نفع اٹھانے کی ممانعت مطلق ہے مگر جو خاص کی گئی جیسے دباغت کی ہوئی کھال اب اگر تیل یا گھی نجس ہو جائے تو اس سے روشنی کرنے میں یا اور کوئی استعمال میں سوا کھانے یا بدن میں لگانے کے جیسے صابون بنانے یا جانوروں کے کھلانے میں اختلاف ہے سلف کا لیکن ہمارے صحیح مذہب میں وہ جائز ہے اور قاضی عیاضؒ نے اس کو نقل کیا ہے امام مالکؒ اور بہت سے صحابہ سے اور شافعیؒ اور ثوریؒ اور ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب اور لیث بن سعد سے اور کہا کہ ایسا ہی منقول ہے حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ اور ابوموسیٰؓ اور قاسمؒ بن محمد اور سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور ان کے اصحاب اور لیث وغیرہم نے نجس تیل کا بیچنا جب اس کی نجاست بیان کر دے جائز رکھا ہے اور عبدالملک بن ماجشون اور احمد بن حنبلؒ اور احمد بن صالح کے نزدیک ان میں سے کوئی منفعت اٹھانا درست نہیں واللہ اعلم علماء نے کہا ہے مردار کی بیع میں کافر کی لاش کی بیع بھی داخل ہے جب وہ جنگ میں مارا جائے اور کافر اس کو خریدنا چاہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ نوفل بن عبداللہ مخزومی کو مسلمانوں نے جنگ خندق میں مار ڈالا تھا پھر کافر اس کی نعش کیلئے دس ہزار درہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینے لگے لیکن آپ ﷺ نے نہ لئے اور نعش ان کے حوالے کر دی، تو علت ان چیزوں کے بیع کے منع ہونے کی نجاست ہے پھر ہر نجس کی بیع ناجائز ہے اور بت کے بیچنے سے ممانعت اس لئے ہے کہ اس سے کوئی منفعت نہیں پھر اگر اس کے ٹکڑوں سے توڑ کر کوئی نفع ہوتا ہو تو اس کی بیع میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک منع ہے بوجہ اطلاق نہی کے اور بعض کے نزدیک منفعت کی صورت میں جائز ہے جب کوئی منفعت نہ ہو لیکن مردار اور شراب اور سور کی بیع تو باجماع اہل اسلام حرام ہے۔ انتہیٰ

۴۰۴۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

۴۰۴۹: اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۰۵۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا۔

۴۰۵۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر پہنچی کہ سمرہ نے شراب بیچی۔ انہوں نے کہا اللہ کی مار سمرہ پر کیا اس کو خبر نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ نے لعنت کی یہودیوں پر ان پر چربی کا کھانا حرام ہوا تو چربی کو گلایا پھر اس کو بیچا''۔

٤٠٥١ :عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۰۵۱ :مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٠٥٢ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ فَبَاعُوْهَا وَاَكَلُوْا اَثْمَانَهَا۔

۴۰۵۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ کرے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پر چربیوں کو پھر انہوں نے اس کو بیچ ڈالا اور اس کا پیسہ کھایا''۔

٤٠٥٣ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَ عَلَيْهِمُ الشَّحْمُ فَبَاعُوْهُ وَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ۔

۴۰۵۳ :ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ یہود کو تباہ کرے ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔

بَابُ : الرِّبَا

باب: سود کا بیان

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانوں نے ربا یعنی سود کی حرمت پر اجماع کیا ہے اگر چہ اس کی جزئیات میں اختلاف کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا یعنی حلال کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو اور حرام کیا ربا کو اور حدیثیں اس باب میں بہت اور مشہور ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حدیثوں میں نص کیا ہے ربا کی حرمت پر چھ چیزوں میں سونا اور چاندی اور گیہوں اور جو اور کھجور اور نمک میں اب اہل ظاہر کا یہ قول ہے کہ سوا ان چیزوں کے اور کسی چیز میں ربا نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک قیاس نہیں ہوسکتا اور باقی تمام علماء نے یہ کہا ہے کہ ربا ان چھ چیزوں سے خاص نہیں ہے بلکہ جہاں حرمت کی علت پائی جائے گی وہاں حرام ہوگا اور اختلاف کیا انہوں نے علت میں تو شافعی کے نزدیک علت ثمن اور طعم ہے اور مالکؒ کے نزدیک ثمن اور اذخار اور ابوحنیفہ کے نزدیک وزن اور کیل اور سعید بن المسیب اور احمد اور امام شافعی کے نزدیک طعم اور وزن یا کیل اس صورت میں خربوزہ یا سفرجل یا اور میووں میں جو ناپ تل کر نہیں بکتی ربا حرام نہ ہوگا۔ اب اجماع کیا ہے علماء نے کہ بیع ربوی کی دوسرے ربوی کے بدلے جب علت مختلف ہو تو کم وبیش اور ادھار دونوں طرح درست ہے مثلاً بیع سونے کی گیہوں کے بدلے یا چاندی کی جو کے بدلے اور جو جنس ایک ہو تو کمی اور بیشی اور ادھار دونوں نادرست ہے اور جو جنس مختلف ہو لیکن علت ایک ہو جیسے سونے کی بیع چاندی کے بدلے یا گیہوں کی جو کے بدلے تو ادھار نادرست ہے لیکن کمی بیشی درست ہے۔ انتہی مختصراً

٤٠٥٤ :عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَبِيْعُو بِالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّامِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّ لَاتَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَّ لَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَآئِبًا بِنَاجِزٍ۔

۴۰۵۴ :ابوسعید الخدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سونا سونے سے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور نہ بیچو چاندی چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ کرو اور ادھار نہ بیچو''۔

٤٠٥٥ :عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ لَيْثٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىَّ يَاْثُرُ هٰذَا عَنْ رَّسُوْلِ

۴۰۵۵ :نافع سے روایت ہے بنی لیث کے ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ ابوسعیدؓ اس کو نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قتیبہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَنَافِعٌ مَّعَهُ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ رُمْحٍ قَالَ نَافِعٌ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَنَا مَعَهُ وَ اللَّيْثِيُّ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَخْبَرَنِيْ اَنَّكَ تُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّعَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاَشَارَ اَبُوْسَعِيْدٍ بِاِصْبَعَيْهِ اِلٰى عَيْنَيْهِ وَاُذُنَيْهِ فَقَالَ اَبْصَرَتْ عَيْنَایَ وَسَمِعَتْ اُذُنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا شَيْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ اِلَّا يَدًا بِيَدٍ۔

کی روایت میں ہے یہ سن کر عبداللہ بن عمرؓ چلے اور نافع ان کے ساتھ تھے اور ابن رمح کی روایت میں ہے نافع نے کہا عبداللہ بن عمرؓ چلے اور میں ان کے ساتھ تھا اور بنی لیث کا وہ شخص بھی ساتھ تھا یہاں تک کہ ابوسعید خدریؓ کے پاس پہنچے عبداللہؓ نے کہا مجھ سے اس شخص نے کہا تم یہ بیان کرتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چاندی کو چاندی کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر یہ سن کر ابوسعیدؓ نے اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کیا پھر کہا میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مت بیچو سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ بیچو اور ادھار نہ بیچو مگر دست بدست۔

٤٠٥٦:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۴۰۵۶:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٠٥٧:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَ الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ۔

۴۰۵۷: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مت بیچو سونے کے بدلے میں سونا اور نہ چاندی کے بدلے میں چاندی مگر تول کر برابر برابر ٹھیک ٹھیک''۔

٤٠٥٨:عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الدِّيْنَارَ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ۔

۴۰۵۸:عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مت بیچو ایک دینار کو بدلے میں دو دینار کے اور نہ ایک درہم کو بدلے میں دو درہم کے''۔

تشریح ۞ کیونکہ جنس ایک ہی ہے اور ایسی حالت میں کمی اور بیشی حرام ہے گو ایک مال کھرا ہو اور دوسرا کھوٹا ہو اور جو ضرورت آن پڑے تو چاندی کو سونے کے بدل بیچ کر پھر سونے کے بدل اس چاندی کو خرید لے۔

بَابُ : الصَّرْفِ وَبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَقْدًا

باب: بیع صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیع

٤٠٥٩:عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ

۴۰۵۹: مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے میں آیا یہ کہتا ہوا کون بیچتا ہے روپیوں کو سونے کے بدلے۔ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا اور وہ

بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ اَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا اِذَاجَآءَ خَادِمُنَا نُعْطِكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ اَوْلَتَرُدَّنَّ اِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّاهَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہا اپنا سونا مجھ کو دے پھر ٹھہر کر آ جب نوکر ہمارا آئے گا تو تیرے روپے دے دیں گے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہرگز نہیں تو اس کے روپے اسی وقت دے دے یا اس کا سونا پھیر دے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چاندی کا بیچنا سونے کے بدل ربا ہے مگر دست بدست اور گیہوں کا بیچنا گیہوں کے بدل ربا ہے مگر دست بدست اور جو کا بیچنا جو کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست اور کھجور کا بیچنا کھجور کے بدلے ربا ہے مگر دست بدست''۔

تشریح ❀ یعنی دونوں طرف سے مال نقد ہونا چاہئے اسی مجلس میں اور ادھار نا جائز ہے۔

۴۰۶۰: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۴۰۶۰: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۰۶۱: عَنْ اَبِيْ قِلَا بَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِيْ حَلْقَةٍ فِيْهَامُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ فَجَآءَ اَبُوالْاَشْعَثِ اَبُوالْاَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْ اَخَانَا حَدِيْثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْ نَاغَزَاةً وَّ عَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا غَنَآئِمَ كَثِيْرَةً فَكَانَ فِيْمَا غَنِمْنَا اٰنِيَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَاَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا اَنْ يَّبِيْعَهَا فِيْ اَعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ فَقَامَ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰا فَرَدَّ النَّاسُ مَا اَخَذُوْا فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَلَا مَابَالُ رِجَالٍ يَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا

۴۰۶۱: حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے میں شام میں چند لوگوں کے بیچ میں بیٹھا تھا اتنے میں ابوالاشعث آیا۔ لوگوں نے کہا ابوالاشعث وہ بیٹھ گیا میں نے اس سے کہا تم میرے بھائی سے عبادہ بن صامتؓ کی حدیث بیان کرو اس نے کہا اچھا ہم نے ایک جہاد کیا اس میں معاویہؓ سردار تھے تو بہت چیزیں لوٹ میں حاصل کیں ان میں ایک برتن بھی تھا چاندی کا حضرت معاویہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا اس کے بیچنے کا لوگوں کی تنخواہ پر اور لوگوں نے جلدی کی اس کے لینے میں یہ خبر عبادہ بن صامت کو پہنچی وہ کھڑے ہوئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے سونے کو سونے کے بدلے میں بیچنے سے اور چاندی کو چاندی کے بدلے اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور کھجور کو کھجور کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے مگر برابر برابر نقد انقد پھر جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو ربا ہو گیا۔ یہ سن کر لوگوں نے جو لیا تھا پھیر دیا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی وہ خطبہ پڑھنے لگے کھڑے ہو کر کیا حال ہے لوگوں کا جناب رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیثیں روایت کرتے ہیں جن کو ہم نے نہیں سنا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر رہے اور آپ کی صحبت میں رہے پھر عبادہؓ کھڑے ہوئے اور قصہ بیان کیا

مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَاَعَادَ الْقِصَّةَ ثُمَّ قَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ اَوْ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ مَآ اُبَالِيْ اَنْ لَّآ اَصْحَبَهٗ فِيْ جُنْدِهٖ لَيْلَةً سَوْدَاءَ قَالَ حَمَّادٌ هٰذَآ اَوْنَحْوَهٗ۔

بعد اس کے کہا ہم تو وہ حدیث ضرور ہی بیان کریں گے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اگر چہ معاویہؓ کو برا معلوم ہو یا یوں کہا اگر چہ معاویہؓ کی ذلت ہو میں پرواہ نہیں کرتا اگر ان کے ساتھ نہ رہوں ان کے لشکر میں تاریک رات میں حماد نے کہا یا ایسا ہی کہا۔

تشریح ۞ یعنی جب صدقات میں سے حصہ ملے گا تو قیمت اس کی لے لیں گے غرض ادھار بیچنے کا حکم کیا معاویہ کی یہ دلیل کافی نہیں کیونکہ حاضر رہنے اور صحبت رکھنے سے ہر بات کا سننا ضروری نہیں اور اسی وجہ سے بہت حدیثیں ایک صحابیؓ نے سنیں دوسرے نے نہیں سنیں۔

٤٠٦٢:عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۴۰۶۲: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٠٦٣:عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔

۴۰۶۳: عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیچو سونے کو بدلے میں سونے کے اور چاندی کو بدلے میں چاندی کے اور گیہوں کو بدلے میں گیہوں کے اور جو کو بدلے میں جو کے اور کھجور کو بدلے میں کھجور کے اور نمک کو بدلے میں نمک کے برابر برابر ٹھیک نقدا نقد پھر جب قسم بدل جائے (مثلاً گیہوں جو کے بدلے) تو جس طرح چاہے بیچو (کم و بیش) پر نقد ہونا ضروری ہے۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اور گیہوں علیحدہ علیحدہ قسم ہیں اور یہی مذہب ہے شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ اور ثوریؒ اور فقہاء محدثینؒ کا اور مالکؒ اور لیثؒ اور اوزاعیؒ اور اکثر علمائے مدینہ اور علمائے متقدمین شام کے نزدیک وہ دونوں ایک قسم ہیں اور یہی منقول ہے عمرؓ اور سعدؓ اور سلف سے اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ باجرا ایک قسم ہے اور جوار دوسری قسم ہے اور چاول تیسری قسم ہے مگر لیث اور ابن وہب کے نزدیک یہ تینوں ایک قسم میں داخل ہیں۔

٤٠٦٤:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًابِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِاسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى الْاٰخِذُوَالْمُعْطِيْ فِيْهِ سَوَآءٌ۔

۴۰۶۴: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے میں اور جو کو جو کے بدلے میں اور کھجور کو کھجور کے بدلے میں اور نمک کو نمک کے بدلے میں برابر برابر نقدا نقد پھر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا لینے والا اور دینے والا برابر ہے''۔

٤٠٦٥:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۴۰۶۵: مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

اللّٰهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلاً بِمِثْلٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

٤٠٦٦ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًابِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِاسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهُ۔

۴۰۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو کھجور کو کھجور کے بدلے اور گیہوں کو گیہوں کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر برابر نقدا نقد پھر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا مگر جب قسم بدل جائے (تو زیادتی اور کمی درست ہے)۔

٤٠٦٧ :عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بِيَدٍ۔

۴۰۶۷: یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں ''يَدًا بِيَدٍ'' کے الفاظ نہیں۔

٤٠٦٨ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًابِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًابِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِاسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا۔

۴۰۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیچو سونے کو سونے کے بدل تول کر برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے بدل تول کر برابر جو کوئی زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہو گیا۔''

٤٠٦٩ :عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ لَافَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا۔

۴۰۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دینار کو بدلے دینار کے بیچو اور درہم کو بدلے درہم کے اور کوئی زیادہ نہ ہو ایک دوسرے سے۔''

٤٠٧٠ :عَنْ مُوْسَى بْنُ اَبِىْ تَمِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۰۷۰: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دِيْنًا

باب: چاندی کی بیع سونے کے بدلے بطور قرض ممنوع ہونے کا بیان

٤٠٧١ :عن اَبِى الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيْكٌ لِّىْ وَرِقًا بِنَسِيْئَةٍ اِلَى الْمَوْسِمِ اَوْاِلَى الْحَجِّ فَجَآءَ اِلَىَّ فَاَخْبَرَنِىْ فَقُلْتُ هٰذَا اَمْرٌ لَايَصْلُحُ قَالَ قَدْ بِعْتُهُ فِى السُّوْقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَىَّ اَحَدٌ فَاَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَئَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نَبِيْعُ هٰذَا الْبَيْعَ

۴۰۷۱: ابوالمنہال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میرے ایک شریک نے چاندی بیچی ادھار حج کے موسم تک وہ مجھ سے پوچھنے آیا میں نے کہا یہ تو درست نہیں اس نے کہا میں نے بازار میں بیچی اور کسی نے منع نہیں کیا پھر میں براء بن عازب کے پاس آیا ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور ہم ایسی بیع کیا کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا اگر نقدا نقد ہو تو قباحت نہیں اور جو ادھار ہو تو سود ہے اور تو زید بن

فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبًا وَّاْتِ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ تِجَارَةً مِنِّىْ فَاَتَيْتُهُ فَسَئَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

ارقمؓ کے پاس جا ان کی سوداگری مجھ سے زیادہ ہے (تو وہ اس مسئلہ سے بخوبی واقف ہوں گے) میں ان کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔

٤٠٧٢: عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَأَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ ابْنَ اَرْقَمَ فَهُوَ اَعْلَمُ فَسَئَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَآءَ فَاِنَّهُ اَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بَالذَّهَبِ دَيْنًا۔

۴۰۷۲: ابوالمنہال سے روایت ہے میں نے براء بن عازبؓ سے پوچھا صرف کو (یعنی چاندی یا سونے کے بدلے چاندی یا سونا بیچنا کیسا ہے) انہوں نے کہا زید بن ارقمؓ سے پوچھ وہ زیادہ جانتے ہیں۔ میں نے زیدؓ سے پوچھا انہوں نے کہا براءؓ سے پوچھ وہ زیادہ جانتے ہیں۔ پھر دونوں نے کہا منع کیا رسول اللہ ﷺ نے چاندی کو سونے کے بدل ادھار بیچنے سے۔

تشریح: اگر دست بدست ہو تو کچھ قباحت نہیں ہے جیسے اوپر گزر چکا۔

٤٠٧٣: عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّشْتَرِىَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا وَنَشْتَرِىَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ۔

۴۰۷۳: ابوبکرہ سے روایت ہے منع کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدلے اور سونے کو سونے کے بدلے بیچنے سے مگر برابر برابر اور حکم کیا ہم کو چاندی خریدنے کا سونے کے بدل جس طرح سے ہم چاہیں اور سونا خریدنے کا چاندی کے بدل جس طرح ہم چاہیں ایک شخص نے ان سے پوچھا اور کہا نقدا نقد، انہوں نے کہا میں نے ایسا ہی سنا۔

٤٠٧٤: عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۴۰۷۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : بَيْعِ الْقِلَادَةِ فِيْهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ

باب: سونے اور نگینوں والے ہار کی بیع

٤٠٧٥: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِىِّ يَقُوْلُ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ وَّ ذَهَبٌ وَّ هِىَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالذَّهَبِ الَّذِىْ فِى الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهٗ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

۴۰۷۵: فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر میں تشریف رکھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ہار لایا گیا اس میں نگ تھے اور سونا بھی تھا، وہ لوٹ کا مال تھا جو بک رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا اس کا سونا جدا کیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب سونے کو سونے کے بدل بیچو برابر تول کر۔

تشریح: نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جب سونا کسی اور چیز کے ساتھ لگا ہو تو اس کا بیچنا سونے کے بدل درست نہیں جب تک سونا علیحدہ نہ کیا جائے اب سونے کو سونے کے بدل برابر برابر تول کر بیچنا چاہیئے اور دوسری شئے کو اختیار ہے جتنے داموں پر چاہے بیچے یہی حکم ہے جب کسی شئے میں چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلے بیچا جائے اور یہ منقول ہے حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ اور جماعت سلف سے اور یہی

قول ہے شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحٰق کا اور ابوحنیفہؒ اور ثوریؒ اور حسن بن صالح کے نزدیک اس کا علیحدہ کرنا ضروری نہیں اور اس کی بیع اس سونے سے زیادہ کے بدلے میں جتنا اس شئے میں لگا ہے۔ یا اس چاندی سے زیادہ کے بدلے میں جتنی اس میں لگی ہو درست ہے اور اس سے کم یا برابر سونے اور چاندی کے بدل درست نہیں اور امام مالکؒ کے نزدیک اگر سونا یا چاندی تہائی یا تہائی سے کم ہو تو وہ تابع ہو جائے گا اور اس کی بیع ہر طرح درست ہے اور حماد بن ابی سلیمان کے نزدیک ہر حال میں درست ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے حدیث کے۔ (انتہی مختصراً)

٤٠٧٦: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَّ خَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيْهَآ اَكْثَرَ مِنِ اثْنَیْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔

۴۰۷۶: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے خیبر کے روز ایک ہار خریدا بارہ اشرفیوں میں۔ اس میں سونا تھا اور نگ تھے۔ جب میں نے سونا جدا کیا تو اس میں بارہ اشرفیوں سے زیادہ سونا نکلا میں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ ہار نہ بیچا جائے جب تک اس کا سونا علیحدہ نہ کیا جائے۔

٤٠٧٧: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۴۰۷۷: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٠٧٨: عَنْ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ نُبَايِعُ الْيَهُوْدَ الْاُوْقِيَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَ الثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

۴۰۷۸: فضالہ بن عبید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے خیبر کے دن اور یہودیوں سے معاملہ کرتے تھے ایک اوقیہ (چالیس درم) سونے کا دو یا تین دیناروں کے بدل تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت بیچو سونا سونے کے بدلے مگر تول کر (برابر برابر)۔

٤٠٧٩: عَنْ حَنَشٍ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِيْ غَزْوَةٍ فَطَارَتْ لِيْ وَلِاَصْحَابِيْ قِلَادَةٌ فِيْهَا ذَهَبٌ وَّ وَرِقٌ وَ جَوْهَرٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهَا فَسَئَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِيْ كَفَّةٍ ثُمَّ لَا تَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

۴۰۷۹: حنش سے روایت ہے میں فضالہ بن عبید کے ساتھ تھا ایک جہاد میں تو میرے اور میرے یاروں کے حصے میں ایک ہار آیا جس میں سونا اور چاندی اور جواہر سب تھے، میں نے اس کو خریدنا چاہا اور فضالہ سے پوچھا، انہوں نے کہا، اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھ اور اپنا سونا ایک پلڑے میں پھر نہ لے مگر برابر برابر کیونکہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ''جو شخص ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر وہ نہ لے مگر برابر برابر''۔

بَابُ: بَيْعِ الطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ

باب: برابر برابر اناج کی بیع

٤٠٨٠: عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَرْسَلَ غُلَامَهٗ

۴۰۸۰: معمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ شَعِيْرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَاَخَذَ صَاعًا وَّ زِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَآءَ مَعْمَرًا اَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ انْطَلِقْ فَرُدَّهٗ وَ لَا تَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ وَّ كَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرَ قِيْلَ لَهٗ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بِمِثْلِهٖ قَالَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّضَارِعَ۔

اپنے غلام کو ایک صاع گیہوں کا دے کر بھیجا اور کہا اس کو بیچ کر جو لے کر آ۔ وہ غلام لے کر گیا اور ایک صاع اور کچھ زیادہ جو لئے۔ جب معمر کے پاس آیا۔ اور ان کو خبر کی تو معمر نے کہا تو نے ایسا کیوں کیا جا اور واپس کر آ اور مت لے مگر برابر برابر کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اناج بدلے اناج کے برابر بیچو۔ اور ان دنوں ہمارا اناج جو تھا لوگوں نے کہا اور جو گیہوں میں فرق ہے تو کمی بیشی جائز ہے انہوں نے کہا مجھے ڈر ہے کہیں دونوں ایک جنس کا حکم رکھتے ہوں۔

تشریح ❀ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام مالکؒ نے اس روایت سے دلیل لی ہے کہ گیہوں اور جو ایک جنس ہے اور جب وہ ایک دوسرے کے بدلے بیچے جائیں تو ان میں کمی ناجائز ہے اور ہمارا اور علماء جمہور کا یہ قول ہے کہ گیہوں اور جو دونوں علیحدہ علیحدہ قسمیں ہیں اور ان میں کمی اور بیشی درست ہے جیسے گیہوں اور چاول میں اور دلیل ہماری وہ ہے جو گزر چکا کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب قسمیں بدل جائیں تو جس طرح چاہو بیچو اور ابو داؤد اور نسائی نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گیہوں کو جو کے بدلے بیچنے میں اگرچہ جو زیادہ ہوں قباحت نہیں بشرطیکہ دست بدست ہوں اور معمر کی یہ روایت حجت کے لائق نہیں ہے کیونکہ اس میں یہ کہاں ہے کہ گیہوں اور جو ایک جنس ہے بلکہ معمر نے احتیاطاً ڈر کر اس سے پرہیز کیا ہے۔

۴۰۸۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَخَابَنِيْ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهٗ عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ اَوْبِيْعُوْا هٰذَا وَاشْتَرُوْا بِثَمَنِهٖ مِنْ هٰذَا وَ كَذٰلِكَ الْمِيْزَانُ۔

۴۰۸۱: ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عدی میں سے ایک شخص کو عامل کیا خیبر کا وہ جنیب (عمدہ قسم کی کھجور) کھجور لے کر آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا۔ کیا خیبر میں سب کھجور ایسی ہی ہوتی ہے وہ بولا نہیں قسم اللہ کی یا رسول اللہ ہم یہ کھجور ایک صاع جمع (خراب قسم کی کھجور) کے دو صاع دے کر خریدتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کرو بلکہ برابر بیچو یا ایک کو بیچ کر اس کی قیمت کے بدل دوسری خرید لو اور ایسا ہی اگر تول کر بیچو تو بھی برابر برابر بیچو۔

تشریح ❀ امام نوویؒ نے کہا شاید اس عامل کو اس وقت تک اس بیع کی حرمت معلوم نہ ہوئی ہوگی کیونکہ ربا کی حرمت کا شروع زمانہ تھا یا اور کسی وجہ سے اور اس روایت سے ہمارے اصحاب نے دلیل دی ہے کہ عینہ کی بیع حرام نہیں ہے اور وہ ایک حیلہ ہے جس سے سود کی غرض حاصل ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو سو روپیہ لینا منظور ہوں اور سود سمیت دو سو دینا ہوں تو وہ صاف طور پر سو روپیہ قرض نہ لے بلکہ دو سو روپیہ کو ایک شئے مہاجن سے مول لے لے پھر سو روپیہ کو اس کے ہاتھ بیچ کر وہ سو روپیہ اپنے کام میں لائے اور دو سو روپیہ مہاجن کے اپنی میعاد پر ادا کرے اور یہ بیع شافعی اور دوسرے علماء کے نزدیک حرام نہیں ہے لیکن مالکؒ اور احمدؒ نے حرام کہا ہے۔

مترجم کہتا ہے شافعیؒ کا یہ مذہب صحیح نہیں ہے اور دوسری حدیثوں میں عینہ کی بیع پر وعید آئی ہے اور وہ سود خواروں کی ایجاد ہے اور حیلہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے سامنے مفید نہیں وہ نیت اور ارادے کو خوب جانتا ہے۔

٤٠٨٢: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَ الصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا۔

۴۰۸۲: ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ ہم ایک صاع اس کے دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین کے بدلے لیتے ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ایسا مت کرو جمع کو روپیوں کے بدلے بیچ۔ پھر روپیوں سے جنیب خرید کر لے''۔

٤٠٨٣: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ جَآءَ بِلَالٌ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ كَانَ عِنْدَنَا رَدِیْءٌ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَآ اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِیَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ سَهْلٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ عِنْدَ ذٰلِكَ۔

۴۰۸۳: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ برنی (ایک عمدہ قسم) ہے کھجور لے کر آئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کہاں سے لائے۔ بلال نے کہا میرے پاس خراب قسم کی کھجور تھی تو دو صاع اس کے دے کر میں نے ایک صاع اس کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے کے لیے خریدا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''افسوس یہ تو عین سود ہے ایسا مت کر لیکن جب تو کھجور خریدنا چاہے تو اپنی کھجور بیچ ڈال پھر اس کی قیمت کے بدلے دوسری کھجور خرید لے''۔

٤٠٨٤: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ مِّنْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الرِّبَا فَرُدُّوْهُ ثُمَّ بِيْعُوْا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوْا لَنَا مِنْ هٰذَا۔

۴۰۸۴: ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھجور آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ کھجور ہماری کھجور سے بہت عمدہ ہے'' ایک شخص بولا۔ یا رسول اللہ ہم نے اپنی کھجور کے دو صاع دے کر اس کے ایک صاع لیے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو ربا ہو گیا۔ اس کو پھیر دو اور پہلے ہماری کھجور بیچو پھر اس کی قیمت میں سے یہ کھجور ہمارے لیے خرید لو۔

٤٠٨٥: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ

۴۰۸۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم کو جمع کھجور ملا کرتی تھی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور اس میں سب کھجوریں ملی رہتی تھیں تو ہم دو صاع اس کے ایک صاع کے

فَكُنَّا نَبِيْعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَىْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَىْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَّ لَا دِرْهَمًا بِدِرْ هَمَيْنِ۔

بدلے بیچتے تھے یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے نہ بیچنا چاہیئے اسی طرح گیہوں کے دو صاع ایک صاع کے بدلے اور ایک درم دو درم کے بدلے نہ بیچنا چاہیئے۔''

٤٠٨٦: عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اَيَدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ فَاَخْبَرْتُ اَبَا سَعِيْدٍ فَقُلْتُ اِنِّىْ سَئَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ وَ لَا بَاْسَ بِهٖ قَالَ اَوْ قَالَ ذٰلِكَ اِنَّا سَنَكْتُبُ اِلَيْهِ فَلَا يُفْتِيْكُمُوْهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ جَآءَ بَعْضُ فِتْيَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَاَنْكَرَهٗ فَقَالَ كَاَنَّ هٰذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ اَرْضِنَا قَالَ كَانَ فِىْ تَمْرِ اَرْضِنَا اَوْ فِىْ تَمْرِنَا الْعَامَ بَعْضُ الشَّىْءِ فَاَخَذْتُ هٰذَا وَزِدْتُّ بَعْضَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ اَضْعَفْتَ اَرْ بَيْتَ لَاتَقْرَ بَنَّ هٰذَا اِذَا رَابَكَ مِنْ تَمْرِكَ شَىْءٌ فَبِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِىْ تُرِيْدُ مِنَ التَّمْرِ۔

۴۰۸۶: ابونضرہ سے روایت ہے میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا صرف کو یعنی سونے چاندی کی بیع کو چاندی سونے کے بدلے انہوں نے کہا نقد نقد میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا نقدا نقد میں کچھ قباحت نہیں۔ میں نے ابوسعیدؓ سے کہا میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تھا صرف کو انہوں نے کہا نقدا نقد میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا نقدا نقد میں کچھ قباحت نہیں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایسا کہا ہم ان کو لکھیں گے وہ تم کو ایسا فتویٰ نہیں دیں گے اور کہا قسم اللہ کی بعض جوان آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کھجور لے کر آئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو نیا سمجھا۔ اور فرمایا یہ تو ہمارے ملک کی نہیں ہے انہوں نے کہا اس سال میں ہمارے ملک کی کھجور میں کچھ نقصان تھا تو میں نے یہ کھجور لی اور اس کے بدلے میں زیادہ کھجوریں دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے زیادہ دیا تو سود دیا۔ اب اس کے پاس نہ جانا جب تم کو اپنی کھجور میں نقصان معلوم ہو تو اس کو بیچ ڈالو پھر جو کھجور پسند کرو۔ وہ خرید کرلو۔

٤٠٨٧: عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ قَالَ سَئَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَيَابِهٖ بَاْسًا فَاِنِّىْ لَقَاعِدٌ عِنْدَ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَازَادَ فَهُوَ رِبًا فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَآاُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهٗ صَاحِبُ نَخْلَةٍ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ طَيِّبٍ وَّ كَانَ تَمْرُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اللَّوْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنّٰى لَكَ هٰذَا قَالَ انْطَلَقْتُ

۴۰۸۷: ابونضرہ سے روایت ہے میں نے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا صرف کو۔ انہوں نے اس میں کوئی قباحت نہیں دیکھی اگرچہ کمی بیشی ہو بشرطیکہ نقدا نقد ہو پھر میں بیٹھا تھا ابوسعید خدری کے پاس ان سے میں نے پوچھا صرف کو۔ انہوں نے کہا جو زیادہ ہو وہ ربا ہے میں نے اس کا انکار کیا بوجہ ابن عمر اور ابن عباس کے کہنے کے۔ انہوں نے کہا میں تجھ سے نہیں بیان کروں گا مگر جو سنا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک کھجور والا ایک صاع عمدہ کھجور لے کر آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کھجور اسی قسم کی تھی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کھجور کہاں سے لایا وہ بولا میں دو صاع کھجور لے کر گیا اور ان کے بدلے ایک صاع اس کا خریدا۔ کیونکہ اس

بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ هٰذَا الصَّاعَ فَإِنَّ سِعْرَ هٰذَا فِي السُّوْقِ كَذَا وَ سِعْرَ هٰذَا كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ اَرَيْتَ اِذَا اَرَدْتَّ ذٰلِكَ فَبِعْ تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ اَيَّ تَمْرٍ شِئْتَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَا لتَّمْرُ بِالتَّمْرِ اَحَقُّ اَنْ يَكُوْنَ رِبًا اَمِ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ قَالَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدُ فَنَهَانِيْ وَلَمْ اٰتِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فَحَدَّثَنِيْ اَبُو الصَّهْبَآءِ اَنَّهٗ سَئَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِمَكَّةَ فَكَرِهَهٗ۔

کا نرخ بازار میں ایسا ہے اور اس کا نرخ ایسا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔خرابی ہو تیری سود دیا تو نے جب تو ایسا کرنا چاہے تو اپنی کھجور کسی اور شے کے بدلے بیچ ڈال پھر اس شے کے بدلے جو کھجور تو چاہے خرید لے۔ابوسعید نے کہا تو کھجور جب بدلے کھجور کے دی جائے اس میں سود ہو تو چاندی جب چاندی کے بدلے دی جائے (کم یا زیادہ) تو اس میں سود ضرور ہوگا۔(اگر چہ نقدانقد ہو) ابونضرہ نے کہا پھر میں ابن عمر کے پاس آیا اس کے بعد تو انہوں نے بھی منع کیا اس سے (شاید ان کو ابوسعیدؓ کی حدیث پہنچ گئی ہو) اور ابن عباس کے پاس میں نہیں گیا لیکن مجھ سے ابوالصہباء نے حدیث بیان کی۔انہوں نے پوچھا ابن عباس سے اس کو مکہ میں تو مکروہ کہا انہوں نے۔

تشریح ۞ پہلے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کا یہ مذہب تھا کہ جب نقد انقد بیع ہو تو کمی اور بیشی سے ربا نہیں ہوتا اگر چہ ایک ہی جنس ہو اور جائز رکھتے تھے ایک درہم کی بیع کو دو درہم کے بدلے اور ایک دینار کی دو دینار کے بدلے اور ایک صاع کھجور کو دو صاع کھجور کے بدلے اور اسی طرح گیہوں اور تمام ربوی اجناس میں وہ کم و بیش بیچنا جائز رکھتے تھے بشرطیکہ دست بدست ہو اور جو ادھار ہو تو ربا ہو جائے گا پھر ان دونوں صاحبوں نے اپنے قول سے رجوع کیا اور ایک جنس میں کم و بیش بیچنے کی حرمت کے قائل ہو گئے۔

٤٠٨٨:عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَّنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ غَيْرَ هٰذَا قَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَرَاَيْتَ هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اَوْ وَجَدْتَّهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَمْ اَجِدْهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ۔

۴۰۸۸:ابوصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے دینار بدلے دینار کے اور درم بدلے درم کے برابر برابر بیچنا چاہیئے جو زیادہ دے یا زیادہ لے تو سود ہے میں نے کہا ابن عباس تو اور کچھ کہتے ہیں انہوں نے کہا میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور میں نے کہا تم جو یہ کہتے ہو تو کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا یا قرآن میں پایا ہے انہوں نے کہا نہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا نہ قرآن مجید میں پایا بلکہ مجھ سے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ربا ادھار میں ہے تو اس سے میں یہ سمجھا کہ اگر نقد انقد کمی بیشی کے ساتھ بھی ہو تو ربا نہیں ہے۔

٤٠٨٩:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَافِي النَّسِيْئَةِ۔

۴۰۸۹:ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے مجھ سے اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''سود ادھار میں ہے''۔

٤٠٩٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبًا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔

۴۰۹۰: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کیا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ربا نہیں ہے نقد انقد میں''۔

٤٠٩١: عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ اَرَاَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ اَشَيْئًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ شَيْئًا وَّجَدْتَّهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَلَّا لَا اَقُوْلُ اَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِهٖ وَ اَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ فَلَا اَعْلَمُهٗ وَ لٰكِنْ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ۔

۴۰۹۱: عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے ابوسعید خدری ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے اور ان سے پوچھا تم جو بیع صرف کے باب میں کہتے ہو۔ تو کیا تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا اللہ تعالیٰ کے کلام مجید میں پایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا ہرگز نہیں میں تم سے نہ کہوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی کتاب کو میں نہیں جانتا (یہ عاجزی کے طور پر کہا) لیکن مجھ سے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''سود ادھار میں ہے''۔

تشریح نوویؒ نے کہا بعض علماء نے کہا ہے کہ اسامہ کی یہ روایت منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے اور اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ وہ متروک العمل ہے اور بعض نے اس کی تاویل کی ہے کہ وہ محمول ہے ان اموال پر جو ربوی نہیں ہیں جیسے بیع دین کے ساتھ دین کی میعاد پر اس طرح پر کہ ایک کپڑا معلوم الصفت قرض ہو پھر اس کو بیچے ایک بردے معلوم الصفت کے بدلے تو اگر نقد بیچے تو جائز ہے یا وہ محمول ہے اجناس مختلفہ پر کیونکہ ان میں کمی بیشی ربا نہیں ہے بلکہ ادھار ربا ہے یا وہ مجمل ہے اور ابوسعید اور عبادہ کی حدیث مبین ہے اور عمل واجب ہے مبین پر انتہی مختصراً

بَابُ: لَعْنِ آكِلِ الرِّبَا وَمُؤْكِلِهٖ

باب: سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کا بیان

٤٠٩٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَ مُوْكِلَهٗ قَالَ قُلْتُ وَكَاتِبَهٗ وَ شَاهِدَيْهِ قَالَ اِنَّمَا نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا۔

۴۰۹۲: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر راوی نے کہا میں نے پوچھا سود کا حساب لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر تو انہوں نے کہا ہم اتنی ہی حدیث بیان کریں گے۔ جتنی ہم نے سنی ہے۔

٤٠٩٣: عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَ كَاتِبَهٗ وَ شَاهِدَيْهِ وَ قَالَ هُمْ سَوَآءٌ۔

۴۰۹۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور سود لکھنے والے پر اور سود کے گواہوں پر اور فرمایا وہ سب برابر ہیں۔

تشریح گناہ میں معاذ اللہ۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ باطل اور حرام پر مدد کرنا بھی حرام ہے اب جو مولوی اور منصف سود کا فیصلہ کرتے ہیں اور سود دلاتے ہیں یا جو اہلکار اور منشی سود کا حساب لکھتے ہیں وہ بھی ملعون اور مردود ہیں اس سے ان کو توبہ کرنی چاہیئے اور ایسی نوکری پر خاک ڈالنا چاہیئے۔

بَابُ : اَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب: حلال کو حاصل کرنے اور شبہ والی اشیاء کو چھوڑنے کا بیان

٤٠٩٤ :عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَ اَهْوَى النُّعْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِاِصْبَعَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّ اِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَّبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَّا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَءَ لِدِيْنِهٖ وَ عِرْضِهٖ وَمَنْ وَّ قَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَ قَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَ اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَ اِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اِلَا وَ اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَ هِيَ الْقَلْبُ ـ

۴۰۹۴: نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اشارہ کیا نعمان نے اپنی انگلیوں سے دونوں کانوں کی طرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ۔مقرر حلال کھلا ہے اور حرام بھی کھلا ہے لیکن حلال وحرام کے درمیان ایسی چیزیں ہیں جو دونوں سے ملتی ہیں یعنی ان میں شبہ ہے ان کو بہت لوگ نہیں جانتے تو جو شبہوں سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہوں میں پڑا وہ آخر حرام میں بھی پڑا جیسے وہ چرانے والا کہ رمنہ یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے اس کے جانور رمنہ کو بھی چر جائیں گے ۔خبر دار ہو ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہوتا ہے خبر دار ہو اللہ تعالیٰ کا رمنہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں جان رکھو بیشک بدن میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جو وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑ گیا یاد رکھو وہ ٹکڑا دل ہے۔

تشریح ❀ نوویؒ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ یہ حدیث بہت بڑے کام کی ہے اس میں بہت سے فائدے ہیں اور یہ ان حدیثوں میں کی ایک حدیث ہے جن پر اسلام کا مدار ہے ایک جماعت نے کہا یہ حدیث تہائی ہے اسلام کی اور دو تہائیاں یہ دو حدیثیں ہیں اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ و مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَايَعْنِيْهِ اور ابوداؤد سجستانی نے کہا کہ اسلام کا مدار چار حدیثوں پر ہے تین یہی جو بیان ہوئیں اور چوتھی یہ حدیث لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ اور بعض نے کہا یہ حدیث اِزْهَدْفِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ مَافِيْ اَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ علماء کرام نے اس حدیث کی عظمت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں کھانے پینے اور لباس وغیرہ سب کی درستی بیان کر دی اور یہ بھی فرمایا کہ شبہ کی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس سے دین اور آبرو دونوں کی سلامتی ہے اور شبہوں میں پڑنے سے ڈرا دیا اور اس کی مثال دی رمنہ سے پھر بیان فرمایا اس چیز کو جو انسان کے بدن میں سب چیزوں سے بڑی ہے وہ کیا ہے۔ وہ دل ہے اس کی روشنی سے سارا بدن درست ہوتا ہے اور اس کے بگڑنے سے سارا بدن بگڑ جاتا ہے اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا مقرر حلال کھلا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تین قسم کے کام اور چیزیں ہیں ایک تو وہ جو صاف اور کھلم کھلا حلال ہیں جیسے روٹی میوہ زیتون کا تیل شہد دودھ حلال جانور کا انڈا حلال جانور کا اور اس کے سوا حلال کھانے اسی طرح بات کرنا دیکھنا چلنا وغیرہ کہ یہ سب حلال ہیں اور ان کی حلت میں کوئی شک نہیں ہے دوسری وہ جو صاف صاف اور کھلم کھلا حرام ہیں جیسے شراب اور سور۔ مردار پیشاب بہتا ہوا خون اسی طرح زنا اور جھوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور اجنبی عورت کی طرف دیکھنا اور مانند ان کے جو کام ہیں تیسرے وہ جو کھلم کھلا حلال ہیں نہ صاف صاف حرام ہیں اسی واسطے بہت لوگوں کو ان کا علم نہیں جیسے [illegible] م کو لیکن علماء اس کی حلت یا حرمت کسی دلیل سے نکال لیتے ہیں پھر جب کوئی شئے ایسی ہو اور اس میں کوئی نص یا اجماع نہ ہو تو مجتہد اس کے لیے اجتہاد کرتے ہیں پھر اس کو حلال سے ملاتے ہیں یا حرام سے کسی دلیل شرعی سے پھر اگر حلال سے ملایا تو وہ شئے حلال ہو گئی اور کبھی حلت کی دلیل ایسی ہوتی ہے جس میں احتمال رہتا ہے تو تقویٰ یہ ہے کہ اس شئے کو ترک کرے اور وہ اسی مضمون میں داخل ہے کہ جس نے شبہ کی چیزوں

یا کاموں کو ترک کیا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اب جس میں مجتہد کو کوئی بات نہ کھلے تو وہ حلال ہوگی یا حرام یا اس میں توقف ہوگا اس باب میں تین مذاہب ہیں جن کو قاضی عیاضؒ نے نقل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں وہی حکم ہوگا جو اور اشیاء میں ہے قبل وارد ہونے شرع کے اور ان میں چار مذہب ہیں صحیح یہ ہے کہ نہ اس کو حلال کہیں گے نہ حرام نہ مباح کیونکہ اہل حق کے نزدیک تکلیف شرع ہی سے ثابت ہوتی ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ حرام ہے تیسرا یہ ہے کہ مباح ہے چوتھا توقف انتہی ما قال النوویؒ

٤٠٩٥:عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۰۹۵: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٠٩٦:عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ زَكَرِيَّاءَ اَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِهِمْ وَاَكْثَرُ۔

۴۰۹۶: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ لیکن زکریا کی حدیث ان سب سے زیادہ مکمل ہے۔

٤٠٩٧:عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرِبْنِ سَعْدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَيَخْطُبُ النَّاسَ بِحِمْصَ وَ هُوَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّ الْحَرَامُ بَيِّنٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ اِلٰى قَوْلِهٖ يُوْشِكُ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ۔

۴۰۹۷: نعمان بن بشیر بن سعد سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو حمص (ایک شہر کا نام ہے شام میں) میں اور کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے'' پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ يُوْشِكُ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ تک۔

بَابُ : بَيْعِ الْبَعِيْرِ وَاسْتِثْنَاءِ رُكُوْبِهٖ

باب: اونٹ کا بیچنا اور سواری کی شرط کر لینا

٤٠٩٨:عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهٗ قَدْ اَعْيَا فَاَرَادَ اَنْ يُّسَيِّبَهٗ قَالَ فَلَحِقَنِى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لِيْ وَ ضَرَبَهٗ فَسَارَ سَيْرًا لَّمْ يَسِرْ مِثْلَهٗ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ فَبِعْتُهٗ بِوُقِيَّةٍ وَّ اسْتَثْنَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِىْ فَلَمَّا بَلَغْتُ اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَ نِيْ ثَمَنَهٗ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَرْسَلَ فِيْ اَثَرِىْ فَقَالَ اَتُرَانِىْ مَاكَسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَ دَرَاهِمَكَ فَهُوَلَكَ ۔

۴۰۹۸: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ جا رہے تھے ایک اونٹ پر جو تھک گیا تھا۔ انہوں نے چاہا اس کو آزاد کر دینا (یعنی چھوڑ دینا جنگل میں) جابرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ مجھ سے آن کر ملے اور میرے لیے دعا کی اور اونٹ کو مارا پھر وہ ایسا چلا کہ وہ ایسا کبھی نہیں چلا تھا (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔) آپؐ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال ایک اوقیہ پر (دوسری روایت میں پانچ اوقیہ ہیں اور ایک اوقیہ زیادہ دیا۔ اور ایک روایت میں دو اوقیہ اور ایک درم یا دو درم ہیں۔ اور ایک روایت میں سونے کا ایک اوقیہ اور ایک روایت میں چار دینار اور بخاری نے ایک روایت میں آٹھ سو درم اور ایک روایت میں بیس دینار اور ایک روایت میں چار اوقیے نقل کئے ہیں) میں نے کہا نہیں پھر آپؐ نے فرمایا اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال میں نے ایک اوقیہ پر آپؐ کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ اور شرط کی اس پر سواری کی اپنے گھر تک۔ جب میں اپنے گھر

پہنچا تو اونٹ آپؐ کے پاس لے کر آیا آپؐ نے اس کی قیمت میرے حوالے کی میں لوٹا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ کو بلا بھیجا اور فرمایا کیا میں تجھ سے قیمت کم کراتا تھا تیرا اونٹ لینے کے لیے اپنا اونٹ لے جا اور روپیہ بھی تیرا ہے۔

تشریح ۞ یہ ادنیٰ نمونہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت اور احسان کا۔ نووی نے کہا۔ کہ امام احمدؒ اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جانور کی بیع اس شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر ٹھہرا لے اور امام مالکؒ کے نزدیک یہ شرط جائز ہے جب مسافت سواری کی قلیل ہو اور شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ اور باقی علماء کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں خواہ مسافت قلیل ہو یا کثیر اور جابر کی حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خریدنا منظور نہ تھا صرف جابرؓ پر احسان کرنا منظور تھا۔

٤٠٩٩ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

۴۰۹۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤١٠٠ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاحَقَ بِيْ وَتَحْتِيْ نَاضِحٌ لِّيْ قَدْ اَعْيَا وَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ قَالَ فَقَالَ لِيْ مَا لِبَعِيْرِكَ قَالَ قُلْتُ عَلِيْلٌ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهٗ وَدَعَا لَهٗ فَمَازَالَ بَيْنَ يَدَىِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ قَالَ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِيْعُنِيْهِ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهٗ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهٗ اِيَّاهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَرُوْسٌ فَاسْتَاْذَنْتُهٗ فَاَذِنَ لِيْ فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى انْتَهَيْتُ فَلَقِيَنِيْ خَالِيْ فَسَاَلَنِيْ عَنِ الْبَعِيْرِ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا صَنَعْتُ فِيْهِ فَلَامَنِيْ فِيْهِ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ حِيْنَ اسْتَاْذَنْتُهٗ مَا تَزَوَّجْتَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَهٗ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا قَالَ اَفَلَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ تُوُفِّيَ وَالِدِيْ اَوِاسْتُشْهِدَ وَلِيْ اَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ

۴۱۰۰: جابر بن عبداللہؓ روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو آپ ﷺ مجھ سے ملے (راہ میں) اور میری سواری میں ایک اونٹ تھا، پانی کا وہ تھک گیا تھا اور بالکل چل نہ سکتا تھا۔ آپؐ نے پوچھا تیرے اونٹ کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ بیمار ہے یہ سن کر جناب رسول اللہ ﷺ پیچھے ہٹے اور اونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا کی پھر وہ ہمیشہ سب اونٹوں کے آگے ہی چلتا رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اب تیرا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے کہا اچھا ہے آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے ہاتھ بیچتا ہے۔ مجھے شرم آئی اور ہمارے پاس اور کوئی اونٹ پانی لانے کے لیے نہ تھا۔ آخر میں نے کہا بیچتا ہوں۔ پھر میں نے اس اونٹ کو آپ ﷺ کے ہاتھ بیچ ڈالا اس شرط سے کہ میں اس پر سواری کروں گا مدینے تک۔ پھر میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نوشہ ہوں (یعنی ابھی میرا نکاح ہوا ہے) مجھے اجازت دیجئے (لوگوں سے پہلے مدینہ جانے کی) آپ ﷺ نے اجازت دی میں لوگوں سے آگے بڑھ کر مدینہ آ پہنچا۔ وہاں میرے ماموں ملے۔ اونٹ کا حال پوچھا میں نے سب حال بیان کیا۔ انہوں نے مجھ کو ملامت کی (کہ ایک ہی اونٹ تھا تیرے پاس اور گھر والے بہت ہیں اس کو بھی تو نے بیچ ڈالا۔ اور اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ اللہ کریم کو جابرؓ کا فائدہ منظور ہے) جابرؓ نے کہا جب میں نے آپ ﷺ سے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا تو نے کنواری سے شادی کی ہے یا نکاحی سے؟ میں نے کہا نکاحی سے۔ آپؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی؟ وہ تجھ سے کھیلتی اور تو

اَنْ اَتَزَوَّجَ اِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُوْمَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ اِلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ۔

اس سے کھیلتا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرا باپ مر گیا یا شہید ہو گیا میری کئی بہنیں چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی تو مجھے برا معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے اور ایک لڑکی لاؤں۔ ان کے برابر جو نہ ان کو ادب سکھائے اور نہ ان کو دبائے۔ اس لیے میں نے ایک نکاحی سے شادی کی تا کہ ان کو دابے اور تمیز سکھائے۔ جابرؓ نے کہا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے میں اونٹ صبح ہی لے گیا۔ آپؐ نے اس کی قیمت مجھ کو دی اور اونٹ بھی پھیر دیا۔

٤١٠١: عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَلَّ جَمَلِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَفِيْهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ لِيْ بِعْنِيْ جَمَلَكَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ لَابَلْ هُوَلَكَ قَالَ لَابَلْ بِعْنِيْهِ قَالَ قُلْتُ لَابَلْ هُوَلَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَابَلْ بِعْنِيْهِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ اُوْقِيَّةَ ذَهَبٍ فَهُوَلَكَ بِهَا قَالَ قَدْ اَخَذْتُهٗ فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ اَعْطِهٖ اُوْقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّزِدْهُ قَالَ فَاَعْطَانِيْ اُوْقِيَّةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّزَادَ نِيْ قِيْرَاطًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِيْ زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ فِيْ كِيْسٍ لِّيْ فَاَخَذَهٗ اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

۴۱۰۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم لوگ مکہ سے مدینہ کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تو میرا اونٹ بیمار ہو گیا اور بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ اور اس روایت میں یہ ہے کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا میرے ہاتھ اپنا اونٹ بیچ ڈال۔ میں نے کہا وہ آپ ﷺ ہی کا ہے یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ بیچ ڈال میرے ہاتھ۔ میں نے کہا نہیں وہ آپ ﷺ کا ہے یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ بیچ ڈال میرے ہاتھ میں نے کہا۔ تو ایک شخص کا میرے اوپر ایک اوقیہ سونا ہے۔ آپ ﷺ ایک اوقیہ سونے کے بدلے یہ اونٹ لے لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا میں نے لیا پھر تو پہنچ جائے گا۔ اسی اونٹ پر مدینہ تک۔ جابرؓ نے کہا جب میں مدینہ میں آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے بلال سے فرمایا اس کو ایک اوقیہ سونے کا دے دے اور کچھ زیادہ دے تو بلالؓ نے مجھ کو ایک اوقیہ سونے کا دیا اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ میں نے کہا یہ جو رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو زیادہ دیا ہے وہ ہمیشہ میرے پاس رہے (بطور تبرک کے) تو ایک تھیلی میں وہ میرے پاس رہا۔ یہاں تک کہ شام والوں نے یوم الحرہ کو چھین لیا۔

تشریح ✿ یوم الحرہ وہ دن ہے جب ملک شام کے رہنے والوں نے یزیدؒ کی سلطنت میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا تھا اور مدینہ والوں کو قتل اور تاراج کیا تھا۔ یہ واقعہ ۶۳ ہجری میں ہوا۔

٤١٠٢: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فَنَخَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيَ ارْكَبْ بِسْمِ اللّٰهِ وَزَادَ اَيْضًا قَالَ فَمَا

۴۱۰۲: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو میرا اونٹ پیچھے رہ گیا اور بیان کیا حدیث کو اور کہا اس میں پھر ٹھونسا دیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر مجھ سے کہا سوار ہو جا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور یہ بھی زیادہ کیا کہ آپ مجھ کو زیادہ دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے

زَالَ يَزِيْدُ فِيْ وَيَقُوْلُ وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ ۔

اللہ بخش دے تجھ کو۔

٤١٠٣:عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّآ اَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَعْيَا بَعِيْرِيْ قَالَ فَنَخَسَهٗ فَوَثَبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَحْبِسُ خِطَامَهٗ لِاَسْمَعَ حَدِيْثَهٗ فَمَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَحِقَنِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَبِعْتُهٗ مِنْهُ بِخَمْسِ اَوَاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلٰى اَنَّ لِيْ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهٗ بِهٖ فَزَادَنِيْ اُوْقِيَّةً ثُمَّ وَهَبَهٗ لِيْ ۔

۴۱۰۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میرا اونٹ خستہ ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے ٹھونسا دیا وہ کودنے لگا۔ اس کے بعد میں اس کی نکیل کھینچتا کہ آپ ﷺ کی بات سنوں۔ لیکن اس کو تھام نہ سکتا (ایسا تیز چلنے لگا) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے آ کر ملے اور فرمایا (اس کو میرے ہاتھ بیچ ڈال۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ پانچ اوقیہ پر اور میں نے یہ شرط کر لی کہ مدینہ منورہ تک میں اس پر سواری کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ مدینہ تک تو سوار رہ۔ جب میں مدینہ پہنچا تو وہ اونٹ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا۔ آپ نے ایک اوقیہ اور زیادہ دیا۔ اور اونٹ بھی مجھ کو بخش دیا۔

٤١٠٤:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ اَظُنُّهٗ قَالَ غَازِيًا وَّاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ يَا جَابِرُ اَتَوَفَّيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ ۔

۴۱۰۴: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ۔ راوی نے کہا جابر نے شاید جہاد کا سفر کیا پھر بیان کیا سارا قصہ اتنا زیادہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر تو نے قیمت پائی جابر نے کہا۔ ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیمت لے اور اونٹ بھی لے قیمت بھی لے اور اونٹ بھی لے۔

٤١٠٥:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اشْتَرٰى مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ اَوْدِرْهَمَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِيْ ثَمَنَ الْبَعِيْرِ فَاَرْجَحَ لِيْ۔

۴۱۰۵: جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ مجھ سے خریدا دو اوقیہ اور ایک درم کو۔ یا دو درم کو۔ پھر جب آپ صرار (ایک مقام کا نام ہے مدینہ منورہ کے پاس اور خطابی نے کہا وہ ایک کنواں ہے مدینہ سے تین میل پر عراق کی راہ پر اور بعض نے اس کو ضرار ضاد معجمہ سے پڑھا ہے اور وہ خطا ہے) میں پہنچے تو حکم دیا ایک گائے کاٹنے کا وہ کاٹی گئی اور سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ منورہ میں آئے تو حکم کیا مجھ کو مسجد میں جانے کا اور دو رکعت نماز پڑھنے کا اور اونٹ کی قیمت مجھ کو تول کر دی اور زیادہ دی۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گائے کا ذبح کرنا اولیٰ ہے نحر سے اور نحر بھی جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو سفر سے لوٹ کر آئے اس کو پہلے مسجد میں جانا اور دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دن کو بھی نفل کی دو ہی رکعتیں پڑھنا چاہیے جیسے رات کو اور ہمارا اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور اس کا بیان کتاب الصلوۃ میں گزر چکا اور اس حدیث سے بہت سے فائدے معلوم ہوئے۔ ایک تو بڑا معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ خستہ اور ماندہ اونٹ کو دم بھر میں چاق اور چست کر دیا۔ دوسرے سوال کرنا بیع کا شے کے مالک سے۔ تیسری

چکانے کا جواز۔ چوتھے اپنے ماتحت لوگوں کا حال پوچھنا اور ان کی کیفیت دریافت کرنا اور ان کو نیک صلاح دینا۔ پانچویں باکرہ سے نکاح مستحب ہونا۔ چھٹے بی بی سے کھیلنے کا استحباب۔ ساتویں جابرؓ کی فضیلت کہ انہوں نے اپنا حظ نفس چھوڑا اور بہنوں کی تعلیم کو مقدم رکھا۔ آٹھویں سفر سے آتے وقت مسجد میں جانے اور دو رکعت نفل پڑھنے کا استحباب۔ نویں نیک راہ بتانے کا استحباب۔ دسویں معاملہ میں زیادہ دینے کا ثواب گیارھویں ثمن کے وزن کی اجرت بائع پر ہونا۔ بارھویں آثار صالحین سے برکت حاصل کرنے کا جواز۔ تیرھویں لشکر کے بعض لوگوں کو اجازت لے کر لوٹنے کا جواز۔ چودھویں وکالت کا جواز ادائے حقوق میں۔ انتھی ما قال النووی۔

٤١٠٦: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّيْ بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقِيَّتَيْنِ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا۔

۴۱۰۶: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ یہی قصہ جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ اونٹ مجھ سے خریدا اس قیمت پر جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقرر کی۔ اور نہ اوقیوں کا ذکر کیا نہ ایک درم نہ دو درموں کا اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ایک گائے کے نحر کرنے کا پھر اس کا گوشت بانٹا۔

٤١٠٧: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَكَ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

۴۱۰۷: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا ''میں نے تیرا اونٹ چار دینار کو لیا اور تو اس پر چڑھ کر جا مدینہ تک۔''

بَابُ : جَوَازِ اقْتِرَاضِ الْحَيَوَانِ وَاسْتِحْبَابِ تَوْفِيَتِهٖ خَيْرًا مِّمَّا عَلَيْهِ

باب: جانوروں کا قرض لینا درست ہے اور اس سے بہتر دینا مستحب ہے

٤١٠٨: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَّجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْ يَّقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَرَجَعَ اِلَيْهِ اَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ فِيْهَا اِلَّا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ اِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَآءً۔

۴۱۰۸: ابو رافعؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے اونٹ کا بچھڑا قرض لیا (یعنی چھ برس سے کم کا) پھر آپؐ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے۔ آپؐ نے ابو رافعؓ کو حکم کیا اس کا اونٹ ادا کرنے کا۔ ابو رافعؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لوٹ کر، اور کہا کہ صدقہ کے اونٹوں میں (ویسا کوئی بچھڑا) نہیں۔ اس سے بہتر پورے سات برس کے اونٹ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہی اس کو دیدے اچھے وہ لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح سے ادا کریں۔

٤١٠٩: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ مَّوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللّٰهِ اَحْسَنُهُمْ قَضَآءً۔

۴۱۰۹: ابو رافعؓ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کا جوان بچھڑا قرض لیا پھر بیان کیا اسی طرح اس میں یہ ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بہتر بندے اللہ کے وہ ہیں جو اچھی طرح سے قرض ادا کریں۔''

تشریح: نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جانور کے قرض لینے میں تین مذہب ہیں ایک تو شافعیؒ اور مالکؒ اور جمہور علماء کا کہ سب جانوروں کا قرض لینا درست ہے مگر لونڈی اس شخص کو قرض لینا درست نہیں جو اس سے جماع کر سکے اور جو جماع نہ کر سکے جیسے اس کا محرم یا عورت خنثیٰ تو درست ہے اور

دوسرا مذہب مزنی کا اور ابن جریرؒ اور داؤد کا کہ لونڈی کا قرض لینا بھی درست ہے اسی طرح تمام حیوانات کا۔ تیسرا مذہب ابوحنیفہؒ اور اہل کوفہ کا کہ کسی جانور کا قرض لینا درست نہیں اور یہ حدیث رد کرتی ہے ابوحنیفہؒ کے مذہب کو اور ان کا دعویٰ کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ بغیر دلیل کے قبول نہیں ہوسکتا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ قرض ادا کرتے وقت اس سے بہتر زیادہ دینا مستحب اور عمدہ صفت ہے اور یہ منع نہیں کیونکہ بلا شرط ہے اور منع وہ ہے جس میں شرط کی جائے۔ انتہیٰ مختصراً

٤١١٠: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ لَهُمُ اشْتَرُوْا لَهٗ سِنًّا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَقَالُوْا اِنَّا لَا نَجِدُ اِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ سِنِّهٖ قَالَ فَاشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔

۴۱۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرض آتا تھا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت کہا۔ صحابہؓ نے قصد کیا اس کو سزا دینے کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مقرر جس کا حق ہے اس کو کہنا زیبا ہے'' (یہ اخلاق دلیل ہیں نبوت کے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا ''ایک اونٹ خرید کر کے اس کو دو'' انہوں نے کہا ہم کو تو اس کے اونٹ سے بہتر ملتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وہی خرید کر اس کو دو۔ کیونکہ بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں۔''

٤١١١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَاَعْطَاهُ سِنًّا فَوْقَهٗ وَقَالَ خِيَارُكُمْ مَّحَاسِنُكُمْ قَضَآءً۔

۴۱۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا پھر اس سے بڑھ کر ایک اونٹ دیا اور فرمایا ''بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کرتے ہیں۔''

٤١١٢: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ يَّتَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيْرًا فَقَالَ اَعْطُوْهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهٖ وَقَالَ خَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔

۴۱۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس سے بہتر اونٹ اس کو دے دو اور فرمایا اچھا تم میں وہ ہے جو قرض کو اچھی طرح ادا کرے۔''

بَابُ : جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ مِنْ جِنْسِهٖ مُتَفَاضِلًا

باب: جانور کو جانور کے بدل کم زیادہ بیچنا درست ہے

٤١١٣: عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدَهٗ

۴۱۱۳: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا اور اس نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہجرت پر۔ آپ ﷺ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے۔ پھر اس کا مالک آیا اس کے لینے کو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس کو بیچ ڈال میرے ہاتھ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو کالے غلام دے کر اس کو خریدا۔ اس کے بعد کسی سے آپ ﷺ بیعت

حَتّٰی یَسْئَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ۔ نہ لیتے جب تک یہ پوچھ نہ لیتے غلام ہے (یا آزاد ہے) وہ“۔

تشریح نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس کا مالک بھی مسلمان ہوگا۔ اسی لیے اس نے دو کالے غلاموں کے بدلے بیچ ڈالا اور ظاہر یہ ہے کہ غلام بھی مسلمان ہوں گے اور نہیں جائز ہے مسلمان غلام کی بیع کافر کے ہاتھ اور احتمال ہے کہ اس کا مالک کافر ہو اور یہ دونوں کالے غلام بھی کافر ہوں اور اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال خلق ثابت ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ غلام جس نے بیعت کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت چاہی نا امید پھیرا جائے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک غلام کی بیع دو غلاموں کے بدلے درست ہے خواہ قیمت برابر ہو یا کم وبیش اور اس پر اجماع ہے علماء کا جب دست بدست بیع ہو اور یہی حکم ہے تمام جانوروں کا اور جو ادھار بیچے تو وہ بھی جائز ہے شافعیؒ اور جمہور علماء کے نزدیک اور ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

بَابُ: الرَّهْنِ وَجَوَازِهٖ فِي الْحَضَرِ كَالسَّفَرِ
باب: گروی رکھنا سفر اور حضر دونوں میں جائز ہے

۴۱۱۴: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيْئَةٍ فَاَعْطَاهُ دِرْعًا لَّهٗ رَهْنًا۔

۴۱۱۴: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا ادھار۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زرہ اس کے پاس گرو رکھ دی۔

۴۱۱۵: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ۔

۴۱۱۵: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا۔ اور اپنی لوہے کی زرہ اس کے پاس گرو کر دی۔

تشریح نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے نکلتا ہے کہ ذمی کافروں سے معاملہ کرنا درست ہے اور جو مال ان کے ہاتھ میں ہے وہ ان کے ملک میں ہوگا اور یہ بھی بیان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی کمی تھی اور فقر سے رغبت تھی اور یہ بھی نکلا کہ رہن کرنا جائز ہے اسی طرح آلات حرب کا رہن کرنا ذمی کافروں کے پاس اور رہن حضر میں جائز ہے اور یہی قول ہے شافعیؒ اور مالکؒ اور ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر علماء کا مگر مجاہدؒ اور داؤد نے یہ کہا ہے کہ رہن صرف سفر میں درست ہے بدلیل اس آیت کے وَ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ اخیر تک اور جمہور کی دلیل یہ حدیث ہے اور یہودی سے یہ معاملہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ جواز اس کا معلوم ہو یا اور صحابہؓ کے پاس اس وقت ان کی حاجت سے زیادہ اناج نہ ہوگا اور بعض نے کہا اس وجہ سے کہ صحابہ کرامؓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہن قبول نہ کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دام نہ لیتے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودی سے معاملہ کیا اور اجماع کیا مسلمانوں نے اہل ذمہ سے معاملہ کرنے کے جواز پر لیکن مسلمانوں کو درست نہیں ہے حربی کافروں کے ہاتھ ہتھیار اور آلات حرب کا بیچنا نہ قرآن کا ہدیہ کرنا۔ نہ مسلمان غلام کافر کے ہاتھ بیچنا۔

۴۱۱۶: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ وَّرَهَنَهٗ دِرْعًا لَّهٗ مِنْ حَدِيْدٍ۔

۴۱۱۶: حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی سے ایک مقررہ مدت تک کے لیے اناج لیا اور اس کے پاس زرہ گروی رکھوائی۔

۴۱۱۷: عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيْدٍ۔

۴۱۱۷: اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں ”حدید“ کا لفظ نہیں ہے۔

بَابُ : السَّلَمِ — باب: بیع سلم کا بیان

تشریح: سلم اور سلف اور قرض اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال دینے کے لیے ایک مدت معین ہوتی ہے یا اسی وقت لیا جاتا ہے اور اتفاق کیا ہے اہل اسلام نے اس کے جواز پر۔

٤١١٨: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِيْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

۴۱۱۸: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کو تشریف لائے اور لوگ سلف کرتے تھے میووں میں ایک سال دو سال کے لیے، تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو کوئی سلف کرے کھجور میں تو سلف کرے مقرر ماپ میں یا مقرر تول میں مقررہ میعاد تک۔

تشریح: یعنی سلم جائز ہے بشرطیکہ جس مال کے لیے سلم کی جائے اس کی مقدار معلوم ہو ماپ یا تول سے یا گز سے یا شمار سے ماپ تول میووں اور اناج وغیرہ میں گز کپڑے میں اور شمار جانوروں میں اسی طرح اگر میعاد ٹھہرے تو وہ بھی معلوم ہو اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ میعاد کا ہونا سلم میں ضروری ہے۔ بلکہ بلا میعاد بھی سلم درست ہے۔ شافعیؒ کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک میعاد کا ہونا ضرور ہے۔ (نووی مختصراً)

٤١١٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفْ اِلَّا فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

۴۱۱۹: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور لوگ سلف کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو کوئی سلف کرے وہ معین ماپ میں کرے معین تول میں۔''

٤١٢٠: عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِالْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ۔

۴۱۲۰: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے مگر اس میں ''اجل معلوم'' کے الفاظ نہیں۔

٤١٢١: عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ بِاسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ يَذْكُرُ فِيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ۔

۴۱۲۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ الْاِحْتِكَارِ فِي الْاَقْوَاتِ — باب: احتکار انسان اور حیوان کی خوراک میں حرام ہے

تشریح: احتکار کے معنی غلہ یا گھاس دانہ وغیرہ خریدنا پھر اس کو رکھ چھوڑنا مہنگائی میں بیچنے کے لیے یہ حرام ہے انہی چیزوں میں جو آدمی یا جانور کی خوراک ہیں بشرطیکہ گرانی کے زمانے میں خرید کیا جائے اور تجارت کے لیے خریدے اور جو اپنے اور گھر والوں کے لیے خریدے تو حرام نہیں ہے اسی طرح ان چیزوں میں جو خوراک نہیں ہیں (نووی مختصراً)

٤١٢٢: عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ اَنَّ مَعْمَرًا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۱۲۲: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے سعید بن المسیبؒ روایت کرتے تھے کہ معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو کوئی احتکار کرے وہ گنہگار ہے۔'' لوگوں نے سعید بن

وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ فَقِيْلَ لِسَعِيْدٍ فَاِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ سَعِيْدٌ اِنَّ مَعْمَرًا الَّذِىْ كَانَ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَانَ يَحْتَكِرُ۔

المسیبؒ سے کہا تم خود احتکار کرتے ہو۔ انہوں نے کہا معمرؓ جنہوں نے یہ حدیث روایت کی وہ بھی احتکار کرتے تھے۔

تشریح ابن عبدالبر نے کہا یہ دونوں شخص تیل کا احتکار کرتے تھے اور وہ حرام نہیں ہے یا وہ احتکار کرتے تھے جو جائز ہے۔ مثلاً جس وقت گرانی یا احتیاج نہ ہو اس لیے کہ احتکار کی حرمت کی علت یہی ہے کہ عامہ خلائق کو تکلیف ہو۔ اب اگر کسی شخص کے پاس غلہ ہو اور لوگوں کو اس کی احتیاج ہو۔ مثلاً سوا اس کے اور کہیں غلہ نہ ملے اور وہ نہ بیچے تو حاکم جبراً بکوا دے۔

۴۱۲۳: عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ۔

۴۱۲۳: معمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''احتکار نہ کرے گا مگر گنہگار۔''

۴۱۲۴: عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِىْ مَعْمَرٍ اَحَدِ بَنِىْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى۔

۴۱۲۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

بَابُ : النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ

باب: بیع میں قسم کھانے کی ممانعت

۴۱۲۵: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ۔

۴۱۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے ''قسم چلانے والی ہے اسباب کی مٹانے والی نفع کی۔''

تشریح یعنی اگرچہ قسم کھانے سے خریدار دھوکے میں آ جاتا ہے اور مال نکل جاتا ہے پر ایسے شخص کو برکت نہیں ہوتی اور آئندہ نفع مٹ کر نقصان لاحق ہوتا ہے اور دکان برباد ہو جاتی ہے۔

۴۱۲۶: عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔

۴۱۲۶: ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بچو تم بہت قسم کھانے سے بیع میں اس لیے کہ وہ مال کی نکاسی کرتی ہے پھر مٹا دیتی ہے'' (برکت کو)۔

بَابُ : الشُّفْعَةِ

باب: شفعہ کا بیان

۴۱۲۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ شَرِيْكٌ فِىْ رَبْعَةٍ اَوْنَخْلٍ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ رَّضِيَ اَخَذَ وَاِنْ كَرِهَ تَرَكَ۔

۴۱۲۷: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس کا کوئی شریک ہو زمین میں یا باغ میں تو اس کو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں (اور کسی کے ہاتھ) جب تک اپنے شریک کو اطلاع نہ دے۔ پھر اگر وہ راضی ہو تو لے لے اور اگر ناراض ہو تو چھوڑ دے۔''

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا شریک کو سب کے نزدیک شفعہ کا استحقاق ہے جب تک جائداد کی تقسیم نہ ہو جائے اور شفعہ خاص ہے جائداد غیر منقولہ سے اور نہیں ہے شفعہ جانور یا کپڑے اور مال یا متاع میں۔ قاضی عیاضؒ نے کہا یہ قول شاذ ہے کہ شفعہ اسباب میں ہے اور یہی روایت ہے عطاء سے اور ہر ایک شئے میں یہاں تک کہ کپڑے میں بھی اور یہ ابن منذر نے عطاء سے نقل کیا ہے اور جائداد قسمت شدہ میں شفعہ جواسے ثابت ہوتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے امام شافعیؒ اور مالکؒ اور احمدؒ اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ جواسے شفعہ نہیں اور ابن منذر نے عمر بن خطابؓ اور عثمانؓ بن عفانؓ اور سعید بن المسیبؒ اور سلیمان بن یسار اور عمر بن عبدالعزیزؒ اور زہری اور یحییٰ انصاری اور ابوالزناد اور ربیعہ اور مالکؒ اور اوزاعیؒ اور مغیرہؒ اور احمدؒ اور اسحاق اور ابوثور سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور ابوحنیفہ اور ثوری کے نزدیک جواسے شفعہ ثابت ہوتا ہے اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل کی ہے کہ شفعہ اسی عقار میں ہے جو قابل قسمت ہو تو حمام صغیر یا چکی میں شفعہ نہیں ہے اور اس شخص نے بھی دلیل لی ہے جو غیر قابل قسمت میں بھی شفعہ کا قائل ہوا ہے اور شریک کا لفظ عام ہے شامل ہے۔ مسلمان اور کافر اور ذمی کو مسلمان پر دعویٰ شفعہ کا ہو سکتا ہے جیسے مسلمانوں کو ذمی پر یہی قول ہے۔ شافعیؒ اور مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور جمہور علماء کا اور شعبی اور حسن اور احمد کے نزدیک ذمی کو مسلمان پر شفعہ نہیں ہے اور اعرابی کو شفعہ ہے جیسے شہری کو۔ یہی قول ہے شافعیؒ اور ثوریؒ اور ابوحنیفہؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ اور ابن منذر اور جمہور علماء کا اور شعبی نے کہا جو شہر میں نہیں رہتا اس کو شفعہ نہیں ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا جب تک اطلاع نہ دے تو اطلاع دینا ہمارے نزدیک مستحب ہے اور بغیر اطلاع کے بیچنا مکروہ تنزیہی ہے حرام نہیں ہے اور جو اطلاع دینے کے بعد شریک نے اجازت دے دی تو پھر شفعہ کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ یہی قول ہے شافعیؒ اور مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب کا اور احمد اور ثوری اور ابوعبید اور ایک طائفہ اہل حدیث کے نزدیک۔ پھر دعویٰ نہیں کر سکتا اور امام احمدؒ سے دو روایتیں ہیں ان دونوں مذہبوں کے موافق۔ واللہ اعلم (نوویؒ)

٤١٢٨: عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَّمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَايَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَآءَ اَخَذَ وَاِنْ شَآءَ تَرَكَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

۴۱۲۸: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفعہ کا ہر ایک مشترک مال میں جو بٹا نہ ہو۔ زمین ہو یا باغ۔ ایک شریک کو درست نہیں کہ دوسرے شریک کو اطلاع دیئے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالے۔ پھر دوسرے شریک کو اختیار ہے چاہے لے چاہے نہ لے۔ اب اگر بغیر اطلاع کے بیچ ڈالے تو وہ شریک زیادہ حق دار ہے۔ (غیر شخص سے اسی دام کو خود لے سکتا ہے)۔

٤١٢٩: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ فِيْ اَرْضٍ اَوْ رَبْعٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يَعْرِضَ عَلٰى شَرِيْكِهٖ فَيَاْخُذَ اَوْ يَدَعَ فَاِنْ اَبٰى فَشَرِيْكُهٗ اَحَقُّ بِهٖ حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ۔

۴۱۲۹: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آپ ﷺ فرماتے تھے ”شفعہ ہر ایک مشترکہ مال میں ہے۔ زمین اور گھر اور باغ میں ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ بیچے جب تک دوسرے شریک سے کہہ نہ لے پھر وہ لے یا چھوڑ دے اگر نہ کہے تو دوسرا شریک زیادہ تر حقدار ہے جب تک اس کو خبر نہ ہو“ (اور وہ چھوڑ نہ دے)۔

بَابُ : غَرْزِ الْخَشَبِ فِيْ جِدَارِ الْجَارِ

باب: ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنا

٤١٣٠ :عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهِ قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَالِيْ أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ۔

۴۱۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی تم سے اپنے ہمسایہ کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ مروت کے خلاف ہے۔ اور اپنا کوئی نقصان نہیں۔ بلکہ اگر ہمسایہ ادھر چھت ڈالے تو اور دیوار کی حفاظت ہے) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے (لوگوں سے) میں دیکھتا ہوں تم اس حدیث سے دل چراتے ہو قسم اللہ کی میں اس کو بیان کروں گا تم لوگوں میں۔''

تشریح ۞ اصل ترجمہ یہ ہے کہ ڈالوں گا اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں میں یا تمہارے اطراف میں اگر اکنافکم۔ نون سے پڑھیں۔ اب اختلاف کیا ہے علماء نے کہ آیا یہ حکم وجوب کے لیے یا استحباب کے لیے۔ اصح ہے کہ استحباباً ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ کا اور احمدؒ اور ابو ثور اور اصحاب حدیث کے نزدیک واجب ہے۔

٤١٣١ :عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۴۱۳۱: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ وَغَصْبِ الْأَرْضِ وَغَيْرِهَا

باب: ظلم کرنا اور دوسرے کی زمین چھیننا حرام ہے

٤١٣٢ :عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِّنْ أَرْضٍ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنَ۔

۴۱۳۲: سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ایک بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو سات زمینوں کا طوق پہنا دے گا۔''

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں جیسے آسمان سات ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ اور مماثلت کی تاویل ہیئت یا شکل سے خلاف ہے۔ ظاہر کے اسی طرح سے سات زمینوں سے سات اقلیمیں مراد لینا۔ یہ بعید ہے ورنہ ایک اقلیم کی ایک بالشت بھر زمین غصب کرنے سے ساتوں اقلیم کی زمین کا طوق بنانے کی کوئی وجہ نہ تھی برخلاف اس کے جب زمین کے سات طبقہ ہوں۔ کیونکہ ایک بالشت بھر کے بھی سات طبقہ ہوں گے جو تابع ہوں گے اس کے اور طوق بنانے سے یہ غرض ہے کہ اس کو تکلیف دی جائے گی اس کے اٹھانے کی اور گردن کے طوق کی طرح پہنائی جائے گی اور اس کی گردن لمبی کردی جائے گی واللہ اعلم۔

٤١٣٣ :عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ أَرْوٰى خَاصَمَتْهُ فِيْ بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ دَعُوْهَا وَ إِيَّاهَا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ طُوِّقَهُ فِيْ سَبْعِ

۴۱۳۳: سعیدؓ بن زید بن عمرو بن نفیل سے جو بڑے صحابی ہیں اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے اروی بنت اویس لڑی گھر کی زمین میں انہوں نے کہا جانے دو اور دے دو اس کو جو دعویٰ کرتی ہے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو شخص بالشت برابر زمین ناحق لے لے اللہ اس کو ساتوں زمین کا طوق

اَرْضِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَا جْعَلْ قَبْرَهَا فِيْ دَارِهَا قَالَ فَرَاَيْتُهَا عَمْيَآءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ فِي الدَّارِمَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا۔

پہنا دے گا قیامت کے روز۔یا اللہ اگر اروی جھوٹی ہے تو اس کی بینائی کھو دے اور گھر ہی میں اس کی قبر بنا دے راوی نے کہا پھر میں نے دیکھا اروی کو دیکھا اندھی ہوگئی تھی دیواروں کو ٹٹولتی تھی اور کہتی تھی سعیدؓ کی بددعا مجھے لگی ہے ایک روز وہ جا رہی تھی اپنے گھر میں کنوے میں گر پڑی وہی اس کی قبر ہوگئی معاذ اللہ ظلم اور ایذا رسانی کی یہی سزا ہے۔

٤١٣٤:عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَرْوٰى بِنْتَ اُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلٰى سَعِيْدِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ اَخَذَشَيْئًامِّنْ اَرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهٗ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ لَا اَسْئَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ۔

۴۱۳۴: ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ اروی بنت اویس نے دعویٰ کیا سعید بن زیدؓ پر کہ انہوں نے میری زمین کچھ لے لی ہے پھر جھگڑا کیا ان سے مروان بن حکم کے پاس جو حاکم تھا مدینہ کا سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بھلا میں اس کی زمین لوں گا اور میں سن چکا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروان نے پوچھا تم کیا سن چکے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انہوں نے کہا میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو شخص بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے اڑا لے تو اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین تک کا طوق پہنا دے گا مروان نے کہا اب میں تم سے گواہ نہیں مانگنے کا اس کے بعد سعیدؓ نے کہا یا اللہ اگر اروی جھوٹی ہے تو اس کی آنکھ اندھی کر دے اور اس کی زمین میں اس کو مار راوی نے کہا پھر اروی نہیں مری یہاں تک اندھی ہوگئی اور ایک روز وہ اپنی زمین میں جا رہی تھی گڑھے میں گری مر گئی۔

٤١٣٥:عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ۔

۴۱۳۵: سعید بن زیدؓ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو شخص ایک بالشت بھر زمین لے لے ظلم سے اللہ تعالیٰ اس کا طوق بنا دے گا سات زمینوں میں سے قیامت کے دن۔

٤١٣٦:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا طَوَّقَهُ اللّٰهُ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۴۱۳۶: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کوئی شخص بالشت بھر زمین ناحق نہ لے نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کا طوق بنا دے گا سات زمینوں تک قیامت کے دن''۔

٤١٣٧:عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ

۴۱۳۷: محمد بن ابراہیم سے روایت ہے ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے

حَدَّثَهُ وَ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ قَوْمِهِ خُصُوْمَةٌ فِيْ اَرْضٍ وَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِّنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ ۔

بیان کیا ان کے اور ان کی قوم کے بیچ میں جھگڑا تھا ایک زمین میں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے اور ان سے کہا انہوں نے کہا اے ابوسلمہؓ بچارہ زمین سے یعنی ناحق کسی کی زمین لینے سے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ظلم کرے بالشت بھر زمین کے برابر اللہ تعالیٰ اس کو سات زمین کا طوق پہنا دے گا''۔

٤١٣٨ :يَحْيَى اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۴۱۳۸: مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابٌ : قَدْرِ الطَّرِيْقِ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ

باب: جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی راہ رکھنا چاہیے

٤١٣٩ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِى الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ ۔

۴۱۳۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب تم راہ میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑان سات ہاتھ رکھ لو''۔

تشریح ۞ کیونکہ اس قدر کافی ہے آدمی اور جانور کے گزرنے کے لیے نوویؒ نے کہا یہ اختلاف کی صورت میں ہے لیکن اگر زمین والے باہمی متفق ہوں تو جس طرح چاہیں راستہ نکالیں ان پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

کِتَابُ الْفَرَآئِض

فرائض یعنی ورثہ کا بیان

٤١٤٠:عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَايَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

۴۱۴۰: اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نہیں وارث ہوگا کافر مسلمان کا نہ مسلمان کافر کا۔''

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا اس پر اجماع ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا لیکن مسلمان تو وہ بھی کافر کا وارث نہ ہوگا جمہور علماء کے نزدیک اور ایک طائفہ کے نزدیک وارث ہوگا اور یہی مذہب ہے معاذ بن جبلؓ اور معاویہ اور سعید بن المسیّبؒ کا اور صحیح جمہور کا قول ہے اور مرتد بھی مسلمان کا وارث نہ ہوگا اسی طرح مسلمان مرتد کا۔ امام شافعیؒ اور مالکؒ اور ربیعہ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک بلکہ اس کا مال مسلمانوں کی لوٹ میں شریک کیا جائے گا اور امام ابوحنیفہ اور اہل کوفہ اور اوزاعی اور اسحاق کے نزدیک مسلمان مرتد کا وارث ہوگا اور یہی مروی ہے علیؓ اور ابن مسعودؓ اور جماعت سلف سے لیکن ثوریؒ اور ابوحنیفہ کے نزدیک جو مال اس نے ارتداد کی حالت میں کمایا وہ مسلمان کا ہوگا اور دوسرے علماء کے نزدیک سب اس کے وارث کا ہوگا جو مسلمان ہیں لیکن کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوں گے جیسے یہودی نصرانی کا اور نصرانی یہودی کا اور مجوسی یہودی یا نصرانی کا اور امام مالکؒ کے نزدیک نہ ہوگا امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ حربی ذمی کا وارث نہ ہوگا نہ ذمی حربی کا اسی طرح اگر دو حربی دو مختلف سلطنتوں میں ہوں وہ بھی آپس میں وارث نہ ہوں گے جب ان دو سلطنتوں میں جنگ ہو۔ انتہی مختصراً

بَابُ : اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

باب: فرائض کو ان کے حق داروں کو دینے اور بقایا قریبی مرد کو دینے کا بیان

٤١٤١:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحِقُوا الْفَرَآئِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

۴۱۴۱:عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''حصہ والوں کو ان کے حصے دے دو پھر جو بچے وہ اس شخص کا ہے جو سب سے زیادہ میت سے نزدیک ہو۔''

تشریح ❁ یعنی عصبہ کو دے دو لیکن عصبہ قریب کے ہوتے ہوئے عصبہ بعید وارث نہ ہوگا حصہ والے یعنی اصحاب الفرائض وہ لوگ ہیں جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مقرر کر دیے جیسے بیٹی ماں باپ خاوند جورو بہن وغیرہ اب میت کا مال بعد ادائے قرض اور وصیت کے جو بچے گا وہ حصوں کے موافق پہلے ان وارثوں کو ملے گا اس کے بعد جو بچ رہے گا وہ نزدیک کے عصبہ کو دیا جائے گا اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور نزدیک عصبہ کے ہوتے ہوئے دور والا وارث نہ ہوگا مثلاً کسی نے بیٹی بھائی اور چچا کو چھوڑا۔ بیٹی کو آدھا ملے گا اور باقی بھائی کو اور چچا کو کچھ نہ ملے گا۔

٤١٤٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَآئِضِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَآئِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

۴۱۴۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بانٹ دو مال کو اصحاب فرائض میں موافق اللہ تعالیٰ کی کتاب کے پھر جو بچ رہے ان سے وہ نزدیک والے مرد کا حصہ ہے مثلاً بیٹے کا یا پوتے کا اس کے بعد باپ کا اس کے بعد بھائی یا دادا کا اس کے بعد بھتیجے کا یا بھتیجے کے بیٹوں کا یا پوتوں کا اس کے بعد چچا کا اس کے بعد چچا کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے چچا کا اس کے بعد ان کے بیٹوں کا اس کے بعد دادا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا اس کے بعد باپ کے دادا کے چچا کا اس کے بعد اس کے بیٹوں کا علیٰ ہذا القیاس اور حقیقی مقدم ہوگا علاتی پر اور علاتی بھائی حقیقی بھتیجے پر مقدم ہوگا۔''

٤١٤٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَمَا تَرَكَتُ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

۴۱۴۳: ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال اللہ کی کتاب کے مطابق اہل فرائض میں تقسیم کرو اور جو کچھ ذوی الفروض کے چھوڑیں قریبی مرد اس کا زیادہ حق دار ہے۔

٤١٤٤: عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ وَرَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ۔

۴۱۴۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ: مِيْرَاثِ الْكَلَالَةِ

باب: کلالہ کی میراث کا بیان

٤١٤٥: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ يَعُوْدَانِيْ مَاشِيَانِ فَاُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْءِهٖ فَاَفَقْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ: ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ [النساء: ١٧٦]

۴۱۴۵: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر دونوں پاؤں پیدل میرے پوچھنے کو آئے۔ میں بے ہوش ہوگیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا پھر وضو کا پانی میرے اوپر ڈالا مجھے ہوش آ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔ اخیر تک۔

تشریح: امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے بیمار پرسی کی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار پرسی کے لیے پیدل جانا بہتر ہے اور وضو کے پانی ڈالنے سے یہ بات نکلی کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے جیسے ان کے بچے کھانے یا پانی وغیرہ سے اور ان کے ساتھ کھانے اور پینے سے اور ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ مستعمل پانی وضو یا غسل کا پاک ہے، اور رد کیا ہے ابو یوسف کے قول کا جو اس کی نجاست کے قائل ہیں حالانکہ یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ مراد وضو کے پانی سے وہ ہو جو برتن میں وضو کے بعد بچ رہا ہو لیکن زیادہ برکت تو اسی پانی میں ہوگی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعضائے شریفہ سے وضو میں لگا ہو اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مریض کی وصیت جائز ہے اگرچہ بعض وقت اس کی عقل جاتی رہے بشرطیکہ وصیت حالت افاقہ اور ہوش میں ہو۔ انتہی مختصراً۔

٤١٤٦: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ يَمْشِيَانِ فَوَجَدَنِيْ لَا اَعْقِلُ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ مِنْهُ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ: ﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ﴾ [النساء: ١١]

۴۱۴۶: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے بیمار پرسی کی میری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر نے بنی سلمہ میں پیدل آکر تو دیکھا مجھے بے ہوش۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگایا اور وضو کیا۔ پھر اس پانی سے تھوڑا مجھ پر چھڑکا، مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا کروں (یعنی کیونکر بانٹوں) تب یہ آیت اتری: یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ اخیر تک۔

٤١٤٧: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا مَرِيْضٌ وَّمَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ مَاشِيَيْنِ فَوَجَدَنِيْ قَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْءِهٖ فَاَفَقْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ۔

۴۱۴۷: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری عیادت کی اور میں بیمار تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور دونوں پیدل آئے۔ مجھ کو بے ہوش پایا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا۔ مجھے ہوش آ گیا دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال میں کیا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ میراث کی آیت اتری۔

٤١٤٨: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا مَرِيْضٌ لَّا اَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ فَصَبُّوْا عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْءِهٖ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ قَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ۔

۴۱۴۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں بیمار تھا بے ہوش۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا۔ لوگوں نے آپؐ کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا۔ مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ترکہ تو کلالہ کا ہوگا (کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو نہ باپ۔ اس کی تفسیر آگے آئے گی) تب میراث کی آیت اتری شعبہ نے کہا میں نے محمد بن منکدر سے کہا: یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ انہوں نے کہا اسی طرح اتری۔

٤١٤٩: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَائِضِ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ وَالْعَقَدِيِّ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرْضِ وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ اَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ۔

۴۱۴۹: اوپر والی حدیث اس سند سے بھی بیان ہوئی ہے۔

۴۱۵۰:عَنْ مَعْدَانَ بْنَ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ خَطَبَ یَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَكَرَ اَبَا بَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ لَا اَدَعُ بَعْدِیْ شَیْئًا اَهَمَّ عِنْدِیْ مِنَ الْكَلَالَةِ مَارَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ مَّارَاجَعْتُهٗ فِی الْكَلَالَةِ وَ مَآ اَغْلَظَ لِیْ فِیْ شَیْءٍ مَّآ اَغْلَظَ لِیْ فِیْهِ حَتّٰی طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ یَا عُمَرُ اَلَا تَكْفِیْكَ اٰیَةُ الصَّیْفِ الَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَآءِ وَ اِنِّیْ اِنْ اَعِشْ اَقْضِ فِیْهَا بِقَضِیَّةٍ یَقْضِیْ بِهَا مَنْ یَّقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَ مَنْ لَّا یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ۔

۴۱۵۰: معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ پڑھا جمعہ کے دن تو ذکر کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور ذکر کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، پھر کہا میں اپنے بعد کوئی مسئلہ ایسا مشکل نہیں چھوڑتا جیسے کلالہ کا مسئلہ اور میں نے کوئی مسئلہ ایسا بار بار نہیں پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جیسے کلالہ کا پوچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسی سختی کسی بات میں نہیں کی مجھ سے۔ جیسے کلالہ میں کی۔ یہاں تک کہ اپنی انگلی مبارک میرے سینے میں کونچی اور فرمایا اے عمرؓ تجھ کو بس نہیں ہے وہ آیت جو گرمی کے موسم میں اتری سورۂ نساء کے اخیر میں پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اگر میں جیوں گا۔ تو کلالہ کے باب میں ایسا حکم (صاف صاف) دوں گا کہ اس کے موافق ہر شخص فیصلہ کرے جو قرآن پڑھتا ہے اور جو نہیں پڑھتا۔

تشریح: حضرت عمرؓ نے کلالہ کے فیصلہ میں دیر کی اس لیے انہوں نے خوب غور نہ کیا ہوگا اور ان کی رائے جب تک قائم نہ ہوئی ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے سختی کی تا کہ وہ بھروسہ نہ کرلیں اس پر جو وارد ہے نص میں اور استنباط اور غور اور فکر چھوڑ نہ دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **لعلمه الذین یستنبطونه منهم** تو استنباط واجبات ضروری میں سے ہے کیونکہ نصوص صریحہ بہت قلیل ہیں اور اگر استنباط چھوڑ دیا جائے تو بہت سے واقعات میں فیصلہ دشوار ہوگا۔ اب کلالہ کے اشتقاق میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اکثر کے نزدیک وہ تکلل سے نکالا گیا ہے جس کے معنی ایک کنارے میں پڑ جانا۔ مثلاً چچا کا بیٹا وہ کلالہ ہے کیونکہ نسب کے خط سے ایک طرف پڑ گیا ہے اور بعض نے کہا تکلل کے معنی گھیر نے کے ہیں اور اسی سے ہے اکلیل جو سر کو گھیرتی ہے اور بعض نے کہا کل الشے سے نکلا ہے۔ جب وہ شے دور ہو اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کلالہ سے آیت میں کیا مراد ہے کئی اقوال پر ایک یہ ہے کہ کلالہ سے مراد وراثت ہے۔ جب میت کی اولاد نہ ہو، نہ والد ہو۔ دوسرے یہ کہ کلالہ اس میت کا نام ہے جس کا نہ ولد ہو نہ والد۔ خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت۔ تیسرے یہ کہ کلالہ ان وارثوں کو کہتے ہیں جن میں نہ ولد ہو نہ والد۔ چوتھی یہ کہ کلالہ اس مال موروث کو کہتے ہیں۔ شیعہ کہتے ہیں کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو اگرچہ اس کا باپ یا دادا ہو تو وہ بھائیوں کو میراث دلاتے ہیں باپ کے ساتھ۔ قاضی عیاضؒ نے کہا اور یہ منقول ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔ لیکن یہ روایت باطل ہے صحیح نہیں صحیح وہی ہے جو جماعت علماء نے کہا اور بعض علماء نے اجماع نقل کیا ہے اس پر کہ کلالہ وہ ہے جس کی اولاد نہ ہو نہ باپ۔ اگر وارثوں میں دادا بھی ہو تو وہ کلالہ ہوں گے یا نہیں۔ اس میں اختلاف ہے اور جب وارثوں میں بیٹی ہو تو وہ کلالہ ہوں گے۔ جمہور علماء کے نزدیک۔ کیونکہ بھائی بہن بیٹی کے ساتھ وارث ہوتے ہیں اور ابن عباسؓ کے نزدیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہن کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَیْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ اور یہی مذہب ہے داؤد کا اور شیعوں نے کہا بیٹی ہونے سے وارث کلالہ نہ ہوں گے کیونکہ ان کے نزدیک بیٹی کے ہوتے ہوئے بہنوں کو کچھ نہیں ملتا اور سب مال بیٹی کا ہے (نووی مختصراً)

۴۱۵۱:عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا

۴۱۵۱: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

الْإِسْنَادِ وَنَحْوَهُ۔

بَابُ : آخِرُ آيَةٍ أُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ

٤١٥٢: عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ۔

٤١٥٣: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ وَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ بَرَآءَةٌ۔

٤١٥٤: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اٰخِرَ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ تَامَّةً سُوْرَةُ التَّوْبَةِ وَ اَنَّ اٰخِرَ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ۔

٤١٥٥: عَنْ الْبَرَاءِ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ آخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ كَامِلَةً۔

٤١٥٦: عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ يَسْتَفْتُوْنَكَ۔

باب: بلحاظ نزول آیت کلالہ سب سے آخر میں اترنے کا بیان

۴۱۵۲: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اخیر آیت جو اتری یہ ہے: يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ۔

۴۱۵۳: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے اخیر آیت جو اتری کلالہ کی آیت ہے اور اخیر سورت جو اتری سورۂ براءت ہے۔

۴۱۵۴: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اخیر سورت جو پوری اتری سورۂ توبہ ہے اور اخیر آیت جو اتری کلالہ کی آیت ہے۔

۴۱۵۵: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۱۵۶: براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اخیر آیت جو اتری: يَسْتَفْتُوْنَكَ ...... ہے۔

بَابُ : مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

٤١٥٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَيَسْئَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ مِنْ قَضَآءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَآءً صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَآءُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔

باب: جو مال چھوڑے وہ اس کے ورثاء کا ہے

۴۱۵۷: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جنازہ آتا تھا اور وہ قرض دار ہوتا۔ آپؐ پوچھتے کیا اس نے اتنا مال چھوڑا ہے، جو اس کے قرضہ کو کافی ہو۔ اگر لوگ کہتے ہاں چھوڑا ہے تو نماز پڑھتے اور نہیں تو لوگوں سے فرما دیتے تم اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے کھول دیا۔ آپؐ پر مال کو، آپؐ نے فرمایا میں زیادہ عزیز ہوں مومنوں کا خود ان کی جانوں سے (یہ انتہائی محبت ہے کہ خود ان سے زیادہ ان کا دوست ہوئے) اب جو کوئی قرضدار مرے تو قرض کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثوں کا ہے۔

تشریح ❁ نوویؒ نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرضدار پر اس لیے نماز نہ پڑھتے تاکہ لوگ جو زندہ ہیں ان کو ڈر پیدا ہو اور وہ قرض کی ادائیگی میں کوشش کریں۔ ایسا نہ ہو کہ مر جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر نماز نہ پڑھیں اور یہ ابتدائے اسلام میں تھا۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اتنا مال نہ تھا۔ کہ لوگوں کا قرض اپنے پاس سے ادا کرتے۔ یہ حدیث بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی ایک بڑی دلیل ہے۔ سوا انہی کے اور کسی میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ لوگوں کا قرض اپنے ذمہ لے اور مال ان کے وارثوں کو دلائے۔ بعض نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ قرض مسلمانوں کے مال میں سے دلاتے اور بعض نے کہا خاص اپنے مال میں سے اور بعض نے کہا یہ فعل آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم پر واجب تھا۔ بعض نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبرعاً کرتے تھے اور ہمارے اصحاب نے اختلاف کیا ہے کہ جو کوئی قرض دار مرے اس کا قرضہ بیت المال سے ادا کیا جائے یا نہیں۔ (نووی مختصراً)

٤١٥٨: عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

۴۱۵۸: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤١٥٩: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنْ عَلَى الْاَرْضِ مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِهٖ فَاَيُّكُمْ مَّا تَرَكَ دَيْنًا اَوْضَيَاعًا فَاَنَا مَوْلَاهُ وَاَيُّكُمْ تَرَكَ مَالًا فَاِلَى الْعَصَبَةِ مَنْ كَانَ ۔

۴۱۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے زمین پر کوئی ایسا مومن نہیں جس کے ساتھ سب سے زیادہ میں قریب نہ ہوں تو جو کوئی تم میں سے قرضہ یا بال بچے چھوڑ جائے میں اس کا مددگار رہوں (یعنی اس کا قرض ادا کرنا اس کے بال بچوں کی پرورش میرے ذمہ ہے) اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارث کا ہے جو کوئی ہو۔''

٤١٦٠: عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاَيُّكُمْ مَّاتَرَكَ دَيْنًا اَوْضَيْعَةً فَادْعُوْنِیْ فَاَنَا وَلِيُّهٗ وَاَيُّكُمْ مَّاتَرَكَ مَالًا فَلْيُؤْثَرْ بِمَالِهٖ عَصَبَتُهٗ مَنْ كَانَ ۔

۴۱۶۰: ہمام بن منبہ سے روایت ہے وہ یہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابوہریرہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بیان کیں کئی حدیثیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''میں نزدیک زیادہ ہوں ان مومنوں کا خود ان کی جانوں سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بموجب اس آیت: اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ پھر جو تم میں سے قرض یا بال بچے چھوڑ جائے مجھ کو بلاؤ میں ان کا ذمہ دار ہوں اور جو کوئی تم میں سے مال چھوڑ جائے تو وہ اس کا عصبہ لے لے جو کوئی ہو۔''

٤١٦١: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَارِثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا ۔

۴۱۶۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو کوئی مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو کوئی بوجھ چھوڑ جائے (قرض یا بال بچے) وہ ہماری طرف ہے۔''

٤١٦٢: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلِيْتُهٗ۔

۴۱۶۲: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

کِتَابُ الْهِبَاتِ

ہبہ اور صدقہ کے مسائل کا بیان

بَابُ كَرَاهَةِ شِرَآءِ الْإِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهِ مِمَّنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ

باب: جس کو جو چیز صدقہ دے پھر اس سے وہی چیز خریدنا مکروہ ہے

٤١٦٣: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ عَتِيْقٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ بَآئِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَآئِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ ـ

۴۱۶۳: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک عمدہ گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا۔ پھر جس کو دیا تھا اس نے اس کو تباہ کر دیا۔ میں سمجھا کہ یہ اس کو اب سستے دام میں بیچ ڈالے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت خرید کر اس کو اور مت پھیر اپنے صدقے کو اس لیے کہ صدقہ لوٹانے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اس کو کھانے جاتا ہے۔''

تشریح: نوویؒ نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور صدقہ میں لوٹانا درست نہیں البتہ اگر اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو رجوع کر سکتا ہے۔

٤١٦٤: عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ لَا تَبْتَعْهُ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ ـ

۴۱۶۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ تو اس کو نہ خرید اگرچہ وہ تجھے ایک درہم کے بدلے میں دے۔

٤١٦٥: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَقَدْ اَضَاعَهُ وَكَانَ قَلِيْلَ الْمَالِ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَهُ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَاِنْ اُعْطِيْتَهُ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ مَثَلَ الْعَآئِدِ فِيْ صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ ـ

۴۱۶۵: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک گھوڑا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر دیکھا تو وہ جس کے پاس تھا اس نے تباہ کر دیا، اس کو (گھانس اور دانے کی بے خبری سے) اور وہ نادار تھا تو حضرت عمرؓ نے چاہا پھر خریدنا اس کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت خرید اس کو اگرچہ ایک درم کو ملے کیونکہ مثال اس کی جو لوٹائے اپنے صدقے میں۔ مثال کتے کی ہے لوٹتا ہے قے کر کے پھر کھانے کو۔''

٤١٦٦: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ

۴۱۶۶: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

حَدِيْثُ مَالِكٍ وَرَوْحٍ اَتَمُّ وَاَكْثَرُ۔

٤١٦٧:عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَّبْتَاعَهُ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ ۔

۴۱۶۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گھوڑا دیا اللہ کی راہ میں پھر دیکھا۔ تو وہ گھوڑا بک رہا تھا۔ انہوں نے اس کو خریدنا چاہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت خرید اس کو اور مت لوٹا اپنے صدقہ کو۔

٤١٦٨:عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

۴۱۶۸: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

٤١٦٩:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَهَا فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ يَاعُمَرُ ۔

۴۱۶۹: وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "مت لوٹ اپنے صدقے میں اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔"

بَابُ : تَحْرِيْمِ الرُّجُوْعِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ دے کر لوٹانا حرام ہے

٤١٧٠:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْئُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ فَيَاْكُلُهٗ ۔

۴۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "مثال اس کی جو لوٹاتا ہے اپنے صدقے کو مثال کتے کی ہے قے کر کے پھر جاتا ہے اس کے کھانے کو۔"

٤١٧١:عَنْ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۴۱۷۱: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤١٧٢:عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

۴۱۷۲: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث بیان کی گئی ہے۔

٤١٧٣:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْئُ ثُمَّ يَاْكُلُ قَيْئَهٗ ۔

۴۱۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ "مثال اس شخص کی جو صدقہ دے پھر اس کو لینا چاہے کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے پھر قے کو کھاتا ہے۔"

٤١٧٤ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْعَآئِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَآئِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۴۱۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہبہ میں لوٹنے والا مثل اس کے ہے۔ جو قے کر کے پھر کھانے جائے اس کو۔''

٤١٧٥ :عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۱۷۵: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤١٧٦ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَآئِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيْئُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۴۱۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ہبہ کو لوٹانے والا مثل کتے کے ہے۔ جو قے کر کے پھر اپنی قے کو کھانے جاتا ہے۔''

بَابُ : كَرَاهِيَةِ تَفْضِيْلِ بَعْضِ الْاَوْلَادِ فِي الْهِبَةِ

باب: بعض لڑکوں کو کم دینا اور بعض کو زیادہ دینا مکروہ ہے

٤١٧٧ :عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ۔

۴۱۷۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے باپ بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور کہا میں نے اپنے اس لڑکے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تو نے اپنے اور لڑکوں کو بھی ایسا ہی ایک ایک غلام دیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اس سے بھی پھیر لے۔

تشریح اس حدیث سے یہ نکلا کہ اپنی اولاد کو صدقہ دے کر اس سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ منع نہیں ہے۔ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اولاد کو دینے میں برابری کرنا چاہیے اور لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں اور بعض نے لڑکے کے دو حصے رکھے ہیں اور لڑکی کا ایک اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو امام شافعیؒ اور مالک اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ مکروہ ہے اور حرام نہیں ہے اور ہبہ صحیح ہے اور طاؤس اور عروہ اور مجاہد اور ثوری اور احمد اور اسحاق کے نزدیک حرام ہے اور ہبہ باطل ہے۔

٤١٧٨ :عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَتٰى بِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۴۱۷۸: نعمان بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو یہ غلام تحفہ میں دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کیا سب بیٹوں کو تو نے تحفہ دیا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس سے واپس لے لو۔

٤١٧٩ :عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اَكُلَّ بَنِيْكَ وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَابْنِ عُيَيْنَةَ اَكُلَّ وَلَدِكَ وَرِوَايَةُ اللَّيْثِ عَنْ

۴۱۷۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ بَشِيْرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ۔

٤١٨٠: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ وَقَدْ اَعْطَاهُ اَبُوْهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْغُلَامُ قَالَ اَعْطَانِيْهِ اَبِيْ قَالَ فَكُلَّ اِخْوَتِهٖ اَعْطَيْتَهٗ كَمَآ اَعْطَيْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَرُدَّهٗ۔

۴۱۸۰: نعمان بن بشیرؓ کے باپؓ نے ان کو ایک غلام دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا یہ کیسا غلام ہے؟ انہوں نے کہا میرے باپ نے مجھ کو دیا ہے۔ آپؐ نے ان کے باپ سے کہا کیا تو نے نعمان کے سب بھائیوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے؟ جیسا نعمان کو دیا ہے اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو اس سے بھی پھیر لے۔

٤١٨١: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ اَبِيْ بِبَعْضِ مَالِهٖ فَقَالَتْ اُمِّيْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَآ اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ اَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهٗ عَلٰى صَدَقَتِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَا قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ اَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ۔

۴۱۸۱: نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ میرے باپ نے کچھ مال اپنا مجھے ہبہ کیا میری ماں عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولی، میں جب خوش ہوں گی تو اس پر گواہ کر دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔ میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تو نے اپنی سب اولاد کو ایسا ہی دیا ہے اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور انصاف کرو اپنے مال میں پھر میرے باپ نے وہ ہبہ پھیر لیا۔''

٤١٨٢: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اُمَّهٗ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْ اَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَّالِهٖ لِابْنِهَا فَالْتَوٰى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَالَهٗ فَقَالَتْ لَآ اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا وَهَبْتَ لِابْنِيْ فَاَخَذَ اَبِيْ بِيَدِيْ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ اَعْجَبَهَا اَنْ اُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِيْ وَهَبْتُ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ

۴۱۸۲: نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے ان کی ماں بنت رواحہؓ نے ان کے باپ سے سوال کیا کہ اپنے مال میں سے کچھ ہبہ کر دیں ان کے بیٹے کو (یعنی نعمان کو) لیکن بشیر نے ایک سال تک ٹالا۔ پھر وہ مستعد ہوئے ہبہ کرنے کو تو ان کی ماں بولی میں راضی نہیں ہوں گی۔ جب تک تم گواہ نہ کرو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس ہبہ پر تو میرے باپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں ان دنوں لڑکا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس کی ماں بنت رواحہؓ نے یہ چاہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ ہو جائیں اس ہبہ پر جو میں نے اس لڑکے کو کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بشیرؓ کیا سوا اس کے اور بھی تیرے لڑکے ہیں؟ بشیرؓ نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔

نے فرمایا ان کو بھی تو نے ایسا ہی ہبہ کیا ہے۔ بشیرؓ نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر مجھے گواہ مت کر کیونکہ میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔

٤١٨٣: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔

۴۱۸۳: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا اور بھی تیرے بیٹے ہیں''؟ بشیر نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور بیٹوں کو بھی تو نے ایسا ایسا ہی دیا ہے۔ بشیر نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر میں گواہ نہیں ہوتا ظلم پر۔

٤١٨٤: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْهِ لَاتُشْهِدْنِيْ عَلٰى جَوْرٍ۔

۴۱۸۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان کے باپ سے مت گواہ کر مجھ کو ظلم پر۔''

٤١٨٥: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ بِيْ اَبِيْ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْهَدْ اَنِّيْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَّالِيْ فَقَالَ اَكُلَّ بَنِيْكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاَشْهِدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ ثُمَّ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَآءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا۔

۴۱۸۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میرے باپ مجھ کو اٹھا کر لے گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ گواہ رہیے کہ میں نے نعمان کو فلاں فلاں چیز اپنے مال میں سے ہبہ کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تو نے ایسا ہی دیا ہے۔ جیسے نعمان کو دیا ہے؟ میرے باپ نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر مجھ کو گواہ نہ کر اور کسی کو کر لے بعد اس کے فرمایا کیا تو خوش ہے اس سے کہ سب برابر ہوں تیرے ساتھ نیکی کرنے میں میرا باپ بولا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر ایسا مت کر (یعنی ایک کو دے ایک کو نہ دے)

٤١٨٦: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ نَحَلَنِيْ اَبِيْ نَحْلًا ثُمَّ اَتٰى بِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهٗ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ اَعْطَيْتَهٗ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ اَلَيْسَ تُرِيْدُ مِنْهُمُ الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِيْدُ مِنْ ذَا قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُحَمَّدًا فَقَالَ اِنَّمَا حُدِّثْتُ اَنَّهٗ قَالَ قَارِبُوْا بَيْنَ اَبْنَآئِكُمْ۔

۴۱۸۶: نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے میرے باپ نے مجھ کو کچھ ہبہ کیا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گیا آپ ﷺ کو گواہ بنانے کیلئے آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اپنے سب لڑکوں کو ایسا ہی دیا ہے؟ میرا باپ بولا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نہیں چاہتا کہ تیرے سب لڑکے نیک ہوں جیسے اس لڑکے کو چاہتا ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نہیں گواہ ہوتا ابن عون نے کہا میں نے یہ حدیث محمد سے بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے نعمانؓ نے یہ بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''برابر کرو اپنی اولاد کو دینے میں''۔

۴۱۸۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَاَةُ بَشِيْرٍ انْحَلْ اِبْنِيْ غُلَامَكَ وَاَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَئَلَتْنِيْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِيْ وَقَالَتْ اَشْهِدْلِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَهٗ اِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ۔

۴۱۸۷: جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بشیرؓ کی عورت نے اپنے خاوند سے کہا یہ غلام میرے بیٹے کو ہبہ کر دے اور گواہ کر دے اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے یہ کہا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام ہبہ کروں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کردوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے اور بھی بھائی ہیں؟ اس نے کہا ہاں ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے ان سب کو یہی دیا ہے جو اس کو دیا؟ وہ بولا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پھر تو یہ درست نہیں اور میں تو گواہ نہیں بنوں گا مگر حق پر۔''

بَابُ : الْعُمْرٰى

باب: عمریٰ کا بیان

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا عمریٰ کہتے ہیں یوں کہنے کو یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کیلئے دیا یا زندگی بھر کیلئے یا جب تک تو جئے یا باقی رہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ عمرے کی تین صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ یوں کہے کہ میں نے یہ گھر تجھے عمر بھر کیلئے دیا پھر جب تو مر جائے تو وہ تیرے وارثوں یا پس ماندوں کا ہے۔ یہ عمریٰ تو بلا خلاف صحیح ہے اور مثل ہبہ کے ہے اس صورت میں موہوب لہ کی وفات کے بعد وہ گھر اس کے وارثوں کا ہوگا۔ اگر وارث نہ ہو تو بیت المال میں داخل ہوگا پر عمریٰ کرنے والے کو پھر نہ ملے گا۔ دوسرے یہ کہ یوں کہے کہ میں نے تجھے عمر بھر کیلئے دیا پس صرف اسی قدر اور کچھ نہ کہے اس میں شافعیؒ کے دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ یہ بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ عقد باطل ہے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ شافعیؒ کا قول قدیم یہ ہے کہ وہ گھر حین حیات اس کے قبضہ میں رہے گا اور بعد اس کی وفات کے عمریٰ کرنے والے کو مل جائے گا۔ اگر وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو ملے گا اور بعض نے کہا ہے کہ قول قدیم یہ ہے کہ وہ عاریت کی مثل ہوگا جب چاہے عمریٰ دینے والا اس کو پھیر لے۔ اگر وہ مر جائے تو یہ حق اس کے وارثوں کو حاصل ہوگا تیسرے یہ کہ یوں کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کیلئے دیا جب تو مر جائے تو گھر میرا ہے یا میرے وارثوں کا اس کی صحت میں خلاف ہے بعض کے نزدیک باطل ہے اور اصح یہ ہے کہ یہ عقد بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور دلیل اس کی احادیث صحیحہ ہیں اور شروط فاسدہ لغو ہیں اور جس کو عمریٰ دیا وہ اس گھر کا مالک ہوگا اور امام احمدؒ کے نزدیک عمریٰ مطلق صحیح ہے اور موقت صحیح نہیں اور امام مالکؒ کے نزدیک سب صورتوں میں عمریٰ سے منفعت اٹھانے کا حق معمر لہ کو حاصل ہوگا اور ملک عمریٰ کرنے والے کی بدستور قائم رہے گی اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک عمریٰ صحیح ہے اور ان کا مذہب وہی ہے جو شافعی کا ہے اور یہی قول ہے ثوری اور حسن بن صالح اور ابوعبیدہ کا انتہی بلفظہٖ۔

۴۱۸۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ اُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى

۴۱۸۸: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص عمریٰ کرے کسی کیلئے اور اس کے وارثوں کیلئے (یعنی یوں کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کو دیا پھر تیرے بعد تیرے وارثوں کو) تو وہ اسی کا ہو جائے گا جس کو عمریٰ دیا گیا (یعنی معمر لہ کا) اور دینے والے کی طرف نہ لوٹے گا اس

عَطَآءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيْثُ۔

لئے کہ اس نے دیا اس طرح جس میں ترکہ ہوگیا (یعنی وارثوں کا حق ہوگیا)۔

٤١٨٩ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِيْهَا وَ هِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ غَيْرَ اَنَّ يَحْيٰى قَالَ فِيْ اَوَّلِ حَدِيْثِهٖ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ۔

۴۱۸۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے ''جو کوئی عمریٰ کرے کسی کیلئے اور اس کے وارثوں کیلئے تو اس نے اپنا حق کھو دیا اب وہ معمرلہ کا ہوگا اور اس کے وارثوں کا'' یحییٰ کی روایت میں یوں ہے جو کوئی عمرے کرے تو وہ معمرلہ کا ہے اور اس کے وارثوں کا۔

٤١٩٠ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَالَ لَهٗ قَدْ اَعْطَيْتُكَهَا وَ عَقِبَكَ مَابَقِيَ مِنْكُمْ اَحَدٌ فَاِنَّمَا لِمَنْ اُعْطِيَهَا وَاِنَّهَا لَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَآءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

۴۱۹۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عمریٰ دے دوسرے کو اس کی زندگی تک اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو اور یوں کہے یہ میں نے تجھے دیا اور تیرے بعد تیرے وارثوں کو جب تک ان میں سے کوئی باقی رہے تو وہ اسی کا ہوگا جس کو عمریٰ دیا جائے اور عمریٰ دینے والے کو نہ ملے گا اس لئے کہ اس نے اس طرح دیا جس میں میراث ہوگی۔

٤١٩١ :عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرٰى الَّتِيْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقُوْلَ هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَاعِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَّكَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِيْ بِهٖ۔

۴۱۹۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ عمریٰ جس کو جائز رکھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہے کہ عمریٰ دینے والا یوں کہے کہ یہ تیرا ہے اور تیرے وارثوں کا ہے اور جو یوں کہے یہ تیرا ہے جب تک تو جئے تو وہ اس کے مرنے کے بعد عمریٰ دینے والے کے پاس چلا جائے گا معمر نے کہا زہری ایسا ہی فتویٰ دیتے تھے۔

٤١٩٢ :عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْمَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِيَ لَهٗ بَتْلَةً لَايَجُوْزُ لِلْمُعْطِيْ فِيْهَا شَرْطٌ وَّلَا ثُنْيَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَآءً وَّقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيْثُ شَرْطَهٗ۔

۴۱۹۲: جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جو کوئی عمریٰ دے ایک شخص کو اور اس کے بعد اس کے وارثوں کو تو قطعی معمرلہ کی ملک ہو جاتا ہے اب کوئی شرط یا استثنا عمریٰ دینے والے کا جائز نہ ہوگا۔ ابو سلمہ نے کہا اس لئے کہ اس نے وہ عطا کی جس میں میراث ہوگئی اور میراث نے اس کی شرط کو کاٹ دیا۔

٤١٩٣ :عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُّهِبَتْ لَهٗ۔

۴۱۹۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ اسی کو ملے گا جس کو دیا جائے۔''

٤١٩٤: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهٖ۔

۴۱۹۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤١٩٥: عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

۴۱۹۵: اس سند سے جابرؓ نے اس کو مرفوعاً بیان کیا۔

٤١٩٦: عَنْ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ وَلَاتُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِیَ لِلَّذِیْ اُعْمِرَ هَا حَيًّا وَّ مَيِّتًا وَّلِعَقِبِهٖ۔

۴۱۹۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''روکے رہو اپنے مالوں کو اور مت بگاڑو ان کو کیونکہ جو کوئی عمریٰ دے وہ اسی کا ہوگا جس کو دیا جائے زندہ ہو یا مردہ اور اس کے وارثوں کو۔''

٤١٩٧: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِیْ خَيْثَمَةَ وَفِیْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ الْاَنْصَارُ يُعْمِرُوْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ۔

۴۱۹۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ انصار عمریٰ کرنے لگے مہاجرین کیلئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''روکے رہو اپنے مالوں کو''۔

٤١٩٨: عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَعْمَرَتِ امْرَاَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ حَآئِطًا لَّهَا ابْنًا لَّهَا ثُمَّ تُوُفِّیَ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَهٗ وَتَرَكَتْ وَلَدًا وَّلَهٗ اِخْوَةٌ بَنُوْنَ لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْحَآئِطُ اِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ بَلْ كَانَ لِاَبِيْنَا حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى طَارِقٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى لِصَاحِبِهَا فَقَضٰى بِذٰلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِالْمَلِكِ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ وَاَخْبَرَهٗ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَاَمْضٰى ذٰلِكَ طَارِقٌ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْحَآئِطَ لِبَنِی الْمُعْمَرِ حَتَّى الْيَوْمِ۔

۴۱۹۸: جابر رضی للہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے مدینہ میں اپنے بیٹے کو ایک باغ دیا عمرے کے طور پر پھر وہ بیٹا مر گیا۔ اس کے بعد عورت مری اور اولاد چھوڑی اور بھائی تو عورت کی اولاد نے کہا باغ پھر ہماری طرف آ گیا اور لڑکے کے بیٹے نے کہا باغ ہمارے باپ کا تھا اس کی زندگی اور موت میں پھر دونوں نے جھگڑا کیا طارق کے پاس جو مولیٰ تھے عثمان بن عفانؓ کے انہوں نے جابرؓ کو بلایا اور جابرؓ نے گواہی دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر کہ عمریٰ اسی کا ہے جس کو دیا جائے پھر یہی حکم کیا طارق نے بعد اس کے عبدالملک بن مروان کو لکھا اور یہ بھی لکھا کہ جابرؓ نے ایسی گواہی دی ہے عبدالملک نے کہا جابرؓ سچ کہتے ہیں پھر طارق نے وہ حکم جاری کر دیا اور وہ باغ آج تک اس کے لڑکے کی اولاد کے پاس ہے۔

٤١٩٩: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ طَارِقًا قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۴۱۹۹: سلیمان بن یسار سے روایت ہے طارق نے فیصلہ کیا عمرے کا معمرلہ کے وارث کیلئے بوجہ حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو انہوں نے رسول

عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

٤٢٠٠:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعُمْرٰى جَآئِزَةٌ ۔

۴۲۰۰: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عمریٰ جائز ہے''۔

٤٢٠١:عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا۔

۴۲۰۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عمریٰ میراث ہے اس کی جس کو عمریٰ دیا گیا ہو''۔

٤٢٠٢:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَآئِزَةٌ ۔

۴۲۰۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عمریٰ جائز ہے۔''

٤٢٠٣:عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا اَوْ قَالَ جَائِزَةٌ۔

۴۲۰۳: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

کِتَابُ الْوَصِیَّةِ

وصیت کا بیان

٤٢٠٤ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاحَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَّهٗ شَیْءٌ یُّرِیْدُ اَنْ یُّوْصِیَ فِیْهِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُهٗ مَکْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ۔

۴۲۰۴:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو جس کیلئے وہ وصیت کرنا چاہئے اور دو راتیں گزارے بے وصیت لکھی ہوئی''۔

تشریح ۞ یعنی جس شخص کے پاس حقوق یا اموال ہوں اور اس کو وصیت ضروری ہو تو بہتر یہ ہے کہ وصیت لکھ کر ہر وقت اپنے پاس رہنے دے ایسا نہ ہو کہ موت آ جائے اور وصیت نہ لکھ سکے۔

٤٢٠٥ :عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهُمَا قَالَا وَلَهٗ شَیْءٌ یُوْصِی فِیْهِ وَلَمْ یَقُوْلَ یُرِیْدُ اَنَّ یُوْصِیَ فِیْهِ۔

۴۲۰۵:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اس میں عبیداللہ فرماتے ہیں کہ اس کے پاس کوئی قابل وصیت چیز ہو اور یہ نہیں کہا کہ وہ اس میں وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

٤٢٠٦ :عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عُبَیْدِاللّٰهِ وَقَالُوْا جَمِیْعًا لَهٗ شَیْءٌ یُوْصِی فِیْهِ اِلَّا فِی حَدِیْثِ اَیُّوْبَ فَاِنَّهٗ قَالَ یُرِیْدُ اَنْ یُوْصِیَ فِیْهِ کَرِوَایَةِ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ۔

۴۲۰۶:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٢٠٧ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاحَقُّ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ لَّهٗ شَیْءٌ یُّوْصِیْ فِیْهِ یَبِیْتُ ثَلَاثَ لَیَالٍ اِلَّا وَوَصِیَّتُهٗ عِنْدَهٗ مَکْتُوْبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مَامَرَّتْ عَلَیَّ لَیْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِیْ وَصِیَّتِیْ۔

۴۲۰۷:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کسی مسلمان کو لائق نہیں ہے جس کے پاس کوئی شے ہو وصیت کرنے کے قابل وہ تین راتیں گزارے۔ مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونا چاہئے''۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں نے جب سے یہ حدیث سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روز سے ایک رات بھی میرے اوپر ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس میری وصیت نہ ہو۔

تشریح: نووی نے کہا اجماع کیا ہے اہل اسلام نے کہ وصیت مامور بہ ہے لیکن ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ وصیت مستحب ہے واجب نہیں ہے اور داؤد اور اہل ظاہر نے کہا کہ وہ واجب ہے لیکن اگر کسی آدمی پر قرض ہو یا کوئی حق ہو یا امانت ہو تو بالاتفاق واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ لکھ کر اس پر گواہی کرا دے اور جو امر نیا ہو اس کو درج کرتا رہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک بات لکھے۔ بلکہ اہم امور کا لکھنا کافی ہے۔

٤٢٠٨ :عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ۔

۴۲۰۸: اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

بَابُ: الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب: ایک تہائی مال کی وصیت کے بارے میں

٤٢٠٩ :عَنْ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مَاتَرٰى مِنَ الْوَجَعِ وَاَنَا ذُوْمَالٍ وَّ لَايَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ وَّاحِدَةٌ اَفَا تَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَاقَالَ قُلْتُ اَفَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ لَا الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَوَرَثَتَكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِيِ امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يُنْفَعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَاتَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَآئِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ وَرَثٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ۔

۴۲۰۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی حجۃ الوداع میں اور میں ایسے درد میں مبتلا تھا کہ موت کے قریب ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے جیسا درد ہے آپ جانتے ہیں اور میں مالدار آدمی ہوں اور میرا وارث سوا ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے کیا میں دو تہائی مال خیرات کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں نے کہا آدھا مال خیرات کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایک تہائی خیرات کر اور ایک تہائی بھی بہت ہے اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھریں اور تو جو خرچ کرے گا اللہ کی رضا مندی کیلئے اس کا ثواب تجھے ملے گا یہاں تک کہ اس لقمے کا بھی جو تو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں پیچھے رہ جاؤں گا اپنے اصحاب کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر تو پیچھے رہے گا (یعنی زندہ رہے گا) پھر ایسا عمل کرے گا جس سے اللہ تعالیٰ کی خوشی منظور ہو تو تیرا درجہ بڑھے گا اور بلند ہو گا اور شائد تو زندہ رہے یہاں تک کہ فائدہ ہو تجھ سے بعض لوگوں کو اور نقصان ہو بعض لوگوں کو یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور مت پھیر ان کو ان کی ایڑیوں پر'' لیکن تباہ بیچارہ سعد بن خولہؓ ہے اس کیلئے رنج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے کہ وہ مر گیا مکہ میں۔

تشریح: نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عیادت مریض کی مستحب ہے اور مال جمع کرنا جائز ہے ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اگر وارث مال دار ہوں تو ایک تہائی مال کی وصیت کر لے اور جو محتاج ہوں تو تہائی سے بھی کم وصیت کرنا مستحب ہے اور اجماع کیا ہے علماء نے کہ جس شخص کے وارث موجود ہوں اس کی وصیت تہائی سے زیادہ میں جاری نہ ہوگی۔ مگر وارثوں کی اجازت سے اور جس کے وارث نہیں ہیں اس کی بھی وصیت

تہائی مال سے زیادہ صحیح نہ ہوگی ہمارے اور جمہور علماء کے نزدیک اور ابوحنیفہؒ اور اسحٰقؒ اور احمدؒ کے نزدیک ایک روایت میں صحیح ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عزیز پر احسان کرنا اور زیادہ ثواب ہے اور عملوں کا ثواب نیت سے ہے جب اللہ کی اطاعت کی نیت ہے تو مباح میں بھی ثواب ہے جیسے کھانا عبادت کی طاقت کیلئے اور سونا عبادت کیلئے بیدار ہونے کے واسطے اور بی بی سے صحبت کرنا زنا سے بچنے کیلئے یعنی مکہ میں رہ جاؤں گا سعد ڈرے کہ کہیں مکہ میں نہ رہ جاؤں حالانکہ وہاں سے ہجرت کر چکا ہوں اور صحابہ مکروہ جانتے تھے مکہ میں مر جانا اسلئے کہ اس کو چھوڑ دیا تھا اللہ تعالیٰ کے واسطے قاضی عیاضؒ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ہجرت کا حکم بعد فتح مکہ کے بھی باقی تھا اور بعض نے کہا یہ حکم ان لوگوں کیلئے ہے جو مکہ سے فتح کے پہلے ہجرت کر چکے تھے لیکن جس نے بعد میں ہجرت کی اس کیلئے یہ حکم نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا صحیح نکلا اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ رہے یہاں تک کہ عراق فتح کیا اور ایسا ہی ہوا سعدؓ سے فائدہ ہوا مسلمانوں کو دین اور دنیا کا اور نقصان ہوا کافروں کو جو مارے گئے اور قید ہوئیں ان کی عورتیں اور لونڈیاں بنیں قاضی عیاضؒ نے کہا مہاجر اگر مکہ میں مرے تو اس کی ہجرت باطل نہ ہوگی بشرطیکہ ضرورت سے ہو اور بعض نے کہا باطل ہو جائے گی اور بعض نے کہا ہجرت خاص اہل مکہ پر فرض ہوئی تھی یہ راوی کا قول ہے حدیث نہیں ہے۔ حدیث یہیں تک ہے کہ تباہ بیچارہ سعد بن خولہؓ ہے اور یہ سعد بن ابی وقاصؓ کا کلام ہے یا زہری کا یہ سعد بن خولہؓ وہ شخص ہے جس نے ہجرت نہیں کی مکہ سے اور وہیں مر گیا اور بخاری نے کہا کہ اس نے ہجرت کی تھی اور بدر کی لڑائی میں شریک تھا پھر مکہ میں آن کر مر گیا۔ ابن ہشامؒ نے کہا کہ اس نے دوسری ہجرت حبشہ کی طرف کی تھی اور بدر میں موجود تھا، پھر مکہ میں مراجعۃ الوداع میں ۱۰ھ یا ۷ھ میں تو اس کی تباہی کا سبب یہی ہے کہ اس کی ہجرت بگڑ گئی اور جہاں سے ہجرت کی تھی وہیں مرا اگرچہ موت اس کے اختیار میں نہ تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاں سے ہجرت کی جائے پھر وہاں مرنا خوب نہیں ہے اور اس سے ہجرت کے ثواب میں خلل پڑتا ہے۔

٤٢١٠ :عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۴۲۱۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٢١١ :عَنْ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ يَعُوْدُنِيْ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرَ مِنْهَا۔

۴۲۱۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔ یہ ہے کہ انہوں نے برا جانا مرنا اس زمین میں جہاں سے ہجرت کی ہے۔

٤٢١٢ :عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دَعْنِيْ اَقْسِمُ مَالِيْ حَيْثُ شِئْتُ فَاَبٰى قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ قَالَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا۔

۴۲۱۲: سعدؓ سے روایت ہے میں بیمار ہوا تو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہلا بھیجا مجھے اجازت دیجئے اپنا مال بانٹنے کی جس کو چاہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانا میں نے کہا آدھا مال بانٹنے کی اجازت دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانا میں نے کہا تہائی مال کی اجازت دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے پھر اس کے بعد تہائی مال بانٹنا جائز ہوا۔

٤٢١٣ :عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا۔

۴۲۱۳: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے پھر اس کے بعد تہائی بانٹنا جائز ہوا۔

٤٢١٤ :عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۴۲۱۴: سعدؓ سے روایت ہے میری عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے

عَنْهُ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَالنِّصْفُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اَبِالثُّلُثِ فَقَالَ نَعَمْ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

عرض کی کیا میں وصیت کروں اپنے سارے مال کیلئے آپؐ نے فرمایا نہیں پھر میں نے عرض کیا کیا میں وصیت کروں آدھے مال کیلئے آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تہائی کیلئے آپؐ نے فرمایا ہاں اور تہائی بھی بہت ہے۔

٤٢١٥ :عَنْ ثَلَاثَةٍ مِّنْ وُّلْدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهٗ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى سَعْدٍ يَعُوْدُهٗ بِمَكَّةَ فَبَكٰى فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ قَدْ خَشِيْتُ اَنْ اَمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّذِيْ هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَّاِنَّمَا يَرِثُنِيْ ابْنَتِيْ اَفَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قَالَ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالنِّصْفِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَّالِكَ صَدَقَةٌ وَاِنَّ نَفَقَتَكَ عَلٰى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مَا تَاْكُلُ امْرَاَتُكَ مِنْ مَّالِكَ صَدَقَةٌ وَّاِنَّكَ اَنْ تَدَعَ اَهْلَكَ بِخَيْرٍ اَوْ قَالَ بِعَيْشٍ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَقَالَ بِيَدِهٖ۔

۴۲۱۵: سعدؓ کے تینوں بیٹوں نے کہا اپنے باپ سعدؓ بن ابی وقاص سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں مکہ شریف میں بیمار پرسی کیلئے وہ رونے لگے آپؐ نے پوچھا تو کیوں روتا ہے؟ سعدؓ نے کہا مجھے ڈر ہے کہیں مر جاؤں اس زمین میں جس سے ہجرت کی تھی میں نے جیسے سعد بن خولہؓ مر گیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اچھا کر دے سعدؓ کو تین بار پھر سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے اور میری وارث ایک بیٹی ہے کیا میں سارے مال کی وصیت کر دوں؟ (فقراء اور مساکین کیلئے) آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا دو تہائی مال کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا نصف کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تہائی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہاں تہائی اور تہائی بہت ہے اور تو جو صدقہ دے اپنے مال میں سے وہ تو صدقہ ہے اور جو خرچ کرتا ہے اپنے بال بچوں پر وہ بھی صدقہ ہے اور جو تیری بی بی کھاتی ہے تیرے مال میں سے وہ بھی صدقہ ہے اور جو تو اپنے لوگوں کو بھلائی سے اور عیش سے چھوڑ جائے (یعنی مالدار اور غنی) تو یہ بہتر ہے اس سے کہ تو چھوڑ جائے ان کو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے'' اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے۔

٤٢١٦ :عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوْا مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُهٗ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ

۴۲۱۶: حضرت سعد کے تینوں بیٹوں سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سعد مکہ میں بیمار ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ باقی وہی حدیث ہے جو اوپر گزری۔

٤٢١٧ :عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُنِيْهِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ صَاحِبِهٖ فَقَالَ مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهٗ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ الْحِمْيَرِيِّ۔

۴۲۱۷: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٢١٨ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ غَضُّوْا مِنَ الثُّلُثِ اِلَى الرُّبُعِ فَاِنَّ

۴۲۱۸: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کاش لوگ ثلث سے کم کر کے چوتھائی کی وصیت کریں کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ وَّفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ كَبِيْرٌ اَوْ كَثِيْرٌ۔

''ثلث بہت ہے''۔

تشریح: تو ثلث سے کم وصیت کرنا اور زیادہ بہتر ہے اور یہی قول ہے جمہور علماء کا حضرت ابوبکرؓ نے خمس کی وصیت کی اور حضرت علیؓ نے بھی اور ابن عمر اور اسحٰقؒ نے ربع کی اور بعض نے سدس کی بعض نے عشر کی اور حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ جس کے وارث بہت ہوں اس کو بالکل وصیت نہ کرنا مستحب ہے جب مال تھوڑا ہو۔

بَابُ: وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ اِلَى الْمَيِّتِ

باب: صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے

٤٢١٩ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِيْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَّلَمْ يُوْصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۴۲۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرا باپ مر گیا اور مال چھوڑ گیا اور اس نے وصیت نہیں کی کیا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

٤٢٢٠ :عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَآ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَ اِنِّيْ اَظُنُّهَا تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِيَ اَجْرٌ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

۴۲۲۰: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں ناگہاں مر گئی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کر سکتی تو ضرور صدقہ دیتی تو کیا مجھے ثواب ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔

٤٢٢١ :عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْتَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

۴۲۲۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری ماں یکایک مر گئی اور اس نے وصیت نہیں کی اور میں سمجھتا ہوں اگر وہ بات کرتی تو ضرور صدقہ دیتی کیا اس کو ثواب ملے گا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ملے گا۔

تشریح: نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دینا مستحب ہے اور اس کو ثواب پہنچتا ہے اور صدقہ دینے والے کو بھی ثواب ہے اور یہ حدیثیں خاص کرتی ہیں اس آیت کو وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى اور اجماع کیا ہے مسلمانوں نے کہ وارث پر میت کی طرف سے صدقہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور جو قرض ہو میت پر اس کو اس کے ترکے سے ادا کرنا واجب ہے خواہ میت وصیت کرے یا نہ کرے اور یہ راس المال سے دیا جائے گا اب خواہ وہ قرض بندے کا ہو یا اللہ کا جیسے زکوٰۃ اور حج اور نذر اور کفارہ اور صوم کا فدیہ اور اگر ترکہ نہ ہو تو وارث پر ادا کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

٤٢٢٢ :عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اَبُوْ اُسَامَةَ وَرَوْحٌ فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا فَهَلْ لِيْ اَجْرٌ

۴۲۲۲: مذکورہ بالا حدیث کئی اسناد سے مروی ہے چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَاَمَّا شُعَيْبٌ وَجَعْفَرٌ فَفِي حَدِيثِهِمَا أَفَلَهَا أَجْرٌ كَرِوَايَةِ ابْنِ بَشْرٍ۔

بَابُ : مَايَلْحَقُ الْاِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهِ

باب: مرنے کے بعد انسان کو جس چیز کا ثواب پہنچتا ہے

۴۲۲۳ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّامِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْلَهٗ۔

۴۲۲۳: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب مرجاتا ہے آدمی تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ کا دوسرے علم کا جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔ تیسرے نیک بخت بچے کا جو دعاء کرے اس کیلئے۔''

تشریح: نووی نے کہا علماء نے کہا ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا عمل موقوف ہو جاتا ہے اور اب نیا ثواب اس کو حاصل نہیں ہوتا مگر ان تین چیزوں سے کیونکہ میت ان کا سبب بنتی ہے اولاد تو اسی کی کمائی ہے اسی طرح وہ علم جس کو دنیا میں چھوڑ گیا تعلیم ہو یا تصنیف ہو۔ اسی طرح صدقہ جاریہ جیسے وقف اور اس حدیث سے بڑی فضیلت نکلی اس نکاح کی جو ولد صالح کی امید سے کیا جائے اور اس میں دلیل ہے صحت وقف کی اور اس کی کثرت ثواب کی اور بیان ہے علم کی فضیلت کا اور ترغیب ہے اس کے حاصل کرنے اور پھیلانے اور چھوڑ جانے کی تعلیم یا تصنیف سے یا شرح سے اور ضروری ہے کہ تمام علموں میں سے وہ علم اختیار کرے جو سب سے زیادہ مفید ہے پھر جو اس کے بعد پھر جو اس کے بعد اور یہ بھی ثابت ہوا کہ دعا کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ اسی طرح صدقہ کا اور اسی طرح ادائے قرض کا اور اس پر اجماع ہے اور اس میں اختلاف ہے اور روزہ میت کا ولی اس کی طرف سے رکھ سکتا ہے لیکن قرآن کا پڑھنا اور ثواب اس کا میت کو پہنچانا یا نماز پڑھنا تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ ان چیزوں کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور اس میں اختلاف ہے اور اس کا بیان اوپر گزر چکا۔

بَابُ : الْوَقْفِ

باب: وقف کا بیان

۴۲۲۴ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْمِرُهٗ فِيْهَا فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَانْفَسُ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَايُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَاتُبَاعُ وَلَا تُوْرَثُ وَلَا تُوْهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقَ عُمَرُ فِي الْفُقَرَآءِ وَفِي

۴۲۲۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک زمین ملی خیبر میں تو وہ آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے اس باب میں۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ مجھے خیبر میں ایک زمین ملی ہے۔ ایسا عمدہ مال مجھ کو کبھی نہیں ملا، آپ ﷺ کیا حکم کرتے ہیں اس کے باب میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت کو روک رکھے (یعنی اصل زمین کو) اور صدقہ دے اس کو'' (یعنی اس کی منفعت کو) پھر حضرت عمرؓ نے اس کو صدقہ کر دیا اس شرط پر کہ اصل زمین نہ بیچی جائے نہ خریدی جائے نہ وہ کسی کی میراث میں آئے نہ ہبہ کی جائے اور

الْقُرْبٰى وَفِى الرِّقَابِ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَاجُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ هٰذَاالْحَدِيْثَ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هٰذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَاَنْبَاَنِىْ مَنْ قَرَءَ هٰذَا الْكِتَابَ اَنَّ فِيْهِ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَّالًا۔

تصدق کیا اس کو فقیروں اور رشتہ داروں اور بردوں میں (یعنی ان کی آزادی میں مدد دینے کیلئے) اور مسافروں میں اور ناتواں لوگوں میں (یا مہمان کی مہمانی میں) اور جو کوئی اس کا انتظام کرے وہ اس میں سے کھائے دستور کے موافق یا کسی دوست کو کھلائے لیکن مال اکٹھا نہ کرے (یعنی روپیہ جوڑنے کی نیت سے اس میں تصرف نہ کرے)۔

تشریح: نووی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ وقف صحیح ہے اور یہی ہمارا اور جمہور علماء کا مذہب ہے اور اجماع ہے مسلمانوں کا مساجد کے وقف اور سقایوں کے وقف پر اور وقف کرنے والے کی شرطیں صحیح ہیں اور وقف کی بیع یا ہبہ یا میراث درست نہیں ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

٤٢٢٥ :عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ وَاَزْهَرَ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهٖ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ وَلَمْ يُذْكَرْ مَا بَعْدَهٗ وَحَدِيْثُ ابْنِ اَبِىْ عَدِىٍّ فِيْهِ مَا ذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلُهٗ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مُحَمَّدًا اِلٰى آخِرِهٖ۔

۴۲۲۵: ان اسناد سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٢٢٦ :عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ اَرْضًا مِنْ اَرْضِ خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ أَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَىَّ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِىْ مِنْهَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَمَا بَعْدَهٗ۔

۴۲۲۶: ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے خیبر کی جگہ سے زمین ملی تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے محبوب ترین اور عمدہ ترین مال ملا ہے۔ باقی حدیث وہی ہے۔

بَابُ : تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَّيْسَ لَهٗ شَىْءٌ يُّوْصٰى فِيْهِ

باب: جس کے پاس کوئی شے قابل وصیت کے نہ ہو اس کو وصیت نہ کرنا درست ہے

٤٢٢٧ :عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَئَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَلْ اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاقُلْتُ فَلِمَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةُ اَوْ

۴۲۲۷: طلحہ بن مصرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پوچھا کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی؟ (مال وغیرہ کیلئے) انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا پھر مسلمانوں پر کیوں وصیت فرض ہوئی یا ان کو کیوں وصیت کا حکم ہوا انہوں نے کہا۔ آپ ﷺ

فَلِمَ اُمِرُوْ اَبالْوَصِيَّةِ قَالَ اَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ۔ نے وصیت کی۔اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی۔

تشریح نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہیں کی اس کا مطلب یہ ہے کہ ثلث مال کی یا اور کسی قدر مال کی وصیت نہیں کی اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال نہ تھا یا یہ مطلب ہے کہ حضرت علیؓ یا اور کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں اور وہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمین خیبر اور فدک میں تھی تو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی ہی میں مسلمانوں کیلئے وقف کر دیا تھا اور یہ جو دوسری احادیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنے کی یا اہل بیت کیساتھ عمدہ سلوک کرنے کی یا مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکالنے کی یا سفارت کی خاطر کرنے کی تو یہ اس وصیت میں داخل نہیں ہیں اس صورت میں مخالفت نہ ہوگی۔ انتہی

٤٢٢٨ :عَنْ اَبِىْ كِلَاهُمَا عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِى حَدِيْثِ وَكِيْعٍ قُلْتُ فَكَيْفَ اُمِرَ النَّاسُ بِالْوَصِيَّةِ وَفِى حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةُ۔

۴۲۲۸: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٢٢٩ :عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَاتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَاشَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَآ اَوْصٰى بِشَىْءٍ۔

۴۲۲۹: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی (کسی مال کیلئے)۔

٤٢٣٠ :عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۲۳۰: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٢٣١ :عَنِ الْاَسْوَدِبْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَكَرُوْاعِنْدَ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ عَلِيًّا رَّضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ اِلٰى صَدْرِىْ اَوْقَالَتْ حِجْرِىْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِىْ حِجْرِىْ وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُ مَاتَ فَمَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ۔

۴۲۳۱: اسود بن یزید سے روایت ہے لوگوں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کب وصی بنایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تھے اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طشت منگایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گر پڑے میری گود میں اور مجھے خبر نہیں ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال کیا پھر علیؓ کو کیونکر وصیت کی۔

تشریح شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب امیرؓ کو اپنا وصی اور جانشین بنا گئے تھے اور اس سے غرض یہ ہے کہ جناب امیرؓ کی خلافت بلا فصل ثابت کریں۔اہل سنت کو جناب امیرؓ کی فضیلت اور بزرگی اور قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار نہیں ہے مگر جو امر حدیث صحیح سے ثابت نہ ہو اس کو کیوں کر قبول کریں۔

٤٢٣٢ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى فَقُلْتُ يَااَبَا عَبَّاسٍ وَّمَا يَوْمُ

۴۲۳۲: سعید بن جبیرؒ سے روایت ہے ابن عباسؓ نے کہا جمعرات کا دن، کیا ہے جمعرات کا دن پھر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں میں نے کہا اے ابن عباس جمعرات کے دن سے کیا غرض ہے۔انہوں نے کہا

الْخَمِيسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِىْ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَاتَضِلُّوْا بَعْدِىْ فَتَنَازَعُوْا وَمَا يَنْبَغِىْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ وَقَالُوْا مَاشَانُهٗ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ قَالَ دَعُوْنِىْ فَالَّذِىْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ اُوْصِيْكُمْ بِثَلَاثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْقَالَهَا فَاُنْسِيْتُهَا قَالَ اَبُوْاِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

جناب رسول اللہ ﷺ پر بیماری کی سختی ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس لاؤ (دوات اور تختی) میں ایک کتاب لکھ دوں تم کو تا کہ تم گمراہ نہ ہو میرے بعد یہ سن کر لوگ جھگڑنے لگے اور پیغمبر کے پاس جھگڑا نہیں چاہئے اور کہنے لگے حضرت ﷺ کا کیا حال ہے۔ کیا آپ ﷺ سے بھی لغو صادر ہو سکتا ہے پھر سمجھ لو آپؐ سے آپؐ نے فرمایا ہٹ جاؤ میرے پاس سے میں جس کام میں مصروف ہوں وہ بہتر ہے (اس سے جس میں تم مشغول ہو جھگڑے اور بک بک میں) میں تم کو تین باتوں کی وصیت کرتا ہوں ایک تو یہ کہ مشرکوں کو نکال دینا جزیرہ عرب سے دوسرے جو سفارتیں آئیں ان کی خاطر اسی طرح کرنا جیسے میں کیا کرتا تھا (تا کہ اور قومیں خوش ہوں اور ان کو اسلام کی طرف رغبت ہو) اور تیسری بات ابن عباس نے نہیں کہی یا سعید نے کہا میں بھول گیا۔

تشریح ❁ صحیح مسلم کی روایت میں اہجر ہے بہمزہ استفہام اور یہ صحیح ہے اس روایت سے جس میں ہجر یا یہجر ہے اصل میں معنی ہجر بضم ہا کے ہذیان اور فحش گوئی کے ہیں اور یہ امر صحابہؓ سے بعید ہے کہ حضرت ﷺ کی نسبت ایسا کلمہ نکالیں خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو معنی اہجر کے یہ ہیں کہ کیا حضرت صلی اللہ علہ وسلم سے بھی ہذیان ہو سکتا ہے یعنی نہیں ہو سکتا یہ استفہام انکاری ہے تو اچھی طرح سمجھ لو اس صورت میں مقصود حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رد کرنا تھا ان لوگوں پر جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک کی تعمیل نہ کی اور یہ خیال کیا کہ آپ ﷺ پر بیماری کی سختی ہے، معلوم نہیں اس وقت آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں کہ تمہارا یہ خیال لغو ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہذیان صادر ہونا محال ہے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اگر ہجر کی روایت بغیر ہمزہ صحیح ہو تو کہنے والے کی خطا ہے اس نے بغیر سمجھے بوجھے ایسا لفظ کہہ دیا اور یہ بعید نہیں پریشانی اور اضطراب اور رنج کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی وجہ سے تو چاہئے تھا یوں کہنا یہ بیماری کی سختی ہے لیکن ہجر کا لفظ زبان سے نکل گیا۔ نہایہ میں ہے اہجر یعنی کیا آپ ﷺ کا کلام مختلف ہو گیا ہے بوجہ بیماری کے تو ہ استفہام ہے نہ اخبار جس کے معنی فحش اور ہذیان کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ حضرت عمر ﷺ کا قول ہے اور ان کے ساتھ یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ ایسا لفظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بولیں اور مجمع البحار میں اہجر ہے کہ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کیا آپ ﷺ نے چھوڑ دیا تم کو تو ہجر ضد ہے وصل کی اور ایک روایت میں اہجراً ہے انتہیٰ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ بات جان لینا چاہئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم ہیں کذب سے یا تغیر احکام شرعیہ سے حالت صحت اور مرض دونوں میں اور معصوم ہیں اس سے کہ جس امر کے پہنچانے کا آپ ﷺ کو حکم ہوا اس کو نہ پہنچائیں لیکن بیماری اور درد دکھ سے معصوم نہیں ہیں۔ جن میں کسی طرح کا نقص یا آپ ﷺ کے درجہ کا انحطاط نہ ہو اور نہ شریعت کا فساد ہو اور جب آپ ﷺ پر سحر ہوا تھا تو آپ ﷺ کو یہ خیال آتا کہ فلاں کام کر چکے ہیں حالانکہ اس کو نہ کیا ہوتا مگر یہ نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے برخلاف احکام سابقہ کے کوئی حکم دیا ہو۔ جب یہ بات جان لی تو اب یہ سنو کہ علماء نے اختلاف کیا ہے اس کتاب میں کہ آپ ﷺ کو کیا لکھنا منظور تھا۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ آپ ﷺ کو منظور تھا خلیفہ کا معین کرنا تا کہ آئندہ جھگڑا فساد نہ ہو اور بعض نے کہا آپ ﷺ کی یہ غرض تھی کہ ضروریات دین کا خلاصہ لکھوا دیں تا کہ آئندہ ان کی نسبت اختلاف نہ ہو اور سب لوگ متفق رہیں منصوص پر اور پہلے آپ ﷺ نے اس کتاب کے لکھوانے کا ارادہ کیا جب معلوم ہوا کہ اسی میں مصلحت ہے کہ کتاب نہ لکھی جائے تو آپ ﷺ نے اس حکم اور ارادے کو موقوف رکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت جو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب یہ دلیل ہے حضرت عمرؓ کی انتہائی

سمجھ اور باریکی نظر کی اس واسطے کہ انہوں نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ایسی مشکل باتیں لکھوا دیں جن کی تعمیل صحابہؓ سے نہ ہو سکے اور وہ گنہگار رہوں تو انہوں نے کہا کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کی کتاب، اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے ہم نے کتاب میں کوئی بات نہیں چھوڑی اور فرماتا ہے آج میں نے تمہارا دین پورا کر دیا تو ان کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو پورا کر چکا ہے اور آپ ﷺ کی سب امت گمراہ نہ ہوگی، اس لئے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام دینا چاہا ایسی تکلیف کی حالت میں، اور حضرت عمرؓ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے زیادہ سمجھ دار تھے۔ امام بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ کے اخیر میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کی نیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راحت دینا تھی بیماری کی حالت میں اور اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی منظور ہوتا کہ کتاب لکھی جائے تو آپ ﷺ ضرور لکھوا دیتے اور صحابہ کرام کے اختلاف سے حکم الٰہی کو موقوف نہ رکھتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلغ ماانزل االیك جیسے آپ نے دین کی تمام باتیں پہنچانے میں کسی مخالف کی مخالفت یا دشمن کی دشمنی کا خیال نہیں کیا اور جیسے ان باتوں کا آپ ﷺ نے حکم دے ہی دیا کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو وغیرہ وغیرہ بیہقی نے کہا سفیان بن عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کیلئے لکھوا دیں لیکن جب آپ ﷺ کو معلوم ہو گیا کہ تقدیر الٰہی یوں ہی ہے تو آپ ﷺ نے لکھوانا موقوف رکھا جیسے شروع بیماری میں بھی آپ ﷺ نے لکھوانا چاہا تھا۔ پھر فرمایا ہائے سر اور چھوڑ دیا لکھوانا اور فرمایا انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور انکار کرتے ہیں مومنین مگر ابوبکرؓ کو اور جتایا حضرت ابوبکر کو اپنی خلافت کیلئے ان کو نماز میں امام کر کے بیہقی نے کہا اگر غرض حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احکام دین کو لکھوانا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیال کیا کہ احکام دین کے خود اللہ تعالیٰ پورے کر چکا ہے اور فرماتا ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اور کوئی واقعہ قیامت تک ایسا نہ ہوگا جس کیلئے صراحتاً یا اشارۃً قرآن اور حدیث میں بیان نہ ہوئے تو ایسے کام کیلئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا ایسی بیماری کی حالت میں اور اس میں یہ بھی غرض تھی کہ اجتہاد اور استنباط کا باب بند نہ ہو جائے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے تھے جب حاکم سوچ کر حکم دے پھر ٹھیک کرے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو غلطی کرے تو ایک اجر ہے اور یہ دلیل ہے اس امر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے کاموں کو علماء کی رائے پر چھوڑ دیا تو حضرت عمرؓ نے بھی ان کا چھوڑنا اسی حال میں مناسب جانا کیونکہ اس میں درجہ ملے گا علماء کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آرام حاصل ہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس امر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر انکار نہیں کیا اور خاموش ہو رہے یہ دلیل ہے ان کی رائے کے ساتھ موافقت کرنے کی خطابیؒ نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول اس امر پر محمول نہ کرنا چاہئے کہ انہوں نے غلطی کا وہم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یا اور کسی طرح کا گمان کیا جو آپ ﷺ کے ساتھ لائق نہیں، مگر جب انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ پر مرض کی بہت شدت ہے اور وفات آپ ﷺ کی بہت قریب ہے تو ان کو ڈر ہوا کہ شائد آپ ﷺ یہ بات بیماری کی حالت میں بغیر ارادے کے کر رہے ہوں تو منافقوں کو موقع ملے دین میں اعتراض کرنے کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ آپ ﷺ سے گفتگو کیا کرتے بعض کاموں میں جب تک آپ کا ارادہ قطعی نہ ہوتا جیسے حدیبیہ کے دن گفتگو کی اور قریش کے ساتھ صلح کرنے میں گفتگو کی البتہ جب آپ کسی کام کا حتمی طور پر حکم کرتے تو کسی کو گفتگو کی مجال نہ رہتی اور اکثر علماء اس طرف ہیں کہ آپ ﷺ سے ان کاموں میں خطا ہو سکتی ہے جو صرف اپنی رائے سے دیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں کوئی حکم نہ اترے لیکن اس پر اجماع ہے کہ آپ ﷺ اس خطاء پر ثابت اور قائم نہیں رہ سکتے اور یہ بات معلوم ہے کہ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا درجہ سب مخلوقات سے زیادہ کیا ہے اس پر بھی آپ ﷺ لوازم بشریت سے پاک نہ تھے اور نماز میں آپ ﷺ کو سہو ہوا پس گمان ہو سکتا ہے کہ بیماری میں بھی ایسی کوئی بات پیدا ہو، اسی خیال سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ دریافت کرنے کا حکم دیا خطابیؒ نے کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کا اختلاف رحمت ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کو بہتر سمجھا اور اس حدیث پر صرف دو آدمیوں نے اعتراض کیا ہے ایک تو بے دین تھا یعنی جاحظ اور دوسرا احماقت میں مشہور یعنی اسحاق بن ابراہیم موصلی اس نے اپنی کتاب اغانی کے شروع میں اہل حدیث کی برائی کی ہے

اور یہ کہا ہے کہ وہ ایسی حدیثیں روایت کرتے ہیں جن کو خود سمجھتے نہیں ان دونوں کا اعتراض یہ ہے کہ اگر اختلاف رحمت ہو تو اتفاق عذاب کا ہوگا اور اس کا جواب یہ ہے کہ اختلاف کے رحمت ہونے سے اتفاق کا عذاب ہونا ضرور نہیں اور ایسے لزوم کا قائل وہی ہوگا جو جاہل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات کو تمہارے لئے رحمت کیا تو کیا اس سے دن عذاب ہوگا۔ خطابیؒ نے کہا اختلاف تین قسم کا ہے ایک تو اختلاف اثبات صانع اور اس کی توحید میں اور اس کا انکار کفر ہے۔ دوسری اس کی صفات اور مشیت میں اور اس کا انکار بدعت ہے تیسرے فروعی احکام میں جیسے کسی شے کی طہارت یا نجاست یا حدث یا غیر حدث میں اختلاف پس اس کو اللہ تعالیٰ نے رحمت کیا ہے اور یہی اختلاف مراد ہے حدیث میں ہے اختلاف امتی رحمۃ مازریؒ نے کہا اگر کوئی اعتراض کرے کہ صحابہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف ایسے موقعہ میں کیونکر جائز ہوا حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف حکم دیا کہ میرے پاس دوات کاغذ لاؤ تاکہ میں ایک کتاب لکھوں تو یہ اختلاف نافرمانی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ حرام ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ہر ایک امر وجوب کے لئے نہیں ہوتا اور قرائن سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے تو صحابہؓ کو اس کا قرینہ معلوم ہوا ہوگا کہ آپ ﷺ کا یہ حکم اختیاری تھا نہ وجوبی پھر انہوں نے اختیار کیا نہ لکھنے کو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے اسی کو مقتضی ہوئی اور شائد وہ یہ سمجھے کہ یہ حکم آپ ﷺ سے بلا قصد مصمم صادر ہوا اور یہی مراد ہے ہجر سے انتہی ملخصاً۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث بڑی نازک حدیث ہے اور شیعوں نے اس کو دلیل گردانا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنے کیلئے حالانکہ اگر تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطا ہوئی تو اس میں کیا استبعاد ہے کیونکہ ہم حضرت عمر ﷺ کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے اور ایسی خطا خصوصاً ایسی پریشانی اور رنج کی حالت میں جیسا حضرت ﷺ کی بیماری سے صحابہؓ کو تھی باعث طعن نہیں ہو سکتی اکثر جب رنج اور مصیبت میں انسان بدحواس ہو جاتا ہے تو دل قابو میں نہیں رہتا۔ زبان کا ذکر کیا ہے پس صرف ایسی ایک محتمل بات سے جس کی تاویل صحیح بھی ہو سکتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل اور مناقب متعددہ کو چھوڑ کر ان پر ملامت کرنا انتہا کی بے دینی اور ناخدا ترسی ہے واللہ علیٰ ذٰلک شہید۔

نووی نے کہا اصمعی نے کہا جزیرہ عرب انتہائے عدن سے لے کر عراق تک ہے طول میں اور جدہ سے لے کر اطراف شام تک ہے عرض میں اور ہروی نے مالک سے نقل کیا ہے کہ جزیرہ عرب سے مدینہ مراد ہے اور صحیح مشہور مالکؒ سے یہ ہے کہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن مراد ہے اور اس حدیث سے دلیل لی ہے۔ مالکؒ اور شافعیؒ اور علماء نے اور انہوں نے کافروں کے نکالنے کو واجب کہا ہے عرب سے اور کہا ہے کہ کافروں کو عرب میں رہنے کی اجازت نہیں دینا چاہئے لیکن شافعی نے اس حدیث کو خاص کیا ہے جزیرہ عرب کے ایک حصے سے اور وہ حجاز کا حصہ ہے جس میں مکہ اور مدینہ اور یمامہ داخل ہے نہ یمن وغیرہ علماء نے کہا کہ کفار کو عرب میں مسافرت کرنے سے منع نہ کیا جائے گا لیکن وہاں تین دن سے زیادہ ٹھہرنے سے منع کیا جائے گا، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس میں مکہ اور حرم مکہ مستثنیٰ ہے۔ وہاں کافروں کو داخل ہونے کی بھی اجازت نہ دی جائے گی اگر پوشیدہ چلا جائے تو اس کا نکالنا فوراً واجب ہے۔ اگر وہاں مر جائے اور دفن ہو جائے تو اس کی نعش نکال ڈالیں گے جب تک اس میں تغیر نہ ہوا ہو۔ یہی قول ہے جمہور فقہاء کا اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کافر کو حرم میں جانے کی اجازت دی ہے اور دلیل جمہور کا قول ہے اللہ تعالیٰ کا فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ وہ تیسری بات کیا تھی۔ بعض نے کہا کہ وہ اسامہ کے لشکر کا سامان کر دینا ہے اور قاضی عیاض نے کہا وہ تیسری بات یہ ہوگی کہ میری قبر کو وثن نہ بنانا۔ یعنی جیسے بتوں کی پرستش ہوتی ہے اس طرح میری قبر کی پرستش نہ کرنے لگنا اور بعض نے کہا وہ یہود کا نکالنا تھا۔

٤٢٣٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ جَعَلَ

۴۲۳۳: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا پنجشنبہ کا دن اور کیا ہے پنجشنبہ کا دل پھر ان کے آنسو بہنے لگے۔ دونوں گالوں پر

تَسِيْلُ دُمُوْعُهٗ حَتّٰى رَاَيْتُ عَلٰى خَدَّيْهِ كَاَنَّهَا نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْنِي بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَقَالُوْا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْجُرُ۔

جیسے موتی کی لڑی۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے پاس ہڈی اور دوات لاؤ یا تختی اور دوات لاؤ میں ایک کتاب لکھوا دوں کہ تم گمراہ نہ ہو۔'' لوگ کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کی شدت میں بے اختیار کچھ کہہ رہے ہیں۔

٤٢٣٤ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَّمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّاتَضِلُّوْنَ بَعْدَهٗ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ الْوَجَعُ وَعِنْدَ كُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَيْتِ فَاخْتَصَمُوْا مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ مَاقَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةَ مَاحَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِم وَلَغَطِهِمْ۔

۴۲۳۴: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اس وقت حجرے کے اندر کئی آدمی تھے ان میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آؤ تم کو میں ایک کتاب لکھ دیتا ہوں تم گمراہ نہ ہو گے'' اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیماری کی شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے بس کرتی ہے ہم کو اللہ کی کتاب اور گھر میں جو لوگ تھے انہوں نے اختلاف کیا کسی نے کہا دوات وغیرہ لاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب لکھوا دیں گے اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو گے اور بعض نے حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق کہا، جب ان کی باتیں زیادہ ہوئی اور اختلاف بہت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اٹھو جاؤ عبیداللہ نے کہا۔ ابن عباسؓ کہتے تھے بڑی مصیبت ہوئی بڑی مصیبت ہوئی یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے اختلاف اور غل کی وجہ سے کتاب نہ لکھوا سکے۔

تشریح ۞ یہ حضرت عمرؓ کی رائے ہے جو انہوں نے حضرت ﷺ کے حال کو دیکھ کر ظاہر کی اور آپ ﷺ کی تکلیف کو گوارہ نہ کیا ورنہ اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب مبین میں فرماتا ہے وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَانَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا اللہ کی کتاب ہم کو حکم کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور تابعداری کرنے کے لیے اور ایک حدیث میں ہے کہ نہ پاؤں میں تم میں کسی کو تکیہ کیے ہوئے اپنی چھپرکٹ پر میرا حکم اسے پہنچے اور وہ یہ کہے میں نہیں جانتا میں نے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پایا اس کی پیروی کی اور دوسری حدیث میں ہے کہ میں دیا گیا قرآن مجید اور مانند اس کے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر یہ کتاب لکھی جاتی تو اس سے ہدایت ہوتی پر جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی ویسا ہی ہوا اور اسی میں کچھ بہتری ہوگی۔

كِتَابُ النَّذْرِ

نذر کے مسائل

٤٢٣٥:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِهٖ عَنْهَا ۔

۴۲۳۵:عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے سعد بن عبادہؓ نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ میری ماں پر نذر تھی اور وہ اس کے ادا کرنے سے پیشتر ہی مرگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو ادا کردے اس کی طرف سے۔

تشریح ❀ نوویؒ نے کہا کہ اجماع کیا ہے مسلمانوں نے صحت نذر پر اور اس کے پورا کرنے کے وجوب پر اگر نذر عبادت ہو اور گناہ یا مباح کی نذر منعقد نہ ہوگی اور اس پر کفارہ نہیں ہے اور یہی اکثر علماء کا قول ہے اور امام احمدؒ اور ایک طائفہ کے نزدیک اس میں کفارہ ہے قسم کا اور میت کی طرف سے مالی حقوق بالاتفاق اس کا وارث ادا کرسکتا ہے اور بدنی میں اختلاف ہے۔ پھر مالی حقوق کا ادا کرنا ہر طرح واجب ہے خواہ وصیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر وصیت کی ہے تو واجب ہے ورنہ واجب نہیں ہے اور سعدؓ کی ماں کی نذر مطلق تھی یا روزے کی نذر تھی یا عتق تھا یا صدقہ اس میں اختلاف ہے لیکن ہر حال میں وارث پر ایفائے نذر اسی وقت واجب ہے جب میت مال چھوڑ جائے اور جو مال نہ چھوڑے تو مستحب ہے۔

٤٢٣٦:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ اللَّيْثِ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ ۔

۴۲۳۶:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ وَاَنَّهٗ لَا يَرُدُّ شَيْئًا

باب: نذر ماننے کی ممانعت اور اس سے کوئی چیز نہ لوٹنے کا بیان

٤٢٣٧:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الشَّحِيْحِ ۔

۴۲۳۷:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن ہم کو منع کرنے لگے نذر سے اور فرماتے تھے نذر کسی بلا کو نہیں پھیرتی جو تقدیر میں آنے والی ہے لیکن نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے مال نکلتا ہے۔

تشریح ❀ یعنی مومن کو چاہیے کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے کرے نہ اپنے مطلبوں اور مرادوں کے عوض میں یہ تو ایک تجارت ٹھہری اور تقدیر پر یقین رکھے یہ اعتقاد نہ کرے کہ نذر سے تقدیر پلٹ جائے گی جب اللہ تعالیٰ کی نذر کا یہ حال ہو کہ اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع کریں تو اور بزرگوں کی نذر معاذ اللہ کیونکر درست ہوگی اور اس سے کیونکر بلا رد ہوگی یہ جاہلوں کے خیال ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے بچائے۔

٤٢٣٨:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّ لَا يُؤَخِّرُهٗ وَ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ ۔

۴۲۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نذر کسی شے کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے (بلکہ جو وقت جس کام کا تقدیر میں لکھا ہے اسی وقت پر ہوگا) بلکہ نذر بخیل کے دل سے مال نکالتی ہے۔''

٤٢٣٩:عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَ قَالَ اِنَّهٗ لَايَاْتِيْ بِخَيْرٍ وَّ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ ۔

۴۲۳۹: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نذر سے اور فرمایا ''اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا (یعنی کوئی آنے والی بلا نہیں رکتی اور تقدیر نہیں پھرتی) بلکہ بخیل کے دل سے مال نذر کے سبب سے نکلتا ہے (یعنی بخیل یوں تو خیرات نہیں کرتا۔ جب آفت آتی ہے تو نذر ہی کے بہانے روپیہ دیتا ہے اور مسکینوں کو فائدہ ہوتا ہے)۔''

٤٢٤٠:عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

۴۲۴۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٢٤١:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَايُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَّ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ ۔

۴۲۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نذر مت کرو کیونکہ نذر سے تقدیر نہیں پھرتی صرف بخیل سے مال جدا ہوتا ہے۔''

٤٢٤٢:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ ۔

۴۲۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا نذر سے اور فرمایا۔ ''اس سے تقدیر نہیں پھرتی۔ بلکہ بخیل کا مال نکلتا ہے۔''

٤٢٤٢:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ شَيْئًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ عَزَّوَ جَلَّ قَدَّرَهٗ لَهٗ وَلٰكِنَّ النَّذْرَ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرَجُ بِذٰلِكَ مِنَ الْبَخِيْلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيْلُ يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَ ۔

۴۲۴۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نذر کسی ایسی چیز کو آدمی سے نزدیک نہیں کرتی جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی لیکن نذر موافق ہوتی ہے تقدیر کے تو نکلتا ہے نذر کی وجہ سے بخیل کے پاس سے وہ مال جس کو وہ نہیں چاہتا تھا نکالنا۔''

٤٢٤٤:عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۲۴۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ: لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ

باب: ایسی نذر جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور جس کو پورا کرنے کی طاقت نہ ہو اس کو پورا نہ کرنے کا بیان

٤٢٤٥:عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۴۲۴۵: عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ثقیف اور بنی

عَنْهُ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَأَصَابُوا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَأَتَى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ قَالَ مَاشَأْنُكَ قَالَ بِمَ أَخَذْتَنِي وَ بِمَ أَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ قَالَ إِعْظَامًا لِذٰلِكَ أَخَذْتُكَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفٍ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَقِيقًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَاشَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْقُلْتَهَا وَ أَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَأَتَاهُ فَقَالَ مَاشَأْنُكَ قَالَ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَظَمْآنُ فَاسْقِنِي قَالَ هٰذِهِ حَاجَتُكَ فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَأُسِرَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأُصِيبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْوَثَاقِ وَكَانَ الْقَوْمُ يُرِيحُونَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْوَثَاقِ فَأَتَتِ الْإِبِلَ فَجَعَلَتْ إِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيرِ رَغَا فَتَتْرُكُهُ حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَهِيَ نَاقَةٌ مُنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ وَنَذِرُوا بِهَا فَطَلَبُوهَا فَأَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرَتْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ رَآهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّهَا نَذَرَتْ إِنْ

عقیل میں دوستی تھی حلف کے ساتھ۔تو ثقیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے دوشخصوں کو قید کرلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے صحابہ نے بنی عقیل میں سے ایک شخص کو گرفتار کرلیا اور عضباء (نام ہے حضرت کے ناقہ کا) کو بھی اس کے ساتھ پکڑا۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس آئے وہ بندھا ہوا تھا۔اس نے کہا یا محمد یا محمد۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس گئے اور پوچھا کیا کہتا ہے۔ وہ بولا آپ صلی اللہ وآلہ وسلم نے مجھے کس قصور میں پکڑا اور حاجیوں کے سردار یعنی عضبا کو کس قصور میں پکڑا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بڑا قصور ہے اور میں نے تجھے پکڑا ہے تیرے دوست ثقیف کے قصور کے بدلے۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے اس نے پھر پکارا یا محمد یا محمد اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت رحمدل اور مہربان تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر لوٹے اس کی طرف اور پوچھا کیا کہتا ہے۔ وہ بولا میں مسلمان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو اس وقت یہ کہتا جب تو اپنے کام کا مختار تھا (یعنی گرفتار نہیں ہوا تھا) تو بالکل نجات پاتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹے، اس نے پھر پکارا یا محمد یا محمد۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے وہ بولا میں بھوکا ہوں۔ مجھے کھانا کھلایئے اور پیاسا ہوں مجھے پانی پلایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ لے۔ (یعنی کھانا، پانی اس کو دیا) پھر وہ ان دو شخصوں کے بدلے چھوڑا گیا۔ جن کو ثقیف نے قید کرلیا تھا۔ راوی نے کہا۔ انصار میں کی ایک عورت قید ہوگئی اور عضباء بھی قید ہوگئی پھر وہ عورت بند میں تھی اور کافر اپنے جانوروں کو آرام دے رہے تھے اپنے گھروں کے سامنے، وہ ایک رات بھاگ نکلی، بند میں سے اور اونٹوں کے پاس آئی جس اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز کرتا وہ اس کو چھوڑ دیتی یہاں تک کہ عضباء کے پاس آئی اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئی۔ پھر ڈانٹا اس کو وہ چلی کافروں کو خبر ہوگئی وہ عضباء کے پیچھے چلے (اپنی اپنی اونٹنی پر سوار ہو کے) لیکن عضباء نے ان کو تھکا دیا۔ (یعنی کوئی پکڑ نہ سکا عضباء ایسی تیز رو تھی) اس عورت نے نذر کی اللہ کی کہ اگر عضباء مجھے بچالے جائے تو میں اس کی

نَجَّاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِئْسَ مَاجَزَتْهَا نَذَرَتْ لِلّٰهِ اِنْ نَّجَّاهَا اللّٰهُ فَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَّلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حَجَرٍ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ۔

قربانی کروں گی۔ جب وہ عورت مدینہ میں آئی اور لوگوں نے دیکھا اور انہوں نے کہا یہ تو عضباء ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی۔ وہ عورت بولی میں نے نذر کی ہے۔ اگر عضباء پر اللہ تعالیٰ مجھے نجات دے تو اس کو نحر کروں گی یہ سن کر صحابہؓ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (تعجب سے) فرمایا سبحان اللہ کیا برا بدلہ دیا اس عورت نے عضباء کو (یعنی عضباء نے تو اس کی جان بچائی اور وہ عضباء کی جان لینا چاہتی ہے) اس نے نذر کی کہ اگر اللہ تعالیٰ عضباء کی پیٹھ پر اس کو نجات دے تو وہ عضباء ہی کی قربانی کرے گی۔ جو نذر گناہ کے لیے کی جائے وہ پوری نہ کی جائے اور نہ وہ نذر جس کا انسان مالک نہیں اور ابن حجر کی روایت میں ہے۔ نہیں ہے نذر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کوئی کافر قید ہوا اور پھر مسلمان ہو جائے تو اس کو قتل نہ کریں گے۔ لیکن اس کو غلام بنانا یا اس کے بدل روپیہ یا دوسرا شخص لینا یا مفت چھوڑ دینا درست ہے اور جو قید سے پہلے مسلمان ہو تو وہ اور مسلمانوں کی طرح بالکل آزاد رہے گا۔ اس موقعہ پر ایک نقل مجھ کو یاد آئی ہے۔ ایک افغان نے کسی عالم سے تمام علم تحصیل کیا جب فارغ ہوا۔ تو ایک روز چھری تیز کر کے اپنے استاد کے پاس تنہائی میں پہنچا اور کہنے لگا۔ آپ نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ اس کا بدلہ میں دنیا میں کچھ نہیں کر سکتا مگر ایک بدلہ میں نے سوچ کر نکالا ہے۔ استاد نے پوچھا وہ کیا ہے۔ شاگرد نے کہا میں اس چھری سے آپ کو شہید کرتا ہوں آپ مزے سے جنت کو سدھاریئے اور میں دوزخ سے سمجھ لوں گا۔ استاد بہت گھبرائے انہوں نے سوچ کر یہ کہا کہ تدبیر تو تم نے خوب نکالی لیکن ذرا میں غسل کر لوں اور کپڑے بدل لوں، اتنی مہلت دو۔ شاگرد نے کہا اچھا اور حجرے سے باہر آیا، استاد نے حجرے کا دروازہ بند کیا اور چلانا شروع کیا یارو دوڑو یہ مجھے مارے ڈالتا ہے۔ بستی والے جمع ہوئے اور شاگرد کو ملامت کی اس نے کہا واہ عجب الٹا زمانہ ہے میں نے استاد کی بھلائی کے لیے اپنا جہنمی ہونا قبول کیا تھا، اگر ان کی عقل ایسی اوندھی ہے تو مجھے کیا غرض ہے کہ ان کو شہید کا درجہ دلاؤں۔ اگرچہ جانور کا نحر گناہ نہیں، پر یہ اخلاق سے بعید ہے کہ وہ جانور سواری کا ہو اور عمدہ سواری دیتا ہو اور وقت پر کام آیا ہو اسی کی قربانی کرے۔ علاوہ اس کے عضباء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی تھی وہ اس عورت کی ملک نہ تھی۔ پھر پرائے جانور کی قربانی کرنا گناہ میں داخل ہے نوویؒ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو شخص نذر کرے گناہ کرنے کی جیسے شراب پینے کی تو وہ نذر باطل ہے اور اس میں کفارہ وغیرہ کچھ نہیں۔ مالکؒ اور شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ اور داؤدؒ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام احمدؒ کے نزدیک اس میں کفارہ ہے قسم کا۔

٤٢٤٦: عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ كَانَتِ الْعَضْبَآءُ لِرَجُلٍ مِّنْ عُقَيْلٍ وَّ كَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَآجِّ وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا فَاَتَتْ عَلٰى نَاقَةٍ ذَلُوْلٍ مُّجَرَّسَةٍ وَّفِيْ حَدِيْثِ

۴۲۴۶: وہی جو اوپر گزرا۔ حماد کی روایت میں ہے کہ عضباء بنی عقیل کے ایک شخص کی تھی اور حاجیوں کے ساتھ جو اونٹنیاں آگے رہتی تھیں ان میں سے تھی اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ عورت ایک اونٹنی کے پاس آئی جو غریب تھی۔ ملائم اور ثقفی کی روایت میں ہے اور وہ اونٹنی

الثَّقَفِيِّ وَهِيَ نَاقَةٌ مُّدَرَّبَةٌ ۔

تھی غریب ۔

بَابُ: مَنْ نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ پیدل جانے والے کی نذر کا بیان

٤٢٤٨ :عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ وَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

۴۲۴۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں تکیہ لگائے جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اس نے نذر کی ہے پیدل چلنے کی آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اسے عذاب دینے سے اور حکم کیا اس کو سوار ہو جانے کا۔''

٤٢٤٨ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ شَيْخًا يَّمْشِيْ بَيْنَ ابْنَيْهِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشَانُ هٰذَا قَالَ ابْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبْ اَيُّهَاالشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَّذْرِكَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَابْنِ حُجْرٍ ۔

۴۲۴۸: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں ٹیکا دے کر چل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو کیا ہوا ہے۔ اس کے بیٹوں نے کہا یا رسول اللہ اس پر نذر ہے (پیدل حج پر جانے کی) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ سوار ہو جا اے بوڑھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ محتاج نہیں ہے تیرا اور تیری نذر کا۔

٤٢٤٩ :عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۲۴۹: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٢٥٠ :عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ حَافِيَةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهٗ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ ۔

۴۲۵۰: عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے میری بہن نے نذر کی کہ بیت اللہ تک ننگے پاؤں جائے گی۔ تو حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنے کا۔ میں نے پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بوڑھے کی حدیث تو محمول ہے اس پر جو عاجز ہو جائے چلنے سے وہ تو سوار ہو لے اور ایک قربانی کرے اور عقبہؓ کی بہن کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب تک طاقت ہو تو پاؤں سے چلے۔ پھر جب تھک جائے تو سوار ہو لے۔ اس حدیث میں بھی دم دے اور یہی قول ہے شافعیؒ اور ایک جماعت کا اور ننگے پاؤں چلنے کی صورت میں جوتا پہننا درست ہے۔

٤٢٥١ :عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ حَافِيَةً وَزَادَ وَكَانَ اَبُو الْخَيْرِ

۴۲۵۱: اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

لَايُفَارِقُ عُقْبَةَ۔

٤٢٥٢:عَنْ يَزِيْدَ بْنَ اَبِیْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّزَّاقِ۔

۴۲۵۲:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابٌ: فِیْ كَفَّارَةِ النَّذْرِ

باب: نذر کے کفارہ کا بیان

٤٢٥٣:عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

۴۲۵۳:عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔''

تشریح: نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ محمول ہے نذر الحاج پر اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً کوئی کہے اگر میں زید سے بات کروں تو ایک حج کرنا اللہ کے لیے مجھ پر لازم ہے پھر وہ بات کرے تو اس کو اختیار ہوگا۔خواہ قسم کا کفارہ دے یا نذر بجالائے اور امام احمدؒ کے نزدیک محمول ہے نذر معصیت پر جیسے کوئی نذر کرے شراب پینے کی یا اور کسی گناہ کی تو وہ کفارہ دے مثل کفارہ قسم کے اور ایک جماعت فقہاء اہل حدیث کا مذہب یہ ہے کہ ہر نذر میں اس کو اختیار ہے خواہ نذر پوری کرے خواہ کفارہ دے۔

كِتَابُ الْأَيْمَانِ

قسموں کے مسائل

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

باب: اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کی ممانعت

٤٢٥٤: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْهٰكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا۔

۴۲۵۴: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو باپ دادوں کی قسم کھانے سے۔'' حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا قسم اللہ کی میں نے نہیں قسم کھائی۔ باپ دادا کی جب سے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قسم نہ اپنی طرف سے نہ دوسرے کی طرف سے۔

تشریح ❁ علماء کرام نے کہا ہے حکمت اس ممانعت کی یہ ہے کہ قسم سے عظمت نکلتی ہے اس شخص کی جس کی قسم کھاتے ہیں اور عظمت حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے پس نہ مشابہ کیا جائے گا اس کے اور کوئی اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی قسم سو بار کھاؤں پھر پورا نہ کروں تو بہتر ہے اس سے کہ اور کسی کی قسم کھاؤں اور پورا کروں۔ اگر کوئی کہے کہ ایک حدیث میں خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا افلح و ابیه ان صدق اور اس کے باپ کی قسم کھائی۔ جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بطور عادت کے زبان سے نکل گیا اور وہاں قسم کی نیت نہ تھی اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوقات کی قسم کھاتا ہے وہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے پس وہ شرف دیتا ہے اپنی مخلوقات کو ایک دوسرے پر قسم کھا کر۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہ ہمارے علماء کے نزدیک غیر اللہ کی قسم کھانا مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

٤٢٥٥: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا۔

۴۲۵۵: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ میں نے جب سے نبی اکرم ﷺ کو قسم سے منع کرتے ہوئے سنا میں نے قسم نہیں کھائی اور نہ ہی اس کے ساتھ بات کی خود سے یا کسی سے روایت کرتے ہوئے۔

٤٢٥٦: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُوْنُسَ وَمَعْمَرٍ۔

۴۲۵۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قسم کھاتے ہوئے اپنے باپ کی پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

٤٢٥٧ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ رَكْبٍ وَّ عُمَرُ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَنَادٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهٰكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ ۔

۴۲۵۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چند سواروں میں اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا ان کو اور فرمایا خبردار رہو۔ اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو اپنے باپ دادا کی قسم کھانے سے۔ پھر جو کوئی تم میں سے قسم کھانا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے یا چپ رہے (یعنی قسم ہی نہ کھائے ضرورت کیا ہے)

٤٢٥٨ :عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۴۲۵۸: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٢٥٩ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِاٰبَآئِهَا قَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ ۔

۴۲۵۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص قسم کھانا چاہے وہ قسم نہ کھائے مگر اللہ کی، قریش اپنے باپ دادوں کی قسم کھایا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مت قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی۔

بَابٌ: مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

باب: جو لات و عزیٰ کی قسم کھائے اس کو لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے

٤٢٦٠ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِيْ حَلْفِهٖ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ۔

۴۲۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص تم میں سے قسم کھائے لات (اور عزیٰ) کی (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے زمانے میں جن کی لوگ پوجا کرتے تھے) وہ کہے لا الٰہ الا اللہ اور جو کوئی کہے دوسرے سے آ میں تجھ سے جوا کھیلوں تو وہ صدقہ دے۔''

تشریح: کیونکہ اس نے وہ کام کیا جو کافر کرتے ہیں اور بتوں کی تعظیم کرنا کفر ہے۔ نوویؒ نے کہا جب کوئی قسم کھائے لات اور عزیٰ کی یا اور کسی بت کی یا یوں کہے اگر میں ایسا کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا اسلام سے بری ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بری ہوں تو اس کی قسم منعقد ہی نہ ہوگی اور اس کو استغفار کرنا اور کلمہ پڑھنا چاہیے اور کفارہ لازم نہ ہوگا اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک کفارہ لازم ہوگا۔ مگر مبتدع یا بری من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا یہودی یا نصرانی کی صورت میں تا کہ وہ کفارہ ہو جائے گناہ کا۔ خطابیؒ نے کہا اتنا صدقہ دے جتنے سے وہ جوا کھیلنے والا تھا۔ مگر صحیح یہ ہے کہ مقدار کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جتنا ہو سکے اتنا صدقہ دے۔ قاضی عیاضؒ نے کہا اس حدیث سے جمہور علماء کا مذہب صحیح ہوتا ہے کہ گناہ جب دل میں جم جائے تو وہ بھی گناہ ہوتا ہے اس کا بیان شروع کتاب میں تفصیل سے گزرا (نوویؒ)

٤٢٦١ :عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَحَدِيْثُ

۴۲۶۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

مَعْمَرٍ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ وَفِي حَدِيْثِ الْاَوْزَاعِيِّ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى قَالَ اَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ هٰذَا الْحَرْفُ يَعْنِي قَوْلَهُ تَعَالٰى اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ لَا يَرْوِيْهِ اَحَدٌ غَيْرُ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَلِلزُّهْرِيِّ نَحْوَ مِنْ تِسْعِيْنَ حَدِيْثًا يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يُشَارِكُهُ فِيْهِ اَحَدٌ بِاَسَانِيْدَ جِيَادٍ۔

٤٢٦٢: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِيْ وَلَا بِاٰبَآئِكُمْ۔

۴۲۶۲: عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مت کھاؤ قسم بتوں کی اور نہ اپنے باپ داداؤں کی۔''

بَابُ: نَدْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِيْنًا فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَآ اَنْ يَّاْتِيَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَيُكَفِّرَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ

باب: جو شخص قسم کھائے کسی کام پر پھر اس کے خلاف کو بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور قسم کا کفارہ دے

٤٢٦٣: عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَآ اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثْنَا مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُتِيَ بِاِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا اَوْ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَّا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَآ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَاَتَوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَآ اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَآ اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ ثُمَّ اَرٰى خَيْرًا مِّنْهَآ اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

۴۲۶۳: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے۔ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ چند اشعریوں کے ساتھ آپؐ سے سواری مانگنے کے لیے آپؐ نے فرمایا قسم اللہ کی میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس کوئی سواری نہیں جو تم کو دوں۔ پھر ٹھیرے رہے ہم جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ بعد اس کے جناب رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم کے پاس اونٹ آئے۔ آپؐ نے حکم دیا ہم کو سفید کوہان کے تین اونٹ دینے کا۔ جب ہم چلے تو ہم نے کہا یا بعض نے ہم میں سے کہا اللہ تعالیٰ برکت نہ دے ہم کو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور سواری مانگی تو آپؐ نے قسم کھائی ہم کو سواری نہ ملے گی۔ پھر آپؐ نے ہم کو سواری دی۔ لوگوں نے آن کر رسول اللہ ﷺ سے کہا۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تم کو سوار نہیں کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سوار کیا اور میں تو اگر اللہ چاہے کسی بات کی قسم نہ کھاؤں گا۔ پھر اس سے بہتر دوسرا کام دیکھوں گا۔ مگر اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہ کام کروں گا جو بہتر ہے۔

تشریح: نوویؒ نے کہا اس حدیث سے اور اس کے بعد جو حدیثیں آتی ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ قسم کھانے کے بعد اگر اس کا توڑنا بہتر معلوم ہو تو توڑ ڈالے اور کفارہ دے اور اس پر اتفاق ہے علماء کرام کا اور کفارہ قسم توڑنے سے پہلے واجب نہ ہوگا اور توڑنے کے بعد کفارہ دینا درست ہے لیکن قسم سے پہلے کفارہ درست نہیں اس پر بھی اتفاق ہے اور اختلاف ہے اس میں کہ توڑنے سے پہلے کفارہ دینا درست ہے یا نہیں تو مالکؒ اور اوزاعیؒ اور ثوریؒ کے نزدیک درست ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک درست نہیں۔

٤٢٦٤: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَصْحَابِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْئَلُهٗ لَهُمُ الْحُمْلَانَ اِذْهُمْ مَعَهٗ فِیْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِیَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَقُلْتُ يَانَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابِیْ اَرْسَلُوْنِیْ اِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ عَلٰی شَیْءٍ وَّوَافَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا اَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِيْنًا مِّنْ مَّنْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَّخَافَةِ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ فَاَخْبَرْتُهُمُ الَّذِیْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَلْبَثْ اِلَّا سُوَيْعَةً اِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُّنَادِیْ اَیْ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ قَيْسٍ فَاَجَبْتُهٗ فَقَالَ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْكَ فَلَمَّا اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْهٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ بِسِتَّةِ اَبْعِرَةٍ اِبْتَاعَهُنَّ حِيْنَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ اِلٰی اَصْحَابِكَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ اَوْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوْهُنَّ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی فَانْطَلَقْتُ اِلٰی اَصْحَابِیْ بِهِنَّ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنْ وَّاللّٰهِ لَا اَدَعُكُمْ حَتّٰی يَنْطَلِقَ مَعِیْ بَعْضُكُمْ اِلٰی

۴۲۶۴: ابوموسیٰؓ سے روایت ہے میرے ساتھیوں نے مجھ کو بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس سواری مانگنے کو۔ جب وہ آپؐ کے ساتھ گئے تھے۔ جیش العسرہ یعنی غزوہ تبوک میں۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ میرے ساتھیوں نے مجھے بھیجا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سواری کے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی میں تم کو سواری نہ دوں گا اور اتفاق سے جب میں نے یہ کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ میں میں تھے۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ میں رنجیدہ ہو کر لوٹا اور دو باتوں کا مجھ کو رنج تھا۔ ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکار سے اور دوسرے اس خیال سے کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ سے رنج نہ ہوا ہو۔ میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان کو جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہہ سنایا۔ تھوڑی دیر میں ٹھہرا تھا کہ بلالؓ کی آواز میں نے سنی عبداللہ بن قیسؓ! (یہ نام ہے ابوموسیٰ اشعریؓ کا) کون ہے؟ میں نے جواب دیا۔ انہوں نے کہا۔ چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے بلاتے ہیں۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''یہ جوڑا لے اور یہ جوڑا'' اور یہ جوڑ اونٹوں کا سب چھ اونٹ جن کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعدؓ سے خریدا تھا اور ان کو لے جا اپنے ساتھیوں کے پاس اور کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول نے یہ سواری تم کو دی ہے۔ تو سوار ہو اس پر۔ ابوموسیٰؓ نے کہا میں وہ اونٹ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور ان سے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو یہ سواریاں دی ہیں۔ لیکن میں تم کو نہیں چھوڑوں گا جب تک تم میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ نہ چلیں ان لوگوں کے پاس جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا انکار سنا ہے۔ پھر دینا آپ ﷺ کا اس کے بعد تم یہ گمان نہ کرنا میں نے تم سے وہ کہہ دیا جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا تھا (چونکہ پہلے رسول اللہ

مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِيْنَ سَئَلْتُهٗ لَكُمْ وَمَنْعَهٗ فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ
اَعْطَاءَهٗ اِيَّايَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا تَظُنُّوْا اَنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ
شَيْئًا لَّمْ يَقُلْهُ فَقَالُوْا لِيْ وَاللّٰهِ اِنَّكَ عِنْدَنَا
لَمُصَدَّقٌ لَنَفْعَلَنَّ مَآ اَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ مُوْسٰى
بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ حَتّٰى اَتَوُا الَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهٗ اِيَّاهُمْ ثُمَّ اِعْطَاءَ
هُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوْهُمْ بِمَا حَدَّثَهُمْ بِهٖ اَبُوْ مُوْسٰى
سَوَآءً۔

٤٢٦٥: عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى فَدَعَا بِمَآئِدَتِهٖ وَعَلَيْهَا لَحْمُ
دَجَاجٍ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ شَبِيْهٌ
بِالْمَوَالِيْ فَقَالَ لَهٗ هَلُمَّ فَتَلَكَّاَ فَقَالَ هَلُمَّ فَاِنِّيْ قَدْ
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ
مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ
فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اَطْعَمَهٗ فَقَالَ هَلُمَّ اُحَدِّثْكَ عَنْ
ذٰلِكَ اِنِّيْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ
وَ اللّٰهِ لَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَلَبِثْنَا مَاشَآءَ اللّٰهُ فَاُتِيَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَدَ
عَانَا فَاَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّى الذُّرٰى قَالَ
فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ اَغْفَلْنَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ لَايُبَارَكُ لَنَا
فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَتَيْنَاكَ
نَسْتَحْمِلُكَ وَ اِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا ثُمَّ
حَمَلْتَنَا اَفَنَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ وَ اللّٰهِ اِنْ
شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَ هَا

ﷺ نے ابوموسیٰؓ سے سواری دینے کا انکار کیا اور انہوں نے اپنے ساتھیوں
سے کہہ دیا۔ بعد اس کے آپؐ نے سواریاں دیں تو ابوموسیٰؓ ڈرے کہیں
میرے یار یہ نہ سمجھیں کہ اس نے اپنی طرف سے بات بنالی اور رسول اللہ
ﷺ نے انکار نہ کیا ہوگا۔ اس لیے مقابلہ کرانا چاہا) میرے ساتھیوں نے کہا
قسم اللہ کی تم ہمارے نزدیک سچے ہو اور جو تم چاہتے ہو ہم ویسا ہی کریں
گے۔ (یعنی تمہارے ساتھ چلیں گے) پھر ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان میں
سے کئی آدمیوں کو لے کر گئے ان لوگوں کے پاس جنہوں نے پہلے رسول اللہ
ﷺ کا انکار اور بعد اس کے دینا دیکھا تھا اور ان لوگوں نے ویسا ہی بیان
کیا۔ ابوموسیٰؓ کے یاروں سے جیسے ابوموسیٰؓ نے ان سے بیان کیا تھا۔

۴۲۶۵: حضرت ابوقلابہؓ سے روایت ہے میں ابوموسیٰؓ کے پاس تھا انہوں
نے اپنا دسترخوان منگوایا، اس پر مرغ کا گوشت تھا ایک شخص آیا بنی تیم اللہ
میں سے سرخ رنگ کا جیسے غلام ہوتے ہیں۔ ابوموسیٰؓ نے اس سے کہا آؤ
(یعنی کھانے میں شریک ہو) اس نے تامل کیا پھر ابوموسیٰؓ نے کہا آؤ کیونکہ
میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے یہ گوشت کھاتے ہوئے وہ مرد
بولا میں نے مرغ کو کچھ کھاتے دیکھا (یعنی نجاست وغیرہ) تو مجھے گھن آئی
میں نے قسم کھالی اب اس کا گوشت نہ کھاؤں گا۔ ابوموسیٰؓ نے کہا آ اور شریک
ہو میں تجھ سے قسم کی حدیث بھی بیان کرتا ہوں۔ میں جناب رسول اللہ ﷺ
کے پاس آیا (اپنے چند اشعری یاروں کے ساتھ سواری کو۔ آپؐ نے فرمایا
میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں قسم اللہ کی تم کو سواری نہیں دوں گا پھر
جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کے
پاس اونٹوں کی لوٹ آئی آپ ﷺ نے ہم کو بلا بھیجا اور پانچ اونٹ دلوائے
سفید کوہان کے۔ جب ہم چلے تو ایک نے دوسرے سے کہا ہم نے رسول
اللہ ﷺ کو بھلا دی وہ قسم جو آپ ﷺ نے کھائی تھی (کہ ہم کو سواری نہ دیں
گے اور یاد نہ دلایا ہم نے آپ ﷺ کو) برکت نہ ہوگی ہم کو پھر ہم لوٹے
آپؐ کے پاس اور عرض کیا یا رسول للہ ہم آئے تھے آپ ﷺ کے پاس
سواری مانگنے کو تو آپؐ نے قسم کھالی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر آپؐ نے
سواری دی ہم کو اور آپ بھول گئے یا رسول اللہ اپنی قسم کو آپ نے فرمایا میں تو

خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَّ تَحَلَّلْتُهَا فَانْطَلِقُوْا فَاِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

قسم اللہ کی اگر اللہ تعالیٰ چاہے کوئی قسم نہ کھاؤں گا پھر اس سے بہتر دوسری بات دیکھوں گا تو جو بہتر بات ہے وہ کروں گا اور قسم کھول ڈالوں گا سو تم جاؤ تم کو اللہ نے سواری دی ہے (اسی طرح تو بھی اپنی قسم کو توڑ اور مرغ کا گوشت جو حلال ہے اس کو کھا)۔

۴۲۶۶: عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وُدٌّ وَاِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فِيْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۴۲۶۶: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۲۶۷: عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسَى وَاقْتَصُّوْا جَمِيْعًا الْحَدِيْثَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

۴۲۶۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۴۲۶۸: عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِیْ مُوْسٰى وَهُوَ يَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا نَسِيْتُهَا۔

۴۲۶۸: وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی میں نہیں بھولا قسم کو۔''

۴۲۶۹: عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ مَا عِنْدِیْ مَا اَحْمِلُكُمْ وَاللّٰهِ مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ بَعَثَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰى فَقُلْنَا اِنَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا فَاَتَيْنَاهُ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ اَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ۔

۴۲۶۹: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سواری مانگنے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے پاس سواری نہیں ہے اور میں تم کو قسم اللہ کی سواری نہیں دوں گا'' پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس تین اونٹ بھیجے جن کی کوہان چت کبری تھی ہم نے کہا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھے سواری مانگنے کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی کہ ہم کو سواری نہ دیں گے پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا پھر دوسری بات بہتر پاتا ہوں تو وہ بہتر کام کرتا ہوں (اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں)۔

۴۲۷۰: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَاَتَيْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

۴۲۷۰: ابو موسیٰ سے روایت ہے ہم پیدل تھے سفر میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے آئے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۴۲۷۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ

۴۲۷۱: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص کو دیر ہوگئی رسول

النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَوَجَدَ الصِّبْيَةَ قَدْنَامُوْا فَاَتَاهُ اَهْلُهٗ بِطَعَامِهٖ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ مِنْ اَجْلِ صِبْيَتِهٖ ثُمَّ بَدَالَهٗ فَاَكَلَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِهَا وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر وہ اپنے گھر گیا تو بچوں کو دیکھا وہ سو گئے ہیں اس کی عورت کھانا لائی اس نے قسم کھالی میں نہ کھاؤں گا اپنے بچوں کی وجہ سے پھر اس کو کھانا مناسب معلوم ہوا اور اس نے کھالیا بعد اس کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص حلف کرے کسی بات پر پھر دوسری بات اس سے بہتر سمجھے تو کرے اور قسم کا کفارہ دے''۔

٤٢٧٢ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ۔

۴۲۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر دوسری بات اس سے بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور بہتر بات کرے''۔

٤٢٧٣ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْيُكَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔

۴۲۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھائے کسی بات کی پھر اس کا خلاف بہتر سمجھے تو جو بہتر سمجھے وہ کرے اور قسم کا کفارہ دے''۔

٤٢٧٤ :عَنْ سُهَيْلٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ فَلْيُكَفِّرْ يَمِيْنَهٗ وَلْيَفْعَلِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

۴۲۷۴: اس میں یہ ہے کہ کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کرے۔

٤٢٧٥ :عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ جَآءَ سَآئِلٌ اِلٰى عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ فَسَئَلَهٗ نَفَقَةً فِيْ ثَمَنِ خَادِمٍ اَوْفِيْ بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِيْ مَآ اُعْطِيْكَ اِلَّا دِرْعِيْ وَ مِغْفَرِيْ فَاَكْتُبُ اِلٰى اَهْلِيْ اَنْ يُّعْطُوْكَهَا قَالَ فَلَمْ يَرْضَ فَغَضِبَ عَدِيٌّ فَقَالَ وَ اللّٰهِ لَآ اُعْطِيْكَ شَيْئًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ رَضِيَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَآ اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ ثُمَّ رَاٰى اَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهَا فَلْيَاْتِ التَّقْوٰى مَا حَنِثْتُ يَمِيْنِيْ۔

۴۲۷۵: تمیم بن طرفہ سے روایت ہے ایک فقیر مانگنے کو آیا عدی بن حاتمؓ کے پاس اور سوال کیا ان سے غلام کی قیمت کا یا کوئی حصہ اس کی قیمت کا عدیؓ نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر میری زرہ اور خود تو میں اپنے گھر والوں کو لکھتا ہوں تجھے دینے کیلئے وہ راضی نہ ہوا۔ عدیؓ کو غصہ آیا اور کہا قسم اللہ کی میں تجھے کچھ نہیں دوں گا۔ پھر وہ شخص راضی ہو گیا عدیؓ نے کہا اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے ''جو شخص قسم کھائے پھر دوسری بات اس سے بڑھ کر پرہیز گاری کی سمجھے تو وہ بات کرے'' تو میں اپنی قسم نہ توڑتا (اور تجھے کچھ نہ دیتا)۔

٤٢٧٦ :عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّلْيَتْرُكْ يَمِيْنَهٗ۔

۴۲۷۶: عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص قسم کھائے پھر اس کا خلاف کرنا بہتر سمجھے تو اس کو کرے اور قسم کو چھوڑ دے''۔

٤٢٧٧ :عَنْ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ اَحَدُكُمْ عَلَى الْيَمِيْنِ فَرَاٰى خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ هَاوَلْيَاتِ الَّذِیْ هُوَخَيْرٌ۔

۴۲۷۷: عدیؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی قسم کھائے پھر اس کا خلاف کرنا بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہو وہ کرے۔''

٤٢٧٨ :عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

۴۲۷۸: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٢٧٩ :عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ اَتَاهُ رَجُلٌ يَّسْئَلُهٗ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ تَسْاَلُنِیْ مِائَةَ دِرْهَمٍ وَاَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللّٰهِ لَا اُعْطِيْكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ ثُمَّ رَاٰى خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ ۔

۴۲۷۹: عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور سو درم مانگنے لگا۔ انہوں نے کہا تو مجھ سے سو درم مانگتا ہے اور میں حاتم کا بیٹا ہوں قسم اللہ تعالیٰ کی میں تجھے نہ دوں گا پھر کہا میں ایسا ہی کرتا (یعنی تجھے نہ دیتا) اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ ﷺ فرماتے تھے ''جو شخص قسم کھائے کسی کام کی پھر اس سے بہتر دوسرا کام سمجھے تو جو بہتر ہے وہ کرے''۔

٤٢٨٠ :عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ اَنَّ رَجُلًا سَئَلَهٗ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَكَ اَرْبَعُ مِائَةٍ فِیْ عَطَائِیْ۔

۴۲۸۰: تمیم بن طرفہ سے روایت ہے میں نے عدیؓ بن حاتم سے سنا ایک شخص نے ان سے سوال کیا پھر بیان کیا اس طرح جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عدی نے کہا تو چار سو درہم لے میری تنخواہ میں سے۔

٤٢٨١ :عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَاتَسْئَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَّسْئَلَةٍ وُّكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ اُعِنْتَ وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَائْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ ۔

۴۲۸۱: عبدالرحمٰن سمرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہؓ مت درخواست کر حکومت کی کیوں کہ اگر درخواست پر تجھے حکومت ملے گی تو اللہ تعالیٰ تیری مدد نہ کرے گا اور جو بغیر درخواست کے ملے تو اللہ تعالیٰ تیرا مددگار رہوگا اور جب تو کسی کام پر قسم کھائے پھر اس کا خلاف بہتر سمجھے تو کفارہ دے قسم کا اور جو کام بہتر ہے وہ کر''۔

٤٢٨٢ :عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْهِ ذِكْرُ الْاِمَارَةِ۔

۴۲۸۲: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابٌ : اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ

باب: قسم کھلانے والے کی نیت کے موافق قسم ہوگی

٤٢٨٣ :عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۴۲۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول

يَمِيْنُكَ عَلٰى مَايُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ وَقَالَ عَمْرٌو يُّصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قسم تیری اسی مطلب پر ہو گی جس پر تیرا صاحب تجھے سچا سمجھے''۔

۴۲۸۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ۔

۴۲۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قسم کا مطلب قسم کھانے والے کی نیت کے موافق ہوگا''۔

تشریح ان حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ جب قاضی یا اور کوئی کسی شخص کو قسم دے اور وہ مکاری سے اپنے تئیں گناہ سے بچانے کیلئے قسم کھائے اور اس کا مطلب دوسرا رکھے تو یہ مکر اس کو فائدہ نہ دے گا اور قسم کا گناہ اس پر پڑے گا اور اس پر اجماع ہے (نوویؒ)

بَابُ: الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ وَغَيْرِهَا

باب: قسم میں انشاء اللہ کہنا

۴۲۸۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ سِتُّوْنَ امْرَاَةً فَقَالَ لَاَطُوْفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُّقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّاوَاحِدَةٌ فَوَلَدَتْ نِصْفَ اِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ اسْتَثْنٰى فَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُّقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۴۲۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیبیاں تھی۔ انہوں نے کہا، میں ان سب کے پاس ایک رات میں ہو آؤں گا اور سب کو پیٹ رہے گا پھر ہر ایک ان میں سے ایک لڑکا جنے گی جو سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گا (پھر حضرت سلیمان علیہ السلام ان سب کے پاس گئے) لیکن کوئی حاملہ نہیں ہوئی سوا ایک عورت کے اور وہ بھی آدھا بچہ جنی (جو کسی کام کا نہ نکلا) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر حضرت سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ تعالیٰ کہتے تو ہر ایک عورت ایک لڑکا جنتی اور سوار ہوتا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا۔''

تشریح نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں کئی فائدے ہیں ایک تو یہ جو کام آئندہ کرنے کو کہے اس کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ کہے دوسرے جب حلف کے ساتھ انشاء اللہ کہے تو حلف نہ ٹوٹے گی کیونکہ حلف منعقد ہی نہ ہوگی بشرطیکہ حلف کے ساتھ ہی کہے اور جو بعد کہے تو جائز نہ ہوگا اور طاؤس اور حسن سے منقول ہے کہ اسی مجلس میں کہہ سکتا ہے اور سعید بن جبیرؒ سے ہے کہ چار مہینے تک کہہ سکتا ہے اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ ہمیشہ کہہ سکتا ہے جب یاد آئے اسی طرح اگر طلاق یا عتاق میں انشاء اللہ لگائے تو طلاق اور عتاق واقع نہ ہوگا اور ضرور ہے کہ زبان سے کہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک دل سے نیت بھی کافی ہے (نوویؒ)

۴۲۸۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ السُّلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ لَاُطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِغُلَامٍ يُّقَاتِلُ

۴۲۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام پیغمبر نے کہا میں اس رات کو ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا (ایک روایت میں نوے ہیں ایک میں ننانوے اور ایک میں سو) ہر ایک ان

فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اَوِالْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِیَ فَلَمْ تَاْتِ وَاحِدَةٌ مِّنْ نِّسَآئِهٖ اِلَّاوَاحِدَةٌ جَآءَ تْ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًالَّهٗ فِیْ حَاجَتِهٖ۔

میں سے ایک لڑکا جنے گی جو جہاد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان کے ساتھی یا فرشتے نے کہا کہو انشاء اللہ تعالیٰ لیکن انہوں نے نہیں کہا وہ بھول گئے پھر کوئی عورت نہیں جنی البتہ ایک جنی وہ بھی آدھا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ تعالیٰ کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اوران کا مطلب پورا ہو جاتا۔''

۴۲۸۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ اَوْ نَحْوَهٗ۔

۴۲۸۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۴۲۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَاُ طِيْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُّقَاتِلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقِيْلَ لَهٗ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ فَاَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ نِّصْفَ اِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِّحَاجَتِهٖ۔

۴۲۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا حضرت سلیمان بن داؤد علیہما الصلوٰۃ والسلام نے کہا میں رات کو ستر عورتوں کے پاس ہو آؤں گا اور ہر ایک ایک لڑکا جنے گی، جو جہاد کرے گا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان سے کہا گیا انشاء اللہ کہو، انہوں نے نہیں کہا اور رات کو سب کے پاس ہو آئے، کوئی نہ جنی مگر ایک عورت وہ بھی آدھا بچہ، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو ان کی بات نہ جاتی اوران کا مطلب پورا ہوتا۔''

۴۲۸۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً كُلُّهَا تَاْتِیْ بِفَارِسٍ يُّقَاتِلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ فَجَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَاَيْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْقَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔

۴۲۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حضرت سلیمان بن داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا میں اس رات کو نوے عورتوں کے پاس ہو آؤں گا ہر ایک سے ایک لڑکا ہو گا جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا ان کا ساتھی (کوئی آدمی ہوگا یا فرشتہ) بولا کہو ان شاء اللہ انہوں نے نہیں کہا (بھول گئے) پھر وہ سب عورتوں کے پاس گئے لیکن کوئی حاملہ نہ ہوئی ایک ہوئی وہ بھی ایک ٹکڑا آدمی کا جنی قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو سب کی سب عورتیں لڑکے جنتیں اور سب لڑکے جہاد کرتے سوار ہو کر اللہ کی راہ میں سب مل کر''۔

۴۲۹۰: عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُّجَاهِدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

۴۲۹۰: اس سند سے الفاظ کے فرق کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے جو گزری ہے۔

بَابُ : النَّهْيِ عَنِ الْاِصْرَارِ فِي الْيَمِيْنِ فِيْمَا يَتَاَذَّى بِهٖ اَهْلُ الْحَالِفِ مِمَّا لَيْسَ بِحَرَامٍ

باب: جب قسم سے گھر والوں کا نقصان ہو تو قسم نہ توڑنا منع ہے بشرطیکہ وہ کام حرام نہ ہو

٤٢٩١ : عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ فَرَضَ اللّٰهُ۔

۴۲۹۱: ہمام بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ حدیثیں بیان کی ہیں ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان میں سے یہ ایک حدیث ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قسم اللہ کی مقرر“ تم میں سے کسی کا ثابت رہنا اپنی قسم پر جو اپنے گھر والوں کے حق میں کھائی ہو زیادہ گناہ ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قسم کے کفارہ دینے سے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

تشریح: یعنی ہر چند قسم کا پورا کرنا بہتر ہے لیکن جس میں اپنے گھر والوں کا نقصان ہو، ایسی قسم کا توڑنا ضروری ہے اور جو نہ توڑے گا وہ گنہگار رہو گا۔ بشرطیکہ قسم کا توڑنا کوئی گناہ کی بات نہ ہو مثلاً یوں کہے میں بی بی کے ساتھ نہ کھانا کھاؤں گا یا اس سے بات نہ کروں گا یا بازار سے اس کیلئے کوئی چیز نہ لاؤں گا ایسی قسموں کا توڑ ڈالنا بہتر ہے اور کفارہ دے دینا اور جو اس کا توڑنا گناہ ہو مثلاً یوں کہے کہ بیوی کے ساتھ شراب نہ پیوں گا یا جوا نہ کھیلوں گا تو ایسی قسم کو پورا کرنا ضروری ہے۔

بَابُ : نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيْهِ اِذَا اَسْلَمَ

باب: کافر کفر کی حالت میں کوئی نذر مانے پھر مسلمان ہو جائے

٤٢٩٢ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

۴۲۹۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانے میں نذر مانی تھی کہ کعبہ کی مسجد کے اندر ایک رات اعتکاف کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”پھر پورا کر اپنی نذر کو“۔

تشریح: نوویؒ نے کہا مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور ہمارے اکثر اصحاب کے نزدیک کافر کی نذر ہی صحیح نہیں اور بعض کے نزدیک صحیح ہے بدلیل اس حدیث کے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف بغیر روزے کے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعیؒ اور حسن بصری اور ابوثور اور داؤد، ابن منذر کا اور یہی اصح روایت ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے۔

٤٢٩٣ :عَنْ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَمَّا اَبُوْ اُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا اعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَاَمَّا فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصٍ ذِكْرُ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ۔

۴۲۹۳: الفاظ کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث ہے جو اوپر گزری۔

٤٢٩٤ :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۲۹۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور آپ ﷺ

وَهُوَبِالْجِعْرَانَةِ بَعْدَ اَنْ رَّجَعَ مِنَ الطَّآئِفِ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ نَذَرْتُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ يَوْمًا فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَيْفَ تَرٰى قَالَ اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ يَوْمًاقَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ جَارِيَةً مِّنَ الْخُمُسِ فَلَمَّآ اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ لْخَطَّابِ اَصْوَاتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ اَعْتَقَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْجَارِيَةِ فَخَلِّ سَبِيْلَهَا۔

جعرانہ (ایک مقام کا نام ہے) میں تھے طائف سے لوٹنے کے بعد تو کہا یا رسول اللہ میں نے نذر کی تھی جاہلیت میں ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اور اعتکاف کر ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے ایک لونڈی ان کو عنایت کی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب قیدیوں کو آزاد کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی آوازیں سنی وہ کہہ رہے تھے ہم کو آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا ہے قیدیوں کو حضرت عمرؓ نے (اپنے بیٹے سے) کہا اے عبداللہ اس لونڈی کے پاس جا اور اس کو بھی چھوڑ دے۔

٤٢٩٥:عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيه وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ سَئَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَّذْرٍ كَانَ نَذَرَهٗ فِى الْجَاهِلِيَّةِ اعْتِكَافَ يَوْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ۔

۴۲۹۵: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے حنین سے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کو جو انہوں نے جاہلیت میں کی تھی ایک دن کے اعتکاف کی پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

٤٢٩٦:عَنْ نَّافِعٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عُمْرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَقَالَ لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَيْلَةٍ فِى الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَّ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ۔

۴۲۹۶: نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرے کا ذکر آیا جعرانہ سے، انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ نہیں کیا جعرانہ سے۔

تشریح: نووی نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کو شاید اس کا علم نہ ہوگا امام مسلم نے کتاب الحج میں انسؓ سے روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ باندھا حنین کے سال جعرانہ سے اور اثبات مقدم ہے نفی پر۔

٤٢٩٧:عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِى النَّذْرِ وَفِىْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا اعْتِكَافُ يَوْمٍ۔

۴۲۹۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ : صُحْبَةِ الْمَمَالِيْكِ وَكَفَّارَةِ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهٗ

باب: غلام، لونڈی سے کیونکر سلوک کرنا چاہئے

٤٢٩٨ :عَنْ زَاذَانَ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ اَعْتَقَ مَمْلُوْكًا قَالَ فَاَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ عُوْدًا اَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَافِيْهِ مِنَ الْاَجْرِ مَايَسْتَوِىْ هٰذَا اِلَّا اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوْكَهٗ اَوْ ضَرَبَهٗ فَكَفَّارَتُهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ۔

۴۲۹۸: زاذان ابی عمر سے روایت ہے میں ابن عمرؓ کے پاس آیا انہوں نے ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے لکڑی یا کچھ چیز اٹھا کر کہا اس میں اتنا بھی ثواب نہیں ہے، مگر میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے ''جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ مارے یا مار لگائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے''۔

تشریح: یہ آزاد کرنا استحباباً ہے نہ وجوباً اس پر اجماع ہے۔ (نوویؒ)

٤٢٩٩ :عَنْ زَاذَانَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا دَعَا بِغُلَامٍ لَّهٗ فَرَاٰى بِظَهْرِهٖ اَثَرًا فَقَالَ اَوْجَعْتُكَ قَالَ لَا قَالَ فَاَنْتَ عَتِيْقٌ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ شَيْئًا مِّنَ الْاَرْضِ قَالَ مَالِىْ فِيْهِ مِنَ الْاَجْرِ مَا يَزِنُ هٰذَا اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَّهٗ حَدًّا لَّمْ يَاْتِهٖ اَوْلَطَمَهٗ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ۔

۴۲۹۹: زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے ایک غلام کو بلایا اور اس کی پیٹھ پر نشان دیکھا تو کہا، میں نے تجھے تکلیف دی۔ اس نے کہا نہیں۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا تو آزاد ہے پھر زمین پر سے کوئی چیز اٹھائی اور کہا اس کے آزاد کرنے میں اتنا بھی ثواب نہیں ملا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص غلام کو بن کئے حد لگا دے (یعنی ناحق مارے) یا طمانچہ لگائے تو اس کا کفارہ یعنی اتار یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

٤٣٠٠ :عَنْ فِرَاسٍ بِاِسْنَادِ شُعْبَةَ وَاَبِىْ عَوَانَةَ اَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ مَهْدِىٍّ فَذَكَرَ فِيْهِ حَدًّا لَّمْ يَاْتِهٖ وَفِىْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهٗ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ۔

۴۳۰۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٣٠١ :عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَّنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِىْ فَدَعَاهُ وَدَعَانِىْ ثُمَّ قَالَ امْتَثِلْ مِنْهُ فَعَفَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَنِىْ مُقَرِّنٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا اِلَّا خَادِمٌ وَّاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقُوْهَا قَالُوْا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْيَسْتَخْدِمُوْهَا فَاِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا

۴۳۰۱: معاویہ بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا پھر میں بھاگ گیا، پھر میں ظہر سے تھوڑے پہلے آیا اور اپنے باپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ انہوں نے غلام کو بلایا اور مجھ کو بھی بلایا پھر کہا غلام سے بدلہ لے اس سے اس نے معاف کر دیا سوید نے کہا ہم مقرن کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں تھے ہمارے پاس صرف ایک لونڈی تھی اس کو ہم میں سے کسی نے طمانچہ مارا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کو آزاد کر دو'' لوگوں نے کہا ان کے پاس اور کوئی شخص خدمت کیلئے نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اس سے خدمت

فَلْيَخَلُّوا سَبِيْلَهَا۔ پس جب ان کو اس کی ضرورت نہ رہے تو اس کو آزاد کر دیں۔

تشریح ❀ یعنی تو بھی اس کو طمانچہ لگا سبحان اللہ غلام، لونڈی رکھنا ان لوگوں کا حق تھا جو اولاد کی طرح ان کی تعلیم اور تربیت کرتے تھے جو آپ کھاتے تھے وہی ان کو کھلاتے تھے جو آپ پہنتے وہی ان کو پہناتے تھے اپنے ساتھ کھلاتے پلاتے تھے طاقت سے زیادہ ان سے کام نہ لیتے تھے کبھی مارتے پیٹتے نہ تھے اگر کوئی ان کا بچہ مارتا تو اس کو وہی سزا دیتے جو اس نے غلام لونڈی کے ساتھ کیا۔

نوویؒ نے کہا یہ غلام کے دل خوش کرنے کیلئے سویدؓ نے کہا ورنہ طمانچہ میں قصاص نہیں ہے صرف تعزیر واجب ہے۔

٤٣٠٢: عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَّهُ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ اِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مِّنْ بَنِيْ مُقَرِّنٍ مَّالَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ لَّطَمَهَا اَصْغَرُنَا فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّعْتِقَهَا۔

۴۳۰۲: ہلال بن یسافؒ سے روایت ہے ایک شخص نے جلدی کی اور اپنی لونڈی کو طمانچہ مار دیا سوید بن مقرنؓ نے کہا تجھے اور کوئی جگہ نہ ملی سوا اس کے عمدہ چہرے کے مجھ کو دیکھ میں ساتواں بیٹا تھا مقرن کا (یعنی ہم سات بھائی تھے) اور صرف ایک لونڈی تھی، سب سے چھوٹے بھائی نے اس کو ایک طمانچہ مارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اس کے آزاد کرنے کا۔

٤٣٠٣: عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نَبِيْعُ الْبَزَّ فِيْ دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ اَخِي النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِّنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ۔

۴۳۰۳: ہلال بن یسافؒ سے روایت ہے، ہم کپڑا بیچتے تھے سوید بن مقرنؓ کے گھر میں جو نعمان بن مقرن کے بھائی تھے، ایک لونڈی وہاں نکلی، اور اس نے ہم میں سے کسی کو کوئی بات کہی تو اس نے لونڈی کو طمانچہ مارا، سویدؓ غصہ ہوئے، پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

٤٣٠٤: عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ اَنَّ جَارِيَةً لَّهُ لَطَمَهَا اِنْسَانٌ فَقَالَ لَهُ سُوَيْدٌ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الصُّوْرَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَسَابِعُ اِخْوَةٍ لِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَالَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ فَعَمَدَ اَحَدُنَا فَلَطَمَهُ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّعْتِقَهَا۔

۴۳۰۴: سوید بن مقرنؓ سے روایت ہے ان کی لونڈی کو ایک آدمی نے طمانچہ مارا۔ سویدؓ نے کہا تجھ کو معلوم نہیں منہ پر مارنا حرام ہے اور مجھ کو دیکھ میں ساتواں بھائی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا اس کو اپنے بھائیوں میں سے ایک نے طمانچہ مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس کے آزاد کرنے کا۔

٤٣٠٥: عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِالصَّمَدِ۔

۴۳۰۵: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٣٠٦: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّيْ بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِيْ اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَلَمْ اَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ

۴۳۰۶: ابو مسعود بدریؓ سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کوڑے سے کہ ایک آواز میں نے پیچھے سے سنی جیسے کوئی کہتا ہے جان لے ابو مسعود میں غصے میں تھا کچھ نہیں سمجھا جب وہ آواز قریب پہنچی میں نے دیکھا تو رسول

قَالَ فَلَمَّا دَنٰى مِنِّىْ اِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ قَالَ فَاَلْقَيْتُ السَّوطَ مِنْ يَّدِىْ فَقَالَ اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقُلْتُ لَآ اَضْرِبُ مَمْلُوْكًا بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں جان لے ابومسعود! جان لے ابومسعود! میں نے اپنا کوڑا ہاتھ سے پھینک دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے ابومسعود جان لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے میں نے کہا اب میں کبھی کسی غلام کو نہ ماروں گا''۔

۴۳۰۷: عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ عَبْدِ الْوَاحِدِ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ فَسَقَطَ مِنْ يَّدِى السَّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهٖ۔

۴۳۰۷: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر ہیبت سے کوڑا میرے ہاتھ سے گر گیا۔

۴۳۰۸: عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّىْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِىْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ۔

۴۳۰۸: ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا، اتنے میں میں نے پیچھے سے ایک آواز سنی جان ابومسعود بیشک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے اس سے جتنی تو اس غلام پر رکھتا ہے میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ وہ آزاد ہے اللہ کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھ سے لگ جاتی۔

۴۳۰۹: عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُهٗ فَقَالَ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ فَاَعْتَقَهٗ۔

۴۳۰۹: حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے غلام کہنے لگا اللہ کی پناہ وہ اور مارنے لگے غلام نے کہا رسول اللہ کی پناہ ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی اللہ تجھ پر اتنی طاقت رکھتا ہے کہ تو اتنی اس غلام پر نہیں رکھتا۔ ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلام کو آزاد کر دیا۔

۴۳۱۰: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۴۳۱۰: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے اللہ کی پناہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ۔

بَابُ: التَّغْلِيْظِ عَلٰى مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بِالزِّنَا

باب: اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے والے کے لیے وعید کا بیان

۴۳۱۱: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

۴۳۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول

قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَاقَالَ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو زنا کی تہمت لگائے اس پر قیامت کے دن حد پڑے گی مگر جب کہ وہ سچا ہو۔''

تشریح ❁ یعنی دنیا میں غلام، لونڈی کے قذف سے حد نہیں کیونکہ وہ محصن نہیں لیکن تعزیر دی جائے گی پر آخرت میں اگر تہمت غلط ہے تو پوری سزا ملے گی۔

۴۳۱۲: عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ التَّوْبَةِ۔

۴۳۱۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے سنا حضرت ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نبی تھے توبہ کے (یہ آپ ﷺ کا ایک نام ہے اس لئے کہ توبہ آپ ﷺ کی امت پر آسان ہوگئی۔ اگلی امتوں پر تو یہ جب قبول ہوتی جب اپنے تئیں مار ڈالتے)۔

بَابُ: اِطْعَامِ الْمَمْلُوْكِ مِمَّا يَاْكُلُ وَاِلْبَاسُهٗ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهٗ

باب: غلام کو وہی کھلاؤ اور پہناؤ جو خود کھاتے اور پیتے ہو اور ان کو طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دو

۴۳۱۳: عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَرْنَا بِاَبِيْ ذَرٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ وَّعَلٰى غُلَامِهٖ مِثْلُهٗ فَقُلْنَا يَا اَبَا ذَرٍّ لَوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً فَقَالَ اِنَّهٗ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ اِخْوَانِيْ كَلَامٌ وَّ كَانَتْ اُمُّهٗ اَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهٗ بِاُمِّهٖ فَشَكَانِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوْا اَبَاهُ وَ اُمَّهٗ قَالَ يَااَبَاذَرٍّ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ۔

۴۳۱۳: معرور بن سوید سے روایت ہے ہم ابوذر غفاریؓ کے پاس گئے ربذہ میں (ربذہ ایک مقام کا نام ہے) وہ ایک چادر اوڑھے تھے ان کا غلام بھی ویسے ہی چادر پہنے تھا ہم نے کہا اے ابوذرؓ! اگر تم یہ دونوں چادریں لے لیتے تو ایک جوڑا ہو جاتا۔ انہوں نے کہا مجھ میں اور ایک میرے بھائی میں لڑائی ہوئی اس کی ماں عجمی تھی میں نے اس کو ماں کی گالی دی اس نے میری شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے جب میں آپؐ سے ملا تو آپؐ نے فرمایا اے ابوذر تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی جاہلیت کے زمانے کا اثر باقی ہے، جس زمانے میں لوگ اپنے ماں، باپ سے فخر کرتے تھے اور دوسروں کے ماں باپ کو حقیر سمجھتے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ جو کوئی لوگوں کو گالی دے گا لوگ اس کے ماں باپ کو گالی دیں گے آپؐ نے فرمایا اے ابوذر تجھ میں جاہلیت ہے (یعنی اگر اس نے تجھ کو برا کہا تھا تو اس کا بدلہ یہ تھا کہ تو بھی اس کو برا کہے نہ کہ اس کے ماں باپ کو) وہ تمہارے بھائی ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ غلام تھا مگر ابوذرؓ نے اس کو بھائی کہا کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو بھائی کہا) اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیچے ان کو کر دیا (یعنی تمہارے ملک میں) تو کھلاؤ ان کو جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ ان کو جو تم پہنتے ہو اور مت تکلیف دو ان کو ان کی

سکت سے زیادہ اگر ایسا کام لوتو تم بھی اس میں شریک ہو۔

٤٣١٤:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَفِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَّ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ قُلْتُ عَلٰى حَالِ سَاعَتِيْ مِنَ الْكِبَرِ قَالَ نَعَمْ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ نَعَمْ عَلٰى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى فَاِنْ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ فَلْيَبِعْهُ وَلَا فَلْيُعِنْهُ اِنْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهٖ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ۔

۴۳۱۴: وہی ہے جو اوپر گزرا ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تجھ میں جاہلیت ہے'' تو ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اپنے بڑھاپے پر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اور ایک روایت میں یہ ہے کہ تیرے اتنے بڑھاپے پر اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو ایسے کام کی تکلیف دے تو اس کو بیچ ڈالے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کو تکلیف نہ دے ایسے کام کی بس۔

٤٣١٥:عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَاذَرٍّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهٖ مِثْلُهَا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ سَابَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَيَّرَهٗ بِاُمِّهٖ قَالَ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ اِخْوَانُكُمْ وَخَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَّا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ عَلَيْهِ۔

۴۳۱۵: معرور بن سوید سے روایت ہے، میں نے ابوذرؓ کو دیکھا وہ ایک جوڑا پہنے تھے اور ان کا غلام بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھا میں نے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص سے گالی گلوچ ہوئی میں نے اس کو ماں کی گالی دی (نووی نے کہا وہ شخص حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے) اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تجھ میں جاہلیت ہے وہ تمہارے بھائی ہیں تمہارے غلام ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے ہاتھوں کے نیچے کر دیا پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے تلے ہو وہ اس کو کھلائے جو خود کھاتا ہے اور پہنائے جو خود پہنتا ہے اور مت کہو ان کو وہ کام کرنے کو جس میں عاجز ہو جائیں اگر کہو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔

٤٣١٦:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ۔

۴۳۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''غلام کو کھانا اور کپڑا دو اور اتنا ہی کام لو جس کی اسے طاقت ہو''۔

٤٣١٧:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ ثُمَّ جَآءَهٗ بِهٖ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهٗ وَدُخَانَهٗ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَلْيَاْكُلْ فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا فَلْيَضَعْ فِيْ يَدِهٖ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ قَالَ دَاوٗدُ يَعْنِيْ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ۔

۴۳۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم سے کسی کیلئے اس کا خادم کھانا تیار کرے پھر لے کر آئے اور وہ اٹھا چکا ہو کھانا پکانے کی گرمی اور دھواں تو اس کو اپنے ساتھ بٹھالے اور کھلائے اور اگر کھانا تھوڑا ہو تو لقمہ دو لقمہ اس کیلئے رکھ چھوڑے۔''

بَابُ: ثَوَابِ الْعَبْدِ وَاَجْرِهِ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ

باب: غلام کے اجر وثواب کا بیان اگر وہ اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرے

٤٣١٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ۔

۴۳۱۸: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بندہ جب خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھی طرح کرے تو اس کا دوہرا ثواب ہوگا'' (بہ نسبت آزاد شخص کے)۔

٤٣١٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

۴۳۱۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٣٢٠: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ لَوْلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ اُمِّيْ لَاَ حْبَبْتُ اَنْ اَمُوْتَ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ قَالَ وَبَلَغَنَا اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يَحُجُّ حَتّٰى مَاتَتْ اُمُّهٗ لِصُحْبَتِهَا قَالَ اَبُوالطَّاهِرِ فِيْ حَدِيْثِهٖ لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَمْلُوْكَ۔

۴۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو غلام نیک ہو اس کو دوہرا ثواب ہے'' (ایک تو اپنے مالک کی خیر خواہی کا دوسرے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے اگر جہاد نہ ہوتا اور حج اور ماں کے ساتھ سلوک کرنا تو، میں یہ خواہش کرتا کہ غلام ہو کر مروں اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج نہیں کیا اپنی ماں کی خدمت میں رہے جب تک وہ مر نہ گئی۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ غلام پر نہ حج ہے نہ جہاد اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حج کو نہیں گئے تو وہ نفل حج تھا نہ فرض کیونکہ فرض حج تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر چکے تھے اور نفل حج سے والدین کی خدمت زیادہ ضروری ہے۔

٤٣٢١: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَهٗ۔

۴۳۲۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٣٢٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدَّى الْعَبْدُ حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَيْسَ عَلَيْهِ حِسَابٌ وَّلَا عَلٰى مُؤْمِنٍ مُّزْهِدٍ۔

۴۳۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب بندہ (یعنی غلام) اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا'' راوی کہتا ہے میں نے یہ حدیث کعبؓ سے بیان کی انہوں نے کہا اس کا حساب بھی نہ ہوگا کیونکہ اس کی نیکی بہت ہے اور گناہ کم) اور نہ اس مومن کا جو محتاج ہو۔

٤٣٢٣: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۴۳۲۳: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

٤٣٢٤: عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا

۴۳۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا اچھا ہے وہ غلام جو مر جائے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ يَّتَوَفّٰى يُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَ صَحَابَةَ سَيِّدِهٖ نِعِمَّالَهٗ۔

اللہ کی عبادت اور اپنے مالک کی خدمت اچھی طرح کرتا ہوا کیا اچھا ہے وہ''۔

بَابُ: مَا اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِيْ عَبْدٍ

باب :مشترکہ غلام کو آزاد کرنے والے کا بیان

۴۳۲۵ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ الْعَدْلِ فَاَعْطٰى شُرَكَآئَهٗ حِصَصَهُمْ وَ عَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

۴۳۲۵ :عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنا حصہ ساجھی کے بردے میں سے آزاد کردے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو باقی حصہ کی قیمت ہے تو ٹھیک قیمت باقی (حصہ یا) حصوں کی وہ اپنے ساجھیوں کو ادا کرے اور بردہ اس کی طرف سے آزاد ہوگا اور نہیں تو جتنا حصہ اس کا آزاد ہوا تنا ہی سہی''۔

۴۳۲۶ :عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ مِنْ مَّمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهٗ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَاعَتَقَ۔

۴۳۲۶ :عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنا حصہ ساجھی کے بردے میں سے آزاد کردے اس پر باقی حصہ بھی آزاد کرنا واجب ہے اگر اس کی قیمت کے موافق مال رکھتا ہو ورنہ جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہوگا۔''

تشریح ﴿ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا ان حدیثوں کا بیان کتاب العتق میں مفصل گزر چکا اور امام مسلم نے اپنی عادت کے خلاف ان حدیثوں کو مکرر بیان کیا۔

۴۳۲۷ :عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهٗ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا يَبْلُغُ قِيْمَتَهٗ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

۴۳۲۷ :عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اس کے پاس پورے غلام کی قیمت کے برابر مال ہے تو غلام کی پوری قیمت لگائی جائے گی ورنہ اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا۔

۴۳۲۸ :عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمْ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَالَ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ اِلَّا فِي حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَاِنَّهُمَا ذَكَرَا هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيْثِ وَقَالَا لَا نَدْرِي اَهُوَ شَيْءٌ فِي الْحَدِيْثِ اَوْ قَالَهٗ نَافِعٌ مِنْ قِبَلِهٖ وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ اَحَدٍ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا فِي حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ۔

۴۳۲۸ :اس سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے جو اوپر گزری۔

٤٣٢٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اٰخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ قِيْمَةَ عَدْلٍ لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا۔

۴۳۲۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ایسا بردہ آزاد کرے جو ساجھی کا ہو تو اس کی ٹھیک قیمت کم نہ زیادہ لگائیں گے اور اس کے مال میں سے آزاد ہوگا اگر وہ مالدار ہو۔''

٤٣٣٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِيْ عَبْدٍ عَتَقَ مَابَقِيَ فِيْ مَالِهٖ اِذَا كَانَ لَهٗ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ۔

۴۳۳۰: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ آزاد کردے بردے میں تو باقی حصہ بھی اس کے مال میں سے آزاد ہوگا اگر اس کے پاس اتنا مال ہو اس حصہ کی قیمت کے برابر۔

٤٣٣١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَمْلُوْكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ۔

۴۳۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو بردہ ساجھی کا ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کردے وہ دوسرے حصہ کے بھی دام دے گا''۔

٤٣٣٢: عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِّنْ مَّالِهٖ۔

۴۳۳۲: اس سند سے شعبہ سے روایت ہے ''جو آزاد کردے ایک حصہ بردے کا تو وہ کل آزاد ہوگا اس کے مال میں سے''۔

٤٣٣٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا لَّهٗ فِيْ عَبْدٍ فَخَلَاصُهٗ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَّ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ ن اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

۴۳۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اپنا حصہ آزاد کردے کسی بردے کا اس کا چھڑانا بھی اسی کے مال میں سے ہو اگر مال نہ ہو تو بردے سے محنت مزدوری کرائیں گے مگر اس پر جبر نہ ہوگا''۔

٤٣٣٤: عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

۴۳۳۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٣٣٥: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَدَعَابِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاَهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَ اَرَقَّ اَرْبَعَةً وَ قَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا۔

۴۳۳۵: عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے اپنے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کردیا اور اس کے پاس سوا ان کے اور کوئی مال نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا اور ان کی تین ٹکڑیاں کیں، بعد اس کے قرعہ ڈالا اور جن دو غلاموں کے نام نکلا، وہ آزاد ہوئے اور باقی چار غلام رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کے حق میں سخت لفظ فرمایا۔

تشریح: نوویؒ نے کہا دوسری روایت میں وہ سخت لفظ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہم ایسا نہ جانتے تو اس پر نماز نہ پڑھتے اور اس حدیث سے تمسک کیا ہے مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ اور داؤد اور ابن جریر نے ایسی صورتوں میں قرعہ ڈالنے کے لیے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ قرعہ باطل ہے اور ہر ایک غلام کا ایک ثلث آزاد ہوگا اور یہ مذہب مردود ہے صحیح حدیث سے اور رد کرتا ہے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کا یہ مضمون کہ آپ نے دو کو آزاد کیا اور چار کو غلام رکھا اور شعبی اور نخعی اور شریح اور حسن نے ابوحنیفہؒ سے اتفاق کیا ہے اور یہی منقول ہے ابن مسیب رحمۃ اللہ سے انتہی مختصراً۔

٤٣٣٦: عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِيْثُهٗ كَرِوَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاَمَّا الثَّقَفِيُّ فَفِي حَدِيْثِهٖ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهٖ فَأَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ۔

۴۳۳۶: وہی ہے جو اوپر گزرا ثقفی کی روایت ہے کہ ایک مرد انصاری نے اپنے مرتے وقت وصیت کی اور چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔

٤٣٣٧: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَحَمَّادٍ۔

۴۳۳۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ : جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر کی بیع درست ہے

٤٣٣٨: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ اَوَّلٍ۔

۴۳۳۸: مدبر وہ غلام ہے جس کو مالک نے کہہ دیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے ایک مرد انصاری نے اپنا غلام آزاد کیا، اپنے مرنے کے بعد اور اس کے سوا اور کوئی مال اس کے پاس نہ تھا۔ یہ خبر جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا اس غلام کو کون خریدتا ہے مجھ سے؟ نعیم بن عبداللہؓ نے اس کو آٹھ سو درم کے بدلے خرید لیا اور آپ نے وہ غلام ان کے حوالے کر دیا۔ عمرو بن دینارؒ نے کہا وہ غلام قبطی تھا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے پہلے سال میں مرا۔

تشریح: نووی علیہ الرحمۃ نے کہا۔ شافعی کا مذہب یہی ہے کہ مدبر کی بیع اس کے مولیٰ کی موت سے پہلے درست اور امام ابوحنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک درست نہیں۔

٤٣٣٩: عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ دَبَّرَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامًا لَهٗ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَبَاعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِيْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

۴۳۳۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انصار میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کیا اور اس کے پاس اور کچھ مال نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیچا تو نحام کے بیٹے نے اس کو خریدا، وہ غلام قبطی تھا اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے پہلے سال مرا۔

تشریح نووی علیہ الرحمتہ نے کہا نحام کا بیٹا جو اس روایت میں مذکور ہے وہ غلط ہے اور صحیح نحام ہے اور نحام لقب ہے نعیم بن عبداللہ کا اس لیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں جنت میں گیا تو وہاں نعیم کا نحمہ سنا نحمہ آواز کو کہتے ہیں۔'' انتہی۔

٤٣٤٠: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُدَبَّرِ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ۔

۴۳۴۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٣٤١: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِى الْحِزَامِيَّ عَنْ عَبْدِالْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ح وَحَدَّثَنِى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنِى عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنِى اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِىُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِى اَبِىْ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ وَاَبِى الزُّبَيْرِ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهُمْ فِى بَيْعِ الْمُدَبَّرِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ۔

۴۳۴۱: مذکورہ بالا حدیث کی مزید اسناد مذکور ہیں۔

كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَ الْمُحَارِبِيْنَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ

قسامہ، لڑائی، قصاص اور دیت کے مسائل

بَابُ : الْقَسَامَةِ

باب: قسامت کا بیان

تشریح: قسامت یہ ہے کہ جب خون اقرار اور گواہی سے ثابت نہ ہو اور محلّہ والوں پر شبہ ہو تو ان کو جمع کر کے ان سے قسم لینا کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا نہ ہم اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں یا مقتول کے وارثوں سے قسم لینا اور اس کا بیان آگے آتا ہے۔

٤٣٤٢: عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ يَحْيٰى وَ حَسِبْتُ قَالَ وَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَّ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِبْنِ زَيْدٍ حَتّٰى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِىْ بَعْضِ هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّ كَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ

۴۳۴۲: سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے یحییٰ نے کہا شاید بشیر نے رافع بن خدیج کا بھی نام لیا کہ ان دونوں نے کہا عبداللہ بن سہل بن زیدؓ اور محیصہ بن مسعود بن زیدؓ دونوں نکلے جب خیبر میں پہنچے، تو الگ الگ ہو گئے۔ پھر محیصہؓ نے دیکھا کہ عبداللہ بن سہلؓ کو کسی نے مار ڈالا ہے۔ انہوں نے دفن کیا عبداللہ کو پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل۔ عبدالرحمٰن سب میں چھوٹے تھے انہوں نے چاہا بات کرنا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو سن میں بڑا ہے اس کی بڑائی کر یعنی اس کو بات کرنے دے حالانکہ عبدالرحمٰن مقتول کے حقیقی بھائی تھے اور محیصہ اور حویصہ چچا کے بیٹے تھے پر یہاں دعویٰ سے غرض نہ تھی صرف

لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَتَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْقَاتِلَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى عَقْلَهٗ۔

واقعات سننے تھے عبدالرحمٰن چپ ہور ہا اور حویصہ اور محیصہ نے باتیں کیں عبدالرحمٰن بھی ان کے ساتھ بولا پھر بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عبداللہ بن سہل کے مارے جانے کے مقام کو آپؐ نے فرمایا ان تینوں سے تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے مورث کا خون حاصل کرتے ہو یعنی قصاص یا دیت اور وارث تو صرف عبدالرحمٰنؓ تھے لیکن آپؐ نے تینوں کی طرف خطاب کیا اور غرض یہی تھی کہ عبدالرحمٰن قسم کھائیں تینوں نے کہا ہم کیونکر قسم کھائیں خون کے وقت ہم نہ تھے آپ نے فرمایا تو پھر یہود پچاس قسمیں کھا کر اس الزام سے بری ہو جائیں گے۔انہوں نے کہا ہم کافروں کی قسمیں کیونکر قبول کریں گے جب جناب رسول اللہؐ نے یہ حال دیکھا تو دیت دی اپنے پاس سے۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا قسامت کے باب میں یہی حدیث اصل ہے اور اسی سے اخذ کیا ہے تمام علماء نے سوا ایک جماعت کے جس نے قسامت کا انکار کیا ہے اب اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی کیفیت میں اور اختلاف کیا ہے کہ قسامت سے قصاص ہو سکتا ہے یا نہیں مالکؒ اور لیثؒ اور اوزاعیؒ کے نزدیک اس سے قصاص ہو سکتا ہے اور شافعیؒ کا قول قدیم بھی یہی ہے اور اہل کوفہ کے نزدیک اس سے قصاص نہ ہوگا صرف دیت لازم آئے گی اور شافعیؒ کا بھی صحیح قول یہی ہے اور اختلاف ہے کہ قسامت میں کون قسمیں کھائے تو مالکؒ اور شافعیؒ اور جمہور علماء کے نزدیک مقتول کے وارث پچاس قسمیں کھائیں گے اور وہ نہ کھائیں تو جن پر شبہ ہو ان سے قسمیں لی جائیں اور اہل کوفہ کے نزدیک قسمیں ان ہی پر ہوں گی جو مدعیٰ علیہ ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاس سے اس مقدمہ میں دیت دی اس لیے کہ وارث نے خود بھی حلف نہ کی اور نہ حلف لینے پر راضی ہوا اور یہ دیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبرعاً دی۔اس خیال سے کہ عبداللہؓ کا خون ضائع نہ جائے اور ایک روایت میں ہے کہ صدقہ کے اونٹوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سو اونٹ دے دیئے اور امام کو ایسے مقدمات میں روپیہ صرف کرنا درست ہے (انتہی مختصراً)

٤٣٤٣:عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ وَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ انْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُوْدَ فَجَآءَ اَخُوْهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَ ابْنَا عَمِّهٖ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فِيْ اَمْرِ اَخِيْهِ وَ هُوَ اَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرِ الْكُبْرَ اَوْ قَالَ لِيَبْدَاْ الْاَكْبَرُ فَتَكَلَّمَ فِيْ اَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهٖ قَالُوْا اَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ

۴۳۴۳: سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن سہلؓ دونوں خیبر کی طرف گئے اور کھجور کے درختوں میں جدا ہو گئے عبداللہ بن سہلؓ مارے گئے۔لوگوں نے یہود پر گمان کیا (یعنی یہودیوں نے مارا ہوگا) پھر عبداللہؓ کا بھائی عبدالرحمٰنؓ آیا۔اور اس کے چچا کے بیٹے حویصہؓ اور محیصہؓ یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے عبدالرحمٰنؓ اپنے بھائی کا حال بیان کرنے لگا اور وہ تینوں میں چھوٹا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بڑائی کر بڑے کی یا بڑے کو کہنا چاہئے۔'' پھر حویصہؓ اور محیصہؓ نے حال بیان کیا عبداللہ بن سہل کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم سے پچاس آدمی یہود کے کسی آدمی پر قسم کھائیں کہ وہ قاتل ہے وہ اپنے گلے کی رسی دیدے گا یعنی اپنے

كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهٖ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَّهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِىْ نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْاِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ۔

تیئں سپرد کردے گا تمہارے قتل کے لیے انہوں نے کہا جب یہ واقعہ ہوا تو ہم نے نہیں دیکھا۔ ہم کیونکر قسم کھائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو یہود پچاس قسمیں کھا کر اپنے تیئں پاک کریں گے انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو کافر ہیں آخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی عبداللہ بن سہلؓ کی۔ سہل نے کہا میں ان اونٹوں کے باندھنے کی جگہ گیا تو ان میں سے ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

تشریح ۞ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قسامت سے قصاص بھی ہوسکتا ہے جب تو فرمایا کہ وہ اپنے گلے کی رسی سپرد کردے گا اور جن کے نزدیک قصاص نہیں ہوسکتا وہ کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اپنے تیئں سپرد کردے گا دیت دینے کے لیے واللہ اعلم

٤٣٤٤: عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ وَ قَالَ فِىْ حَدِيْثِهٖ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ وَلَمْ يَقُلْ فِىْ حَدِيْثِهٖ فَرَكَضَتْنِىْ نَاقَةٌ ۔

۴۳۴۴: سہل بن ابی حثمہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور اس میں یہ نہیں ہے کہ ایک اونٹنی نے مجھ کو لات ماری۔

٤٣٤٥: عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۴۳۴۵: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٣٤٦: عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدِنِ الْاَنْصَارِيَّيْنِ ثُمَّ مِنْ بَنِىْ حَارِثَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِىَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَّ اَهْلُهَا يَهُوْدٌ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِىْ شَرَبَةٍ مَّقْتُوْلًا فَدَفَنَهٗ صَاحِبُهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَشٰى اَخُو الْمَقْتُوْلِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَّ مُحَيِّصَةُ وَ حُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَانَ عَبْدِاللّٰهِ وَحَيْثُ قُتِلَ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ وَّ هُوَ يُحَدِّثُ عَنْ مَّنْ اَدْرَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُوْنَ

۴۳۴۶: بشیر بن یسار سے روایت ہے عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاریؓ جو بنی حارثہ میں سے تھے خیبر کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اور ان دنوں وہاں امن و امان تھا۔ اور یہودی وہاں رہتے تھے پھر وہ دونوں جدا ہوئے اپنے کاموں کو تو عبداللہ بن سہلؓ مارے گئے اور ایک حوض میں ان کی نعش ملی محیصہؓ نے اس کو دفن کیا پھر مدینہ میں آیا اور عبدالرحمٰن بن سہل مقتول کا بھائی اور محیصہ اور حویصہؓ (چچازاد بھائی) ان تینوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عبداللہ کا حال بیان کیا اور جہاں وہ مارا گیا تھا تو بشیر نے روایت کی ان لوگوں سے جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے اس نے پایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان سے تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے قاتل کو لیتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے نہیں دیکھا نہ ہم وہاں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو پھر یہود اپنے تیئں

خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَّ تَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْصَاحِبَكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَزَعَمَ اَنَّهٗ قَالَ فَتُبْرِءُ كُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهٗ مِنْ عِنْدِهٖ۔

صاف کریں گے تمہارے الزام سے پچاس قسمیں کھا کر۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کیونکر قبول کریں گے قسمیں کافروں کی آخر بشیر نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ کی دیت اپنے پاس سے دی۔

٤٣٤٧ : عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِیْ حَارِثَةَ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَحَدَّثَنِیْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَهْلُ بْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ لَقَدْ رَكَضَتْنِیْ فَرِيْضَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْفَرَآئِضِ بِالْمِرْبَدِ۔

۴۳۴۷: وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ سہل نے یہ کہا مجھ کو ایک اونٹنی نے ان اونٹنیوں میں سے لات ماری تھا ان میں۔

٤٣٤٨:عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ نَفَرًا مِّنْهُمْ انْطَلَقُوْا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيْلًا وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبْطِلَ دَمَهٗ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

۴۳۴۸: سہل بن ابی حثمہؓ سے روایت ہے چند لوگ ان کی قوم میں سے خیبر کو گئے وہاں الگ الگ ہو گئے پھر ایک ان میں سے مقتول ملا اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور کہا کہ برا جانا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا خون ضائع ہونا تو سو اونٹ دیئے صدقے کے اونٹوں میں سے دیت کے لیے۔

٤٣٤٩:عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ رِّجَالٍ مِّنْ كُبَرَآءِ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَّ مُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ فَاَخْبَرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ طُرِحَ فِیْ عَيْنٍ اَوْفَقِيْرٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا وَ اللّٰهِ مَاقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَلَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَوَ اَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِیْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ

۴۳۴۹: سہل بن ابی حثمہؓ کو خبر دی اس کی قوم کے بڑے لوگوں نے کہ عبداللہ بن سہلؓ اور محیصہؓ دونوں خیبر کی طرف گئے تکلیف کی وجہ سے جو ان پر آئی تو محیصہ سے کسی نے کہا عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ان کی نعش چشمہ یا کنواں میں پھینک دی ہے وہ یہود کے پاس آئے اور انہوں نے کہا قسم اللہ کی تم نے اس کو مارا ہے یہودیوں نے کہا۔ قسم اللہ کی ہم نے اس کو نہیں مارا پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے بیان کیا پھر محیصہ اور ان کا بھائی حویصہؓ جو اس سے بڑا تھا اور عبدالرحمٰن بن سہلؓ تینوں آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس محیصہؓ نے بات کرنا چاہی وہی خیبر کو گیا تھا عبداللہؓ کے ساتھ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا محیصہؓ سے بڑے کی بڑائی کر اور بڑے کو کہنے دے پھر حویصہؓ نے بات کی بعد اس

السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِمَّا اَنْ يَّدُوْا صَاحِبَكُمْ وَ اِمَّا اَنْ يُّؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحُوَيِّصَةَ وَ مُحَيِّصَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَآءُ۔

کے محیصہؓ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو یہود تمہارے ساتھی کی دیت دیں یا جنگ کریں پھر جناب نے یہود کو لکھا اس بارے میں۔ انہوں نے جواب میں لکھا قسم اللہ کی ہم نے نہیں مارا اس کو تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حویصہؓ، محیصہؓ اور عبدالرحمٰنؓ سے فرمایا تم قسم کھاتے ہو اور اپنے ساتھی کا خون لیتے ہو انہوں نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو یہود قسم کھائیں گے۔ تمہارے لیے انہوں نے کہا وہ مسلمان نہیں ہیں ان کی قسم کا کیا اعتبار پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے دی اور سو اونٹ ان کے پاس بھیجے یہاں تک کہ ان کے گھر میں گئے سہلؓ نے کہا ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

٤٣٥٠: عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ۔

۴۳۵۰: ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسامت کو اسی طور پر باقی رکھا جیسے جاہلیت کے زمانہ میں تھی۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا قسامت سات صورتوں میں ہوگی ایک تو یہ کہ مقتول مرتے وقت کہہ جائے کہ مجھ کو فلاں نے مارا یا زخمی کیا ہے اگر چہ اس پر نشان نہ ہو اور یہ قول مالکؒ اور لیثؒ کا ہے دوسرے یہ کہ شبہ ہو جیسے ایک شخص عادل کی گواہی ہو یا ایسے چند لوگوں کی جو عادل نہیں ہیں مالکؒ اور لیثؒ اور شافعیؒ کے نزدیک۔ تیسری یہ کہ دو عادل گواہی دیں کہ فلاں نے زخمی کیا ہے۔ پھر چند روز زخم کے بعد جی کر مر جائے لیکن اچھا نہ ہو گیا ہو۔ مالکؒ اور لیثؒ کے نزدیک شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس صورت میں قصاص ہے چوتھی یہ کہ مقتول متہم کے پاس ملے یا اس سے قریب یا متہم ادھر سے آرہا ہو۔ اس کے پاس آلۂ قتل ہو یا اس پر نشان ہو خون وغیرہ کا اور درندے کا وہاں گمان نہ ہو یا چند لوگ ایک شخص کے پاس سے جدا ہوں اور وہ مارا گیا ہو اس صورت میں مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک قسامت ہوگی۔ پانچویں یہ کہ دو گروہ لڑیں پھر ان میں سے ایک مقتول ملے تو قسامت واجب ہوگی مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے نزدیک اور امام مالک سے ایک روایت یہ ہے کہ وہ جس گروہ کا ہو اس کی دیت دوسرے گروہ والوں پر لازم ہوگی اور جو کسی گروہ کا نہ ہو تو دونوں گروہوں پر دیت لازم ہوگی۔ چھٹی یہ کہ ازدحام اور ہجوم میں کوئی مرا ہوا ملے شافعیؒ کے نزدیک وہ ہدر ہے اور ثوری اور اسحاقؒ کے نزدیک اس کی دیت بیت المال سے دی جائے گی ساتویں یہ کہ مقتول کی نعش کسی محلّہ یا قبیلہ یا مسجد میں کسی محلّہ والوں کی ملے تو امام مالکؒ اور لیثؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور داؤدؒ کے نزدیک صرف اتنی بات سے قسامت نہ ہوگی بلکہ خون ہدر ہوگا اس لیے کہ بعض وقت ایک آدمی دوسرے کو مار کر اپنے دشمنوں کے محلّہ میں ڈال دیتا ہے تا کہ وہ پکڑے جائیں۔ مگر شافعیؒ نے کہا جب نعش اس کے دشمنوں کے محلے میں ملے تو جیسے خیبر کا قصہ ہے کہ انصاری اور یہود میں عداوت تھی۔ تو قسامت واجب ہوگی اور امام احمدؒ سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور ثوریؒ اور اہل کوفہ کے نزدیک قسامت صرف اسی صورت میں ہے کہ نعش کسی محلے یا گاؤں میں ملے اور اس پر مار کا نشان ہو اور کسی صورت میں نہیں۔ اگر نعش مسجد میں ملے تو اہل محلّہ کو حلف دیں گے اور دیت بیت المال میں سے دی جائے گی یہ جب ہے کہ محلّہ والوں پر دعویٰ کیا جائے اور اوزاعیؒ نے کہا کہ جب محلّہ میں نعش ملے تو قسامت واجب ہوگی گو اس پر مار کا نشان نہ ہو انتہی مختصراً۔

۴۳۵۱:عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَ قَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي قَتِيْلٍ اِدَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُوْدِ۔

۴۳۵۱:ابن شہاب سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسامت کا حکم کیا درمیان انصار کے ایک مقتول پر کہ جس کے قتل کا انہوں نے دعویٰ کیا تھا یہود پر۔

۴۳۵۲:عَنْ نَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ۔

۴۳۵۲:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ : حُكْمِ الْمُحَارِبِيْنَ وَ الْمُرْتَدِّيْنَ

باب:لڑنے والوں کا اور اسلام سے پھر جانے والوں کا حکم

۴۳۵۳:عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْ تَخْرُجُوْا اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوْنَ مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا ثُمَّ مَالُوْا عَلَى الرُّعَاءِ فَقَتَلُوْهُمْ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَ اسْتَاقُوْا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَرِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا۔

۴۳۵۳:انس بن مالکؓ سے روایت ہے کچھ لوگ عرینہ کے (ایک قبیلہ ہے) جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں آئے اور ان کو وہاں کی ہوا موافق نہ آئی۔ استسقاء ہوگیا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو صدقے کے اونٹوں میں جاؤ۔ (جو شہر سے باہر رہتے تھے جنگل میں) اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور اچھے ہو گئے پھر جھکے چرواہوں پر (جو مسلمان تھے)۔ اور ان کو مار ڈالا اور اسلام سے پھر گئے اور اونٹوں کو بھگا لے گئے یہ خبر جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپؐ نے ان کے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا وہ لائے گئے تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروائیں یا آنکھیں پھوڑیں اور میدان میں ان کو ڈال دیا وہ مر گئے۔

تشریح: مالکؒ اور احمدؒ کے اصحاب نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جو جانور حلال ہے اس کا پیشاب اور گوبر پاک ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ یہ دوا کے لیے حکم دیا اور دوا کے واسطے ہر ایک نجاست کا استعمال درست ہے سوا خمر اور مسکرات کے (انتہی ما قال النوویؒ)

یہ حدیث محاربین اور مرتدین کی سزا میں اصل ہے اور موافق ہے اس آیت کے اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اخیر تک اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس بات میں تو امام مالکؒ کے نزدیک امام کو اختیار ہے کہ ان سزاؤں میں جو آیت میں مذکور ہیں (قتل کرنا سولی دینا ہاتھ پاؤں کاٹنا قید کرنا) جو سزا چاہے دے مگر قتل کی صورت میں اس کا قتل ضروری ہے اور ابوحنیفہؒ اور ابومصعب کے نزدیک ہر صورت میں امام کو اختیار ہے اور شافعیؒ اور باقی علماء کے نزدیک اگر محاربین نے صرف قتل کیا ہے اور مال نہیں لیا تو وہ قتل کئے جائیں گے اور قتل بھی کیا اور مال بھی لیا تو قتل کئے جائیں گے اور سولی دیئے جائیں گے اور جو صرف مال لیا تو ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے اور جو صرف ڈرایا اور دھمکایا تو ان کو بلا کر سزا دیں گے اور نفی سے یہی مراد ہے اور یہ محاربہ عام ہے شہر میں ہو یا جنگل میں اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک شہر میں یہ حکم نہ ہوگا اور علماء نے کہا کہ آنکھوں کا پھوڑنا یہ واقعہ مثلہ کی ممانعت سے پہلے تھا تو منسوخ ہے اور بعض نے کہا منسوخ نہیں اور آپ نے قصاصاً ایسا کیا کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔ (نوویؒ)

۴۳۵۴:عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً

۴۳۵۴:انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آٹھ آدمی عکل۔ (ایک

فَقَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعُوْهُ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْاَرْضَ وَسَقِمَتْ اَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا فِيْ اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَقَالُوْا بَلٰى فَخَرَجُوْا وَشَرِبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَصَحُّوْا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَطَرَدُوا الْاِبِلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُدْرِكُوْا فَجِيْءَ بِهِمْ فَاَمَرَبِهِمْ فَقُطِعَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ وَسُمِرَ اَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نُبِذُوْا فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوْا وَقَالَ ابْنُ صَبَّاحٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَاَطَّرَدُوا النَّعَمَ وَقَالَ وَسُمِّرَتْ اَعْيُنُهُمْ ۔

قبیلہ ہے) کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اسلام پر، پھر ان کو ہوا ناموافق ہو گئی اور ان کے بدن بیمار ہو گئے۔ انہوں نے شکوہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ہمارے چرواہے کے ساتھ جاتے ہو، اونٹوں میں وہاں ان کا دودھ اور موت پیو۔ انہوں نے کہا اچھا۔ پھر وہ نکلے اور اونٹوں کا موت اور دودھ پیا اور اچھے ہو گئے۔ انہوں نے چرواہوں کو قتل کیا اور اونٹ لے لیے۔ یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پیچھے دوڑ بھیجی، وہ گرفتار ہو کر لائے گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا تو ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے، آنکھیں سلائی سے پھوڑی گئیں۔ پھر دھوپ میں ڈال دیئے گئے یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

٤٣٥٥: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْمٌ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلِقَاحٍ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ وَ قَالَ سُمِرَتْ اَعْيُنُهُمْ وَاُلْقُوْا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَلَا يُسْقَوْنَ ۔

۴۳۵۵: وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے وہ ڈال دیئے گئے حرہ میں (حرہ مدینہ منورہ کا ایک میدان ہے) پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں ملتا تھا۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں یہ نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا حکم کیا تھا یا ان کو پانی دینے سے منع کیا تھا۔ قاضی عیاضؒ نے کہا مسلمانوں کا اجماع ہے اس مسئلہ پر کہ جس کے لیے قتل کا حکم ہو اور وہ پانی مانگے تو اس کو پانی دیا جائے اور اس کو دو طرح کے عذاب نہ دیں گے ایک پیاس کا اور دوسرے گردن مارنے کا۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے چرواہوں کو مار ڈالا اور اسلام سے پھر گئے، اب ان کی کوئی خاطر نہ رہی، نہ پانی پلانے کی نہ اور کسی بات کی اور ہمارے اصحاب نے یہ کہا ہے کہ جس کے ساتھ پانی ہو بقدر طہارت کے وہ اس مرتد کو نہ دے جو پیاس سے مر رہا ہو۔ البتہ اگر ذمی کافر یا جانور ہو تو اس کو پانی پلانا واجب ہے اور وضو کرنا ایسے وقت میں درست نہیں۔ (نوویؒ)

٤٣٥٦: عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَا تَقُوْلُوْنَ فِي الْقِسَامَةِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ اِيَّايَ

۴۳۵۶: حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پیچھے بیٹھا تھا۔ انہوں نے لوگوں سے کہا قسامت میں کیا کہتے ہو؟ عنبسہ نے کہا ہم سے انس بن مالک نے حدیث بیان کی ایسی ایسی۔ میں نے کہا مجھ سے انسؓ نے حدیث بیان کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حَدَّثَ اَنَسٌ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَحَجَّاجٍ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ عَنْبَسَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَقُلْتُ اَتَتَّهِمُنِيْ يَا عَنْبَسَةُ قَالَ لَا هٰكَذَا حَدَّثَنَا اَنَسٌ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ يَّا اَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيْكُمْ هٰذَا اَوْ مِثْلُ هٰذَا۔

وآلہ وسلم کے پاس کچھ لوگ آئے اخیر تک اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔ ابوقلابہ نے کہا جب میں نے حدیث کو تمام کیا تو عنبسہ نے سبحان اللہ کہا، میں نے کہا کیا میرے اوپر تہمت کرتے ہو۔ (جھوٹ کی) تو عنبسہ نے کہا نہیں ہم سے بھی انسؓ نے ایسی ہی حدیث بیان کی۔ اے ملک شام والو! تم ہمیشہ بھلائی سے رہو گے جب تک تم میں ایسا شخص رہے (یعنی ابوقلابہ کے حفظ اور یاد کی تعریف کی)۔

٤٣٥٧: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ۔

۴۳۵۷: وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو داغ نہیں دیا۔ کیونکہ داغ زخم بند کرنے کے لیے دیتے ہیں اور وہاں اس کی ضرورت نہ تھی۔

٤٣٥٨: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ فَاَسْلَمُوْا وَبَايَعُوْهُ وَقَدْ دَفَعَ بِالْمَدِيْنَةِ الْمُوْمُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ عِنْدَهٗ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَرِيْبٌ مِّنْ عِشْرِيْنَ فَاَرْسَلَهُمْ اِلَيْهِمْ وَبَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا يَّقْتَصُّ اَثَرَهُمْ۔

۴۳۵۸: انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس عرینہ سے چند لوگ آئے وہ مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے بیعت کی آپؐ سے مدینہ میں، اس وقت موم یعنی برسام کی بیماری پھیلی۔ (نووی نے کہا برسام عقل کا فتور ہے یا ورم سر کا یا ورم سینہ کا۔ بحر الجواہر میں ہے برسام ورم ہے اس پردے کا جو جگر اور معدے کے بیچ میں ہے) پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح اتنا زیادہ کیا کہ آپ انصار کے بیس نوجوانوں کے قریب تھے، آپؐ نے ان کو ان کے پیچھے دوڑایا اور ایک پہچاننے والے کو بھی ساتھ کیا۔ جو ان کے قدموں کے نشان پہچانے۔

٤٣٥٩: عَنْ اَنَسٍ وَفِيْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَهْطٌ مِنْ عُرَيْنَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

۴۳۵۹: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٣٦٠: عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَ اُولٰٓئِكَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرِّعَاۤءِ

۴۳۶۰: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیریں اس لیے کہ انہوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔

تشریح: یہ سزا سختی اور بے رحمی نہیں بلکہ عین عدل اور انصاف ہے۔ اگر بدمعاشوں اور ڈاکوؤں پر کوئی رحم کرے تو وہ بے رحمی ہے۔ خلق اللہ

نکوئی بابداں کردن چناں ست
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

بَابُ : ثُبُوْتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْمُحَدَّدَاتِ وَالْمُثَقَّلَاتِ وَقَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْاَةِ

٤٣٦١ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَّهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيْءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَّا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِيَةَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَّا ثُمَّ سَئَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا فَقَتَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ ۔

٤٣٦٢ :عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ فَرَضَخَ رَاْسَهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

٤٣٦٣ :عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَّهَا ثُمَّ اَلْقَاهَا فِي الْقَلِيْبِ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ۔

٤٣٦٤ :عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

٤٣٦٥ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَارِيَةً وُّجِدَ رَاْسُهَا قَدْرُضَّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَسَئَلُوْهَا مَنْ صَنَعَ هٰذَا بِكِ فُلَانٌ فُلَانٌ حَتّٰى ذَكَرُوا الْيَهُوْدِيَّ فَاَوْمَتْ بِرَاْسِهَا فَاُخِذَ الْيَهُوْدِيُّ فَاَقَرَّ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرَضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ ۔

باب: پتھر وغیرہ بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص لازم ہوگا اسی طرح مرد کو عورت کے بدلے قتل کریں گے

۴۳۶۱: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے ایک لڑکی کو مارا، چند چاندی کے ٹکڑوں کے لیے تو پتھر سے اس کو مارا وہ لائی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس میں کچھ جان باقی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا تجھ کو فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ کیا سر سے نہیں۔ پھر فرمایا فلانے نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ کیا سر سے نہیں پھر تیسری بار پوچھا تو اس نے کہا ہاں اور اشارہ کیا اپنے سر سے (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس یہودی کو بلوایا اس نے اقرار کیا) تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو قتل کیا، دو پتھروں سے کچل کر۔

۴۳۶۲: وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا سر کچلا دو پتھروں کے بیچ میں۔

۴۳۶۳: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی نے انصار کی ایک لڑکی کو قتل کیا، کچھ زیور کے لیے جو پہنے تھی پھر اس کو کنویں میں ڈال دیا۔ اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا، بعد اس کے وہ پکڑا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا اس کو پتھر مارنے کا مرنے تک وہ پتھروں سے مارا گیا۔ یہاں تک کہ مر گیا۔

۴۳۶۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۳۶۵: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک لونڈی کا سر کچلا ہوا ملا، دو پتھروں میں اس سے پوچھا کس نے تجھے کچلا۔ فلاں نے؟ یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام لیا۔ اس نے اشارہ کیا۔ اپنے سر سے وہ یہودی پکڑا گیا۔ اس نے اقرار کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اس کا سر کچلنے کے لیے پتھر سے۔

تشریح ۞ امام نوویؒ نے کہا اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو یہ کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا اور اس پر اجماع ہے۔ دوسرے یہ کہ عمداً جو قتل کرے اس کو اسی طرح ماریں گے جس طرح اس نے مارا ہے اگر تلوار سے مارا ہے تو تلوار سے ماریں گے اور جو لکڑی یا پتھر سے مارا ہے تو لکڑی یا پتھر سے ماریں گے۔ اس میں امام ابوحنیفہؒ کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ قصاص صرف تلوار سے لیا جائے گا۔ تیسرے یہ کہ بھاری چیز سے مارنا بھی قتل عمد ہے جیسے پتھر یا موٹی لکڑی سے اور اس میں قصاص ہے شافعیؒ اور احمدؒ اور مالکؒ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قصاص اسی صورت میں ہے جب دھاردار چیز سے مارے لوہا ہو یا پتھر یا لکڑی یا اس آلہ سے جو قتل کے لیے بنا ہے جیسے گوپھن وغیرہ یا انگار میں ڈالنے سے اور اگر اس آلہ سے قتل کرے جو قتل کے لیے نہیں بنا ہے جیسے چھوٹی لکڑی یا کوڑا یا طمانچہ یا غلیل وغیرہ سے لیکن عمداً مارے تو وہ بھی قتل عمد ہے اور مالکؒ اور لیثؒ کے نزدیک اس میں قصاص واجب ہوگا اور شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ اور اوزاعیؒ اور ثوریؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ اور ابوثورؒ کے نزدیک اس میں قصاص نہ ہوگا۔ چوتھے یہ کہ مسلمان کو جو مارے اس پر قصاص ہے۔ پانچویں یہ کہ مجروح کا بیان سننا اور اس سے پوچھنا تاکہ قتل کا پتہ معلوم ہو اور اس کی گرفتاری کی جائے پھر اگر وہ اقرار کرے تو قتل ثابت ہو گیا اور جو انکار کرے تو اس کو قسم کھانا چاہیے اگر قسم کھالے تو بری ہو جائے گا اور صرف مجروح کے کہنے سے اس پر خون ثابت نہ ہوگا۔ یہی اکثر علماء کا قول ہے اور مالکؒ کے نزدیک ثابت ہو جائے گا۔ اس حدیث کی دلیل ہے اور یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ اسی حدیث میں دوسری روایت میں ہے کہ اس یہودی نے اقرار کیا تھا۔ (انتہی ما قال النوویؒ)

بَابُ : الصَّآئِلِ عَلٰى نَفْسِ الْاِنْسَانِ اَوْعُضْوِهٖ اِذَا دَفَعَهُ الْمَصُوْلُ عَلَيْهِ فَأَتْلَفَ نَفْسَهٗ اَوْعُضْوَهٗ لَاضَمَانَ عَلَيْهِ

باب: جب کوئی دوسرے کی جان یا عضو پر حملہ کرے اور وہ اس کو دفع کرے اور دفع کرنے میں حملہ کرنے والے کی جان یا عضو کو نقصان پہنچے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا (یعنی حفاظت خود اختیاری جرم نہیں ہے)

٤٣٦٦: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى ابْنُ مُنْيَةَ اَوِ ابْنُ اُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ فَمِهٖ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ ابْنُ مُثَنّٰى ثَنِيَّتَيْهِ فَاخْتَصَمَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعَضُّ اَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَادِيَةَ لَهٗ۔

۴۳۶۶: عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یعلی بن منیہ یا یعلی بن امیہ ایک شخص سے لڑے، پھر ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو دانت سے دبایا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا، اس کے منہ سے اس کے دانت نکل پڑے، پھر دونوں لڑتے جھگڑتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے۔ دیت نہیں ملے گی۔

تشریح ۞ جس کے دانت نکل پڑے وہ یعلی تھا یا اس کا نوکر، بہر حال اس نے دیت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیت نہیں دلائی کیونکہ دوسرے شخص نے اپنا ہاتھ بچایا اور ہاتھ بچانے کا حق از روئے حفاظت خود اختیاری اس کو حاصل تھا، پھر اس حق کے حاصل ہونے پر دوسرے کے نقصان کا تاوان لازم نہ آئے گا۔

٤٣٦٧: عَنْ يَعْلٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۴۳۶۷: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٣٦٨: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۴۳۶۸: عمران بن حصینؓ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا

عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَجَذَبَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَلَهُ فَقَالَ اَرَدْتَّ اَنْ تَاْكُلَ لَحْمَهُ۔

اس نے ہاتھ گھسیٹا، دوسرے کے دانت نکل پڑے پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو لغو کر دیا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا گوشت کھالے۔

۴۳۶۹: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى اَنَّ اَجِيْرًا لِّيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَلَهَا وَقَالَ اَرَدْتَّ اَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

۴۳۶۹: صفوان بن یعلیٰؓ سے روایت ہے یعلی بن منیہ کے ایک نوکر نے (جھگڑا کیا ایک شخص سے) دوسرے نے اس کا ہاتھ دانت سے کاٹا اس نے اپنا ہاتھ گھسیٹا تو دوسرے کے دانت گر پڑے پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو لغو کر دیا اور فرمایا تو چاہتا تھا کہ اس کا ہاتھ چبا ڈالے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے۔

۴۳۷۰: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ اَوْثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَاْمُرُنِيْ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اٰمُرَهُ اَنْ يَّدَعَ يَدَهُ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ اِدْفَعْ يَدَكَ حَتّٰى يَعَضَّهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا۔

۴۳۷۰: عمران بن حصینؓ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا، اس کے دانت نکل پڑے، جس کے دانت نکل آئے تھے، اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا چاہتا ہے کیا یہ چاہتا ہے میں اس کو حکم دوں وہ اپنا ہاتھ تیرے مونہہ میں دے پھر تو اس کو چبا ڈالے اس طرح جیسے اونٹ چباتا ہے اچھا تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے پھر گھسیٹ (یعنی اگر تیرا جی چاہے تو اس طرح قصاص ہوسکتا ہے کہ تو بھی اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے پھر کھینچ لے یا تو اس کے دانت بھی ٹوٹ جائیں گے یا تیرا ہاتھ زخمی ہوگا)۔

۴۳۷۱: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتَ ثَنِيَّتَاهُ يَعْنِي الَّذِيْ عَضَّهُ قَالَ فَاَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَهُ كَمْ يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

۴۳۷۱: اس سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے جو اوپر گزری۔

۴۳۷۲: عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ وَكَانَ يَعْلٰى يَقُوْلُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ اَوْثَقُ عَمَلِيْ عِنْدِيْ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلٰى كَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ قَالَ لَقَدْ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ اَيُّهُمَا عَضَّ الْاٰخَرَ

۴۳۷۲: یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ تبوک میں اور وہ سب سے زیادہ بھروسے کا عمل ہے میرا تو میرا ایک نوکر تھا، وہ ایک شخص سے لڑا اور دونوں میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ دانت سے کاٹا۔ عطاء نے کہا مجھ سے صفوان بن یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا تھا۔ کس نے کس کا ہاتھ کاٹا تھا۔ پھر جس کا ہاتھ کاٹا تھا، اس نے اپنا ہاتھ کھینچا کاٹنے والے کے منہ

فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهٗ مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ اِحْدٰى ثَنِيَّتَيْهِ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ۔

سے، اس کا ایک دانت گر پڑا۔ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے دانت کو لغو کر دیا (یعنی اس کی دیت نہیں دلائی)۔

٤٣٧٣: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۴۳۷۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ: اِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْاَسْنَانِ وَ مَا فِيْ مَعْنٰهَا

باب: دانتوں میں قصاص کا بیان

٤٣٧٤: عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اُخْتَ الرَّبِيْعِ اُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ اِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ فَقَالَتْ اُمُّ الرَّبِيْعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا اُمَّ الرَّبِيْعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللّٰهِ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا اَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَتْ حَتّٰى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

۴۳۷۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے ام حارثہؓ ربیع کی بہن نے (جو حضرت انسؓ کی پھوپھی تھیں) ایک آدمی کو زخمی کیا۔ (اس کا دانت توڑ ڈالا) پھر انہوں نے جھگڑا کیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے۔ آپؐ نے فرمایا قصاص لیا جائے گا۔ قصاص لیا جائے گا۔ ام ربیع نے کہا یا رسول اللہ کیا فلانے سے قصاص لیا جائے گا؟ (یعنی ام حارثہ سے) قسم اللہ کی اس سے قصاص نہ لیا جائے گا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ اے ام ربیع اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے، قصاص کا ام ربیع نے کہا نہیں قسم اللہ کی اس سے کبھی قصاص نہیں لیا جائے گا۔ پھر ام ربیع بھی کہتی رہی۔ یہاں تک کہ جس کا دانت ٹوٹا تھا اس کے کنبے والے دیت لینے پر راضی ہو گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بعض بندے اللہ تعالیٰ کے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کو سچا کرے گا۔

تشریح: بخاری میں ہے کہ زخمی کرنے والی خود ربیع تھی اور قسم انس بن النضر نے کھائی تھی اور ام ربیع نے جو قسم کھائی اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کا رد منظور نہ تھا بلکہ مقصود یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفارش کریں مجروح کے کنبے والوں سے اور ان کو دیت پر راضی کریں اور قسم کھائی اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو سچا کر دیا اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت اور مرد میں قصاص لیا جائے گا۔ نفس اور ما دون النفس دونوں میں اور جمہور کا یہ قول ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک نفس میں قصاص ہوگا اور ما دون النفس میں نہ ہوگا اور بعضوں کے نزدیک مطلق قصاص نہ ہوگا۔ (نووی مختصراً)

بَابُ: مَا يُبَاحُ بِهٖ دَمُ الْمُسْلِمِ

باب: مسلمانوں کا قتل کب درست ہے

٤٣٧٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ

۴۳۷۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو جو گواہی دیتا ہے۔ کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے اور میں اس کا پیغمبر ہوں مارنا درست نہیں۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّآ بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ بِالثَّیِّبُ الزَّانِ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِیْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ ۔

مگر تین میں سے کسی ایک بات پر یا اس کا نکاح ہو چکا ہو۔ اور وہ زنا کرے یا جان کے بدلے جان (یعنی کسی کا خون کرے) یا جو اپنے دین سے پھر جائے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے۔

تشریح ۞ نوویؒ نے کہا اس حدیث سے حنفیوں نے استدلال کیا ہے مسلمان ذمی کافر کے بدلے مارا جائے گا اور آزاد غلام کے بدلے۔ مگر جمہور علماء اس کے خلاف ہیں جیسے مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور لیثؒ اور یہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے دین سے پھر جائے تو شامل ہے ہر ایک مرتد کو۔ پھر وہ قتل کیا جائے گا۔ اگر توبہ نہ کرے اور شامل ہے اس کو جو بدعت یا بغاوت اختیار کر کے مسلمانوں کی جماعت سے نکل جائے جیسے خوارج وغیرہ واللہ اعلم۔

٤٣٧٦: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۳۷۶: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٣٧٧: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ غَیْرُهٗ لَا یَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ یَّشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ التَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ اَوِ الْجَمَاعَةَ شَكَّ فِیْهِ اَحْمَدُ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ ۔

۴۳۷۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے، تو فرمایا ''قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ مسلمان کا خون کرنا درست نہیں جو گواہی دیتا ہو اس امر کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے۔ اور میں اس کا بھیجا ہوا ہوں مگر تین شخصوں کا۔ ایک تو وہ جو دین اسلام کو چھوڑ دے اور جماعت سے الگ ہو جائے۔ دوسری یہ کہ جس کا نکاح ہو چکا ہو اور وہ زنا کرے۔ تیسری جان بدلے جان کے۔''

٤٣٧٨: عَنِ الْاَعْمَشِ بِالْاِسْنَادَیْنِ جَمِیْعًا نَحْوَ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَلَمْ یَذْكُرَا فِی الْحَدِیْثِ قَوْلَهٗ وَالَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ غَیْرُهٗ۔

۴۳۷۸: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

بَابُ : بَیَانِ اِثْمِ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

باب: جس نے پہلے خون کی بنا ڈالی اس کے گناہ کا بیان

٤٣٧٩: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ ۔

۴۳۷۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی خون ظلم سے ہوتا ہے تو آدمؑ کے پہلے بیٹے قابیل پر ایک حصہ اس کے خون کا پڑتا ہے (یعنی گناہ کا) کیونکہ اس نے اول قتل کی راہ نکالی۔''

تشریح ۞ قابیل نے اپنے بھائی کو ناحق مارا۔ نووی نے کہا یہ حدیث ایک قاعدہ ہے اسلام کے قواعد میں سے یعنی جو کوئی بری بات نکالے اس کو قیامت تک گناہ ہوتا جائے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ نکالنے والے پر پڑے گا اسی طرح جو کوئی نیکی کی بنا ڈالے اس کو قیامت تک ثواب ہوتا رہے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا نیکی نکالنے والے کو بھی ثواب ملے گا اور یہ مضمون دوسری حدیث صحیح میں موجود ہے۔
(انتہی)

٤٣٨٠: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَعِیْسَی بْنِ یُوْنُسَ لِاَنَّهٗ سَنَّ الْقَتْلَ لَمْ یَذْكُرَا اَوَّلَ۔

۴۳۸۰: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ : الْمُجَازَاةِ بِالدِّمَآءِ فِی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّهَآ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی فِیْهِ بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

باب: قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا

٤٣٨١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الدِّمَآءِ۔

۴۳۸۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں میں خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔''

تشریح ۞ کیونکہ خون کا مقدمہ نہایت سنگین ہے اور یہ خلاف نہیں ہے اس حدیث کے کہ سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا کیونکہ نماز حقوق اللہ میں سب سے پہلے رہے گی اور خون حقوق العباد میں۔

٤٣٨٢: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ یُقْضٰی وَبَعْضُهُمْ قَالَ یُحْكَمُ بَیْنَ النَّاسِ۔

۴۳۸۲: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے بعض نے ''یُقْضٰی'' کے بجائے ''یُحْكَمُ'' کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

بَابُ : تَغْلِیْظِ تَحْرِیْمِ الدِّمَآءِ وَالْاَعْرَاضِ وَالْاَمْوَالِ

باب: خون اور عزت اور مال کا حق کیسا سخت ہے

٤٣٨٣: عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَیْئَتِهٖ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِیَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ بِغَیْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ ذَاالْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

۴۳۸۳: حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا ''زمانہ گھوم کر اپنی اصلی حالت پر ویسا ہو گیا جیسا اس دن تھا، جب اللہ تعالیٰ نے زمین آسمان بنائے تھے، برس بارہ مہینے کا ہے ان میں چار مہینے حرام ہیں۔ (یعنی ان میں لڑنا بھڑنا درست نہیں) تین مہینے تو برابر لگے ہوئے ہیں، ذیقعدہ اور ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا رجب مضر کا مہینہ جو جمادی لاخری اور شعبان کے بیچ میں ہے بعد اس کے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس مہینہ کا کچھ اور نام رکھیں گے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کیا یہ مہینہ ذی الحجہ کا نہیں۔ ہم نے عرض کیا ذی الحجہ کا مہینہ ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا

قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ اَىُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَا ضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْئَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِىْ كُفَّارًا اَوْ ضُلَّالًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اِلَّا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهٗ يَكُوْنُ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ حَبِيْبٍ فِىْ رِوَايَتِهٖ وَرَجَبُ مُضَرَ وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرٍ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ۔

رسول خوب جانتے ہیں آپ ﷺ پھر چپ ہو رہے یہاںتک کہ ہم سمجھے آپ ﷺ اس شہر کا کچھ اور نام رکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (یعنی مکہ کا شہر) ہم نے عرض کیا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ چپ ہو رہے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ آپ ﷺ اس دن کا اور کوئی نام رکھیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ یوم النحر نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ بے شک یہ یوم النحر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں۔ (عزتیں) حرام ہیں تم پر جیسے یہ دن حرام ہے، اس شہر میں اس مہینے میں (جس کی حرمت میں کسی کو شک نہیں ایسے ہی مسلمان کی جان عزت دولت بھی حرام ہے اس کا لینا بلا وجہ شرعی درست نہیں) اور قریب تم ملو گے اپنے پروردگار سے وہ پوچھے گا تمہارے عملوں کو پھر مت ہو جانا میرے بعد گمراہ کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو (یعنی آپس میں لڑو) اور ایک دوسرے کو مارو۔ (یہ حضرت ﷺ کی آخری نصیحت اور بہت بڑی اور عمدہ نصیحت تھی افسوس ہے کہ مسلمانوں نے تھوڑے دنوں تک اس پر عمل کیا آخر آفت میں گرفتار ہوئے اور عقبیٰ کو الگ تباہ کیا) جو حاضر ہے وہ یہ حکم غائب کو پہنچا دے کیونکہ بعض وہ شخص جس کو پہنچائے گا زیادہ یاد رکھنے والا ہو گا۔ اس وقت سننے والے سے پھر فرمایا دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا۔

تشریح ان چار مہینوں کی حرمت مدت سے چلی آتی ہے۔ سو مکے کے کافروں کا دستور تھا کہ جب ان کو لڑنا یا لوٹنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے، جیسے محرم میں لڑتے تو صفر کو محرم کر دیتے اس طرح ان کم بختوں نے مہینوں کو گول مول کر ڈالا تھا کوئی مہینہ ٹھیک معلوم نہیں ہوتا تھا۔ جس سال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخیر عمر میں حجۃ الوداع کیا تو ذوالحجہ کا مہینہ دونوں حساب سے برابر پڑا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب سے بھی۔ تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے موسم میں عرفے کے دن ہزاروں آدمیوں کے روبرو یہ حدیث فرمائی۔ یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے۔ اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے اور یہ جو فرمایا مضر کا رجب تو مضر ایک قوم ہے عرب میں ان کا رجب بھی تھا جو جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہوتا ہے ان کے مقابل دوسری قوم تھی ربیعہ وہ ماہ رمضان کو رجب کہتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ رجب وہی صحیح ہے جس کو مضر رجب کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا مضر بہ نسبت اور قوموں کے رجب کی بہت تعظیم کرتے تھے اس لیے رجب ان کی طرف منسوب ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

٤٣٨٤: عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ

۴۳۸۴: ابی بکرہؓ سے روایت ہے جب یوم النحر ہوا تو آپ ﷺ بھی اونٹ پر بیٹھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل تھامی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو

فَاَخَذَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیَّ یَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ سِوَی اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَیْسَ بِیَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَلَیْسَ بِذِی الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَیُسَمِّیْهِ سِوَی اسْمِهٖ قَالَ اَلَیْسَ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَآئَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَیْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ قَالَ ثُمَّ انْكَفَاَ اِلٰی كَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ فَذَبَحَهُمَا وَاِلٰی جُزَیْعَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَیْنَنَا۔

یہ کون سا دن ہے انہوں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کا کوئی اور نام لیں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے۔ہم نے کہا بے شک یہ یوم النحر ہے۔ یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے ہم نے کہا بیشک یہ ذی الحجہ ہے یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کونسا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا اور کوئی نام لیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ شہر نہیں ہے (یعنی مکہ عرب کے لوگ شہر مکہ ہی کو بولتے تھے) ہم نے عرض کیا بیشک شہر ہے یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں حرام ہیں جیسے اس دن اس مہینہ میں اس شہر میں حرام ہے جو حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچا دے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے دو مینڈھوں کی طرف جو چت کبرے تھے اور ذبح کیا ان کو اور ایک گلہ کی طرف بکریوں کے وہ ہم لوگوں کو بانٹ دیں۔

٤٣٨٥:عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْیَوْمُ جَلَسَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی بَعِیْرٍ قَالَ وَرَجُلٌ آخِذٌ بِزِمَامِهٖ اَوْ قَالَ بِخِطَامِهٖ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ یَزِیْدَ بْنِ زُرَیْعٍ۔

۴۳۸۵: چند الفاظ کے فرق سے مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٣٨٦:عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا وَسَاقُوا الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عَوْنٍ غَیْرَ اَنَّهٗ لَا یَذْكُرُ اَعْرَاضَكُمْ وَلَا یَذْكُرُ ثُمَّ انْكَفَاَ اِلٰی كَبْشَیْنِ وَمَا بَعْدَهٗ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اِلٰی یَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ اَلَاهَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

۴۳۸۶: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا یوم النحر کو تو فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ اور بیان کیا اسی حدیث کو جیسا اوپر گزرا مگر اس میں عزتوں کا ذکر نہیں ہے نہ دو مینڈھوں کے کاٹنے کا اور اس کے بعد کا مضمون اس روایت میں یہ ہے کہ جیسے تمہارے اس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر میں اس دن تک جب ملو گے اپنے پروردگار سے آگاہ رہو میں نے پہنچا دیا صحابہ کرام نے کہا ہاں پہنچا دیا (اللہ تعالیٰ کے حکم کو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ۔

بَابُ : صِحَّةِ الْاِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَتَمْكِیْنِ وَلِیِّ

باب: قتل کا اقرار صحیح ہے اور قاتل کو مقتول کے ولی کے

الْقَتِيْلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَاسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ

حوالہ کردیں گے اور اس سے معافی کی درخواست کرنا مستحب ہے

٤٣٨٧:عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ اِنِّیْ لَقَاعِدٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ يَّقُوْدُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا قَتَلَ اَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَتَلْتَهُ؟فَقَالَ اِنَّهُ لَوْلَمْ يَعْتَرِفْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِيْ فَاَغْضَبَنِيْ فَضَرَبْتُهُ بِالْفَأْسِ عَلٰى قَرْنِهٖ فَقَتَلْتُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيْهِ عَنْ نَّفْسِكَ؟قَالَ مَالِيْ مَالٌ اِلَّا كِسَائِيْ وَفَاْسِيْ قَالَ فَتَرٰى قَوْمَكَ يَشْتَرُوْنَكَ؟قَالَ اَنَا اَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِيْ مِنْ ذَاكَ فَرَمٰى اِلَيْهِ بِنِسْعَتِهٖ وَقَالَ دُوْنَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ قُلْتَ اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَاَخَذْتُهُ بِاَمْرِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُرِيْدُ يَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَعَلَّهٗ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ قَالَ فَرَمٰى بِنِسْعَتِهٖ وَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ۔

۴۳۸۷: علقمہ بن وائلؓ سے روایت ہے ان کے باپ نے کہا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص آیا دوسرے کو کھینچتا ہوا تسمہ سے اور کہنے لگا اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اس کو قتل کر دیا ہے؟ بولا اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں اس پر گواہ لاتا تب وہ شخص بولا بیشک میں نے اس کو قتل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کیونکر قتل کیا؟ وہ بولا میں اور وہ دونوں درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے اتنے میں اس نے مجھ کو گالی دی مجھے غصہ آیا میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری وہ مر گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس کچھ مال ہے جو اپنی جان کے بدلے میں دے؟ وہ بولا میرے پاس کچھ نہیں سوا اس کملی اور کلہاڑی کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری قوم کے لوگ تجھے چھڑائیں گے؟ اس نے کہا میری اتنی قدر نہیں ہے ان کے پاس تب وہ تسمہ مقتول کے وارث کی طرف پھینک دیا وہ لے کر چلا جب پیٹھ موڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اس کو قتل کرے گا تو اس کے برابر ہی رہے گا (یعنی نہ اس کو کوئی درجہ ملے گا نہ اس کو کوئی مرتبہ حاصل ہوگا۔ کیونکہ اس نے اپنا حق دنیا ہی میں وصول کر لیا) یہ سن کر وہ لوٹا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے خبر پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اس کو قتل کروں گا تو اس کے برابر ہوں گا اور میں نے تو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے پکڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ نہیں چاہتا کہ وہ تیرا اور تیرے بھائی کا گناہ سمیٹ لے وہ بولا ایسا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اس نے کہا اگر ایسا ہے تو خیر اور اس کا تسمہ پھینک دیا اور اس کو چھوڑ دیا۔

تشریح: نووی نے کہا اس حدیث سے اتنی باتیں نکلتی ہیں مجرموں کو باندھنا، ان کو حاضر کرنا حاکم کے سامنے، مدعی سے مدعا علیہ سے پہلے جواب دعویٰ لینا اگر وہ اقرار کرے تو گواہوں کی ضرورت نہ ہوگی حاکم کا درخواست کرنا مقتول کے وارث سے معافی کیلئے معافی کا درست ہونا مقدمہ رجوع ہونے کے بعد بھی دیت کا جائز ہونا قتل عمد میں اقرار کا صحیح ہونا قتل میں۔ قاتل کو قصاص کیلئے مقتول کے وارث کے سپرد کرنا۔

٤٣٨٨:عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ

۴۳۸۸: علقمہ بن وائل سے روایت ہے اس نے سنا، اپنے باپ سے کہا

تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهُ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَاَقَادَ وَلِیَّ الْمَقْتُوْلِ مِنْهُ فَانْطَلَقَ بِهٖ وَفِیْ عُنُقِهٖ نِسْعَةٌ یَجُرُّهَا فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ فَاَتٰى رَجُلٌ ن الرَّجُلَ فَقَالَ لَهٗ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَلّٰى عَنْهُ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَشْوَعَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَئَلَهٗ اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُ فَاَبٰى۔

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے مار ڈالا تھا ایک شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی مقتول کے وارث کو اس سے قصاص لینے کی اور اس کے گلے میں ایک تسمہ تھا جس کو وہ کھینچ رہا تھا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے ایک شخص اس سے جا کر ملا اور جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ بیان کیا اس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ اسماعیل بن سالم نے کہا میں نے یہ حبیب بن ثابت سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے ابن اشوعؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تھا معاف کرنے کو لیکن اس نے انکار کیا۔

تشریح ۞ مراد یہ قاتل اور مقتول نہیں ہیں بلکہ وہ مسلمان ہیں جو آپس میں ہتھیار لے کر ایک دوسرے کو مارنے کے لئے اٹھیں اور اس موقع پر اس جملہ کو فرمانے سے یہ غرض تھی کہ مقتول کا وارث اپنے تئیں بھی اس میں داخل سمجھے اور معاف کر دینے پر راضی ہو جائے جیسے پہلی حدیث میں فرمایا کہ اگر قتل کرے گا تو وہ اس کے مثل ہوگا جس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ بھی اس کی طرح جہنم میں جائے گا حالانکہ یہ مقصود نہیں کیونکہ وہ تو آپ ﷺ کے حکم سے اپنے حق کیلئے مارتا تھا عربی میں ایسے کلام کو تعریض کہتے ہیں اور یہ جائز ہے کسی مصلحت سے بشرطیکہ صدق ہو کیونکہ انبیاء پر کذب محال ہے بلکہ علماء نے کہا ہے کہ مصلحت کے لحاظ سے تعریض مستحب ہے مثلاً خون کرنے والا آ ہوا اور یہ مسئلہ پوچھے کہ خونی کی توبہ درست ہے وہ اس کے جواب میں یوں کہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہ صحت منقول ہے کہ قاتل کی توبہ درست نہیں اگر چہ مفتی کے نزدیک ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا یہ قول صحیح نہ ہو (مختصراً نوویؒ)

بَابُ : دِیَةِ الْجَنِیْنِ وَوُجُوْبِ الدِّیَةِ فِیْ قَتْلِ الْخَطَاءِ وَشِبْهِ الْعَمَدِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْجَانِیْ

باب: پیٹ کے بچے کی دیت اور قتل خطا اور شبہ عمد کی دیت کا بیان

٤٣٨٩ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ مِنْ هُذَیْلٍ رَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِیْنَهَا فَقَضٰى فِیْهِ النَّبِیُّ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ۔

۴۳۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتیں لڑیں اور ایک نے دوسری کو مارا، اس کا بچہ گر پڑا، تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک غلام یا لونڈی دینے کا۔

تشریح ۞ خواہ بچہ ہو یا بچی نووی علیہ الرحمتہ نے کہا یہ اس صورت میں ہے جب بچہ مردہ نکلے اور اگر زندہ نکلے پھر مر جائے تو اس میں پوری دیت واجب ہوگی یعنی سو اونٹ مرد کے لئے اور پچاس عورت کیلئے اور یہ دیت عاقلہ پر ہوگی۔ نہ مجرم کی ذات پر یہی قول ہے شافعیؒ اور ابو حنیفہؒ اور اہل کوفہ کا اور مالک اور اہل بصرہ کے نزدیک مجرم کی ذات پر ہوگی اور شافعیؒ کے نزدیک جرم پر کفارہ بھی ہوگا اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک کفارہ نہ ہوگا۔ (انتہی نووی)

٤٣٩٠ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنِیْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِیْ لَحْیَانَ سَقَطَ مَیِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِیْ قُضِیَ عَلَیْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّیَتْ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِیْرَاثَهَا لِبَنِیْهَا وَزَوْجِهَا وَ اَنَّ الْعَقْلَ عَلٰی عَصَبَتِهَا۔

۴۳۹۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی عورت کے پیٹ کے بچے میں ایک غلام یا ایک لونڈی کا حکم کیا پھر جس عورت کے لئے بردہ دینے کا حکم ہوا وہ مرگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گا اور دیت مارنے والے کے کنبے والوں پر ہے''۔

٤٣٩١ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَیْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَ مَافِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِیَةَ جَنِیْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِیْدَةٌ وَقَضٰی بِدِیَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰی عَاقِلَتِهَا وَ وَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَ مَنْ مَّعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ ابْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِیُّ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَکَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُهَّانِ مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِیْ سَجَعَ۔

۴۳۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دوعورتیں ہذیل (ایک قبیلہ ہے) کی لڑیں، ایک نے دوسری کو پتھر سے مارا۔ وہ بھی مرگئی اور اس کا بچہ بھی مرگیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ اس کے بچے کی دیت ایک غلام ہے یا ایک لونڈی اور عورت کی دیت مارنے والی کے کنبے والے دیں اور اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہوگا اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں حمل بن نابغہ نے کہا یارسول اللہ ہم کیونکر تاوان دیں اس کا، جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ بولا، نہ چلایا، یہ تو گیا آیا (یعنی لغو ہے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کاہنوں کا بھائی ہے ایسی قافیہ دار عبارت بولنے کی وجہ سے۔

تشریح: یعنی پیٹ کا بچہ دوسری روایت میں ہے کہ ڈیرے کی لکڑی سے مارا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مراد چھوٹا پتھر اور چھوٹی لکڑی ہے جس سے اکثر آدمی نہیں مرتا وہی شبہ عمد ہے اس میں کنبے والوں پر دیت لازم آتی ہے اور مجرم پر قصاص نہیں ہوتا نہ اس کی ذات پر دیت آتی ہے امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

علماء نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی برائی کی دو وجہوں سے ایک تو یہ کہ اس نے حکم شرع کے باطل کرنے کیلئے ایسی تقریر کی، دوسری یہ کہ تقریر میں تکلف کیا اور بناوٹ کی اور اس قسم کا سجع مذموم ہے نہ وہ سجع جو احادیث میں وارد ہوا ہے اور خلاف شرع نہ ہو۔

٤٣٩٢ :عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِقِصَّتِهٖ وَلَمْ یَذْکُرْ وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ وَقَالَ فَقَالَ قَائِلٌ کَیْفَ نَعْقِلُ وَلَمْ یُسَمِّ حَمَلَ بْنَ مَالِكٍ۔

۴۳۹۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے مگر اس میں یہ نہیں ہے اس عورت کا وارث اس کا لڑکا ہوگا اور جو وارث اس کے ساتھ ہوں اور نہ نام ہے حمل بن مالک بن نابغہ کا بلکہ یہ ہے کسی نے کہا ہم کیونکر دیت دیں ایسے کی جس نے نہ پیا نہ کھایا نہ بولا نہ چلایا یہ تو گیا آیا۔

٤٣٩٣ :عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ

۴۳۹۳: مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو ڈیرے

ضَرَّتَهَا بِعُمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَاحْدَا هُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِّمَافِيْ بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ اَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَّا اَكَلَ وَلَاشَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ قَالَ وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ۔

کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی مرگئی، ان میں سے ایک بنی لحیان کی عورت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں سے دلائی اور پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ مقرر کی ایک شخص جو قاتلہ کی قوم سے تھا بولا ہم کیونکر تاوان دیں اس کا جس نے نہ پیا، نہ کھایا، نہ چلایا ایسا گیا آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدویوں کی طرح قافیہ دار عبارت بولتا ہے اور واجب کیا ان پر دیت کو۔

٤٣٩٤:عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً قَتَلَتْ ضَرَّتَهَابِعُمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاُتِيَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى عَلٰى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ وَكَانَتْ حَامِلًا فَقَضٰى فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا اَنَدِيْ مَنْ لَّاطَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ۔

۴۳۹۴:مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا، پھر یہ مقدمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتلہ کے کنبے والے دیت دیں گے مقتولہ پیٹ سے تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ دلایا قاتلہ کے کنبے والوں میں سے ایک شخص بولا ہم کیونکر دیت دیں اس کی جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ رویا نہ چلایا یہ تو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گنواروں کی طرح مسجع اور مقفی بولتا ہے۔

٤٣٩٥:عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَمُفَضَّلٍ۔

۴۳۹۵:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٣٩٦ : عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِهِمُ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْهِ فَاَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ فَقَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَرْاَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ دِيَةَ الْمَرْاَةِ۔

۴۳۹۶:حدیث وہی ہے جو اوپر گزری۔

٤٣٩٧:عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ الْاٰخَرَانِ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِيْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوَامَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ ائْتِنِيْ بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ۔

۴۳۹۷:مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچے کی دیت کے باب میں مغیرہ بن شعبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اس میں ایک بردے کا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مغیرہ سے اور کسی شخص کو لا جو تیرے ساتھ گواہی دے پھر محمد بن مسلمہ نے مغیرہ کے موافق بیان کیا۔

تشریح: ہر چند مغیرہ صادق تھے مگر حضرت عمرؓ نے احتیاطاً اور ایک گواہی طلب کی۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

حدوں کے مسائل

بَابُ : حَدِّ السَّرِقَةِ وَنِصَابِهَا

باب: چوری کی حد اور اس کے نصاب کا بیان

٤٣٩٨: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۳۹۸: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ پاؤ دینار یا زیادہ کے مال میں کاٹتے۔

تشریح: نووی نے کہا چور کا ہاتھ بالا جماع کاٹا جائے گا لیکن چوری کے نصاب میں علماء کا اختلاف ہے۔ اہل ظاہر کے نزدیک کچھ نصاب کی شرط نہیں بلکہ قلیل، کثیر ہر چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور یہی قول ہے ابن بنت شافعی کا اور یہی منقول ہے حسن بصریؒ اور خوارج سے اور جمہور علماء کے نزدیک نصاب شرط ہے اب اختلاف ہے اس کے مقدار میں تو امام شافعیؒ کے نزدیک نصاب ربع دینار ہے سونے کا یا اس قدر مالیت کی اور کوئی چیز اور مالکؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کے نزدیک ربع دینار یا تین درم اور ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک پانچ درم اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دس درم اور صحیح شافعی کا قول ہے اور باقی اقوال مردود ہیں اور مخالف ہیں حدیث صریح کے۔ (مختصراً)

٤٣٩٩: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ۔

۴۳۹۹: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٤٠٠: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُالسَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۴۰۰: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ مگر چوتھائی دینار یا زیادہ کی چوری میں“۔

٤٤٠١: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاتُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَمَافَوْقَهٗ۔

۴۴۰۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے ”چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا مگر چوتھائی دینار یا زیادہ میں“۔

٤٤٠٢: عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعَدًا۔

۴۴۰۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٤٤٠٣: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ بِهَذَا

۴۴۰۳: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

٤٤٠٤: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ حَجَفَةٍ اَوْتُرْسٍ وَّكِلَا هُمَا ذُوْثَمَنٍ۔

۴۴۰۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے چور کا ہاتھ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نہیں کٹا ڈھال سے کم قیمت میں حجفہ ہو یا ترس یہ دونوں قیمت دار ہیں حجفہ بتقدیم حائے مہملہ مفتوحہ پھر جیم مفتوحہ اور ترس دونوں ڈھال کو کہتے ہیں اسی طرح مجن اس کو کہتے ہیں جس سے آڑ کی جائے۔

٤٤٠٥: عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحِيْمِ وَاَبِيْ اُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُوْ ثَمَنٍ۔

۴۴۰۵: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٤٠٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ سَارِقًا فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۴۰۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا سپر کی چوری میں جس کی قیمت تین درہم تھی۔

تشریح ۞ یہ حدیث دلیل ہے مالکؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کی اور شافعیؒ نے اس کی تاویل یہ کی ہے کہ اس وقت میں تین درم چوتھائی دینار کے ہوں گے۔

٤٤٠٧: عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ قِيْمَتُهُ وَبَعْضَهُمْ قَالَ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۴۰۷: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ بعض نے "قِیْمَتُہٗ" کی جگہ "ثَمَنُہٗ" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

٤٤٠٨: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ۔

۴۴۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لعنت کرے اللہ تعالیٰ چور پر چراتا ہے انڈے کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا اور چراتا ہے رسّی کو پھر کاٹا جاتا ہے ہاتھ اس کا"۔

تشریح ۞ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر معین پر لعنت کرنا درست ہے جیسے کوئی کہے لعنت ہے ظالم پر یا کاذب پر یا بے ایمان پر اور کسی کا نام نہ لے اور بعض نے معین پر بھی لعنت کو درست رکھا ہے جب تک اس پر حد نہ پڑے اور جب حد پڑ جائے تو درست نہیں کیونکہ حد سے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

٤٤٠٩: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ يَقُوْلُ اِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَاِنْ سَرَقَ بَيْضَةً۔

۴۴۰۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ: قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيْفِ وَغَيْرِهٖ وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

باب: چور اگرچہ شریف ہو اس کا ہاتھ کاٹنا اور حدود میں سفارش نہ کرنا

٤٤١٠: عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْآ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَ اَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ رُمْحٍ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔

۴۴۱۰: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے قریش کو فکر پیدا ہوئی مخزومی عورت کی چوری کرنے سے (کیونکہ وہ قوم کی شریف تھی) انہوں نے کہا کون کہہ سکتا ہے اس باب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے؟ لوگوں نے کہا اتنی جرأت تو کسی میں نہیں البتہ اسامہؓ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہیتا ہے وہ کہے تو کہے (کیونکہ اسامہؓ، زیدؓ کے بیٹے تھے اور زیدؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لے پالک بیٹے تھے) آخر اسامہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اسامہؓ تو سفارش کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی حد میں (جب امام تک حد کا مقدمہ پہنچ جائے تو سفارش کرنا درست نہیں، البتہ اس سے قبل بعض کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ مجرم شریر نہ ہو) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا اور فرمایا ''اے لوگو! تم سے پہلے لوگ انہی کرتوتوں سے تباہ ہوئے جب کوئی اچھا شریف آدمی ان میں کا چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی ناتواں (بے وسیلہ) ایسا کرتا تو اس پر حد قائم کرتے قسم اللہ کی اگر فاطمہؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں گا''۔

تشریح ۞ کیونکہ جو قاعدہ اور قانون بنایا جائے وہ سب پر بلالحاظ چلنا چاہئے ورنہ ملک برباد ہو گا حکومت تباہ ہو جائے گی افسوس ہے کہ مسلمان جو سب سے زیادہ ایک زمانے میں قانون کے خصوصاً قانون الٰہی کے پابند تھے اب سب قوموں سے بڑھ کر بے قانون اور بے قاعدہ ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں میں نہ مذہبی قانون باقی رہا ہے نہ ملکی۔ ہر شخص شتر بے مہار ہے اور بعض بے وقوف اس کو آزادی اور حریت خیال کرتے ہیں حالانکہ حریت یہی ہے کہ انسان قانون کا پابند ہو کہ اپنے اپنے منافع کے حاصل کرنے میں بلاخوف وخطر مشغول رہیں اور زبردست سب مطیع اور منقاد اور وابستہ قانون ہوں یہ حدیث بھی عقلمندوں کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی کھلی دلیل ہے۔ اتنا عدل اور انصاف اور ایسی خالص للّٰہیت اور راست بازی ایسی ناتربیت یافتہ قوم میں جیسے اس زمانے میں عرب تھے بغیر رب کریم کی تعلیم اور امداد کے سمجھ میں نہیں آتی۔

٤٤١١: عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا

۴۴۱۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو بی بی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کو فکر پیدا ہوئی اس عورت کی جس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جب مکہ فتح ہوا چوری کی لوگوں نے کہا کون کہے گا اس باب میں جناب

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِیءُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ فِيْهَآ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَكَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِیُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَطَبَ فَاَثْنٰی عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰی بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّابَعْدُ فَاِنَّمَآ اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَاسَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاِنِّیْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَاْتِیْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا اتنی جرأت کون کر سکتا ہے آپ ﷺ کے سامنے سوا اسامہ بن زیدؓ کے جو چہیتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر وہ عورت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی اور اسامہ نے سفارش کی آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصے سے) اور فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حد میں سفارش کرتا ہے اسامہ نے کہا یا رسول اللہ آپ ﷺ میرے لئے دعا کیجئے معافی کی، جب شام ہوئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسے اس کو شایان ہے۔ پھر فرمایا بعد اس کے تم سے پہلے لوگ اسی لئے ہلاک ہوئے کہ جب کوئی عزت دار آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب ناتواں کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور میں تو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا (ہاتھ کاٹنے کے) بعد وہ چور عورت اچھی ہوگئی اور اس نے نکاح کر لیا وہ میرے پاس آتی میں اس کے مطلب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتی۔

٤٤١٢: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَّخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهٗ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَاَتٰی اَهْلُهَآ اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسَ۔

۴۴۱۲: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک عورت مخزومی اسباب مانگ کر لیتی پھر مکر جاتی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کا ہاتھ کاٹنے کیلئے اس کے لوگوں نے اسامہؓ سے سفارش کی اسامہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا پھر اسی طرح بیان کیا جیسے اوپر گزرا۔

تشریح ۞ یعنی یہ بھی اس کی عادت تھی نہ یہ کہ ہاتھ اسی جرم میں کٹا کیونکہ لے کر مکر جانا سرقہ نہیں ہے بلکہ خیانت ہے اکثر ائمہ کا بھی یہی قول ہے اور احمدؒ اور اسحاقؒ کے نزدیک اس میں بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔

٤٤١٣: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ

۴۴۱۳: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر

سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَعَاذَتْ بِاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ۔

گزرا ہے۔

بَابُ : حَدِّ الزِّنَا

باب: زنا کی حد کا بیان

٤٤١٤ :عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ن الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّالرَّجْمُ۔

۴۴۱۴: عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھ لو سیکھ لو مجھ سے (شرع کی باتیں) اللہ تعالیٰ نے عورتوں کیلئے ایک راہ نکالی جب بکر زنا کرے بکر سے تو سو کوڑے لگاؤ اور ایک سال کیلئے ملک سے باہر کردو اور ثیب ثیب سے کرے تو سو کوڑے لگاؤ پھر پتھروں سے مارڈالو'۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بکر جب زنا کرے بکر سے یا ثیب سے تو ہر حال میں بکر کو سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کیلئے جلاوطن ہوگا اور ثیبہ کو رجم کریں گے اسی طرح ثیب اگر زنا کرے باکرہ سے تو ثیب کو رجم کریں گے اور باکرہ کو سو کوڑے لگائیں گے اور ایک برس کے لئے جلاوطن کریں گے اور بکر سے مراد مرد یا عورت ہے جس نے بنکاح صحیح جماع نہ کیا ہو اور وہ آزاد اور عاقل اور بالغ ہو اگرچہ کافر ہو اور علماء نے اجماع کیا ہے کہ بکر زانی کو سو کوڑے لگائیں گے اور ثیب کو رجم کریں گے اور اس میں کسی کا خلاف نہیں البتہ خوارج اور بعض معتزلہ سے منقول ہے کہ انہوں نے رجم کا انکار کیا ہے اور ثیب کو پہلے کوڑے لگائیں گے پھر رجم کریں گے۔ اسحاقؒ اور داؤدؒ اور اہل ظاہر اور بعض شافعیہ کا یہی قول ہے اور جمہور علماء کے نزدیک صرف رجم کافی ہے اور بکر کو ایک سال کیلئے جلاوطن کریں گے مرد ہو یا عورت امام شافعیؒ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور حسنؒ کے نزدیک نفی واجب نہیں ہے اور مالک اور اوزاعی نے کہا کہ عورتوں پر نفی نہیں ہے انتہی مختصراً۔

٤٤١٥ :عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۴۱۵: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٤١٦ :عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ لِذٰلِكَ وَ تَرَبَّدَلَهٗ وَجْهُهٗ قَالَ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلُقِيَ كَذٰلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَ الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ۔

۴۴۱۶: عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سختی معلوم ہوتی اور چہرہ مبارک پر مٹی کا رنگ آجاتا۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی اتری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی ہی سختی معلوم ہوئی جب وحی موقوف ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھ لو مجھ سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لیے راستہ کردیا اگر ثیب ثیب سے زنا کرے اور بکر بکر سے تو ثیب کو سو کوڑے لگا کر سنگسار کریں گے اور بکر کو سو کوڑے لگا کر وطن سے باہر کردیں گے ایک سال تک۔

٤٤١٧ :عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ

۴۴۱۷: وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں ایک سال کی مدت اور کوڑوں کا شمار

حَدِيْثِهِمَا الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفٰى وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَ يُرْجَمُ لَايَذْكُرَانِ سَنَةً وَّ لَا مِائَةً۔

نہیں ہے۔

۴۴۱۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ هُوَ جَالِسٌ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اٰيَةَ الرَّجْمِ قَرَاْنَا هَا وَ وَعَيْنَا هَا وَعَقَلْنَا هَا فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ فَاَخْشٰی اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ مَانَجِدُ الرَّجْمَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَ اِنَّ الرَّجْمَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْكَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ۔

۴۴۱۸: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر بیٹھے تھے انہوں نے کہا اللہ جل شانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا حق کے ساتھ اور ان پر کتاب اتاری اسی کتاب میں رجم کی آیت تھی: اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا۔ لیکن اس کی تلاوت موقوف ہوگئی اور حکم باقی ہے ہم نے اس آیت کو پڑھا اور یاد رکھا اور سمجھا تو رجم کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رجم کیا میں ڈرتا ہوں جب زیادہ مدت گزرے تو کوئی یہ نہ کہنے لگے ہم کو اللہ کی کتاب میں رجم نہیں ملتا۔ پھر گمراہ ہو جائے اس فرض کو چھوڑ کر جس کو اللہ تعالیٰ نے اتارا یہ کہنا حضرت عمرؓ کا صحیح ہوا اور خوارج نے یہی کہا اور گمراہ ہوئے بیشک رجم حق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس شخص پر جو محصن ہو کر زنا کرے مرد ہو یا عورت جب گواہ قائم ہوں زنا پر یا حمل نمودار ہو یا خود اقرار کرے۔

تشریح ﷺ نووی نے کہا یہ حضرت عمرؓ کا مذہب ہے کہ عورت کا جب خاوند اور مولیٰ نہ ہو پھر حمل نمود ہو تو اس کو زنا کی حد لگا دیں گے اور مالکؒ کا بھی یہی قول ہے بشرطیکہ جبراً جماع کرنا ثابت نہ ہوا اور عورت پردیسی نہ ہو جو یہ کہے کہ حمل خاوند سے ہے یا مولیٰ سے ہے اور شافعیؒ، اور ابوحنیفہؒ، اور جمہور علماء کے نزدیک صرف حمل کے نمودار ہونے سے حد نہ پڑے گی جب تک زنا کے گواہ نہ ہوں یا زنا کا اقرار نہ کرے۔

۴۴۱۹: عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۴۴۱۹: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۴۴۲۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰی تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ زَنَيْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰی ثَنّٰی ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِكَ

۴۴۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص مسلمانوں میں سے آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مسجد میں اور پکارا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہنے لگا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے زنا کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ میں نے زنا کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ چار بار اس نے اقرار کیا جب چار بار اقرار کر چکا تو آپ نے اس کو بلایا

جُنُوْنٌ فَالَ لَا قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ فَكُنْتُ فِيْمَنْ رَّجَمَهٗ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَاَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ وَّ رَوَاهُ اللَّيْثُ اَيْضًا عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ ابْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

اور پوچھا تو دیوانہ نہیں ہے وہ بولا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو محصن ہے یعنی ثیب ہے اس کے معنی اوپر گزرے وہ بولا ہاں تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اس کو لے جاؤ اور سنگسار کرو اس سے معلوم ہوا کہ امام کا خود شریک ہونا ضروری نہیں جابر نے کہا ہم نے اس کو رجم کیا عید گاہ میں یا جنازہ کا مصلے۔ نوویؒ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عید اور جنازہ کی نماز کے لیے جو میدان ہو اس کا حکم مسجد کا نہیں ہے پتھروں کی تیزی اس کو معلوم ہوئی تو بھاگا، پھر ہم نے اس کو حرہ میں پایا وہاں پتھروں سے مار ڈالا۔

تشریح ابوحنیفہؒ اور اہل کوفہ اور احمد کا یہی قول ہے کہ زنا ثابت نہیں ہوتا جب تک چار بار اقرار نہ کرے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک ایک بار اقرار کافی ہے بدلیل دوسری حدیث کے اور ابن ابی لیلے کے نزدیک چار مجلسوں میں چار بار اقرار کرنا چاہیے۔

اس لیے کہ شاید اب بھی اپنے قول سے پھر جائے اور مسلمان کی جان سلامت رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی قوم والوں سے اس کا حال پوچھا۔ انہوں نے کہا وہ خاصا ہوشیار آدمی ہے اس سے یہ نکلا کہ مجنون کا اقرار صحیح نہیں اور نہ اس پر حد واجب ہے اور اس پر اجماع ہے۔ نوویؒ

نوویؒ نے کہا شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک جس نے زنا کا اقرار کیا ہو اور وہ پتھر مارتے وقت بھاگے تو اس کو چھوڑ دینا چاہیے پھر اگر وہ اقرار سے پھر جائے تو اس کو چھوڑ دیں گے ورنہ رجم کریں گے اور مالکؒ کے نزدیک اس کا پیچھا کر کے مار ڈالنا چاہیے اور حضرت امام شافعیؒ کی دلیل وہ ہے جو ابوداؤد کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا۔ انتہی مختصراً

٤٤٢١: وَرَوَاهُ اللَّيْثُ اَيْضًا عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۴۲۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٤٢٢: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَيْضًا وَفِیْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَيْلٌ۔

۴۴۲۲: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٤٢٣: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ رِوَايَةِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ۔

۴۴۲۳: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٤٢٤: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ جِیْءَ بِهٖ اِلَى

۴۴۲۴: جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے میں نے ماعز بن مالکؓ کو دیکھا، جب وہ لائے گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وہ ایک شخص

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِيرٌ اَعْضَلُ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَآءٌ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اَنَّهٗ زَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَالَ لَاوَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنَى الْاٰخِرُ قَالَ فَرَجَمَهٗ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ اَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَلَفَ اَحَدُهُمْ لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ يَمْنَعُ اَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ يُّمَكِّنِّيْ مِنْ اَحَدِهِمْ لَاُنَكِّلَنَّهٗ عَنْهُ۔

تھے ٹھگنے ننگے ان پر چادر نہ تھی یعنی اس وقت ان کا بدن ننگا تھا انہوں نے چار بار زنا کا اقرار کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا، ماعز بولا نہیں قسم اللہ کی اس نالائق نے زنا کیا جب آپ ﷺ نے ان کو رجم کیا پھر فرمایا جب ہم نکلتے ہیں جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور آواز کرتا ہے بکری کی سی آواز جیسے بکری جماع کے وقت چلاتی ہے اور دیتا ہے کسی کو تھوڑا دودھ یعنی جماع کرتا ہے دودھ سے مراد منی ہے قسم اللہ کی اگر اللہ مجھ کو قدرت دے گا ایسے کسی پر تو میں اس کو سزا دوں گا تا کہ دوسروں کو عبرت ہو۔

تشریح ۞ بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا مقصود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ تھا کہ وہ اپنے اقرار سے پھر جائیں اور ان کی جان بچ جائے اس حدیث سے یہ نکلا جو زنا کا اقرار کرے امام اس کو اس طرح سے تعلیم دے اور اگر وہ پھر جائے تو اس سے مواخذہ نہ کرے اور یہ تعلیم حقوق العباد میں درست نہیں نہ پھرنا ان میں صحیح ہے۔

٤٤٢٥:عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيْرٍ اَشْعَثَ ذِيْ عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ اِزَارٌ وَّقَدْ زَنٰى فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ اَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيْبَ التَّيْسِ يَمْنَحُ اِحْدٰهُنَّ الْكُثْبَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُمَكِّنِّيْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اِلَّا جَعَلْتُهٗ نَكَالًا اَوْ نَكَّلْتُهٗ قَالَ فَحَدَّثْتُهٗ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ اِنَّهٗ رَدَّهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

۴۴۲۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ٹھگنا شخص گھٹیلا مضبوط ازار باندھے ہوئے آیا اس نے زنا کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبار اس کی بات کو ٹالا پھر حکم کیا وہ سنگسار کیا گیا بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ہم نکلتے ہیں اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے تو کوئی نہ کوئی تم میں سے پیچھے رہ جاتا ہے اور بکری کی طرح آواز کرتا ہے کسی عورت کو تھوڑا دودھ دیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ جب میرے قابو میں ایسے شخص کو دے گا میں اس کو ایسی سزا دوں گا جو نصیحت ہو دوسرں کے لیے راوی نے کہا میں نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بیان کی انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار بار اس کی بات کو ٹالا۔

٤٤٢٦:عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَهٗ شَبَابَةُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَامِرٍ فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

۴۴۲۶: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٤٢٧:عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ

۴۴۲۷: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا جو

مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَقٌّ مَّا بَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ وَمَابَلَغَكَ عَنِّيْ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ اَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ۔

خبر میں نے تیری سنی ہے وہ سچ ہے؟ ماعز نے کہا وہ کیا خبر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تو نے جماع کیا فلاں لوگوں کی لونڈی سے۔ ماعزؓ نے کہا ہاں سچ ہے پھر اس نے چار بار اقرار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا پتھروں سے مارا گیا۔

٤٤٢٨:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهٗ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَصَبْتُ فَاحِشَةً فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَاَلَ قَوْمَهٗ فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُ بِهٖ بَاْسًا اِلَّا اَنَّهٗ اَصَابَ شَيْئًا يَرٰى اَنَّهٗ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْهُ اِلَّا اَنْ يُّقَامَ فِيْهِ الْحَدُّ فَرَجَعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّرْجُمَهٗ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهٖ اِلٰى بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا اَوْ ثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهٗ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ قَالَ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهٗ حَتّٰى اَتٰى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيْدِ الْحَرَّةِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ حَتّٰى سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا مِّنَ الْعَشِيِّ قَالَ اَوَ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِيْ عِيَالِنَالَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ عَلٰى اَنْ لَّا اُوْتٰى بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَلَهٗ وَلَا سَبَّهٗ۔

۴۴۲۸: ابوسعیدؓ سے روایت ہے ایک شخص قبیلہ اسلم کا جس کا نام ماعز بن مالکؓ تھا جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ سے گناہ ہوا ہے تو سزا دیجئے مجھ کو، جناب رسول اللہ ﷺ نے کئی بار اس کی بات کو ٹال دیا۔ پھر آپ نے اس کی بات کو ٹال دیا پھر آپؐ نے اس کی قوم سے پوچھا اس کا حال (کہیں مجنوں تو نہیں ہے) انہوں نے کہا اس کو کوئی بیماری نہیں، مگر اس سے ایسا کام ہو گیا ہے وہ سمجھتا ہے اس کا کوئی علاج نہیں سوا حد قائم کرنے کے۔ پھر وہ لوٹ کر آیا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپؐ نے حکم کیا ہم کو اس کے رجم کرنے کا۔ ہم اس کو لے کر چلے بقیع الغرقد (مدینہ کا قبرستان ہے۔ (یا اللہ میرا مدفن بقیع کو کر دے) کی طرف، نہ ہم نے اس کو باندھا، نہ اس کے لیے گڑھا کھودا۔ ہم نے اس کو مارا ہڈیوں اور ڈھیلوں اور ٹھیکروں سے وہ دوڑ کر بھاگا۔ ہم بھی اس کے پیچھے بھاگے۔ یہاں تک کہ حرہ میں آیا۔ وہاں نمودار ہوا تو ہم نے حرہ کے پتھروں سے مارا، وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر شام کو جناب رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا ''جب ہم چلتے ہیں اللہ کی راہ میں جہاد کو کوئی نہ کوئی ہمارے زنانے میں رہ کر بکری کی آواز کرتا ہے۔ مجھ پر ضروری ہے جو کوئی شخص ایسا کرے میرے پاس لایا جائے تو میں اس کو سزا دوں۔'' پھر نہ آپؐ نے دعا کی اس کے لیے، نہ اس کو برا کہا (دعا اس لیے نہیں کی کہ اور کوئی اس طمع سے یہ کام نہ کر بیٹھے اور برا اس لیے نہیں کہا کہ اس کے گناہ کا تدارک ہو گیا اور اس کی توبہ قبول ہو گئی)۔

تشریح ۞ باندھنا تو کسی کے نزدیک ضروری نہیں۔ گڑھا کھودنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور احمدؒ کے نزدیک مرد یا عورت کسی کے لیے گڑھا نہ کھودنا چاہیے اور قتادہ اور ابوثور اور ابویوسف کے نزدیک دونوں کے لیے گڑھا کھودنا چاہیے اور ابوحنیفہؒ سے بھی ایک روایت یہی ہے اور مالکیہ کے نزدیک جس کا رجم شہادت سے ہو اس کے لیے گڑھا کھودیں اور جس کا اقرار سے ہو اس کے لیے نہ کھودیں اور شافعیہ کے نزدیک مرد کے لیے نہ کھودیں۔ لیکن عورت کے باب میں تین قول ہیں ایک یہ کہ سینہ تک گڑھا مستحب ہے تاکہ اس کا ستر نہ کھلے دوسرے نہ مستحب ہے نہ مکروہ بلکہ حاکم کی رائے پر ہے تیسرے یہ کہ گواہی کی صورت میں مستحب ہے اور اقرار کی صورت میں مستحب نہیں۔ تاکہ اس کو بھاگنے کا موقع ملے۔ (نووی مختصراً)

٤٤٢٩: عَنْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ اَقْوَامٍ اِذَا غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ اَحَدُهُمْ عَنَّا لَهُ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ وَلَمْ يَقُلْ فِيْ عِيَالِنَا۔

۴۴۲۹: وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شام کو خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وتعریف کی۔ پھر فرمایا بعد اس کے۔ کیا حال ہے لوگوں کا جب ہم جہاد کو جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے اور ایسی آواز نکالتا ہے جیسے بکری۔ اخیر تک۔

٤٤٣٠: عَنْ دَاوُدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۴۴۳۰: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٤٣١: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ اُطَهِّرُكَ وَقَالَ مِنَ الزِّنَا فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِهٖ جُنُوْنٌ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ اَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُوْلُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ مَاتَوْبَةٌ اَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِيْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبِثُوْا بِذٰلِكَ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۴۴۳۱: بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ماعز بن مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ پاک کیجئے مجھ کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ارے چل اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ اور توبہ کر تھوڑی دور وہ لوٹ کر گیا۔ پھر آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ پاک کیجئے مجھ کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا۔ جب چوتھی مرتبہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں کاہے سے پاک کروں تجھ کو، ماعزؓ نے کہا۔ زنا سے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (لوگوں سے) پوچھا کیا اس کو جنون ہے؟ معلوم ہوا جنون نہیں ہے۔ پھر فرمایا۔ کیا اس نے شراب پی ہے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس کا منہ سونگھا تو شراب کی بو نہیں پائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (ماعزؓ سے) کیا تو نے زنا کیا؟ وہ بولا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا وہ پتھروں سے مارا گیا۔ اب اس کے باب میں لوگ دو فریق ہو گئے۔ ایک تو یہ کہتا ماعزؓ تباہ ہوا گناہ نے اس کو گھیر لیا۔ دوسرا یہ کہتا کہ ماعزؓ کی توبہ سے بہتر کوئی توبہ نہیں۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں رکھ دیا اور کہنے لگا مجھ کو پتھروں سے مار ڈالیے، دو تین دن تک لوگ یہی کہتے رہے بعد اس کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور صحابہؓ بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام کیا۔ پھر بیٹھے فرمایا دعا مانگو ماعزؓ کے لیے۔ صحابہؓ نے کہا اللہ بخشے ماعز بن مالکؓ کو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جُلُوْسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَقَالُوْا غَفَرَ اللّٰهُ لِمَاعِزِ ابْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَّوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ قَالَ ثُمَّ جَآءَ تْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِيْ فَاسْتَغْفِرِى اللّٰهَ وَتُوْبِيْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اَرَاكَ تُرِيْدُ اَنْ تُرَدِّدَنِيْ كَمَا رَدَدْتَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ اِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَ اَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكَ قَالَ فَكَفَّلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ قَالَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ اِذًا لَّا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَّيْسَ لَهٗ مَنْ يُّرْضِعُهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِلَيَّ رِضَاعُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا۔

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ماعزؓ نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ توبہ ایک امت کے لوگوں میں بانٹی جائے تو سب کو کافی ہو جائے۔ بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی غامد کی (جو ایک شاخ ہے) ازد کی (ازد ایک قبیلہ ہے مشہور) اور کہنے لگی یا رسول اللہ! پاک کر دیجئے مجھ کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اری ؟ ں اور دعا مانگ اللہ سے بخشش کی اور توبہ کر اس کی درگاہ میں۔ عورت نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو لوٹانا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو لوٹایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ وہ بولی میں پیٹ سے ہوں زنا سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو خود؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا ٹھہر۔ جب تک تو جنے (کیونکہ حاملہ کا رجم نہیں ہو سکتا اور اس پر اجماع ہے اسی طرح کوڑے لگانا یہاں تک کہ وہ جنے) پھر ایک انصاری شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ لی۔ جب وہ جنی تو انصاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا غامد یہ جن چکی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابھی تو ہم اس کو رجم نہیں کریں گے اور اس کے بچے کو بے دودھ کے نہ چھوڑیں گے۔ ایک شخص انصاریؓ بولا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میں بچے کو دودھ پلوالوں گا تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو رجم کیا۔

تشریح نووی علیہ الرحمۃ نے کہا۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حد سے گناہ مٹ جاتا ہے اور یہ صراحتاً موجود ہے عبادہ بن صامتؓ کی روایت میں ہے کہ جس نے ایسا کوئی گناہ کیا پھر دنیا میں اس کی سزا ملی تو وہی کفارہ ہو گیا اور ہم نہیں جانتے کسی کا اختلاف اس میں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ یہی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور قتل میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا خلاف ہے۔

سبحان اللہ یہ غامد یہ عورت ہمت اور جرأت میں مردوں سے زیادہ تھی اللہ تعالیٰ اس کو بخشے۔

٤٤٣٢: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكِ نِ الْاَسْلَمِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ زَنَيْتُ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَرَدَّهٗ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ

۴۴۳۲: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے، ماعز بن مالک اسلمیؓ آئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ظلم کیا اپنی جان پر اور زنا کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھ کو پاک کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں نے زنا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پھیر دیا بعد اس کے ان کی قوم کے پاس کسی کو بھیجا اور دریافت کرایا ان کی عقل میں کچھ فتور ہے اور تم نے کوئی بات دیکھی انہوں نے کہا

فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ تَعْلَمُوْنَ بِعَقْلِهٖ بَأْسًا تُنْكِرُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُهٗ إِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِيْنَا فِيْمَا نُرٰى فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَيْضًا فَسَأَلَ عَنْهُ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِهٖ وَلَا بِعَقْلِهٖ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَلَهٗ حُفْرَةً ثُمَّ أَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِيْ وَأَنَّهٗ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ تَرُدُّنِيْ لَعَلَّكَ أَنْ تَرُدَّنِيْ كَمَا رَدَدْتَّ مَاعِزًا فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَحُبْلٰى قَالَ إِمَّا لَا فَاذْهَبِيْ حَتّٰى تَلِدِيْ قَالَ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِيْ خِرْقَةٍ قَالَتْ هٰذَا قَدْ وَلَدْتُّهٗ قَالَ اذْهَبِيْ فَأَرْضِعِيْهِ حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِيْ يَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهٗ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ أَمَرَهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلٰى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوْهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهٗ فَقَالَ مَهْلًا يَّا خَالِدُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْتَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَلَهٗ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ۔

ہم تو کچھ فتور نہیں جانتے اوران کی عقل اچھی ہے جہاں تک ہم سمجھتے ہیں پھر تیسری بار ماعزؓ آئے آپ ﷺ نے ان کی قوم کے پاس پھر بھیجا اور یہی دریافت کرایا انہوں نے کہا ان کو کوئی بیماری نہیں نہ ان کی عقل میں کچھ فتور ہے جب چوتھی بار وہ آئے اور انہوں نے یہی کہا میں نے زنا کیا ہے مجھ کو پاک کیجئے۔ حالاں کہ توبہ سے بھی پاکی ہو سکتی تھی مگر ماعزؓ کو یہ شک ہوا کہ شاید توبہ قبول نہ ہو تو آپ نے ایک گڑھا ان کے لیے کھدوایا پھر حکم دیا وہ رجم کئے گئے اس کے بعد غامد کی عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے زنا کیا مجھ کو پاک کیجئے آپ ﷺ نے اس کو پھیر دیا جب دوسرا دن ہوا اس نے کہا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کیوں لوٹاتے ہیں شاید آپ ﷺ ایسے پھرانا چاہتے ہیں جیسے ماعز کو پھرایا تھا قسم اللہ کی میں تو حاملہ ہوں تو اب زنا میں کیا شک ہے آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اگر تو نہیں لوٹتی اور توبہ کر کے پاک ہونا نہیں چاہتی بلکہ دنیا کی سزا ہی چاہتی ہے تو جاجننے کے بعد آنا جب وہ جنی تو بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لائی آپ ﷺ نے فرمایا اسی کو تو نے جنا جا اس کو دودھ پلا جب اس کا دودھ چھٹے تو آ (شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ عورت کو رجم نہ کریں گے جننے کے بعد بھی جب تک دودھ کا بندوبست نہ ہو، ورنہ دودھ چھٹنے تک انتظار کریں گے امام ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک جنتے ہی رجم کریں گے) جب اس کا دودھ چھٹا تو وہ بچے کو لے کر آئی اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا اور عرض کرنے لگی اے نبی اللہ تعالیٰ کے میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا اور یہ کھانا کھانے لگا ہے۔ آپ ﷺ نے وہ بچہ ایک مسلمان کو دے دیا پرورش کے لیے۔ پھر حکم دیا اور ایک گڑھا کھودا گیا، اس کے سینے تک اور لوگوں کو حکم دیا اس کے سنگسار کرنے کا۔ خالد بن الولیدؓ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا تو خون اڑ کر خالدؓ کے منہ پر گرا، خالدؓ نے اس کو برا کہا، یہ برا کہنا جناب رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا خبردار اے خالد (ایسا مت کہو) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز محصول لینے والا۔ (جو لوگوں پر ظلم کرتا ہے اور حقوق العباد میں گرفتار ہوتا ہے اور مسکینوں کو ستاتا ہے) ایسی توبہ کرے تو اس کا گناہ بھی بخش دیا جائے (حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ایسا شخص جنت میں نہ جائے گا) پھر

حکم کیا آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور وہ دفن کی گئی۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ زانی کی توبہ سے حد ساقط نہ ہوگی اور ایسا ہی چور اور شرابی کی توبہ سے اور یہی صحیح قول ہے اور ایک قول ہمارے مذہب کا اور مالکؒ کا مذہب یہ ہے کہ توبہ سے حد ساقط ہو جائے گی اور ڈاکو اگر ماخوذی سے پہلے توبہ کرے تو سب کے نزدیک حد ساقط ہو جائے گی اور ابن عباسؓ کے نزدیک ساقط نہ ہوگی۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس عورت پر نماز پڑھی۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر نماز پڑھتے ہیں اور وہ زانیہ تھی اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس باب میں مالکؒ اور احمدؒ کے نزدیک امام اور بزرگ لوگ نماز نہ پڑھیں مرجوم پر اور باقی لوگ پڑھ لیں اور امام شافعیؒ کے نزدیک سب لوگ پڑھیں اور زہری کے نزدیک کوئی نہ پڑھے اور قتادہؒ کے نزدیک ولد الزنا پر نماز نہ پڑھیں۔ یہاں تک کہ فساق اور فجار اور اہل حدود وغیرہ پر بھی اور اس عورت نے تو ایسا کام کیا تھا کہ مردوں سے بھی دشوار ہے اور میرے نزدیک تو اس عورت کا درجہ اور مرتبہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے طفیل سے اس زمانے کے اولیاء اور صلحاء سے بھی بڑھ کر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

٤٤٣٣: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِيْ بِهَا فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَبِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْزَنَتْ قَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَّوْقُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَ سِعَتْهُمْ وَ هَلْ وَجَدْتَّ تَوْبَةً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى۔

۴۴۳۳: عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک عورت جہینہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور وہ حاملہ تھی زنا سے اس نے کہا اے نبی اللہ کے میں نے حد کا کام کیا ہے تو مجھ کو حد لگائیے جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ جب وہ جنے تو میرے پاس لے کر آ اس نے ایسا ہی کیا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کو حکم دیا اس کے کپڑے مضبوط باندھے گئے۔ تاکہ ستر نہ کھلے نووی نے کہا عورت کو بٹھا کر رجم کریں گے اور مرد کو کھڑا کر کے جمہور کا یہی قول ہے اور مالکؒ کے نزدیک مرد کو بھی بٹھائیں گے اور بعض نے کہا امام کو اختیار ہے۔ پھر حکم دیا وہ رجم کی گئی بعد اس کے اس پر نماز پڑھی۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ ﷺ اس پر نماز پڑھتے ہیں اس نے تو زنا کیا تھا آپؐ نے فرمایا اس نے توبہ بھی تو کی اور ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو کافی ہو جائے سبھوں کو اور تو نے اس سے بہتر توبہ کون سی دیکھی کہ اس نے اپنی جان اللہ کے واسطے دے دی۔

تشریح ۞ سبحان اللہ ایسی عورت کا کیا کہنا اللہ تعالیٰ اس کو بخشے اور اس کے درجے بلند کرے اور اپنی رحمت سے ہم گناہ گار روسیاہوں کی بھی مغفرت کرے جو کام اس عورت نے کیا ہے وہ اس وقت میں اچھے اچھے بزرگ عالموں اور درویشوں سے بھی دشوار ہے جان دینا تو بہت بڑا کام ہے ذرا سی بے عزتی یا دنیا کی تکلیف اور سختی بھی دین کے کام کے لیے گوارہ نہیں کرتے اور دنیا داروں کی خوشامد اور چاپلوسی میں ایسے غرق ہیں کہ دین کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔

٤٤٣٤: عَنْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

۴۴۳۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

مِثْلَهُ.

٤٤٣٥:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّهُمَا قَالَا اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَیْتَ لِیْ بِکِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ فَاْذَنْ لِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ وَ اِنِّیْ اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّ وَلِیْدَةٍ فَسَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّمَا عَلَی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَّ تَغْرِیْبُ عَامٍ وَّ اَنَّ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ الْوَلِیْدَةُ وَ الْغَنَمُ رَدٌّ وَّ عَلَی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّ تَغْرِیْبُ عَامٍ وَّاغْدُ یَااُنَیْسُ اِلَی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَیْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَاَمَرَبِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ۔

۴۴۳۵:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے ایک شخص جنگلی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ ﷺ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے دوسرا اس کا حریف وہ اس سے زیادہ سمجھ دار تھا بولا بہت اچھا آپ ﷺ اللہ کی کتاب کے موافق حکم کیجئے اور اذن دیجئے مجھ کو بات کرنے کا آپ ﷺ نے فرمایا کہہ۔ اس نے کہا میرا بیٹا اس کے گھر نوکر تھا اس نے زنا کیا، اس کی بی بی سے مجھ سے لوگوں نے کہا تیرے بیٹے پر رجم ہے میں نے اس کا بدل دیا سو بکریاں اور ایک لونڈی پھر میں نے عالموں سے پوچھا انہوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑنا چاہئیں اور ایک برس تک جلاوطن اور اس کی بی بی پر رجم ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق کروں گا لونڈی اور بکریاں تو پھیر لے اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک برس تک جلاوطن رہے اور اے انیسؓ (بن ضحاک اسلمی جو صحابی ہیں) صبح کو تو اس کی عورت کے پاس جا اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو اس کو رجم کر وہ صبح کو اس کے پاس گئے اس نے اقرار کیا آپ ﷺ نے حکم دیا وہ رجم کی گئی۔

تشریح: نووی علیہ الرحمتہ نے کہا انیسؓ کو اس لئے بھیجا کہ وہ عورت کو مطلع کرے کہ اس شخص نے اپنے بیٹے سے تجھ پر زنا کی تہمت کی ہے اور تو اس کو حد قذف لگوا سکتی ہے۔ مگر جب زنا کا اقرار کرے تو حد قذف واجب نہ ہوگی بلکہ عورت پر زنا کی حد ہوگی اور یہ تاویل ضروری کس لئے کہ زنا کی حد کیلئے انیسؓ کا بھیجنا ضروری نہ تھا بلکہ اگر زانی اقرار کرے تب بھی اس کی تعلیم وغیرہ مستحب ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا۔

٤٤٣٦:عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۴۴۳۶:اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٤٣٧:عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِیَهُوْدِیٍّ وَّ یَهُوْدِیَّةٍ قَدْ زَنَیَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی جَآءَ یَهُوْدَ فَقَالَ مَاتَجِدُوْنَ فِی التَّوْرٰةِ عَلٰی مَنْ زَنٰی قَالُوْانُسَوِّدُ

۴۴۳۷:عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی مرد آیا اور ایک یہودی عورت آئی دونوں نے زنا کیا تھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے یہود کے پاس اور پوچھا تورات میں زنا کی کیا سزا ہے؟ انہوں نے کہا ہم دونوں کا منہ کالا کرتے ہیں (اونٹ پر) ایک کا منہ ادھر اور ایک کا منہ ادھر

وُجُوْهَهُمَا وَنَحْمِلُهُمَا وَنُخَالِفُ بَيْنَ وُجُوْهِهِمَا وَيُطَافُ بِهِمَا قَالَ فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰةِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ فَجَآءُ وْبِهَا فَقَرَءُ وْهَا حَتّٰى اِذَا مَرُّوْابِاٰيَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَى الَّذِيْ يَقْرَءُ يَدَهٗ عَلٰى اٰيَةِ الرَّجْمِ وَقَرَءَ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا وَرَآئَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهٗ فَرَفَعَهَا فَاِذَا تَحْتَهَا اٰيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ كُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَقِيْهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهٖ۔

(یعنی دونوں کی پیٹھ ملی رہتی ہے تا کہ لوگ دونوں کا منہ دیکھیں) پھر ان کو چکر لگواتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا تورات لاؤ اگر تم سچ کہتے ہو وہ لے کر آئے اور پڑھنے لگے جب رجم کی آیت آئی تو جو شخص پڑھ رہا تھا اس نے اپنا ہاتھ اس آیت پر رکھ دیا اور آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھا عبداللہ بن سلامؓ (یہودیوں کے عالم جو مسلمان ہو گئے تھے) وہ رسول اللہ صلی للہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہوں نے کہا آپ ﷺ اس شخص سے کہئے اپنا ہاتھ اٹھائے اس نے ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت ہاتھ کے نیچے نکلی پھر آپ ﷺ نے حکم دیا وہ دونوں رجم کئے گئے۔ عبداللہ بن عمر رضی للہ تعالیٰ عنہما نے کہا میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ان کو رجم کیا میں نے دیکھا مرد عورت کو بچاتا تھا۔ پتھروں سے اپنی آڑ کر کے یعنی پتھر اپنے اوپر لیتا محبت سے۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر پر زنا کی حد واجب ہے اور اس سے نکاح صحیح ہے ورنہ محصن کیسے ہوگا اور کافروں پر فروع دین کا بھی حکم ہے اور کفار کا مقدمہ جب مسلمان کے پاس آئے تو شرع کے موافق حکم دینا چاہئے اور آپ ﷺ نے یہودیوں سے دریافت کیا ان کو الزام دینے کیلئے نہ اس وجہ سے کہ ان کی تقلید منظور تھی۔ (انتہی مختصراً)

٤٤٣٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ فِي الزِّنَا يَهُوْدِيَّيْنِ رَجُلًا وَّ امْرَاَةً زَنَيَا فَاَتَتِ الْيَهُوْدُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَسَاقُوا الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ۔

۴۴۳۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زنا میں دو یہودیوں کو رجم کیا ایک مرد تھا اور ایک عورت تھی تو یہود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

٤٤٣٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ الْيَهُوْدَ جَآءُ وا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِنْهُمْ وَامْرَاَةٍ قَدْ زَنَيَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ۔

۴۴۳۹: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٤٤٠: عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ بِيَهُوْدِيٍّ مُحَمَّمًا مَّجْلُوْدًا فَدَعَاهُمْ فَقَالَ هٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِيْ فِيْ كِتَابِكُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِّنْ عُلَمَآئِهِمْ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَهٰكَذَا تَجِدُوْنَ حَدَّ الزَّانِيْ فِيْ كِتَابِكُمْ؟ قَالَ لَا

۴۴۴۰: براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک یہودی نکلا، کوئلے سے کالا کیا ہوا اور کوڑے کھایا ہوا آپ ﷺ نے یہودیوں کو بلایا اور فرمایا کیا تم زانی کی یہی سزا پاتے ہو اپنی کتاب میں؟ انہوں نے کہا ہاں پھر آپ ﷺ نے ان کے عالموں میں سے ایک شخص کو بلایا اور فرمایا میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اللہ کی جس نے اتارا تورات کو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا تمہاری

وَلَوْلَا اَنَّكَ اَنْشَدْ تَنِيْ بِهٰذَا لَمْ اَخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِيْ اَشْرَافِنَا فَكُنَّا اِذَآ اَخَذْنَا الضَّعِيْفَ اَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ قُلْنَا تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلٰى شَيْءٍ نُقِيْمُهُ عَلَى الشَّرِيْفِ وَالْوَضِيْعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيْمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَوَّلُ مَنْ اَحْيٰى اَمْرَكَ اِذْاَ مَاتُوْهُ فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ : ﴿اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ﴾ [المائدة : ٤١] يَقُوْلُ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ اَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيْمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوْهُ وَ اِنْ اَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ [المائدة : ٤٤] ﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ [المائدة : ٤٥] وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ فِى الْكُفَّارِ كُلِّهَا۔

کتاب میں زنا کی یہی حد ہے؟ وہ بولا نہیں اور جو تم مجھ کو یہ قسم نہ دیتے تو میں نہ کہتا ہماری کتاب میں تو زنا کی حد رجم ہے لیکن ہم میں کے عزت دار لوگ بہت زنا کرنے لگے تو جب ہم کسی بڑے آدمی کو زنا میں پکڑتے تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد جاری کرتے آخر ہم نے کہا سب جمع ہوں اور ایک سزا ٹھہرالیں جو شریف رذیل سب کو دیا کریں پھر ہم نے منہ کالا کرنا کوئلے سے اور کوڑے لگانا رجم کے بدلے مقرر کیا'' تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ میں سب سے پہلے تیرے حکم کو زندہ کرتا ہوں جب ان لوگوں نے اس کو مار ڈالا پھر آپ ﷺ نے حکم کیا وہ یہودی رجم کیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ یہاں تک کہ فرمایا: اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ یعنی یہود یہ کہتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اگر آپ ﷺ کالا منہ کرنے اور کوڑے لگانے کا حکم دیں تو اس پر عمل کرو اور جو رجم کا فتویٰ دیں تو بچے رہو (یعنی نہ مانو) پھر اللہ نے یہ آیتیں اتاریں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں جو اللہ کے اتارے موافق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں یہ سب آیتیں کافروں کے حق میں اتریں۔

٤٤٤١:عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نُزُوْلِ الْاٰيَةِ۔

۴۴۴۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٤٤٢:عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ وَرَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ وَامْرَاَتَهٗ۔

۴۴۴۲: جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم کے ایک شخص کو رجم کیا اور یہود میں سے ایک مرد اور ایک عورت کو۔

تشریح: اور غامدیہ ایک عورت کو جواز د میں سے تھی۔

٤٤٤٣:عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَامْرَاَةً۔

۴۴۴۳: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٤٤٤:عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی هَلْ رَّجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَمَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النُّوْرِاَمْ قَبْلَهَا؟ قَالَ لَآ اَدْرِیْ۔

۴۴۴۴:ابواسحاق شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، میں نے کہا سورہ نور اترنے کے بعد یا اس سے پہلے؟ انہوں نے کہا یہ میں نہیں جانتا۔

تشریح ابواسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اس لئے پوچھا کہ سورۂ نور میں زنا کی حد سو کوڑے مذکور ہیں مگر مراد اس سے وہی زانی اور زانیہ ہیں جو محصن نہ ہوں ورنہ رجم کئے جائیں گے اور اس پر اجماع ہے علماء کا جیسے اوپر گزرا۔

٤٤٤٥:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَیَّنَ زِنَاهَا فَلْیَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْ هَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَیَّنَ زِنَا هَا فَلْیَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ۔

۴۴۴۵:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرائے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے (گواہوں سے یا اقرار سے) تو اس کو حد کے کوڑے لگائے اگر چہ اس کا نکاح ہو چکا ہو کیونکہ لونڈی اور غلام پر رجم نہیں ہے اور نہ جھڑکے اس کو پھر اگر وہ زنا کرائے تو پھر حد کے کوڑے لگائے اور نہ جھڑکے اس کو پھر اگر تیسری بار زنا کرائے اور اس کا زنا ثابت ہو جائے تو اس کو بیچ ڈالے اگر چہ بال کی رسّی ہی اس کی قیمت آئے۔

تشریح نووی علیہ الرحمتہ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ مالک اپنی لونڈی، غلام کو حد لگا سکتا ہے۔ شافعیؒ اور مالکؒ اور احمدؒ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ حاکم کا کام ہے اور تیسری بار کے زنا میں بھی حد لگانا چاہئے اگر کئی بار زنا کیا لیکن حد نہ لگی تو سب بار کیلئے ایک ہی کافی ہے اور بیچنے کا حکم استحباباً ہے جمہور کے نزدیک اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب ہے (انتہی مختصراً)

٤٤٤٦:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اِلَّا اَنَّ ابْنَ اِسْحٰقَ قَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ جَلْدِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ لِیَبِعْهَا فِی الرَّابِعَةِ۔

۴۴۴۶:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٤٤٧:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُ وْهَاثُمَّ بِیْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَآاَدْرِیْ اَبَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِالرَّابِعَةِ وَقَالَ الْقَعْنَبِیُّ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ الضَّفِیْرُ الْحَبْلُ۔

۴۴۴۷:ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا لونڈی جو محصنہ نہیں وہ زنا کرے تو کیا سزا ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کوڑے لگاؤ پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ تو پھر زنا کرے تو پھر کوڑے لگاؤ۔ پھر اس کو بیچ ڈالو اگر چہ ایک رسّی قیمت کی آئے ابن شہاب کو شک ہے کہ بیچنے کا حکم تیسری بار کے بعد دیا یا چوتھی بار کے بعد۔

٤٤٤٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمَا وَلَمْ یَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِیْرُ الْحَبْلُ۔

۴۴۴۸: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٤٤٩: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ وَالشَّكُّ فِیْ حَدِیْثِهِمَا جَمِیْعًا فِیْ بَیْعِهَا فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ۔

۴۴۴۹: اوپر والی حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

٤٤٥٠: عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ خَطَبَ عَلِیٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَقِیْمُوْا عَلٰی اَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ یُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ زَنَتْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاِذَا هِیَ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِیْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ اَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ۔

۴۴۵۰: ابوعبدالرحمٰن سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ پڑھا تو فرمایا اے لوگو! اپنی لونڈی، غلاموں کو حد لگاؤ۔ خواہ محصن ہوں یا نہ ہوں کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا۔ آپ ﷺ نے مجھ کو حکم کیا اسے حد لگانے کا۔ دیکھا تو وہ ابھی جنی تھی۔ میں ڈرا کہیں اس کو کوڑے ماروں وہ مر جائے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اچھا کیا (جو ابھی کوڑے لگانا موقوف رکھا)۔

٤٤٥١: عَنِ السُّدِّیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْكُرْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ یُحْصِنْ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ اُتْرُكْهَا حَتّٰی تَمَاثَلَ۔

۴۴۵۱: وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں جب تک وہ اچھی ہو (یعنی نفاس سے صاف ہو یہی حکم ہے مریضہ کا اس کو بھی حد نہ ماریں گے جب تک تندرست نہ ہو)۔

بَابُ : حَدِّ الْخَمْرِ

باب: شراب کی حد کا بیان

٤٤٥٢: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهٗ بِجَرِیْدَتَیْنِ نَحْوَ اَرْبَعِیْنَ قَالَ وَفَعَلَهٗ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَخَفَّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِیْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

۴۴۵۲: انس بن مالکؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ ﷺ نے اس کو دو چھڑیوں سے چالیس مار ماریں اور ایسا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ ہوا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ لیا۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا سب حدوں میں ہلکی اسی کوڑے ہیں (یعنی حد قذف جو قرآن میں وارد ہے) پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کوڑوں کا حکم دیا (شرابی کیلئے)۔

٤٤٥٣: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ اُتِیَ

۴۴۵۳: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

٤٤٥٤ :عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْبَعِيْنَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنْهُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيْفِ وَالْقُرٰى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِيْ جَلْدِ الْخَمْرِ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنْهُ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِيْنَ۔

۴۴۵۴: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے میں مارا شاخوں اور جوتوں سے پھر ابوبکرؓ نے چالیس کوڑے لگائے جب حضرت عمرؓ کا زمانہ ہوا اور لوگ نزدیک ہو گئے چراگاہوں سے اور گاؤں سے تو انہوں نے کہا تمہاری کیا رائے ہے شراب کی حد میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ آپ اس کو سب سے ہلکی حد کے برابر رکھئے پھر حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے لگائے۔

٤٤٥٥ :عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۴۵۵: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٤٥٦ :عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وعَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرِ الرِّيْفَ وَالْقُرٰى۔

۴۴۵۶: انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب میں چالیس مار مارتے تھے ٹہنیوں سے اور جوتوں سے اخیر تک۔

٤٤٥٧ :عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ اَبُوْ سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اُتِيَ بِالْوَلِيْدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اَزِيْدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا حُمْرَانُ اَنَّهُ شَرِبَ الْخَمْرَ وَشَهِدَ اٰخَرُ اَنَّهُ رَاٰهُ يَتَقَيَّأُ فَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْ حَتّٰى شَرِبَهَا فَقَالَ يَاعَلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ قُمْ يَاحَسَنُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا فَكَاَنَّهُ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَعُدُّ حَتّٰى بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَ اَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ وَاَبُوْبَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرْبَعِيْنَ وَعُمَرُ

۴۴۵۷: حضین بن منذر سے روایت ہے میں عثمان بن عفان رضی للہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا ولید بن عقبہ کو لے کر آئے انہوں نے صبح کی دو رکعتیں پڑھیں تھیں پھر کہا میں زیادہ کرتا ہوں تمہارے لئے تو دو آدمیوں نے ولید پر گواہی دی۔ ایک تو حمران نے کہ اس نے شراب پی ہے دوسرے نے یہ گواہی دی کہ وہ میرے سامنے قے کر رہا تھا۔ شراب کی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر اس نے شراب نہ پی ہوتی تو قے کاہے کو کرتا شراب کی حضرت عثمان رضی للہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی کو کہا اٹھو اس کو حد لگاؤ (یہ حضرت عثمان نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کی عزت اور عظمت بڑھانے کیلئے حکم دیا اور امام کو یہ امر جائز ہے) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے حسن! اٹھ اور اس کو کوڑے لگا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا عثمان خلافت کا سرد لے چکے ہیں تو گرم بھی انہیں پر رکھو۔ حضرت علیؓ اس بات پر غصہ ہوئے حضرت حسنؓ پر اور کہا اے عبداللہ بن جعفر اٹھ اور کوڑے لگا ولید کو وہ اٹھے اور ولید کو کوڑے

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثَمَانِيْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَّ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيْثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ اَحْفَظْهُ۔

لگائے اور حضرت علیؓ گنتے جاتے تھے جب چالیس کوڑے لگائے اور حضرت علیؓ نے کہا بس ٹھہر جا پھر کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے اور حضرت ابوبکرؓ نے بھی چالیس لگائے اور حضرت عمرؓ نے اسی لگائے اور سب سنت ہیں اور میرے نزدیک چالیس لگانا بہتر ہے۔

تشریح ۞ پس شراب کی قے پر گواہی دینا گویا شراب پینے پر گواہی دینا ہے تو دو گواہ شراب پینے کے ہو گئے نووی نے کہا اس میں دلیل ہے امام مالکؒ کی کہ جو شخص قے کرے شراب کی اس کو حد ماری جائے گی اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ صرف قے سے حد نہ پڑے گی کیونکہ احتمال ہے کہ اس نے نادانستہ پیا ہو یا زبردستی سے پیا ہو اور دلیل امام مالکؒ کی قوی ہے کیونکہ صحابہ کرام نے اتفاق کیا ولیدؒ کو حد لگانے کیلئے۔

یعنی خلافت کے مزے انہوں نے لوٹے اب اس میں جو تکلیف کی باتیں ہیں وہ بھی انہی کو کرنے دو یہ حضرت حسن علیہ السلام نے صلاح اور مشورہ کے طور پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہم کو کیا ضرورت ہے کہ کوڑے تو ہم لگائیں اور لوگوں سے دشمنی ہم کریں اور خلافت کی لذت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھائیں۔

نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احکام کی عزت کرتے تھے اور ان کے حکم اور قول کو سنت جانتے تھے اسی طرح حضرت ابوبکرؓ کے اور رد ہو گیا شیعہ کا جو اس کے برخلاف سمجھتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خلفاء راشدین کا فعل اور قول دین کی باتوں میں سنت ہے گو ہم کو اس کی دلیل معلوم نہ ہو اور دوسری حدیث میں صاف وارد ہے میری سنت پر عمل کرو اور خلفائے راشدین کی سنت پر اور مسلم کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ولید کو چالیس کوڑے لگائے لیکن صحیح بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی کوڑے لگائے حالانکہ یہ واقعہ ایک ہی ہے قاضی عیاضؒ نے کہا مشہور مذہب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ہے کہ شراب کی حد اسی کوڑے ہیں اور انہوں نے کہا کہ شراب تھوڑی پی جائے یا بہت اس میں اسی کوڑے ہیں اور ان سے منقول ہے نجاشی کو اسی کوڑے لگانا اور یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شراب میں اسی کوڑے لگانے کی صلاح دی اور ان باتوں سے بخاری کی روایت کو ترجیح ہوتی ہے اور یہ اختلاف اس طرح دور ہو سکتا ہے کہ اس کوڑے کے دو سرے ہوں گے تو چالیس کے اسی ہو گئے اور احتمال ہے کہ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ جو حدیث میں ہے اس سے مراد اسی کوڑے ہوں گے مگر اس صورت میں چالیس کے بعد تھم جانے کا کیوں حکم دیتے واللہ اعلم انتہی مع زیادہ۔

امام نووی علیہ الرحمتہ نے کہا کہ مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے شراب کی حرمت پر اور اس کے پینے والے پر حد لگانے پر خواہ تھوڑا پیئے یا بہت اور اجماع کیا ہے کہ شراب پینے والے کو قتل نہ کریں گے اگرچہ بار بار پیتا جائے اور قاضی عیاضؒ نے ایک طائفہ شاذہ سے نقل کیا ہے کہ چار بار کوڑے لگائیں گے پھر پانچویں بار میں مار ڈالیں گے بوجہ اس حدیث کے جس میں فاقتلوہ کا لفظ ہے اور یہ حدیث منسوخ ہے کہ ناسخ اس کی وہ حدیث ہے جو اوپر گزری لَايَحِلُّ دَمُ امْرِيءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ اخیر تک اور دلالت کرتا ہے نسخ پر اس کے خلاف پر اجماع ہونا اور اختلاف کیا ہے علماء نے خمر کی حد کتنے کوڑے ہیں تو شافعیؒ اور ابوثور اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک چالیس کوڑے ہیں اور مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور اوزاعی اور ثوری اور احمدؒ اور اسحاقؒ کے نزدیک اسی کوڑے ہیں اور اجماع کیا ہے علماء نے کہ یہ چالیس یا اسی بار خواہ کوڑے سے ماریں خواہ جوتی سے خواہ چھڑی سے خواہ کپڑے سے اور بعض نے سوا کوڑے کے اور چیزوں سے جائز نہیں رکھا اور یہ غلط فاحش ہے کیونکہ خلاف ہے احادیث صحیحہ کے۔ انتہی مختصراً

٤٤٥٨: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنْتُ اُقِيْمُ عَلٰى اَحَدٍ

۴۴۵۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اگر کسی پر حد قائم

حَدًّا فَيَمُوْتُ فِيْهِ فَاَجِدُ مِنْهُ فِيْ نَفْسِيْ اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِاَنَّهُ اِنْ مَّاتَ وَدَيْتُهُ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ۔

کروں تو وہ مر جائے تو مجھے کچھ خیال نہ ہوگا مگر شراب کی حد میں اگر کوئی مر جائے تو اس کی دیت دلاؤں گا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بیان نہیں فرمایا۔

تشریح ❀ یعنی اس میں کوئی حد معین نہیں کی نووی نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ جس پر شرع کی حد واجب ہو پھر امام یا اس کا جلاد اس کو حد لگائے اور وہ مر جائے تو نہ دیت ہے، نہ کفارہ، نہ امام پر، نہ جلاد پر، نہ بیت المال پر اور جو تعزیر سے مر جائے تو اس میں دیت اور کفارہ ہے لیکن دیت امام کی عاقلہ پر ہوگی نہ کفارہ خاص اس کے مال سے دیا جائے گا اور بعض کے نزدیک دیت بیت المال سے دی جائے گی اور کفارہ بھی بیت المال سے دیا جائے گا اور بعض کے نزدیک تعزیر میں بھی کوئی تاوان نہ ہوگا نہ امام پر نہ اس کے عاقلہ پر نہ بیت المال پر انتہی۔

٤٤٥٩: عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۴۵۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے مروی بھی ہے۔

بَابُ : قَدْرِ اَسْوَاطِ التَّعْزِيْرِ

باب: تعزیر میں کتنے کوڑے تک لگانا جائز ہے

٤٤٦٠: عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَجْلِدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔

۴۴۶۰: ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے کوئی نہ مارا جائے دس کوڑوں سے زیادہ مگر کسی حد میں اللہ کی حدوں میں سے۔

تشریح ❀ امام احمدؒ کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کے نزدیک دس سے زیادہ بھی درست ہیں لیکن مالکؒ کے نزدیک ان کی کوئی حد نہیں یہاں تک کہ امام مناسب سمجھے اگر چہ حد سے بھی زیادہ ہوں کیونکہ حضرت عمرؓ نے ایسا کیا ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک چالیس سے زیادہ لگانا درست نہیں او رشافعیؒ کے نزدیک آزاد کو چالیس سے اور غلام کو بیس سے زیادہ لگانا درست نہیں اور صحیح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔

بَابُ : الْحُدُوْدِ كَفَّارَاتٌ لِاَهْلِهَا

باب: حد لگانے سے گناہ مٹ جاتا ہے

٤٤٦١: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّ لَا تَزْنُوْا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَمْرُهُ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ۔

۴۴۶۱: عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''بیعت کرو مجھ سے اس اقرار پر کہ اللہ تعالیٰ کا شریک کسی کو نہیں کرنے کے اور زنا اور چوری اور ناحق خون جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا نہیں کریں گے پھر جو کوئی اپنے اقرار کو پورا کرے گا اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہوگا اور جو کوئی کام ان میں سے کر بیٹھے گا پھر اس کو دنیا میں اس کی سزا ملے گی (یعنی حد لگے گی) تو وہی اس کے گناہ کا کفارہ ہے اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ اس کے کام کو چھپا لے تو (عاقبت میں) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو معاف کر دے چاہے عذاب کر لے۔

تشریح ❀ نوویؒ نے کہا جو ان میں سے کر بیٹھے مراد اس سے وہ گناہ ہیں جو سوا شرک کے مذکور ہوئے کیونکہ شرک کی بخشش نہیں نہ اس کا کچھ کفارہ ہے۔

٤٤٦٢:عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ فَتَلٰى عَلَيْنَآ اٰيَةَ النِّسَآءِ اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْاٰيَةَ۔

۴۴۶۲: وہی ہے جواوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی یہ آیت پڑھی: اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اخیر تک۔

٤٤٦٣:عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَآ اَخَذَ عَلَى النِّسَآءِ اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَهُ بَعْضُنَا بَعْضًا فَمَنْ وَّفَا مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَتٰى مِنْكُمْ حَدًّا فَاُقِيْمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَمْرُهُ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهُ۔

۴۴۶۳: عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم مردوں سے بھی ویسی ہی بیعت لی، جیسے عورتوں سے لی ان باتوں پر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ کریں گے کسی کو نہ چوری کریں گے، نہ زنا کریں گے، نہ اپنی اولاد کو ماریں گے، نہ ایک دوسرے پر طوفان جوڑیں گے (یا جادو کریں گے) پھر جو کوئی پورا کرے تم میں سے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو تم میں سے کوئی حد کا کام کرے تو اس کو حد پڑے تو وہی گناہ کا کفارہ ہے اور جو اللہ تعالیٰ ڈھانپ دے اس کے گناہ کو (تو قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اس کو عذاب کرے چاہے بخش دے۔

٤٤٦٤:عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنِّيْ مِنَ النُّقَبَآءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّانُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَزْنِيَ وَلَا نَسْرِقَ وَ لَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ فَالْجَنَّةُ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَآءُ ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ قَضَآءُهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۴۴۶۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں ان سرداروں میں سے ہوں جنہوں نے بیعت کی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا ہم نے بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان شرطوں پر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، نہ زنا کریں گے نہ چوری، نہ خون ناحق جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر حق کے بدلے (یعنی قصاص یا حد میں) نہ لوٹیں گے نہ نافرمانی کریں گے (اللہ کی اس میں سب گناہ آ گئے، اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے لئے جنت ہے اور اگر ان کاموں میں سے کوئی کام ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے (چاہے معاف کرے چاہے عذاب دے)۔

بَابُ: جُرْحِ الْعَجْمَآءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ جُبَارٌ اَيْ هَدَرٌ

باب: جانور کسی کو مارے یا کان یا کنوئیں میں کوئی گر پڑے تو اس کی دیت لازم نہ آئے گی

٤٤٦٥:عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْعَجْمَآءَ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّ الْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

۴۴۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا زخمی کرنا لغو ہے (یعنی اس کا تاوان کسی پر نہ ہوگا) اور کنواں لغو ہے اور کان لغو ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔

تشریح ❁ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جانور اگر نقصان کرے دن کو یا رات کو لیکن اس کے مالک کا کوئی قصور نہ ہو یا مالک اس کے ساتھ نہ ہو تو کچھ تاوان نہ ہوگا لیکن اگر جانور کے ساتھ ہانکنے والا ہو یا کھینچنے والا یا سوار اور وہ ہاتھ یا پاؤں سے کچھ نقصان کرے تو تاوان ہوگا اور داؤد اور اہل ظاہر کے نزدیک کسی حال میں تاوان نہ ہوگا مگر جس صورت میں مالک خود جانوروں کو بھڑ کائے (جیسے کتے کو کسی پر اکسائے) اور امام مالکؒ کے نزدیک مالک پر تاوان ہے اور شافعیہ نے بھی کہا ہے کہ جس جانور کی نقصان رسانی مشہور ہو جائے اس میں تاوان ہوگا کیونکہ مالک پر اس کا باندھنا ضروری تھا اور رات کو نقصان پہنچائے تو امام مالکؒ کے نزدیک تاوان ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک اس صورت میں ہے جب مالک اس کی حفاظت میں کوتاہی کرے ورنہ نہ ہوگا اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک جانوروں کے نقصان کا کسی حال میں تاوان نہیں خواہ رات کو خواہ دن کو اور جمہور کے نزدیک دن میں چر جانے کا ضمان نہیں اور لیث اور سحنون کے نزدیک ضمان ہے اور کان کو جو فرمایا لغو ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی اپنی ملکی زمین میں کان کھودے یا بنجر زمین میں پھر کوئی راہ چلنے والا اس میں گر کر مر جائے یا مزدوری کرنے میں وہاں ہلاک ہو جائے تو اس کا تاوان نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ملکی یا بنجر زمین میں کنواں کھودے اور اس میں گر کر ہلاک ہو۔ یا کنواں کھودنے والا مزدور ہلاک ہو تو اس میں تاوان نہیں ہے۔ البتہ اگر راہ میں کنواں کھودے یا غیر کے ملک میں بغیر اس کی اجازت کے اور اس سے کوئی ہلاک ہو تو تاوان ہوگا اور یہ جو فرمایا رکاز میں پانچواں حصہ ہے تو رکاز کہتے ہیں جاہلیت کے زمانے کے خزانے کو ہمارا اور اہل حجاز کا یہی مذہب ہے اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے اور ابوحنیفہؒ اور اہل عراق نے کہا کہ رکاز سے مراد کان ہے اور اس حدیث سے ان کا رد ہوتا ہے کیونکہ رکاز کو کان سے علیحدہ بیان کیا۔

٤٤٦٦: عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ مِثْلَ حَدِيثِهِ۔

۴۴۶۶: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٤٦٧: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۴۴۶۷: مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

٤٤٦٨: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْبِئْرُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّ الْمَعْدِنُ جُرْحُهٗ جُبَارٌ وَالْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَّفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

۴۴۶۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کنوئیں کا زخم لغو ہے اور کان کا زخم لغو ہے اور جانور کا زخم لغو ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔"

٤٤٦٩: عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۴۴۶۹: اوپر والی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

كِتَابُ الْاَقْضِيَةِ

احکام اور فیصلوں کے مسائل

بَابُ : الْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

باب: مدعیٰ علیہ پر قسم ہوتی ہے

٤٤٧٠ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَا ادَّعٰى نَاسٌ دِمَآءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ۔

۴۴۷۰: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو دلا دیا جائے جو دعویٰ کریں تو بعض دوسروں کی جان اور مال لے لیں گے۔ لیکن مدعیٰ علیہ کو قسم کھانا چاہیے۔

٤٤٧١ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى ۔

۴۴۷۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا قسم کا مدعیٰ علیہ کو۔

تشریح ❀ دوسری روایت میں ہے کہ گواہ مدعی پر ہیں یہ حدیث ایک بڑا قاعدہ ہے جس سے ہزاروں جھگڑوں کا فیصلہ کرنا معلوم ہو گیا جب کوئی دعوے کرے اور مدعی علیہ منکر ہو تو مدعی سے گواہ مانگیں گے اگر وہ گواہ نہ لا سکے تو مدعی علیہ سے قسم لیں گے پھر اگر وہ قسم کھائے تو دعوی پاک ہوا اور جو قسم نہ کھائے تو دعوی ثابت ہو گیا اور اس حدیث سے شافعیؒ اور جمہور علماء کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ ہر مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی خواہ مدعی سے تعلق اور اختلاط ہو یا نہ ہو اور امام مالکؒ اور فقہائے سبعہ مدینہ کا یہ قول ہے کہ مدعی علیہ سے اس وقت قسم لیں گے جب اس سے اور مدعی سے کوئی معاملہ یا کاروبار یا تعلق ہو ورنہ ہر ایک کمینہ اور پاجی شریف اور بڑے آدمیوں سے بار بار قسم لے گا۔ مگر اس قول کی کوئی دلیل کتاب یا سنت یا اجماع سے نہیں ہے (نوویؒ)

بَابُ : وُجُوْبِ الْحُكْمِ بِشَاهِدٍ وَّيَمِيْنٍ

باب: ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا

٤٤٧٢ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ ۔

۴۴۷۲: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک قسم اور ایک گواہ پر۔

تشریح ❀ جمہور علماء جیسے مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا یہی قول ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو قاضی اس سے قسم لے کر اس کے موافق فیصلہ کر دے اور ابوحنیفہ اور اوزاعی اور لیث کے نزدیک ایک گواہ اور ایک قسم سے دعویٰ ثابت نہ ہوگا۔ لیکن ان کا قول مخالف ہے اس حدیث کے

اور یہ حدیث مروی ہے حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ اور زید بن ثابتؓ اور جابرؓ اور ابی ہریرۂ اور عمارہ بن حزم اور سعد بن عبادہ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اور سب سے زیادہ صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے اور اس کی صحت پر اتفاق ہے محدثین کا پس امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو ترک کرنا اور حدیث پر عمل کرنا ضروری ہے۔

بَابُ : بَيَانِ اَنَّ حُكْمَ الْحَاكِمِ لَا يُغَيِّرُ الْبَاطِنَ

باب: حاکم کے فیصلہ سے امر واقعی غلط نہ ہوگا

٤٤٧٣: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ عَلٰى نَحْوٍ مِّمَّآ اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ بِهٖ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ۔

۴۴۷۳: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو اور تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اپنی بات کو ثابت کرتا ہے اور میں اس کے موافق حکم دیتا ہوں پھر جس کو میں اس کے بھائی کا کچھ حق دلاؤں (اور نفس الامر میں وہ اس کا حق نہ ہو) تو اس کو نہ لے۔ کیونکہ میں ایک جہنم کا ٹکڑا اسے دلا رہا ہوں۔''

٤٤٧٤: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۴۴۷۴: اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

٤٤٧٥: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ جَلَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ وَّاَنَّهٗ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهٗ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْيَذَرْهَا۔

۴۴۷۵: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھگڑنے والے کا غل سنا اپنے حجرے کے دروازے پر تو باہر نکلے اور فرمایا ''میں آدمی ہوں اور میرے پاس کوئی مقدمہ والا آتا ہے اور ایک دوسرے سے بہتر بات کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سچا ہے اور اس کے موافق فیصلہ کر دیتا ہوں تو جس کو میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں وہ انگار کا ایک ٹکڑا ہے اس کو لے یا چھوڑ دے۔''

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں آدمی ہوں اس سے یہ غرض ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت بھی اور آدمیوں کی سی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیب کو نہیں جانتے تھے مگر جو بات اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتلا دیتا وہ معلوم ہو جاتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ احکام اور فیصلوں میں جو امر اوروں سے ہوتا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ہو سکتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر پر حکم کرتے تھے اور چھپی بات اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی گواہ اور قسم پر فیصلہ کرتے اور جو اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہر مقدمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اصلی امر بتلا دیتا۔ مگر منظور یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی امت کی طرح ظاہر حال پر حکم کریں تا کہ امت بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرے اور جن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجتہاد میں خطا جائز رکھی ہے۔ وہ بھی یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطا پر قائم نہیں رہ سکتے تھے پر ایسا حکم جو دلیل کے موافق ہوا گرچہ واقعہ کے خلاف ہو خطا نہیں ہے بلکہ وہ حکم صحیح ہے اور اس حدیث سے جمہور علماء جیسے مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ حاکم کے حکم سے باطن پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور کوئی حرام حاکم کے فیصلہ سے حلال نہیں ہوتا اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک فرج حلال ہو جاتی ہے لیکن مال حلال نہیں ہوتا اور یہ مخالف ہے حدیث صحیح اور اجماع کے۔ (انتہی مختصراً)

٤٤٧٦: عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ اُمِّ سَلَمَةَ۔

۴۴۷۶: اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھگڑنے والے کی پکار سنی۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

بَابُ: قَضِيَّةِ هِنْدٍ

باب: ہند ابوسفیانؓ کی بی بی کا فیصلہ

٤٤٧٧: عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ لَا يُعْطِيْنِيْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِيْنِيْ وَيَكْفِيْ بَنِيَّ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْ مَّالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمِهٖ فَهَلْ عَلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيْ مِنْ مَّالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ مَا يَكْفِيْكِ وَيَكْفِيْ بَنِيْكِ۔

۴۴۷۷: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ ہند بیٹی عتبہ کی ابوسفیانؓ کی بی بی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ! ابوسفیانؓ بخیل ہے مجھ کو اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھ کو اور میرے بچوں کو کافی ہو۔ مگر میں اس کے مال میں سے لے لیتی ہوں اور اس کو خبر نہیں ہوتی تو کیا اس کا گناہ ہوگا مجھ پر؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تو اس کے مال میں سے لے لے دستور کے موافق جتنا تجھ کو اور تیرے بچوں کو کافی ہو۔''

تشریح: نوویؒ نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کا دوسرے پر کچھ حق ہو اور وہ نہ دے یا یہ اس کو خبر کر کے نہ لے سکے تو اس کے مال میں سے بغیر اجازت کے اپنے حق کے موافق لے لینا درست ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے اور ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو ناجائز رکھا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجنبی عورت کی بات سننا بضرورت فیصلہ یا حکم یا اور کسی کام کے درست ہے اور عورت کا نکلنا گھر سے بغیر اجازت خاوند کے درست ہے جب یہ معلوم ہو کہ خاوند برا نہ مانے گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قضاء علی الغائب درست ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کے نزدیک جائز نہیں اور شافعیؒ اور جمہور علماء کے نزدیک حقوق الناس میں جائز ہے نہ حقوق اللہ میں۔ انتہی مختصراً۔

٤٤٧٨: عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۴۴۷۸: ہشام سے اسی سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

٤٤٧٩: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَآءَتْ هِنْدٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَآءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يُّذِلَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَآئِكَ وَمَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَآءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يُّعِزَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَآئِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيْضًا وَّالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا

۴۴۷۹: حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے ہند زوجہ ابوسفیان کی (جو عتبہ کی بیٹی تھی اور بڑی دشمن تھی حضرت ﷺ کی اس کا باپ اور چچا جنگ بدر میں امیر حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور اس عداوت سے اس نے احد کی جنگ میں جناب امیر کا کلیجہ چبا ڈالا پھر مسلمان ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت کی) جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ ساری زمین پر کوئی ڈیرہ کے لوگ ایسے نہ تھے، جن کو میں یہ چاہتی ہوتی کہ اللہ ان کو تباہ کرے، آپ ﷺ کے ڈیرے والوں سے زیادہ اور اب ساری زمین پر کوئی ڈیرے والے ایسے نہیں ہیں۔ جن کو میں یہ چاہتی ہوں کہ اللہ

سُفْيَانَ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهٖ مِنْ مَّالِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاحَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ تُنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

ان کو عزت دے آپ ﷺ کے ڈیرے والوں سے زیادہ (مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل سے زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تھا اور اب سب سے زیادہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل مجھ کو محبوب ہے) جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ابھی اور زیادہ تجھ کو محبت ہوگی۔ (جب اسلام کا نور تیرے دل میں سمائے گا) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ پھر ہند نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ابوسفیانؓ بخیل ہے تو کیا مجھے حرج ہوگا۔ اگر میں اس کا روپیہ اس کے بال بچوں پر صرف کروں۔ بغیر اجازت اس کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تیرے اوپر کچھ گناہ نہیں اگر دستور کے موافق خرچ کرے (یہ نہیں کہ اس کا مال لٹادے اور بے جا خرچ کرے)۔

٤٤٨٠: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ خِبَاءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَذِلُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا اَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ خِبَاءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَعِزُّوا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَيْضًا وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ مِنْ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهٗ عِيَالَنَا فَقَالَ لَهَا لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ۔

۴۴۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ آئیں اور کہنے لگیں کہ اے اللہ کے رسول مجھے سب سے زیادہ پسند یہ بات تھی کہ آپ کے گھر والوں کی ذلت ہو اور آج کے دن مجھے آپ کے گھر والوں کی عزت ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اور بھی زیادہ ہوگی۔ پھر ہند نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ابوسفیان کنجوس آدمی ہے۔ کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اس کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں مگر دستور کے موافق ہو۔

بَابُ : النَّهْيِ عَنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةِ الْمَالِ

باب: بہت پوچھنے سے اور مال کو تباہ کرنے سے ممانعت

٤٤٨١: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْضٰى لَكُمْ ثَلٰثًا وَّيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلٰثًا فَيَرْضٰى لَكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ۔

۴۴۸۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تمہاری تین باتوں سے اور ناخوش ہوتا ہے تین باتوں سے خوش ہوتا ہے، اس سے کہ تم عبادت کرو اس کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اس کی رسّی سب مل کر پکڑے رہو۔ (یعنی قرآن پر عمل کرتے رہو) اور پھوٹ مت ڈالو اور ناخوش ہوتا ہے بے فائدہ بک بک کرنے اور بہت پوچھنے سے (یعنی ان مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو

یا ان باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو اور جن کا پوچھنا دوسرے کو ناگوار گزرے) اور مال کے تباہ کرنے سے" (یعنی بے فائدہ اٹھانے سے جو نہ دنیا میں کام آئے نہ عقبیٰ میں جیسے پتنگ بازی، آتش بازی میں)۔

٤٤٨٢: عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَّلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَفَرَّقُوْا ۔

۴۴۸۲: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ تین باتوں سے غصہ ہوتا ہے اور پھوٹ کا بیان نہیں کیا۔

٤٤٨٣: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ وَكَرِهَ ثَلَاثًا قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ ۔

۴۴۸۳: مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیشک اللہ عزت اور بزرگی والے نے حرام کیا ہے تم پر نافرمانی ماؤوں کی اور زندہ گاڑ دینا لڑکیوں کا (جیسے کفار کیا کرتے تھے) اور نہ دینا (اس کو جس کا دینا ہے مال ہوتے ہوئے) اور مانگنا (اس چیز کا جس کے مانگنے کا حق نہیں) اور برا جانتا ہے تین باتوں کو (گو اتنا گناہ نہیں جتنا پہلے تین باتوں میں ہے) بے فائدہ بک بک اور بہت پوچھنا اور مال کو برباد کرنا۔

٤٤٨٤: عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ۔

۴۴۸۴: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کیا تمہارے اوپر اور یہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے تمہارے اوپر۔

٤٤٨٥: عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيْلَ وَقَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ۔

۴۴۸۵: شعبیؒ سے روایت ہے۔ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ کے منشی نے بیان کیا کہ معاویہؓ نے مغیرہؓ کو لکھا مجھے ایسی بات لکھو جو تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہو۔ مغیرہؓ نے لکھا میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے "اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے تمہارے لیے تین باتوں کو ایک بے فائدہ گفتگو (فلاں ایسے تھے فلاں ایسے ہیں سلیم شاہ کی ڈاڑھی بڑی تھی شیر کی چھوٹی) دوسرے مال کو تباہ کرنا (بیجا خرچ کرنا) تیسرے بہت پوچھنا۔"

٤٤٨٦: عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ ثَلَاثًا وَّنَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ حَرَّمَ عُقُوْقَ الْوَالِدِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَلَا وَهَاتِ وَنَهٰى عَنْ ثَلٰثٍ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ

۴۴۸۶: وراد سے روایت ہے۔ مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاویہؓ کو لکھا سلام ہو تم پر بعد اس کے معلوم ہو کہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ "اللہ نے حرام کیا ہے تین باتوں کو اور منع کیا ہے تین باتوں سے حرام کیا ہے باپ کی نافرمانی کو اور جیتی لڑکیوں کو گاڑ دینا اور نہ دینا جس کو دینا ہے اور مانگنا جس سے نہ مانگنا چاہیے اور منع کیا ہے بے فائدہ بک بک سے اور بہت پوچھ پاچھ کرنے سے

وَاِضَاعَةِ الْمَالِ۔

اور مال کو تباہ کرنے سے۔''

بَابُ : بَيَانِ اَجْرِ الْحَاكِمِ اِذَا اجْتَهَدَ فَاَصَابَ اَوْ اَخْطَأَ

باب: جب حاکم فیصلہ کرے اگر چہ غلط ہو اس کا ثواب

٤٤٨٧:عَنْ اَبِىْ قَيْسٍ مَّوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَأَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔

۴۴۸۷: ابوقیس سے روایت ہے جو مولیٰ تھے عمروؓ بن عاص کے انہوں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب حاکم سوچ کر حکم دے پھر صحیح کرے تو اس کو دو اجر ہیں اور جو سوچ کر حکم دے اور غلطی کرے تو اس کو ایک اجر ہے۔''

تشریح ☼ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مراد وہ حاکم ہے، جو عالم ہو، حکم کے لائق ہو اور جاہل کو حکم دینا درست نہیں۔ اگر وہ حکم کرے تو گناہ گار ہو گا۔ اگر چہ اس کا حکم اتفاقاً حق ہو جائے اور یہی حکم ہے مجتہد کا لیکن اختلاف ہے کہ ہر مجتہد مصیب ہے یا ایک مصیب ہے اور باقی مخطی ہیں لیکن مخطی کو بھی ایک ثواب اور اجر ہے اس لیے کہ اس نے کوشش کی اور محنت کی حق کے حاصل کرنے میں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امت محمدی علی صاحبہا الصلواۃ والسلام میں جتنے علماء مجتہدین گزرے ہیں جیسے امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ کوفی، امام اجل احمد بن حنبل، امام داؤد ظاہری، امام سفیان ثوری، امام اوزاعی، امام اسحاق بن راہویہ، امام بخاری، امام اشہب، امام سحنون، امام ابن المبارک، امام ابن شبرمہ، امام ابن ابی لیلے، امام وکیع، امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر، امام مزنی، امام طحاوی، امام ابوثور، امام ابن منذر، امام لیث بن سعد، امام ابن تیمیہ، امام ابن جریر طبریؒ امام شوکانی ان سب لوگوں کے لیے ہر ایک مسئلہ اختلافی میں اجر اور ثواب ہوا ہے گو ان سے خطا اور غلطی ہوئی ہو اور اس وجہ سے ہر ایک مجتہد اور امام کا احسان ماننا چاہیے کہ انہوں نے اللہ کے واسطے دین میں کوشش کی اور ان کی برائی یا بدگوئی سے باز رہنا چاہیے راضی ہو اللہ ان سب بزرگوں سے آمین یارب العٰلمین۔

٤٤٨٨:عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِى عَقِبِ الْحَدِيْثِ قَالَ يَزِيْدُ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَبَابَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِى اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ۔

۴۴۸۸: مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٤٨٩:عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِىِّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلَ رِوَايَةِ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا۔

۴۴۸۹: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی بیان ہوئی ہے۔

بَابُ : كَرَاهَةِ قَضَآءِ الْقَاضِىْ وَهُوَ غَضْبَانُ

باب: غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا مکروہ ہے

٤٤٩٠:عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ

۴۴۹۰: عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے روایت ہے۔ میرے باپ نے لکھوایا اور

كَتَبَ اَبِیْ وَكَتَبْتُ لَهٗ اِلٰی عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِیْ سِجِسْتَانَ اَنْ لَّا تَحْكُمَ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یَقُوْلُ لَا یَحْكُمُ اَحَدٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ ۔

میں نے لکھا عبید اللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے بجستان کے مت حکم کر۔ دو آدمیوں میں جب تو غصے میں ہو کیوں کہ میں نے سنا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے۔ ''نہ فیصلہ کرے کوئی دو شخصوں میں جب وہ غصہ میں ہو۔''

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اور یہ بھی حکم ہے جب بھوکا ہو یا پیاسا شدت سے یا بہت پیٹ بھرا ہو یا رنج بہت ہو یا خوشی بہت ہو۔ کیونکہ ان حالتوں میں فہم درست نہیں ہوتا اور دل اور طرف متوجہ ہوتا ہے اس پر بھی اگر فیصلہ کرے تو وہ فیصلہ درست ہوگا۔ کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حرہ کی نہر کا فیصلہ کیا تھا غصہ کی حالت میں۔ انتہی۔

٤٤٩١: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ۔

۴۴۹۱: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ : نَقْضِ الْاَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدِّ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ

باب: غلط باتوں اور نئی باتوں کے ابطال کا جو دین میں نکالی جائیں

٤٤٩٢: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔

۴۴۹۲: حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے دین میں وہ بات نکالے جو اس میں نہ ہو (یعنی بغیر دلیل کے) وہ رد ہے۔

تشریح ۞ یعنی لغو ہے اور مردود ہے اس سے بچنا چاہیے اور اس پر عمل نہ کرنا چاہیے۔ یہ حدیث جامع ہے تمام بدعات اور مخترعات کو جو لوگوں نے دین میں داخل کی ہیں اور دوسری حدیث میں اس سے بھی زیادہ صاف ہے۔

٤٤٩٣: عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّیْسَ عَلَیْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ ۔

۴۴۹۳: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو (یعنی دین میں ایسا عمل نکالے) تو وہ مردود ہے۔''

تشریح ۞ یعنی وہ عمل لغو ہے اس میں کچھ ثواب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ ثواب اسی عمل میں ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا اور بندوں کو اس کے کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث سے بدعتوں کا سارا ڈھانچہ ٹوٹ گیا اور ان کا گھر اجڑ گیا۔ کیونکہ اگر انہوں نے خود بعض کام نہیں نکالے تو کیا ہوتا ہے ان کے اگلوں نے نکالے ہیں اور حدیث تو سب پر رد کرتی ہے۔

بَابُ : بَیَانِ خَیْرِ الشُّهُوْدِ

باب: اچھے گواہوں کا بیان

٤٤٩٤: عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِنِ الْجُهَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِ

۴۴۹۴: زید بن خالد جہنی سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں تم کو بتلاؤں بہتر گواہ کون ہے؟ جو اپنی گواہی ادا کرے

الشُّهَدَآءِ الَّذِیْ یَاْتِیْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّسْئَلَهَا ۔ پوچھنے سے پہلے۔‘‘

تشریح: یعنی جب کسی کا حق ڈوبتا ہو یا خون تلف ہوتا ہو اور حق والے کو اس کی گواہی معلوم نہ ہو تو بن بلائے گواہی دینا چاہیے اور یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں آیا ہے کہ قیامت کے قریب ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی نہ چاہی جائے گی اور وہ گواہی دیں گے کیونکہ وہاں مراد وہ گواہی ہے۔ جو بے ضرورت ہو یا جھوٹی ہو یا جو لائق نہ ہو گواہی دے واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ : اخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِيْنَ

باب: مجتہدوں کا اختلاف

٤٤٩٥:عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَا هُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ اَنْتِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا یَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُمَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ وَاللّٰهِ اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّیْنِ قَطُّ اِلَّا یَوْمَئِذٍ مَاكُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْیَةَ ۔

۴۴۹۵:ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو عورتیں جارہی تھیں اپنا اپنا بچہ لیے ہوئے اتنے میں بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا، ایک نے دوسری سے کہا تیرا بیٹا لے گیا آخر دونوں اپنا فیصلہ کرانے کو حضرت داوٗدؑ کے پاس آئیں، انہوں نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا۔ (اس وجہ سے کہ بچہ اس کے مشابہ ہوگا۔ یا ان کی شریعت میں ایسی صورت میں بڑے کو ترجیح ہوگی یا بچہ اس کے ہاتھ میں ہوگا)۔ پھر وہ دونوں حضرت سلیمانؑ کے پاس آئیں اور ان سے سب حال بیان کیا۔ انہوں نے کہا چھری لاؤ۔ ہم بچے کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کو دے دیں گے (اس سے بچے کا کاٹنا مقصود نہ تھا بلکہ حقیقی ماں کا دریافت کرنا منظور تھا) چھوٹی نے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے، مت کاٹ بچے کو وہ بڑی کا بیٹا ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے وہ بچہ چھوٹی کو دلایا (تو حضرت سلیمانؑ نے حضرت داوٗدؑ کے خلاف حکم دیا۔ اس لیے کہ دونوں مجتہد تھے اور پیغمبر بھی تھے اور مجتہد کو دوسرے مجتہد کا خلاف درست ہے مسائل اجتہادی میں گو حکم توڑنا درست نہیں۔ مگر شاید حضرت داوٗدؑ نے اس فیصلہ کو قطع نہ کیا ہوگا۔ یا صرف بطور فتوی کے ہوگا) ابو ہریرہؓ نے کہا اس حدیث میں میں نے سکین کا لفظ سنا ہے جو چھری کو کہتے ہیں ہم تو مدیہ کہا کرتے تھے۔

٤٤٩٦:عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ وَرْقَاءَ۔

۴۴۹۶:مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ اِصْلَاحِ الْحَاكِمِ بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ

باب: حاکم کو دونوں فریق میں صلح کرا دینا بہتر ہے

٤٤٩٧:عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ

۴۴۹۷:ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثیں ہیں۔ جو ابو ہریرہ رضی اللہ

هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِىْ اشْتَرَى الْعَقَارَ فِىْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِى شْتَرَى الْعَقَارَ خُذْذَهَبَكَ مِنِّىْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِىْ بَاعَ الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِىْ تَحَاكَمَاۤ اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِىْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُلِىْ جَارِيَةٌ قَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا ۔

تعالیٰ عنہ نے بیان کیں ہم سے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے سن کر۔ پھر بیان کیں کئی حدیثیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی پھر جس نے زمین خریدی اس نے ایک ٹھلیا سونے کی اس میں پائی، جس نے خریدی تھی وہ کہنے لگا (بیچنے والے سے) تو اپنا سونا لے لے میں نے تجھ سے زمین خریدی تھی، سونا نہیں خریدا تھا، جس نے زمین بیچی تھی، اس نے کہا۔ میں نے تیرے ہاتھ زمین بیچی اور جو کچھ اس میں تھا۔ (تو سونا بھی تیرا ہے سبحان اللہ بائع اور مشتری دونوں کیسے خوش نیت اور ایمان دار تھے) پھر دونوں نے فیصلہ چاہا ایک شخص سے، وہ بولا تمہاری اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے، دوسرے نے کہا۔ میری ایک لڑکی ہے۔ اس نے کہا اچھا اس کے لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کردو اور اس سونے کو دونوں پر خرچ کرو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھی دو (غرض صلح کرا دی اور یہ مستحب ہے تا کہ دونوں خوش رہیں)۔

كِتَابُ اللُّقْطَةِ

پڑی ہوئی چیز ملنے کے مسائل

٤٤٩٨:عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَ هَاثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ قَالَ فَضَآلَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَآؤُهَا وَحِذَآؤُهَا تَرِدُ الْمَآءَ تَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ يَحْيٰى اَحْسِبُ قَرَاْتُ عِفَاصَهَا۔

۴۴۹۸: زید بن خالد جہنی سے روایت ہے ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھنے لگا لقطہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بتلا اس کی تھیلی اور اس کا ڈھکن ایک سال تک۔ پھر اگر اس کا مالک آئے تو دیدے نہیں تو تجھے اختیار ہے (چاہے تو اپنے صرف میں لا) پھر اس نے پوچھا بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تو تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے۔ پھر اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب ہے اس کے ساتھ اس کی مشک ہے۔ (پیٹ میں جس میں کئی دن کا پانی بھر لیتا ہے) اور اس کا جوتہ بھی اس کے پاس ہے۔ پانی پیتا ہے۔ درخت کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالیتا ہے۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا لقطہ یعنی پڑی ہوئی چیز کا اٹھانا واجب ہے یا مستحب ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ مستحب ہے واجب نہیں اور دوسرا قول یہ کہ واجب ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر وہ جگہ ایسی ہو جہاں امن ہو تو اٹھالینا مستحب ہے ورنہ واجب ہے تاکہ مسلمان کا مال تلف نہ ہو اور ایک سال تک اس کو بتلانا اور شناخت کرانا واجب ہے بالاتفاق اگر وہ حقیر شئے نہ ہو اور یہ جب ہے کہ اٹھانے والے کی نیت اس کے مالک ہونے کی ہو اور جو صرف حفاظت کی نیت ہو اس کے مالک پیدا ہونے تک تو شناخت واجب نہیں اور صحیح یہ ہے کہ اس صورت میں بھی واجب ہے تاکہ اس کا مالک پیدا ہو اور حقیر شئے کو اتنے دنوں تک بتلانا کافی ہے کہ یقین ہو جائے کہ اب اس کا مالک نہ آئے گا اور بتلانے کی صورت یہ ہے کہ جہاں وہ چیز ملے وہاں اور بازاروں اور مسجدوں اور مجمعوں میں پکارے کہ جس کی کوئی چیز کھوگئی ہو وہ میرے پاس آئے پھر اگر مدت کے اندر اس کا مالک آ جائے اور اپنی شئے پہچان لے تو وہ شئے اس کے حوالہ کی جائے گی اسی طرح اگر مدت کے بعد آئے مگر پانے والے سے اپنے ملک میں داخل کرنے سے پہلے گو اس میں زیادتی ہوگئی ہو۔ جیسے موٹا پا یا اولاد وغیرہ اور اگر کوئی شخص آئے اور اپنے دعوٰی کو ثابت نہ کرے اور پانے والا اگر تصدیق نہ کرے تو دینا درست نہیں اور جو تصدیق کرے تو دینا درست ہے اور جب تک گواہ قائم نہ ہوں اس وقت تک پانے والا دینے کے لیے مجبور نہ کیا جائے گا یہ سب جب تک ہے کہ پانے والا اس کا مالک نہ ہو جائے۔ لیکن اگر سال بھر تک بتلاے اور مالک نہ ملے تو پانے

والے کو اختیار ہے۔ خواہ اس کو اپنی حفاظت میں ہمیشہ رکھے یا اس کا مالک بن جائے امیر ہو یا غریب اور مالک بننے کی یہ شکل ہے کہ زبان سے کہے میں اس کا مالک ہو گیا یا اس میں تصرف کرے یا صرف نیت ملک کی کر لی اب اس کے بعد اگر مالک آئے تو وہ اپنے سے مع زیادت کے لے لے گا اور جو بعد مالک ہونے کے وہ شئے پانے والے کے تلف ہو جائے اس کا تاوان لازم ہو گا اور داؤد کے نزدیک لازم نہ ہو گا اور بکری اور اونٹ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرق کیا۔ اس لیے کہ بکری حفاظت کی محتاج ہے اور اونٹ محتاج نہیں۔ پھر اگر بکری لے اور سال بھر تک بتلائے بعد اس کو کاٹ کر کھا گیا۔ اب مالک آیا تو تاوان دینا ہو گا اور ابو حنیفہ اور مالک رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک تاوان نہ ہو گا۔ (انتہی مختصراً)

٤٤٩٩: عَنْ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اَعْرِفْ وِكَآءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَآءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَآلَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَضَآلَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْهُهٗ ثُمَّ قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَآؤُهَا وَسِقَآؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

۴۴۹۹: زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا لقطہ کو آپؐ نے فرمایا۔ ایک سال تک اس کو بتلا پھر پہچان رکھا سکا ڈھکنا اور اس کی تھیلی (یہ دوسری پہچان ہے ایک سال بعد تا کہ اگر مالک آئے تو اس کو پہچان کر تاوان دے سکے اور ایک پہچان پانے کے بعد ہے مالک کی تلاش کے لیے) پھر خرچ کر ڈال اس کو اب اگر مالک آئے تو ادا کر دے اس کو، ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ بھولی بھٹکی بکری کا کیا حکم ہے آپؐ نے فرمایا اس کو پکڑ لے وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ بھولے بھٹکے اونٹ کا کیا حکم ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کو غصہ آیا یہاں تک کہ آپؐ کے رخسار سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا۔ بعد اس کے آپؐ نے فرمایا ''اونٹ سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے اور مشک ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ملے۔

٤٥٠٠: عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّهٗ زَادَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مَعَهٗ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقْطَةِ قَالَ وَقَالَ عَمْرٌو فِى الْحَدِيْثِ فَاِذَا لَمْ يَاْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا۔

۴۵۰۰: یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

٤٥٠١: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ يَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاحْمَآرَّ وَجْهُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَغَضِبَ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَّمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ۔

۴۵۰۱: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ اور پیشانی سرخ ہو گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے اور زیادہ کیا اس کے بعد کہ ایک سال تک بتلا۔ پھر اگر اس کا مالک نہ آئے تو وہ تیرے پاس امانت رہے گا۔

٤٥٠٢:عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقْطَةِ الذَّهَبِ اَوِالْوَرِقِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَائَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَّمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَّدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَآءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ وَسَاَلَهُ عَنْ ضَآلَّةِ الْاِبِلِ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَآءَ هَا وَسِقَآءَ هَا تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ يَجِدُهَا رَبُّهَا وَسَاَلَهُ عَنِ الشَّاةِ فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْلِاَخِيْكَ اَوْلِلذِّئْبِ۔

۴۵۰۲: زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ سونا یا چاندی کے لقطہ کو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا بندھن اور اس کی تھیلی پہچان رکھ۔ پھر سال بھر تک لوگوں سے دریافت کرا گر کوئی نہ پہچانے تو اس کو خرچ کر ڈال لیکن وہ امانت رہے گا تیرے پاس (اور صرف کرنے سے پیچھے جب مالک آئے تو تاوان دینا ہوگا) پھر جب اس کا مالک کسی دن بھی آئے تو اس کو ادا کر اور پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ کو جو بھولا بھٹکا ہو۔ آپؐ نے فرمایا اس سے تجھے کیا کام اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے مشکیزہ ہے پانی پیتا ہے، درخت کے پتے کھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا مالک پائے اس کو اور پوچھا آپؐ سے بکری کو۔ آپؐ نے فرمایا اس کو لے لے کیونکہ وہ بکری تیری ہے یا تیرے بھائی کی ہے یا بھیڑیئے کی ہے۔

٤٥٠٣:عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضَآلَّةِ الْاِبِلِ زَادَرَبِيْعَةُ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَاجْنَتَاهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَآءَ هَافَاَعْطِهَا اِيَّاهُ وَاِلَّا فَهِيَ لَكَ۔

۴۵۰۳: ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب اس کا مالک آئے تو پوچھ اس سے تھیلی کو (وہ کیسی ہے) اور گنتی کو (کتنے روپے ہیں) اور بندھن کو (وہ کیسا ہے) پھر اگر وہ بیان کرے تو دے دے اس کو ورنہ وہ تیرا ہے۔

٤٥٠٤:عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَّمْ تُعْتَرَفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَآءَ هَاثُمَّ كُلْهَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا فَاَدِّ هَا اِلَيْهِ۔

۴۵۰۴: زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لقطہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سال تک دریافت کر۔ پھر اگر کوئی نہ پہچانے تو اس کا تھیلہ اور بندھن یاد رکھ لے اور کھا ڈال (خرچ کر کے) جب اس کا مالک آئے تو ادا کر۔

٤٥٠٥:عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَاِنِ اعْتُرِفَتْ فَاَدِّهَا وَاِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِعَآئَهَا وَعَدَدَهَا

۴۵۰۵: وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی پہچانے تو دیدے اس کو نہیں تو یاد رکھ اس کا بندھن اور اس کا تسمہ اور اس کا تھیلہ اور اس کا شمار۔

٤٥٠٦:عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنُ غَفْلَةَ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَسَلْمَانُ ابْنُ رَبِيْعَةَ غَازِيْنَ فَوَجَدْتُّ سَوْطًا

۴۵۰۶: حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سوید بن غفلہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے میں اور زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کو جہاد کو نکلے میں نے ایک کوڑا پڑا پایا، اس کو اٹھالیا۔ زید اور سلمان نے

فَاَخَذْتُهُ فَقَالَا لِی دَعْهُ فَقُلْتُ لَا لٰكِنِّی اُعَرِّفُهٗ فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهٗ وَاِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهٖ قَالَ فَاَبَیْتُ عَلَیْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا قُضِیَ لِی اَنِّی حَجَجْتُ فَاَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَلَقِیْتُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ فَاَخْبَرْتُهٗ بِشَانِ السَّوْطِ وَبِقَوْلِهِمَا فَقَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُّ صُرَّةً فِیْهَا مِائَةُ دِیْنَارٍ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا قَالَ فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ یَّعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ یَّعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا قَالَ فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ یَّعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَآءَ هَا وَوِكَاءَ هَا فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَلَقِیْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَآ اَدْرِیْ بِثَلَاثَةِ اَحْوَالٍ اَوْحَوْلٍ وَّاحِدٍ۔

کہا پھینکو۔ میں نے کہا نہیں پھینکتا۔ بلکہ میں اس کو دریافت کروں گا۔ پھر اگر اس کا مالک آئے گا۔ تو خیر ورنہ میں اپنے کام میں رکھوں گا۔ وہ کہتے گئے پھینک۔ پر میں نے نہ مانا ہم جہاد سے لوٹے تو اتفاق سے میں نے حج کیا اور مدینہ کو گیا۔ وہاں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ ان سے میں نے کوڑے کا حال بیان کیا۔ اور جو زید اور سلمان کہتے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی سو اشرفیوں کی جناب رسول اللہ صلی علیہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں، میں اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال بھر دریافت کر، اس کے مالک کو میں نے دریافت کیا۔ کوئی پہچاننے والا نہیں ملا، پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سال اور دریافت کر، میں نے پوچھا کوئی نہ ملا۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی گنتی کر اور اس کی تھیلی اور ڈھکن دل میں جما لے پھر اگر اس کا مالک آیا تو خیر ورنہ تو اپنے خرچ میں لا۔ میں نے اس کو خرچ کیا۔ راوی کو شک ہے اس حدیث میں کہ تین سال دریافت کرنے کیلئے فرمایا یا ایک سال کیلئے۔

۴۵۰۷:عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ اَوْ اَخْبَرَ الْقَوْمَ وَاَنَافِیْهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُوَیْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَیْدِ ابْنِ صَوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ فَوَجَدْتُّ سَوْطًا وَّاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِهٖ اِلٰی قَوْلِهٖ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ شُعْبَةَ فَسَمِعْتُهٗ بَعْدَ عَشْرِ سِنِیْنَ یَقُوْلُ عَرِّفْهَا عَامًا وَّاحِدًا۔

۴۵۰۷: ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں سلمہ سے ملا دس برس کے بعد تو وہ کہنے لگے ایک سال تک بتلا۔

تشریح ۞ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جو بعض روایتوں میں تین سال تک دریافت کرنے کیلئے منقول ہے یہ راوی کی غلطی ہے یا تین سال تک دریافت کرنا افضل ہے۔ مگر علماء کا اتفاق ہے اس بات پر کہ ایک سال تک دریافت کرنا کافی ہے۔

۴۵۰۸:عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ شُعْبَةَ وَفِی حَدِیْثِهِمْ جَمِیْعًا ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ اِلَّا حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ فَاِنَّ فِی حَدِیْثِهٖ عَامَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةً وَفِی حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَزَیْدِ بْنِ اَبِی اُنَیْسَةَ

۴۵۰۸: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَأَعْطِهَا اِيَّاهُ وَزَادَ سُفْيَانُ فِي رِوَايَةِ وَكِيْعٍ وَاِلاَّ فَهِيَ كَسَبِيْلِ مَالِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَاِلاَّ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

٤٥٠٩: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ۔

۴۵۰۹: عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز لینے سے۔

تشریح: واسطے ملک کے نہ واسطے حفاظت کے (نوویؒ)

٤٥١٠: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اٰوٰى ضَآلَّةً فَهُوَ ضَآلٌّ مَّالَمْ يُعَرِّفْهَا۔

۴۵۱۰: زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے گری ہوئی چیز رکھ لی وہ گمراہ ہے جب تک اس کے مالک کو دریافت نہ کرے“ (اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا پہنچوانا اور بتلانا ضروری ہے۔

بَابُ: تَحْرِيْمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ مَالِكِهَا

باب: جانور کا دودھ دوہنا بغیر مالک کی اجازت کے حرام ہے

٤٥١١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرُ خِزَانَتُهٗ فَيُنْقَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

۴۵۱۱: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کوئی تم میں سے دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دوہے مگر اس کی اجازت سے کیا تم میں کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی کوٹھڑی میں کوئی آئے اور اس کا خزانہ توڑ کر اس کے کھانے کا غلہ نکال لے جائے اسی طرح جانوروں کے تھن ان کے خزانے ہیں کھانے کو تو کوئی نہ دوہے کسی کے جانور کا دودھ بے اس کی اجازت کے“ (مگر جو مرتا ہو مارے بھوک کے وہ بقدر ضرورت کے دوسرے کا کھانا بے اجازت کے کھا سکتا ہے لیکن اس پر قیمت لازم ہوگی اور بعض سلف اور محدثین کے نزدیک لازم نہ ہوگی۔ اگر مردار بھی موجود ہو تو اس میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک مردار کھالے اور بعضوں کے نزدیک غیر کا کھانا)۔

٤٥١٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا فَيُنْتَثَلَ اِلاَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ فَاِنَّ فِي حَدِيْثِهٖ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ

۴۵۱۲: مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

كَرِوَايَةِ مَالِكٍ۔

بَابُ : الضِّيَافَةِ

باب: مہمان داری کا بیان

٤٥١٣ :عَنْ اَبِي شُرَيْحِ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَوْمُهٗ وَلَيْلَتُهٗ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَآءَ ذٰلِكَ وَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ۔

۴۵۱۳:ابو شریح عدویؓ سے روایت ہے میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص یقین رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر اس کو چاہئے کہ خاطر داری کرے اپنے مہمان کی تکلف کے ساتھ لوگوں نے کہا تکلف کب تک یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تکلف ایک دن رات تک ہے (یعنی ایک دن رات اپنے مقدور کے موافق عمدہ کھانا کھلائے اور مہمانی تین دن تک ہے یعنی دو دن معمولی کھانا کھلائے) پھر اس کے بعد جو مہمانی کرے صدقہ ہے اور جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر اس کو چاہئے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

تشریح ۞ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے ضیافت کی تاکید نکلتی ہے اور شافعیؒ اور مالکؒ اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ضیافت سنت ہے واجب نہیں ہے لیکن لیث اور امام احمدؒ کے نزدیک ایک دن رات تک واجب ہے اور امام احمدؒ نے کہا کہ وہ واجب ہے جنگل اور گاؤں کے رہنے والوں پر (جہاں مسافر کو بازار میں کھانا نہیں ملتا) اور شہر والوں پر واجب نہیں ہے۔

یہ حدیث ایسی عمدہ ہے کہ اس پر عمل سے انسان تمام آفتوں اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے اور یہ حدیث علم اخلاق کی جڑ ہے علم اخلاق انسان کی روح درست کرنے کیلئے ضروری ہے جیسے علم طب، بدنی صحت حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے تمام شرور اور بری باتیں اور آفتیں انسان کی حرکات سے پیدا ہوتی ہیں۔ از ماست کہ بر ماست اور حرکات کی مصدر غالباً تین چیزیں ہیں زبان اور ہاتھ اور پاؤں اور شرمگاہ پھر جس نے ان تینوں کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے قابو میں رکھا۔ وہ مراد کو پہنچ گیا اور تمام اخلاق کا خلاصہ ایک جملہ میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ کوئی حرکت لسانی یا بدنی بدون فکر اور غور اور مطابقت شرع کے نہ کی جائے جب تک آدمی خاموش ہے تو بے فکر ہے جہاں کوئی بات کرنا چاہے یا کوئی کام تو پہلے سوچنا ضروری ہے کہ اس بات یا کام میں کوئی خرابی حال یا مال میں تو پیدا نہ ہوگی اگر غور سے یہ امر ثابت ہو تو مضائقہ نہیں بشرطیکہ اس بات یا کام کی ضرورت ہو ورنہ بہر حال خاموشی اور سکون بہتر ہے۔ فقط۔

٤٥١٤ :عَنْ اَبِي شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يُؤْثِمُهٗ؟ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهٗ وَلَا شَيْءَ لَهٗ يَقْرِيْهِ بِهٖ۔

۴۵۱۴:ابو شریح خزاعیؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ضیافت تین دن تک ہے اور اس کا تکلف ایک دن رات تک چاہئے اور کسی مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی کے پاس ٹھیرا رہے یہاں تک کہ اس کو گناہ میں ڈالے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح اس کو گناہ میں ڈالے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے پاس ٹھیرا رہے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو کھلانے کیلئے۔''

تشریح ۞ تو خواہ مخواہ وہ اس کی غیبت کرے گا کہ بڑا بے حیا آدمی ہے یا کہیں سے حرام مال لا کر کھلائے گا۔ ہر حال میں گناہ گار ہوگا۔ غرض تین روز

سے زیادہ رہنا جائز نہیں البتہ اگر وہ خود درخواست کرے یا یہ یقین ہو کہ اس کے زیادہ رہنے سے وہ ناراض نہ ہوگا تو قباحت نہیں ہے۔ (نوویؒ)

٤٥١٥:عَنْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنَايَ وَبَصُرَ عَيْنِيْ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَذَكَرَفِيْهِ وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤَثِّمَهُ بِمِثْلِ مَا فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ۔

۴۵۱۵: وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میرے کانوں نے سنا آنکھ نے دیکھا دل نے یاد رکھا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

٤٥١٦:عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ نَّزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْالَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ۔

۴۵۱۶: عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو بھیجتے ہیں پھر ہم اترتے ہیں کسی قوم کے پاس، وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اترو کسی قوم کے پاس پھر وہ تمہارے واسطے وہ سامان کر دیں جو مہمان کیلئے چاہئے تو تم قبول کرو اگر وہ نہ کریں تو ان سے مہمانی کا حق جیسا ان کو چاہئے لے لو۔

تشریح: امام احمدؒ اور لیثؒ نے اس حدیث کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور جمہور نے تاویل کی ہے کہ یہ حدیث مضطر کے باب میں ہے جو بھوک کے مارے مرتا ہو۔ اس کی ضیافت واجب ہے اگر لوگ نہ کریں تو وہ اپنی حاجت کے موافق ان کے مال میں بجبر لے لے یا مراد یہ ہے کہ تم ان سے یہ حق وصول کرو زبان سے ان کی شکایت بیان کر کے یا یہ حدیث اوائل اسلام میں تھی مہمانداری واجب تھی بعد اس کے منسوخ ہوگئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی تھی کافروں سے اس شرط پر کہ وہ مہمانداری کریں مسلمانوں کی پر یہ دونوں تاویلیں ضعیف اور باطل ہیں کیونکہ نسخ کی کوئی دلیل چاہئے اور صلح اس شرط پر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوئی نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (نوویؒ)

بَابُ : اِسْتِحْبَابِ الْمُوَاسَاتِ بِفُضُوْلِ الْمَالِ

باب: جو مال اپنی حاجت سے فاضل ہو وہ بھائی مسلمان کی خاطر داری میں صرف کرے

٤٥١٧:عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْجَآءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَّهٗ قَالَ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْبِهٖ عَلٰى مَنْ لَّاظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ فَلْيَعُدْبِهٖ عَلٰى مَنْ

۴۵۱۷: ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم سفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے میں ایک شخص اونٹنی پر سوار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کے پاس زائد سواری ہے وہ اس کو دے دے جس کے پاس سواری نہیں اور جس کے پاس فاضل توشہ ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس توشہ نہیں'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی قسم کے مال بیان کئے

لَّازَادَ لَهٗ قَالَ فَذَکَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَکَرَ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّہٗ لَاحَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِیْ فَضْلٍ۔

یہاں تک کہ ہم یہ سمجھے کہ ہم میں سے کسی کا حق نہیں ہے اس مال میں جو اس کی حاجت سے فاضل ہو۔

تشریح ✿ بلکہ وہ اس مسلمان کا حق ہے جس کو اس کی احتیاج ہو اور یہ حکم استحبابًا ہے نہ وجوبًا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ مال میں زکوٰۃ کے سوا دوسرا حق نہیں ہے۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْاَزْوَادِ اِذَا قَلَّتْ وَالْمُوَاسَاةِ فِیْهَا

باب: جب توشے کم ہوں تو سب توشے ملا دینا مستحب ہے

٤٥١٨: عَنْ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ فَاَصَابَنَا جَهْدٌ حَتّٰی هَمَمْنَا اَنْ نَّنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَاَمَرَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعْنَا مَزَاوِدَنَا فَبَسَطْنَالَهٗ نِطَعًا فَاجْتَمَعَ زَادُالْقَوْمِ عَلَی النِّطَعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِاَحْزُرَهٗ كَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهٗ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَاَكَلْنَا حَتّٰی شَبِعْنَا جَمِیْعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ وَضُوْءٍ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ بِاِدَاوَةٍ فِیْهَا نُطْفَةٌ فَاَفْرَغَهَا فِیْ قَدَحٍ فَتَوَضَّاْ نَاكُلُّنَا نُدَغْفِقُهٗ دَغْفَقَةً اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَآءَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِیَةٌ فَقَالُوْا هَلْ مِنْ طَهُوْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرِغَ الْوَضُوْءُ۔

۴۵۱۸: ایاس بن سلمہ سے روایت ہے۔ انہوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک لڑائی میں وہاں ہم کو تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) یہاں تک کہ ہم نے قصد کیا سواریوں کے کاٹنے کا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہم نے اپنے توشوں کو جمع کیا اور ایک چمڑا بچھایا' اس پر سب لوگوں کے توشے اکٹھے ہوئے، ابن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں لمبا ہوا اس کے ناپنے کیلئے، تو ناپا اس کو وہ اتنا تھا جتنی جگہ میں بکری بیٹھتی ہے اور ہم لوگ (لشکر کے) چودہ سو تھے پھر ہم سب لوگوں نے کھایا خوب پیٹ بھر کر اور اس کے بعد اپنے اپنے توشہ دان کو بھر لیا۔ تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کا پانی ہے ایک شخص ڈول میں ذرا سا پانی لے کر آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک گھڑے میں ڈال دیا اور ہم سب لوگوں نے اسی پانی سے وضو کیا خوب بہاتے جاتے تھے، چودہ سو آدمیوں نے بعد اس کے آٹھ آدمی اور آئے انہوں نے کہا وضو کا پانی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو ہو چکا۔

تشریح ✿ امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں دو معجزے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک تو کھانا بڑھ جانا دوسرے پانی بڑھ جانا ماذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ معجزہ اس طرح پر تھا کہ جو جز وغذا یا پانی کا صرف ہوتا اللہ تعالیٰ اس کے عوض دوسرا جز واور پیدا کر دیتا یہاں تک کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے دو قسم کے ہیں ایک تو قرآن مجید جو بتواتر ثابت ہے دوسرے جیسے کھانا بڑھنا یا پانی بڑھنا اور مانند اسکے اور یہ لفظاً اگرچہ متواتر نہیں ہیں پر معنیٰ متواتر ہیں جیسے حاتم کی سخاوت یا احنف بن قیس کا حلم اور دوسرے یہ کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سکوت۔ ایسے معجزے بیان ہوتے وقت دلیل ہے اس کے صحت کی۔